قلبی محبت

حُسن کنول

اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے وہ سر پکڑے بیٹھی رہی۔۔۔۔

پھر ذرا حواس بحال ہوئے۔۔۔تو اپنے قریب اپنی بڑی بہن کی لاش خون میں لت پت پڑی دیکھی۔۔۔اس کی روح فنا ہوئی۔۔۔

وہ اپنے گھر میں تھی۔۔۔اپنی بڑی بہن رخسار کے کمرے میں۔۔۔

اس کی لاش فرش پر پڑئی ی تھی۔۔خون مسلسل بہہ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔اس کے پیٹ میں چھری لگی دیکھ۔۔۔وہ بد حواسی کے عالم میں چیختی ہوئی ی اس کے پاس آئی ی۔۔۔

آپی۔۔۔آپی۔۔۔آپی۔۔۔یہ سب کیا ہو گیا؟؟۔۔۔"اس نے چھری اس" کے پیٹ سے نکالنے کی کوشش کی۔۔۔اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔۔۔

چھری خود سے دور پھینک کر۔۔۔کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اپنی جان سے پیاری بہن کا چہرہ تھپتھپانے لگی۔۔۔

آپی۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔آپی۔۔"اس کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔۔۔یہ دیکھ" وہ بد حواسی کے عالم میں روتے ہوئے چیخنے لگی۔۔۔۔

اس کے اپنے ہاتھ و کپڑے بھی اب رخسار کے خون میں رنگ گ ئی ے تھے۔۔۔

وہ صرف پندرہ سال کی تھی۔۔۔اپنی بہن کو اپنے سامنے خون میں لت پت پڑا دیکھ۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

اس کا ذہن مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا۔۔۔"ابھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو" ہی رہی تھی کے اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔اور اسکی سوتیلی ماں رومیسا بیگم اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخیں۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔میں جب اٹھی" تو۔۔۔"وہ تیزی سے خوف کے سبب بولی۔۔۔ مگر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی رومیسا بیگم چیخ اٹھیں۔۔۔

تم نے ہی کیا ہے۔۔۔ تمھارے علاوہ ہے کون یہاں؟؟۔۔۔میں ابھی" پولیس کو فون کرتی ہوں۔۔۔"وہ کہتی ہوئی ی.... تیزی سے وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔

پولیس"،پولیس کا لفظ سنتے ہی۔۔۔اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔۔"

آپی اٹھو۔۔۔دیکھو امی مجھے پولیس کے حوالے کر رہی ہیں۔۔۔آپی" اٹھو۔۔۔بچاؤ مجھے۔۔۔آپی۔۔۔اٹھ جاؤ ناں۔۔۔۔"وہ مسلسل اس کا چہرہ تھپتھپا کر اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر مردے بھی اٹھا کرتے ہیں بھلا۔۔۔۔

وہ چیختی رہی۔۔۔یہاں تک کے پولیس آن پہنچی۔۔۔۔

دوسری جانب وہ آئی ینے کے سامنے کھڑا کوٹ پہن رہا تھا۔۔۔۔

اس کے سفید شرٹ پر نیلے رنگ کا کوٹ بڑا جچ رہا تھا۔۔۔چہرے پر بڑی سی مسکان رقصا تھی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے اپنی محبوبہ کا تحفے میں دیا ہوا پرفیوم اٹھا کر۔۔۔خود پر چھڑکا۔۔۔۔

یہ پرفیوم بھی اسے...اس حسین لڑکی کی یاد دلا رہا تھا۔۔۔۔

سر نعمان۔۔۔مس رخسار۔۔۔"اس کا خاص ملازم کمرے میں تیزی سے" آکر اسے اطلاع دینا چاہتا تھا۔۔۔مگر اس کے ری۔ایکشن کے خوف سے الفاظوں کو مجال نہ ہوئی ی منہ سے ادا کرنے کی۔۔۔

کیا؟؟"وہ غصے کا کتنا تیز ہے یہ بات کون نہیں جانتا تھا۔۔۔"

مس رخسار کا قتل ہو گیا ہے۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے وہ حواس باختہ ہوا۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟"اس نے پلٹ کر۔۔۔اپنے ملازم زوبیر کو"۔۔۔اپنی سیاہ آنکھوں سے گھورتے ہوئے بے یقینی سے کہا۔۔۔۔

سر۔۔۔یہ سچ ہے۔۔۔"اس نے نظریں جھکا کر۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

اسکے جملے ایٹم بم کی طرح گرے تھے اس پر۔۔۔۔

تم جانتے بھی ہو۔۔۔تم کیا بول رہے ہو اِس وقت؟؟"وہ زوبیر کا گریبان دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر۔۔۔چنگھاڑا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی مانند لال تھیں۔۔۔۔

اس کا حسین چہرہ شدید غضب ناک ہو چکا تھا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔یہی سچ ہے۔۔۔"اس کے تصدیق کرتے ہی۔۔۔نعمان کے "
ہاتھ پاؤں سے جان نکلی۔۔۔

وہ اگلے ہی لمحے زمین پر گرا۔۔۔۔

اپنے کانوں پر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

رخسار کی خوبصورت گرے آنکھیں اس کی آنکھوں میں گھوم رہی تھیں۔۔۔۔

ان ہی آنکھوں سے تو پیار ہوا تھا اسے۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔یقین کریں میرا۔۔۔۔میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔آپی۔۔۔میں اپنی آپی کو کیوں قتل کرنے لگی۔۔۔امی کم از کم آپ تو یقین کریں میرا۔۔۔۔" وہ پولیس کے سامنے بار بار رو رو کر کہہ رہی تھی۔۔۔ مگر وہاں اس کی بات پر یقین کرنے والا کوئی ی نہ تھا۔۔۔۔

چھری پر تمھارے ہاتھ کے علاوہ کسی کے فنگر پرنٹس نہیں ملے۔۔۔گھر "
میں تمھارے علاوہ کوئی ی اور تھا بھی نہیں۔۔۔پھر میں کیسے مان لوں کے
تم سچ بول رہی ہو" رومیسا بیگم دامن سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اس پر
چیخیں۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص یقین کر چکا تھا۔۔۔کے یہ قتل اسی نے کیا ہے۔۔۔

ابھی وہ چیخ ہی رہی تھیں کے ان کے گھر کے کھلے دروازے سے نعمان ولید
داخل ہوا۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے زوبیر بھی۔۔۔

مجھ پر یقین کریں امی۔۔۔میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔میں آپی سے "
بہت پیار کرتی تھی۔۔۔میں کیوں انھیں قتل کرنے لگی۔۔۔پلیز یقین کریں

میرا۔۔۔" وہ ان کے پاؤں پکڑتے ہوئے۔۔۔ غم سے نڈھال حالت میں گویا ہوئی ی۔۔۔

پیار؟؟۔۔۔ تم ایک خود غرض لڑکی ہو۔۔۔ تم اس سے پیار نہیں کرتی" تھیں۔۔۔ تم جلتی تھیں اس کے اچھے نصیب سے۔۔۔ میں نے خود پڑھا تھا "تمھاری ڈائی ری میں۔۔۔

رومیسا بیگم کے کہتے ہی نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

کون سی ڈائی ری؟؟۔۔" نعمان نے تیزی سے استفسار کیا۔۔۔"

اسکی شارپ نگاہیں انعم کے گڑگڑاتے وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

اسکی پرسنل ڈائری ری۔۔۔جو یہ روز لکھتی ہے۔۔۔" وہ تیزی سے بولیں۔۔۔

ڈائری ری؟؟۔۔میں تو کوئی ی ڈائری ری لکھتی ہی نہیں۔۔۔۔آپ کیوں جھوٹ بول رہی ہیں امی؟" انعم فوراہی احتجاج بلند کرنے لگی۔۔۔۔

وہ ڈائری ری مجھے لا کر دیں۔۔۔" نعمان کے حاکمانہ انداز میں کہتے ہی رومیسا بیگم اس کے کمرے سے ڈائری ری نکال لائی یں۔۔۔

وہ تحمل سے کھڑا تھا۔۔۔زوبیر واقف تھا یہ خاموشی صرف طوفان سے پہلے کی ہے۔۔۔۔

وہ انعم کو چھوڑنے والا نہیں۔۔۔۔

جس لڑکی کی خاطر وہ اپنے گھر والوں سے لڑ گیا۔۔۔اس کے قاتل کو وہ پل پل موت دے گا۔۔۔۔یہ یقین تھا اسے۔۔۔۔

وہ صرف نعمان کے سرخ و سفید چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔ نعمان'' انھوں نے ڈائری لا کر نعمان کو دی۔۔۔جسے '' دیکھتے ہی انعم چیخ اٹھی۔۔۔'' یہ میری نہیں ہے۔۔۔

آج میں رخسار آپی کے منگیتر سے ملی۔۔۔وہ بہت خوبصورت وامیر '' ہیں۔۔۔مجھے تو شدید غصہ آرہا ہے۔۔۔ہر اچھی چیز آپی کو ہی کیوں ملتی ہے۔۔۔امی ابو بھی ان ہی سے پیار کرتے ہیں۔۔۔ مجھ سے کوئی ی نہیں کرتا۔۔۔'' اس نے ڈائری پڑھنا شروع کی۔۔۔۔

ڈائری کے پہلے ہی جملے نے۔۔۔اُس 22 سالہ لڑکے کے غصے کے لاوے کو دعوت دی۔۔۔۔

اس نے تیزی سے چند صفحے پلٹے۔۔۔ ”نعمان بھائی کتنے پیارے ہیں۔۔۔آپی قابل نہیں ہیں ان کے۔۔۔میں زیادہ خوبصورت ہوں ان سے۔۔۔۔۔مگر وہ میری طرف دیکھتے ہی نہیں۔۔۔پتا نہیں کیا نظر آتا ہے انھیں آپی میں۔۔۔۔آئس کریم کھاتے وقت ان کی نظر آپی سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔میرا تو خون کھول رہا تھا۔۔۔اتنا تیار ہو کر جانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا۔۔۔“

یہ جملے پڑھتے ہی نعمان نے آگ بگولہ ہو کر۔۔۔روتی ہوئی انعم کی جانب دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اب شدید نفرت و کدورت ابھر آئی تھی۔۔۔۔

میرا بس نہیں چلتا کے رخسار کا قتل کر دوں۔۔۔امی ابو نعمان بھائی ی" سب اسی سے پیار کرتے ہیں۔۔۔میری تو کسی کو پرواہ ہی نہیں۔۔۔۔یقینا اگر وہ مر جائے گی تو سب کی توجہ کا مرکز صرف میں ہوں گی۔۔۔سب صرف مجھ سے محبت کریں گے۔۔۔۔اور تو اور مجھے نعمان بھائی ی بھی مل جائیں گے۔۔۔میرے خوابوں کے شہزادے۔۔۔"

ان جملوں کو پڑھتے ہی۔۔۔نعمان نے ڈائری زوبیر کو دی۔۔۔

یہ میری ڈائری نہیں ہے۔۔۔میں سچ کہ رہی ہوں نعمان" بھائی ی۔۔۔آپ تو جانتے ہیں ناں۔۔۔آپی مجھ سے کتنی محبت کرتی

تھیں۔۔۔وہ جان کہتی تھیں مجھے اپنی۔۔۔"وہ تیزی سے نعمان کے پاس آکر۔۔۔اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلانے لگی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ کہتی تھی۔۔۔تب ہی تم نے اس کی جان ہی لے لی۔۔۔"نعمان" نے اس کے نازک چہرے پر اپنی انگلیاں جما کر۔۔۔دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ہینڈ رائٹنگ چیک کروالیتا ہوں۔۔۔ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" ہو جائے گا۔۔۔۔"زوبیر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

یہ دونوں ہینڈ رائی ٹنگ ایک ہی ہیں۔۔۔۔"جیسے ہی یہ ثابت ہوا کے یہ" ڈائی ری انعم کی ہی ہے۔۔۔نعمان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔۔

چلو۔۔تم سے تو سچ اب جیل میں اگل وائیں گے۔۔۔"لیڈی پولیس افسر"
اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی پہناتے ہوئے بولی۔۔۔

ویٹ۔۔۔یہ میری گناہگار ہے۔۔۔اسے سزا بھی میں خود دوں"
گا۔۔۔۔"وہ نازک سی جان پہلے ہی کیا غم سے نڈھال کم تھی۔۔۔۔کے
نعمان کا اعلان اس کے سر پر بم کی طرح پھوٹا۔۔۔۔

وہ امیر زادہ کس قدر پاوور فل ہے یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

تمھیں نعمان ولید چاہیے ناں؟؟۔۔۔مجھے پانے کی چاہ میں تم نے اپنی سگی"
بہن کو بے رحمی سے قتل کر ڈالا۔۔۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے
کہا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے ہاتھ میں بندھی ہتھکڑی کھولی۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔ نعمان ولید آج سے تمھارا۔۔۔ مگر۔۔۔ کچھ خواہشات ”
انسان کو موت سے ہمکنار کرتی ہیں۔۔۔ میں بھی تمھاری ویسی ہی ایک
خواہش ہوں۔۔۔۔ جسے پا کر تم پل پل موت کی بھیک مانگو
گی۔۔۔۔ تمھاری روح تک کانپ اٹھے ایسی سزا دوں گا تمھیں۔۔۔۔ تم
نے میری محبت مجھ سے چھینی ہے۔۔۔ میں زندگی کی ہر خوشی ورنگ
تمھاری زندگی سے چھین لوں گا۔۔۔۔“ اس نے سب کے سامنے ہی شعلہ
بار نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔ کدورت بھرے لہجے میں
کہا۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔“ وہ اس کا نازک ہاتھ کھینچتے ہوئے باہر لے جانے لگا۔۔۔۔”

کسی کی مجال نہ تھی۔۔۔ کے نعمان ولید کو روک سکے۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔رخسار کو نہیں دیکھو گے آخری بار؟؟"دروازے پر پہنچتے"
ہی۔۔۔۔رومیسا بیگم کے الفاظوں نے اس کے قدم روکے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔"اس میں ہمت ہی نہ تھی۔۔۔کے وہ اپنی"
محبت کا آخری دیدار کرئے۔۔۔۔

رخسار کے قتل پر وہ خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔آپی بچائی یں مجھے۔۔۔آپی۔۔۔"وہ مسلسل پیچھے کی جانب دیکھتے"
ہوئے۔۔۔مدد کی پکار لگا رہی تھی۔۔۔۔

رخسار صرف بہن نہیں تھی اس کی۔۔۔اسکی ماں۔۔اسکا باپ۔۔۔اسکی
دوست۔۔۔سب کچھ وہی تو تھی۔۔۔۔

"چھوڑئیں مجھے نعمان بھائی۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔۔وہ ڈائری میری نہیں۔۔۔۔۔" وہ بار بار اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔ مگر کسی نے اس بیچاری پر یقین نہ کیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

"چھوڑئیں مجھے۔۔ کہاں لے جا رہے ہیں مجھے؟؟۔۔۔مجھے میری آپی کے پاس جانا ہے۔۔۔میں نے کہا چھوڑئیں۔۔" وہ نازک صفت لڑکی اپنی پوری جان سے کوشش کر رہی تھی نعمان ولید سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی۔۔۔

وہ اسے اپنے گھر لے آیا تھا۔۔۔

اچانک اسے اپنے کمرے میں لا کر۔۔۔بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔

وہ نازک ونڈھال جان منہ کے بل گرئی ی تھی۔۔۔

خود کو سنبھال کر سیدھی ہوئی ی تو نعمان کو کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کرتے دیکھا۔۔۔

اس کی جان نکلی تھی۔۔۔۔

نعمان بھائی ی میں سچ کہ رہی ہوں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"وہ" سرخ آنکھوں اور بھیگی پلکوں کے ساتھ۔۔ حلق کے بل چیخ کر بولی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟"نعمان سرخ انگاروں بھری آنکھوں سے اس" کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔اپنا کوٹ اتارنے لگا۔۔۔اسے کپڑے اتارتا دیکھ۔۔مقابل کی جان ہوا ہوئی ی۔۔۔وہ لرزتے ہوئے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

تمھارے لیے دنیا کو جہنم بنانے کی تیاری۔۔۔ایسی جہنم۔۔جس میں تم روز" پل پل مرو گی۔۔۔" یہ کہتے ہوئے۔۔وہ اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔

میرے قریب مت آئی یے گا۔۔۔۔دور رہیں مجھ سے۔۔۔"نعمان کے" شیطانی ارادے اس کی جان نکال رہے تھے۔۔۔وہ سائی یڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ اس کی جانب پھینکتے ہوئے۔۔چیخ کر بولی۔۔۔۔

چھوڑئی یں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔ایسانہ کریں میرے ساتھ۔۔۔۔میرا یقین ”
کریں۔۔۔کوئی ی مجھے پھنسارہاہے۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔“لیمپ
اس کے سیدھے پاؤں پر آکر لگا تھا۔۔۔

مانا پاؤں زخمی ہوا۔۔۔مگر اس کی تکلیف دل پر لگے زخموں کے مقابلے کچھ نہ
تھی۔۔۔

وہ نظر انداز کر کے اس کے نازک وجود پر جھپٹا۔۔۔

اس لڑکی کی چیخیں پورے گھر میں گونجتی رہیں۔۔۔۔مگر کسی کو اس پر ذرہ
برابر بھی ترس نہ آیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ بے جان لاشے کی مانند نعمان کے بیڈ پر پڑی ی تھی۔۔۔۔

اس کی پوری زندگی دو ہی دنوں میں الٹ پلٹ ہو کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کی جان سے پیاری بہن کا اچانک قتل۔۔۔اسکے قتل کا الزام اسی کے سر آنا۔۔۔۔پھر نعمان کا اس کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک۔۔۔۔

نعمان نے اپنے غصے و بدلے کی آگ میں اندھا ہو کر اسکی پوری زندگی تباہ کر دی تھی۔۔۔۔

ایک لڑکی کے لیے اس کی عزت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔۔۔۔

نعمان نے اس پر ظلم کی انتہا کی تھی۔۔۔۔

محبت تو اس سے کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔ہاں مگر آج کے بعد شدید کدورت و نفرت ضرور ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ خالی چھت کو تک رہی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔

وہ نہ تو خود کو زندہ لوگوں میں پا رہی تھی۔۔۔۔نہ مردہ میں۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

ایسی زندگی سے تو موت کہیں گنا بہتر تھی یہ سوچتے ہوئے۔۔۔وہ اپنے لرزتے وجود کے ساتھ اٹھی۔۔۔سامنے ہی ٹوٹے ہوئے لیمپ کے ٹکڑے پڑے تھے۔۔۔۔

بیڈ کی چادر کو اپنے زخمی وجود کے گرد لپیٹتی ہوئی سی اتری۔۔۔

ان کانچ کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اٹھایا۔۔۔

اسکے نزدیک اب اس کی زندگی میں کچھ باقی نہیں رہ گیا تھا۔۔۔

اسکی ماں ہسپتال میں تھی۔۔۔مگر وہ رخسار نہ تھی جو کما کر ان کے ہسپتال کی فیس بھرتی۔۔۔۔

رخسار کے مرنے کے بعد اس کا پوری دنیا میں اب کوئی ی سائی بان نہ تھا۔۔۔

اس نے ایک کانچ کا ٹکرا اٹھایا۔۔۔اور اپنی نس کاٹ لی۔۔۔۔

صرف کچھ لمحوں میں ہی اس پر غشی طاری ہو گ ئی۔۔۔

اس کے ہاتھ سے خون مسلسل رس رہا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کے وجود سے لپٹی سفید چادر سرخ پڑنے لگی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

یہ پہلی بار تھا جب وہ کسی کے جنازے کو کندھا دے رہا تھا۔۔۔۔

قبرستان میں جب سب رخسار کو سپرد خاک کر کے چلے گئے۔۔۔تو وہ وہاں بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا۔۔۔۔

اس کی جان نکلے جا رہی تھی غم سے۔۔۔۔

مانا وہ اس کے قاتل کو خود اپنے ہاتھوں سے موت سے بدتر سزا دے آیا تھا۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود اس کی روح کو قرار نصیب نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"سنبھالو خود کو نعمان۔۔۔۔ صبر کرؤ۔۔۔"زوبیر نے اس کے کندھے پر پیچھے سے ہاتھ رکھ کر دلاسہ دیا۔۔۔۔۔۔۔

بارش شروع ہو گئی ہے۔۔۔ ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔" وہ" بمشکل اسے سنبھال کر۔۔۔ گاڑی میں بیٹھا کر واپس لایا۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی۔۔۔ انھیں ملازمہ نے تیزی سے آکر۔۔۔ انعم کی خودکشی کرنے کی اطلاع دی۔۔۔۔

یہ سنتے ہی وہ تیزی سے اوپر کی جانب بھاگا۔۔۔

جب کمرے میں پہنچا۔۔۔ تو سامنے ہی وہ لڑکی فرش پر بے ہوش پڑئی ی تھی۔۔۔۔

اس کے جسم سے کافی حد تک خون بہہ چکا تھا۔۔۔

اسکا چہرہ بالکل سفید تھا۔۔۔۔

کوئی ی اور ہوتا تو شاید اس نازک و کم عمر لڑکی کی یہ حالت دیکھ ترس کھا جاتا۔۔۔ مگر اس کے پاس تو اب دل ہی نہ بچا تھا۔۔۔ ترس کہاں سے کھاتا۔۔۔۔

زوبیر ڈاکٹر کو کال کرؤ جلدی۔۔۔ اتنی آسان موت نہیں مر سکتی یہ "وہ" حلق کے بل چیخا۔۔۔۔

اس کے آنکھوں میں سوائے کدورت کے جذبے کے۔۔۔۔ کچھ نہ تھا۔۔۔۔

وہ ہوش میں آئی ی۔۔۔ تو خود کو ہسپتال کے ایک کمرے میں پایا۔۔۔۔

وہ حیران ہو کر اپنے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

کیا اُس ظالم وسنگ دل نے اسے آزاد کر دیا؟؟۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟؟" وہ اٹھ کر بیٹھی تو پاس کھڑی نرس نے "
مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں۔۔میں ٹھ۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔"اس کا گلا خشک تھا۔۔۔جسم کمزور "
ونڈھال۔۔۔بمشکل جملہ ادا کیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔" وہ طبیعت پوچھ کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔تو اس نے "
تیزی سے استفسار کیا۔۔۔

میں۔۔۔میں کہاں ہوں اِس وقت ؟؟"اس کے سوال پر۔۔نرس نے "
پلٹ کر تعجب بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔

کہاں ہو مطلب ؟؟۔۔تم کراچی کے ہسپتال میں ہو۔۔۔۔"اس کے "
جواب دیتے ہی۔۔۔انعم کی گرے آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

کراچی ؟؟۔۔۔میں اسلام آباد سے کراچی کیسے "
آگ ئی ؟؟۔۔۔میری۔۔۔میری امی۔۔۔کیا انھیں بھی یہاں لایا گیا
ہے ؟"سب سے پہلے اسے اپنی والدہ کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔وہ خاصہ
فکر مند ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ اوپر والے حصے میں ہیں۔۔۔۔۔۔ایک ڈونر نے تمھاری ماں کا"
"مکمل خرچہ اپنے ذمے لے لیا۔۔۔تم فکر مت کرؤ اب۔۔

کیا۔۔کیا میں اپنی امی سے مل سکتی ہوں۔۔۔مجھے ان"
سے۔۔۔اب۔۔۔ابھی ملنا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے بیڈ سے اترتے ہوئے
بولی۔۔۔

تم بہت کمزور ہو بچی۔۔۔تم آرام کرؤ۔۔۔دو دن بعد تو تمھیں ہوش آیا"
ہے۔۔تمھاری امی ٹھیک ہیں۔۔۔"وہ نرس فوراہی اسے واپس بیڈ پر
بیٹھانے لگی۔۔۔

نہ۔۔نہیں۔۔۔مجھ۔۔۔مجھے میری امی سے ملنا ہے۔۔۔۔"وہ رونا شروع"
ہو چکی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔چلو۔۔میں تمھیں لے چلتی ہوں۔۔۔"وہ نرس واقف تھی کے"
وہ نازک وکم عمر لڑکی کس قدر نڈھال ہے۔۔۔۔

اگر اسے سہارا نہ دیا گیا تو یقیناوہ گر جائے گی۔۔۔۔

امی۔۔۔"اپنی ماں کو کومے کی حالت میں دیکھ۔۔وہ نرس کا ہاتھ چھوڑ"
کر۔۔۔تڑپ کر ان کے سینے سے آلگی۔۔۔

ماناا س کی ماں سن نہیں سکتی تھی ڈاکٹر کے مطابق۔۔۔لیکن اس کے باوجود وہ
بار بار رو رو کر انھیں اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی"امی۔۔۔اٹھیں
ناں۔۔۔آپی ہمیں چھوڑ کر چلی گ ئی یں
ہیں۔۔۔دیکھیں۔۔۔۔امی۔۔۔۔پلیز اٹھیں۔۔میں بہت ڈر گ ئی

ہوں۔۔۔مجھے بچپن کی طرح اپنی آغوش میں چھپالیں۔۔۔۔مجھے آپ کی
"بہت ضرورت ہے۔۔۔امی۔۔۔

وہ شدید خوفزدہ تھی۔۔۔وہ جینا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر اپنی ماں کو دیکھ۔۔۔ایک بار پھر جینے کی آرزو نے اس کے دل میں انگڑائی لی۔۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھی کے رخسار کی پہلی و آخری خواہش اپنی ماں کو اس کومے کی حالت سے نکلتے۔۔۔اور ایک نارمل زندگی گزارتے دیکھنا تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ کراچی کیسے پہنچی؟؟۔۔۔وہ ظالم کہاں گیا؟۔۔۔کیا اس نے واقعی اسے آزاد کر دیا؟؟۔۔یا وہ پھر واپس آجائے گا؟؟۔۔۔پوری رات وہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹ کر۔۔۔یہی سوچ سوچ کر خوفزدہ ہوتی رہی۔۔۔۔

جب بھی کمرے کے باہر سے کوئی ی گزرتا۔۔۔وہ تھر تھر کانپنے لگتی۔۔۔

وہ چاہ کر بھی ہسپتال سے بھاگ نہیں سکتی تھی۔۔۔کیونکے اس کے پاس کوئی ی ٹھکانا ہی نہ تھا۔۔۔پھر وہ اپنی ماں کو کیسے تنہا چھوڑ کر جا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ رات اس کے لیے زندگی کی طویل ترین راتوں میں سے ایک تھی۔۔۔جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

صبح ہوئی ی۔۔۔تو اس نے اپنے ارد گرد چہل قدمی ہوتے دیکھ۔۔۔سکھ کا سانس لیا۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔کے اتنے لوگوں کی بھیڑ میں تو وہ ظالم اسے نہیں اٹھا کر لے جا سکتا۔۔۔۔

اس نے ہسپتال میں ناشتہ کرنے کے بعد۔۔۔ڈاکٹر سے اپنے ڈس چارج ہونے کے متعلق استفسار کیا۔۔۔

تم ٹھیک ہو اب۔۔۔تم چاہو۔۔۔تو ڈس چارج لے سکتی ہو آج" ہی۔۔۔لیکن اچھی غذا کا استعمال کرنا۔۔۔۔بہت کمزور ہو تم۔۔۔اور آئی یندہ حالات کیسے بھی ہوں۔۔۔خود کشی کا مت سوچنا۔۔۔۔یاد رکھنا "ہمارے اسلام میں خود کشی حرام ہے۔۔۔

جی۔۔۔کیا مجھے آپ کا سیل مل سکتا ہے؟؟۔۔مجھے ایک کال کرنی ہے۔۔۔"اس نے التجائی انداز میں ڈاکٹر سے کہا۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔یہ لو۔۔۔"انھوں نے اپنے سفید کوٹ کی جیب سے سیل نکال کر۔۔۔اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا فائزہ پھوپھو سے بات ہو سکتی ہے۔"اس کے والد کا کچھ سال پہلے ہی انتقال ہوا تھا۔۔۔تو ان کی میت پر جہلم سے اس کی پھوپھو آئی یں تھیں۔۔۔۔وہ زندگی میں ان سے پہلی بار ملی تھی۔۔۔کیونکے انھوں نے ماضی میں گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔۔ان کے شادی کے پندرہ سال گزر جانے کے باوجود اولاد نہیں تھی۔۔۔وہ رخسار اور انعم کو اپنے ساتھ جہلم لے جانا چاہتی تھیں۔۔۔۔مگر رخسار راضی نہ ہوئی ی۔۔۔اور اپنی سوتلی ماں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

تب انھوں نے جاتے وقت رخسار کو اپنا نمبر ایک صفحے پر لکھ کر دیا تھا۔۔۔کے کبھی ضرورت پڑے تو بے جھجک کال کر لے۔۔۔۔رخسار نے تو وہ نمبر دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔۔

کیونکے اسکے نزدیک جب اس کے والد نے اپنی زندگی میں کبھی فائزہ سے تعلق نہیں رکھا۔۔۔تو وہ کیسے ان کے مرنے کے بعد اپنی پھوپھو سے تعلق رکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے وہ صفحہ اٹھا کر ان کے جاتے ہی ڈسٹبن میں پھینک دیا۔۔۔انعم وہی کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کے دل میں ناجانے کیا سمائی ی۔۔۔اس صفحے کو ڈسٹبن سے نکال کر۔۔ایک بار دیکھا۔۔۔۔۔

انعم کے اندر یہ قدرتی صلاحیت ہے۔۔۔کے جو چیز وہ ایک بار دیکھ لے وہ کبھی بھولتی نہیں۔۔۔۔

وہ اس کے ذہن میں ایسے راسخ و مستحکم رہتا ہے جیسے کوئی ی تصویر۔۔۔۔یہی وجہ تھی کے وہ ہمیشہ سے اپنے اسکول کی ٹاپر اسٹوڈنٹ رہی تھی۔۔۔۔

آج وہ دل ہی دل شکر ادا کر رہی تھی کے اس نے وہ صفحہ اٹھا کر نمبر دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

آپ کون؟؟"دوسری جانب سے فوراپوچھا گیا۔۔۔"

پھوپھو میں انعم۔۔۔۔"اس نے تیزی سے اپنا تعارف دیا۔۔۔"

مگر اس کا تعارف سنتے ہی وہ چونکیں۔۔۔

انعم؟؟۔۔۔یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔۔مجھ سے مزاق مت کرؤ۔۔۔۔انعم" نے خودکشی کرلی تھی اپنی بہن کو قتل کرنے کے پچھتاوے میں۔۔۔۔۔وہ مر چکی ہے۔۔۔میں دو دن پہلے ہی اس کا جنازہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آرہی ہوں۔۔۔۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے انعم ہکا بکا ہوئی ی۔۔۔۔

آخر چل کیا رہا تھا اس کے ارد گرد؟؟۔۔

وہ تو زندہ تھی۔۔۔پھر اس کی میت؟؟۔۔۔وہ بھی دو دن پہلے؟؟۔۔۔

ڈاکٹر کے مطابق اسے بھی دو دن پہلے ہی یہاں لایا گیا تھا۔۔۔۔

مگر اسے کس نے بچایا؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔۔اِس سے بھی اہم سوال یہ تھا ۔۔۔کے اسے ان سب میں پھنسایا ہی کیوں گیا تھا؟۔۔۔اس کی بہن کو قتل کیوں کیا گیا؟۔۔۔۔

وہ دونوں گھر میں اکیلی تھیں۔۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھی۔۔۔۔رخسار اس کے کمرے میں دودھ کا گلاس رکھ کر گ ئی تھی۔۔۔اس نے دودھ پیا۔۔۔یہاں تک تو اسے سب اچھی طرح یاد تھا۔۔۔

مگر پھر وہ بے ہوش کیسے ہوئی ی؟؟۔۔۔وہ رخسار کے کمرے میں کیسے پہنچی؟؟۔۔۔وہ ڈائ ری کہاں سے آئی ی؟؟۔۔۔

وہ جتنا سوچ رہی تھی۔۔۔اتنا ہی الجھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

صرف سوال ہی سوال بکھرے تھے۔۔۔جواب کہیں موجود نہ تھا۔۔۔۔

دنیا کی نظر میں اب وہ مر چکی تھی۔۔۔جبکے وہ زندہ صحیح سلامت کراچی کے ہسپتال میں تین دنوں سے رہ رہی تھی۔۔۔

وہ تو یہ بھی نہیں جانتی جس نے اسے بچایا اس کا مقصد اچھا تھا یا برا؟؟۔۔۔کیا کوئ ی آزمائ ش اس کی منتظر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"دوسری جانب سے متوجہ کیے جانے پر وہ اپنی سوچوں کے دریا" سے نکل کر حواسوں میں لوٹی۔۔۔

ہیلو۔۔ نہیں پھو پھو۔۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔۔میں واقعی انعم بات کر رہی" ہوں۔۔۔یقین کریں میرا۔۔۔۔رخسار آپی کے قتل کے بعد۔۔۔"یہ کہتے ہی اس کا ذہن خوف کے مارے مفلوج ہو گیا۔۔۔اسے سانس لینے میں شدید دشواری ہونے لگی۔۔۔۔

میرا ریپ کیا ہے اس ظال۔۔۔۔ظا۔۔۔ظالم نے۔۔۔۔میرا" ۔۔۔میر۔۔۔میرا۔۔۔یقی۔۔۔یقین کریں۔۔۔می۔۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔کر۔۔۔کراچی کے ہسپتال میں۔۔۔ام۔۔۔امی بھی میرے۔۔۔میرے ساتھ ہیں۔۔۔"اس ظالم کے ساتھ گزارے وہ دن۔۔۔اس کی آنکھوں کے آگے فلم کی طرح چلنے لگے تھے۔۔۔

وہ پھر ایک بار شدت غم سے تڑپی تھی۔۔۔ بمشکل اپنی پھوپھو کو اپنے ساتھ ہوئے ظلم کا بتایا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی طبیعت اس قدر بگڑ گ ئی تھی کے وہ خوف کے شدت سے بے ہوش ہو گ ئی ی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے سیل بیڈ پر گر گیا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ریپ؟؟۔۔۔۔انعم تم کہاں ہو؟؟۔۔۔۔مجھے ایڈریس سینڈ" "کرؤ۔۔۔میں خود آ رہی ہوں بھابھی اور تمھیں لینے۔۔۔

ڈاکٹر جو پاس ہی کھڑی تھی تیزی سے اس کی جانب آئی ی۔۔۔

انھوں نے فائی زہ بیگم کو ہسپتال کا ایڈریس اور انعم کی طبیعت کے متعلق آگاہ کیا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

فائی زہ بیگم اسے اپنے ساتھ جہلم لے گ ئی یں۔۔جبکے اس کی والدہ کو کراچی میں ہی رہنے دیا۔۔۔کیونکے ڈاکٹر نے انھیں یقین دہانی کرائی ی۔۔۔۔کے کراچی کے ہسپتال میں ان کا زیادہ بہتر علاج ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

فائی زہ بیگم کے ہسبینڈ باہر ملک جاب کرتے۔۔وہ سال میں ایک بار ہی ملنے آیا کرتے۔۔۔۔

وہ اکیلے رہا کرتی تھیں۔۔۔۔

ان کا چھوٹا سہ گھر تھا۔۔۔۔ مگر سادہ و پیارا۔۔۔

ان کے گھر کے باہر بڑا سہ گارڈن اور پاس ہی ریلوے اسٹیشن تھا۔۔۔۔ جس کی وجہ سے ہر وقت ریل گاڑی کی گرج دار آواز ان کے گھر آتی۔۔۔۔

انعم نے انھیں اپنے ساتھ ہوئی ی ظلم کی داستان سنادی تھی۔۔۔ مگر وہ صبر کی تلقین کرنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکیں۔۔۔

کرتی بھی کیسے ؟؟۔۔۔ نعمان ولید کوئی ی عام لڑکا نہیں تھا۔۔۔ وہ ایک مشہور سیاستدان و بزنس مین کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔۔

اس کی والدہ بھی سیاست سے تعلق رکھتی تھیں۔۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا کتنے پاور فل لوگ ہیں وہ۔۔۔۔

جہلم کہنے کو بہت چھوٹا تھا مگر بہت پُر سکون ماحول تھا وہاں کا۔۔۔لوگ بھی بہت ملنسار۔۔۔۔۔

فائزہ بیگم کا اپنا ایک کیفے تھا۔۔۔۔جو انھوں نے وقت گزارئی ی اور پیسے کمانے کے لیے بہت سال پہلے کھولا تھا۔۔۔۔وہ روزانہ صبح ہوتے ہی اپنے کیفے چلی جاتیں۔۔۔۔

انعم شروع میں تو شدید خوفزدہ رہی۔۔۔یہی وجہ تھی کے وہ فائزہ بیگم کے کمرے میں ان کے ساتھ ہی سوتی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اِس قدر خوفزدہ رہتی۔۔۔۔کے راتوں کو اٹھ کر چیخ چیخ کر رونے لگتی۔۔۔"میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔مجھے چھوڑ دیں نعمان بھائی ی۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔

وہ پورے پورے دن کھڑکی کے پاس بیٹھی باہر دیکھتی رہتی۔۔۔

نہ کسی سے بات کرنا۔۔۔نہ کھانا کھانا۔۔۔۔نہ چلنا پھرنا۔۔۔۔۔جیسے جینے کی آرزو ہی دم توڑ گئی ہو۔۔۔۔

جیسے جیسے دن گزر رہے تھے بجائے ٹھیک ہونے کے وہ مزید ڈپریشن کا شکار ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔

فائزہ بیگم اس کی حالت کے پیش نظر اسے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے گئیں۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے ذہنی سکون کی دوائی دی۔۔۔۔ جنھیں کھانے کے بعد وہ پورا پورا دن بس سوتی رہتی۔۔۔۔

دو مہینے بعد جا کر۔۔۔وہ تھوڑی بہتر ہوئی۔۔۔۔۔

فائزہ بیگم اسے اپنے ساتھ کیفے لے جانے لگیں۔۔۔تا کے وہاں جا کر وہ ن ئے لوگوں سے ملے۔۔۔۔اور اپنی ن ئی زندگی کا آغاز کرے۔۔۔۔

مگر وہاں ذرا سہ برتن بھی گر جاتا۔۔۔تو اس کے شور سے بھی وہ خوف کے سب چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیتی۔۔۔۔

فائزہ بیگم کو ڈرلاحق ہوا کے لوگ ان کی بھتیجی کو پاگل نہ سمجھنے لگیں۔۔۔

اس لیے انعم کی حالت کے پیش نظر۔۔۔وہ مجبور ہوئی یں اسے گھر پر چھوڑ کر جانے پر۔۔۔۔مگر ہر تھوڑی دیر بعد وہ فون کر کے اس کی طبیعت پوچھتی رہتیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

جہلم میں سردیاں اسٹارٹ ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ گھر میں اکیلی تھی روزانہ کی طرح۔۔۔۔کے اچانک کڑاکے دار بجلی چمکی۔۔۔اس کی آواز سے وہ خاصہ خوفزدہ ہو کر۔۔۔ کھڑکی کے پاس سے اٹھ کر تیزی سے فائزہ بیگم کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

ان کے بیڈ پر جا کر۔۔۔ سہمی سہمی سی۔۔۔۔ کمبل خود پر ڈھک کر۔۔۔خود میں ہی سمٹ کر لیٹ گئی۔۔۔۔

باہر تیز بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

فائزہ بیگم اپنے کیفے کے ایک مسئلے میں اتنی الجھی تھیں کے انھیں انعم کی یاد ہی نہ رہی۔۔۔کے بارش میں وہ خوفزدہ ہو جائے گی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کا جسم گرم پڑنے لگا۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے کب سو گ ئی اسے خبر نہیں۔۔۔۔

اسے تیز بخار چڑھ چکا تھا۔۔۔جس کے سبب وہ حالت غشی میں تھی۔۔۔۔

جب ہلکی سی آنکھ کھلی۔۔۔تو اسے اپنی پیشانی پر کوئی ی گیلی چیز محسوس ہوئی ی۔۔۔۔ساتھ ساتھ ہی اپنے سامنے وہ جانی دشمن نظر آیا۔۔۔۔جو بالکل قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اسکی سیاہ و پراسرار آنکھیں۔۔۔اسی کے وجود کو تک رہی تھیں۔۔۔

اس نے اگلے ہی لمحے خوف کے سبب آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

جب دوبارا آنکھ کھلی تو اپنے سامنے فائزہ بیگم کو اپنا ہاتھ تھامے پایا۔۔۔

"سوری بیٹا۔۔۔میں کل رات گھر نہیں آسکی۔۔۔۔۔وہ دراصل کل کیفے میں ایک بچہ کھو گیا تھا۔۔۔اوپر سے بارش شروع ہو گئی۔۔۔۔اس بچے کے چکر میں میرے ذہن سے تمھارا خیال ہی نکل گیا۔۔۔" وہ خاصہ شرمندہ ہو کر کہنے لگیں۔۔۔

"کوئی ی بات نہیں پھوپھو۔۔۔۔وہ بچہ ملا؟؟۔۔۔" وہ اس بچے کے لیے فکر مند ہوئی ی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔اللہ کا شکر۔۔۔ورنہ اس کے والدین میرا کیفے بند کرانے کی دھمکی دے رہے تھے۔۔۔۔خود اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھتے اور ذمہ دار ہمیں ٹھراتے ہیں۔۔۔یقین مانو جان پر بن گ ئی تھی میرے۔۔۔۔اگر انکا

بچہ نہ ملتا تو مجھے تو وہ جیل میں ڈلوا دیتے۔۔۔اتنا ڈر گ ئی تھی میں۔۔۔۔میرا تو دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔پوری رات کیفے میں دعائیں مانگتے ہوئے گزاری کے ان کا بچہ پولیس ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائے۔۔۔" وہ ایک گہرا سکھ کا سانس لینے کے بعد۔۔۔۔نہایت پر سکون انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔

اس کا بخار اب کافی حد تک اتر چکا تھا۔۔۔۔

چلو تم آرام کرو۔۔۔میں تمھارے لیے ناشتہ لے آتی ہوں۔۔۔ایک تو" مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔دن بہ دن مزید کمزور کیوں ہوتی جا رہی ہو تم" وہ ماں نہیں تھی اس کی۔۔۔مگر فکر ماؤں کی طرح ہی رکھ رہی تھیں۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

ان کے جانے کے بعد اس کے ذہن میں گزرئی ی ہوئی رات کی یادیں آنکھوں کے آگے گھومنے لگیں۔۔۔۔

ضرور میرا خواب ہو گا۔۔۔ مگر میں بھلا اس جانور کو خواب میں اپنی فکر کرتا'' کیوں دیکھنے لگی؟؟۔۔۔۔۔اس کی جگہ رخسار آپی کو میرے خواب میں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔یہ خواب کی دنیا بھی ناں۔۔ بڑی ہی عجیب ہوتی ہے۔۔۔۔۔'' وہ الجھی تھی۔۔۔اپنے اِس خواب کو لے کر۔۔۔ جس سے حقیقت کا گمان ہوا تھا کل رات اسے۔۔۔۔۔

جیسے وہ کوئی ی خواب نہیں حقیقت ہو۔۔۔۔ مگر وہ حقیقت کیسے ہو سکتا تھا؟؟۔۔یہ تو ممکن ہی نہیں۔۔۔۔

جس نے پوری زندگی تباہ و برباد کر دی۔۔۔وہ اچانک ذرا سہ بیمار ہونے پر تیمارداری کرنے چلا آیا۔۔۔۔یہ تو محال کے مترادف ہی ٹھہرا۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ ظالم نہیں واقف۔۔کے وہ زندہ ہے ابھی۔۔۔ورنہ یقیناوہ اس کی سانسیں روکنے فوراچلا آتا۔۔۔۔

وہ اس ظالم سے کسی بھلائی ی کی امید رکھ ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

اس کی نظر میں وہ صرف ایک جلاد تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

فائزہ بیگم نے اس کے ہاتھ میں الائچی والی چائے پکڑائی ی۔۔۔تو اس کی مہک سے اسے الٹی آنے لگی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمھیں؟؟۔۔۔یہ تیسری بار الٹی کر رہی ہو تم۔۔۔چلو تم" ۔۔۔میرے ساتھ ڈاکٹر کے چلو۔۔۔۔" وہ اسے ڈاکٹرنی کے پاس لے گ ئی تھیں۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔آپ کی بھتیجی ماں بننے والی ہے۔۔۔"ڈاکٹرنی کے مسکرا کر" خوشخبری دیتے ہی فائزہ بیگم کے ہوش اڑ ئے تھے۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔انعم تو سکتے میں آگ ئی تھی۔۔۔۔

اور کتنی قیامتوں سے گزرنا باقی تھا؟؟۔۔۔۔

ابھی تک تو وہ اپنے پچھلے زخموں سے ٹھیک طرح ابھر ئی ی بھی نہیں تھی۔۔۔کے یہ خبر پرانے زخموں کو پھر سے ہرا کر گ ئی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے نعمان کا وہ شیطانی چہرہ۔۔۔وہ ظلم۔۔۔وہ اپنی چیخیں۔۔۔۔۔وہ تڑپ۔۔۔سب فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔۔۔

یاد ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا۔۔۔۔

اسے لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی۔۔۔۔

کیاہو گیا؟؟۔۔۔سانس لو۔۔۔۔سانس لو"

انعم۔۔۔۔انعم۔۔۔۔انعم۔۔۔"اس کا منہ سانس نہ آنے کے سبب کھل گیا تھا۔۔۔۔

"چندہ سانس لو۔۔۔۔"

اس کی حالت دیکھ۔۔۔فائزہ بیگم اور ڈاکٹرنی دونوں ہی اسے نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔۔گہرا سانس لو۔۔۔۔گہرا سانس لو بیٹا۔۔۔"ڈاکٹرنی" مسلسل اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ مسلتے ہوئے۔۔۔۔بولے چلی جارہی تھیں۔۔۔۔مگر اس کا سانس بحال نہیں ہو کے دے رہا تھا۔۔۔۔

چندہ سانس لو۔۔۔گہرا لو۔۔۔اب چھوڑو۔۔۔۔۔مجھے دیکھو"
بس۔۔۔۔میری بات سنو چندہ۔۔۔مجھے دیکھو۔۔۔جو میں کر رہی ہوں وہ
کرؤ۔۔" یہ کہتے ہوئے۔۔۔وہ باقاعدہ اسے منہ سے گہرا سانس لے کر پھر
باہر خارج کر کے دیکھا رہی تھیں۔۔۔تا کے اس کا دماغ جو پینک اٹیک کی
حالت میں ہے۔۔۔وہ اس سے باہر نکلے۔۔۔۔"۔سانس لو۔۔۔۔اب
سانس چھوڑو۔۔۔۔چندہ۔۔۔۔سانس لو۔۔۔۔پھر
چھوڑو۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔بس میری طرف دیکھتی
رہو۔۔۔چندہ۔۔۔۔جو میں کر رہی ہوں۔۔۔وہ کرتی رہو۔۔۔۔۔سب
"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

بہت دیر بعد جا کر۔۔۔وہ بیچاری نارمل ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ فائزہ بیگم کو شدید ترس آیا۔۔۔۔

کیا ہم ابورشن کرا سکتے ہیں۔۔۔۔ ہمیں یہ بچہ نہیں چاہیے" فائزہ بیگم "
نے ڈاکٹرنی سے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔بچہ چار ماہ کے قریب ہے۔۔۔اگر ابورشن کرایا تو انعم کی جان "
کو بھی خطرہ ہو گا۔۔۔۔۔آپ اچھی طرح سوچ لیں۔۔"ڈاکٹرنی انعم کی
حالت دیکھ۔۔۔۔اندازہ لگا چکی تھی کے معاملات نارمل نہیں ہیں اِس کیس
میں۔۔۔۔اس لیے انھوں نے نہایت نرمی سے سمجھانے والے انداز میں
کہا۔۔۔۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں۔۔۔بس اسے مجھ سے دور کریں۔۔۔مجھے نہیں "
چاہیے یہ۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں تڑپ کر بولی۔۔۔۔

بیٹا جذباتی فیصلے مت کرؤ۔۔۔۔تم اسے پیدا ہونے کے بعد کسی بے اولاد" شادی شدہ جوڑے کو دے دینا۔۔۔۔مگر اس کا یوں قتل نہ کرؤ۔۔۔اور نہ ہی اپنی جان خطرے میں ڈالو۔۔۔۔اور پھر اِس کیس میں رسک بہت ہے۔۔۔۔۔میں تو کیا کوئی ی بھی ڈاکٹرنی اِس کیس پر ہاتھ نہیں رکھے گی۔۔۔۔"انھوں نے تحمل سے سمجھایا۔۔۔۔

النعم کی حالت از خود چیخ رہی تھی کے زیادتی کا نشانا بنایا گیا ہے اسے۔۔۔۔۔ڈاکٹرنی اس کی حالت و جذبات کو سمجھ رہی تھیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ تو زندہ مردہ ایک ہو گئی تھی۔۔۔چاہے یہ نہ چاہے اسے نعمان کی اولاد کو دنیا میں لانا ہی تھا۔۔۔۔

وہ دن رات بیٹھ کر روتی رہتی۔۔۔۔۔

دن بہ دن وہ مزید کمزور و نڈھال ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

باہر کی دنیا سے جیسے اس کا کوئی ی واسطہ ہی نہ ہو۔۔۔۔

موسم بدل رہے تھے۔۔۔۔ مگر اسے کیا پرواہ۔۔۔۔ وہ دنیا سے بیگانی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

آخر کار وہ دن آن پہنچا جب اس کے گھر بیٹے کی پیدائی ش ہوئی ی۔۔۔۔۔

اس کے بڑے آپریشن سے بیٹا ہوا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ بے ہوش تھی۔۔۔۔

فائزہ بیگم سے اس نے التجا کی تھی آپریشن روم میں جانے سے پہلے ۔۔۔کے اس بچے کو اس کی آنکھوں کے سامنے نہ لائی یں۔۔۔۔

اور عورتیں دعائیں کرتے کرتے آپریشن روم میں جاتی ہیں کے وہ صحیح سلامت اپنی اولاد سمیت واپس آئی یں۔۔۔ مگر وہ لڑکی صرف بد دعائیں مانگتی ہوئی ی گ ئی تھی۔۔۔کے وہ اور اسکا بچہ دونوں ہی مر جائی یں۔۔۔۔۔

مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔۔

جیسے ہی نرس نے فائزہ بیگم کی گود میں اس بچے کو دیا۔۔۔ان کا دل بند ہونے لگا۔۔۔۔

وہ بچہ سانس لے رہا تھا۔۔۔بہت چھوٹا سہ تھا۔۔۔۔

اس کا ان سب میں کیا قصور؟؟۔۔۔وہ بس یہی سوچ رہی تھیں اسے دیکھ کر۔۔۔۔

مگر اپنے باپ کے گناہ کی سزا اس نازک و ننھی جان کو تو ملنی ہی تھی۔۔۔

جو ظلم اس ننھی جان کے باپ نے اسکی ماں پر ڈھایا تھا۔۔۔اسکے بعد وہ کیسے اپنا لیتی اسے؟؟۔۔۔۔

وہ صرف سولہ سال کی تھی۔۔۔۔اتنی کم عمری میں جہاں دوسری لڑکیاں شادی اور شہزادے کے خواب دیکھتی ہیں۔۔۔وہیں وہ بیچاری اپنی جان سے پیاری بہن۔۔۔۔اپنی عزت۔۔یہاں تک کے دنیا کی نظر میں اپنی پہچان۔۔۔سب کھو چکی تھی۔۔۔۔

فائزہ بیگم بڑی مشکل سے ہمت کر۔۔۔۔اس بچے کو لے کر ہسپتال سے باہر نکل گ ئیں۔۔۔

انھوں نے پاس ہی کے یتیم خانے کے جھولے میں اس بچے کو لیٹا دیا۔۔۔۔

پندرہ سالوں سے وہ اولاد کے لیے ترسی تھیں۔۔۔۔ان کا دل راضی نہیں تھا اس بچے کو چھوڑنے کے لیے۔۔۔ مگر وہ اپنی بھتیجی کی عزت کی خاطر اور اس کے روشن مستقبل کے لئے۔۔۔۔اس قدم کو اٹھانے پر مجبور تھیں۔۔۔۔

وہ واقف تھیں اگر یہ بچہ اسکے سامنے رہا تو وہ کبھی ن ئی زندگی شروع نہیں کر سکے گی۔۔۔۔

اپنے دل پر منو پتھر رکھ۔۔۔وہ بچے کو جھولے میں چھوڑ کر جانے لگیں۔۔اسی لمحے۔۔۔بچے نے بھوک کے سبب آنکھ کھولی اور بلک بلک کر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں بالکل اپنی ماں جیسی تھیں۔۔۔۔

اسے روتا دیکھ۔۔۔وہ بھی رونے لگیں۔۔۔۔"مجھے معاف کر دینا۔۔" وہ معذرت کرتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے وہاں سے جانے لگیں۔۔۔

آدھا راستہ پار ہوا۔۔۔۔تو اچانک خیال آیا۔۔۔کے کہیں ایسا نہ ہو۔۔۔ کے وہ چلی جائی یں۔۔۔اور بچہ بھوک سے اکیلا وہاں جھولے میں روتا رہ جائے۔۔۔

اس خیال کے آنے پر۔۔۔۔وہ واپس پلٹیں۔۔"ایک کام کرتی ہوں ۔۔۔چھپ کر دیکھ لیتی ہوں کے بچے کو وہاں سے کوئی لے کر گیا یا ابھی تک وہ اکیلا وہاں بھوکا رو رہا ہے"

ابھی وہ واپس اس جگہ پہنچی ہی تھیں کے ان کی نظر وہاں موجود ایک پجارو پر پڑئی ی۔۔۔اس میں سے ایک نوجوان پینٹ کوٹ پہنا ہوا نکلا۔۔۔۔اسنے جھولے کے پاس جا کر بچے کو اٹھایا۔۔۔۔

جیسے ہی فائزہ بیگم نے یہ منظر دیکھا۔۔۔وہ پاس ہی درخت کے پیچھے چھپ گ ئی یں۔۔۔

اس نوجوان نے چہرے پر کالے رنگ کا ماسک لگایا ہوا تھا۔۔۔

ایک تو نوجوان کے چہرے پر ماسک پھر اندھیرا۔۔۔ان سبب سے۔۔۔وہ ٹھیک طرح اس نوجوان کو نہ دیکھ سکیں۔۔۔مگر انھوں نے محسوس کیا کے وہ نوجوان بچے سے کچھ باتیں کر رہا ہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔وہ بچے کو اپنے ساتھ لے کر۔۔۔ان کے سامنے ہی پجارو میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

وہ جب ہوش میں آئی ی۔۔۔تو اس کے پاس رکھا ہوا جھولا خالی تھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں وہ بہت گلٹ محسوس کرنے لگی۔۔۔

ایک عجیب سہ دکھ گہرے ہوئے تھا اسے۔۔۔۔

وہ گناہ اب اس سے دور ہو گیا ہے یہ سوچ کر بار بار وہ اپنے دل کو تسلی دیتی۔۔۔

مگر چاہے کچھ بھی کر لے ٹھرئی ی تو ماں ہی ناں۔۔۔

لاکھ نفرت صحیح۔۔۔۔۔پھر بھی رنج تھا دل کو۔۔۔۔جسے وہ قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ سارے زخموں پر مرہم کا کام کرنے لگا۔۔۔۔

تین چار ماہ بعد۔۔۔جب وہ تھوڑی بہتر ہوئی ی۔۔۔تو اسے فائزہ بیگم نے واپس اپنے ساتھ کیفے لے جانا شروع کیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ روزانہ کیفے میں ٹیوشن دینے آیا کرتا تھا۔۔

انعم اسے کاؤنٹر سے کھڑی ہو کر۔۔۔بس چپ چاپ دیکھتی رہتی۔۔۔۔

اس کا خوبصورت و بھولا چہرہ۔۔۔اس کی چمک دار بھوری آنکھیں۔۔

روشن پیشانی پر آتے سلکی بال۔۔۔۔ جنھیں وہ ہر تھوڑی دیر بعد ہاتھوں سے سیٹ کرتا۔۔۔۔

وہ پتلا دوبلا سہ لڑکا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہوں کو نا جانے کیوں بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

تم بھی اسٹڈی واپس اسٹارٹ کر لو۔۔۔دیکھو یہ ساری لڑکیاں تمھاری ہی" عمر کی ہیں۔۔۔جو ٹیوشن لیتی ہیں۔۔۔ تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ جایا کرؤ۔۔۔" فائزہ بیگم نے اس کی نگاہوں کے مرکز کو بھاپ لیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

میں؟؟۔۔۔کیسے؟؟" وہ پریشان ہوئی ی۔۔۔"

کیا مطلب کیسے۔۔۔ جیسے سب لڑکیاں پڑھ رہی ہیں ویسے ہی تم بھی پڑھ" لو۔۔۔ فیس کی فکر مت کرؤ۔۔۔وہ میں ادا کر دوں گی۔۔۔" وہ اس کی ہچکچاہٹ کو دانستہ طور پر نظر انداز کر گ ئی یں تھیں۔۔۔کیونکے وہ چاہتی تھیں کے انعم اپنے درد بھرے ماضی سے باہر نکلے۔۔۔۔

پر؟۔۔" وہ نا جانے کیوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی پریشان ہو جایا کرتی" تھی۔۔۔۔

اس حادثے نے اس کے ذہن پر بہت برے اثرات چھوڑئے تھے۔۔۔۔

پرور کچھ نہیں۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھام کر۔۔اسے
بلال کے پاس لے آئی یں۔۔۔۔

"بلال بیٹا۔۔۔ یہ میری بھتیجی ہے۔۔۔۔" فائزہ بیگم نے اس کا تعارف
کروایا۔۔۔

جیسے ہی بلال نے اس کی جانب نظر اٹھائی ی۔۔۔اس کا جسم ٹھنڈا پڑنے
لگا۔۔۔۔

بمشکل تھوک گلے میں نگلا۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم" بلال نے سلام میں پہل کی۔۔۔"

مگر بجائے جواب دینے کے۔۔۔وہ کنفیوز ونروس حالت میں کھڑی۔۔۔۔بس اس کا خوبصورت چہرہ تکتی رہی۔۔۔

قریب سے دیکھنے میں تو وہ کمبخت اور بھی حسین ودل کش لگ رہا تھا۔۔۔جس کے سبب وہ ایک عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہوئی ی۔۔

انعم سلام کا جواب دو بیٹا۔" باقی سارے اسٹوڈنٹس کا گروپ انعم کو ہی" الجھی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو سلام کا جواب دینے کے بجائے۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے گلے میں ڈلے دوپٹے کے دامن کو مٹھیوں میں بھینچ کر ۔۔۔۔پتھر کی پتلی بنے کھڑی۔۔۔بس ان کے ٹیچر کو تک رہی تھی۔۔۔

فائزہ بیگم نے نرمی سے کہا۔۔۔تو بڑی ہمت جمع کر۔۔۔۔۔جواب "دیا۔۔۔"وَعَلَیۡکُمُ السَّلَام

آواز اس قدر دھیمی تھی کے سوائے خود اس کے کوئی ی سن تک نہیں سکا تھا۔۔۔۔

"بیٹا زور سے تھوڑا۔۔۔" فائزہ بیگم جانتی تھی۔۔۔بہت مشکل ہے اس کے لیے ن ئے لوگوں سے بات کرنا۔۔۔

"وَعَلَيْكُمُ السَّلَام" انعم نے اس بار ذرا بلند آواز میں کہا۔۔۔۔

"بہت شرمیلی ہے یہ۔۔۔ کسی سے بات نہیں کرتی۔۔۔مجھے اسے 9 th کے پیپر دے تمھارے پاس پڑھانا تھا۔۔۔۔یہ بھی اس سال گی۔۔۔۔" فائزہ بیگم نے بلال سے بات کی۔۔۔۔

مگر۔۔۔انٹی۔۔۔سال کا لاسٹ چل رہا ہے۔۔ایک ماہ بعد بورڈ کے امتحان" ہیں۔۔۔۔۔یہ کیسے کور کریں گی۔۔۔پھر میں گروپ اسٹڈی کرواتا ہوں۔۔۔الگ سے انھیں ٹائم نہیں دے سکتا۔۔۔۔"وہ معذرت کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔۔

یہ بہت ذہین ہے۔۔۔میں نے اسکا پرائیویٹ فارم بھر دیا ہے"
۔۔۔باقاعدگی سے اسکول نہیں جاسکتی کیونکے طبیعت خراب ہے اسکی تھوڑی۔۔۔جب میرے اپنے کیفے میں ٹیوشن پڑھ رہے ہیں بچے۔۔۔تو پھر میں اسے اپنی نظروں سے دور کیوں بھیجوں۔۔۔آج کل کے حالات کا تو تمھیں پتا ہی ہے۔۔تم اسے تھوڑا سہ الگ سے ٹائم دے دو۔۔۔بھلے اسکی فیس زیادہ چارج کر لینا۔۔۔۔۔۔"فائزہ بیگم نے اسے سائیڈ میں آنے کا اشارہ کیا۔۔۔جس پر وہ سارے اسٹوڈنٹس کو پڑھنے کی تاکید کر کے۔۔انعم کے برابر سے گزرتا ہوا۔۔فائزہ بیگم سے بات کرنے گیا۔۔۔۔

بات فیس کی نہیں ہے۔۔۔بات بہت کم وقت میں سلیبس کور کرنے کی ”
ہے۔۔۔وہ کیسے کرئے گی؟؟۔۔۔پھر رزلٹ اچھا نہیں آیا تو آپ مجھے ذمہ
دار ٹھہرائی یں گی۔۔۔“وہ فورا سمجھانے والے انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔

ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔میں کہ رہی ہوں ناں۔۔۔میری بھتیجی بہت ذہین ”
ہے۔۔۔۔تم ایک بار پڑھا کر تو دیکھو۔۔۔۔“انھوں نے ذرا التجائی انداز
میں کہا۔۔۔ساتھ ساتھ ان کی آواز میں پر اعتمادی بھی تھی۔۔۔۔

انھیں یقین تھا انعم کی ذہانت پر۔۔

آپ اتنا کہ رہی ہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔میں پڑھانے کے لیے تیار ”
ہوں۔۔۔“اس نے آہستگی سے رضامندی ظاہر کی۔۔

شکریہ۔۔۔"انھوں نے فوری طور پر شکریہ ادا کیا۔۔۔"

بیٹھو۔۔۔۔"وہ واپس آیا۔۔۔تو انعم ابھی بھی کھڑی تھی۔۔اس نے اپنی" جگہ پر بیٹھتے ہوئے۔۔اس نازک و خوبصورت لڑکی کو دیکھ۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔

کہاں؟؟؟"اس کے کہتے ہی انعم گھبرائی ی۔۔۔کیونکے گول میز پر ساری" چیئر بھری ہوئی ی تھیں۔۔۔سوائے بلال کے بالکل برابر والی چیئر کے۔۔۔

وہ اتنا قریب نہیں بیٹھنا چاہتی تھی اس کے۔۔۔۔

یہاں۔۔۔جگہ خالی تو ہے"۔۔۔بلال نے خاصہ لاپرواہی سے۔۔۔اپنی" برابر والی چیئر کو ذرا کھسکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ ہچکچاہٹ کے ساتھ۔۔۔آہستگی سے بیٹھی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔پہلے تمھارا چھوٹا سہ ٹیسٹ لے لیتا ہوں۔۔۔دیکھوں تو" صحیح۔۔۔۔کتنے پانی میں ہو۔۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔۔۔ کیمسٹری کی بک اس کے آگے بڑھائی۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔ایک گھنٹہ ہے تمھارے پاس۔۔۔تیاری کرؤ۔۔۔پھر میں" "ٹیسٹ لوں گا۔۔۔

کتنے چیپٹرز کا؟"اس نے آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔"

جتنے تمھیں یاد ہو جائیں۔۔۔مگر اتنی اچھی طرح یاد کرنا کے ایک غلطی نہ آئے۔۔۔۔چاہے پھر ایک چیپٹر ہی کیوں ناں ہو۔۔"اس نے خاصہ تاکیدی انداز میں نصیحت کی۔۔۔۔

ہمم۔"انعم نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور بک کھولی۔۔۔۔"

بلال اسے مسلسل پیج پلٹتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔جیسے وہ کھیل رہی ہو۔۔۔۔ہر ایک منٹ میں وہ دو سے تین صفحے تبدیل کر دیتی۔۔۔۔

مقابل کی حرکت پر اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔کیا مزاق سمجھ رہی تھی اس کی تاکید کو؟؟۔۔۔۔

اگر وہ بلا کی خوبصورت ہے۔۔۔تو اِس کا مطلب یہ تو نہیں۔۔۔۔کے جو مرضی آئے کرئے گی۔۔۔۔

کیا یہ حد نہیں تھی کے اسی کے سامنے بیٹھ کر صفحوں سے کھیلنے کی پہلے ہی دن جرأت کرئی ی تھی اس لڑکی نے۔۔۔۔اگر وہ اِس خوش گمانی میں تھی کے وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔۔۔تو اس کی خوش گمانی کو توڑ کر یہ بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔کے پڑھائی کے معاملے میں نہایت سخت مزاج ہے

وہ۔۔۔۔۔

لڑکیوں کے حسن میں اسے کوئی ی انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔۔اس کے پاس صرف وہ ہی پڑھ سکتا ہے جو واقعی پڑھنے کی چاہت رکھتا ہو۔۔۔۔۔

پہلے ہی وہ اسے ٹیوشن دینے کے لیے تیار نہ تھا۔۔وہ تو فائزہ بیگم نے بہت اصرار کیا۔۔۔اِس لیے مجبور ہوا۔۔۔۔۔

وہ صرف ایک گھنٹہ گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔تاکے اس کی ٹھیک طرح کلاس لگا کر۔۔۔پہلے ہی دن ٹیوشن سے نکال سکے۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے۔۔۔اس نے صفحے پلٹ پلٹ کر۔۔کتاب ایک گھنٹہ ہونے سے پہلے ہی۔۔۔بلال کے سامنے بند کر کے رکھ دی۔۔۔۔

جس پر وہ خاصہ جز بز ہوا۔۔۔۔

جب تمھیں پڑھنا ہی نہیں ہے۔۔۔تو کیوں وقت ضائع کر رہی ہو" میرا؟؟۔۔۔"اس نے برہمی سے اس نازک جان کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

جی؟؟" وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔۔مقابل کیوں غصہ ہو رہا ہے اس"
پر۔۔۔۔

میں نے کہا جب پڑھنا ہی نہیں ہے۔۔۔تو پھر ٹیوشن کیا مجھے دیکھنے آئی ی"
ہو؟؟۔۔۔"اس نے خاصہ سخت لہجے میں طنزیہ کہا۔۔۔تو وہ سہم
گ ئی۔۔۔۔

مانا وہ اسے چھپ چھپ کر دیکھا کرتی تھی۔۔۔کیونکے اچھا لگتا تھا وہ نگاہوں
کو۔۔۔مگر پڑھنے کے معاملے میں وہ بہت سنجیدہ تھی۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔میں پڑھنے"

ہ۔۔۔۔ہی۔۔۔۔ہی آئی ی ہوں۔۔۔"وہ فورا اپنے دفاع میں۔۔۔ بمشکل اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔ہکلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پڑھنے آئی ی ہو؟؟۔۔کیسے؟؟۔۔یوں کتاب بند کر کے؟۔۔۔"اس نے" برہمی سے استفسار کیا۔۔۔

سارے اسٹوڈنٹس کی نگاہوں کا مرکز وہ ہی بنی ہوئی ی تھی۔۔۔جس کے سبب وہ مزید کنفیوز ونروس ہوئی ی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے بلال اس پر غصہ کر ہی کیوں رہا ہے۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ نے جو۔۔۔۔۔۔جو یاد کرنے۔۔۔کرنے کے لیے دیا تھا"
۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ میں نے کر لیا۔۔۔ت۔۔۔تو۔۔۔۔۔تو بک بند
کر۔۔۔۔۔کر دی۔۔۔"وہ نہایت آہستگی سے۔۔نظریں
جھکا کر۔۔۔۔۔زبان کی لکنت کے ساتھ جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔۔

تو کتنے چیپٹر یاد کیے آپ نے؟"اس نے خاصہ طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔۔"

کمپلیٹ۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب دیا۔۔۔۔ "

وہ ہی پوچھ رہا ہوں۔۔۔کتنے چیپٹر کمپلیٹ کیے؟؟"بمشکل اپنے غصے کو"
کنٹرول کر۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

کمپلیٹ بک۔۔۔"اس نے ڈر کے سبب۔۔۔ تیزی سے جواب دیا۔۔۔وہ" مزید اسے غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا؟؟؟"اس کا جواب سن۔۔۔بلال ہکا بکا ہوا۔۔۔۔"

پوری بک؟؟؟"وہ حیران کن نگاہوں سے انعم کو دیکھتے ہوئے۔۔دوبارا" تصدیق کرنے لگا۔۔۔کے جو اس نے سنا ہے وہ ٹھیک ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔

جی۔۔۔"اس نے فورا اثبات میں سر ہلا کر تصدیق کی۔۔۔"

جس پر نہ صرف بلال بلکے باقی سارے اسٹوڈنٹس بھی اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔ جیسے وہ دنیا کا کوئی آٹھواں عجوبہ ہو۔۔۔۔

چلو ٹیسٹ دو پھر۔۔۔"اسے ذرا بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔اس لیے اس" نے کیمسٹری کی بک کھول کر سوال پوچھنا شروع کیے۔۔۔۔

وہ حسین لڑکی ہر سوال کا حرف بہ حرف وہی جواب دے رہی تھی جو بک میں لکھا تھا۔۔۔ جس کے بعد بلال لاجواب ہو کر رہ گیا۔۔۔

ناممکن۔۔۔۔۔یہ کیسے؟؟۔۔مطلب۔۔۔تم نے یہ پوری بک صرف" ایک گھنٹے میں یاد کر لی؟؟؟"یقین کرنا محال کے مترادف تھا۔۔۔کے ایک لڑکی اتنی موٹی کیمسٹری کی بک صرف ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں حفظ کر چکی تھی۔۔۔۔ مگر اس نے کیا تھا۔۔۔وہ بھی سب کے سامنے بیٹھ کر۔۔۔۔

بلال تو پہلی ہی بار میں گرویدا سہ ہو گیا تھا اس کی ذہانت کا۔۔۔۔

ہمم۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

اس کے لیے یہ کمال کوئی ی نہیں بات نہ تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی پڑھا کرتی تھی۔۔۔تب ہی تو پورے اسکول میں ٹاپ کیا کرتی ۔۔۔اس کی ذہانت کا طوطا بولتا تھا۔۔۔۔

رخسار کے بہت خواب وابستہ تھے اس کے مستقبل سے۔۔۔۔۔وہ یاد آنے پر انعم اکثر رویا کرتی۔۔۔۔

بلال شرمندہ سہ ہو کر۔۔۔۔۔سب کے سامنے ہی معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔"سوری۔۔۔میں نے خواہ مخواہ ہی تم پر غصہ کیا۔۔۔"

ہمم"اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

کیا معاف نہیں کیا تم نے مجھے؟؟"اس نے جواب میں معافی نہیں دی تھی" ۔۔۔اس لیے وہ الجھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔مطلب۔۔۔کر دیا۔۔۔"اس نے ہچکچاہٹ کے ساتھ" نظریں جھکائے جواب دیا۔۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتی تھی مقابل کو۔۔۔کہ اس کی نگاہوں کا مرکز بننا بھی اسے نروس کر رہا تھا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔شکریہ"اسے دکھ ہوا...کے کتنا غلط مطلب اخذ کیا تھا اس"
نے۔۔۔۔

ماناوہ بلا کی خوبصورت تھی مگر مغرور ذرا بھی نہ تھی۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ کالج سے گھر لوٹی۔۔۔۔تو ڈائی ریکٹ کچن کا رخ کیا۔۔۔۔

پانی کی بوتل فریج سے نکال کر۔۔۔اپنے کمرے کی جانب آئی ی۔۔۔

ٹی۔وی اون کر کے۔۔۔ریموٹ الٹے ہاتھ میں لے کر صوفے پر گرنے
والے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔۔۔

پانی کی بوتل کھول کر منہ سے لگائی ی ہی تھی کے ٹی وی پر چلنے والی نیوز نے اس کے کان کھڑے کیے۔۔۔۔

ہمارا چینل آپکو تازہ ترین خبر دے رہا ہے۔۔کے نعمان ولید مشہور'' سیاستدان ولید صاحب کے بیٹے اپنی تعلیم مکمل کر کے آج ہی پاکستان لوٹے ہیں۔۔۔ہمارے نمائندے ائی یر پورٹ پر موجود ہیں۔۔۔تو چلتے ہیں فیصل صاحب کی جانب۔۔۔۔ہاں تو فیصل صاحب۔۔۔کیا یہ خبر سچ ہے کے نعمان ولید آج کراچی آگ ئی ے ہیں؟؟۔۔۔اور جوان کی علشبہ میراج کے ساتھ منگنی کی افواہیں گردش کر رہی ہیں ان کے متعلق کچھ کہا انھوں نے؟؟۔۔کیا ائی یر پورٹ پر ان کا ویلکم کرنے کے لیے علشبہ میراج موجود تھیں؟؟'' رپورٹر اپنے مخصوص انداز میں نعمان کے متعلق نیوز دے رہی تھی۔۔۔۔

نعمان کا نام سنتے ہی وہ شدید خوفزدہ ہوئی ی۔۔۔۔
اس کے ہاتھ سے ہڑ بڑاہٹ میں پانی کی بوتل خود پر ہی گر گ ئی۔۔۔

کپڑوں کے ساتھ ساتھ ریموٹ بھی گیلا ہوا۔۔۔۔

آہہہہہ۔"اس نے اچانک زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔۔"

تین سال گزر چکے تھے اِس حادثے کو۔۔۔زندگی کافی نارمل ہو گ ئی تھی اسکی۔۔۔۔

مگر اچانک نعمان کی واپسی کی خبر سنتے ہی۔۔۔وہ ساری درد بھری یادیں۔۔۔واپس آنکھوں کے آگے گھومنے لگیں۔۔۔۔

وہ وحشی درندہ اس کی زندگی تباہ کر کے۔۔۔۔کیسے سکون سے باہر ملک سے پڑھ کر واپس آیا تھا۔۔۔۔

اس کی بہن کا قتل ہوا۔۔۔
اسکی عزت لوٹی۔۔۔۔
اسے دنیا کے سامنے مردہ قرار دے دیا گیا۔۔۔
اس کی اولاد نا جانے کہاں پل رہی ہے۔۔۔۔وہ بیچاری یہ تک نہیں جانتی۔۔۔
وہ زندہ بھی ہے یا مر گ ئی۔۔اس کی بھی کوئی ی خبر نہیں۔۔۔

اس کے برعکس۔۔۔۔مقابل کتنی عیاش زندگی بسر کر رہا تھا۔۔۔۔اس کی منگنی مشہور و معروف بزنس مین علشبہ کے ساتھ جلد طے پانے والی تھی۔۔۔۔اسے تو ذرہ برابر بھی کوئی ی غم لاحق نہ تھا۔۔۔۔

شدید کدورت ابھری تھی اس لمحے دل میں۔۔۔۔۔وہ قتل کر دینا چاہتی تھی اس ظالم کا۔۔۔۔جو اسکی زندگی کی ساری خوشیاں نوچ کر اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔۔

انعم۔۔۔کیا ہوا ہے بیٹا؟؟۔۔۔روکیوں رہی ہو؟؟۔۔۔۔"فائزہ بیگم" اس کا کیفے میں انتظار کر رہی تھیں روزانہ کی طرح۔۔۔جب وہ نہ آئی ی۔۔۔تو وہ فکر مند ہو کر خود واپس گھر چلی آئی یں۔۔۔۔گھر میں آنے کے بعد انھوں نے اس لڑکی کو فرش پر۔۔۔دیوار کے کونے سے لگے۔۔۔ خود میں سمٹ کر۔۔۔اپنا چاند سہ چہرہ گھٹنوں میں چھپائے۔۔۔روتا ہوا

پایا۔۔۔اسے یوں اچانک روتا دیکھ۔۔۔وہ کافی پریشان ہو گئی یں تھیں۔۔۔

پھو پھو۔۔۔و۔۔۔وہ واپس آ گیا ہے۔۔۔"ان کی آواز سنتے ہی۔۔۔وہ" تیزی سے اٹھ کر ان کے گلے لگ کر روتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔اسکا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔۔

کون آ گیا ہے؟؟۔۔۔"وہ الجھیں۔۔۔۔"

وہ ظالم۔۔۔۔وہ۔۔۔۔"حال تو یہ تھا کے اس کا نام بھی وحشت میں مبتلا" کرتا تھا اسے۔۔۔۔

نعمان۔۔۔ مگر اس کے پاکستان واپس آنے سے تم کیوں ڈر رہی ہو"
"بیٹا؟؟۔۔

کیونکے اسے پتا چ۔۔۔ چل جائے۔۔۔ جائے گا کے میں زندہ"
ہوں۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ واپس کہیں مجھے لینے۔۔۔۔" یہ کہتے ہی وہ مزید زور
زور سے رونے لگی۔۔۔ خوف کا عالم یہ تھا کے وہ اپنا جملہ تک مکمل نہیں کر پا
رہی تھی۔۔۔۔

وہ تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔۔ اس کی نظر میں تم مر چکی ہو۔۔۔۔ وہ اپنی"
زندگی میں مگن ہو گیا ہے اب۔۔۔۔ اسے اب تم سے کوئی ی لینا دینا
نہیں۔۔۔ وہ کیوں ایک مری ہوئی لڑکی کو ڈھونڈتا ہوا یہاں آئے
گا؟؟۔۔۔۔۔ تم فکر مت کرؤ۔۔۔ اور ڈرنا بند کرؤ اس سے۔۔۔۔ تمھارا یہ
ڈر ہی تمھیں مزید کمزور کرتا ہے انعم۔۔۔۔ بہادر بنو۔۔۔ اتنی بہادر کے اگر

قسمت کبھی تمہیں اس کے سامنے لے بھی آئے۔۔۔تو خوف اس کی آنکھوں میں ابھرے تمہیں دیکھنے کے بعد۔۔۔تمہاری آنکھوں میں نہیں۔۔۔۔کیونکے گناہ اس نے کیا ہے۔۔۔۔تم نے نہیں۔۔۔۔بہادر بنو میری بچی۔۔۔۔ایسے تو تم کبھی بھی اپنی ن ئی زندگی شروع نہیں کر سکو گی۔۔۔۔اس کے ڈر کو خود پر حاوی نہ ہونے دو۔۔۔۔۔وہ تمھارا اب کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔ایک عورت کے پاس سب سے قیمتی چیز اس کی عزت ہوتی ہے۔۔۔وہ تو وہ ظالم درندہ پہلے ہی چھین چکا ہے۔۔۔پھر کس بات کا ڈر؟؟۔۔۔۔کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ تمھارا۔۔۔۔اس لیے ریلیکس۔۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"ان کی باتوں نے اسے بہت حوصلہ دیا۔۔۔

مگر اس کے باوجود وہ چاہ کر بھی نعمان کے خوف کو اپنے دل و دماغ سے نکال نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

وہ آج کافی وقت بعد واپس فائزہ بیگم کے کمرے میں سوئی ی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

بہت تیز بارش شروع ہو گ ئی تھی۔۔۔

بلال نے اپنے سارے اسٹوڈنٹس کو چھٹی دے دی۔۔۔

اُس سادہ مزاج لڑکا کا انجینئرنگ کا لاسٹ ایئر چل رہا تھا۔۔۔۔وہ پڑھائی ی کے ساتھ ساتھ چھوٹی موٹی جابز بھی کیا کرتا۔۔۔۔

اس کے والد کی اپنی ذاتی حجام کی دوکان تھی۔۔۔۔ مگر وہ ذرا بھی نہیں شرماتا تھا یہ بات کسی کو بتانے میں۔۔۔۔

اسے گھر گھر جا کر الگ الگ بچوں کو ٹیوشن دینے میں کافی دقت پیش آتی تھی۔۔۔۔اس لئے اس نے فائزہ بیگم سے بات کر کے کیفے کا دوپہر کا ٹائم مخصوص کر لیا تھا اپنے پڑھانے کے لیے۔۔۔۔

دوپہر کے وقت ویسے بھی کم گراہک آیا کرتے۔۔۔۔اس لیے فائزہ بیگم نے بھی اجازت دے دی تھی۔۔۔۔

اسٹوڈنٹس جاتے وقت کچھ نہ کچھ ان کے کیفے سے خرید کر جاتے۔۔۔۔ جس سے ان کو بھی تھوڑا بہت نفع حاصل ہو جاتا۔۔۔۔

جیسے فائزہ بیگم اس سے پیسے نہیں لیتی تھیں۔۔۔ویسے
ہی وہ بھی انعم کو پڑھانے کی فیس نہیں لیا کرتا تھا۔۔۔۔۔

ان تین سالوں میں انعم کو بلال بہت اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ کوئی ی امیر شہزادہ نہیں تھا۔۔۔ایک بالکل عام سہ لڑکا تھا۔۔۔ مگر اس
گرے آنکھوں والی لڑکی کے لیے بہت خاص۔۔۔

وہ چیز عام ہو ہی نہیں سکتی جو دل کو پسند آجائے۔۔۔۔۔

وہ ایک عجیب سی کشش و خوشی محسوس کرتی۔۔۔جب وہ ارد گرد ہوتا اس
کے۔۔۔

جب تک وہ آنکھوں کے سامنے ہوتا۔۔۔دل جیسے ہر غم سے بے نیاز رہتا۔۔۔۔

چھتری لے لیں۔۔۔آپ بھیگ جائیں گے ورنہ۔ ''اسٹوڈنٹس کو چھٹی'' دینے کے بعد وہ خود بھی باہر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔۔اسے باہر جاتا دیکھ۔۔۔۔وہ لڑکی تیزی سے چھتری لے کر اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔۔ چھتری کھول کر اسے دینے لگی۔۔۔تو جواب میں وہ بجائے چھتری لینے کے دونوں باہیں کھول کر۔۔۔کھلے آسمان و برستی بارش میں کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

اتنی مزے دار بارش میں چھتری کا کیا کام۔۔۔'' وہ اپنی آنکھیں '' موندے۔۔۔۔آسمان کی جانب اپنا خوبصورت چہرہ بلند کر۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس کے چہرے سے گرتی بارش کی بوندیں۔۔۔مقابل کے دل کو عجیب سے کھچاؤ میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ سادہ پیلے رنگ کی ہوڈی اور سفید پیٹ میں ملبوس تھا۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں وہ بارش سے تر بہ تر ہو گیا تھا۔۔۔۔

دل میں شدت سے خواہش اٹھی اسے چھونے کی۔۔۔پھر اگلے ہی لمحے وہ اپنے سر پر ہلکی سی دھپ مار کر مسکرا دی۔۔۔

شاید اسے پیار ہونے لگا تھا اس سادہ مزاج لڑکے سے۔۔۔۔

چھتری کے نیچے کیا مزا آرہا ہو گا؟۔۔بارش کا اصل مزا تو بھیگنے میں ہے۔۔۔" پاس کھڑی اس حسین لڑکی کی ستائی شی نگاہیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

وہ بارش سے بہت ڈر جایا کرتی تھی۔۔۔مگر آج اس دلبر کو چھتری دینے کے چکر میں وہ اپنا ڈر بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار بارش بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔وہ حیران تھی خود پر۔۔۔کہ وہ بارش سے کیوں کر ڈر جایا کرتی تھی؟؟۔۔۔بارش تو بہت پیاری ہوتی ہے۔۔۔۔

اس نے پہلے اپنا سیدھا ہاتھ چھتری سے باہر نکالا۔۔۔پانی کی ٹھنڈی بوندیں ۔۔۔فوراہی اس کے ہاتھ کو گیلا کر گئیں۔۔۔

پھر اس نے خود کو مزید نہ روکا۔۔۔اور چھتری کو خود پر سے ہٹا دیا۔۔۔۔

فائزہ بیگم اندر کاونٹر پر کھڑی تھیں۔۔۔۔۔کیفے کے دروازے شیشے کے تھے۔۔۔جس سے باہر کا صاف نظر آتا۔۔۔۔۔۔اسے بارش میں بھیگتا دیکھ۔۔۔انکے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

اس نے بلال کی دیکھا دیکھی اپنی آنکھیں موند لیں۔۔اور اپنا حسین چاند سہ روشن چہرہ اوپر کی سمت بلند کیا۔۔۔۔

بلال کی نقل میں بھی ایک انجانی خوشی محسوس کر رہی تھی وہ۔۔۔۔

اپنی خوشی میں مگن۔۔وہ کہاں جانتی تھی کے تھوڑی ہی دور ایک پجارو کھڑی ہے۔۔۔جس میں بیٹھے شخص کی نگاہوں کا مرکز وہ ہی بنی ہوئی ی ہے۔۔۔۔

جب اس لڑکے نے انعم کو اپنی نقل کرتے دیکھا۔۔۔۔تو مسکرا دیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

انعم۔۔۔آپ کو پرنسپل کے آفس میں بلایا گیا ہے۔۔۔"وہ بریک ٹائم" میں کلاس میں بیٹھی پڑھ رہی تھی کے انچارج ٹیچر نے آکر اسے نرمی سے اطلاع دی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔میم۔۔۔"وہ تھوڑا پریشان ہوئی ی۔۔"

اچانک اسے پرنسپل کے آفس میں کیوں بلایا گیا ہے۔۔۔۔

فلحال جانا تو تھا۔۔۔اس لیے اپنا ہاتھ میں پکڑا پین بک میں رکھ کر بند کیا۔۔۔اور اٹھ کر پرنسپل کے آفس کی جانب بڑھی۔۔۔

پرنسپل کے آفس کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔۔۔۔

"اندر سے آہستہ سی آواز آئی ی۔۔۔۔"آجاؤ۔۔

وہ اندر داخل ہوئی ی۔۔۔تو پیچھے سے سفید رنگ کا بڑا سہ دروازہ بند ہو گیا۔۔۔جس پر اس نے چونک کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔

دروازہ کس نے بند کیا؟؟؟"وہ گھبرا گ ئی تھی۔۔۔"

سامنے پرنسپل کی ٹیبل تھی۔۔۔۔مگر چی ئی رکارخ دوسری سمت تھا۔۔۔جس کے سبب وہ پرنسپل کا چہرہ دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنے ڈر کو بمشکل قابو کرتے ہوئے۔۔۔وہ آگے بڑھی۔۔۔"سر آپ نے مجھے بلایا تھا۔۔۔"

جیسے ہی چی ئی رگھومی۔۔۔اس کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔

جس چیز کی وہ کبھی توقع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ تھا نعمان کا پرنسپل کی جگہ پر ہونا۔۔۔۔

وہ سفید رنگ کی ٹی۔شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس تھا۔۔۔۔

اسکی پُراسرار کالی آنکھیں اس حسین لڑکی کے وجود پر گڑئی ی تھیں۔۔۔

اس دشمنِ جان کو دیکھتے ہی اس کا سانس بند ہوا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شدید وحشت ہوئی ی اس نازک جان کو۔۔۔۔۔

وہ اذیت بھرے دن۔۔۔اس کی آنکھوں کے آگے پھر ایک بار فلم کی طرح چلنے لگے۔۔۔۔

وہ منہ کھول کر۔۔۔سانس لینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی گرے رنگ آنکھیں حیرت وخوف سے پھیلیں۔۔۔۔ان میں سرخ ڈوریں نمایا تھیں۔۔۔

اسے پینک اٹیک ہوا تھا۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔"اس لڑکی کو سانس نہ لیتا دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے چی ئی ر" سے اٹھ کر اس کے پاس آیا۔۔۔۔

انعم۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔سانس لو۔۔۔۔میری طرف دیکھو" جان۔۔۔۔۔سانس لو۔۔۔۔سانس لو۔۔۔۔بس مجھے دیکھو۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھوں کا اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنایا۔۔۔

وہ مجبور کر رہا تھا اسے۔۔۔ صرف اپنی پُر اسرار کالی آنکھوں میں دیکھنے پر۔۔۔

سانس لو۔۔۔۔ہاں۔۔۔اسی طرح۔۔۔۔اب چھوڑو۔۔۔۔" وہ اسے" باقاعدہ گہرا سانس لے کر۔۔۔۔پھر آہستہ سے منہ سے خارج کر کے دیکھا رہا تھا۔۔۔۔تا کے وہ ویسا ہی کرئے۔۔۔۔

مجھے دیکھتی رہو۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔جان سب ٹھیک" ہے۔۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔۔۔۔۔سانس لو۔۔ہاں۔۔۔کرتی رہو۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ڈرنے کی کوئی ی ضرورت

نہیں۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس لمحے وہ جس حالت میں تھی۔۔۔۔
اگر اسے محبت سے واپس زندگی کی جانب نہ لایا جائے۔۔۔۔تو وہ مر بھی سکتی
تھی۔۔۔۔

مقابل مسلسل اسے محبت سے چور لہجے میں اس اٹیک سے نکالنے کی کوشش
کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا گرم و نرم لمس۔۔۔اس کی نزدیکی۔۔۔۔اس کے محبت
بھرے حوصلہ دینے والے الفاظ۔۔۔

گہرا سانس لو۔۔۔۔۔اب چھوڑو۔۔۔۔جیسے میں کر رہا ہوں۔۔۔بس مجھے"
دیکھتی رہو۔۔۔"وہ اسے نرمی سے گائیڈ کر رہا تھا۔۔۔۔

کوئی ٹینشن نہیں۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ریلیکس رہو۔۔۔۔ابھی" تو تمھیں اپنی امی کو ٹھیک ہوتے دیکھنا ہے۔۔۔۔ تمھارا اور رخسار کا یہی خواب تھا ناں۔۔۔۔یقیناوہ پورا ہو گا۔۔۔ تم اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو ٹھیک ہوتے دیکھو گی۔۔۔۔یقین کرؤ وہ دن آئے گا۔۔۔۔ لیکن اس کے لیے تمھیں حوصلہ رکھنا ہو گا۔۔۔۔سانس لو۔۔۔ہاں۔۔۔سب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" وہ بہت نرمی سے اس کے چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔۔۔پُرامید لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے بھی خاموش نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

عجیب دشمنِ جاں تھا وہ۔۔۔۔اس لمحے وہ آرام سے اس کی سانسیں چھین سکتا تھا اسے مزید خود سے خوفزدہ کر کے۔۔۔۔ مگر اس نے ایسا نہ

کیا۔۔۔کیوں نہ کیا؟؟۔۔۔کیوں اسے زندگی کی جانب لوٹا رہا تھا؟؟۔۔۔کیوں اسکی امیدیں جگا رہا تھا؟؟۔۔۔۔۔

دنیا میں آپ کا سب سے خطرناک دشمن وہ ہے جو آپ کی خواہشات وڈر کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہو۔۔۔۔اور یقیناوہ بے رحم شخص جانتا تھا

۔۔۔۔۔

اس لڑکی کی حسین گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔اسے زندگی کی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

اٹیک کے سبب وہ لڑکی وہ ہی کر رہی تھی جو اس کا دشمنِ جاں کہ رہا تھا۔۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر۔۔۔جب وہ بہتر ہونے لگی۔۔۔۔تو اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کئی یں۔۔۔۔اسی لمحے مقابل نے بھی آنکھیں موند کر۔۔۔۔اس کی روشن پیشانی سے اپنی پیشانی لگائی ی۔۔۔۔

جیسے سکھ کا سانس لیا ہو۔۔۔۔

اس کے ہاتھ مقابل کھڑی لڑکی کے نرم و ملائی م رخسار پر تھے۔۔۔۔

وہ اس لڑکی کی سانسو کی مہک کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

انعم۔۔۔"اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہوئی ی۔۔۔۔جیسے ہی اس کا جسم" ڈھیلا پڑا۔۔۔۔مقابل کھڑے اس حسین نوجوان نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔۔

وہ ہوش میں آئی ی تو خود کو ہسپتال کے ایک کمرے میں پایا۔۔۔پاس ہی اس کی پھوپھو بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔۔۔

تم اٹھ گ ئی یں؟؟"اسکی آنکھ کھلتی دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے چی ئی رسے" اٹھ کر۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ کہاں ہے؟؟۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے استفسار کیا۔۔۔"

کون وہ؟؟"وہ الجھیں۔۔۔۔"

وہ درندہ۔۔۔"وہ تیزی سے اٹھتے ہوئے۔۔۔خوفزدہ لہجے میں بولی۔۔۔۔"

نعمان؟؟۔۔۔وہ یہاں کیسے آسکتا ہے؟؟۔۔۔"وہ نرمی سے سمجھانے" والے انداز میں۔۔۔

پھو پھو۔۔۔وہ آیا تھا۔۔۔وہ آیا تھا۔۔۔"اس کی آنکھوں کے آگے ابھی" بھی وہ منظر گھوم رہا تھا۔۔۔جب پرنسپل کی چیئر کے اس کی جانب رخ ہوتے ہی۔۔۔اس درندے کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔تمھیں وہم ہوا ہو گا۔۔۔وہ کیسے آسکتا ہے؟؟۔۔۔"وہ اس" کے چہرے کے رنگ اڑتے دیکھ۔۔۔نرمی سے سمجھانے لگیں۔۔۔فائزہ بیگم نہیں چاہتی تھیں کے اسے دوبارا پینک اٹیک آئے۔۔۔۔

وہ آیا تھا۔۔۔وہ پرنسپل کی چی ئی رپر تھا۔۔۔میں نے خود۔۔۔خود دیکھا" اپنی آنکھوں سے۔۔۔" وہ روتے ہوئے اپنی بات کی یقین دہانی کرانے لگی۔۔۔۔

انعم بیٹا۔۔۔تم کلاس میں پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہوگ ئی یں" تھیں۔۔۔نعمان کو کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر کر لیا ہے تم نے۔۔۔جب سے اس کے واپس آنے کی خبر دیکھی ہے۔۔۔۔تم خود بھی جانتی ہو اسے اب کوئی ی مطلب نہیں ہے تم سے۔۔۔۔پھر تم مر چکی ہو دنیا اور اس کی نظر میں۔۔۔اور بالفرض اگر آ بھی جاتا تو کیا تمھارے کالج میں ڈائی ریکٹ پرنسپل کے آفس میں آسکتا تھا؟؟۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں؟؟۔۔۔۔یقیناتم نے کوئی ی خواب دیکھا ہو گا۔۔۔۔ویسے بھی تمھاری ٹیچر نے یہی بتایا مجھے " کے بریک ٹائی م میں تم کلاس میں بیٹھ کر اکیلے پڑھ رہی تھیں۔۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔وہ ہکا بکا ہوئی۔۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔آخر چل کیا رہا تھا اس کے ساتھ؟؟۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے پرنسپل نے بلایا تھا۔۔۔میں ان کے بلانے پر آفس گئی" تھی۔۔۔وہاں وہ آیا ہوا تھا۔۔۔وہ کوئی ی خواب نہیں تھا۔۔۔۔اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔۔۔آپ یقین کریں میرا۔۔۔۔۔"وہ چیختے ہوئے۔۔انھیں اپنی بات کا یقین دلانے لگی۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔۔سب ٹھیک" ہے۔۔۔تم آرام کرؤ۔۔۔تمھیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔"وہ چاہ کر بھی یقین نہیں کر سکتی تھیں کے انعم نعمان سے آفس روم میں ملی ہے۔۔۔۔

یہ کیسے ممکن تھا؟؟۔۔۔

پھر اس کی ٹیچر نے خود اسے کلاس روم میں بے ہوش پایا تھا۔۔۔۔

ٹیچر ان سے جھوٹ کیوں بولیں گی؟؟۔۔۔

پھر نعمان آئے اور بغیر کوئی ی نقصان پہنچائے واپس چلا جائے۔۔۔۔یہ کہاں ممکن؟؟۔۔۔۔

ضرور اسے وہم ہوا تھا۔۔۔۔

آپ یقین کیوں نہیں کر رہی ہیں میرا؟؟۔۔۔پھوپھو وہ آیا تھا" وہ خاصہ " زور دے رہی تھی اپنی بات پر۔۔۔۔۔

اسے گمان ہوا کے فائزہ بیگم اسے پاگل تصور کرنے لگیں ہیں۔۔۔وہ اس کی باتوں پر یقین نہیں کر رہیں۔۔۔۔

ہاں۔۔ہاں۔۔۔میں یقین کرتی ہوں۔۔۔ابھی تم آرام کرؤ۔۔۔ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے" وہ اسے واپس لیٹا کر۔۔۔۔اس کے سر پر نرمی و شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوئی یں۔۔۔

"مگر پھوپھو"

بیٹا آرام کرؤ ابھی۔۔۔آنکھیں بند کرؤ شاباش۔۔۔۔ہم بعد میں بات" "کریں گے۔۔۔۔

وہ دوائی یوں کے زیر اثر دوبارا سو گ ئی تھی۔۔۔۔

تم واقعی گھر میں اکیلی رہ لو گی ناں؟"فائزہ بیگم پڑوس کی شائستہ کے"
ساتھ ہسپتال جا رہی تھیں۔۔۔۔رات کو آتے وقت دیر بھی ہو سکتی تھی اور
یہ بھی ممکن تھا کے انھیں پوری رات ڈیلیوری کے چکر میں ہسپتال میں ہی
رکنا پڑئے۔۔۔۔اس لیے وہ فکر مند ہو کر استفسار کر رہی تھیں۔۔۔

"جی جی پھوپھو۔۔۔۔میں رہ لوں گی۔۔۔آپ جائیں۔۔۔ویسے بھی مجھ
سے زیادہ آج شائستہ باجی کو آپ کی ضرورت ہے۔۔۔۔پڑوسی ہونے کے
ناطے اس نازک وقت میں ہم ان کی مدد نہیں کریں گے تو کون کرئے
گا۔۔۔۔"اسے عادت تھی گھر میں اکیلے رہنے کی۔۔۔۔اس لیے وہ
مطمئن لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

چلو ٹھیک۔۔۔۔۔میں کال کرؤں گی۔۔۔تب ہی دروازہ کھولنے آنا" وہ"
اچھی طرح نصحیت کر کے۔۔۔اسے گھر میں اکیلے چھوڑ گ ئی یں
تھیں۔۔۔

وہ اکیلے کمرے میں بیٹھی ٹی۔وی پر فلم دیکھ رہی تھی کے لائی ٹ اف
ہوئی ی۔۔۔اور مکمل اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

ارے یو۔پی۔ایس کیوں نہیں چلا آج؟۔۔۔" وہ پریشان ہو کر اندھیرے"
میں صوفے سے اٹھی۔۔۔

میرا سیل کہاں ہے؟؟۔۔" وہ اندھیرے میں اپنے بیڈ کے پاس"
آکر۔۔۔اندھا دھن ہاتھ چلاتے ہوئے سیل ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔

ارے یہ رہا۔۔۔"اندھیرا اسے خوفزدہ کر دیتا تھا۔۔اس لیے وہ خاصہ "
ہڑبڑائی ی حالت میں اپنا سیل ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔جیسے ہی سیل
ملا۔۔۔جلدی سے سیل کی فلیش لائٹ اون کی۔۔۔

بس لائٹ کو اون کر کے سامنے کی جانب دیکھنا تھا۔۔۔۔کے اس کی جان
ہوا ہوئی ی۔۔۔۔

وہ ظالم بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

اس کی پُراسرار کالی آنکھیں اندھیرے میں اسی کے وجود کو گھور رہی
تھیں۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی خوف کے سبب سیل ہاتھ سے نیچے گر گیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے مکمل اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

اندھیرا اِس قدر تھا کے ہاتھ کو ہاتھ دیکھائی ی نہ دیتا۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر دبک کر بیٹھ کر۔۔۔۔ گھٹنوں پر اپنا منہ چھپا کر رونے لگی۔۔۔۔

خوف کے سبب اس کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک مکمل خاموشی طاری رہی۔۔۔۔

نہ کسی کے بولنے کی آواز۔۔۔نہ باہر جانے کے قدموں کی۔۔۔

یقیناوہ ابھی بھی سامنے ہی کھڑا تھا۔۔۔یہ سوچ۔۔۔اس لڑکی کو خوف و وحشت سے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر پردے کی کھسکنے کی آواز آئی ی۔۔۔۔

چاند کی مدھم مدھم روشنی کمرے میں اجالے بکھیرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ ڈر کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔کے اچانک کسی نے پیچھے سے اس پر چادر اوڑھائی ی۔۔۔۔

اس نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔تو اس دشمن جاں کو اپنے پاس ہی بیٹھا پایا۔۔۔۔

چاند کی مدھم روشنی میں اس کا چہرہ اب صاف نظر آرہا تھا۔۔۔جو نہایت سفید و خوبصورت تھا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔ڈر کیوں جاتی ہو تم مجھ سے؟؟۔۔۔کھا تھوڑی جاؤں گا" تمھیں۔۔۔۔" وہ نہایت نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

ت۔۔۔ت۔۔۔تم۔۔۔ت۔۔تم"
چ۔۔چا۔۔۔چاہتے۔۔۔ک۔۔کا۔۔۔کیا ہو۔۔۔؟؟۔۔۔" بمشکل اپنے لرزتے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔مقابل سے استفسار کیا۔۔۔

وقت آنے پر بتادوں گا۔۔۔فلحال ابھی تو سمجھانے آیا تھا کے میرے" بارے میں کسی کو نہ بتایا کرؤ۔۔۔ورنہ جلد لوگ تمھیں پاگل سمجھنے لگیں

گے۔۔۔۔"اس کا لہجہ یک دم بدلا۔۔۔اس نے خاصہ وارننگ دینے والے انداز میں نصیحت کی۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔میں نے کیا۔۔۔کیا۔۔۔کیا بگاڑا ہے۔ہے"
تمھارا؟؟۔۔۔ک۔۔۔کی۔۔۔کیوں پیچھے۔۔پ۔۔۔پڑے ہو
۔۔۔م۔۔۔میرے؟؟۔۔۔۔"وہ بلک بلک کر روتے ہوئے۔۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔۔

تم نے کیا بگاڑا ہے؟؟۔۔۔یہ بتادو۔۔۔چھوڑا کیا ہے تم نے میرے" لیے۔۔۔"وہ جیسے جز بز ہوا۔۔۔۔

اس کی پراسرار کالی آنکھیں بالکل سرخ پڑنے لگیں۔۔۔۔

ت۔۔۔و۔۔۔تو تم۔۔۔م۔۔۔مجھے مارنے آئے ہو؟؟"اس لڑکی کی" گرے آنکھوں میں شدید خوف ابھرا۔۔۔۔

جواب دینے کے بجائے وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے تکنے لگا۔۔۔۔

بہت کچھ تھا اس کی پُراسرار کالی آنکھوں میں۔۔۔۔مگر کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔

نہ ہی اس کا خوف اسے اجازت دے رہا تھا۔۔۔ان پُراسرار آنکھوں کو پڑھنے کی۔۔۔۔

وہ بس خاموشی سے تکتا رہا۔۔۔۔

مانا وہ صرف کچھ منٹ تھے۔۔۔ مگر اس نازک جان کو وہ صدیوں سے کم گمان نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔

اک اک لمحہ اس جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔۔

اچانک وہ قریب آنے لگا۔۔۔ تو جسم سے روح فنا ہونے لگی۔۔۔

بلال سے دور رہنا۔۔۔۔" اپنے سیدھے ہاتھ سے۔۔۔ اسکی نرم ٹھوڑی کو" پکڑ کر اونچا کر۔۔۔۔ اپنی آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔۔ سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔

جسے سن۔۔۔ وہ خاصہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ بلال کو کیسے جانتا؟۔۔۔۔

اس کے بلال کے ساتھ ہونے سے اس ظالم کو کیا مس ئی لہ ؟؟۔۔۔

وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔

اسکی نگاہوں وذہن کو الجھا چھوڑ کر۔۔۔وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چل دیا۔۔۔۔

ایک گھنٹے بعد جب گھر میں فائزہ بیگم داخل ہوئی یں۔۔۔۔تو اندھیرا دیکھ۔۔۔ تیزی سے یو۔پی۔ایس چالو کیا۔۔۔پھر انعم کے کمرے میں آئی یں۔۔۔

یو۔پی۔ایس کیوں بند کر رکھا تھا تم نے؟؟؟" انھوں نے فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھ کر۔۔ تیزی سے روتے ہوئے ان کے گلے لگی۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے انھیں نعمان کے وہاں آنے کا بتایا۔۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ نعمان کیسے آسکتا ہے ہمارے گھر۔۔۔ میں گھر کا دروازہ لاک کر کے گ ئی تھی۔۔۔۔ چابی یا تو تمھارے پاس ہے یا میرے پاس۔۔۔۔ تم کچھ زیادہ ہی سر پر سوار رکھتی ہو اسے۔۔۔۔ وہ نہیں آسکتا بیٹا۔۔۔۔ اس کا خوف اپنے ذہن سے نکال دو۔۔۔۔ اس طرح تو تم پاگل ہو جاؤ گی

ورنہ۔۔۔۔"ان کا آخری جملہ۔۔۔اسے نعمان کی دی ہوئی نصیحت کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔۔

فائزہ بیگم اسکی باتوں پر اب یقین نہیں کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ کیسے انھیں یقین دلائے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ پوری رات بیڈ پر لیٹی سوچتی رہی۔۔۔۔کیوں تین سال بعد وہ ظالم اس کی زندگی تباہ کرنے واپس چلا آیا ہے؟؟۔۔۔

کیوں وہ اسے سکون سے رہنے نہیں دے رہا؟؟؟۔۔۔

آخر چاہتا کیا ہے وہ؟؟۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ ڈرئی ی ڈرئی ی رہنے لگی تھی۔۔۔۔ مگر وقت گزرنے لگا۔۔۔۔اور جیسے وہ ظالم صفت انسان اچانک آیا تھا اسکی زندگی میں۔۔۔ویسے ہی اچانک غائب ہو گیا۔۔۔۔

دو سال بعد۔۔۔۔

اس کی پھوپھو آج بہت خوش تھیں۔۔۔۔کیونکے ان کے شوہر پورے دس سال بعد واپس لوٹ رہے تھے۔۔۔۔وہ انھیں لینے انعم کے ساتھ کراچی ائیرپورٹ پہنچی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم انکل۔۔۔" جمیل صاحب کو اس نے مسکراتے ہوئے سلام "
کیا۔۔۔۔۔

انکل؟؟۔۔۔ارے بھئی میں اتنا بڑا بھی نہیں ہوں عمر میں۔۔۔۔مجھے "
تو تم اپنا دوست ہی سمجھو۔۔۔وہ کیا کہتے ہو تم جوان لوگ۔۔۔" یہ کہتے
ہوئے انھوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔اسے خود سے قریب
کرنا چاہا۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہے تھے کے۔۔۔۔

انعم ان کے اِس اچانک عمل پر بری طرح چونک کر۔۔۔۔ان کا ہاتھ جھٹک
کر تیزی سے پیچھے ہٹی۔۔۔۔

اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا یوں انکا بے تکلف انداز میں قریب آکر
چھونا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ اپنی بیگم کو دیکھ۔۔۔۔ معصومانہ چہرہ بنا کر پوچھنے لگے۔۔۔۔

"انعم بیٹا۔۔۔۔ تم اپنی امی سے مل آؤ۔۔۔تب تک ہم تمھارا ہوٹل میں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔"انھوں نے انعم سے نرمی سے کہا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے تیزی سے چلی گ ئی۔۔۔۔۔

"یہ کیا تھا؟؟۔۔۔میں اسے اپنی بیٹی کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔۔اور اس نے۔۔۔۔دیکھا ناں تم نے۔۔۔کیا کیا اس نے میرے ساتھ"اس کے جاتے ہی۔۔۔ جمیل صاحب دبی دبی آواز میں غصہ کرنے لگے۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔آپ غصہ نہ کریں۔۔۔وہ بیمار ہے۔۔۔میں نے بتایا تو تھا آپ" کو۔۔۔اسے اپنی بچی سمجھ کر معاف کر دیں۔۔۔۔میں اسے بعد میں سمجھا دوں گی۔۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں گزارش کرنے لگیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

یہ پھول؟؟۔۔۔۔" وہ اپنی والدہ سے ملنے آئی ی۔۔۔تو ان کی سائی ڈ" ٹیبل پر پھولوں کا گلدستہ رکھا پایا۔۔۔جسے دیکھ... وہ حیران ہوئی ی۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ اسکی ماں کا دنیا میں کوئی ی نہ تھا۔۔۔۔۔پھر یہ پھول کون دے کر گیا۔۔۔

نرس۔۔۔یہ پھول؟؟۔۔۔یہ کہاں سے آئے"وہ تجسس کے سبب پوچھے" بغیر رہ نہ سکی۔۔۔۔

آپ کے آنے سے پہلے ایک بہت خوبصورت سہ لڑکا آیا تھا آپ کی والدہ" سے ملنے۔۔۔۔وہ ہی دے کر گیا ہے۔۔۔"نرس کا انکشاف اسے مزید حیران کر گیا۔۔۔۔

لڑکا؟؟۔۔۔نام بتایا اس نے اپنا؟"تیزی سے استفسار کیا۔۔۔۔"

نام نہیں پتا مجھے۔۔۔۔مگر وہ اکثر آتا ہے۔۔۔۔"نرس کے کہتے ہی اس" کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

وہ خاصہ تجسس میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔

"اکثر؟؟۔۔۔۔کچھ تو بتایا ہو گا اس نے اپنے بارے میں۔۔۔"

نہیں تو۔۔۔ہاں۔۔۔ایک دو بار جب وہ آیا تھا تو اس کے ساتھ ایک گرے" آنکھوں والا بچہ بھی تھا۔۔۔۔بالکل آپ کی جیسی آنکھیں تھیں اس کی۔۔۔"نرس نے آخری جملہ اس کی خوبصورت گرے آنکھوں کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

اسکا آخری جملہ انعم کے ذہن و دل کو عجیب سی کیفیت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

بچہ؟؟"دل میں شدید درد اٹھا۔۔۔۔"

اسے اپنی اولاد شدت سے یاد آئی ی تھی۔۔۔۔

اگر آج وہ اس کے پاس ہوتا تو ضرور چار سال کا ہوتا۔۔۔

فائزہ بیگم نے بتایا تھا اسے۔۔۔کے اس کے بچے کی آنکھیں بالکل اس کے جیسی تھیں۔۔۔۔جسے ایک لڑکا اپنے ساتھ لے گیا تھا جھولے سے اٹھا کر۔۔۔

کیا اس کی ماں سے ملنے آنے والا وہ ہی لڑکا تھا؟؟۔۔۔۔۔

کیا وہ گرے آنکھوں والا بچہ۔۔۔۔اس کا اپنا بیٹا تھا؟۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے کا اس کی ماں سے کیا تعلق؟؟۔۔۔۔ان گنت سوالات ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔۔

اگر وہ دوبارا آئے تو اسکا نام ضرور پوچھیے گا۔۔۔اور ہو سکے تو میرا نمبر" اسے دے دیجیے گا۔۔۔اور کہیے گا کے مجھے کال کرئے۔۔۔"اس نے اپنا سیل نمبر نوٹ بک میں لکھ کر۔۔۔پرچی نرس کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں کہ دوں گی۔۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے پرچی لے لی۔۔۔

اسے نہیں علم۔۔۔کیوں۔۔۔مگر دل کہ رہا تھا کے وہ گرے آنکھوں والا بچہ کوئی ی اور نہیں۔۔۔اسی کا بیٹا ہے۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔مگر وہ اپنے بچے سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ایک بار۔۔۔صرف ایک بار اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اپنے دل کو یہ کہ کر بہلا رہی تھی۔۔۔۔۔کے حرام کا بچہ تھا۔۔۔۔وہ اس سے محبت نہیں کرتی۔۔۔وہ تو صرف ایک بار دیکھ لینا چاہتی ہے کے وہ خوش ہے اپنی زندگی میں۔۔۔۔پھر جو دل میں اک گلٹ ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔۔اور وہ پُر سکون زندگی بسر کر سکے گی۔۔۔۔

مگر یہ بہلاوئے تھے دل کے۔۔۔۔۔بہانے تھے ملنے کے۔۔۔۔اصل تو تڑپ تھی اپنی اولاد کو دیکھنے کی۔۔۔۔

مانے یا نہ مانے۔۔۔۔دل کے کسی کونے میں اس کی ممتا تڑپتی تھی۔۔۔۔

ماں۔ماں ہوتی ہے آخر۔۔۔

"انعم یہ بھی کھاؤ ناں۔۔۔"وہ ناشتہ کر رہی تھی کے اچانک اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اس میں بسکٹ پکڑا کر۔۔۔ جمیل صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ج۔۔جی۔۔"اس نے ہچکچاہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے۔۔اپنا ہاتھ فورا ان کے ہاتھ دور ہٹایا۔۔۔

اسے محسوس ہونے لگا تھا کے وہ دانستہ طور پر چھونے کی کوشش کرتے ہیں اسے۔۔۔۔جو اسے بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔۔

انعم میں جارہی ہوں۔۔۔کیفے کا خیال رکھنا۔۔۔"فائزہ بیگم اپنے ہسبینڈ" کے آنے کے بعد زیادہ وقت ان کے ساتھ گھومنے پھرنے میں گزار رہی تھیں۔۔۔

وہ ہر وقت بہت خوش و مطمئن نظر آتیں۔۔۔جبکے اسکے برعکس انعم بہت پریشان و خوفزدہ رہنے لگی تھی۔۔۔۔

بلال کافی دنوں سے محسوس کر رہا تھا مگر اسے موقع نہیں مل پا رہا تھا بات کرنے کا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"وہ ٹیوشن کے بچوں کو چھٹی دینے کے بعد۔۔۔کاونٹر کے پاس" آکر۔۔۔۔چیئر پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اس حسین گرے آنکھوں والی لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کرنے لگا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس نے مصنوعی مسکان سجائے جواب دیا۔۔۔"

ان چند سالوں میں بلال سے اچھی خاصی دوستی و بے تکلفی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔اب وہ اس کا ٹیچر کم اور دوست زیادہ تھا۔۔۔۔

کیا چل رہا ہے؟؟۔۔۔اتنی پریشان کیوں نظر آتی ہو ہر وقت؟؟"اس نے" نرمی سے دوستانہ انداز میں استفسار کیا۔۔۔

پہلے تو وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہی۔۔۔ جیسے سوچ رہی ہو کے بتائے یا نہ بتائے۔۔۔ مگر پھر فیصلہ کیا کے بتائے گی۔۔۔ کیونکے اسے مدد کی اِس وقت سخت ضرورت تھی۔۔۔۔

جمیل انکل مجھے بہت تنگ کرنے لگے ہیں۔۔۔۔وہ۔۔۔ ”وہ یہ کہتے ہوئے“ رونے لگی۔۔۔۔۔

باہر آؤ۔۔۔۔“اس کی آدھی بات سنتے ہی۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کے معاملہ“ کیا ہے۔۔۔

اس کے نرمی سے کہتے ہی۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی ی اس کے پاس آئی ی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔اور آرام سے بتاؤ۔۔۔۔کیا تنگ کیا انھوں نے"
تمھیں۔۔۔" بمشکل اپنے اندر اٹھتے ہوئے غصے کو قابو کر رہا تھا وہ۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ مجھے بہانے بہانے سے چھوتے ہیں۔۔۔ کبھی ہاتھ پکڑ لیتے ہیں"
۔۔۔ کبھی کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں۔۔۔میں کچن میں تھی تو پیچھے سے آکر
میری کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔۔۔ابھی شروع شروع ہے اس لیے
ڈر لگ رہا ہے۔۔۔بعد میں تمھیں بھی مزا آئے گا۔۔۔۔" وہ اتنا کہنے کے بعد
مزید رونے لگی۔۔۔۔

ایک لڑکی باخوبی سمجھتی ہے اپنی جانب اٹھنے والی نگاہ کو۔۔۔۔۔ جمیل صاحب
کی نگاہیں بہت گندی تھیں یہ بات وہ ان کے ساتھ ایک ہفتہ رہنے کے بعد
ہی جان گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ مزید ان کی موجودگی میں اس گھر میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔ مگر فائزہ بیگم کے علاوہ تو اس کا کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ وہ بیچاری کہاں جائے۔۔۔۔۔

"تم نے انٹی سے شکایت کی ان کی؟؟" اس کا خون کھول اٹھا تھا انعم کی بات سن۔۔۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا کے منہ توڑ دے اس خبیث آدمی کا

۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ اور میں کرنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔ وہ ان کے شوہر ہیں۔۔۔"

"تو کیا ہوا شوہر ہیں تو؟؟۔۔۔۔" وہ احتجاجا بولا۔۔۔ ساتھ ساتھ اپنی پینٹ کی جیب سے رومال نکال کر۔۔۔ اسکے آگے بڑھایا۔۔۔۔

وہ اپنے شوہر کے آگے مجھ پر کیوں اعتبار کرنے لگیں؟؟۔۔۔انھیں" ویسے بھی میں بیمار لگتی ہوں۔۔۔۔وہ میری باتوں کا یقین نہیں کرتیں۔۔۔۔" وہ اپنے آنسو اس کے رومال سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔دبے دبے غصے میں بولی۔۔۔۔۔

"تو کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔چپ چاپ اس گھٹیا بڈھے کی بد تمیزیاں سہنے کا ارادہ ہے؟؟۔۔۔یاد رکھو۔۔۔تم ڈرتی ہو تو سامنے والا شیر بنتا ہے۔۔۔۔تم نہ ڈرو۔۔۔تو کسی کی مجال نہیں تمھیں ہاتھ بھی لگانے کی۔۔۔بہادر بنو انعم۔۔۔ڈرنے والی لڑکیوں کی دنیا نہیں ہے یہ اب۔۔۔۔۔یہاں بہادری کی جیت ہے۔۔۔۔تمھارے پاس صرف دو آپشن ہیں۔۔۔۔۔یا تو ڈر ڈر کر خود مر جاؤ۔۔۔۔یا بہادر بن کر سامنے والے کو ڈرا کر مار دو۔۔۔۔" وہ اسے ہمت دے رہا تھا۔۔۔۔

اِدھر۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔۔"اس نے نرمی سے۔۔۔اس"
کے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔۔اپنی جانب دیکھنے کو کہا۔۔۔

اس کے ہاتھ کا نرم و گرم لمس۔۔۔۔اس لڑکی کے جسم میں برقی روح کی طرح بجلی دوڑا رہا تھا۔۔۔۔اوپر سے اس کی بھوری آنکھوں میں جھلکتی فکر و محبت۔۔۔۔

وہ تو پہلے ہی عاشقہ تھی اس کی۔۔۔۔

اور یہ عاشقوں کا اصول ہے کے جو بات صنم کہ دے وہ پتھر پر لکیر ہے۔۔۔۔

ہمت کرئو۔۔۔۔خود کے لیے اسٹینڈ لینا سیکھو۔۔۔۔کوئی ی ضرورت"
نہیں ڈرنے کی۔۔۔۔ڈرتے بزدل لوگ ہیں۔۔۔اور میری انعم بزدل

نہیں۔۔۔۔اب اگر وہ ہاتھ لگانے کی کوشش کرے تو پلٹ کر اس کا ہاتھ توڑنا۔۔۔بجائے رونے اور پریشان ہونے کے۔۔۔ سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔۔"

اس کا خود کی جانب منسوب کرنا۔۔۔زخمی دل پر مرہم کا کام کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ ٹک ٹکی باندھے اسے محبت سے چور نگاہوں سے تکنے لگی۔۔۔۔کیا کچھ نہ تھا ان نگاہوں میں۔۔۔۔ بھروسہ۔۔اعتبار۔۔۔الفت۔۔۔۔تشکر۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔"

شاباش۔۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔اس کے بالوں کو" بڑے پیار سے سہلایا۔۔۔۔

اس کا بالوں کو چھونا دل کے سارے تار ہلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ شرمگی سے مسکرانے لگی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

انعم۔۔۔۔۔دو روٹی پکا کر۔۔۔اپنے پھوپھا کو کھانا دے آنا۔۔۔۔میں ذرا'' کپڑے سکھانے چھت پر جا رہی ہوں۔۔۔''فائزہ بیگم کی بات سنتے ہی وہ گھبرائی ی۔۔۔

مگر منہ سے کچھ نہ کہا۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی۔۔۔۔وہ روٹی پکانے لگی۔۔۔

ابھی روٹی توے پر ڈالی ہی تھی کے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی ی۔۔۔

وہ گھبرا کر تیزی سے پلٹی۔۔۔۔

ارے تم تو ڈر گ ئی یں۔۔۔۔میں تو بس دیکھنے آیا تھا کے روٹی پکی یا نہیں۔۔۔" کہیں ناں کہیں اسے علم تھا کے جمیل صاحب اس کی پھوپھو کی غیر موجودگی کا فائدہ ضرور اٹھائیں گے۔۔۔۔۔

وہ اس کے حسین چہرے پر ڈر کے اثار دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔

ان کی خباثت بھری نگاہیں اس کے وجود پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔۔

پک رہی ہے ابھی۔۔۔آپ جا کر باہر بیٹھیں۔۔۔۔میں لاتی ہوں۔۔۔" اگر بلال نے ہمت نہ دی ہوتی تو یقیناً اس لمحے وہ شدید خوفزدہ ہو جاتی۔۔۔۔ مگر اس کی دی ہوئی ہمت کے سبب وہ پلٹ کر سختی سے کہنے کی جرأت دیکھا سکی۔۔۔۔

جو اس کے لیے خود بھی ایک غیر یقینی بات تھی۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔ارے۔۔۔۔روٹی جل رہی ہے۔۔۔۔۔" اس کی بات کو مکمل" اگنور کر۔۔۔اس کی نازک کلائی پکڑ کر۔۔۔۔چمٹا اس کے ہاتھ سے اٹھوانے لگے۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ ہٹیں۔۔۔میں۔۔۔میں خود کرلوں گی۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ ان کی پکڑ سے جھنجھلاتے ہوئے آزاد کرانے کی کوشش کر۔۔۔ تھوڑا گھبرا کر بولی۔۔۔۔

ارے۔۔۔میں کروا رہا ہوں ناں۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اسے شدید غصہ آیا۔۔۔۔

ہمت کرؤ۔۔۔۔خود کے لیے اسٹینڈ لینا سیکھو۔۔۔۔کوئی ضرورت نہیں ڈرنے کی۔۔۔۔ڈرتے بزدل لوگ ہیں۔۔۔اور میری انعم بزدل نہیں۔۔۔۔۔اب اگر وہ ہاتھ لگانے کی کوشش کرے تو پلٹ کر اس کا ہاتھ توڑنا۔۔۔۔بجائے رونے اور پریشان ہونے کے۔۔۔ سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔۔

بلال کے بولے جملے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔

چھوڑئی یں میرا ہاتھ۔۔۔۔"ناجانے کیا جادو تھا اس سادہ مزاج لڑکے کے" جملوں میں۔۔۔۔وہ خود میں حوصلہ پا رہی تھی مقابل کھڑے درندے صفت انسان سے لڑنے کا۔۔۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے انھیں خود سے دور دھکیلا۔۔۔۔۔

چمٹا اسی لمحے نیچے فرش پر گرا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے چمٹا اٹھایا۔۔۔۔۔

اور دے مار ساڑھے چار اُس خبیث انسان پر برسانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی اتنی ہمت اس میں کیسے آئی ی۔۔۔

چمٹا گرم تھا۔۔۔اس لیے جمیل صاحب کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ بھی ایسے مار رہی تھی جیسے اس خبیث شخص کو مار مار کر آج ہی دنبہ بنادے گی۔۔۔۔۔

جتنا غصہ تھا اس کے اندر۔۔۔وہ سارا انھیں مار مار کر نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

انعم۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔پاگل تو نہیں ہو گ ئی تم؟؟"ان کی چیخوں کی آواز سن۔۔۔فائزہ بیگم دوڑتی ہوئی ی چھت سے نیچے آئی ی تھیں۔۔۔۔

"پاگل ہی ہے یہ لڑکی۔۔۔اب میں اس پاگل کو ایک منٹ بھی اپنے گھر نہیں رکھنے والا۔۔۔ایک تو روٹی جلادی۔۔۔اور جب میں نے کہا کے روٹی کیوں جلا رہی ہو بیٹا۔۔۔تو مجھ پر چمٹے برسانے شروع کر دیے۔۔۔پاگل کہیں کی۔۔۔نکالو ابھی کے ابھی اس پاگل کو میرے گھر سے۔۔۔"فائزہ بیگم کی آواز سنتے ہی۔۔۔اس کے ہاتھ رکے۔۔۔۔

جیسے ہی وہ رکی۔۔۔جمیل صاحب جو پٹ پٹ کر کچن کی دیوار کے کونے سے جا لگے تھے۔۔۔وہ اٹھ کر تیزی سے ان کے پاس آکر دھاڑے۔۔۔

پھوپھو یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔۔مجھے غلط طریقے سے چھونے کی" کوشش کر رہے تھے یہ۔۔۔" وہ تیزی سے اپنی صفائی دینے لگی۔۔۔۔

سنا تم نے۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہے یہ۔۔۔ مجھ پر جھوٹے الزام لگا رہی" ہے یہ پاگل۔۔۔ تم نے کہا تھا بیمار ہے۔۔۔ مگر دیکھو تمھاری یہ بیمار بھتیجی میرے کردار پر کیچڑ اچھال رہی ہے۔۔۔۔اب میں اسے اک منٹ بھی اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔" وہ مکار آدمی تیزی سے مصنوعی غصہ دیکھا کر فائزہ بیگم کو اپنے پریشر میں لینے لگا۔۔۔۔اور وہ سیدھی سادی عورت آ بھی گئی تھی۔۔۔۔

انعم۔۔۔ معافی مانگو اپنے انکل سے۔۔۔۔" فائزہ بیگم تیزی سے اس پر" حکم صادر کرنے لگیں۔۔۔۔

پھو پھو۔۔۔۔میں معافی کیوں مانگوں؟'' وہ احتجاج بلند کرنے لگی۔۔۔۔''

مجھے کوئی ی معافی نہیں چاہیے۔۔۔۔نکل تو میرے گھر سے۔۔۔ابھی'' نکل۔۔۔۔'' یہ کہتے ہوئے۔۔۔انھوں نے اس کا نازک بازو اپنی جنونی گرفت میں لیا۔۔۔اور اسے گھر سے باہر کھینچتے ہوئے لے گ ئی ے۔۔۔۔

وہ بیچاری کہاں جائے گی؟؟۔۔۔ تھوڑا تو خیال کریں۔۔۔'' وہ اسے باہر'' دھکادے کر۔۔۔۔دروازہ بند کر چکے تھے۔۔۔۔

فائزہ بیگم روتے ہوئے منتیں کرتی رہ گ ئی تھیں۔۔۔۔

وہ بہت دیر تک دروازے پر کھڑی روتی رہی۔۔۔۔

فائزہ بیگم کے علاوہ اس کا کوئی نہ تھا اِس بھری دنیا میں۔۔۔

وہ ننگے پاؤں تھی جب جمیل صاحب نے اسے گھر سے نکالا۔۔۔۔

یہاں دروازے پر کھڑے ہو کر رونے کا تو کوئی فائدہ حاصل نہ تھا
۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔۔اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے۔۔۔وہ اٹھ کر کیفے کی جانب چلی۔۔

وہ ننگے پاؤں چلتی ہوئی کیفے پہنچی۔۔۔۔

کیفے کے باہر رکھی چیئر پر بیٹھ کر۔۔۔منہ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کا ذہن یہ سوچ سوچ کر مفلوج ہوئے جا رہا تھا کے وہ اب کیا کرے گی؟؟۔۔۔کہاں جائے گی؟؟۔۔۔

انعم۔۔۔" وہ بائی یک لے کر کیفے کے آگے سے گزر ہی رہا تھا۔۔۔کے "
اچانک اس کی نگاہ اس حسین لڑکی کے وجود پر پڑی ی۔۔۔
جو ٹیبل پر منہ دیے۔۔۔رونے میں مشغول تھی۔۔۔

بلال کی آواز سن۔۔۔اس نے تیزی سے سر اٹھایا۔۔۔۔

وہ کلف لگے کاٹن کے سفید قمیض شلوار میں ملبوس تھا۔۔۔۔اس کا چہرہ اُس
سفید رنگ کے کپڑوں میں الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔

اس کی ہلکی سی داڑھی اس کے سفید چہرے کو مزید پُر نور بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکی بھوری آنکھوں میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی دل کو جیسے قرار آیا۔۔۔وہ اٹھ کر تیزی سے اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

اسکا یوں اچانک سینے آ لگنا۔۔۔بلال کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔

انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا۔۔۔اب میں کہاں جاؤں گی؟؟؟" وہ اس" کے سینے میں منہ چھپا کر۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔

جبکے مقابل ابھی تک اپنی رکی سانسوں اور تیز دھڑکنوں کو سنبھال رہا تھا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب کوئی لڑکی اس کے اتنا قریب آئی ہو۔۔۔وہ خود بھی کسی کو اپنے قریب آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔۔ مگر وہ تو آگ ئی تھی ۔۔۔بغیر اجازت کے۔۔۔

اس کے دل کا وہ کون سہ تار تھا جو گرے آنکھوں والی پری نما لڑکی نے نہ چھیڑا ہو۔۔۔۔

تم فکر نہ کرؤ۔۔۔میں ہوں ناں۔۔"اس نے بمشکل ایک گہرا سانس لیتے" ہوئے۔۔۔بغیر اسے ہاتھ لگائے۔۔نرمی سے حوصلہ دینے کی نیت سے کہا۔۔۔۔

مگر۔۔۔میں آپ کے ساتھ تو نہیں رہ سکتی ناں۔۔۔" وہ اپنے غم میں اس "
قدر ڈوبی تھی کے مقابل کے ڈولتے دل کی اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔۔وہ اس
کا جملہ سنتے ہی۔۔۔سینے سے منہ ہٹا کر۔۔۔سر اٹھا۔۔۔اس کا حسین چہرہ
دیکھتے ہوئے۔۔۔پریشان ہو کر بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔ہم کوئی ی راستہ نکال لیں گے۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔" بمشکل "
اپنی غیر ہوتی حالت پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔

اس لڑکی کی نزدیکی کے سبب اسے شدید گرمی لگنے لگی تھی۔۔۔۔جیسے
سارے سوئے جذبات ابھر آئی یں ہوں۔۔۔

ہمم۔۔"کچھ دیر رونے کے بعد جب حواس بحال ہوئے۔۔تو شدید"
احساس ہوا کے حد سے زیادہ ہی نزدیک آگ ئی ہے اس کے۔۔۔

شرمگی کی کیفیت میں مبتلا ہو کر۔۔۔ تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی
ہوئی ی۔۔

آج جمعے کا دن تھا۔۔۔اس لیے پورا بازار بند تھا۔۔۔۔اوپر سے ظہر کا وقت
ہونے کے سبب کافی سناٹا بھی چھایا ہوا تھا مارکیٹ میں۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔"بائی یک پر بیٹھتے ہوئے ابھی وہ بول ہی رہا"
تھا۔۔۔کے مقابل حسینہ کے سنگے مرمر جیسے خوبصورت پیروں پر نظر
پڑئی ی۔۔۔۔

وہ ننگے پاؤں تھی یہ دیکھ۔۔۔فوراہی بائی یک سے اتر کر۔۔۔اپنے جوتے اتارئے۔۔۔۔

یہ پہن لو۔۔۔"اس نے نرمی سے حکم صادر کیا۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کے موزے گندے ہو جائی یں" گے۔۔۔آپ پہن لیں واپس۔۔۔"اس نے ہچکچاہٹ کے ساتھ نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

انعم پہنو۔۔۔فورا۔۔۔"بلال نے اس بار مزید زور ڈالا اپنی بات پر۔۔۔تو" وہ ڈرئی ی ڈرئی ی سی لڑکی اس کے جوتوں میں اپنے پاؤں ڈالنے لگی۔۔۔

اس لمحے وہ لڑکی کہاں جانتی تھی کے کوئی ی دور بیٹھا اسے ہی تک رہا ہے۔۔۔۔

بلال کے جوتوں میں اپنے پاؤں ڈالے تو ایک عجیب سی خوشی نے دل کو جکڑا۔۔۔۔

چہرے پر شرمگی کے سبب ابھی بھی لالی بکھرئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔

چلو بیٹھو۔۔۔" وہ اس کے ساتھ پہلی بار بائی یک پر بیٹھنے جا رہی تھی۔۔۔۔اِس سے پہلے وہ صرف اپنے بابا کے ساتھ بائی یک پر بیٹھی تھی ۔۔۔

بائی یک پر اس کے پیچھے بیٹھی تو دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

یہ حال اس کے اکیلے کا نہ تھا۔۔۔مقابل بھی کچھ کسی طرح کی ملی جھلی کیفیت میں گرفتار تھا۔۔۔

وہ اسے قریب کے ہی ایک پارک میں لے گیا۔۔۔

وہاں زیادہ تر فیملیاں سیر و تفریح کے لیے آئی ہوئی یں تھیں۔۔۔

وہ گارڈن میں رکھی ہوئی ی ایک بینچ پر بیٹھا۔۔۔انعم بھی اسکے برابر میں بیٹھ گ ئی۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں سامنے بچوں پر ٹکی تھیں۔۔۔جو پکڑن پکڑائی ی کھیلتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔

انھیں کھیلتے ہوئے دیکھ۔۔۔اسے اپنا بچپن یاد آنے لگا۔۔۔

کبھی وہ بھی ایک خوشحال فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔اسکی ماں تھی۔۔۔
باپ تھا۔۔۔ایک جان نچھاور کرنے والی بڑی بہن تھی۔۔۔وہ بھی چھٹی کے
دن اسی طرح اپنی فیملی کے ساتھ گھومنے جاتی۔۔۔۔

رخسار کے ساتھ وہ بھی اسی طرح پکڑن پکڑائی ی کھیلا کرتی۔۔۔۔رخسار
بہت اچھی تھی۔۔۔اسے ہمیشہ کھیل میں جیتنے دیتی۔۔۔۔

وہ جان وارتی تھی اس پر۔۔۔شاید یہی سبب تھا اپنی ماں کے کومے میں جانے
کے بعد اسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہ ہوئی ی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ خود کو محفوظ محسوس کرتی۔۔۔اسے اپنے ارد گرد کسی چیز کی کوئی فکر نہ تھی۔۔۔مگر رخسار کے جانے کے بعد جیسے سب کچھ بدل گیا۔۔۔پوری دنیا سوتیلی ماں جیسی لگنے لگی۔۔۔

انعم۔۔۔"ابھی وہ اپنی یادوں کے دریا میں غوطہ زن تھی۔۔۔کے بلال کی" نرم آواز نے اسے حواسوں میں لوٹایا۔۔۔

ہاں۔۔۔مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"اس کے کہتے ہی" انعم اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"بولیں۔۔۔"

مجھے کراچی میں جاب مل گ ئی ہے۔۔۔۔۔۔میری کمپنی کی طرف سے" مجھے اپارٹمنٹ بھی ملا ہے۔۔میں دو تین دنوں میں ویسے بھی کراچی شفٹ ہونے والا ہوں۔"اس کی بات سنتے ہی انعم کے سمجھ نہ آیا کے وہ کیا ری۔ایکشن دے۔۔۔۔

اسکی کامیابی میں خوش ہو یا اس کے دور جانے پر اپنا غم ظاہر کرئے۔۔۔۔

بلال کا دیدار وساتھ۔۔۔ایک واحد خوشی تھی اُس کی اِس ویران واجڑی زندگی کی۔۔۔وہ بھی جدا ہونے کو تھی۔۔۔وہ کیونکر نہ تڑپتی۔۔۔۔

مگر کسی کی کامیابی پر آنسو بہانا یہ بھی تو اچھی بات نہیں۔۔۔ بمشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے اس کی بات سننے لگی۔۔۔

میں تمھیں بہت وقت سے بتانا چاہ رہا تھا کے۔۔۔" انعم کو محسوس ہوا جیسے "
وہ ہچکچا رہا ہے اپنی بات اسے بتانے میں۔۔۔

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر خاموش ہوا۔۔۔ پھر ایک گہرا سانس ہوا میں
خارج کیا۔۔۔

ایسی کیا بات ہے جو اسے اِس قدر مشکل پیش آ رہی تھی بتانے میں؟؟۔۔۔ وہ
یہی سوچنے لگی۔

دیکھو انعم میری منگنی بچپن میں ہی طے پا گ ئی تھی۔۔۔ میری منگیتر کا نام "
مریم ہے۔۔ میری منگنی وٹے سٹے میں ہوئی ی تھی۔۔۔ مطلب۔۔۔۔ اس
کے بڑے بھائی ی سے میری چھوٹی بہن کی منگنی بھی ہمارے ساتھ ہی
ہوئی ی۔۔۔۔ ہمارے یہاں برادری سے باہر نہ لڑکی لاتے ہیں نہ دیتے

ہیں۔۔۔اس لیے میں مجبور ہوں۔۔۔تم مجھے غلط مت سمجھنا۔۔۔مگر تم مجھے شروع سے بہت پسند ہو۔۔۔۔میں نکاح کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔"اس نے اپنے متعلق سب سچ سچ بتانے کے بعد۔۔۔اس کے نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر۔۔۔۔اسے نکاح کے لیے پرپوز کیا۔۔۔۔

"یہ مت سمجھنا میں تمھاری مجبوری کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔مگر میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی تو نہیں۔۔۔میں تمھیں حاصل کرنے کی چاہ میں اپنے والدین سے اور برادری سے نہیں لڑ سکتا۔۔۔اور نہ ہی اپنی چھوٹی بہن کی زندگی خراب کر سکتا ہوں۔۔۔اس لیے میں چاہتا ہوں۔۔۔تم میرے ساتھ خاموشی سے گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر کے کراچی چلو۔۔۔ہم وہاں خوشی خوشی رہیں گے۔۔۔۔۔تمھیں پھر کوئی پریشان نہیں کرے گا۔۔۔نہ ہی

تمھیں کسی کا احسان لینے کی ضرورت ہو گی۔۔۔۔ہم بہت خوشحال زندگی بسر کریں گے۔۔۔میری خاطر بس تمھیں سوتن نامی کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا ۔۔۔مریم یہیں جہلم میں میرے والدین کے ساتھ رہے گی۔۔۔۔۔۔اور تم آرام سے میرے ساتھ کراچی میں۔۔ہم بہت پ۔۔۔۔۔۔"اس میں کوئی شک نہیں کے بہت پیاری لگتی تھی وہ پریوں جیسی گرے آنکھوں والی لڑکی اسے۔۔۔۔

مگر اسے پانے کی چاہ میں وہ خود غرض نہیں بن سکتا تھا۔۔۔

اس وقت اگر وہ مریم کو چھوڑتا تو اس کی اپنی بہن کی بھی منگنی ٹوٹ جاتی۔۔۔۔

پھر انعم ان کی برادری کی بھی نہیں تھی۔۔۔اس کے گھر والے اسے کبھی قبول نہ کرتے۔۔۔۔

اس لیے اسے سب سے بہتر حل یہی لگا کے وہ انعم کو اپنے ساتھ نکاح کر کے کراچی لے جائے۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔اس کے منہ سے نکاح کا لفظ سنتے ہی وہ لڑکی پتھر کی بن گ ئی تھی۔۔۔

ہر پاکیزہ محبت کی منزل نکاح ہے۔۔۔ مگر وہ خود کو پاکیزہ کہاں مانتی تھی؟؟۔۔۔اس کے نزدیک وہ درندہ اسے بہت پہلے ہی ناپاک کر چکا تھا۔۔۔۔

کوئی ی بھی پاکیزہ مرد اس سے کیوں شادی کرنے لگا۔۔۔

وہ پہلی رات ہی اسے طلاق دے دے گا یہ جاننے کے بعد کے وہ اتنی پاکیزہ نہیں۔۔۔ جتنی وہ اسے گمان کر کے اپنے نکاح میں لے کر آیا ہے۔۔۔۔

یقیناوہ اسے گندی سمجھے گا۔۔۔۔

گناہ کسی کا بھی ہو۔۔۔ معاشرہ برا عورت کو ہی کہتا ہے۔۔۔۔

وہ عورت ہے جسے ریپ کے بعد کوئی ی پاکیزہ مرد قبول نہیں کرتا۔۔۔ جبکے مرد زنا بھی کرئے تو اسے برا بھلا کہنے والا کوئی ی نہیں۔۔۔۔

وہ مرد ہے آخر۔۔۔۔۔ مرد ہونے کی صنعت ہی کافی ہے۔۔۔۔

جسے شدت سے چاہا ہو وہ ہی آپ کو گندہ کہے۔۔۔یہ برداشت کرنا آسان نہیں۔۔۔دل چھلی چھلی ہو جاتا ہے۔۔۔۔

وہ اس تکلیف سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ لڑکی نہیں چاہتی تھی کے اس کی محبت اس سے نفرت کرنے لگے۔۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے انعم نے تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔جس کے سبب وہ بولتے بولتے رکا۔۔۔۔

انعم۔۔۔میری بات تو سنو۔۔۔۔۔"وہ اٹھ کر تیزی سے وہاں سے بھاگنے لگی۔۔۔۔

اسے اچانک بھاگتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ بھی پیچھے دوڑا۔۔۔۔

انعم کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے ؟؟۔۔۔میں جانتا ہوں میں بہت غلط کر رہا" ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔ مگر میرے پاس تمھاری اِس حالت میں مدد کرنے کا اس کے علاوہ کوئی ی دوسرا راستہ نہیں۔۔۔۔۔"اس نے بھاگتے ہوئے اس لڑکی کا بازو پکڑ کر۔۔۔اپنی جانب واپس کھینچا۔۔۔وہ پلٹی تو اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اسے آہستگی سے اپنی بے بسی سمجھانے لگا۔۔۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑئی یں۔۔۔مجھے کوئی ی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔"وہ" روتے ہوئے اس کے بازو سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔۔

بلال نے اسے روتا دیکھ۔۔۔از خود ہی ہاز و پر پکڑ ڈھیلی کی۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے بھاگ گ ئی۔۔۔جبکے وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔۔وہیں ہری بھری گھاس میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

شدید رنجیدہ ہو گیا تھا اس کا دل۔۔۔۔

اسے پانے کی چاہ میں شاید کچھ زیادہ ہی خود غرضی کا مظاہرہ کر دیا میں نے۔۔۔۔یقیناوہ یہی سمجھ رہی ہو گی کے میں اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہا ہوں۔۔۔۔" وہ اپنے بال نوچتے ہوئے۔۔۔۔خود کلامی کرنے لگا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ واپس کیفے آئی ی۔۔۔تو کیفے پر لگا تالا کھلا دیکھ۔۔وہ تیزی سے اندر داخل ہو گ ئی۔۔۔۔

اندر کوئی ی نہ تھا۔۔۔۔

وہ بس اس لمحے اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

غم کی شدت سے اس کا دل پھٹے جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے۔۔۔اندر اسٹور روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

وہاں ایک دیوار کے کونے سے لگ کر بیٹھ۔۔۔بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔

اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے ٹھکرا کر آئی ی تھی وہ۔۔۔وہ کیونکر نہ تڑپتی۔۔۔کیونکر نہ بکھرتی۔۔۔کیونکر نہ بلکتی۔۔۔

نعمان کی درندگی کے سبب اس کا من پسند شخص اب ہمیشہ کے لیے اس سے دور ہو گیا تھا۔۔۔

آج پہلی بار اسے نعمان پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔اتنا غضب ناک غصہ کے وہ اگر سامنے آجائے۔۔۔تو یقیناوہ اس درندے صفت انسان کا اپنے ہاتھوں سے قتل کر دے۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا۔۔۔کے پہلی بار نعمان کا تصور اسے خوف میں مبتلا نہیں کر رہا تھا۔۔۔اسے ڈرا نہیں رہا تھا۔۔۔بلکے اکسا رہا تھا۔۔۔اسکے غضب ناک غصے کو ابھار رہا تھا۔۔۔

خوف تب دم توڑ دیتا ہے جب آپ کے پاس کوئی ی چیز کھونے کے لیے نہ بچی ہو۔۔۔اور آج اس نے یہ جان لیا تھا کے اس کے پاس اب کھونے کے لیے کچھ باقی نہیں رہا ہے۔۔۔۔۔

تو پھر ڈر کیسا؟؟؟۔۔۔اس ظالم سے خوف کیسا؟؟۔۔۔۔

بدلے کی آگ اب سینے میں جلنے لگی تھی۔۔۔۔وہ اسے سزا دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اسے بھی تکلیف میں تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔جتنا وہ تڑپتی ہے۔۔۔۔۔

روتے روتے اس ٹھنڈے فرش پر وہ کب سو گئی اسے خبر نہیں۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

رات کا دوسرا پہر تھا۔۔۔وہ خاموشی سے اسٹور روم میں داخل ہوا۔۔۔

وہ نازک جان بالکل سامنے ہی کرسیوں کے ڈھیر کے پاس فرش پر خود میں سمٹی ہوئی سو رہی تھی۔۔۔۔

اس کی نظر سب سے پہلے اس کے پاؤں میں پہنے ہوئے جوتوں پر گ ئی۔۔۔وہ قریب آکر اس کے پاؤں کے پاس بیٹھا۔۔۔اور نہایت آہستگی سے اسکے پاؤں سے جوتے اتارے۔۔۔

ان جوتوں کو لے کر اسٹور روم سے باہر چلا آیا۔۔۔

کیفے کے اندر ہی سائی یڈ دیوار پر جنریٹر کے ساتھ پٹرول کی بوتل رکھی ہوئی ی تھی۔۔۔

اسے اٹھا کر ان جوتوں پر پوری انڈیل دی۔۔۔۔۔پھر اپنی جیب سے لائی ٹر نکال کر جلایا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے ان جوتوں پر پھینکا۔۔۔جس سے وہ فوراہی جلنا شروع ہو گ ئی ے۔۔۔

اس کے رعب دار چہرے پر ایک لمحے کے لیے تسکین ابھرئی ی۔۔۔ جیسے سکون آیا ہو اسے۔۔۔ان جوتوں کو آگ لگا کر۔۔۔۔

پھر ہونٹوں کے کناروں پر ایک ثانیے کے لیے طنزیہ مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔۔

دوبارا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ تو اپنی کالے رنگ کی موٹی سی جیکٹ اتار کر اس ناک جان کے سردی سے ٹھٹرتے وجود پر ڈالی۔۔۔

اس کی پُراسرار کالی آنکھیں اسکے چہرے پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔۔

کچھ لمحے خاموشی سے بس اس کے حسین چہرے کو تکتا رہا۔۔۔۔

پھر اٹھ کر۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

انعم۔۔۔یہ کیا حرکت ہے؟؟۔۔۔"اس کی آنکھ اپنی پھوپھو کی ڈپٹ" بھری آواز پر کھلی تھی۔۔۔

جی؟؟؟۔۔"اس کا ذہن ابھی بھی ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔"

انعم ہو کیا گیا ہے تمھیں؟؟۔۔۔۔۔تالا توڑ کر اندر داخل ہو گ ئی یں" ۔۔۔چلو ٹھیک۔۔۔۔بلکے اچھا ہی کیا۔۔۔۔۔مگر اندر آ کر جنریٹر کے پاس جوتوں کو آگ لگانے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔کہیں کیفے میں آگ لگ جاتی تو؟؟۔۔۔کیفے کو چھوڑو اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو؟؟۔۔۔۔تم اتنی بے

وقوفوں والی حرکتیں کیوں کر رہی ہو؟۔۔۔ہو کیا گیا ہے
تمھیں؟؟۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی۔۔اس کی نیند اڑ ئی ی۔۔۔۔

یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟؟۔۔میں نے کوئی ی تالا نہیں توڑا۔۔۔میں"
سمجھی آپ میرے لیے تالا کھول کر چلی گ ئی ی ہیں۔۔۔اور
جوتے؟؟۔۔۔کون سے جوتے؟؟۔۔۔میں تو خاموشی سے اندر آ کر سو
گ ئی تھی۔۔۔میں نے کچھ نہیں جل۔۔۔۔۔"وہ خود پر سے جیکٹ ہٹا کر
۔۔اپنی صفائی ی دیتے ہوئی ے اٹھ کر بیٹھی ہی تھی کے اس کی نظر اس
جیکٹ پر گ ئی۔۔۔جو اس لمحے اس کے ہاتھ میں تھی۔۔۔۔جسے
دیکھ۔۔۔وہ بولتے بولتے اچانک رکی۔۔۔

یہ جیکٹ؟؟۔۔۔یہ کس کی ہے؟؟" وہ مردانہ جیکٹ دیکھنے سے ہی بہت "
مہنگی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔وہ الجھ کر اپنی پھوپھو کی جانب دیکھ
۔۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔" وہ لاعملی میں کندھے اچکاتے ہوئے۔۔۔"

بلال کے جوتے۔۔۔" دماغ تیزی سے کام کیا اس لڑکی کا۔۔۔۔"

اپنے پاؤں میں بلال کے جوتے نہ پا کر۔۔۔وہ جیکٹ خود سے دور پھینکتی
ہوئی ی۔۔۔پھرتی سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

ان جلے ہوئے جوتوں کو دیکھ۔۔۔اس نے اپنا سر پکڑا۔۔۔۔

آخر وہ کیوں کر رہا ہے یہ سب ؟؟۔۔۔

کیا مل رہا ہے اسے ان بچگانہ حرکتوں سے ؟؟۔۔۔

کیوں سائے کی طرح پیچھے پڑا رہتا ہے اس کے ؟؟۔۔۔۔

کیوں اچانک آکر۔۔۔اچانک غائب ہو جاتا ہے ؟۔۔۔۔

کوئی ی تو مقصد ہو گا ؟۔۔۔کچھ تو حاصل ہو گا ؟؟۔۔۔مگر کیا ؟؟۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر میں آپ سے کہوں۔۔۔کے یہ نعمان نے کیا ہے۔۔۔تو کیا آپ یقین کریں گی میری بات کا۔۔۔"فائزہ بیگم بھی اس کے پیچھے پیچھے آئی یں

تھیں۔۔۔ان کی جانب دیکھ۔۔۔اس نے پُرامید نگاہوں سے استفسار کیا۔۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔بلکے تم کہو گی۔۔۔تو میں یہ بھی یقین کرلوں گی کے کل نعمان نے ہمارے گھر آکر۔۔۔ حتی کے ہمارے کچن میں آکر۔۔۔۔ تمھارے پھوپھا کو چمٹے سے مارا۔۔۔۔" وہ خاصہ جز بز ہو کر طنزیہ بولیں۔۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی۔۔۔۔اس کے کان میں نعمان کی نصحیت گونجنے لگی۔۔۔۔"میرے بارے میں کسی کو نہ بتایا کرؤ۔۔۔ورنہ جلد لوگ تمھیں پاگل سمجھنے لگیں گے"

ایک دن میں تمھیں بھی ان جوتوں کی طرح جلا کر راک کر دوں"
گی۔۔۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔۔"چہرے پر بے چارگی واداسی سے مسکراہٹ
بکھرئی ی۔۔۔۔اس کی اپنی پھوپھو اسے پاگل سمجھنے لگیں تھیں۔۔۔

اِس سے زیادہ اذیت اور کیا ہو گی۔۔۔۔

وہ ان جلے ہوئے جوتوں کو دیکھ۔۔۔۔دل جلے انداز میں۔۔۔۔پختہ ارادہ
کر رہی تھی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ کیفے میں ہی رہنے لگی تھی۔۔۔فائزہ بیگم نے اسٹور روم میں ہی اسکی
ساری ضروریات کا سامان رکھ دیا تھا۔۔۔۔

وہ روز معمول کی طرح کام کر رہی تھی کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے برتن دھونے کے بعد۔۔ہاتھ صاف ک ئی یے۔۔۔پھر اپنا سیل جیب سے نکال کر چیک کیا۔۔۔

اس میں ای۔ میل آئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

انعم نے رخسار کی آئی ی ڈی اپنے سیل میں اون کر رکھی تھی۔۔۔

وہ میل رخسار کے نام تھی۔۔۔کے اس نے جو اپنی سی۔وی سینڈ کی تھی وہ انھیں پسند آئی ی۔۔وہ اسے آرکیٹیکچرل ڈیمارٹمنٹ میں ایس آمینجر جاب دینے کے لیے تیار ہیں۔۔۔۔

سیلری کے ساتھ ساتھ اسے کراچی میں ایک اپارٹمنٹ اور ڈرائی یور بھی دیں گے۔۔۔۔۔

یہ پڑھتے ہی اس کی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔اگر آج رخسار زندہ ہوتی تو ضرور خوشی سے پھولے نہ سما رہی ہوتی۔۔۔۔

مگر وہ نہ تھی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے یہ یاد آنے پر وہ شدید اداس ور نجیدہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس نے میل کے جواب میں معذرت کی۔۔۔اور بتایا کے اس کی بہن کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔

پھر اچانک دل میں نا جانے کیا سمائی ی۔۔۔اس نے اپنی سی۔وی بنا کر۔۔۔اس کے ساتھ اٹیچ کر دی۔۔۔۔اور درخواست کی۔۔۔۔کے وہ بہت قابل ہے اور ان کی کمپنی میں جاب کرنے کی خواہشمند بھی۔۔۔اگر کمپنی میں اس کے لیے کوئی ی جاب میسر ہو۔۔۔تو ان کے لیے کام کرنا اس کے لیے اعزاز کی بات ہو گی۔۔۔

میل اس نے کر تو دی تھی۔۔۔مگر کوئی ی امید وابستہ نہ تھی۔۔۔۔کے جواب آئے گا۔۔۔۔اس لیے اپنی سی۔وی بھیجنے والی بات اس نے فائی زہ بیگم کو نہ بتائی ی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

"صرف تین دن ہی گزرے تھے۔۔۔کے میل کا جواب موصول ہوا۔۔۔اور اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔۔کے میل میں کمپنی کی جانب سے شدید معذرت تھی۔۔۔کے ان کی اپنے اسٹاف کی غلطی کے سبب رخسار کی سی وی کی فائل مِس ہو گئی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے انھوں نے اتنے سالوں بعد ریپلائی کیا۔۔۔۔ساتھ ساتھ وہ رخسار کی بہن ہونے کے ناطے اسے کمپنی میں آرکیٹیکچرل ڈیپارٹمنٹ میں جاب دینے کے لیے تیار تھے۔۔۔

یہ پڑھتے ہی اس کے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر ئی ی۔۔۔

جب اس نے یہ خبر فائزہ بیگم کو بتائی ی۔۔۔تو اس کی کامیابی پر خوشی کے مارے وہ رونا شروع ہو گئی یں۔۔۔۔

رخسار کی طرح ہینڈسم سیلری واپارٹمنٹ اور ڈرائی یورا سے نہیں مل رہے تھے۔۔۔ مگر پھر بھی وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔۔

کامیاب زندگی کی جانب یہ اس کا پہلا قدم تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ بہت ضد کر رہی ہے کے میں اسے جاب کرنے کے لیے کراچی بھیج دوں۔۔۔ مگر میرا دل نہیں مان رہا۔۔۔۔ وہ بیمار ہے۔۔۔ میں اسے کیسے اکیلے بھیج دوں۔۔۔۔۔ کیا آپ اسے معاف نہیں کر سکتے ؟۔۔۔ میں اسے واپس گھر لانا چاہتی ہوں۔۔۔۔ بیچاری کیفے کے اسٹور روم میں کب تک رہے گی'' فائزہ بیگم پانی کا گلاس جمیل صاحب کو پکڑاتے ہوئے۔۔ان کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ کر۔۔۔ التجائی انداز میں بولیں۔۔۔

وہ بہت پریشان رہ رہی تھیں انعم کو لے کر۔۔۔۔

معاف کر دوں؟؟۔۔۔کیسے معاف کر دوں میں اس پاگل لڑکی" کو۔۔۔اپنی بیٹی سمجھا تھا میں نے اسے۔۔۔اور اس نے میرے ہی کردار پر کیچڑ اچھالی۔۔۔۔۔" وہ جز بز ہو کر بولے۔۔۔۔

"وہ بچی ہے۔۔۔جب سے اس کی بہن کا قتل ہوا ہے وہ ذہنی طور پر ڈسٹرب ہے۔۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔وہ آئندہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ خاصہ منتی انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔۔

"وہ ڈسٹرب اس لیے نہیں ہے کے اس کی بہن کا قتل ہوا ہے۔۔۔وہ ڈسٹرب اس لیے ہے کے تم اسے اپنے ممتا بھرے آنچل سے نکلنے ہی نہیں

دے رہیں۔۔۔میری مانو تو اسے کراچی جانے دو۔۔اسے اسکی زندگی کا نیا آغاز کرنے دو۔۔۔۔۔۔کام کرئے گی۔۔۔۔۔تو ساری پرانی تلخ یادیں بھول جائے گی۔۔۔ذمہ داریوں کا بوجھ پڑئے گا۔۔۔۔۔تو خود مختار بنے گی۔۔۔پھر دیکھنا۔۔۔۔سارا پاگل پن اتر جائے گا اس کا۔۔۔۔"

"آپ غصے میں ہیں اِس لیے ایسا بول رہے ہیں۔۔۔۔"

ایسا نہیں ہے۔۔۔غصہ اپنی جگہ۔۔۔مگر تم خود بتاؤ اتنا پیسہ تم نے اسکی" پڑھائی پر اِس لیے لگایا تھا کے وہ تمھاری طرح ایک معمولی سہ کیفے چلائے؟؟۔۔اسے آگے بڑھنے دو۔۔۔۔تم ہی کہتی ہو ناں۔۔۔۔بہت ذہین ہے وہ۔۔۔تو پھر اسے آگے بڑھنے کا موقع کیوں نہیں دے رہیں؟؟۔۔۔اسے جانے دو۔۔۔میں تو یہی مشورہ دوں گا۔۔۔۔۔باقی آگے تمھاری مرضی۔۔۔۔۔"

وہ اکیلے کیسے رہے گی؟؟" وہ فکر مند ہو کر۔۔۔ "

ارے لڑکیاں دوسرے ملک جا کر کام کر رہی ہیں۔۔۔اور تم اسے" دوسرے شہر بھیجنے میں ڈر رہی ہو۔۔۔۔تم بھی تو جہلم میں اکیلے ہی رہتی "آئی ہو ناں؟؟۔۔۔تو وہ کیوں نہیں رہ سکتی؟؟۔۔۔

مگر؟۔۔۔"ان کا دل ابھی بھی مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔"

پلیز۔۔۔اب مجھے سونے دو۔۔۔۔۔کرنا تمھیں وہ ہی ہے جو تمھارے دل" میں ہو۔۔۔۔پھر پتا نہیں کیوں مجھے تنگ کر رہی ہو" وہ خفگی سے کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹنے لگے۔۔۔۔

فائزہ بیگم کو الجھن میں بیٹھا دیکھ۔۔۔ان کے چہرے پر خباثت سے مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

وہ انعم سے اپنی بے عزتی کا بدلا لینے کی چاہ میں مچل رہے تھے۔۔۔اور یہ موقع انھیں فائزہ بیگم کی موجودگی میں تو میسر آنے سے رہا۔۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کے وہ انعم کو کراچی بھیجنے پر خاصہ زور دے رہے تھے۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

فائزہ بیگم اس کے ساتھ کراچی پہنچیں۔۔۔۔۔

اپنے شوہر کے کہنے پر۔۔۔اسے دو کمروں کا فلیٹ۔۔۔تیسری منزل پر۔۔۔اس کی والدہ کے ہسپتال کے نزدیک ہی کرائے پر دلا دیا۔۔۔

وہ بہت فکر مند تھیں اس کے لیے۔۔۔مگر یہ جاب اس کی زندگی کا نیا آغاز تھا۔۔۔وہ اسے روکنا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

کہیں ناں کہیں ان کے دل کو امید لاحق ہوئی ی۔۔۔کے یہ کامیابی کی سیڑھیاں ہی اسے پرانے غموں سے نکالنے کا سبب بن جائی یں۔۔۔وہ بھی عام لڑکیوں کی طرح ایک اچھی وخوشحال زندگی بسر کر سکے۔۔۔۔۔۔۔یہی سبب تھا وہ اسے اکیلے کراچی میں جاب کرنے کے لیے چھوڑنے کے لیے تیار ہوگ ئی یں تھیں۔۔۔

تین دن اس کے ساتھ رہ کر۔۔۔پورا گھر سیٹ کرنے کے بعد وہ واپس جہلم چلی گ ئی یں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

آج اس کا آفس کا پہلا دن تھا۔۔۔

سادہ سی سفید کرتی جس کی آستینوں اور دامن پر لال رنگ کے موتیوں کی بیل سجی تھی زیب تن کیے اس کے ساتھ سفید چوڑی دار پاجامہ اور سر پر تمیز سے دوپٹہ اوڑھے۔۔۔لائی ٹ اور نج رنگ کی لپ۔اسٹک اپنے ہونٹوں پر لگا کر۔۔۔خود کا آئی ینے میں بغور جائی زہ لینے لگی۔۔۔۔

جب مطمئن ہوئی۔۔۔تو پرس ہاتھ میں لے کر۔۔۔دروازہ لاک کر کے۔۔۔باہر نکلی۔۔۔

وہ بہت ایکسائٹڈ تھی اپنی نئی جاب کو لے کر۔۔۔

ٹیکسی میں بیٹھ کر۔۔۔آفس پہنچی۔۔۔

آفس کی بلڈنگ کافی بڑی اور شاندار بنی ہوئی تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔میرا نام انعم ہے۔۔۔مجھے جاب۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے " ریسپشن پر کھڑی لڑکی نے تیزی سے مہذب انداز میں کہا۔۔۔

فلور پر چلی جائی یں۔۔۔"اس نے بات بھی پوری th میم۔۔۔آپ 5"
نہیں سنی اور جواب دے دیا۔۔۔یہ دیکھ وہ کافی حیران ہوئی ی۔۔۔۔

مگر پھر زیادہ خیال نہ کیا۔۔۔اور لفٹ کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

فلور پر پہنچنے کے بعد اسے سامنے ہی کیبن th ہیلو۔۔۔میں انعم۔۔۔"5"
نظر آیا۔۔۔جہاں دروازہ نوک کیا۔۔۔تو اندر سے اجازت ملنے پر وہ داخل
ہو کر۔۔۔اپنا تعارف دینے لگی۔۔۔۔

رخسار کی بہن؟؟۔۔۔رائ ٹ؟۔۔"چی ئی ر پر بیٹھا چالیس سالہ شخص"
اسے بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔اندازہ لگانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

"جی۔۔۔"

او۔۔۔آئی یں بیٹھیں۔۔۔"اس کے بیٹھتے ہی وہ شخص اپنا تعارف دینے لگا۔۔۔

میں آرکیٹیکچرل ڈیپارٹمنٹ کا جنرل مینجر ہوں۔۔۔یوسف نام ہے میرا۔۔۔آپ آج سے میرے انڈر کام کریں گی۔۔۔۔یہ فارم ہے۔۔۔اچھی طرح پڑھ کر سائی ن کر دیں۔۔"انھوں نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔۔۔پاس رکھی کالی فائی ل سے فارم نکال کر۔۔۔اس کی جانب بڑھادیا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔شکریہ۔۔۔"اسنے فارم پڑھنا شروع کیا۔۔۔

سر۔۔۔اس میں تو لکھا ہے میں پانچ سال سے پہلے یہ کمپنی نہیں چھوڑ'' سکتی۔۔۔اور اگر میں نے چھوڑئی ی تو مجھے دس لاکھ روپے جرمانہ کمپنی کو بھرنا پڑئے گا۔۔۔۔یہ کیسا رول ہے؟؟'' وہ الجھ کر یوسف صاحب کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جبکے وہ اسے کافی حیرت سے تک رہے تھے۔۔۔۔پھر اگلے ہی لمحے بے یقینی سے مسکرا دے۔۔۔۔

ماننا پڑئے گا۔۔۔۔بہت اچھی طرح پڑھا ہے آپ نے فارم کو۔۔۔وہ بھی'' صرف چند لمحوں میں۔۔۔۔'' وہ کیوں حیران نہ ہوتے؟؟۔۔اس لڑکی نے فارم پڑھا ہی کب تھا ان کی نظر میں۔۔۔۔وہ تو صفحے پلٹ رہی تھی بس۔۔۔۔

پھر اس کا پانچوئے صفحے پر بہت سارے رولز میں بالکل چھوٹی تحریر میں بیچ میں لکھا ہوا رول پڑھ لینا۔۔۔یہ کارنامہ کسی کو بھی حیرت میں ڈالنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں"اس نے تیزی سے تیوری" چڑھا کر۔۔۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

او۔۔یہ آپ کا نہیں۔۔۔شاید میں نے غلط فارم دے دیا آپ" کو۔۔۔۔ایک منٹ۔۔۔میں آپ کا فارم لاتا ہوں۔۔۔"یہ کہ کر۔۔۔یوسف صاحب کیبن سے باہر چلے گ ئی ے۔۔۔

ناجانے کیوں اسے محسوس ہوا۔۔۔جیسے وہ گھبرا گ ئی ے ہوں۔۔۔مگر وہ اس سے کیوں ڈرنے لگے؟؟۔۔۔۔۔۔وہ کون سہ کمپنی کی مالکن

تھی۔۔۔جو وہ غلطی ہو جانے پر اس سے ڈرئی یں۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔وہ اپنے ذہن میں آنے والے خیال کو جھٹک گ ئی۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔یہ رہا آپ کا فارم۔۔۔"انھوں نے دوسرا فارم لا کر۔۔۔اپنی چی ئی ر پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اس کے آگے بڑھایا۔۔۔

"پڑھ لیا؟؟"اس نے بس صفحے پلٹے۔۔۔اور مطم ئی ن ہو کر اپنا سائی ن کر دیا۔۔۔جسے دیکھ۔۔یوسف صاحب حیرت سے پوچھے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔تو میں کب سے جوائی نٹ کر سکتی ہوں۔۔۔"اس نے سنجید گی سے استفسار کیا۔۔

ہمم۔۔۔ابھی سے۔۔۔میں مس خدیجہ کو بلا دیتا ہوں۔۔۔وہ آپ کو آپ "
"کا کام سمجھا دیں گی۔۔۔۔

یہ کہ کر انھوں نے ایک لڑکی کو بلایا۔۔۔۔جو دکھنے میں انعم کو اپنی ہم عمر ہی لگی۔۔۔۔اس کے جاتے ہی یوسف صاحب نے ایک سکھ کا گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اپنی بالکنی میں کھڑی۔۔۔وہ کافی پی رہی تھی۔۔۔۔دو ہفتے کیسے کام میں گزرے اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

کافی پینے کے بعد وہ اپنی والدہ سے ملنے جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔ تیار ہو کر۔۔۔ جیسے ہی باہر جانے کے لیے دروازہ کھولنے لگی۔۔۔

اسی لمحے دروازہ باہر سے نوک ہوا۔۔۔۔

اِس وقت کون آیا ہو گا؟؟۔۔"وہ الجھی۔۔۔۔"

کون؟؟۔۔کون؟؟۔۔"اسنے دو تین بار استفسار کیا۔۔۔ مگر باہر سے" کوئی ی جواب موصول نہ ہوا۔۔۔۔

لگتا ہے جو بھی تھا وہ چلا گیا۔۔۔"یہ سوچ کر۔۔۔اس نے دروازہ" کھولا۔۔۔ ہسپتال جانے کی نیت سے۔۔۔

بس دروازے کا کھلنا تھا۔۔کے اس کے ہوش اڑ ئے۔۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم"دروازہ کھلتے ہی جمیل صاحب چہرے پر مسکراہٹ وآنکھوں میں خباثت لیے گھر میں گھسے چلے آئے تھے۔۔۔۔

"انھیں اندر آکر آرام سے صوفے پر بیٹھتے باہر نکلیں آپ۔۔۔دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے خوفزدہ ہو کر بولی۔۔۔

"ان جیسا نیچ"سلام کا جواب ہی دے دو کم از کم۔۔۔اتنی بھی کیا بے مروتی انسان اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔نہ صرف زبردستی وہ گھر میں گھس آئے تھے۔۔۔بلکے آرام سے صوفے پر بیٹھ کر ایسے باتیں کر رہے تھے جیسے کوئی پرانا یارانہ ہو ان سے۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔میرے گھر سے باہر نکلیں۔۔۔"خوف کے سبب اس کا" وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔بمشکل اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔سختی سے حکم صادر کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

تمھارا گھر؟؟۔۔۔تمھارے باپ کا ہے؟۔۔۔۔کرایہ میں نے بھرا ہے" اس گھر کا۔۔۔تو یہ گھر میرا ہے۔۔۔۔اور تم مجھے میرے ہی گھر سے نکلنے کا حکم صادر کر رہی ہو۔۔۔اچھا مزاق ہے۔۔۔چلو۔۔۔اب اچھی بچی بنو۔۔۔اور میرے پاس آکر بیٹھو۔۔۔"ان کی آنکھوں میں حیوانیت ناچتی دیکھ۔۔۔اس کا گلا خوف سے خشک پڑا۔۔۔

وہ کالے رنگ کے کرتی و شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔اس کے سر پر سفید نیٹ کا دوپٹہ تھا۔۔۔۔چہرے پر لائی ٹ سہ میک۔اپ اس کے حسن کو دوبالا کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ اس کا حسن ہی تو تھا جو انھیں پاکستان واپس لایا تھا۔۔۔۔

فائزہ بیگم نے کچھ وقت پہلے اپنی چند تصاویر انھیں بھیجی تھیں۔۔ان میں ایک تصویر میں انعم انکے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔بس تب ہی سے ان کے اندر کی ہوس و حیوانیت جاگ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

"آجاؤ میرے پاس۔۔۔کس چیز کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔ضرور اپنی پھوپھو سے ڈر رہی ہو گی۔۔۔ہے ناں؟؟۔۔ارے اس سے ڈرنے کی کوئی ی ضرورت نہیں تمھیں۔۔۔اسے تو پتا بھی نہیں چلے گا کبھی۔۔۔اس لیے

ڈرؤ مت۔۔۔ میرے پاس آؤ۔۔۔اگر میرا کہنا مانو گی تو بہت جلد اس سے بھی اچھے و بڑے گھر کی مالکن بن جاؤ گی۔۔۔اب سوچ کیا رہی ہو کھڑے کھڑے؟؟۔۔۔" وہ بے تابی سے کھڑے ہوتے ہوئے گویا ہوئی ے۔۔۔

جبکے اس نے تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹائے۔۔۔

میری پھو پھو اندھا اعتماد کرتی ہیں آپ پر۔۔۔۔ تھوڑ۔۔"انعم ابھی انھیں" شرمندگی کا احساس دلانے کے لیے بول ہی رہی تھی کے وہ بات کاٹتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے تمسخرانہ انداز میں بولے

کیونکے وہ شروع سے اندھی ہی ہے۔۔۔۔اب اس کا نام لے کر میرا موڈ" خراب نہ کرؤ۔۔۔"آخری جملہ خاصہ جھنجھلا کر ادا کیا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کا گھر آپ کو مبارک۔۔۔میں چلی جاتی ہوں۔۔۔"ان کی" باتیں سننے کے بعد۔۔۔اسے احساس ہو گیا تھا کے اس گھٹیا شخص سے کوئی بھی بات کرنا بے کار ہے۔۔۔اس لیے وہ خود ہی گھر سے نکل جانے کے لیے تیار ہوئی۔۔۔

اپنی مٹھیوں کو غصے سے بھینچتے ہوئے۔۔۔وہ باہر کی جانب چلی۔۔۔۔

وہ ابھی دو قدم بھی نہ چلی تھی کے پیچھے سے وہ ہوس کا پجاری تیزی سے بھاگ کر دروازہ بند کر کے اس کے آگے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

دروازہ کیوں بند کیا؟؟۔۔۔مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔ہٹیں راستے" سے۔۔۔"وہ اپنے ڈر پر مکمل قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔کیونکے

وہ نہیں چاہتی تھی کے مقابل اس کا خوف بھاپ کر مزید چوڑا ہو کر اس پر حاوی ہو۔۔۔۔

اس نے سختی سے کہا۔۔۔۔

"ہٹ جاؤں؟؟۔۔۔واقعی؟؟۔۔۔اتنی بھولی بننے کی ضرورت نہیں تمھیں۔۔۔۔تم بھی جانتی ہو میں یہاں کیوں آیا ہوں۔۔اس لیے یہ شرافت کا لبادہ اوڑنا بند کرؤ۔۔۔"اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔۔شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے گویا ہوئے۔۔۔

"میرے قریب مت آئی یے گا۔۔۔"۔۔۔ان کی دور رہیں مجھ سے۔۔۔آنکھوں سے جھلکتی ہوس۔۔۔اس نازک صفت کو اس قدر خوفزدہ

کر گ ئی تھی کے وہ ان کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا پا رہی تھی۔۔۔۔وہ الٹے قدم لیتے ہوئے پیچھے جانے لگی۔۔۔

اِدھر آؤ۔۔۔کہاں بھاگے جا رہی ہو۔۔۔" وہ کچن کی جانب بھاگی تھی" ۔۔۔تا کے کوئی ی چیز اٹھا کر ان پر وار کر سکے۔۔۔ مگر اس ظالم نے کچن میں پہنچنے سے پہلے ہی اسکا بازو اپنی جنونی گرفت میں لے کر جھنجھوڑا۔۔۔۔

چھوڑئی یں مجھے۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔مجھے چھوڑئی یں۔۔۔"اس ظالم" درندے کے بازو پکڑتے ہی۔۔اسکے چہرے میں اسے نعمان نظر آنے لگا۔۔۔

اپنی چیخیں۔۔۔
اس کا ظلم و ستم۔۔۔

اس کی درندگی۔۔۔

اپنی خودکشی کی کوشش۔۔۔

اس کا ماضی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگا تھا۔۔

جس پر اس کا دماغ خوف و وحشت سے مفلوج ہونے لگا۔۔۔۔

وہ بالکل اسی طرح چیخنے لگی جیسے نعمان کی پکڑ سے آزاد ہونے کے لیے چیخ رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنی پوری طاقت لگائی ی اپنا ہاتھ آزاد کرانے کے لیے۔۔۔ مگر اس ظالم درندے کی جنونی گرفت کے آگے اس کی طاقت کام نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اس بار نہیں۔۔تجھے کیا لگا تھا تو مجھے مار کر چلی جائے گی اور میں آرام سے ”
تجھے جانے دوں گا۔۔۔۔ تیرا تو میں آج وہ حشر کرؤں گا کے روح تک کانپے
گی تیری۔۔۔۔“اس ظالم کی آنکھوں میں بدلے کی آگ بھڑکی۔۔۔۔وہ
اسکے نازک بازو کو جنونیت سے دبوچے کھڑا۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کا
دوپٹہ کھینچ کر اتارتے ہوئے۔۔۔۔دھاڑنے لگا۔۔۔

اس نے دوپٹہ دور پھینک دیا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کے نازک وجود کو
فرش پر گرا کر۔۔۔اس پر چڑھ گیا۔۔

کوئی ی بچاؤ۔۔۔ک۔۔۔کوئی ی۔۔۔بچاؤ۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔“وہ”
مسلسل مدد کی پکار لگانے لگی۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کے نعمان کے بعد اب وہ اپنے پھوپھا کی درندگی کا نشانہ بننے جارہی ہے۔۔۔۔

اس لمحے شدید غصہ آیا اپنی بے بسی پر۔۔۔

چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔"اس ظالم نے اسے قابو میں نہ آتے" دیکھ۔۔۔زوردار طمانچہ اس کے سیدھے رخسار پر مارا۔۔۔

مگر وہ اس طمانچے کی تکلیف سے خاموش نہ ہوئی ی۔۔۔

اس نے اپنے دانت اس ظالم کے ہاتھ پر گڑا ائے۔۔۔جس کی تکلیف سے وہ چیخ کر اپنا ہاتھ ہٹانے پر مجبور ہوا۔۔۔

اسی لمحے اس نے اپنی پوری طاقت کا استعمال کر۔۔۔اپنے وجود سے اسے نیچے دھکیلا۔۔۔اور اٹھ کر دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔

ابھی وہ دروازے سے دو قدم کی دوری پر تھی۔۔۔کے دروازہ باہر کی جانب سے کھلا۔۔۔۔

جو شخص سامنے سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔وہ ہکا بکا ہو کر۔۔۔۔اپنی جگہ پر ہی بت بن کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔

تو کون ہے؟؟۔۔"جمیل صاحب تیزی سے اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگے "۔۔۔مگر دروازے کے پاس بلیک ہوڈی اور وائی ٹ پینٹ میں کھڑے لڑکے کو دیکھ۔۔۔ان کے پاؤں رکے۔۔۔

انھیں خاصہ غصہ آیا کے یہ کون لڑکا ہے جوان کے پلان میں مداخلت کرنے چلا آیا ہے۔۔۔

وہ بپھر کر پوچھ رہے تھے۔۔۔

تیری موت۔۔"نہایت بھرم سے کہتے ہوئے۔۔۔اس نے اپنی پینٹ میں" لگی گن نکال کر۔۔۔اک لمحے کی دیری کے فائر چلادی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔انعم نے انھیں اپنا سیدھا ہاتھ پکڑ کر تڑپتا ہوا پایا۔۔۔

اس کا غصہ ابھی بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔اس نے پھر ایک بار گولی چلائی۔۔۔۔اس بار نشانہ ان کے پاؤں کا لیا۔۔۔۔

وہ زمین پر گر کر۔۔۔بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگے۔۔۔۔

کہاں مرئے ہوئے تھے تم لوگ؟؟۔۔۔اسے اندر کیسے آنا دیا؟"فائی رکی" آوازوں پر۔۔۔۔ تین لڑکے فوری طور پر اس کے پیچھے گھر میں آئے۔۔۔

اس نے پلٹ کر انھیں دیکھ۔۔۔شعلہ بار نگاہوں سے استفسار کیا۔۔۔

سر۔۔یہ تو میم کے انکل ہیں۔۔اس لیے ہم نے انھیں نہیں روکا" ۔۔۔"ان میں سے ایک ڈرتے ڈرتے بولا۔۔

اسے یہاں سے لے کر دفع ہوا بھی۔۔۔۔تم لوگوں سے تو میں بعد میں" نمٹوں گا۔۔"اپنی آنکھیں غصے کی شدت سے ایک لمحے کے لیے بند کیں۔۔

۔دیکھنے سے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی سعی کر رہا ہے۔۔۔

انعم کے سامنے ہی وہ لڑکے اس کے پھوپھا کو لے کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

وہ بت بنے کھڑی ہکا بکا نگاہوں سے دیکھتی رہی۔۔۔

اس نے آہستہ سے دروازہ بند کیا۔۔۔

وہ اب بھی شاکڈ کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

اسے تو یہی لگتا تھا کے وہ اکیلی ہے۔۔۔ مگر یہ حقیقت تو آج اس پر آشکار ہوئی ی کے وہ کبھی اکیلی تھی ہی نہیں۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے اس کا سائی یڈ میں پڑا دوپٹہ اٹھایا۔۔ پھر اس کے پاس آکر۔۔۔

دوپٹہ پھیلا کر اس کے سر پر ڈال دیا۔۔۔۔

اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں مقابل کے سفید چہرے و سرخ نگاہوں کو تکنے لگیں۔۔۔

کون تھا وہ اس کا؟؟۔۔۔

کون سہ رشتہ نبھار ہا تھا وہ اس سے؟؟۔۔۔

اور کیوں؟؟۔۔

کیوں خود تباہ کرنے کے بعد۔۔۔اس کی حفاظت کر رہا تھا؟؟۔۔۔

آخر چاہتا کیا تھا وہ؟؟۔۔۔

اب ایسا دوبارا نہیں ہوگا۔۔۔آرام سے رہو۔۔۔ڈرنے کی کوئی ی" ضرورت نہیں۔۔۔" دوپٹہ اوڑانے کے بعد۔۔۔وہ بہت دیر تک خاموش کھڑا اس کی بھیگی پلکیں۔ سرخ ناک۔۔۔خوفزدہ گرے آنکھیں تکتا رہا۔۔۔پھر ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔مانو ہمت جمع کی ہو اس سے بات کرنے کی۔۔۔۔پھر نرمی سے اسے حفاظت میں ہونے کی یقین دہانی کرانے لگا۔۔۔۔

اس لڑکی کا ذہن بالکل خالی تھا۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کے اگر نعمان ٹھیک وقت پر نہ آتا آج ۔۔۔۔۔تو کیا ہوتا۔۔۔

وہ پھر سے کسی کی درندگی کا نشانہ بننے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔تم نے مجھے کیوں بچایا؟؟؟" وہ پلٹ کر جانے لگا تھا۔۔۔کے اس" لڑکی کا سوال سن قدم از خود رکے۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر رنجیدہ سی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

آرام کرؤ۔۔۔"سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔وہ بغیر مڑے۔۔۔ سنجیدگی" سے کہتا ہوا۔۔۔گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

جبکے اس کے جانے کے بعد وہ مزید اپنے پاؤں پر کھڑی نہ رہ سکی۔۔۔

وہ گرنے والے انداز میں ٹھنڈے فرش پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔

جتنا وہ اپنے ماضی سے بھاگ رہی تھی اتنا ہی اس کا ماضی بار بار سامنے آرہا تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

انعم بیٹا میں بہت پریشان ہوں۔۔۔دو دن سے تمھارے پھوپھا کی کوئی ی" خبر نہیں۔۔۔۔ان کا فون بھی سوئی چ اف جارہا ہے۔۔۔اپنے کسی دوست سے ملنے گ ئی ے تھے۔۔۔۔ مجھ سے کہا تھا۔۔۔کے ایک دن بعد واپس

آجائیں گے مگر ابھی تک نہیں لوٹے۔۔"اس نے دودنوں سے خود کو گھر میں قید کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

کمرے کی سائیڈ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی روتی رہتی۔۔۔۔

وہ نعمان کے خوف کے سبب گھر سے باہر نکلنے کا تصور بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی۔۔۔خالی چھت کو تک رہی تھی کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔ سیل پر فائزہ بیگم بہت پریشان معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔ان کے شوہر دو دن سے گھر نہیں لوٹے تھے۔۔۔۔

ان کی بات سننے کے بعد۔۔۔اس کا دل چاہا وہ چیخ چیخ کر روئے اور انھیں سب کچھ بتادے۔۔۔ مگر پھر خیال آیا۔۔۔کیا وہ اس کی بات پر یقین کریں گی؟؟؟۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔

وہ کیا بتائے گی۔۔۔کے نعمان جیسے درندے نے اس کی عزت بچائی ی ان کے شوہر جیسے گھٹیا انسان سے۔۔۔۔۔اس پر یقین کرنا تو کجا۔۔۔۔۔یہ تو سنتے ہی وہ اسے پاگل تصور کریں گی۔۔۔۔۔۔۔

پھر وہ خود بھی تو نہیں جانتی نعمان کے گارڈز انھیں کہاں لے گ ئی ے ہیں۔۔۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔۔۔۔

"انعم۔۔۔تم سن رہی ہو ناں؟؟۔۔۔میں کیا بول رہی ہوں۔۔۔تم جواب کیوں نہیں دے رہیں؟؟۔۔تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟۔۔"انعم کا کوئی ی جواب نہ دینا انھیں مزید پریشانی میں ڈال رہا تھا۔۔۔وہ فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

"م۔۔۔میں ٹھیک۔۔۔بس تھوڑا گلا خراب ہے اس لیے
۔۔۔ب۔۔۔بولا۔۔۔نہ۔۔نہیں جا رہا۔۔۔"اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔بہانے بنانے لگی۔۔۔تا کے زیادہ بات نہ کرنی پڑے۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔چلو تم اپنا خیال رکھو۔۔۔میں پولیس کے پاس جا رہی ہی
"ہوں۔۔۔۔

پولیس؟؟"پولیس کانام سنتے ہی وہ خوف زدہ ہوئی"

ہاں بیٹا۔۔۔دودن گزرگ ئے ہیں۔۔۔مجھے ڈرلگ رہاہے کے خدا"
نخواستہ انھیں کچھ ہونہ گیاہو۔۔۔اس لیے پولیس کے پاس جارہی
ہوں۔۔۔بس دعاکرنا تمھارے پھوپھاجلدی صحیح سلامت مل
جائیں۔۔۔۔۔۔"انھوں نے کہنے کے بعد کال منقطع کردی۔۔۔جبکے وہ
اپناسر پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔

اگرپولیس کے پاس یہ معاملہ گیاتویقیناپولیس اس کے پاس بھی آئے
گی۔۔۔۔کیونکے جمیل صاحب اسی کے گھر آئے تھے۔۔۔۔

اگر آپی کی طرح انکل کے غائب ہونے کا الزام بھی میرے سر آگیا"
تو؟؟؟" وہ خوف سے بڑبڑائی ی۔۔۔۔ پھر اپنے بال بے بسی و غصے سے نوچنے
لگی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ بھوکی پیاسی خالی چھت کو نا جانے کب سے تک رہی تھی۔۔۔۔ کے
اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔۔

دروازے کے کھلنے کی آواز پر۔۔۔ اس نے دراز ے کی سمت دیکھا۔۔۔۔

اس کی گرئے آنکھیں دنیا جہاں سے بالکل عاری نظر آئی یں مقابل
کو۔۔۔۔ جیسے ان میں جینے کی اب کوئی ی چاہ ہی نہیں۔۔۔۔

یہ کھانا رکھ رہا ہوں یہاں۔۔۔۔ ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھالو۔۔"اس کی"
سوجھی گرے آنکھیں دیکھ۔۔۔وہ ایک دو ثانیوں کے لیے اسے ہی تکتا
رہا۔۔۔پھر بمشکل اپنی نظریں ہٹا کر۔۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑے شاپر سائیڈ
ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔نارمل انداز میں کہ کر۔۔۔۔باہر جانے لگا۔۔۔۔

مار کیوں نہیں دیتے ایک بار میں ہی مجھے؟؟۔۔۔"اس کے جملے"
سن۔۔۔مقابل کے قدم اپنی جگہ تھم گ ئ ے۔۔۔وہ پھر ہل نہ سکا۔۔۔

ایک دو لمحوں کے لیے مبہوت کھڑا رہا۔۔۔۔

میں نے پوچھا کیوں مجھے پل پل موت دے رہے ہو؟؟۔۔۔ایک بار میں" ہی مار کر کیوں قصہ ختم نہیں کرتے۔۔"اس بار وہ چیخ کر اپنے لرزتے وجود کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

کیونکے ہمارے درمیان رشتہ ہی ایسا ہے۔۔۔۔"اس نے پلٹ" کر۔۔۔۔مقابل حسینہ کو دیکھ۔۔۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

رشتہ؟؟۔۔۔۔کون سہ رشتہ؟؟۔۔۔۔سوائے ظالم و مظلوم" کے۔۔۔۔ہمارے درمیان کوئی ی نسبت نہیں۔۔۔"وہ چیخنے لگی تھی۔۔۔اور کیوں ناں چیختی۔۔۔۔ڈرتے ڈرتے بھی اب تھک گ ئی تھی

وہ۔۔۔۔۔

مارے گا ہی ناں وہ ظالم۔۔۔تو مار دے۔۔۔جان چھوڑے اس کی۔۔۔۔کم از کم یہ اس کے نزدیک سِسَک سِسَک کر جینے سے تو بہتر ہی ہو گا۔۔۔۔

تم تو بہت جلدی بھول گ ئی یں۔۔۔"اس نے عجیب سے لہجے میں" کہا۔۔۔۔جیسے طنز کر رہا ہو۔۔۔۔

ہلکی سی اس کے گلابی ہونٹوں کے کناروں پر مسکراہٹ بھی نمودار ہوئی ی۔۔جو ایک لمحے کے بعد ہی غائ ب ہو گ ئی۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔۔کس رشتے کی بات کر رہا تھا وہ۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی وہ لمبے قدم بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا انعم سے بات ہو سکتی ہے۔"ایک ن ئی ے نمبر سے کافی دیر" سے کال آ رہی تھی مگر اس نے ریسیو نہ کی۔۔۔۔

جب سیل بہت دیر تک بجتا رہا۔۔۔تو دل میں خیال آیا کے اٹھا کر دیکھ لے۔۔۔کہیں آفس سے کال نا آ رہی ہو۔۔۔۔۔

کال ریسیو کی۔۔۔تو اپنی پڑوسن شائستہ بیگم کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔جسے وہ فوراً ہی پہچان گ ئی تھی۔۔۔

جی شائستہ انٹی میں انعم ہی بات کر رہی ہوں۔۔۔"اس نے تیزی سے" کہا۔۔۔

انعم تمھاری پھوپھو کو ہم ہسپتال لے کر جارہے ہیں۔۔۔انھیں ہارٹ ''
اٹیک آیا ہے۔۔۔تم جتنی جلدی ممکن ہو یہاں آجاؤ۔۔۔۔۔''ان کی آواز
روہانسہ تھی۔۔۔

اپنی پھوپھو کی ہارٹ اٹیک کی اطلاع سن۔۔۔وہ ایک دو ثانیوں کے لیے سکتے
میں آگئی۔۔۔۔

فائزہ بیگم پھوپھو نہیں۔۔۔ماں جیسی تھیں اس کی۔۔۔

انھوں نے ہمیشہ اپنی بیٹی کی طرح اسے رکھا۔۔۔۔

ان کی محبت و شفقت ہی تو تھی جو وہ زندگی کی جانب واپس لوٹی۔۔۔ورنہ نعمان کے دیے گہرے زخموں نے تو اسے مار دیا تھا کب کا۔۔۔۔

اپنے بھوک پیاس سے نڈھال وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ابھی وہ اٹھی ہی تھی کے چکر آنے لگے۔۔۔۔

مجھے اپنی پھوپھو کے پاس جانا ہے۔۔۔"اپنی حالت کی پرواہ نہ کر۔۔۔۔یہ" کہتے ہوئے وہ اپنا پرس لینے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کی آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

پھر اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔۔

آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا پایا۔۔۔

ہاتھ میں ٹرپ لگ رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں اس کے علاوہ کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ حواس بحال ہوئے۔۔۔تو اپنی پھوپھو کا خیال آیا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے اٹھنے لگی۔۔۔

لیٹی رہو۔۔۔" ابھی وہ اٹھ کر بیٹھنے ہی لگی تھی کے وہ جانی دشمن کمرے میں "
داخل ہوا۔۔۔اس نے آتے ہی اپنی رعب دار آواز میں حکم صادر
کیا۔۔۔۔جسے وہ سن کر بھی اَن سنی کرتے۔۔۔اپنے ہاتھ سے ٹرپ کی
سوئی کو کھینچ کر ایک جھٹکے سے نکالتی ہوئی۔۔۔۔بیڈ سے اٹھی۔۔۔۔

مجھے اپنی بات دوہرانا پسند نہیں۔۔۔۔" وہ غصیلی سیاہ آنکھوں سے اس "
کے نازک و کمزور وجود کو گھورتے ہوئے۔۔۔۔ بپھر کر بولا۔۔۔۔

مگر وہ لڑکی اس کی وارننگ کو مکمل اگنور کر۔۔۔۔۔ بیڈ سے تیزی سے
اترئی ی۔۔۔۔

تین دن سے اس لڑکی نہ کچھ کھایا نہیں تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا جسم
نڈھال و کمزور پڑ چکا تھا۔۔۔۔

وہ اس قدر نڈھال تھی کے پاؤں فرش پر جمنے سے پہلے ہی جواب دے
گ ئی ے۔۔۔ اور اس کا کمزور وجود لڑکھڑا کر فرش پر گرنے لگا۔۔۔

کان میں ہڑتال ہے کیا؟؟۔۔۔یا نرمی سے کہنا سمجھ نہیں آرہا"
تمھیں؟؟؟"ابھی وہ گرتی۔۔۔۔اس سے قبل ہی اس دشمن جان نے اس
کے کمزور وجود کو سنبھالا۔۔۔۔ساتھ ساتھ وہ شدید سخت لہجے میں طنزیہ
استفسار کرنے گا۔۔۔

اگلے ہی لمحے کمرے میں ایک زوردار طمانچے کی آواز گونجی۔۔۔۔۔

زیادہ رحم دل بننے کا ناٹک مت کرؤ تم۔۔۔۔کم از کم میرے سامنے تو"
نہیں۔۔۔۔یہ سب تمھاری ہی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔"اس کا چھونا شدید
ناگوار گزرا اس لڑکی کو۔۔۔۔

۔۔اس کی وجہ سے اس کی بہن کا قتل ہوا۔۔۔اس کی عزت
گ ئی۔۔۔۔اس کی اولاد حرام قرار پائی ی۔۔۔اسے اپنی پھوپھو کے گھر جانا

پڑا۔۔۔پھوپھا کی گندی نظریں برداشت کرنی پڑئی یں۔۔۔پھر وہ ظالم بھی عزت لوٹنے کے درپے ہوا۔۔۔اب اس کی پھوپھو ہسپتال میں زندگی و موت کے بیچ لڑ رہی ہیں۔۔۔۔۔یہ سب کبھی ہوتا ہی نہیں اگر وہ اس کی زندگی میں نہ آتا۔۔۔۔

اور دنیا جہاں کے سارے ظلم اس پر ڈھانے کے بعد وہ دشمن جاں اب رحم دلی کا مظارہ کر رہا تھا۔۔۔دکھا رہا تھا جیسے پوری دنیا میں ایک وہی اس کا خیال رکھنے والا ہو۔۔۔

وہ تھک چکی تھی اب تو اس سے ڈرتے ڈرتے بھی۔۔۔۔

جسے اپنی زندگی سے کوئی ی پیار ہی نہ بچا ہو۔۔۔۔جو جینا ہی نہ چاہتا ہو۔۔وہ بھلا کیوں کسی سے ڈرئے؟؟۔۔۔۔

ناجانے اتنی ہمت کہاں سے آئی ی۔۔۔کے ہاتھ از خود ہی اٹھ گیا اس کا۔۔۔۔۔

اس نازک صفت نے اپنی پوری جان سے اس کے سیدھے رخسار پر طمانچہ مارا تھا۔۔۔۔۔

مارنے کے بعد بھی نہ وہ ڈرئی ی اور نہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

جب وہ لڑکی تھپڑ مار رہی تھی۔۔۔اسی لمحے کمرے میں زوبیر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

وہ تو ہکا بکا رہ گیا۔۔۔۔اس نڈھال لڑکی کو نعمان کے چہرے پر تھپڑ مارتا دیکھ۔۔۔۔

کس کی مجال تھی کے نعمان ولید کے سامنے بلند آواز میں بات بھی کر سکے۔۔اور اس نڈھال لڑکی کی جرأت۔۔۔۔۔کے اس نے تھپڑ ہی جڑ دیا تھا۔۔۔۔

۔اس کا گمان تھا اب نعمان اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔ویسے بھی برداشت کا مادہ نہیں رکھتا وہ شخص۔۔۔۔

مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب نعمان کو پلٹ وار کرنے کے بجائے۔۔۔خاموش کھڑا پایا۔۔۔۔

کیاوہ کھلی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا تھا؟؟۔۔۔ نعمان۔۔۔۔ نعمان ولید
اس گرے آنکھوں والی نڈھال لڑکی سے تھپڑ کھانے کے بعد بھی
۔۔۔۔ بغیر کوئی ی جوابی کاروائی ی کے خاموش کھڑا ہے۔۔۔۔

بس۔۔۔ اتنا ہی غصہ تھا مجھ پر؟؟۔۔۔ "اس نے کوئی ی پلٹ وار نہ "
کیا۔۔۔ وہ الگ بات ہے اس کی توقع کے بالکل بر خلاف عمل تھا انعم کی
جانب سے یہ۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کسی سے تھپڑ کھایا تھا۔۔۔ وہ بھی ایک لڑکی
سے۔۔۔۔ شدید ذلت محسوس ہوئی ی۔۔۔ مگر اس کے باوجود آنکھوں میں
کوئی ی غصہ نہ ابھرا۔۔۔۔ نہ طیش۔۔۔۔

بلکے الٹا وہ اس لڑکی کو طیش دلانے لگا۔۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔انعم نے پھر ایک بار زور سے تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔

اس بار وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔۔جیسے برداشت کیا ہو۔۔۔۔۔جیسے غصہ پیا ہو۔۔۔۔

"بس؟؟۔۔۔۔اتنا ہی؟؟۔۔۔۔"اس کے اکسانے والا انداز و جملہ سن۔۔۔زوبیر مزید حیرانی و پریشانی کے عالم میں اسے تکنے لگا۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔میں نے نہیں مارا تھا اپنی آپی کو۔۔۔میں کیسے مار سکتی تھی انھیں؟؟۔۔۔وہ تو میری ماں جیسی تھیں۔۔۔بھلا کوئی ی اپنی ماں کو بھی قتل کرتا ہے۔۔۔تم نے مجھے

تباہ کر دیا۔۔۔۔۔میری پوری زندگی خراب کرنے کے بعد اب مجھے اپنی رحم دلی دیکھا رہے ہو۔۔۔ سمجھتے کیا ہو تم خود کو؟؟۔۔۔"وہ طیش کے عالم میں اس کے چہرے پر تھپڑ برسانے لگی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اک لمحے کے لیے بھی رک نہیں رہا تھا۔۔۔۔جتنا شدید غم و غصہ بھرا تھا اس کے اندر۔۔۔۔وہ سب ان تھپڑوں کے ذریعے باہر نکلنے لگا۔۔۔۔۔

جب نازک ہاتھ تھک گ ئ ے مارتے مارتے اس ظالم کو۔۔۔۔تو اس کا گریبان پکڑ کر۔۔۔چیر دینے والی نظروں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔۔۔اس کے باوجود وہ دشمن جاں سے ڈر نہیں رہی تھی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں سوائے کدورت کے مقابل کو کچھ نظر نہ آیا۔۔۔

بس؟؟۔۔۔"وہ تو جیسے ابھی بھی اکسانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔جبکے" اس کے دونوں گال مکمل سرخ پڑ چکے تھے۔۔۔

ان میں آگ سی لگی ہوئی تھی۔۔۔

زوبیر سمجھ نہیں پایا تھا وہ لڑکا کر کیا رہا ہے۔۔۔

میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔ایک دن میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے" مار ڈالوں گی۔۔۔"اس کے اکساتے ہی۔۔۔وہ بپھر کر۔۔۔اپنے ہاتھوں کا گھونسہ بنا کر اسکے کشادہ سینے پر برسانے لگی۔۔۔۔۔۔۔وہ اتنی زور زور سے مار رہی تھی کے وہ پیچھے کی جانب جاتا جا رہا تھا۔۔۔

ویسے اس کا وجود بہت نڈھال تھا لیکن نعمان پر جو غصہ تھا وہ ہی آج اس کی طاقت بن گیا۔۔۔اس دشمن جاں سے لڑنے کی۔۔۔

میں مار ڈالوں گی تمھیں۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔میں مار ڈالوں گی تمھیں ایک" دن۔۔۔۔۔۔"وہ مارتے مارتے تڑپ کر اپنے پختہ عزم کا اظہار کرنے لگی

۔۔۔

وہ تھک چکی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ اب سرخ پڑھ گ ئ ے تھے۔۔۔

جسم ساتھ چھوڑنے لگا۔۔۔۔

آنکھوں کے آگے پھر اندھیرا سہ چھانے لگا۔۔۔۔

جب اسکی آنکھیں بند ہوتے اور ہاتھوں کو مقابل نے ڈھیلا پڑتے محسوس کیا۔۔۔تو فورا اس کی کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائل کر۔۔۔اسکے کمزور وجود کو فرش پر گرنے سے روکا۔۔۔۔

یہاں بیٹھو۔۔۔"اسے سہارا دے کر پاس رکھے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔"

زوبیر پانی دو۔۔۔"اس کے حکم صادر کرتے ہی زوبیر حواسوں میں" لوٹا۔۔۔ تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اسے پانی کا گلاس بھر کر دیا۔۔۔۔

پیو۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا پیو۔۔۔۔"نعمان نے ڈائی ریکٹ گلاس اس" کے گلابی ہونٹوں سے مس کر دیا تھا۔۔۔مگر وہ پھر بھی نہیں پی رہی تھی یہ دیکھ۔۔۔۔سخت لہجے میں آرڈر دینے لگا۔۔۔۔

انعم پانی پی لو۔۔۔اور تھوڑا کچھ کھا بھی لو۔۔۔۔پھر ہم تمھیں تمھاری" پھوپھو کے پاس لے چلیں گے۔۔۔وہ ہسپتال میں ہیں۔۔۔۔"وہ گرے آنکھوں والی لڑکی اس کے ہاتھ سے کبھی پانی نہیں پیے گی چاہے مر کیوں نہ جائے۔۔۔اس بات سے واقف تھا وہ۔۔۔۔

اس لیے زوبیر کو پانی کا گلاس تھما کر۔۔۔اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

زوبیر نے نہایت نرمی سے اس کے آگے پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔تو اسکی آنکھوں میں پھر ایک بار آنسوؤں کی لڑی سی لگ گئی۔۔۔۔

اس نے دانستہ طور پر اس کی پھوپھو کا ذکر کیا۔۔۔کیونکے یہی ایک چیز تھی جس سے اسے ایموشنل بلیک میل کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔

مجھے تم لوگوں پر یقین نہیں۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔بس تم لوگ" نکل جاؤ میری زندگی و میرے گھر سے۔۔۔اکیلا چھوڑ دو مجھے۔۔۔"۔۔۔نہاہت جھنجھلا کر چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں جھر جھر موتی برسا رہی تھیں۔۔۔۔جنھیں وہ خاموشی سے بیٹھ کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ہم چلے جاتے ہیں۔۔۔تم ریلیکس رہو۔۔۔۔۔اور کچھ" کھاپی لو۔۔۔۔۔اس طرح بھوکی پیاسی تم اپنے کمرے سے بھی نہیں نکل پاؤ گی جہلم جانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔"زوبیر نہایت نرمی سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

پی لو پلیز۔۔۔"اس بار اس نے ذرا منتی انداز میں کہا تو اس نے اپنے عنابی" لبوں سے پانی کا گلاس لگا لیا۔۔۔۔

یہ کھانا بھی کھالو۔۔۔۔ایسے میں گرما گرم ہے۔۔۔میری امی نے اپنے" ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔۔"امی کا لفظ سن۔۔۔اس کا دل نرم ہوا۔۔۔

امی؟؟۔۔۔"کتنے عرصے گزر گئی ے تھے۔۔۔۔اس نے اپنی ماں"
کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔کل مشہور ریسٹورنٹ سے لایا تھا مگر تم نے کھایا ہی نہیں اس لیے"
نعمان نے کہا کے اپنی گھر سے بنوا کر لاؤں۔۔۔شاید تم گھر کا کھانا، کھانا
چاہو۔۔۔ایک بار کھا کر دیکھو۔۔۔ کھانا بہت اچھا بناتی ہیں میری
امی۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔ تیزی سے سائیڈ ٹیبل پر
رکھا شاپر اٹھایا۔۔۔۔اور اس کے سامنے کھانے سجانے لگا۔۔۔۔

وہ تین دن کی بھوکی تھی۔۔۔ان کھانوں کی خوشبو سے ہی منہ میں پانی آنے
لگا تھا۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں وہ نعمان کو مارنے کے بعد بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس دشمن جاں کی پراسرار کالی آنکھیں اسی پر ٹکی تھیں اس کے باوجود اسے کوئی ی ڈر لاحق نہیں تھا۔۔۔

ان دونوں کے کمرے سے نکل جانے کے بعد۔۔اس نے کھانا شروع کیا۔۔۔

پھر پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر کے لیے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔۔اسے محسوس ہوا کے بہت زیادہ روتے رہنے کے سبب۔۔۔اس کی آنکھیں جل رہی ہوں۔۔۔

اس کا جسم خوراک ملتے ہی سن سہ پڑنے لگا۔۔۔۔پورے جسم میں سستی سی چھاگ ئی۔۔۔اور نیند نے اپنی آغوش میں بھر لیا۔۔۔

صرف پانچ منٹ بعد ہی وہ چونک کر اٹھی۔۔۔۔اس نے ان لائی ن ٹکٹ بک کی جہلم جانے کے لیے۔۔۔جو تین گھنٹے بعد کی تھی۔۔۔۔اسے جلد سے جلد ایئرپورٹ پہنچنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔اپنا ضروری سامان اٹھایا۔۔۔اور گھر سے نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔۔کے اس کے سامنے ایک سفید رنگ کی کار آکر رکی۔۔

کار کا شیشہ اترا۔۔۔تو نعمان کا سرخ و سفید چہرہ نظر آیا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔وہ منہ بسور کر دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

اندر آجاؤ۔۔۔۔ائی رپورٹ چھوڑ دوں گا تمھیں۔۔۔۔"اس نے" سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اتنی رات کو کوئی ٹیکسی یا رکشہ نہیں ملے گا تمھیں۔۔۔۔اور اگر مل بھی" گیا تو میں بیٹھنے نہیں دوں گا۔۔۔اس لیے میرے ساتھ چلو۔۔۔"وہ اس کی بات سن کر بھی اگنور کر رہی ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس بار وہ کار سے اتر کر۔۔۔اس کے پاس اپنے رعب دار انداز میں چلتا ہوا آیا۔۔۔۔

اس گرے آنکھوں والی لڑکی کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔۔ بھرم سے گویا ہوا۔۔۔۔کے اگر رکشہ یا ٹیکسی مل بھی گ ئی ے تو اس میں بیٹھنے نہیں دے گا اسے۔۔۔۔

وہ لڑکی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔کیوں اس کی زندگی میں زبردستی گھسنے کی کوشش میں لگا ہے وہ شخص؟؟؟۔۔۔۔

تم مجھے میرے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔؟؟۔۔۔جیسے پہلے غائب" ہو گ ئی ے تھے پلیز پھر سے غائب ہو جاؤ۔۔۔۔میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمھارے آگے۔۔۔۔مجھے میری زندگی آرام سے جی لینے دو۔۔۔۔اور اگر نہیں جینے دینا چاہتے تو مار کر ایک ہی بار میں ختم کر دو۔۔۔۔بار بار میرے سامنے آکر مجھے تکلیف مت دو۔۔۔۔۔ تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتا مجھے اذیت

ہوتی ہے تمھیں دیکھ کر بھی۔۔۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑتے ہوئے منتی انداز ور وہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔۔

وہ اس کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتی تھی بیچاری۔۔۔۔۔وہ ظالم سائے کی طرح پیچھے پڑا تھا اس کے۔۔۔۔

اس کے منتی جملے سننے کے باوجود بھی مقابل کی آنکھوں میں کوئی ی تاثر نہ ابھرا۔۔۔۔نہ ہی وہ پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے تم سے۔۔۔مجھے میری بات دوہرانا پسند" نہیں۔۔۔۔اندر بیٹھو فورا۔۔۔" کیا اس کا دل پتھر کا تھا؟؟۔۔۔وہ اس کی سخت مہری دیکھ۔۔۔یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

ایک وقت شاید پتھر کو بھی اس کے حال پر ترس آتا۔۔۔ مگر اس ظالم کو نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔"اس نازک صفت کو اپنی بات نہ مانتا دیکھ۔۔۔۔وہ جز بز" ہوا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔زبردستی اسے اپنی کار میں بیٹھانے لگا۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔"اس کا چھونا بھی جیسے عذاب" تھا۔۔۔۔شدید گھن آرہی تھی اسے۔۔۔اس ظالم کے وجود سے۔۔۔اسکی مہک سے۔۔۔اس کی کالی سیاہ بڑی آنکھوں سے۔۔۔۔۔

وہ اپنے بازو کو کار میں بیٹھتے ہی جھنجھلا کر۔۔۔شدید گھن کھاتے ہوئے ۔۔۔۔اپنے پرس سے رومال نکال کر رگڑ رگڑ کر صاف کرنے لگی۔۔۔۔

نعمان جب کار میں آکر بیٹھا تو وہ غصے سے اپنے بازو کا وہ حصہ رگڑ رہی تھی جو کچھ لمحوں قبل اس نے چھوا تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کا عمل ہی بتانے کے لیے کافی تھا کتنی شدید کدورت و نفرت ہے اس سے۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کے کناروں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔

اک دو ثانیوں کے لیے وہ اسے تکتا رہا۔۔۔پھر اپنے نیچے والے ہونٹ کو چباتے ہوئے۔۔۔سر نفی میں جھٹک کر کار اسٹارٹ کی۔۔۔۔

اب میرے پیچھے کیوں آرہے ہو؟؟"نعمان کے کار پارک کرتے ہی وہ"
تیزی سے اتری ی۔۔۔۔ابھی وہ ائی یر پورٹ میں داخل ہوئی ی تھی کے
اسے اپنے پیچھے اپنے دشمن جاں کے پرفیوم کی مہک محسوس
ہوئی ی۔۔۔جس پر اس نے فوری طور پر پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

کیونکے ہم چاہیں یا نہ چاہیں ہمارے راستے ایک ہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے"
کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کیا اس کا مطلب یہ میرے ساتھ جا رہا ہے؟؟"وہ الجھ کر شدید چڑتے"
ہوئے۔۔۔ہمکلام ہوئی ی۔۔۔

☺جاری_ہے#

۔۔۔اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

پیارے ریڈرز کیسے ہیں آپ؟؟۔۔امید ہے سردی کے مزے لے رہے ہوں گے۔۔۔۔

تھوڑی سی گزارش ہے آپ سے۔۔۔کے پلیز اپنا ریویو دیا کریں اپی پڑھنے کے بعد۔۔۔۔

آپ لوگ نہ تو آج کل لائی ک کر رہے ہیں نہ کمنٹس۔۔۔۔۔
پھر دوسری اپی آپ لوگوں کو جلدی چاہیے۔۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہو؟؟۔۔۔۔

تھوڑا تو خیال کریں سامنے والی کی محنت کا۔۔۔۔ایک لائی ک و کمنٹ میں کتنی دیر لگتی ہے۔۔۔پلیز اپنے ہاتھوں کو تھوڑی زحمت دے لیں۔۔۔۔

آپ کی رائی ٹر کو اس وقت سپورٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔اس لیے سپورٹ کریں۔۔۔۔وہ بھی دل کھول کر۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ اسے تکتا رہا۔۔۔۔پھر اپنے نیچے والے ہونٹ کو چباتے ہوئے۔۔۔سر نفی میں جھٹک کر کار اسٹارٹ کی۔۔۔۔

کار کے اسٹارٹ ہوتے ہی انعم کو وہ وقت یاد آیا۔۔۔۔جب وہ نعمان اور اپنی بہن کے ساتھ کار میں بیٹھ کر آئی س کریم کھانے گ ئی تھی۔۔۔

تب وہ پیچھے پیسنجر سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔نعمان کے ساتھ رخسار بیٹھی تھی فرنٹ سیٹ پر۔۔۔۔

گاڑی میں مسلسل ہنسی ٹھٹھا کی آوازیں گونج رہیں تھیں۔۔۔۔

تب وہ کافی ہنس مکھ مزاج، لطیفے سنا کر ہنسانے والا لڑکا ہوا کرتا تھا۔۔۔جبکے اس کی بڑی بہن کافی سنجیدہ مزاج تھی۔۔

تب نعمان اس سے پورے راستے چھوٹی بہن کی طرح باتیں کرتا ہوا ڈرائی یو کر رہا تھا۔۔۔

وہ بھی ایک وقت تھا۔۔۔اور یہ بھی ایک وقت ہے۔۔۔

جب رخسار کی جگہ وہ بیٹھی ہوئی ہے اس کے برابر میں۔۔۔۔

کاش رخسار کبھی نعمان سے ملی ہی نہ ہوتی۔۔۔۔وہ اس لمحے یہی سوچ کر اشک بہا رہی تھی۔۔۔۔

جبکے دوسری جانب بیٹھا شخص کنکھیوں سے اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔

رخسار کے بعد آج کتنے ہی سالوں بعد کوئی لڑکی اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔اور قسمت کا عجیب کھیل یہ تھا۔۔۔۔کے وہ لڑکی اس کی محبوبہ کی ہی چھوٹی بہن تھی۔۔۔۔

وہ رخسار کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا تھا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔اگر مجبور نہ ہوتا۔۔۔تو یقیناً اسے بھی نہ دیتا۔۔۔۔

پھوپھو پولیس کے پاس جانے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔اگر میں وہاں پہنچی اور پولیس نے مجھے پکڑ لیا تو۔۔۔"اس خیال کے آنے پر وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ جیل نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے خاصہ مجبوری کے عالم میں ۔۔۔برابر بیٹھے رعب دار شخص کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔

انکل کہاں ہیں؟"اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔"

اتنی مدھم آواز میں اس نے پوچھا تھا کے مقابل اس کی آواز ٹھیک سے سن ہی نہ سکا۔۔۔

"کچھ کہا تم نے؟؟"اس نے سنجیدگی سے۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔انکل کہاں ہیں؟؟۔۔"اس بار آواز کو کڑک کرنے کی کوشش کی۔۔۔تا کے مقابل یہ گمان نہ کرئے۔۔۔کے اب بھی اس کا کوئی ی خوف اپنے دل میں لیے ہوئے ہے۔۔۔۔۔جس پر اس لڑکے نے ابرو اچکا کر اسے بغور گھورا۔۔۔۔

"آرام سے پوچھو۔۔۔۔اگر جواب چاہیے تو۔۔۔۔"اس نے سخت مہری سے کہ کر۔۔۔۔سامنے کی جانب فوکس کیا۔۔۔

تمھیں سنائی ی نہیں دے رہا تھا اس لیے۔۔۔"وہ فوراذرا جھم کر" بولی۔۔۔۔

بہرا نہیں ہوں۔۔۔۔ بکری کی طرح مِن مِناؤ گی۔۔۔تو کہاں سے سنو" گا۔۔۔"سنجیدگی سے منہ بسور کر جواب دیا۔۔۔

جب چیخ رہی تھی تب کون سہ سنا تھا؟؟۔۔۔اور میرے نزدیک نہ صرف" تم بہرے بلکے عقل کے اندھے بھی ہو۔۔۔۔"پہلے جملے میں اس نے خاصہ گہرا طنز کیا تھا۔۔۔جسے سن کر بھی وہ اَن سنی کر گیا۔۔۔۔

لیکن اس لڑکی کے اگلے جملے نے مجبور کر ہی دیا تھا اس کی جانب متوجہ ہونے پر۔۔۔۔

اس نے گھور کر دیکھا۔۔۔ مگر مقابل بھی ڈٹ گ ئی۔۔۔۔دو منٹ تک بغیر پلک جھپکائی اس کی سیاہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔جوابی کاروائی ی کی۔۔۔۔ حتی کے آخر میں اس حسین دشمن جاں کو ہی نظریں پھیرنی پڑئی یں۔۔۔۔

یہ اس لڑکی کی فتح تھی مانا بہت چھوٹی سی۔۔۔ مگر اس کے لیے بہت اہمیت کی حامل۔۔۔۔

انکل کہاں ہیں؟؟"اس بار آواز کو نارمل رکھ کر پوچھا۔۔۔۔"

جہاں اس کمینے کو ہونا چاہیے تھا۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے جواب دینے لگا۔۔۔

اور کہاں ہونا چاہیے تھا؟؟" تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

میرے گھر کے قید خانے میں۔۔۔" بس اس کا جملہ سننا تھا کے پرانی تلخ" یادیں اسے گھرنے لگیں۔۔۔۔

وہ گھر۔۔۔

وہ اپنی چیخیں۔۔۔۔

نعمان کا کمرا۔۔۔

وہ بیڈ۔۔۔

وہ سفید چادر۔۔۔

وہ ٹوٹا ہوا لیمپ۔۔۔۔

وہ اپنی نس کاٹنا۔۔۔۔

ہر ایک چیز اس کی آنکھوں کے آگے چلنے لگی۔۔۔

اسے اچانک سانس لینے میں دشواری ہونا شروع ہو گ ئی۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو گہرے گہرے سانس بھرتے دیکھ۔۔۔اس نے فورا کار سائی یڈ میں یارک کی۔۔۔۔

کار کے سارے شیشے کھولے۔۔۔

پانی پیو۔۔۔"فورا اسے پانی کی بوتل دی۔۔۔ مگر اس نے غصے سے ہاتھ مار" کر نیچے کی جانب پھینک دی۔۔۔۔

پھر کار کا ڈور کھولنے لگی۔۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔اس لیے سیٹ بیلٹ نہیں کھل رہی تھی۔۔ساتھ ساتھ وہ کوشش کر رہی تھی خود کو نارمل کرنے کی۔۔۔ مگر وہ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔وہ فوری کار سے اتر کر۔۔۔اس کی سائیڈ آیا۔۔۔۔

آرام سے باہر آؤ۔۔سانس لو۔۔۔۔کچھ مت سوچو۔۔۔۔"اس حسین" نوجوان نے تیزی سے جھک کر۔۔۔اس کی سیٹ بیلٹ کھولی۔۔۔پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ باہر کھڑا کیا۔۔۔۔اور نہایت نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"جیسے ہی"
اس نے انعم کے سیدھے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا۔۔۔وہ غصے
سے۔۔۔پھولے ہوئے سانس کے ساتھ بمشکل چیخنے
لگی۔۔۔۔۔"ڈرتی۔۔۔ڈرتی۔۔۔نہیں ہوں۔۔۔۔میں تم
سے۔۔۔"ساتھ ساتھ مقابل کا اپنے چہرے سے ہاتھ بری طرح
جھٹکا۔۔۔۔

مجھ سے بعد میں لڑ لینا۔۔۔پہلے اپنی حالت دیکھو۔۔۔"خود ہی ایک قدم"
اس حسین گرے آنکھوں والی لڑکی سے دور ہو کر۔۔۔نرمی سے نصیحت
آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

"میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔۔"

اس کی ضرو۔۔۔ضرورت نہیں۔۔۔ہوتا رہتا ہے میر۔۔۔میرے ساتھ" ایسا۔۔۔"اسے ابھی بھی سانس لینے میں تھوڑی دشواری پیش آ رہی تھی۔۔۔۔بمشکل گویا ہوئی ی۔۔۔

پتا یے مجھے۔۔۔"مقابل کا جملہ سنتے ہی۔۔۔۔وہ حیرت سے اسے دیکھنے" لگی۔۔۔

وہ کیسے جانتا اِس بارے میں ؟؟۔۔۔

وہ دونوں پل پر کھڑے تھے۔۔۔۔

نہایت ہی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔

سامنے کی جانب دیکھنے پر۔۔۔روشنیوں کا خوبصورت شہر جگمگاتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

حیرت کے سبب وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔۔جبکے مقابل اس کی خوبصورت گرے آنکھوں میں چند لمحے دیکھنے کے بعد نظریں چورا گیا

تھوڑی دیر تک وہ دونوں خاموشی سے کھڑے تازہ ہوا کا لطف لیتے رہے۔۔۔

انعم کی حالت اب کافی بہتر ہو گ ئی تھی۔۔۔

چلیں۔۔۔"اس کی حالت بہتر ہو چکی ہے یہ دیکھ۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتے" ہوئے کار کی جانب بڑھا۔۔۔۔

یقین نہیں آتا میں اس درندے کے ساتھ ایک کار میں بیٹھ کر جانے کے" لیے تیار ہو رہی ہوں۔۔۔"وہ اپنی بے بسی پر سوائے دل جلانے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اپنی پھوپھو کی خاطر اسے کسی بھی طرح نعمان سے اس گھٹیا انسان کو چھڑوانا تھا۔۔۔۔جس کے سبب وہ خاموشی سے واپس کار میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس کا ہلکا سہ بھی احتجاج نہ کرنا مقابل کو حیران کر رہا تھا۔۔۔مگر ظاہر نہ ہونے دیا اس لڑکی پر۔۔۔۔

اس نے دانستہ طور پر میوزک اون کر دیا۔۔۔تا کے وہ لڑکی مزید جمیل صاحب کے متعلق کچھ نہ پوچھ سکے۔۔۔۔۔۔

تو ہی حقیقت

خواب تو۔۔۔۔

دریا تو ہی۔۔۔۔

پیاس تو۔۔۔

تو ہی دل کی بے قراری۔۔۔

تو سکوں۔۔۔۔

تو سکوں۔۔۔۔

گاڑی میں گانا چلتے ہی۔۔۔۔ماحول بجائے پر سکون ہونے کے پرانی میٹھی و تلخ یادوں کا دریا بن گیا۔۔۔۔

وہ نہیں سمجھ سکی۔۔۔اس نے وہ ہی گانا کیوں لگایا۔۔۔جو وہ رخسار کے لیے گاتا تھا۔۔۔

حتی کے آئی س کریم کھانے جاتے وقت۔۔۔اس نے نعمان کے ہم آواز ہو کر رخسار کو چھیڑنے کے لیے گایا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنی جان سے پیاری بہن کا مسکراتا ہوا سراپا گھوم رہا تھا۔۔۔۔

لمحہ لمحہ چلتیں تصویریں اس کی آنکھوں کے سامنے تھیں۔۔۔۔

کیسے نعمان نے اس کا شوخی سے دوپٹہ اپنے ہاتھ میں اٹھا کر چوما تھا۔۔۔کیسے اس کی بہن جھیپ کر دوسری جانب رخ کر۔۔۔ مسکرانے لگی تھی۔۔۔کیسے وہ نعمان کے ساتھ مل کر اس کی شرملی ادا پر ہنس رہی تھی۔۔۔۔

شدت سے سینے میں درد اٹھا۔۔۔اچانک اس کے خون میں لت پت لاش آنکھوں کے آگے آگ ئی۔۔۔۔

اس لڑکی نے فورا اپنا سر جھٹکا۔۔اگلے ہی لمحے گاڑی کی اسپیڈ محسوس ہوئی ی۔۔۔جو ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اس نے نعمان کی جانب پریشان ہو کر دیکھا۔۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔

اسٹیئرنگ اتنی زور سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔ جیسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دے گا۔۔۔۔

اس کا خوبصورت چہرہ مکمل سرخ تھا۔۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔ محسوس ہوا جیسے وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔۔

کار کی اسپیڈ مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ کار ایسے چلا رہا تھا جیسے روڈ پر اس کے علاوہ کوئی ی گاڑی ہی نہ ہو۔۔۔۔

گیم کھیل رہا GTA گاڑیوں کو کٹ مار کر اس قدر اسپیڈ میں نکلنے لگا جیسے اس وقت۔۔۔

اسپیڈ سلو کرؤ۔۔۔"وہ گانا بند کرتے ہوئے چیخی۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔تم تو ویسے بھی مرنا چاہتی تھی ناں؟؟۔۔۔"وہ بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔عجیب سے لہجے میں گویا ہوا۔

ہاں۔۔۔مرنا چاہتی ہوں۔۔۔مگر تمھارے ساتھ نہیں۔۔۔"وہ آنکھوں میں کدورت لیے تیزی سے بولی۔۔۔ساتھ ساتھ اوپر کے ہینڈل کو مضبوطی سے ایک ہاتھ سے پکڑا۔۔۔

موت تو بے معنی سی ہے تمھارے لیے۔۔۔جو جلدی آجائے یہی چاہتی ہو" تم۔۔۔تو ایک بے معنی چیز تو کر ہی سکتی ہو میرے ساتھ۔۔۔"نفرت کی

انتہااور کیاہو گی۔۔۔کے بے معنی چیز بھی اس کے ساتھ کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

تمھیں مرنا ہے تو شوق سے مرؤ۔۔۔مگر مجھے کار سے اتار"

دو۔۔۔۔۔میری پھوپھو کو اس وقت میری ضرورت ہے۔۔۔"اس نے نروٹھے پن سے کہ کر اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

وہ جیے یا مرے اسے کوئی پرواہ نہیں۔۔۔پہلے وہ یہی سوچا کرتی تھی۔۔۔۔

مگر اب حال تو یہ تھا کے کمبخت مر ہی جائے تو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔

اس کا جملہ سن۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔وہ دل جلے انداز میں مسکرا دیا۔۔۔۔

اگر وہ دیکھتی تو ضرور جان لیتی کس قدر شکوہ ابھرا تھا ان سیاہ آنکھوں میں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اب میرے پیچھے کیوں آرہے ہو؟؟"نعمان کے کار پارک کرتے ہی وہ تیزی سے اتری ی۔۔۔۔ابھی وہ ائی یر پورٹ میں داخل ہوئی ی تھی کے اسے اپنے پیچھے اپنے دشمن جاں کے پرفیوم کی مہک محسوس ہوئی ی۔۔۔ جس پر اس نے فوری طور پر پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

کیونکے ہم چاہیں یا نہ چاہیں ہمارے راستے ایک ہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے" کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

کیااس کامطلب یہ میرے ساتھ جارہاہے؟؟"وہ الجھ کر شدید چڑتے"
ہوئے۔۔۔ہمکلام ہوئی ی۔۔۔پھراس کے پیچھے تیزی سے چلتے
ہوئے۔۔۔"تم میرے ساتھ جہلم جارہے ہو؟؟"اس لڑکی کی آواز میں ہی
جھنجھلاہٹ نمایاں تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔تم میرے ساتھ جارہی ہو۔۔۔"وہ ہلکاسہ اس کی جانب مڑ"
کر۔۔۔بھرم سے جتاتے ہوئے گویاہوا۔۔۔

تم میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہے؟؟"وہ خاصہ بے زاری سے استفسار"
کرنے لگی۔۔۔۔

اس وقت پیچھے تم کھڑی ہو۔۔۔تم چاہو تو راستہ بدل سکتی ہو۔۔۔مجھے "
پرواہ نہیں۔۔۔۔۔" بے نیاز سے لہجے میں کہ کر۔۔۔وہ مڑ کر چل دیا۔۔۔

جبکے مقابل دانت پیستی اس کی پشت تکنے لگی۔۔۔۔۔

وہ بھلا کیسے راستہ بدل لے؟؟۔۔۔جہلم جانا اس وقت اس کے لیے سب
سے زیادہ ضروری تھا۔۔۔۔

ظالم نے آپشن بھی وہ دیا جو اختیار میں تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ پاؤں پٹکتی۔۔۔اس کے پیچھے چلنے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

کم از کم اس ظالم کا چہرہ فلائی ٹ میں تو نہیں دیکھنا پڑے گا" وہ یہ سوچ کر "
Econ- ہی سکون پا رہی تھی کے وہ بزنس کلاس میں بیٹھے گا۔۔۔جبکے وہ
میں۔۔۔۔ omy Class

مگر یہ سکون زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکا۔۔۔۔جب اپنی سیٹ پر پہنچ کر۔۔۔خود
سے پہلے اس حسین دشمن جاں کو بیٹھا پایا۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہی۔۔۔سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

جبکے وہ منہ بسورتی ائی یر ہوسٹس سے اپنی جگہ بدلنے کا مطالبہ کرنے لگی۔۔۔

میم سوری۔۔۔ مگر ساری سیٹ فل ہیں۔۔۔" وہ مہذب انداز میں "
معذرت کرنے لگی۔۔۔ جسے سن۔۔۔۔ وہ لڑکی مجبور ہو کر اس دشمن جاں
کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔۔

میں یہ اس کا پہلی بار سفر تھا۔۔۔اس کے Economy Class۔۔۔
لمبے پاؤں پھنس رہے تھے۔۔۔ وہ بالکل بھی کمفرٹیبل نہیں تھا۔۔۔ لیکن
اس کے باوجود چہرے پر کوئی ی شکن نہ تھی۔۔۔۔

کار کی نسبت فلائی ٹ میں وہ دشمن جاں زیادہ قریب تھا۔۔۔ جس کے سبب
انعم کا دل عجیب سی کیفیت کا شکار ہوا۔۔۔۔۔

وہ سکون نہیں پا رہی تھی۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا کہیں بھاگ جائے۔۔۔

مقابل کے پرفیوم کی مہک سے اس کا جی متلی ہونے لگا تھا۔۔۔ گھن آ رہی تھی اس کے وجود سے بھی۔۔۔۔

شاید دوسری لڑکیوں کے لیے وہ کوئی ی بہت حسین جمیل شہزادہ ہو۔۔۔۔ مگر اس کے لیے۔۔۔۔ صرف ایک درندہ تھا۔۔۔۔۔ جس سے کدورت بھی بڑی بلا کی تھی۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ بے چینی و بے قراری کے عالم میں بیٹھی رہی۔۔۔ وہ مسلسل اپنے پاؤں ہلا رہی تھی۔۔۔۔

پھر اچانک اس دشمن جاں کے چہرے پر نظر پڑی ی۔۔۔۔

جو آنکھیں موندے سکون سے سو رہا تھا۔۔۔اس کی پر سکونی دیکھتے ہی سینے میں آگ سی بھڑکی۔۔۔۔

کیسے اس کی پوری دنیا اجاڑ کر پر سکون بیٹھا تھا ظالم۔۔۔۔نہ کوئی ی خوف خدا ۔۔۔نہ کوئی ی شرم انسانی۔۔۔۔

ابھی تک دل نہیں بھرا کیا تمھارا؟؟۔۔۔"اپنے چہرے پر اس حسین لڑکی" کی آنکھوں کی تپش محسوس کرلی تھی مقابل نے۔۔۔

اچانک آنکھیں کھول کر۔۔۔۔مفاہمانہ انداز میں ایک ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔

اس کے اچانک آنکھ کھولنے پر وہ چونکی۔۔۔۔۔

صرف چند تھپڑ تمھارے گناہ کی سزا نہیں ہو سکتے۔۔۔یہ تم بھی جانتے"
"ہو۔۔۔

تواور کیا سزا دینا چاہتی ہو"اس کا لہجہ بڑا عجیب سہ تھا۔۔۔نہ شرمندہ نہ"
مغرور۔۔۔۔نہ سخت نہ لچکدار۔۔۔۔

میرے اختیار میں ہو۔۔۔تو چاکو سے تمھارا سینہ چاک کر دوں۔۔۔پھر"
تمھارا کلیجہ نکال کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلا
دوں۔۔۔۔تب شاید دل بھرے"آنکھوں میں شدید کدورت
ابھرئی۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ادا
کیا۔۔۔۔

اتنی سخت سزا دینے کے بعد بھی۔۔۔اس لڑکی نے شاید کا لفظ ادا کیا تھا۔۔۔یہ سن۔۔۔مقابل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

اور کیا ہو۔۔۔سینہ چاک کرنے کے بعد پتا چلے اندر تو زخم ہیں۔۔۔کافی" گہرے زخم۔۔۔۔ان زخموں پر پیپ پڑ چکی ہے۔۔۔کیڑے رینگ رہے ہیں۔۔۔۔اور کیا ہو۔۔چیل کوؤے بھی رد کر دیں یہ کہ کر۔۔۔کے اتنا مردار باسی نہیں کھاتے وہ۔۔۔۔"اس کے جملے مقابل کو حیران کر گ ئی ے تھے۔۔۔۔

وہ حیرت سے اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکنے لگی۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔پہلی بار ایک لمحے کے لیے ہی صحیح۔۔۔اس لڑکی نے محسوس کیا کے شدید رنج ہے ان سیاہ آنکھوں میں۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ نظریں چورا گیا تھا۔۔۔

وہ چند گھنٹوں کا سفر تھا۔۔مگر انعم کے لیے صدیوں کے برابر۔۔۔۔۔

ائیر پورٹ سے باہر نکلتے ہی۔۔۔اس نے تیزی سے ٹیکسی لی۔۔۔اور بغیر پیچھے مڑے ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ ہسپتال جانے لگی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

پورے راستے ایک ہی فکر ستا رہی تھی۔۔۔کے اگر پولیس نے اس سے پوچھ تاچھ کی تو وہ کیا جواب دے گی۔۔۔

وہ ہسپتال پہنچی۔۔۔تو شائستہ بیگم اسے مین گیٹ پر ہی مل گ ئ یں۔۔۔وہ دوائ یاں لینے جارہی تھیں۔۔۔

"انٹی۔۔۔پھوپھو کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟۔۔۔"

"اچھا ہوا انعم تم آگ ئ یں۔۔۔اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔ہوش میں نہیں آئ یں ہیں ابھی۔۔"انھوں نے انعم کو دیکھ سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

"شکر ہے خدا کا۔۔۔اور آپ کا بھی بہت شکریہ۔۔۔"وہ ان کے دونوں ہاتھ مشکور انداز میں پکڑ کر.... نم آنکھوں کے ساتھ گویا ہوئ ی۔۔۔

ارے شکریہ کی کیا بات ہے۔۔۔۔پڑوسی ہی پڑوسی کے کام آتا"
ہے۔۔۔۔اور فائزہ بیگم توسب کی مدد کرتی ہیں۔۔۔نہایت ہی نیک خاتون
ہیں۔۔ان کی ضرورت کے وقت کام آکر مجھے دل سے خوشی ہوئی ی
ہے۔۔۔۔"وہ فوراہی اس کے ہاتھوں کو جوابی انداز میں نرمی سے تھام کر
بولیں۔۔۔

تم اندر جاؤ۔۔۔میں ذرا دوائی ی لے کر آتی ہوں۔۔۔نرس نے لانے کے"
"لیے کہا ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ یہ مجھے دیں۔۔۔۔میں لے آتی ہوں۔۔آپ کا بہت"
شکریہ۔۔۔"اس نے دوائی ی کا پرچہ ان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر اندر چلی گ ئی یں۔۔جبکے وہ قریب کے میڈیکل اسٹور پر پہنچی۔۔۔

"یہاں قریب میں کوئی ی بینک ہے۔۔۔"اپنے پرس میں اچھی طرح چیک کیا۔۔۔کے شاید اس میں ہزار دو ہزار اور مل جائی یں۔۔ مگر نہ ملے۔۔۔۔

اس کے پاس چار ہزار تھے۔۔۔۔ باقی بینک میں پڑے تھے۔۔۔۔ جنھیں وہ یہاں آنے کی جلد بازی میں نکالنا بھول گ ئی۔۔۔۔۔۔
دوائی یاں بہت زیادہ مہنگی تھیں۔۔۔۔اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔اس نے دوکاندار سے پریشان ہو کر استفسار کیا۔۔۔۔

"قریب میں ATM ہے۔۔۔ مگر وہ کل سے کام نہیں کر رہا ہے۔۔۔"دوکاندار کے جواب دیتے ہی وہ مزید پریشان ہوئی ی۔۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ادھار کر لیں۔۔۔کل دے دیجیے"
گا۔۔۔"اسٹور کا مالک ایک نوجوان لڑکا تھا۔۔۔اس گرے آنکھوں والی
خوبصورت لڑکی کو پریشان ہوتا دیکھ۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے ادھار دینے کے
لیے تیار ہوا۔۔۔

تھینکس"وہ حسین لڑکی فوری مشکور لہجے میں۔۔۔۔ مسکرا کر گویا"
ہوئی ی۔۔۔

نو تھینکس۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے پیچھے سے کسی نے رعب دار"
مگر سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

وہ اس آواز کو بخوبی پہچانتی تھی۔۔۔

غصے سے جھنجھلا کر اس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔

آخر یہ کیوں پیچھے پڑ گیا ہے میرے؟؟" وہ دل ہی دل بڑبڑائی۔۔"

وہ برابر میں آکر کھڑا ہوا۔۔۔پیسے والٹ سے نکال کر۔۔دوکاندار کے آگے بڑھائے۔۔۔۔

مجھے تمھاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔" وہ تیزی سے دانت پیستے" ہوئے۔۔۔اس کی جانب متوجہ ہو کر بولی۔۔۔۔

غیروں سے ادھار کرنے کے بجائے۔۔۔۔مجھ سے کر لو۔۔۔۔" اس نے" سنجیدگی سے۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب تھا اس بات کا؟؟۔۔۔

کیا وہ خود کو اپنا کہہ رہا تھا؟؟۔۔۔

وہ ظالم اور اپنا؟؟۔۔۔۔کب؟؟۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔۔اور کیونکر ہوا؟؟۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔یہ تو ناممکن تھا۔۔۔۔

ابھی وہ جواب میں کچھ کہہ پاتی اس سے قبل ہی وہ لمبے قدم بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔آخر یہ شخص کیوں اس کی زندگی میں زبردستی گھسنے کی کوشش کر رہا ہے؟؟۔۔۔

چاہتا کیا ہے آخر؟؟۔۔۔

کیا اس کی زندگی تباہ و برباد کر کے بھی سکون نہیں ملا اسے؟؟۔۔۔۔

وہ پوری رات ہسپتال میں فائزہ بیگم کے ساتھ ہی رہی۔۔۔۔

فائزہ بیگم دوائیوں کے زیرِاثر نیند میں کبھی اس کا تو کبھی اپنے شوہر کا نام لیتیں۔۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ شرمندہ سی ہونے لگی۔۔۔۔

دوسرے دن صبح انھیں ہوش آیا۔۔تو انعم کو اپنے سامنے پا کر رونے لگیں۔۔۔۔

ہوا کیا تھا پھوپھو؟؟۔۔آپ کو اچانک ہارٹ اٹیک کیوں آیا؟؟۔۔۔آپ تو" بالکل ٹھیک تھیں جب میں یہاں سے گئی تھی۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

میں تمھیں کیسے بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔کے مجھ پر قیامت آن پڑی ہے۔۔"وہ"
بچوں کی طرح بلک بلک کر۔۔۔اس کے گلے لگے۔۔۔روتے ہوئے
بولیں۔۔۔

ایسا کیا ہو گیا ہے جو آپ اتنا رو رہی ہیں۔۔۔؟"وہ پریشان ہو کر ان کی کمر"
سہلاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھارے پھوپھا نے مجھے فون پر طلاق دے دی ہے۔۔۔میں برباد"
ہو گئی انعم۔۔میں برباد ہو گئی۔۔۔۔دیکھو ناں اس ظالم نے مجھے عمر
کے کس حصے میں لا کر۔۔۔تنہا چھوڑ دیا۔۔۔اب میں کیا کروں
گی؟؟۔۔۔میں نے اپنے ماں باپ بہن بھائی ی۔۔۔اپنا گھر رشتے دار اور
دوست سب چھوڑ دیا تھا صرف اس کی خاطر۔۔۔۔اور دیکھو اس نے میرے

ساتھ کیا کیا۔۔۔۔میں اب کس کے لیے جیوں؟؟۔۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی انعم کے ہوش اڑ ئے تھے۔۔۔۔۔

نعمان۔۔۔۔ظالم۔۔۔۔یہ کیا کیا تم نے؟؟۔۔۔۔میری زندگی تباہ" کی۔۔۔۔کیا کم تھا۔۔۔جو میری پھوپھو کی بھی کر ڈالی۔۔۔"وہ دل میں ہزاروں کوسے دینے لگی اس ظالم کو۔۔۔۔

اسے یقین تھا یہ طلاق نعمان نے ہی دلوائی ی ہے۔۔۔۔کیونکے جمیل صاحب اس کی قید میں تھے۔۔۔۔

مگر اس نے یہ عمل کیوں کیا؟؟۔۔۔ضرور اسے تکلیف دینے کے لیے۔۔۔۔یہ سوچتے ہوئے۔۔۔۔۔اس نے اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں نعمان ولید۔۔۔۔دیکھنا میں وہ دن لاؤں گی" تمھاری زندگی میں۔۔۔کے تمھیں میرے پیاروں کے ایک ایک آنسو کا حساب دینا ہو گا۔۔۔۔" وہ اپنی پھوپھو کو گلے سے ہٹا کر۔۔ان کے آنسو اپنے انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔۔پختہ عزم کرنے لگی۔۔۔۔کے ایک دن۔۔۔وہ ظالم بھی خون کے آنسو روئے گا۔۔۔۔

اس سے نفرت بھی اس قدر بلا کی تھی۔۔۔کے وہ نفرت کب طاقت بننے لگی وہ نہیں جانتی۔۔۔

کبھی یہی نعمان تھا جس کا وہ نام اپنے منہ سے مارے خوف کے ادا نہیں کر پاتی تھی۔۔۔اور آج بلا خوف اس کا پورا نام لے رہی تھی۔۔۔۔

کیوں نہیں جینا چاہتیں ؟؟۔۔۔کیا آپ بھول گ ئی یں آپ کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو پھو پھو میرا کیا ہو گا؟؟۔۔۔کیا یہ نہیں سوچا آپ نے ؟؟۔۔۔"اس نے روہانسہ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

"آپ کو جینا ہو گا۔۔۔۔ سمجھی آپ۔۔۔۔۔۔یہ زندگی جینی پڑے گی آپ کو اپنے لیے بھی اور میرے لیے بھی۔۔۔۔۔۔۔وہ شخص ویسے بھی آپ کے قابل نہیں تھا۔۔۔۔آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔بہت خوبصورت ۔۔۔۔آپ کو اس سے لاکھ گنا بہتر انسان مل جائے گا۔۔۔۔"وہ انھیں زندگی جینے کا حوصلہ دینے لگی۔۔۔۔جس کی انھیں اس لمحے سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔۔

اپنی پھو پھو کو سلانے کے بعد۔۔۔وہ چی ئی ر پر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر ہی گزرئی ی تھی کے شائستہ بیگم ناشتہ لے کر آئی یں۔۔۔۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ انٹی۔۔۔" وہ بہت مشکور تھی شائستہ بیگم کی۔۔۔۔۔

"ارے پھر شکریہ ادا کر رہی ہو۔۔۔۔ میں نے کہا ناں۔۔۔۔ ہم پڑوسی ہیں۔۔۔۔ اور مشکل کے وقت پڑوسی ہی پڑوسی کے کام آتا ہے۔۔۔ چلو۔۔۔ جلدی سے ناشتہ کرؤ۔۔" انھوں نے تھرماس میں سے چائے۔۔۔ کپ میں نکال کر مسکراتے ہوئے کہا.....

پھر اس کی جانب چائے کا کپ بڑھایا۔۔۔۔ جسے اس نے مسکراتے ہوئے لے لیا۔۔۔۔

"بسکٹ؟؟؟"

نہیں نہیں۔۔۔میرا ابھی بالکل دل نہیں چاہ رہا۔۔۔"اس نے فورا" مسکراتے ہوئے انکار کیا۔۔۔۔

یہیں رکھیں ہیں ٹیبل پر۔۔دل چاہے تو لے لینا۔۔۔اچھا۔۔۔میں فائزہ" باجی کو اٹھادوں؟؟؟"انھوں نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔انھیں سونے دیں۔۔۔ورنہ اٹھ کر پھر رونے لگیں" گی۔۔۔۔بڑی مشکل سے سلایا ہے میں نے انھیں۔۔۔۔"وہ فورا نفی میں گردن ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

چلو ٹھیک۔۔۔۔ویسے انھوں نے بتایا کے انھیں کیا ہوا تھا۔۔۔ مطلب" اچانک اٹیک کیوں آیا؟؟۔۔۔۔"شائستہ بیگم کے تجسس سے استفسار کرتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

انکل نے پھوپھو کو طلاق دی تھی فون پر۔۔۔۔وہ یہ صدمہ برداشت نہیں" کر سکیں۔۔۔اس لیے۔۔۔"کہیں ناں کہیں وہ فائزہ بیگم کی حالت کا ذمہ دار خود کو مان رہی تھی۔۔۔۔

نعمان کبھی انھیں طلاق نہ دلاتا۔۔اگر وہ اس کی پھوپھو نہ ہوتیں۔۔۔۔۔یقیناوہ اسے اذیت پہنچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ آہستگی سے رنجیدہ لہجے میں بتانے لگی۔۔۔

''او۔۔۔اللہ صبر دے۔۔۔۔مگر یوں اچانک طلاق کیوں دی؟''

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔''اس نے نظریں جھکائے جواب دیا۔۔۔۔پھر چائے کا'' کپ تیزی سے منہ سے لگالیا۔۔۔۔

مانا چائے کو حلق سے اتارنا بھی بہت بھاری تھا۔۔۔۔مگر اس کے لیے ضروری تھا کے کچھ کھائے پیے۔۔۔۔تب ہی تو وہ اپنی پھوپھو کا دھیان رکھ سکے گی۔۔۔۔

ہسپتال میں کچھ دن رہنے کے بعد وہ انھیں اپنے ساتھ کراچی لے آئی ی۔۔۔۔۔اسے یہی بہتر لگا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

انعم بات کر رہی ہیں؟؟۔۔"دوسری جانب سے پوچھا گیا۔۔۔"

جی جی۔۔۔میں انعم ہی بات کر رہی ہوں۔۔۔"اس نے تصدیق کی۔۔۔"

میں آپ کی والدہ کی نرس بات کر رہی ہوں۔۔۔یاد ہے آپ نے مجھے اپنا" نمبر دیا تھا کے اگر وہ لڑکا آئے جو آپ کی والدہ سے ملنے آتا ہے۔۔۔تو میں "اسے آپ کا نمبر دے دوں۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد ہے۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔"

جی۔۔۔تو وہ آیا ہوا ہے۔۔۔اسکے ساتھ وہ گرے آنکھوں والا بچہ بھی"
ہے۔۔۔۔میں نے نمبر دیا انھیں آپ کا۔۔۔ مگر اس لڑکے نے پرچی کو بغیر
دیکھے اپنی جیب میں ڈال لیا۔۔۔اور کہنے لگا کے اگر آپ کو اس سے ملنا ہے تو
"یہیں آجائیں۔۔۔۔وہ مل لے گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ان سے کہنا تھوڑا انتظار کریں۔۔۔میں آرہی"
ہوں"نرس کی بات سنتے ہی اس نے تیزی سے کہا۔۔۔۔

وہ پورے راستے یہی سوچتی رہی کے وہ شخص کون ہے آخر۔۔۔۔
کیوں وہ اس کی ماں سے ملنے آتا ہے؟؟۔۔۔

کیاوہ گرے آنکھوں والا بچہ۔۔۔اس کا اپنا بیٹا ہے؟؟۔۔۔

اگر وہ بچہ واقعی اس کا اپنا بیٹا ہوا تو وہ کیا کرے گی؟؟۔۔۔۔اب تو وہ بھی بڑا ہو گیا ہو گا۔۔۔کیا وہ سوال نہیں کرے گا کے کیوں اسے پیدا ہوتے ہی چھوڑ دیا۔۔۔کیا جواب دے سکے گی وہ اس کے سوالوں کا۔۔۔۔۔۔یہی سوچیں اسے پریشان کر رہی تھیں

میڈم ہسپتال آگیا'' ٹیکسی ڈرائی یور کے کہتے ہی وہ اپنے حواسوں میں '' لوٹی۔۔۔۔

یہ لیں۔۔۔''اسے پیسے دے کر تیزی سے ٹیکسی سے اترئی ی۔۔۔''

ناجانے کیوں دل ڈر رہا تھا اس بچے سے ملنے میں۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے خیال آیا کے اگر اس بچے نے ہاتھ تھام لیا مما مما کر کے ۔۔۔تو کیا چھڑا سکے گی؟؟۔۔۔یہ خیال آتے ہی پیشانی پر پسینہ آنے لگا۔۔۔

ضروری تھوڑی ہے کے وہ بچہ میرا۔۔۔میرا ہی ہو۔۔ہاں۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔"اپنے ڈر پر قابو پانے کے لیے خود کو تسلی دینے لگی۔۔۔۔

جب اپنی ماں کے وارڈ کے پاس پہنچی۔۔۔تو ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔جیسے بڑی ہمت جمع کی ہو اندر جانے کی۔۔۔۔

پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ی۔۔۔

یہاں تو کوئی ی بھی نہیں ہے۔۔۔"کمرے میں سوائے اس کی والدہ کے"
کوئی ی نہ تھا۔۔۔یہ دیکھ وہ فوراپلٹی۔۔۔۔

نرس۔۔۔۔وہ لڑکا کہاں ہے؟؟۔۔۔۔"اس نے نرس کو دوائی یاں لے"
جاتے دیکھ۔۔۔پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

وہ لڑکا تو چلا گیا۔۔۔"وہ نرمی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔"

مگر میں نے کہا تھا ناں۔۔۔کے میں آرہی ہوں۔۔۔میرا انتظار"
کرئے۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں نے کہا۔۔۔وہ انتظار کرنے کے لیے راضی بھی ہوا۔۔۔پھر"
میں اپنے کام میں لگ گ ئی۔۔۔جب واپس آئی ی تو وہ جا چکا
تھا۔۔۔"نرس نے بیچارگی والا چہرہ بنائے جواب دیا۔۔۔

"اوکے۔۔۔شکریہ۔۔۔"

اس کے دلی جذبات عجیب کیفیت کا شکار تھے۔۔۔وہ اس بچے سے ملنے میں
ڈر رہی تھی۔۔۔اور نہ مل پانے پر دکھی بھی ہونے لگی۔۔۔

بغیر ملے کیوں چلا گیا وہ شخص؟؟؟"وہ اسی الجھن میں اپنی والدہ کے پاس"
آئی ی۔۔۔

ابھی وہ ان کے پاس بیٹھی ہی تھی کے اس کی نظر اپنی والدہ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے پھولوں کے گلدستے پر لگی چٹ پر گئی۔۔۔

مجھے ایک ارجنٹ کام آگیا ہے۔۔۔تو میں آج آپ سے نہیں مل سکوں" گا۔۔۔"اس چٹ پر لکھی تحریر کو پڑھنے کے بعد۔۔۔وہ ان تازہ سفید پھولوں کو دیکھنے لگی جو وہ لڑکا اس کی والدہ کے لیے لایا تھا۔۔۔۔

کیا واقعی اسے کوئی ی کام آگیا تھا یا مجھ سے دانستہ طور پر نہیں ملنا چاہتا" وہ" اس گلدستے کو ہاتھ میں لے کر۔۔۔سوچتے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

بہت سارے سوالات تھے ذہن میں۔۔جن کے جواب فقط وہ پھول والا لڑکا دے سکتا تھا۔۔۔۔

جب سے محترمہ فائزہ کی طلاق ہوئی ی تھی انھوں نے خود کو کمرے میں قید کر رکھا تھا۔۔۔

وہ ایک کمرے میں رہ رہ کر ڈیپریشن کا شکار نہ ہو جائی یں یہ ڈر انعم کو ہر وقت پریشان کرتا۔۔۔۔

پہلے محترمہ فائزہ اس کا خیال رکھا کرتی تھیں۔۔۔۔ مگر اب وہ ان کا رکھتی۔۔۔۔

وہ ذرا بھی ہنس مکھ نہیں تھی مگر اپنی پھوپھو کی خاطر.... وہ ہر وقت اپنے چہرے پر بڑی سی مسکان سجائے رکھتی۔۔۔۔

جیسے بتانا چاہتی ہو سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔زندگی ختم نہیں ہوئی ی
ابھی۔۔۔۔۔

ان کا دکھ اس لڑکی کے دکھ کے آگے کچھ نہیں تھا۔۔۔سب سہنے کے باوجود
بھی اگر وہ لڑکی مسکرا سکتی تھی۔۔۔تو وہ کیوں نہیں؟؟۔۔۔۔

او۔۔نو۔۔۔کل مجھے آفس جانا ہے اور میرا پرس پھٹ گیا ہے۔۔اب میں ''
کیا کرؤں؟؟'' وہ اپنے پرس کو دیکھ رو تو سہ منہ بنا کر ابھی بول ہی رہی تھی
۔۔۔۔کے محترمہ فائزہ آہستگی سے گویا ہوئی یں۔۔۔''تو نیا لے لو مال سے
'' جا کر۔۔۔اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

میں اکیلے کیسے جاؤں گی؟؟؟" وہ پریشانی کے عالم میں انھیں دیکھتے
ہوئے۔۔۔۔بیچارگی سے بولی۔۔۔۔

اب ماشاءاللہ بڑی ہوگئی ہو تم۔۔۔۔۔پھر شاپنگ کرنا کوئی ی مشکل"
کام تھوڑی۔۔" وہ برابر میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں

۔۔۔۔

مگر۔۔۔آپ جانتی ہیں ناں مجھے خریداری کرنا بالکل نہیں آتا۔۔۔بلکے"
اتنی ساری چیزیں ایک ساتھ دیکھنے کے بعد مجھے سمجھ ہی نہیں آتا کیا
لوں۔۔۔" وہ منہ بسور کر کہنے لگی۔۔۔

ہر کام کرنے سے آتا ہے۔۔۔ایک دو بار جاؤ گی۔۔۔تو خود ہی سب سمجھ
آجائے گا۔۔۔۔کل آفس جانا ہے۔۔۔اس لیے ابھی مال سے جا کر لے
آؤ۔۔۔ورنہ کل کیا یہ پھٹا ہوا پرس لے کر جاؤ گی۔۔۔"

میں سوچ رہی ہوں سلائی ی کر لیتی ہوں۔۔۔ تھوڑا وقت تو نکال ہی دے
گا پھر۔۔۔۔جب تک آپ کی عدت بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔پھر آپ مجھے
دلا دیجیے گا۔۔"آخری جملہ وہ اپنی آنکھیں معصومیت سے ٹم ٹماتے ہوئے
۔۔۔ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

بڑا اچھا لگے گا سلائی ی ہوا پرس۔۔۔الگ ہی نمایا ہو گا۔۔لوگ ہنسیں
گے۔۔"وہ فوراً ہی اعتراضا گویا ہوئی یں۔۔۔

چلو اٹھو جلدی۔۔۔ایسے میں پانچ بجے ہیں۔۔۔۔جا کر لے آؤ مال"
سے۔۔۔"اس بار وہ ذرا سختی سے حکم صادر کرنے لگیں۔۔۔۔

"مگر مال سے بہت مہنگا ملے گا۔۔۔۔۔"

"تو؟؟؟۔۔"

تو میں قریب ہی ایک مارکیٹ ہے وہاں سے لے لیتی ہوں۔۔۔وہاں سے"
"مال کی نسبت سستا مل جائے گا۔

کوئی ضرورت نہیں۔۔ سستے کے چکر میں خوار ہونے کی۔۔۔۔۔میرا"
سب کچھ تمھارا ہی تو ہے۔۔۔اچھے مال سے لو جا کر۔۔۔۔"وہ ڈپٹ والے
لہجے میں حکم صادر کرتے ہوئے۔۔۔۔

میرا ہے تب ہی تو سنبھال کر رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔پھر میرے کندھوں" پر ابھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔۔۔اسے پورا کرنے میں ان پیسوں کی بہت ضرورت پڑے گی۔۔۔اس لیے فضول خرچی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔" وہ خاصہ ذمہ دار بنتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کون سی ذمہ داری؟؟" محترمہ فائزہ الجھ کر۔۔۔۔"

آپ کی دوسری شادی کی۔۔۔اور کون سی۔۔۔" وہ لاپرواہی سے جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔جبکے علم تھا کے مقابل کی جانب سے سخت رد عمل مل سکتا ہے۔۔۔۔

انعم" وہ سختی سے گھورتے ہوئے۔۔۔"

"کیا انعم؟؟۔۔۔زندگی چلتے رہنے کا نام ہے۔۔۔۔"

مجھے کوئی دوسری شادی نہیں کرنی۔۔۔۔اور اب یہ بات دوبارا مت" کرنا۔۔۔" وہ خاصہ سخت لہجے میں تاکید کرنے لگیں۔۔۔۔

کیوں ناں کرؤں؟؟۔۔" وہ معصومانہ انداز میں استفسار کرتے" ہوئے۔۔۔۔

بس کہ دیا ناں۔۔۔اب خاموشی سے جاؤ مال۔۔۔اور اپنا پرس لے کر" آؤ۔۔۔۔" وہ غصے سے حکم صادر کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔

آپ کتنا بھی بھاگ لیں۔۔۔آپ کے حصے کی خوشی۔۔۔میں آپ کو"
دلوانے کی پوری کوشش کرؤں گی۔۔۔"ان کے جانے کے بعد۔۔۔وہ
پختہ عزم کرتے ہوئے۔۔۔افسردگی سے مسکرا کر۔۔۔خود ہم کلام
ہوئی ی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ مال میں اپنے لیے پرس دیکھ رہی تھی۔۔۔کے سامنے سے اچانک
بے دیھانی میں ایک شخص سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

سوری۔۔۔"اپنا سر ہلکے سے مسلتے ہوئے جب اوپر کی جانب نظر"
کی۔۔۔۔تو سامنے کھڑا شخص ایسے ڈر کر پیچھے ہوا۔۔۔جیسے اس نے کوئی ی
بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔۔

وہ اس قدر ہڑ بڑایا تھا۔۔۔کے پیچھے کی جانب فرش پر گرا۔۔۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟؟؟" وہ گرے آنکھوں والی لڑکی فوراہی اسے اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے۔۔۔ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

"رخس۔۔۔رخسار۔۔۔" وہ شخص ہلکے سے بڑ بڑایا۔۔۔۔پھر تیزی سے پیچھے کی جانب ہوا۔۔۔ جیسے ڈر رہا ہو اس سے۔۔۔۔

"میں رخسار نہ۔۔۔۔۔۔" اس چوبیس سالہ لڑکے کا ری۔ایکشن دیکھ ۔۔۔وہ سمجھ گ ئی تھی کے وہ اسے رخسار سمجھ کر ڈر رہا ہے۔۔

ابھی وہ بتا پاتی کے وہ رخسار نہیں انعم ہے اس کی چھوٹی بہن۔۔۔۔اس سے قبل ہی وہ لڑکا جو سفید پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔۔۔۔ تیزی سے

کھڑے ہو کر۔۔۔اسے دھکا دیتے ہوئے۔۔۔اپنے لیے راستہ بنا کر ۔۔۔۔بھاگ گیا۔۔۔۔۔

وہ اتنی جلد بازی میں بھاگا تھا کے گرتے وقت اس کا چشمہ جو فلور پر گرا تھا وہ تک اٹھانے کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی؟؟۔۔۔۔عجیب پاگل تھا۔۔۔بات بھی پوری نہیں" سنی۔۔۔"اچانک ملے دھکے کے سبب۔۔۔وہ پیچھے کی جانب گرئی ی تھی۔۔۔خود کو سنبھال کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اپنی کونی پر لگی چوٹ کو دیکھ۔۔دانت پیستے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

کیا یہ مجھے رخسار آپی سمجھ کر ڈر کر بھاگا ہے؟؟۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔ضرور" کچھ گڑبڑ ہے۔۔۔مجھے پیچھے جانا چاہیے اس شخص کے۔۔۔"اگلے ہی لمحے

اس کا ذہن کام کیا۔۔اپنی چوٹ کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔۔وہ لڑکا جس سمت بھاگا تھا اسی سمت دوڑ ئی ی۔۔۔۔۔

کافی دیر تک ڈھونڈتی رہی۔۔۔ مگر وہ شخص تو مانو غائ ب ہو گیا ہو۔۔۔۔

سب جگہ ڈھونڈنے کے بعد وہ واپس اسی جگہ آئ ی جہاں وہ اس چشمے والے لڑکے سے ٹکرائ ی تھی۔۔۔۔تب اس کی نظر فلور پر پڑے ٹوٹے ہوئے چشمے پر گ ئ ی۔۔۔

اس نے چشمہ اٹھا کر۔۔۔اسے اپنی قمیض کے گلے میں اٹکا لیا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

محترمہ فائزہ نیوز سن رہی تھیں۔۔۔جبکے انعم سیب کاٹ کے۔۔۔پلیٹ میں سجا کر۔۔۔۔انھیں دینے لائی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ دے کر پلٹنے ہی لگی تھی۔۔کے کانوں کی سماعت سے نعمان کی منگنی کی خبر ٹکرائی۔۔۔۔

اس نے فوری مڑ کر ٹی۔وی کی اسکرین دیکھی۔۔۔۔جس پر نعمان سفید رنگ کا خوبصورت ڈریس پہنے مسکراتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کی منگیتر علشبہ بھی۔۔۔۔۔

دونوں کو ایک دوسرے کی انگلی میں انگوٹھی پہنانے کی رسم۔۔۔نیوز میں دیکھ۔۔۔وہ غمگیں ہو گئی۔۔۔۔

ناجانے کیوں شدید درد اٹھا سینے میں۔۔۔۔

اس کی پوری زندگی تباہ و برباد کر۔۔۔وہ ظالم اپنی ن ئی ی خوشحال زندگی شروع کرنے جارہا تھا۔۔۔۔وہ کیسے دکھی نہ ہوتی۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ ٹی۔وی کی اسکرین کو تکتی رہی۔۔۔۔۔کیا کچھ نہیں تھا ان نگاہوں میں۔۔۔حسرت۔۔۔غم و غصہ۔۔۔رنج۔۔۔

دکھ۔۔۔۔پچھتاوے۔۔۔۔

ٹی۔وی کی اسکرین اچانک اف ہوئی ی تو وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔محترمہ فائی زہ نے دانستہ طور پر ٹی۔وی بند کر دیا تھا۔۔۔۔

یہ چوٹ کیسے لگی؟؟"ان کی اچانک اسکی کونی پر نظر پڑئی ی۔۔تو فکر مند" لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔۔

ایک پاگل سے ٹکر ہو گ ئی تھی مال میں۔۔۔آپ یہ" چھوڑئی یں۔۔۔۔سیب کھا کر پیٹ کو تھوڑا آسرا دیں۔۔۔۔تب تک میں کھانا بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر انھیں اس شخص کے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔کے وہ پریشان ہو جائی یں گی۔۔۔۔

پہلے اس چوٹ پر دوائی ی لگاؤ۔۔۔"وہ محبت سے فکر مند ہو کر" بولیں۔۔۔۔

میں ابھی لگا لیتی ہوں۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"ان سے مسکراتے" ہوئے کہ کر۔۔۔وہ کچن میں چلی آئی ی۔۔۔۔

بھلا اتنی سی چوٹ سے مجھے کیا ہونے لگا۔۔۔اس سے کہیں گہرے زخم" روح پر لگے ہیں۔۔۔ جن کا مرہم نہیں ملتا مجھے۔۔۔۔" وہ کچن میں آکر۔۔۔اپنی چوٹ دیکھ۔۔۔۔دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔۔۔۔پھر شدتِ غم سے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

آج وہ کافی دنوں بعد آفس آئی ی تھی۔۔۔۔۔

میڈم کیا آپ کو ذرا بھی علم ہے کے آفس میں بغیر کوئی ی ایپلیکیشن" دیے۔۔۔آپ کتنے دنوں سے غائب ہیں؟؟۔۔۔"مسٹر یوسف کا پارہ کافی ہائی ی تھا۔۔۔وہ اسے دیکھ۔۔۔ برہمی سے گویا ہوئے۔۔۔

سوری سر۔۔۔میری پھوپھو کی اچانک طبیعت خراب ہو گ ئی تھی۔۔۔"وہ نظریں جھکا کر معذرت طلب کرنے لگی۔۔۔

تو میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔مجھے بھی آگے جواب دینا پڑتا ہے۔۔۔کم از کم لیف تو دینی چاہیے تھی ناں آپ کو۔۔۔"وہ برہم ہو کر کہتے ہوئے۔۔۔اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی فائ ل اٹھانے لگے۔۔۔

سر آئی یندہ خیال رکھوں گی۔۔۔"اس نے شرمندگی سے۔۔۔مدھم آواز میں جواب دیا۔۔

وہ تو رکھیں گی ہی۔۔۔جب سیلری کٹے گی۔۔۔"نروٹھے پن سے کہتے ہوئے۔۔۔انھوں نے ہاتھ میں پکڑئی ی فائ ل کھولی۔۔۔

اب میرا منہ مت دیکھیں۔۔۔کام کریں جا کے۔۔۔۔سَنی پروجیکٹ کی" فائی ل چار بجے سے پہلے مجھے اپنی ڈیسک پر چاہیے۔۔۔"وہ ابھی بھی نظریں جھکائے شرمندہ سی کھڑی ی تھی کے وہ فائی ل سے نظر اٹھا کر۔۔۔اس کی جانب غصیلی نگاہ سے دیکھتے ہوئے۔۔۔حکمانہ انداز میں بولے۔۔۔

جی۔۔۔سر۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر جانے ہی لگی تھی۔۔۔کے پیچھے" سے مسٹر یوسف نے آواز دے کر روکا۔۔۔

"مس انعم"

یس سر؟۔"وہ تیزی سے پلٹ کر۔۔۔۔"

اس فائل پر مجھے باس کا سائن چاہیے۔۔۔کیا آپ کروا کر لا دیں گی؟"انھوں نے ہلکی سی لچکدار آواز میں استفسار کیا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔"ان کی بات سن۔۔۔وہ تھوڑا ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی ی۔۔۔

یہ لیں۔۔۔اور ذرا جلدی۔۔۔"انھوں نے فائل اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم"اس نے فائل ان کے ہاتھ سے لی۔۔۔اور کیبن سے باہر نکلی۔۔۔"

وہ پہلی بار CEO کے کیبن میں جانے والی تھی۔۔۔

فلور نہیں دیکھا تھا۔۔۔ 5th اس نے ابھی تک

آج کل کے لوگ کتنے بے حس ہو گئے ہیں۔۔۔ کسی کی مجبوری" سمجھتے ہی نہیں۔۔۔۔"۔۔۔۔فائل ہاتھ میں لیے وہ بڑبڑاتی ہوئی لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔۔

پانچوے فلور پر پہنچی۔۔۔تو آگے ہی گارڈز کھڑے نظر آئے۔۔۔

میں باس کی سیکرٹری ہوں۔۔۔ کیا کام ہے آپ کو مجھے بتائیں"انعم " گارڈز کے پاس سے گزر کر اندر ہی بڑھی تھی۔۔کے سامنے سے آکر ایک خوبصورت سی لڑکی نے اسے روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں آرکیٹیکچر ڈیپارٹمنٹ سے آئی ہوں۔۔۔مجھے اس فائل پر سر کا" سائن چاہیے۔۔۔"اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔

اوکے۔۔۔آپ جائیں۔۔۔"وہ اس کے لیے راستہ چھوڑتے" ہوئے۔۔۔نرمی سے مسکرا کر بولی۔۔۔

تھوڑا نروس ہو کر۔۔۔اپنے نیچے کے ہونٹ چباتے ہوئے۔۔۔وہ شیشے کا دروازہ نوک کرنے لگی۔۔۔

کمنگ۔۔۔"اندر سے اجازت ملنے پر۔۔۔وہ دروازہ کھول کر اندر داخل" ہوئی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی۔۔۔اسے ایک لڑکا بلیک پینٹ کوٹ زیب تن کیے کھڑکی کے پاس کھڑا نظر آیا۔۔۔

اس کی پشت تھی انعم کی جانب۔۔۔۔

آفس کافی بڑا تھا اور خوبصورت بھی۔۔۔۔

وہ لڑکا پیچھے سے دیکھنے پر اسے جانا پہچانا محسوس ہوا۔۔۔

وہ آہستگی سے اندر چلتی ہوئی ی آئی ی۔۔

سر۔۔۔۔" پانچ منٹ گزر چکے تھے مگر وہ لڑکا ایسے کھڑا تھا جیسے اسے "
معلوم ہی نہیں۔۔۔کے کوئی ی پیچھے اس کا منتظر بیٹھا ہے۔۔۔

وہ ذرا جلد بازی میں تھی۔۔۔اسے پیپر پر سائن کروانے کے بعد اپنا پروجیکٹ چار بجے سے پہلے کمپلیٹ بھی کرنا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے مسٹر یوسف کی برہمی کا پھر سے سامنا کرنا پڑے۔۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے آہستگی سے مخاطب کیا۔۔۔

یس۔۔۔"وہ شخص پلٹا۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اس کی گرے آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔۔

نع۔۔۔نعمان۔۔۔"شاکڈ کے مارے اس کا نام از خود منہ سے ادا ہوا۔۔۔"

اسے یقین نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔۔۔کے جس آفس میں وہ جاب کر رہی ہے اس کا سی۔ای۔او نعمان ولید ہے۔۔۔۔

شکر۔۔۔۔تمھیں پینک اٹیک نہیں آیا مجھے دیکھ کر۔۔۔۔لگتا ہے اب" عادی ہوتی جارہی ہو میری۔۔۔"اس نے خاصہ سنجیدگی سے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مانا اس نے سنجیدگی سے کہا تھا مگر مقابل کھڑی اس لڑکی کو گمان ہوا۔۔۔۔ کے وہ مزاق اڑا رہا ہے اس کا۔۔۔۔۔۔

تو یہ سب تمھارا ٹریپ تھا؟؟۔۔"اچانک اتنے سالوں بعد ای میل پر" رخسار کو جاب ملنا۔۔۔رخسا کی جگہ اس کا جاب کے لیے اپلائے کرنا۔۔۔اس کا کراچی شفٹ ہونا۔۔۔۔نعمان کے آفس میں جاب

کرنا۔۔۔یہ سب اس ظالم کا بچھایا جال ہے۔۔۔یہ سوچ۔۔۔۔۔اس نے خوف کے مارے پیچھے کی جانب قدم لیتے ہوئے۔۔۔۔اس کی پراسرار کالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ لڑکا واقف تھا مقابل پوچھ نہیں رہی۔۔۔۔۔وہ تو صرف تصدیق کر رہی ہے۔۔۔۔

جو چاہے سمجھو۔۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ سینے پر بھرم سے باندھتے" ہوئے۔۔۔۔اپنی ڈیسک سے ہلکا سہ کمر کو ٹیک لگا کر۔۔۔۔لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

لاؤ۔۔۔فائل دوسائن کر دیتا ہوں۔۔۔" مقابل کے چہرے کے "
رنگ اڑئے دیکھنے کے باوجود۔۔۔۔۔وہ لاپرواہی سے ایک ہاتھ فائل لینے
کے لیے اس کی جانب آگے بڑھاتے ہوئے۔۔۔کہنے لگا۔۔۔۔

نعمان ولید کوئی ی عام انسان نہیں۔۔انعم واقف تھی نہ اس کی دشمنی اچھی
ہے۔۔۔۔نہ دوستی۔۔۔۔

اس کی بہن کو کیا ملا اس سے محبت کر کے۔۔۔سوائے درد بھری موت
کے۔۔۔۔

وہ اس سے کسی قسم کا کوئی ی رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔لیکن جتنا وہ
دور بھاگ رہی تھی اس شخص سے۔۔۔اتنا ہی وہ قریب آرہا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیوں اب پیچھے پڑ گیا ہے اس کے ؟؟۔۔۔

اسے دیکھتے ہی وہ فیصلہ کر چکی تھی کے ایک لمحہ بھی مزید اب اس جگہ نہیں رکے گی۔۔۔۔

وہ فائی ل کو غم و غصے کی ملی جھلی کیفیت میں پکڑ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے سامنے ہی دو ٹکڑے کرنے لگی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے کھڑا تکتا رہا۔۔۔۔مقابل کو روکنے کی کوشش بھی نہ کی۔۔۔

اس دشمن جاں کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے۔۔۔۔فائی ل کے دو ٹکڑے کر دینے کے بعد۔۔۔انھیں ہوا میں اوچھال دیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس لڑکے پر کاغذ کی برسات ہونے لگی۔۔۔۔

اس نے فائی ل کو پھاڑ کر اپنے عمل سے بتادیا تھا کے وہ اس سے ڈرنے والی نہیں۔۔۔اور نہ ہی وہ اس کے آفس میں جاب کرنے والی ہے۔۔۔۔

پھر بھرم سے مڑ کر جانے لگی۔۔۔

میں نے ابھی تمھیں جانے کی اجازت نہیں دی۔۔۔"ابھی وہ دروازے" تک بھی نہ پہنچی تھی۔۔۔۔کے پیچھے سے آنے والی رعب دار آواز نے اس کے قدموں کو رکنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

تمھاری اجازت کی ضرورت ہے بھی نہیں مجھے۔۔۔۔"وہ پلٹ" کر۔۔۔آگ بگولہ ہو کر خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

پھر بغیر اس ظالم کے جواب دینے کا انتظار کیے۔۔۔ باہر جانے لگی۔۔۔۔

نعمان کو دیکھتے ہی اس لڑکی کا غم و غصہ آسمانوں سے باتیں کرنے لگتا تھا۔۔۔۔

شاید آپ بھول رہی ہیں مس انعم۔۔۔ آپ میرے آفس میں جاب کرتی ہیں اب۔۔۔۔" ابھی اس نے ہینڈل پکڑا ہی تھا شیشے کے دروازے کا۔۔۔ کے برق کی پھرتی سے آکر۔۔۔ اس لڑکے نے اپنا ہاتھ دروازے پر رکھ کر اسے کھلنے سے روکا۔۔۔۔

اس کے اچانک عمل پر۔۔ وہ چونک کر اپنے نزدیک کھڑے اس پراسرار کالی آنکھوں والے شخص کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی ی جاب نہیں کرنی یہاں۔۔۔میں آج ہی استعفی دے دوں" گی۔۔۔۔" مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔وہ چیختے ہوئے۔۔ اعلانیہ گویا ہوئی ی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تو دس لاکھ روپے بھی تیار رکھنا پھر۔۔۔"اس نے" دروازے سے ہاتھ ہٹا کر۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔

دس لاکھ؟؟۔۔۔کس بات کے؟؟" وہ الجھی۔۔۔۔"

تم نے کنٹریکٹ سائی ن کیا ہے۔۔۔۔اگر پانچ سال سے پہلے تم نے یہ" جاب چھوڑئی ی تو تم دس لاکھ جرمانہ دو گی۔۔۔اب اگر تمھارے پاس دس

لاکھ ہیں۔۔۔تو بالکل مس انعم آپ فری ہیں۔۔۔جائیں۔۔۔دروازہ یہ رہا۔۔۔اور اگر نہیں۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے۔۔۔وہ قریب آیا۔۔۔اور سختی سے اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر "کہا۔۔۔"تو جو کاغذ بکھیرے ہیں انھیں اٹھاؤ ابھی۔۔۔۔

میں نے ایسا کوئی ی کنٹریکٹ سائن نہیں کیا ہے۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد" ہے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔بغیر اس کی آنکھوں سے نظریں ہٹائے۔۔۔ حتی کے بغیر پلک جھپکائے۔۔۔۔۔دعوہ کرنے لگی۔۔۔

کہ دو یہ تمھارے سائن نہیں"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وہ پلٹ کر اپنی" الماری کی جانب گیا۔۔۔ایک فائل نکالی۔۔اسے کھول کر دیکھا۔۔۔پھر اس فائل کو انعم کی جانب بڑھا دیا۔۔

یہ سائی ن میرے ہیں۔۔۔ مگر یہ پیپر زبدلے گ ئی ے ہیں۔۔۔۔ایسا"
کوئی ی رول نہیں تھامیرے فارم میں۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد ہے اس رول
نمبر 156 کی جگہ لکھا تھا کے میں آفس جوائی نٹ کرنے کے بعد کسی
دوسری کمپنی میں کام نہیں کر سکتی۔۔۔"اس نے پُر اعتمادی سے مقابل کو
دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے تصویر کی طرح اس کا
پورا فارم موجود تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکی نے یہاں تک بتادیا تھا کے کون سے رول کو بدل کر یہ رول لکھا گیا
ہے۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ لڑکا حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔۔

پھر جیسے کچھ یاد آنے پر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔"تو یہاں سے ٹرانسفر ہوا ہے یہ ہنر۔۔۔

اس نے اتنی مدھم آواز میں کہا کے وہ سن نہ سکی۔۔۔۔یقیناا گر سن بھی لیتی۔۔۔۔تو سمجھ نہ پاتی۔۔۔

"تم مجھے پھنسا رہے ہو آپ جان کر۔۔۔" وہ بپھر کر بولی۔۔۔۔

"جو چاہے کہو۔۔۔ان پیپرز پر تمھارے سائن موجود ہیں۔۔۔۔۔اب یا تو دس لاکھ دو۔۔۔یا پھر خاموشی سے میرے آفس میں جاب کرتی رہو۔۔۔۔۔مرضی تمھاری۔۔۔۔" وہ بے نیازی سے کہتا ہوا۔۔۔اپنی چیئر پر جا کر بیٹھا۔۔۔

وہ الجھی کھڑی تھی۔۔۔اب کیا کرئے؟۔۔۔

اس کے پیپر زبدلے گ ئی ے تھے مگر اس کی بات پر کون یقین کرئے گا۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب اگلی دعوہ کرنے والی پارٹی نعمان ولید جیسی پاور فل ہو۔۔۔۔

کچھ ثانیوں کے لیے وہ اپنا سر پکڑئے کھڑی رہی۔۔۔۔

وہ دس لاکھ جیسی بڑی رقم کہاں سے لائے؟؟۔۔۔اس کے پاس تو کچھ نہ تھا۔۔۔اگر محترمہ فائی زہ ٹھیک حالت میں ہو تیں تو وہ اک باران سے مدد مانگنے کی سوچ بھی سکتی تھی مگر وہ بیچاری تو خود عدت میں بیٹھی ہوئی ی تھیں

۔۔۔۔۔پھران کی دوسری شادی کی ذمہ داری بھی تواس کے نازک کندھوں پر عائد تھی۔۔۔۔جو پیسوں کے بغیر کیسے ممکن ہوتی۔۔۔۔

دوسری جانب وہ یہ سوچ کر بھی پریشان ہورہی تھی کے کیا گارنٹی ہے ۔۔۔کے دس لاکھ جیسی بڑی رقم اس سے وصول کرنے کے بعد۔۔۔نعمان اس کا پیچھا چھوڑ دے گا۔۔۔

میں پولیس کمپلین کرؤں گی تمھارے اور تمھاری کمپنی کے ”خلاف۔۔۔تم نے پیپرز بدلے ہیں۔۔۔۔تم دھوکے سے مجھے پھنسارہے ہو۔۔۔۔۔”وہ اس کی جانب شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے۔۔۔۔پولیس کمپلین کرنے کی دھمکی دینے لگی۔۔۔۔

شوق سے کرؤ۔۔۔۔یہ لو۔۔۔۔میں نمبر ملا کر دیتا ہوں۔۔۔"اس کی"
دھمکی سن۔۔۔۔۔وہ ایسے مسکرایا جیسے کوئی ی بچگاہ بات کی ہو مقابل
نے۔۔۔

پھر اپنی سیٹ سے کھڑا ہو۔۔اس کے روبرو آکر۔۔۔۔اپنا سیل اس کی جانب
بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔۔لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

پر ایک بات یاد دلادوں تمھیں۔۔۔۔پولیس کی نظر میں تم ایک قاتل"
ہو۔۔۔۔اس وقت تم اس لیے آزاد پھر رہی ہو کیونکے وہ نہیں جانتے کے تم
زندہ ہو۔۔۔ لیکن میری کمپلین کرنے کے چکر میں تم خود اپنی موت کو
دعوت دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔میں نعمان ہوں۔۔۔ نعمان ولید۔۔۔۔میں ان
کے سامنے تمھیں اٹھا کر لے آیا تھا۔۔۔وہ سب ہاتھ باندھے میرے سامنے
کھڑے تھے۔۔۔۔ تمھیں لگتا ہے تمھاری یہ کمپلین میرا کچھ بگاڑ سکے

گی۔۔۔ہاں۔۔۔۔کیاہو۔۔۔۔۔ گر میں تمھیں ان کے حوالے کردوں؟؟۔۔۔۔"آخری جملہ اس نے خاصہ دھمکی آمیز لہجے میں ادا کیا۔۔۔۔

اس کی دھمکی سن۔۔۔وہ خاصہ خوفزدہ ہوئی ی۔۔۔۔اس کا پورا وجود خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔ بمشکل خود کو سمجھانے لگی کے اس ظالم درندے کے سامنے کمزور نہیں پڑئے گی۔۔۔ورنہ وہ مزید حاوی ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ اس ظالم سے کسی اچھائی ی کی توقع نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تم ایک درندے ہو۔۔۔۔وحشی درندے۔۔۔آخر دیکھا دیا ناں تم نے اپنا اصلی روپ۔۔۔۔۔"۔۔۔۔وہ ظالم کیسے اس کی بے بسی کا فائی دہ اٹھا رہا تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔۔۔ غم وغصے سے پاگل ہونے لگی۔۔

غضب ناک غصہ آنکھوں میں لیے۔۔اس کا کالر اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔کدورت بھرے لہجے میں چیخی۔۔۔۔۔

تمیز سے۔۔۔یہ تمھارا گھر نہیں۔۔۔میرا آفس ہے۔۔۔۔"اس کا" گریبان پر ہاتھ ڈالنا۔۔۔مقابل کو سخت ناگوار گزرا۔۔۔

اس کے نازک ہاتھوں کو۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر۔۔۔کالر سے مفاہمانہ وارننگ دیتے ہوئے ہٹایا۔۔۔

ایک اور بات۔۔۔اتنی احسان فراموش نہ بنو۔۔۔۔۔تم آج زندہ ہو " ناں۔۔۔تو صرف میری وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔اگر میں نے تمھیں پولیس سے نہ بچایا ہوتا تو آج نا جانے کس گم نام قبرستان میں کس گم نام قبر کے نیچے

دبی ہوتی تم۔۔۔۔۔پتا نہیں قبر نصیب ہوتی بھی یا نہیں تمھیں۔۔۔۔۔اس لیے مجھے پولیس کی دھمکی دینے کے بجائے چپ چاپ میرے پاس جاب کرؤ۔۔۔۔۔یہ پہلی اور لاسٹ وارننگ ہے میری تمھیں۔۔۔۔" مقابل کی ٹھوڑی کو مضبوطی سے پکڑ کر۔۔اپنی سیاہ آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"اور اگر میں نہ مانوں تو؟؟؟۔۔۔"اس کے ہاتھ کو شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ اپنی ٹھوڑی سے جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔نڈر لہجے میں چیلنج دیا۔۔۔۔

"تو۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے۔۔۔وہ قریب آنے لگا۔۔۔۔"

اسے قریب آتا دیکھ۔۔۔وہ ڈر کر۔۔۔۔پیچھے کی جانب جانے لگی۔۔۔۔

وہ بغیر پیچھے دیکھے اپنے قدم لے رہی تھی۔۔۔۔

جتنا وہ دوری بڑھاتی۔۔۔اتنا وہ نزدیکی قائم کرتا۔۔۔۔

حتی کے وہ پیچھے بک شیل سے جا لگی تھی۔۔۔

تو۔۔۔۔"کمر پیچھے کسی چیز سے ٹکرائی ی۔۔تو چونک کر پلٹی۔۔۔پیچھے" اب مزید راستہ نہ تھا۔۔۔۔وہ بک شیل سے بالکل لگ چکی تھی۔۔۔جبکے مقابل ایک ہاتھ بک شیل سے ٹکا کر۔۔۔اس کا راستہ مزید تنگ کر گیا تھا۔۔۔۔

دونوں کے درمیان صرف اک قدم کا فاصلہ تھا۔۔۔جبکے اپنا چہرہ وہ اتنا قریب لے آیا تھا۔۔۔کے اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

تو۔۔۔یہ کے۔۔۔میرے پاس اور بھی بہت راستے ہیں تم سے اپنی بات منوانے کے۔۔لیکن وہ تمھیں پسند نہیں آئیں گے۔۔"ہونٹوں کے کناروں پر اسمارٹ مسکراہٹ سجائے۔۔۔وہ مفاہمانہ انداز میں اسے وارن کرنے لگا۔۔۔۔۔

انعم فیصلہ نہ کر سکی اس دشمن جاں کی باتیں زیادہ زہریلی ہیں یا اس کی سانسوں کی مہک۔۔۔۔جن میں وہ اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اپنی خوشحال زندگی گزارنے کے باوجود کیوں اس کے پیچھے پڑا ہے۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

چلو۔۔۔اب اچھے بچوں کی طرح اپنا کام کرؤ۔۔۔۔سَنی پروجیکٹ مجھے" کمپلیٹ چاہیے آج ہی۔۔اور ہاں۔۔۔آئی یندہ میری اجازت کے بغیر آفس سے اف نہیں لوگی تم۔۔۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے وہ خود ہی دور ہٹ کر کھڑا ہوتے ہوئے۔۔۔۔پروفیشنل انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

ابھی وہ فاتحانہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے پلٹا ہی تھا۔۔۔۔کے وہ لڑکی پیچھے سے اپنے وجود میں ہمت جمع کر بولی۔۔۔"میں دس لاکھ دینے "کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔

یقیناانعم کا اعلان اس کے توقع کے بالکل بر خلاف تھا۔۔۔۔

ابھی وہ فاتحانہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے پلٹا ہی تھا۔۔۔کے وہ لڑکی پیچھے سے اپنے وجود میں ہمت جمع کر بولی۔۔۔ ”میں دس لاکھ دینے “کے لیے تیار ہوں۔۔۔

یقیناانعم کااعلان اس کے توقع کے بالکل بر خلاف تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ ”کچھ لمحوں کے لیے وہ لاجواب ہوا۔۔۔“

میں کل تک تمھیں پیسے دے دوں گی۔۔۔“اس نے بھرم سے اپنا جملہ ” بلند آواز میں ادا کیا۔۔۔

اور کہاں سے لاؤ گی ایک دن میں ؟؟" پلٹ کر۔۔۔اس کی گرے" آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔ مضحکہ خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے ۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اس ظالم کی مسکراہٹ تن بدن میں آگ لگا رہی تھی۔۔۔۔

کہیں سے بھی لاؤں۔ز۔۔۔۔تم سے مطلب ؟؟۔۔۔۔۔۔ تمھیں پیسے" مل جائیں گے۔۔۔" وہ اکڑ کر کہتی۔۔۔اس کے برابر سے گزر کر جانے لگی۔۔۔

وہ اس کی پشت تکتا رہا۔۔۔یہاں تک کے وہ کیبن سے باہر

چلی گ ئی۔۔۔۔

وہ بڑے بھرم سے کہ تو آئی ی تھی کے کل تک دس لاکھ روپے اسے دے دے گی۔۔۔ مگر اس کے کیبن سے باہر نکلتے ہی۔۔۔اب اپنا سر پکڑ رہی تھی ۔۔۔۔کے لائے گی کہاں سے اتنی بڑی رقم۔۔۔۔اس کے پاس تو ایک پھوٹی کوڑی نہیں۔۔۔

پھوپھو سے بھی نہیں مانگ سکتی۔۔۔انکل کے طلاق دینے کے بعد ہمارا'' پر ہے۔۔اگر وہ اٹھا کر نعمان کو دے دوں saving گزر بسر پھوپھو کی گی تو ہم کہاں سے کھائی یں گے۔۔۔اب میں کیا کرؤں۔۔۔'' وہ اپنی ڈیسک پر آ کر۔۔۔چی ئی ر پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔سوچنے لگی۔۔۔

وہ جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی پریشان ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔کے لائے تو لائے کہاں سے۔۔۔۔

"انعم۔۔۔یوسف سر سَنی پروجیکٹ کی فائی ل منگا رہے ہیں" وہ جب سے نعمان کے کیبن سے آئی ی تھی اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔ارد گرد کے ماحول سے لاپرواہ۔۔۔اپنی ہی سوچوں و پریشانیوں میں مگن۔۔۔حواس تو تب بحال ہوئے جب خدیجہ نے ڈیسک پر اپنی شہادت کی انگلی سے نوک کرتے ہوئے۔۔۔سَنی پروجیکٹ کی فائی ل کے متعلق مسٹر یوسف کا پیغام دیا۔۔۔۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو اچانک؟؟"حواس بحال ہوتے ہی یاد آیا کے وہ ابھی تک اپنے دشمن جاں کی کمپنی میں ہے۔۔۔۔فورا اٹھ کر اپنا سامان سمیٹنے لگی۔۔۔

اس کے اچانک ردِ عمل پر۔۔۔خدیجہ الجھ کر پوچھ اٹھی تھی۔۔

"اپنے گھر۔۔۔" وہ سامان سمیٹتے ہوئے بغیر اس کی جانب دیکھے گویا ہوئی ی۔۔۔

"مگر ابھی تو ورکنگ۔۔۔۔" وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل اس کی بات اگنور کرتی۔۔۔اپنا سامان اٹھا کر باہر جانے لگی۔۔۔

"یہ لڑکی کیا کر رہی ہے۔۔۔مجھے یوسف سر کو انفارم کرنا چاہیے اِس بارے میں۔۔۔" وہ یہ سوچ کر مسٹر یوسف کو انعم کے آفس سے اپنا سامان لے کر چلے جانے کی خبر پہنچا آئی ی۔۔۔۔

سر۔۔۔مس انعم اپنا سامان لے کر چلی گ ئی یں ہیں۔۔۔"مسٹر یوسف"
ڈرتے ڈرتے نعمان کے کیبن میں آکر۔۔۔اسے اطلاع دینے لگے۔۔۔

ہمم۔۔۔۔"اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔فقط انگلی کے اشارے سے"
جانے کا حکم دیا۔۔۔

وہ فورا ہی چلے گ ئی ے تھے۔۔۔۔

بھاگو انعم۔۔۔جتنا مرضی بھاگو۔۔۔۔منزل وہ ہی ہے تمھاری۔۔۔جو"
میں نے طے کی ہے۔۔۔۔"وہ اپنی سیٹ سے سر ٹکا کر۔۔۔آنکھیں
موندتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نا جانے کب سے چل رہی تھی۔۔۔

ذہن یہ سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔کے دس لاکھ روپے کہاں سے لائے۔۔۔۔

کہیں بھاگ جاتی ہوں۔۔۔ہاں۔۔۔ نعمان سے بچنے کا بس یہی ایک راستہ ہے۔۔۔ورنہ وہ ظالم کہیں مجھے پولیس کے حوالے نہ کر دے۔۔۔ویسے بھی کیا گارنٹی ہے کے وہ پیسے ملنے کے بعد میرا پیچھا چھوڑ دے گا۔۔۔وہ ظالم تو کسی آسیب کی طرح مجھ سے چمٹ گیا ہے۔۔۔اپنی خوشحال زندگی ہونے کے باوجود کمینا میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا۔۔۔۔" وہ روتو چہرہ بنائے ۔۔۔۔بڑبڑاتی ہوئی روڈ پار کرنے لگی۔۔۔۔

وہ اپنی دنیا میں اتنی مگن تھی کے سامنے سے آتی کار اسے نظر ہی نہ آئی۔۔۔

کیا مرنے کا زیادہ ہی شوق آرہا ہے؟؟۔۔۔"کار والا بار بار ہارن دے رہا تھا"

وہ اپنے حواسوں میں کہاں تھی جو اسے ہارن سنائی دیتا۔۔۔۔

اچانک اسے اپنی آنکھوں پر پیلی روشنی محسوس ہوئی۔۔۔سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔تو آنکھیں پھٹیں۔۔۔کار اسی کی جانب آرہی تھی۔۔وہ بھی کافی اسپیڈ میں۔۔۔۔

اس کا ذہن مارے خوف کے مفلوج ہو گیا۔۔۔بجائے راستے سے ہٹنے کے۔۔۔۔الٹا بت بن کر کار کو اپنی جانب آتا دیکھنے لگی۔۔۔

ایک لمحے کے لیے گمان ہوا۔۔۔۔اب وہ نہیں بچے گی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے کھینچا۔۔۔۔

وہ کسی کے سینے سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

پیچھے سے کار والا ڈور کھول کر باہر نکلا۔۔۔اور زور سے اس لڑکی پر چیخا۔۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟''بس کانوں کی سماعت سے بچانے والے کی آواز کا ٹکرانا'' تھا۔۔۔کے اس کی نظر اٹھی۔۔۔۔

بلال۔۔۔۔"اپنی محبت کو اتنے وقت بعد دیکھ۔۔۔آنکھوں میں آنسو" جھلک آئے۔۔۔۔۔

کچھ لمحے تو یقین ہی نہ آیا۔۔۔کے وہ سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔

رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔کہیں چوٹ لگی ہے کیا؟؟۔۔۔"اسے روتا" دیکھ۔۔۔۔مقابل فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

چوٹ۔۔۔۔میرا تو پورا وجود زخمی ہے۔۔۔"وہ بھری بھری آواز میں گویا" ہوئی ی۔۔۔

اس حسین گڑیا کی آواز سے ہی رنج جھلک رہا تھا۔۔۔

سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟۔۔۔اور تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔"اس کی" بات سنتے ہی وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

چلو۔۔۔ کہیں چل کر بیٹھتے ہیں پہلے" روڈ کے کنارے پر کھڑے ہو کر" بات کرنا اسے ٹھیک نہ لگا۔۔۔۔۔

مقابل حسینہ کا نرم ہاتھ تھامے کہا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

وہ اسے قریب کے ہی ریسٹورینٹ میں لے آیا تھا۔۔۔

کچھ آرڈر کرؤں؟؟۔۔۔"اس لڑکی کو چی ئی ر پر بیٹھانے کے بعد اپنی" چی ئی ر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ فورا نفی کرنے لگی۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد۔۔۔"ویٹر نے آکر مینیو کارڈ دیا۔۔۔تو اس نے نرمی سے" ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔

تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہیں۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔"وہ اس کی حالت" دیکھ۔۔۔۔پریشان ہو کر استفسار کر رہا تھا۔۔۔۔

مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔"وہ نظریں جھکائے دھیمے سے" بولی۔۔۔۔

کتنے پیسوں کی؟؟"اس نے فوری دوسرا سوال کیا۔۔۔"

دس لاکھ۔۔۔"شرمندگی سے جواب دیا۔۔۔"

دس لاکھ۔۔۔ ہممم۔۔۔میں دے سکتا ہوں تمھیں۔۔۔۔۔۔۔"وہ" سوچتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

مگر میں آپ سے نہیں لے سکتی۔۔۔"وہ اعتراضا۔۔۔مقابل کی جانب" نظر اٹھا کر بولی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں لے سکتیں؟؟۔۔"اس سادہ مزاج لڑکے کی جانب سے فوری" احتجاج بلند ہوا۔۔۔

کیونکے وہ آپ کے پیسے ہیں۔۔۔میں کیسے لے سکتی ہوں۔۔۔"بلال کتنی"
محنت سے پیسے کماتا ہے یہ بات وہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔۔

اس کی محنت کی کمائی ی وہ لڑکی کیسے لے سکتی تھی۔۔۔۔

میں بھی تو تمھارا ہی ہوں۔۔۔"اس حسین لڑکی کا اعتراض سنتے"
ہی۔۔۔۔۔بے دھڑک منہ سے نکلا۔۔۔۔

جی؟؟؟۔۔"اسے بلال کے یوں اچانک جذباتی و محبت سے لبریز جواب کی"
توقع نہ تھی۔۔۔۔

وہ پہلے ہی بہت شرمندہ تھی اس سے۔۔۔۔کیونکے اس کا شادی کا پرپوزل
ریجیکٹ کیا تھا۔۔

تم مجھے اپنا مانو یا نہ مانو۔۔۔میں تمھیں اپنا مانتا ہوں۔۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔پچھتا بھی رہا ہوں۔۔۔ تمھارے میری زندگی سے چلے جانے کے بعد مجھے احساس ہوا۔۔۔کے تم میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہو۔۔۔۔میں اپنی پوری برادری سے لڑ سکتا ہوں تمھاری خاطر۔۔۔ مگر تمھیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔۔" بلال کو ہمیشہ اس نے سنجیدہ دیکھا تھا۔۔۔ مگر آج جس بلال کو وہ دیکھ رہی تھی وہ خاصہ جذباتی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے انعم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔۔۔اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔۔جو اس کی صداقت کی گواہ بن رہی تھیں۔۔۔۔

مجھے اب چلنا چاہیے۔۔۔"اس لڑکے کی آنکھیں اپنی جانب تیزی سے" راغب کر رہی تھیں۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دل نے شدت سے چاہا۔۔۔کے بس اس کا ہاتھ تھام لے۔۔۔اُسے اب کی بار۔۔۔۔اپنی زندگی سے جانے نہ دے۔۔۔

مگر پھر اچانک ہی نعمان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا۔۔۔۔

وہ سیاہ راتیں۔۔۔

وہ اپنی چیخیں۔۔۔۔

وہ کمرا۔۔۔

وہ ٹوٹا لیمپ۔۔۔

وہ بکھرے کانچ کے ٹکڑے۔۔۔

وہ اپنا سفید چادر میں لپٹا زخمی وجود۔۔۔۔

اپنا درد بھرا ماضی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے ہڑ بڑا کر اس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا۔۔۔۔

اس لڑکی کے نزدیک۔۔۔۔۔وہ اس سادہ مزاج نیک و شریف لڑکے کے قابل نہ تھی۔۔۔۔

بھلا اِس معاشرے میں کون ایسی عورت کو اپناتا ہے جو کسی درندے کی ہوس کا نشانا بنی ہو۔۔۔۔۔ گر اپنا لے تو کرامت ہی ہو۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے آخر میں اس کی محبت ہی اس سے نفرت کرئے۔۔۔اسے برا بھلا کہے۔۔۔۔

مقابل سے دوری بنائے رکھنا ہی اسے بہتر لگا۔۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔اگر تم اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتیں تو اب میں اس موضوع پر کوئی ی بات نہیں کرؤں گا۔۔۔مگر پلیز اس طرح مت جاؤ۔۔۔۔" وہ ابھی جانے کی نیت سے کھڑی ہی ہوئی ی تھی کے مقابل نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر۔۔۔التجائی ی نگاہوں سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔

"پلیز۔۔۔" اسنے ایک بار پھر منتی انداز میں کہا۔۔۔تو پیروں کو مجال نہ ہوئی ی ایک قدم اور چلنے کی۔۔۔۔

کچھ آرڈر کر دیتا ہوں میں۔۔۔۔" وہ نظریں جھکائے۔۔۔ شرمندہ" شرمندہ سی۔۔۔۔ واپس بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

اس کا واپس بیٹھ جانا ہی مقابل کو خوش کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

برا مت ماننا مگر تم نے بتایا نہیں دس لاکھ جیسی بڑی رقم تمھیں چاہیے" کیوں؟؟۔۔۔۔۔" ویٹر کو آرڈر دینے کے بعد۔۔۔ تھوڑی دیر تک ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔

اس خاموشی کو بلال کے تجسس سے کیے گ ئے سوال نے توڑا۔۔۔۔

جرمانہ بھرنا ہے۔۔۔"اس نے دھیمے سے جواب دیا۔۔۔"

کون سہ جرمانہ؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔ تیزی سے پوچھ اٹھا۔۔۔"

میں جس کمپنی میں کام کرتی ہوں۔۔۔وہاں بھرنا ہے مجھے۔۔۔"نظریں" جھکائے ہلکے سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"مگر کیوں؟؟؟"

کیونکے ان کا رول ہے اگر پانچ سال سے پہلے میں نے جاب چھوڑئی ی تو"
"مجھے دس لاکھ جرمانہ بھرنا ہو گا۔۔۔

یہ کیسا رول ہے؟؟۔۔۔اور تم ایسے رول پر رضامند کیسے ہوئی یں؟؟" وہ" برہمی سے بولا۔۔۔۔

میں رضامند نہیں ہوئی ی۔۔۔آپ کو تو علم ہے ناں۔۔۔میں کبھی بھولتی" نہیں ہوں وہ چیز جو ایک بار دیکھ لوں۔۔۔میں نے اچھی طرح دیکھ کر سائی ن کیا تھا۔۔ایسا کوئی ی رول نہیں تھا اس میں۔۔۔۔۔مگر کمپنی والوں نے دھوکا کیا میرے ساتھ۔۔۔فارم میں رولز بدل دیے۔۔۔۔میں وہاں جاب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔اس لیے جرمانہ بھرنے کے لیے رضامند ہوگ ئی۔۔۔۔"اس کی بات کا سننا تھا کے بلال کا خون کھولنے لگا۔۔۔

اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔تم بے وقوف لڑکی بجائے پولیس کمپلین کرنے کے پیسے" بھرنے جا رہی ہو۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھاری عقل کو؟؟۔۔۔۔"وہ ڈپٹ بھرے لہجے میں۔۔۔۔

پولیس کمپلین نہیں کر سکتی میں"۔۔۔مقابل بے چارگی سے۔۔۔اپنے"
حسین نینوں کو نیچے جھکائے۔۔۔۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتیں؟؟۔۔۔بلال الجھ کر۔۔۔۔"

کیونکے پولیس کی نظر میں، میں مر چکی ہوں۔۔۔۔"اس کا رنجیدہ لہجے میں"
کیا انکشاف مقابل کو ہکا بکا کر گیا تھا۔۔۔

"کیا؟۔۔۔"

ہاں۔۔۔میری بڑی بہن کا قتل ہوا تھا۔۔۔۔اس کے قتل کا الزام میرے"
سر پر عائد کر دیا تھا سب نے۔۔۔میں تب بہت چھوٹی تھی۔۔۔اپنے سلف

ڈیفینس میں نہیں لڑ سکی۔۔۔۔میں نے خودکشی کی کوشش کی۔۔۔۔مگر جب آنکھ کھلی۔۔۔تو میں کراچی کے ہسپتال میں تھی۔۔۔وہاں سے میں اپنی پھوپھو کے ساتھ جہلم آگ ئی۔۔۔۔۔مجھے پھوپھو سے پتا چلا کے پولیس نے مجھے مرا ہوا قرار دے کر کیس بند کر دیا ہے۔۔۔۔اب اگر میں پولیس کے پاس جاتی ہوں۔۔۔تو کیس واپس کھل جائے گا۔۔۔اور وہ مجھے پکڑ کر لے جائیں گے۔۔۔۔۔اب آپ ہی بتائیں میں کیسے چلی جاؤں پولیس کے پاس؟؟"

بلال ہمیشہ سے محسوس کرتا تھا کے وہ لڑکی بہت الگ ہے دوسری اپنی ہم عمر لڑکیوں سے۔۔۔

مگر اس کے منفرد ہونے کا سبب اتنا دردناک ماضی ہو گا۔۔۔یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

میں نے اپنی بہن کو نہیں مارا۔۔۔۔میں چیختی رہی۔۔۔مگر میرا کسی نے" اعتبار نہیں کیا۔۔۔۔"اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ۔۔۔بلک بلک کر روتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگی۔۔۔۔

اسے یوں روتا دیکھ۔۔۔وہ فوراً اپنی چیئر کھسکا کر اس کے بالکل نزدیک لے آیا تھا۔۔۔

"میں اعتبار کرتا ہوں تمھارا۔۔۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔۔خدا سب بہتر کرئے گا۔۔۔۔۔"اس کا سر اپنے کندھے سے لگا کر۔۔۔نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ۔۔۔دلاسہ دینے لگا۔۔۔۔۔

اس کا پہلا جملہ سنتے ہی۔۔۔وہ جی اٹھی تھی۔۔۔کیونکے محترمہ فائزہ کے بعد وہ پہلا شخص تھا جس نے کہا۔۔۔کے وہ اعتبار کرتا ہے۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر مقابل کو تشکر بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔۔

انتہا کی محبت امٹ آئی ی تھی ان قاتلانہ حسین نینوں میں۔۔۔۔

رونے کے سبب اس کی آنکھیں نشیلی نشیلی سی ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔جو مقابل کو اپنی جانب کھینچتی ہوئی ی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

کچھ لمحوں کے لیے دونوں ایک دوسرے کو بغیر پلک جھپکائے تکتے رہے۔۔۔۔

تم فکر مت کرؤ۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تم اکیلی نہیں ہو"
اب۔۔۔میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔۔"اس کا سیدھا ہاتھ اپنے دونوں
ہاتھوں سے پکڑ کر۔۔۔اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلانے لگا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا اس کا یوں ہمت دینا۔۔۔کس قدر اہمیت کا حامل تھا اس لڑکی
کے لیے۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔"اس بار ہاتھ نہیں چھڑایا تھا اس نے۔۔۔وہ چھڑا ہی نہیں"
سکتی تھی۔۔۔۔۔

اس کے تشکر بھرے لہجے میں کہتے ہی۔۔مقابل نہایت محبت سے اس کے
"گال پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔"یو ویلکم۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے میں محو تھے کے اچانک ویٹر نے آکر سرکہ کر مخاطب کیا۔۔۔

دونوں ہی اگلے ہی پل بالکل سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔۔۔

بلال کے چہرے پر بڑی سی دلفریب مسکان رقصا تھی۔۔جبکے انعم حیا کے مارے سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔

تم جاب کیوں چھوڑ رہی ہو؟؟؟"اچانک ذہن میں آنے والے سوال پر۔وہ" برابر میں بیٹھی لڑکی کی جانب دیکھ۔۔ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

کیونک۔۔۔کیونکے۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آیا کے اس سوال کا کیا"
جواب دے۔۔۔وہ اس درندے صفت انسان کے بارے میں بلال کو کچھ
نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔

میرا باس اچھا انسان نہیں ہے۔۔۔"جو اس لمحے ذہن میں آیا۔۔۔وہ کہ"
دیا۔۔۔

کیا کوئی بدتمیزی کی ہے اس نے تمھارے ساتھ؟؟"وہ فوراہی سیدھا"
ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔مگر اس کی نگاہیں مجھے تنگ کرتی ہیں۔۔میں کام نہیں کرنا"
چاہتی وہاں۔۔۔"اس کے جھنجھلا کر کہتے ہی۔۔۔وہ خاموش ہو گیا۔۔

بلال نے مزید کوئی سوال نہ کیا۔۔۔کیونکے وہ نہیں چاہتا تھا کے مقابل یہ سوچے کے وہ اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔۔۔یا اتنے سوال کر کے کوئی اپنے لیے راہ تلاش کر رہا ہے تا کے اسے پیسے نہ دینے پڑئیں۔۔۔۔

تمھیں پیسے کب تک دینے ہیں۔۔"کافی دیر ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔کھانا کھانے کے بعد۔۔۔بلال نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کل تک۔۔۔۔میں مزید وہاں ایک دن بھی کام نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"وہ" تیزی سے بولی۔۔۔۔

ویٹر۔۔۔بل پلیز۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔تو پھر بینک سے پیسے نکلوانے چلتے" ہیں۔۔۔۔" ویٹر سے بل لینے کے بعد۔۔۔۔والٹ سے پیسے نکالتے ہوئے۔۔۔۔انعم کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔۔۔ تیزی سے کہا۔۔۔۔

مگر۔۔۔میں آپ کے پیسے نہیں لے سکتی۔۔۔" وہ ایک بار پھر انکار کرنے" لگی۔۔۔۔

اچھا چلو ادھار کے طور پر لے لو۔۔۔۔جب تمھارے پاس ہوں تو مجھے لوٹا" دینا۔۔۔۔" ادھار کا سن۔۔۔وہ تھوڑا مطمئن ہوئی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔میں آپ کو جلد سے جلد لوٹانے کی کوشش" کرؤں گی۔۔۔" وہ فوراہی تیار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کوئی ی جلدی نہیں۔۔۔۔۔۔" وہ رقم واپس لینے کا کوئی ی ارادہ نہیں رکھتا"
تھا۔۔۔ادھار صرف اس لیے کیا۔۔۔۔تاکے وہ لڑکی مدد لینے کے لیے
راضی ہو۔۔۔۔

چلیں۔۔۔" وہ چی ئی رسے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔"

ہمم۔۔" مقابل اپنا پرس لیتے ہوئے۔۔اس کے ساتھ کھڑی"
ہوئی ی۔۔۔۔

♥*Husny kanwal*♥

تمھیں کوئی ی اور دیکھے تو جلتا ہے دل۔۔۔۔
بڑی مشکلوں سے پھر سنبھلتا ہے دل۔۔۔

کیا کیا جتن کرتے ہیں۔۔۔ تمھیں کیا پتا۔۔۔۔
یہ دل بے قرار کتنا۔۔یہ ہم نہیں جانتے۔۔۔۔

مگر جی۔۔۔۔

ابھی کار میں فل ساؤنڈ میں یہ گانا چل ہی رہا تھا۔۔۔۔کے بند کرؤ یہ بکواس سونگ۔۔۔۔" وہ غصیلی آواز میں دھاڑا۔۔۔جسے سن" ۔۔۔۔زوبیر نے فوراہی سونگ بند کیا۔۔۔۔

تم اس بلال کا کوئی ی پکا انتظام کیوں نہیں کر رہے؟؟۔۔۔کیوں اسے انعم" کے قریب جانے دے رہے ہو؟؟۔۔۔"زوبیر نے پیچھے مڑ کر۔۔۔پیسنجر سیٹ پر بیٹھے اس نوجوان کو دیکھ۔۔۔الجھ کر استفسار کیا۔۔۔

کیونکے یہ اس کا پسندیدہ کھلونا ہی آگے جا کر اس کی کمزوری بنے گا۔۔۔وہ" موت سے نہیں ڈر رہی۔۔اس لیے ضروری ہے کے کمزوریاں پیدا کی جائیں۔۔۔اور یہ بلال نامی کھلونا میرا ہی کام آسان کر رہا ہے۔۔۔" چہرے پر بلا کی کرختگی لیے۔۔۔وہ سامنے ریسٹورینٹ سے باہر آتے انعم و بلال کو مسکراتے ہوئے دیکھ۔۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

"جب سب کچھ تمھارے پلان کے مطابق ہو رہا ہے۔۔۔تو پھر یہ غصہ کیوں؟" بڑے تجسس سے سوال کیا۔۔۔۔

مقابل نے جواب میں گھور کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔جو یہ بتانے کے لیے کافی تھا کے سوال اپنی حدود سے نکل کر پوچھا ہے اس نے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔سوری۔۔۔اب۔۔۔چلیں۔۔۔۔یابینک تک پیچھا کرنا"
ہے؟؟۔۔۔"وہ کب کیا سوچتا ہے اور کیا کرتا ہے یہ بس وہ ہی جانتا ہے۔۔۔

اپنا ہم راز نہیں بناتا وہ کسی کو۔۔۔۔۔۔

اپنے باپ پر اعتبار نہ کرئے وہ۔۔۔زوبیر کیا چیز ٹھرا۔۔۔

زوبیر نے فوراہی معذرت کی۔۔۔

چابی مجھے دو۔۔۔۔"وہ حکم صادر کرتے ہوئے۔۔۔کار سے اترا۔۔۔"

یہ لو چابی۔۔۔میں ساتھ چلوں؟؟"کار سے باہر آکر۔۔چابی اس کی جانب"
بڑھاتے ہوئے۔۔۔لچکدار انداز میں پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"سنجیدگی سے انکار کر۔۔۔وہ کار میں بیٹھا۔۔۔۔"

💞*Husny Kanwal*💞

بلال اسے بلڈنگ کے مین دروازے پر الوداع کر کے چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی بلڈنگ میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔تو پیسوں سے بھرا بیگ ہاتھ میں ہونے کے سبب۔۔۔ وہ ڈر کے مارے سیڑھیاں تیزی سے پھیلانگتے ہوئے اوپر جانے لگی۔۔۔

اپنے دروازے پر پہنچ کر ایک گہرا سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

کراچی میں چوریاں وڈکیتیاں بہت عام ہیں۔۔۔اس لیے وہ تھوڑی خوفزدہ تھی۔۔۔

پھوپھو سوناں رہی ہوں۔۔۔ایک کام کرتی ہوں چابی سے دروازہ کھول" لیتی ہوں۔۔۔۔" محترمہ فائزہ پریشان نہ ہوں۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔ابھی دروازہ کھولنے کے لیے پرس سے چابی نکال ہی رہی تھی کے اچانک پیچھے سے کسی نے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہی۔۔۔انعم کی آنکھیں خوف سے پھیلیں۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر اپنے منہ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔مگر وہ پیچھے سے اس کے وجود کو جکڑ کر۔۔۔کھینچتا ہوا نیچے لے جانے لگا۔۔۔

اچانک ہوئے حملے کے سبب۔۔۔اس کے ہاتھ سے پیسوں سے بھرا بیگ وہیں دروازے پر گر گیا تھا۔۔۔

وہ اس نازک وجود کو کھینچتے ہوئے۔۔۔نیچے۔۔۔۔دوسری منزل پر لے آیا تھا۔۔

اسے لے کر۔۔۔اندھیرے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

اس حسین گڑیا کے نازک وجود کو سامنے کی جانب دھکیل کر۔۔۔۔مڑ کر دروازہ بند کرنے لگا۔۔۔

وہ فرش پر گرئی ی تھی۔۔۔۔

اس کا پورا وجود خوف کے سبب لرز رہا تھا۔۔۔وہ پھولے پھولے سانس لے کر۔۔۔خود کو سنبھالتی جیسے ہی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔کمرے کی لائی ٹس اون ہوئی یں۔۔۔

اس نے وحشت وخوف سے سامنے کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے؟؟۔۔۔"سامنے اپنے جانی دشمن کو کھڑا دیکھ۔۔۔وہ" بپھر کر چیخی۔۔۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیے مس انعم۔۔۔غیر مرد کے کندھے پر سر رکھ کر" آنسو بہانا۔۔۔یہ کیا حرکت ہے؟؟"اس کے سوال پر وہ شیر کی طرح جھپٹنے والے انداز میں تیزی سے آکر۔۔۔اس کے خوبصورت چہرے پر جھکا۔۔۔۔

اس کے جبڑوں پر اپنی انگلیاں گاڑتے ہوئے۔۔۔پہلے دو جملے دانت پیستے ہوئے مگر آہستہ آواز میں۔۔۔۔ لیکن آخری جملہ خاصہ چنگھاڑتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

دونوں کی ہی آنکھیں اس لمحے غصب ناک غصے کے سبب انگارے کی مانند سرخ تھیں۔۔۔

میں اپنے کسی عمل کی تمھیں جواب دہ نہیں۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔" وہ اسی کی" طرز میں اپنے منہ سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔ غصیلی آواز میں چیخی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی مقابل کا مسئلہ کیا ہے؟؟۔۔۔

آخر کیوں پیچھے پڑا ہے سائے کی طرح اس کے ؟؟۔۔
کیوں اسے چین سے زندگی جینے نہیں دیتا؟؟۔۔۔۔
چاہتا کیا ہے آخر اس سے ؟؟۔۔۔

یہ غلط فہمی اپنے ذہن سے نکال دو مس انعم۔۔۔۔۔تم مجھے جواب دہ ”
ہو۔۔۔آئی یندہ بلال سے اتنی دوری رکھنا جتنا مجھ سے دور رہنا چاہتی
ہو۔۔ورنہ۔۔“اس کا بلا خوف دیانڈر جواب۔۔۔۔مقابل کو مزید آگ بگولہ
کر گیا تھا۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ سے اس کی نازک صراحی دار سفید
گردن کی پشت کو جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔۔ جھٹکے سے اسے اپنی جانب
کھینچا۔۔۔۔۔۔۔

اچانک حملے پر اس کا چہرہ اپنے دشمن جاں کے چہرے کے بالکل نزدیک آگیا تھا۔۔۔۔

یوں اس ظالم ستمگر کے قریب ہونے پر۔۔ مقابل کی جان ہوا ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اس کے پرفیوم کی مہک۔۔۔۔اس کی گرم سانسیں۔۔۔اپنی گردن پر اس کے ہاتھوں کا سرد و سخت لمس۔۔۔۔اس کی کالی سیاہ انگارے بھری آنکھیں۔۔۔۔ہر چیز۔۔۔۔اسے اپنے ماضی کی تلخ یادوں کی جانب دھکیل رہی تھی۔۔۔ جنھیں یاد کر۔۔۔۔وہ دل ہی دل نا جانے کتنی ہی موتیں مرئی ی تھی۔۔۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔۔کیا بگاڑ سکتے ہو تم میرا اب؟؟۔۔۔۔میں بتاتی"
ہوں۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔نعمان ولید تم مزید میرا کچھ نہیں بگاڑ
سکتے۔۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے اسے اپنی پھوپھو کی بات یاد آئی ی۔۔۔کے
عورت کی سب سے اہم چیز اس کی عزت ہوتی ہے۔۔۔اور وہ تو ظالم پہلے ہی
پامال کر چکا ہے۔۔۔۔تو پھر اب اس سے کیسا ڈر؟؟۔۔۔۔

کبھی نہیں سوچا تھا کے اس کے اتنے نزدیک آنے کے بعد بھی بولنے کی ہمت
کر سکے گی۔۔۔مگر کی۔۔۔۔وہ بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔نہایت
نڈر و بہادر لہجے میں۔۔۔۔

تو تمھیں مجھ سے اب ڈر نہیں لگتا۔۔گڈ۔۔۔لگنا بھی نہیں"
چاہیے۔۔۔میں کوئی ی جلاد تھوڑی ہوں جو تم مجھ سے ڈرو۔۔۔"اس لڑکی
کا نڈر لہجہ۔۔۔۔نعمان کو اپنی روش بدلنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کا خود سے ڈر ضرور دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر نڈر کبھی نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اگر وہ لڑکی ایک بار باغی ہو گ ئی تو پھر وہ چاہ کر بھی کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔۔۔۔۔اور یہ وہ کیسے ہونے دے سکتا تھا۔۔۔۔

اتنی جلدی تو گرگٹ بھی رنگ نہیں بدلتا جتنی جلدی انعم نے نعمان کو بدلتے دیکھا تھا۔۔۔۔

ایک لمحے پہلے جو چنگھاڑتے ہوئے اسے دھمکی دے رہا تھا وہ اگلے ہی لمحے آواز کو باقدرے نارمل رکھ۔۔۔۔ہلکا سہ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔اپنائیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

لیکن گردن پر پکڑا ابھی بھی سخت تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ میرے قریب رہنے سے کچھ ہو رہا ہے؟؟۔۔۔۔" اس نے مزید نزدیکی بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔ شوخی بھری نظروں سے اسکے گلابی ہونٹوں کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ گھن آ رہی ہے۔۔۔" آنکھوں میں کدورت و لہجے میں کراہت لیے بولی۔۔۔

گھن آ رہی ہے؟؟۔۔۔یا پھر پرانے جذبات جاگ رہے ہیں؟؟۔۔۔"اس کے گلابی ہونٹوں پر الٹے ہاتھ کا انگوٹھا پھیرتے ہوئے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"تمھارے لیے سوائے نفرت کے میرے دل میں کوئی ی جذبات ہیں ہی نہیں۔۔۔اور جاگیں گے تو وہ تب ناں جب سوئی یں گے۔۔۔تم سے تو کدورت میری ہر سانس کے ساتھ بڑھتی ہے۔۔۔۔"اس دشمن جاں کے ہاتھ سے اپنی گردن آزاد کرانے کی سعی کرتے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"یہ تو صرف بہلاوے ہیں۔۔۔کوئی ی اپنی پہلی محبت نہیں بھول سکتا" وہ قطعی لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔

ویسے۔۔۔کیااب بھی میرے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ تمھیں کچھ ہوتا"
ہے؟؟"ایک دلکش مسکراہٹ چہرے پر سجائے استفسار کیا۔۔

کیا لکھا تھا تم نے اپنی ڈائری میں۔۔۔پیٹ میں تتلیاں سی اڑنے لگتیں"
ہیں جب میں تمھیں مسکرا کر دیکھتا ہوں۔۔۔کیااب بھی ایسا کچھ محسوس
ہو رہا ہے؟؟"ہلکاسہ اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے۔۔۔بڑے اشتیاق سے
پوچھنے لگا۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری تھی۔۔۔۔

جیسے منتظر ہو اس کی ہاں کا۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہے ہو نعمان۔۔۔۔میری مانو تو پاگل خانے میں داخل" ہو جاؤ۔۔۔۔بھلا کوئی ی عورت اپنی عزت لوٹنے والے سے بھی محبت کر سکتی ہے؟؟۔۔۔۔"اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے استفسار کیا۔۔۔۔

وہ سوال نہیں تھا۔۔۔وہ تو طنز کا تیر تھا۔۔۔جو مقابل کو اپنے سینے کے آر پار ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

اب چھوڑو مجھے۔۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"وہ اپنی گردن میں اٹھنے" والے درد کی شدت سے چیخی۔۔۔۔

پہلے تمیز سے کہو۔۔۔۔۔"مقابل کی گرے آنکھوں میں جھانکتے" ہوئے۔۔۔آزاد کرنے کی شرط عائی د کی۔۔۔۔

انعم کو محسوس ہوا جیسے اس کی سیاہ پُراسرار آنکھیں کچھ کھوج رہی ہوں اس کے نینوں میں۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

۔۔10 اپی کی چھوٹی سی جھلک۔۔۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ی۔۔۔اسی لمحے اپنے سامنے ایک بچے کو صوفے پر بیٹھا پایا۔۔۔۔

مما۔۔۔"اس ننھے بچے کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے تھے۔۔۔وہ اسے "
مماکہ کر پکارتا ہوا۔۔۔صوفے سے تیزی سے اتر کر۔۔۔بھاگتا ہوا اس کے
پاس آیا۔۔۔اور اس کے پاؤں سے چمٹ گیا۔۔۔

اس کی زندگی کا سب سے بڑا خوف تھا کے اس کا بیٹا مما کہتا ہوا اس سے آکر
چمٹ جائے۔۔۔اور وہ ہٹا نہ سکے۔۔۔۔

کیسے ہٹائے؟؟۔۔۔
کیا کہ کر ہٹائے؟؟۔۔۔۔

آج لگا جیسے اپنی زندگی کے سب سے بڑے خوف سے روبرو ہو گئی۔۔۔۔

پہلے تمیز سے کہو۔۔۔۔"مقابل کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔آزاد کرنے کی شرط عائد کی۔۔۔۔

انعم کو محسوس ہوا جیسے اس کی سیاہ پُراسرار آنکھیں کچھ کھوج رہی ہوں اس کے نینوں میں۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔۔"اس دشمن جاں کی سانسوں کی مہک سے دم گھٹ رہا تھا" اس لڑکی کا۔۔۔

ہر ایک لمحہ جو اس کی قربت میں گزر رہا تھا۔۔۔وہ جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔

شاید وہ جانتا نہیں کے اس کا تو دیدار ہی اذیت میں مبتلا کرنے کے لیے کافی ہے۔۔۔پھر اس کی نزدیکی تو بدرجہ اولی۔۔۔اذیت ہی اذیت۔۔۔

اگر شرط تھی کے تمیز سے بات کرئے۔۔پھر آزاد کر دے گا۔۔تو وہ فوراہی اپنے لفظوں میں دھیما پن لانے کے لیے تیار ہوئی ی۔۔۔

کیونکے عزت کا تعلق تو دل سے ہوتا ہے۔۔۔اور وہاں مقابل ستمگر کے لیے فقط کدورت و نفرت کے ڈیرے کے سواء کچھ نہ تھا۔۔۔

صرف الفاظ میں جھماؤ لانا۔۔۔عزت کرنا نہیں ہوا کرتا۔۔۔۔

جب دو ضرر ٹکرائی یں تو کم والے کو اختیار کیا جاتا ہے۔۔۔وہ بھی وہی کر رہی تھی۔۔۔

اسکے سامنے جھکناضرر ضرور تھا۔۔۔ مگراِس سے بڑا نہیں۔۔۔۔ جتنااس ظالم کی نزدیکی وزہریلی سانسیں تھیں۔۔۔۔

اس نے نرمی وآہستگی سے کہا۔۔۔

شاباش۔۔۔۔اب میری بات اچھے سے اپنے ذہن میں بیٹھالو۔۔۔۔بلال" سے دوررہو گی تم۔۔۔"نرمی سے کہتے ہی۔۔۔ فوراپکڑڈھیلی کی۔۔۔۔ساتھ ساتھ دھمکی آمیز لہجے میں نصیحت کرتا۔۔۔اس کے پاس سے کھڑاہوا۔۔۔۔

انعم نے محسوس کیااس سنگدل کے چہرے پر کوئی ی خوشی نہیں تھی۔۔۔۔ اسے اپنے سامنے جھکانے کے باوجود بھی۔۔۔۔

شاید اس کا مقصد جھکانے سے کچھ زیادہ کا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔وہ یہی سوچنے لگی۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔وہ بھی تیزی سے کھڑی ہو کر باہر بھاگی۔۔۔۔

بلال کی محنت کی کمائی کے تھے وہ دس لاکھ روپے۔۔۔۔جو نعمان کے جاتے ہی سب سے پہلے اسے یاد آئے۔۔۔

وہ سیڑھیاں پھیلانگتی اوپر آئی۔۔۔

اپنے دروازے پر پہنچی تو وہ پیسوں سے بھرا بیگ غائب تھا۔۔۔۔

کہاں گیا؟؟۔۔۔میرے ہاتھ سے یہیں تو گرا تھا" وہ پریشانی کے عالم میں "
اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

اب میں نعمان کو کیا دوں گی؟؟۔۔۔اور بلال۔۔۔ان کی تو یہ بڑی خون "
پسینے کی کمائی تھی۔۔۔میں ان کو کیا کہوں گی۔۔کے پیسے کہاں
گئے؟؟۔۔۔یا میرے خدا۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟" وہ اپنا سر
پکڑے۔۔۔ کبھی اِدھر ڈھونڈتی تو کبھی اُدھر۔۔۔۔۔۔۔۔

پورے فلور پر اس کے علاوہ کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔جس سے وہ اس
بیگ کے متعلق پوچھ سکے۔۔۔

جب ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گ ئی۔۔تو اپنے دروازے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

"وہ درندہ جب بھی میری زندگی میں آتا ہے سب تباہ کر دیتا ہے۔۔۔اگر وہ میرے پیسے ہوتے تو مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا مگر وہ بلال کے تھے۔۔۔۔ان کے خون پسینے کی کمائی ی۔۔۔جو مجھ پر اعتبار کر کے۔۔۔انھوں نے آنکھیں موند کر دے دیے۔۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔۔میں بلال کو کیا جواب دوں گی؟؟۔۔۔" وہ روتے روتے وہیں ٹھنڈے فرش پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہاں اکیلے بیٹھے روتی رہی۔۔۔۔پھر اچانک پیچھے سے دروازہ کھلا۔۔۔۔

انعم۔۔۔یہاں دروازے پر بیٹھ کر کیوں رو رہی ہو؟؟۔۔۔"محترمہ"
فائزہ دروازے کے پاس سے جھاڑو لگا رہی تھیں کے انھیں باہر سے کسی
کے رونے کی آوازیں محسوس ہوئی یں۔۔۔دروازہ کھولا۔۔۔تو اپنی دل
عزیز بھتیجی کو ٹھنڈے فرش پر بیٹھا روتا دیکھ۔۔ان کا کلیجہ منہ کو آیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔پھوپھو۔۔۔میں نے آج نیا بیگ خریدا تھا۔۔۔وہ مجھ سے گم"
ہو گیا۔۔۔"وہ انھیں نہیں بتا سکتی تھی کے اس کی زندگی کن پریشانیوں سے
گھری ہوئی ہے ان دنوں۔۔۔

وہ پہلے ہی اپنی طلاق کے صدمے سے ٹھیک طرح باہر نہیں آ پا رہی
تھیں۔۔۔اس پر وہ انھیں اپنی پریشانیوں میں کیسے شامل کر لے۔۔۔۔

وہ انھیں ہر دکھ و غم و فکر و پریشانی سے دور رکھنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے غلط بیانی کر کے۔۔ان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

ارے۔۔تو اور خرید لینا۔۔۔اس میں رونے کی کیا بات ہے" وہ اس کی کمر" سہلاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے سمجھانے لگیں۔۔۔

وہ الگ بات تھی کے انعم کی بات سن۔۔۔وہ الجھن میں پڑھ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ انعم کو بہت اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔ معمولی باتوں پر آنسو بہانے والوں میں سے نہیں تھی وہ لڑکی۔۔

اور نہ ہی وہ اکیلے جا کر شاپنگ کرنے والوں میں سے تھی۔۔۔

پھر کل ہی تو وہ مال سے اپنے لیے نیا پرس لائی ی تھی۔۔۔۔

یہ سوچ وہ اپنی دل و جان سے پیاری بھتیجی کے لیے فکر مند ہونے لگیں۔۔۔۔

یہاں بیٹھو۔۔۔اور مجھے بتاؤ۔۔۔سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟۔۔۔" وہ اسے "
پاس رکھے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے۔۔۔خود برابر میں بیٹھ
کر۔۔۔۔۔فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔" بمشکل اپنی نظریں ان سے چوراتے ہوئے "
جھوٹ کہا۔۔۔۔

مگر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو" وہ اس کی "
ٹھوڑی کو پکڑ کر ہلکا سہ اونچا کر۔۔۔اس کی خوبصورت آنکھوں میں
جھانکتے ہوئے گویا ہوئی یں۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔اگر مجھے کوئی ی پریشانی ہو گی تو کیا میں آپ کو نہیں "
بتاؤں گی۔۔۔۔" بہت مشکل تھا ان سے غلط بیانی کرنا۔۔۔۔ مگر اسے کرنا
ہی تھا۔۔۔

ان کا ہاتھ ٹھوڑی سے ہٹا کر۔۔۔ گرم جوشی سے پکڑتے
ہوئے۔۔۔۔۔ محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔پھر ان کے سینے سے سر
لگا کر۔۔۔۔آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

♥ Husny Kanwal*♥

وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ی۔۔۔اسی لمحے اپنے سامنے ایک بچے کو صوفے پر بیٹھا پایا۔۔۔۔

مما۔۔۔۔"اس ننھے بچے کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے تھے۔۔۔۔وہ اسے" مما کہ کر پکارتا ہوا۔۔۔صوفے سے تیزی سے اتر کر۔۔۔بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔اور اس کے پاؤں سے چمٹ گیا۔۔۔

اس کی زندگی کا سب سے بڑا خوف تھا کے اس کا بیٹا مما کہتا ہوا اس سے آکر چمٹ جائے۔۔۔اور وہ ہٹا نہ سکے۔۔۔۔

کیسے ہٹائے؟؟۔۔۔

کیا کہ کر ہٹائے؟؟۔۔۔۔

آج لگا جیسے اپنی زندگی کے سب سے بڑے خوف سے روبرو
ہو گئی۔۔۔۔

اچانک آنکھ کھلی۔۔۔۔اس کا پورا وجود خوف کے سبب لرز رہا تھا۔۔۔

پورا جسم پسینوں سے شرابور۔۔۔
سانسیں پھولیں پھولیں۔۔۔

یہ کیسا خواب تھا؟؟۔۔۔"تھوڑی دیر تک تو ذہن کام ہی نہ کیا۔۔۔کچھ "
لمحوں بعد حواس بحال ہوئے۔۔۔تو اٹھ کر بیٹھ۔۔۔اپنے چہرے پر ہاتھ مسلتے
ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔

ریلیکس رہو انعم۔۔۔یہ صرف خواب تھا جو کبھی سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔اور" بھلا کیسے ہو گا۔۔۔وہ کیسے جان سکتا ہے تم اس کی ماں ہو۔۔۔اس بچے کے متعلق سوائے تمھارے اور پھوپھو کے کوئی ی نہیں جانتا تو پھر یہ خواب کیسے سچا ہو سکتا ہے۔۔۔ہاں۔۔۔یہ سچا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ہاں۔۔۔یہ کبھی سچا نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ ممکن ہی نہیں۔۔۔۔" وہ بار بار اپنے دل کو دلاسے دے رہی تھی۔۔۔کے یہ خواب ممکن ہونے کی کوئی ی صورت ہی نہیں۔۔۔۔

یہ کبھی سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔اور ممکن کیسے ہو؟؟۔۔۔وہ بچہ جس نے کبھی اپنی ماں کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔جسے اپنی ماں کا دودھ پینا نصیب ہوا ہی نہیں۔۔۔جس نے اپنی ماں کے آنچل کو کبھی جانا ہی نہیں۔۔۔۔وہ کیسے اپنی ماں کو دیکھ کر پہچان لے۔۔۔۔

اب نیند کہاں آنی تھی اسے۔۔۔۔وہ کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گ ئی

۔۔۔۔

اچانک ذہن میں خیال آیا۔۔۔۔۔۔کیا وہ اپنی ماں کو یاد کرتا
ہو گا؟؟۔۔۔اس خیال کے آنے پر مزید دکھی ہوئی ی کے وہ کیسے یاد کر سکتا
ہے۔۔۔جسے پتا ہی نہیں کے اس کی ماں ہے کون۔۔۔۔۔

اب تو وہ چار سال کے قریب ہو گا۔۔۔کیا وہ سوچتا ہو گا کے کیسی عورت
تھی۔۔۔مجھے پیدا کر کے اس دنیا میں تنہا چھوڑ گ ئی۔۔۔۔

کیا بد عائی یں دیتا ہو گا؟؟۔۔۔

کیا اسے پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا ہو گا؟؟

اور نا جانے اس جیسے کتنے ہی سوال تھے جو ذہن کو شدید تنگ کر رہے تھے۔۔۔

جنھیں سوچ سوچ کر وہ رنجیدہ ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

دل سکون نہیں پا رہا تھا۔۔۔

روح اضطراب کا شکار تھی۔۔۔۔۔اس لیے تھوڑی دیر کھڑکی کے پاس کھڑے رہنے کے بعد۔۔۔وہ وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

جانماز بچھا کر دو نوافل ادا کیے۔۔۔۔پھر رو رو کر خدا سے اپنے لیے بہتری کی دعا مانگنے لگی۔۔۔

اے میرے مالک۔۔۔۔یہ پہلی بار ہے جب وہ مجھے خوابوں میں نظر آیا" ہے۔۔۔۔۔میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔شدید اذیت میں۔۔۔۔۔تو، تو جانتا ہے ناں میرے پیارے اللہ۔۔۔۔مالک وہ جہاں کہیں بھی ہے اسے خیریت سے رکھ۔۔۔۔۔اسے ہر بلا و مصیب سے عافیت دے۔۔۔" یہ پہلی دعا تھی جو اس کے لبوں سے روتے ہوئے اپنی اولاد کے لیے نکلی تھی۔۔۔۔

اور نا جانے کتنی ہی دیر۔۔۔۔وہ لڑکی بلک بلک کر روتے ہوئے اپنے بچے کی حفاظت کی دعا کرنے لگی۔۔۔اس بچے کی۔۔۔جسے کبھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر اس کی خوشحال و صحت مند زندگی کی خواہش ہر سانس کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ماں اپنی اولاد کی تکلیف پر تڑپ اٹھا کرتی ہے۔۔۔اور وہ لڑکی مانے نہ مانے ۔۔۔وہ بھی اپنے بچے کو خواب میں دیکھ۔۔۔تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم کر سکتی ہو انعم۔۔۔ویسے بھی وہ پیسے کبھی غائب نہ ہوتے اگر یہ ظالم" تمھیں زبردستی اپنے ساتھ لے کر نہیں جاتا۔۔۔ غلطی اِسی درندے کی ہے۔۔۔" وہ خود کو حوصلہ دے رہی تھی نعمان کو فیس کرنے کا۔۔۔۔

پھر ایک گہرا سانس لیا۔۔۔اور دروازہ نوک کیے بغیر اس کے کیبن کا دروازہ کھول کر۔۔۔۔اندر داخل ہوئی ی۔۔۔

اوکے۔۔۔میں۔۔۔"اس حسین گرے آنکھوں والی گڑیا کو بغیر دروازہ" نوک کیے اندر آتا دیکھ۔۔۔وہ اپنے سیل پر بات کرتے کرتے رکا۔۔۔۔

بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔۔"سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔۔۔کال" منقطع کر کے۔۔۔ سیل اپنی ڈیسک پر رکھ کر۔۔۔سامنے اکڑ کر کھڑی لڑکی کو برہم نظروں سے تکنے لگا۔۔۔۔

میں نے اجازت نہیں دی تمھیں بیٹھنے کی۔۔۔"وہ بغیر اجازت اکڑ کر اس" کے روبرو چیئر رکھسکا کر بیٹھی۔۔۔۔تو مقابل دانت پیستے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

او۔۔۔مگر میں تو بیٹھ گئی۔۔۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے" ۔۔۔نرمی سے بولی۔۔۔

یقیناوہ دانستہ طور پر سامنے والے کے آگ لگا رہی تھی۔۔۔۔

اس کا گمان تھا کے مقابل جوابی کاروائی ی کرے گا۔۔۔ مگر اس کی توقع کے برعکس وہ اسے مکمل اگنور کر۔۔۔اپنے سامنے رکھی فائی ل اٹھا کر۔۔۔اسے پڑھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ دس منٹ تک اس کے سامنے بیٹھی رہی۔۔۔ لیکن وہ ایسے اپنی فائی ل میں مگن تھا جیسے وہ حسین لڑکی وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔

تمھاری وجہ سے میرے دس لاکھ روپے کل چوری ہوگ ئی ے۔۔۔۔اس لیے اب میں تمھیں ایک پھوٹی کوڑی نہیں دینے والی۔۔۔۔اور میں یہی بتانے آئی ی ہوں تمھیں یہاں۔۔۔۔" اب اس کے صبر کی انتہا ہوئی ی تھی۔۔۔

وہ حسین نوجوان تو نہ آنے کی وجہ پوچھ رہا تھا نہ اپنے پیسے طلب کر رہا تھا۔۔۔آخر کار صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو خود ہی اپنے آنے کی وجہ بیان کرنے لگی۔۔

"اگر پیسے ہیں تو سامنے رکھ کر چلی جاؤ۔۔۔ورنہ خاوشی سے جا کر۔۔۔کل کا اپنا چھوڑا ہوا پروجیکٹ کمپلیٹ کرؤ۔۔"بغیر مقابل حسینہ کی جانب نظر اٹھائے۔۔۔وہ فائی ل میں کچھ لکھتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

"کیا تمھیں سنائی ی نہیں دے رہا۔۔۔میں نے کہا تمھاری وجہ سے کل میرے پیسے چوری ہو گ ئی ے۔۔۔اس لیے اب میں پیسے نہیں دینے والی۔۔۔"اس بار لہجے میں بر ہمی و د باد با غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مس انعم۔۔۔یا تو پیسے دیں۔۔۔یا کام کریں۔۔۔تیسرا آپشن صرف ”
پولیس ہے۔۔۔پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس۔۔۔۔فیصلہ کر لیں۔۔۔“اس
بار بھی نظر اٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی اس نے۔۔۔۔لاپرواہی سے تین
آپشن دینے کے بعد۔۔۔وہ اپنے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرنے لگا۔۔۔۔

وہ خاصہ مصروف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

تم اگر کل مجھے زبردستی منہ پر ہاتھ رکھ کر نہ لے کر گئے ہوتے تو وہ ”
پیسے کبھی میرے ہاتھ سے نہ گرتے۔۔۔اور نہ وہ چوری ہوتے۔۔۔یہ سب
تمھاری ہی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔اس لیے میں کوئی پیسے نہیں دینے
والی۔۔۔۔سمجھے تم۔۔۔“اس بار وہ چیئر سے کھڑے ہو کر۔۔۔دونوں
ہاتھ اس کی ڈیسک پر جماتے ہوئے۔۔۔ذرا جھک کر۔۔۔۔۔مقابل کو
کھا جانے والی نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔حلق کے بل چیخ کر بولی۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا مارے غصہ کے۔۔۔۔

مانا مقابل ستمگر کا پولیس کی دھمکی دینا اسے ڈرا گیا تھا۔۔۔ لیکن اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ڈٹ کر اس کے سامنے کھڑی رہی۔۔۔۔

کیونکے اس کے نزدیک وہ پیسے کبھی چوری نہ ہوتے اگر وہ ظالم غلط وقت پر آکر۔۔۔اسے زبردستی لے کر نہ جاتا۔۔۔۔

مجھ پر چیخنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں۔۔۔۔ تین منٹ رہ گ ئی ے ہیں۔۔۔ جلدی فیصلہ کرؤ۔۔۔"اپنی آواز کو باقدرے نارمل رکھ۔۔۔دنیا جہاں کی بے زاری آنکھوں میں سجائے۔۔۔اس گرے آنکھوں والی حسین

لڑکی کو نظر اٹھا کر دیکھ۔۔۔۔ تیزی سے گزرتے ہوئے وقت کی یاد دہانی کرانے لگا۔۔۔

اگر پانچ منٹ میں فیصلہ نہ کیا۔۔۔ تو چھٹے منٹ۔۔۔۔ میں پولیس کو کال" کر دوں گا۔۔۔" اس نے آنکھوں کو ہلکا سہ ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔ دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

اس سنگ دل کے چہرے کی مسکراہٹ مقابل کھڑی اس حسین لڑکی کو سخت دل جلاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

تم نہیں کر سکتے۔۔۔" وہ احتجاجا چیخ اٹھی۔۔۔"

چیلنج کر رہی ہو؟؟۔۔۔یا اعتبار بہت ہے؟؟۔۔۔"اپنی چی ئی رسے کمر کو "
ٹیک دے کر۔۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں۔۔۔اپنی ٹھوڑی کو مسلتے
ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ہونٹوں کے کناروں پر طنزیہ تبسم سجائے۔۔۔۔ہلکی سی
گردن کو ٹیڑھا کر۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز میں مقابل کو تکتے
ہوئے۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔

چیلنج۔۔۔۔"اس نے بھرم سے سیدھے کھڑے ہو کر۔۔۔اکڑ کر جواب"
دیا۔۔۔۔

تو غلط انسان کو کر رہی ہو۔۔۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔جواب"
دیا۔۔۔

پیسے تمھاری غلطی سے چوری ہوئے ہیں۔۔۔اس لیے میں اب پیسے نہیں"
بھرنے والی۔۔۔"وہ قطعی انداز میں... برہمی سے۔۔۔۔مقابل کی پُراسرار
کالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔کہیں ایسا تو نہیں کے پیسے تم نے ہی غائب کروائے"
ہوں۔۔۔"اچانک ہی ذہن میں آنے والے خیال پر۔۔۔مقابل کو تفتیشی
نظروں سے تکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے کے پورا دن بیٹھ کر تم سے بحث کرتا"
رہوں۔۔۔پیسے نہیں ہیں۔۔۔تو خاموشی سے جاب واپس اسٹارٹ کرؤ
اپنی۔۔۔۔"وہ برہمی سے کہتا۔۔۔سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

جاب تو میں تمھارے پاس مر کر بھی نہ کرؤں۔۔۔۔۔"وہ حسین گڑیا"
ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔۔ قطعی انداز میں کہتی۔۔۔۔مڑ کر بھرم سے باہر
جانے لگی۔۔۔

مر کر بھی نہیں کرؤ گی؟؟۔۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔۔۔۔چلو۔۔۔۔۔۔پھر دیکھ"
لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔"اس حسین گڑیا کو خاموشی سے جاتا ہوا تکتا
رہا۔۔۔۔ حتی کے وہ آفس سے نکل گ ئی۔۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کی
پُراسرار کالی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔۔۔

یقیناوہ چمک انعم کے لیے اچھی ثابت نہیں ہونے والی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آفس سے باہر نکلی۔۔۔۔تو مارے خوف کے پاؤں لرزنے لگے۔۔۔

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔

اپنے دشمن جاں کے سامنے تو بھرم سے کہ آئی ی تھی کے جاب نہیں کرئے گی۔۔۔اور نہ پیسے دے گ ئی۔۔۔مگر اب یہ ڈر اس کی جان نکال رہا تھا ۔۔۔۔کے اگر اس ظالم نے اپنی دھمکی پر عمل کر دیا تو۔۔۔۔۔

اس کی جان مانو سولی پر لٹک گ ئی تھی۔۔۔۔

یا میرے خدا۔۔۔۔میں جیل نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔پلیز میری اس ظالم" سے حفاظت کر۔۔۔۔مجھے جیل جانے سے بچالے۔۔۔۔تو، تو دل پھیر

دینے پر قادر ہے میرے مالک۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں اپنے رب سے مدد طلب کرنے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کہاں جارہی ہو؟؟۔۔۔" وہ تیار ہو کر۔۔۔اپنے کندھے پر پرس" ٹانگتی۔۔۔۔کمرے سے نکلی ہی تھی۔۔۔کے محترمہ فائزہ نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔

"امی سے ملنے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گی۔۔۔"

کتنی بار کہا ہے۔۔۔کے آفس سے آتے وقت مل آیا کرؤ۔۔۔۔اس طرح" رات میں تمھارا جانا مجھے فکر مند کرتا ہے۔۔۔۔"ان کے فکر مند لہجے میں

کہتے ہی۔۔۔ بڑی محبت سے ان کے گلے لگ کر۔۔۔۔۔۔۔ ''میں
''بس۔۔۔ تھوڑی دیر میں آجاؤں گی۔۔۔آپ ٹینشن نہ لیں۔۔۔۔

جلدی جاؤ۔۔۔اور جلدی واپس آنا۔۔۔''نعمان کو چیلنج دیے دو ہفتے گزر''
چکے تھے۔۔۔اب تک اس کی جانب سے مکمل خاموشی تھی۔۔۔یہی سبب
تھا۔۔۔کے اسے گمان ہوا۔۔۔کے وہ ظالم درندہ اب اس کا پیچھا چھوڑ چکا
ہے۔۔۔۔
'

وہ نازک گڑیا اب کافی پُر سکون تھی۔۔۔

اس نے ن ئی جگہ جاب کے لیے اپلائے بھی کر دیا تھا۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی گھر سے نکلی۔۔۔تو سیل رنگ ہوا۔۔۔

اپنے پرس سے سیل نکال۔۔۔بغیر نام دیکھے۔۔۔۔کان سے
لگا کر۔۔۔سیڑھیاں اترنے لگی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔کیسی ہو؟؟"دوسری جانب سے سلام کے بعد بے تکلف"
انداز میں استفسار کیا گیا۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔اللہ کا بڑا کرم۔۔۔آپ کیسے ہیں؟؟"بلال کی میٹھی آواز"
سنتے ہی اس کے چہرے پر بڑی سی مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس کی آواز سنتے ہی دل دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔۔

تمھارے بغیر ادھورا۔۔۔"اس کا محبت سے لبریز لہجے میں دیا جواب"
۔۔۔انعم کے قدموں کو رکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اسے بلال سے اتنے خوبصورت جواب کی توقع نہ تھی۔۔۔۔

دل میں ہل چل سی مچ گ ئی۔۔۔۔

وہ بلال کے قریب نہیں جا سکتی تھی۔۔۔مگر اس حسین دل جانی سے دور
جانے کی بھی تو ہمت نہ تھی۔۔۔۔

کوئی ی ہے دوسری جانب ؟؟۔۔یا میں ہواؤں سے بات کر رہا"
ہوں" بہت دیر تک وہ مبہوت سی کھڑی رہی۔۔۔۔ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔
کے کیا جواب دے۔۔۔۔

کون نہیں چاہتا اپنی محبت کو پانا۔۔۔۔اور وہ سادہ مزاج لڑکا اس کی محبت
تھا۔۔۔۔

اس دل جانی کی جانب سے محبت کا اظہار۔۔۔۔دل کو اس کی جانب اور تیزی
سے کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

سچ تو یہ تھا کے حال اس کا بھی جدا نہ تھا۔۔۔۔ مگر اپنے دل کو روک رہی
تھی۔۔۔اس راستے پر چلنے سے۔۔۔جو کبھی اس کے نزدیک۔۔۔اسکی
منزل نہیں بن سکتا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں سن رہی ہوں۔۔"دوسری جانب سے پوچھے ہوئے سوال"
پر۔۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔خاصہ دھیمے لہجے میں جواب دہ
ہوئی ی۔۔۔

سن ہی تو نہیں رہی ہیں آپ۔۔۔۔ورنہ یہ غریب دل کا مارا کب سے آپ"
کی راہ میں بیٹھا ہے۔۔۔"وہ خاصہ شکوئے بھرے لہجے میں۔۔۔الفت کے
جال پھینکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

میں۔۔۔میں ہسپتال جا رہی تھی امی سے ملنے۔۔۔"مقابل کی بات کو"
مکمل گل کرنے کی سعی کی تھی اس لڑکی نے۔۔۔

او۔۔۔اچھا۔۔"بلال نے محسوس کر لیا تھا۔۔کے موضوع کو یک دم کیسے"
بدلا ہے اس نے۔۔۔۔

یقیناوہ ابھی اس کے رنگ میں نہیں رنگنا چاہتی۔۔۔۔تب ہی بھاگ رہی
ہے۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ مزید اسے فورس کرنے سے باز رہا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کے اسکی جلد بازی کے سبب۔۔۔وہ حسین گڑیا اسے پھر سے
چھوڑ جائے۔۔۔۔

ابھی تو میں آفس کے ایک کام سے نکلا ہوا ہوں۔۔۔یہاں سے فارغ"
ہو کر۔۔۔میں ہسپتال لینے آجاؤں گا تمھیں۔۔۔تو۔۔۔میرا تھوڑا انتظار
کر سکتی ہو؟؟؟"آخری جملہ خاصہ لچکدار انداز میں پوچھا۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں دل کو یہ ڈر لاحق تھا کے مقابل حسینہ انکار نہ کر دے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔میں انتظار کرؤں گی آپ کا"اس کے آہستگی سے جواب" دیتے ہی۔۔۔مقابل کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

میں جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔تم بس تھوڑا سہ میرا" انتظار کر لینا۔۔۔۔"کیا نہیں تھا اس کی آواز

میں۔۔۔محبت۔۔۔فکر۔۔۔۔انتظار۔۔۔۔خوشی۔۔۔ڈر۔۔۔۔التجا۔۔۔

جی۔۔۔مجھے آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا تھا۔۔۔مجھے ن ئی ی جاب ملتے" ہی۔۔۔میں سب سے پہلے آپ کا قرض ادا کرنے کی کوشش کرؤں گی۔۔۔میں سوچ رہی ہوں ہر ماہ دس ہزار۔۔۔"اس نے بلال کو نہیں بتایا

۔۔۔کے اس سے وہ دس لاکھ کھو گئی ے تھے۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے مقابل بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

کوئی ی جلدی نہیں۔۔۔ان پیسوں کی ٹینشن نہ لو۔۔۔آرام سے لوٹا" دینا۔۔۔چلو۔۔۔ تھوڑی دیر میں مل کر بات کرتے ہیں۔۔۔اوکے۔۔۔۔اللہ حافظ "اس نے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔اپنی کار ریسٹورینٹ کی پارکنگ میں پارک کی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔اللہ حافظ "کال منقطع ہونے کے بعد۔۔۔۔وہ واپس اپنی" منزل کی جانب چل پڑئی ی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنی ماں سے ملنے ہسپتال پہنچ گ ئی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی ان کے وارڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔سامنے ہی ایک لڑکا ٹیبل پر پھول کا گلدستہ رکھتا نظر آیا۔۔۔۔

اس لڑکے کی پشت تھی اس کی جانب۔۔۔۔

وہ بلیک رنگ کی ہوڈی اور سفید پینٹ میں ملبوس نظر آرہا تھا۔۔۔۔
ساتھ ساتھ اس کے برابر میں ہی ایک بچہ کھڑا تھا۔۔۔جو ڈاک اورنج رنگ کی ہوڈی اور سفید پینٹ... زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔۔

مام۔۔۔۔"دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ بچہ پلٹا۔۔۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔اس" کی گرے آنکھیں۔۔۔انعم کی آنکھوں سے ٹکرائی یں۔۔۔۔

پھر تو جیسے اس بچے کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا ہو۔۔۔وہ زور سے چیختے ہوئے۔۔۔اس کے پاؤں سے آکر چمٹ گیا۔۔۔

جبکے انعم سکتے کی سی کیفیت میں گرفتار۔۔۔آنکھیں پھاڑے۔۔۔کھڑی تھی۔۔۔

مام۔۔۔"دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ بچہ پلٹا۔۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کی گرے آنکھیں۔۔۔انعم کی آنکھوں سے ٹکرائی یں۔۔۔

پھر تو جیسے اس بچے کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا ہو۔۔۔وہ زور سے چیختے ہوئے۔۔۔اس کے پاؤں سے آکر چمٹ گیا۔۔۔

جیکے انعم سکتے کی سی کیفیت میں گرفتار۔۔۔آنکھیں پھاڑے۔۔۔۔کھڑی تھی۔۔۔۔

مام۔۔۔آپ آگ ئی یں۔۔۔"وہ بچہ اس کے پاؤں سے لپٹا۔۔۔اپنی" خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

د۔۔۔دو۔۔۔دور۔۔۔"اسے اچانک سانس لینے میں پر بلم ہونے" لگی۔۔۔۔

اس کا خوبصورت چہرہ سرخ پڑنے لگا۔۔۔ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔

انعم۔۔۔۔"وہ مڑا۔۔۔تو اس لڑکی کو دیکھ...بے ساختہ چیخ اٹھا۔۔۔وہ" سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

(ماضی)

تمھیں نہیں لگتا بہت جلد بازی کر رہے ہو تم؟؟۔۔۔وہ ابھی اتنے بڑے" شاکڈ کو سہنے کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔وہ مر سکتی ہے۔۔۔بھول گ ئی ے ڈاکٹر نے کیا کہا تھا" زوبیر پریشان لہجے میں۔۔اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔استفسار کر رہا تھا۔۔۔

تو مر جائے۔۔۔مجھے پرواہ نہیں۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہتا۔۔۔آرام سے" صوفے پر بیٹھا۔۔۔

یہ خود غرضی ہے تمھاری۔۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے اس بیچاری کے" ساتھ۔۔۔۔" وہ احتجاج کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ایسا دنیا میں کچھ نہیں جو نعمان ولید نہ کر سکے۔۔۔اِسے تم خود غرضی" کہو۔۔۔تو خود غرضی ہی صحیح۔۔۔"اس کا چہرہ بالکل بے تاثر تھا ان جملوں کو ادا کرتے وقت۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔تم واقعی عرشمان اور انعم کا سامنا کرانے جا رہے ہو۔۔۔" وہ ابھی بھی بے یقینی سی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔

"تو یقین کر لو۔۔۔اتنا مشکل کیا ہے اس میں؟؟۔۔"

کیسے وہ اتنا خود غرض بن سکتا تھا؟؟۔۔۔کیا سینے میں دل نہیں ہے اس کے؟؟۔۔۔۔

زوبیر اس لمحے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھے یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

اگر وہ مر گ ئی تو؟؟۔۔ پھر کیا کرؤ گے؟؟۔۔۔ "زوبیر اچھی طرح" واقف تھا انعم کی ذہنی حالت سے۔۔۔ نعمان کو پہلی بار دیکھنے کے بعد اسے کافی گہرا صدمہ پہنچا تھا جو اس کا ذہن قبول نہیں کر پایا تھا۔۔۔ جس کے سبب اسے پینک اٹیک آیا۔۔۔

لیکن کیا ہو جب وہ اپنی اولاد کے روبرو ہو۔۔۔ یقینا یہ شاکڈ پہلے والے سے زیادہ سخت تر ہو گا۔۔۔۔

ایک ہوتا ہے ذہن کا کسی مشکل کے لیے پہلے سے بنا ہونا۔۔۔ اس لمحے انسان کو اتنا بڑا شاکڈ نہیں لگتا۔۔۔ کیونکے وہ تیار ہوتا ہے مینٹلی۔۔۔۔ مگر کیا ہو جب ایک بیمار انسان اپنی زندگی کے سب سے بڑے خوف سے اچانک روبرو ہو جائے۔۔۔۔

اگر وہ میرے کام نہ آئے تو مر جانا ہی بہتر ہے اس کا۔۔۔۔۔"اس کے لہجے سے سفاکیت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔زوبیر حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔۔

ویسے۔۔۔کچھ زیادہ ہمدردی نہیں ہو رہی تمھیں اس سے؟؟؟"اچانک" زوبیر نے اس کی آنکھوں میں جنونیت اترتے دیکھی۔۔۔۔وہ اپنی آنکھوں کو چھوٹا کر۔۔۔اسے تفتیشی نظروں سے تکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔یقیناوہ شک کر رہا تھا اس کی نیت پر۔۔۔

م۔۔۔مج۔۔۔مجھے؟؟۔۔ن۔۔نہی۔۔نہیں تو۔۔۔"اس کی پُراسرار" کالی آنکھیں ور وعب دار چہرہ۔۔زوبیر کی جان ہوا کرنے کے لیے کافی تھا۔۔

اس کے سوال کرتے ہی وہ بوکھلا کر۔۔ بمشکل گویا ہوا۔۔۔۔

کرنے کی غلطی بھی مت کرنا۔۔۔ کیونکے تم جانتے ہو۔۔۔اس کے ''
معاملے میں، میں رعایت نہیں برتا۔۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو اگلی بار تمھیں
صفائی دینے کا موقع بھی نہ دوں۔۔۔۔''اس کے دھمکی آمیز لہجے میں
کہتے ہی۔۔۔زوبیر نے اپنی پیشانی پر آتا پسینہ صاف کیا۔۔۔۔

اس کی شارپ وپراسرار آنکھیں۔۔۔۔رعب دار پرسنیلٹی۔۔۔۔کسی کو
بھی خوفزدہ کر دینے کے لیے کافی تھے۔۔۔

وہ کیا سوچ کر اتنا بڑا قدم اٹھا رہا ہے۔۔۔یہ زوبیر سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

اس کے فیصلے سمجھ ہی کب آیا کرتے تھے لوگوں کے ؟؟۔۔۔جواب آتے۔۔۔۔

...(حال)

رہو۔۔۔۔سانس لو۔۔۔۔" وہ فورا بھاگتا اس بے حال لڑکی کی جانب آیا رہلیکس۔۔۔۔سب ٹھیک ہے جان۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔رہلیکس"

تھا۔۔۔۔جو سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔عرشمان گھبرا کر پیچھے ہوا۔۔۔

وہ ننھا بچہ ڈر گیا تھا۔۔۔۔

جبکے نعمان اس کے بالکل نزدیک آکر۔۔۔اس کے حسین چہرے پر اپنے ہاتھ کا پیالہ بنا کر۔۔۔اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

کچھ مت سوچو۔۔۔جو میں کر رہا ہوں۔۔۔بس وہ ہی کرؤ۔۔۔گہرا سانس لو۔۔۔"اس کی گرے آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔جیسے زندگی کی تمنا میں چیخ رہی ہوں۔۔۔

ان گرے آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ پا رہا تھا وہ دشمن جاں۔۔۔۔

اس وقت انعم کچھ سننے سمجھنے کی حالت میں نہ تھی۔۔۔۔وہ اسے باقاعدہ گہرا سانس لے کر۔۔۔اپنی نقل کرنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔

گہرا سانس لو انعم۔۔۔میری جان سب ٹھیک ہے۔۔۔ہاں اسی ”
طرح۔۔۔“انعم نے اس کی نقل کرتے ہوئے۔۔۔گہرا سانس لیا۔۔۔

اب آہستہ سے خارج کرؤ منہ سے۔۔۔بالکل اسی ”
طرح۔۔۔ہاں۔۔۔کرتی رہو میرے ساتھ۔۔۔“وہ اسے نہایت نرمی سے
گائیڈ کر رہا تھا۔۔۔

”دوبارا گہرا سانس لو۔۔۔“

”اب چھوڑو۔۔۔“

دوبارا لو۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔بالکل ٹھیک۔۔۔کوئی ٹینشن ”
“نہیں۔۔۔

اب چھوڑو۔۔۔" وہ بالکل ویسے ہی کر رہی تھی جیسے وہ دشمنِ جاں کر کے " دیکھا رہا تھا۔۔۔۔

ریلیکس رہو۔۔۔۔بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔میری" جان۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔ تمھاری پھوپھو کو تمھاری ضرورت ہے۔۔۔ تمھاری ماں کو تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر ۔۔۔ عرشمان کو تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔ تمھارے بیٹے کو۔۔۔اپنے لیے نہیں۔۔۔توان کے لیے زندگی کی جانب لوٹو۔۔۔ جنھیں ضرورت ہے تمھاری۔۔۔ تمھارے ساتھ کی۔۔۔وہ منتظر ہیں۔۔۔انھیں منتظر نہیں چھوڑ سکتی تم۔۔۔ سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔سانس لیتی رہو۔۔۔۔ تمھیں جینا ہے۔۔۔۔ تمھیں جینا ہو گا۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔ تمھیں جینا

ہو گا۔۔۔"زندگی کی جانب اسے واپس لانے کے لیے۔۔۔وہ وجیہہ مرد مسلسل کوشاں تھا۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے بھی خاموش نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ اسے زندگی کی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی کالی آنکھیں۔۔۔بھروسہ دلا رہی تھی مقابل کھڑی اس لڑکی کو۔۔۔زندگی باقی ہے ابھی۔۔۔وہ ایسے نہیں جا سکتی۔۔۔۔بہت سے لوگ اس کے منتظر بیٹھے ہیں۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ زندگی کی جانب لوٹنے لگی۔۔۔

اسے پینک اٹیک نہایت شدت کا آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکا واقف تھا انعم کا دماغ ابھی عرشمان سے ملنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔وہ برداشت نہیں کر سکے گی۔۔۔۔

جس بچے کو گناہ و حرام گمان کر۔۔۔۔ شکل دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔اس کا اچانک مام کہتے ہوئے۔۔۔ سامنے آجانا۔۔۔۔یقیناً اس کے ذہن کے لیے شدید صدمہ تھا۔۔۔۔

"سب ٹھیک ہے میری جان۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ہر چیز کو ٹھیک ہونا ہی ہو گا۔۔۔۔"

"گہرا سانس لو۔۔۔"

“اب آہستہ سے چھوڑو۔۔۔۔شاباش۔۔۔اسی طرح۔۔۔۔”

“پھر لو۔۔۔۔”

“اب چھوڑو۔۔۔”

“پھر لو۔۔۔۔”

“اب چھوڑو۔۔۔۔”

“گہرا سانس لو۔۔۔۔”

"آہستہ سے چھوڑو۔۔۔۔"

"کافی دیر تک وہ "شاباش۔۔۔تم کر سکتی ہو۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔
یوں ہی اسے نرمی و محبت سے گائیڈ کرتا رہا۔۔۔۔۔

اسے کھینچتا رہا زندگی کی جانب۔۔۔۔

آہستہ آہستہ سانس بحال ہونا شروع ہوا۔۔۔تو اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد۔۔۔وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

مقابل کھڑے اس وجیہہ نوجوان نے تیزی سے اس کے گرتے وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں تھاما۔۔۔۔

وہ اپنے دشمن کی باہوں میں اپنا آپ سونپ کر دنیا سے بیگانی ہو چکی تھی۔۔۔۔

اپنی باہوں کے حصار میں اس کے نازک و خوبصورت وجود کو جھولتا دیکھ۔۔۔وہ لڑکا ایک دو ثانیوں کے لیے مبہوت ہوا۔۔۔۔

اس کی بند آنکھوں سے نمی بہہ رہی تھی۔۔۔۔

اس حسن سے مالا مال لڑکی کے سفید چہرے پر آنسو موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔۔

بہت نرمی سے اس کے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کیے۔۔۔

ایک عجیب سی کشش تھی اس کے وجود میں۔۔۔۔وہ اپنا آپ کھینچتا ہوا محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

دو تین ثانیوں تک وہ بغیر کوئی ی حرکت کے۔۔۔اس کا چہرہ تکتا رہا۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔عرشمان کی مام کو کیا ہوا ہے؟" عرشمان کے پریشان لہجے میں پوچھتے ہی۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔۔

میں نے بتایا تھاناں عرشمان کو۔۔۔مام بیمار ہیں۔۔۔"عرشمان میں جان" بستی تھی اس کی۔۔۔۔وہ باہری دنیا کے لیے جتنا سخت مزاج تھا عرشمان کے لیے اتنا ہی نرم۔۔۔۔

اپنے بیٹے کے ننھے و معصوم چہرے پر پریشانی جھلکتی دیکھ۔۔۔وہ فوراہی سمجھانے والے انداز میں نرمی سے گویا ہوا۔۔۔۔

کیا ہم مام کو اپنے گھر لے کر چل سکتے"
ہیں۔۔۔پلیز۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔عرشمان کو مام کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔"وہ خاصہ التجائی انداز میں کہنے لگا۔۔۔

بالکل۔۔۔"اپنی باہوں میں جھولتی اس نازک لڑکی کو دیکھ۔۔۔وہ دھیمے" سے بولا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے اپنی باہوں کے حصار میں برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھایا۔۔۔۔

اس کا سر حالت بے ہو شی میں۔۔۔ سینے سے آلگا تو نا جانے کیوں اپنے دل میں ہل چل سی مچتی محسوس کی۔۔۔

اس کی بند آنکھیں۔۔۔۔اسکے پر فیوم کی لائی ٹ سی خوشبو۔۔۔اس کی گرم سانسیں جو سینے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔اس کے عنابی ہونٹ۔۔۔جو دل کو اپنی جانب مائی ل کر رہے تھے۔۔۔

کیا واقعی مام اب سے ہمارے ساتھ رہیں گی؟'' عر شمان خاصہ ایکسائی ٹڈ'' ہو کر۔۔۔ چمکتی آنکھوں کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔

اس کی آواز سے جھلکتی خوشی۔۔۔نعمان کے ہونٹوں کے کناروں پر مسکان بکھیر لائی ی تھی۔۔۔۔

عرشمان اور اپنے گارڈز کے ساتھ وہ اس نازک وجود کو اپنی باہوں میں بھرے۔۔۔۔ہسپتال سے نکلا۔۔۔۔

یہ اتفاق تھا یا قسمت۔۔۔کے جس لمحے نعمان اسے لے کر پیسنجر سیٹ پر بیٹھا۔۔۔اسی وقت۔۔۔۔پارکنگ میں بلال کی کار آکر رکی۔۔۔۔

"کافی لیٹ ہو گیا یار۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔"بلال تیزی سے کار پارک کر۔۔۔۔کار سے اترتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

وہ پھرتی سے اندر کی جانب لپکا۔۔۔۔

عرشمان کی مام کتنی پیاری ہیں ناں ڈیڈ؟؟"عرشمان فرنڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا" تھا۔۔۔

مگر اپنا ننھا سہ چہرہ پیچھے کی جانب موڑ کر۔۔۔اپنی ماں کو دیکھ۔۔۔۔فدا فدا لہجے میں بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے نہ تو اقرار کیا نہ انکار۔۔۔۔"

عرشمان کی مام آج سے عرشمان کے ساتھ ہی رہیں گی ناں؟؟"اس نے پھر" معصومانہ سوال کیا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"اس کی گود میں۔۔۔انعم کا سر رکھا ہوا تھا۔۔۔اس کے "
چہرے کو تکتے ہوئے۔۔۔کچھ لمحے سوچنے کے بعد۔۔۔وہ آہستگی سے جواب
دہ ہوا۔۔۔

ایسامت بولیں۔۔۔سب بچوں کی مام ان کے ساتھ ہی رہتی ہیں۔۔۔آج "
سے عرشمان کی مام بھی عرشمان کے ساتھ ہی رہیں گی۔۔۔آپ نے وعدہ
کیا تھا۔۔۔آپ وعدہ توڑ رہیں ہیں اپنا۔۔۔"وہ نعمان کو خفگی سے دیکھتے
ہوئے۔۔۔منہ بسور کر گویا ہوا۔۔۔

وعدہ ملانے کا تھا۔۔۔ساتھ رکھنے کا نہیں۔۔۔بتایا ہے ناں میں نے آپ "
کو۔۔۔مام بیمار ہیں آپ کی۔۔۔"وہ خاصہ نرمی سے سمجھانے والے انداز
میں جواب دینے لگا۔۔۔

جسے سننے کے بعد وہ منہ بگاڑ کر۔۔۔ خفگی سے دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

آپ یہی کرتے ہیں ہمیشہ عرشمان کے ساتھ۔۔۔ لفظوں سے کھیلتے" ہیں۔۔۔" وہ دانستہ طور پر بلند آواز سے شکوئے کرنے لگا۔۔۔

ابھی تو ڈیڈ آپ کے کہنے پر۔۔۔اپنے گھر لے کر چل رہے ہیں" ناں۔۔۔پھر ناراضگی کیوں؟؟ دنیا جہاں کی معصومیت اپنے لہجے میں سموئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

دوسری جانب سے جواب نہ آیا۔۔۔یقیناوہ ننھا شہزادہ خاصہ برہم تھا۔۔۔

نعمان اس کے مزاج سے بخوبی واقفیت رکھتا تھا۔۔۔اور اسکی خواہشات سے بھی۔۔۔

ڈاکٹر کو کال کر دی ہے ناں؟؟۔۔۔"اس نے زوبیر کی جانب" دیکھ۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے موجود ہوں گے"وہ مطمئن انداز" میں۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اثبات میں ابھی وہ سر ہلاتا۔۔۔اس سے قبل کار کو اچانک بریک" لگا۔۔۔

اس بریک کے نتیجے میں۔۔۔وہ ہلکا سہ اپنی جگہ سہ او چھل کر آگے کی جانب گرا۔۔۔

اسی لمحے انعم کے ہونٹ اس کی ہوڈی سے مس ہوئے۔۔۔اور ہونٹوں پر لگی لپ۔اسٹک کے نشان ہوڈی پر چھپ گ ئی ے۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔"سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔وہ غرایا۔۔۔"

سوری۔۔۔اچانک کار کے آگے بلی کا بچہ آگیا تھا۔۔۔تو اسے بچانے کے لیے بریک لگانا پڑا۔۔۔"وہ فوری معذرت طلب کرتے ہوئے۔۔۔وجہ بیان کرنے لگا۔۔۔

عرشمان ٹھیک ہو؟"اسے سب سے پہلے عرشمان کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔"

ناراضگی میں بھلے بات نہ کرؤ۔۔۔ مگر ہاں یا نہ تو کر ہی سکتے ہو۔۔" وہ"
لچکدار انداز میں۔۔۔

ہاں۔۔۔" روٹھے لہجے میں جواب آیا۔۔۔ جسے سن۔۔۔ وہ مطمئن"
ہوا۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

بلال انعم کی والدہ کے وارڈ میں داخل ہوا۔۔۔

وہاں کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔ وہ رنجیدہ ہوا۔۔۔

کیا انعم نے نہیں کہا تھا کے وہ انتظار کرے گی۔۔۔

کیا اس نے انتظار نہیں کیا میرا؟؟۔۔کال کر کے دیکھتا ہوں۔۔ہو سکتا ہے" ہسپتال میں ہی ہو۔۔۔" وہ اپنے دکھی دل کو امید بندھا رہا تھا کے شاید وہ ہسپتال میں ہی کہیں ہو۔۔۔۔

کال کی۔۔۔تو بیل رنگ ہونے لگی۔۔۔۔

کافی دیر تک وہاں کھڑا کال کرتا رہا۔۔۔لیکن کال ریسیو نہ ہوئی ی۔۔۔جس کے سبب اس کے چہرے پر اداسی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔

انتظار نہیں کیا۔۔۔کوئی ی بات نہیں۔۔۔کم از کم جواب تو دے دو میری" کال کا۔۔۔" وہ سیل کی اسکرین کو شکوئے سے تکتے ہوئے۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس لڑکی کی آنکھ کھلی۔۔۔۔تو خود کو ایک بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔چھت پر لگا بڑا سہ فینسی جھومر۔۔اسے آگاہ کرنے کے لیے کافی تھا کے وہ اپنے گھر پر نہیں۔۔۔اور نہ ہی کسی ہسپتال میں ہے۔۔۔

اٹھ کر بیٹھی۔۔۔تو پاس ہی ایک خوبصورت سہ بچہ کھلونوں سے کھیلتا ہوا نظر آیا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔اسے ہسپتال کے سین فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلتے ہوئے نظر آنے لگے۔۔۔۔

یہ یاد آنے پر کے بے ہوش ہونے سے قبل اس نے نعمان کو دیکھا تھا۔۔۔
اگلے ہی لمحے خوفزدہ ہو کر۔۔ تیزی سے اپنے پاؤں سو کیڑے۔۔۔

انعم کے اِس عمل پر۔۔۔وہ بچہ فوراً اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں ایک بار پھر انعم کی آنکھوں سے ملیں۔۔۔۔

ریلیکس رہو۔۔۔۔بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔میری"
جان۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔ تمھاری پھوپھو کو تمھاری ضرورت
ہے۔۔۔ تمھاری ماں کو تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر
۔۔۔ عرشمان کو تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔ تمھارے بیٹے کو۔۔۔اپنے لیے
نہیں۔۔۔تو ان کے لیے زندگی کی جانب لوٹو۔۔۔ جنھیں ضرورت ہے

تمھاری۔۔۔ تمھارے ساتھ کی۔۔۔وہ منتظر ہیں۔۔۔انھیں منتظر نہیں چھوڑ سکتی تم۔۔۔ سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔سانس لیتی رہو۔۔۔۔ تمھیں جینا ہے۔۔۔۔ تمھیں جینا ہو گا۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔ تمھیں جینا ہو گا"۔۔۔۔۔ نعمان کے بولے ہوئے جملے یاد آنے پر۔۔۔۔وہ اس بچے کو حیران و پریشان ہو کر تکنے لگی۔۔۔

وہ شخص نعمان تھا جو اس کے بچے کو جھولے سے اٹھا کر لے گیا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

عجیب سی کیفیت میں گرفتار تھی وہ۔۔۔۔

وہ بس بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

سامنا کرنا۔۔۔روبرو بیٹھنا۔۔۔اس سے بات کرنا۔۔۔یہ سب دنیا کا سب سے مشکل مرحلہ تھا اس لڑکی کے لیے۔۔۔

اس بچے کا تو چہرہ بھی ان تلخ یادوں کو تازہ کر رہا تھا۔۔۔جن کی یاد آنے پر اس کی روح تک تڑپ جایا کرتی تھی۔۔۔۔

مام۔۔۔آپ اٹھ گ ئی یں؟؟۔۔"اس کے خوشی سے کہتے ہی۔۔۔وہ" عجیب حالت میں خود کو گرفتار پانے لگی۔۔۔

اپنی چیخیں۔۔۔
نعمان کی درندگی۔۔۔
وہ اپنی بے بسی سے منہ سے نکلتی آہوں سسکیاں۔۔۔
وہ آنکھوں سے بہتے آنسو۔۔۔۔

وہ ٹوٹا ہوا لیمپ۔۔۔

وہ سفید چادر۔۔۔

وہ کانچ کے بکھرے ٹکڑے۔۔۔

وہ اپنی نس کا کاٹنا۔۔۔

وہ بہتا خون۔۔۔

ہر ایک لمحہ اس بچے کی صورت میں اس کی آنکھوں کے آگے گھومنے لگا۔۔۔

اس بچے کا مام کہنا بھی کسی گالی سے کم معلوم نہیں ہوا اسے۔۔۔۔

پہلے کبھی ہمدردی جاگی بھی تھی اگر اس بچے کو لے کر دل میں۔۔۔ تو آج وہ بھی نفرت میں بدل گ ئی تھی۔۔۔

وہ نعمان جیسے درندے کا بیٹا تھا۔۔۔اور نعمان ہی اس کی پرورش کر رہا تھا۔۔۔پھر اس سے کیسی ہمدردی؟؟۔۔۔

مام۔۔آپ ٹھیک تو ہیں ناں۔۔۔پتا ہے عرشمان بہت پریشان ہو گیا تھا آپ" کے لیے۔۔۔" وہ ننھا بچہ جس کی پیلے رنگ کی ہوڈی میں سفید و سرخ رنگت الگ ہی چمک رہی تھی۔۔۔خاصہ فکر مند لہجے میں گویا ہوا۔۔

وہ بچہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی وہ گِلٹ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔

وہ بچہ اسے کیسے جانتا؟؟۔۔۔وہ دونوں تو زندگی میں کبھی ملے ہی نہیں۔۔۔

کیا نعمان اس بچے کے ذریعے کوئی ی فائی دہ اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا؟؟۔۔۔یہی سوچ۔۔۔وہ الجھی۔۔۔

پتا ہے۔۔۔عرشمان کی آنکھیں بالکل آپ جیسی ہیں۔۔۔عرشمان کا چہرہ اور" رنگ بھی۔۔۔یہاں تک کے ڈیڈ کہتے ہیں عرشمان کا ذہن بھی بالکل آپ کی طرح تیز ہے۔۔۔" وہ بچہ نہایت خوش و پُر جوش دیکھائی ی دے رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں سے پہلی بار ملا تھا۔۔۔جسے ملنے کی خواہش میں وہ ایک سال سے بلک رہا تھا۔۔۔

اپنے سامنے اپنی ماں کو بیٹھا دیکھ۔۔۔وہ اپنی خصوصیات و نقوش جو اس سے ملتے ہیں بیان کرنے لگا۔۔۔

لگتا ہے عرشمان پورا آپ پر گیا ہے۔۔۔ڈیڈ سے کوئی ی چیز نہیں ملتی۔۔۔" وہ بولتے بولتے ہلکا سہ اداس ہوا۔۔۔۔

کیوں نہیں ملتی بھلا۔۔۔۔ تمھارا باپ بھی ایک حرامی کی اولاد ہے۔۔۔اور تم بھی ایک حرامی کی اولاد ہو۔۔۔۔" اس کے دانت پیس کر۔۔۔ کدورت بھرے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ بچہ نا سمجھی سے اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔۔

جبکے سامنے کی جانب سے ایک خوبصورت لڑکی زور سے چیخی تھی۔۔۔" میڈم۔۔۔۔"

اس لڑکی کی آواز پر۔۔۔انعم نے سامنے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ لڑکی اسی وقت کمرے میں داخل ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ عرشمان کی بے بی سیٹر تھی۔۔۔۔

شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔بچے سے اس طرح کی بات کرتے"
ہوئے۔۔۔۔۔"ابھی وہ ڈپٹ والے لہجے میں بولتی۔۔۔اس کی جانب چلتی
ہوئی ی پہنچی ہی تھی۔۔۔۔کے عرشمان غصے سے بیڈ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

الماس آنی۔۔۔آپ عرشمان کی مام پر ایسے نہیں چیخ سکتیں۔۔۔وہ بیمار"
"ہیں۔۔۔کیا نہیں پتا آپ کو۔۔۔

اس کے ننھے سے چہرے پر جھلکتا غصہ۔۔۔کسی کو بھی یہ ماننے پر مجبور کر سکتا
تھا کے وہ دنیا کا سب سے کیوٹ بچہ ہے۔۔۔۔

وہ کہتا ہے کے وہ اپنے باپ میں نہیں ملتا۔۔۔جبکے اس لمحے غصہ کرتے وقت۔۔۔۔انعم کو اس میں نعمان کی جھلک دیکھائی دینے لگی۔۔۔

میں تمھاری مام نہیں ہوں۔۔۔ نہیں ہوں میں تمھاری مام۔۔۔۔" وہ" حلق کے بل عرشمان پر چیخی تھی۔۔۔

اسے اچانک خود پر چیختا دیکھ۔۔۔وہ بچہ سہم سہ گیا۔

نعمان نے کبھی اس سے سخت لہجے میں بات نہیں کی تھی۔۔۔اور جب نعمان نے نہ کی۔۔۔تو کسی اور کی کیا مجال۔۔۔۔

وہ ڈر کر۔۔۔ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔

الماس تیزی سے عرشمان کی جانب آئی ی۔۔۔اس خوف سے۔۔۔کے وہ بیڈ سے گرنہ جائے۔۔۔

تم جو کوئی ی بھی ہو۔۔ہٹاؤ اسے میرے سامنے سے۔۔۔ہٹاؤ۔۔۔۔میں" نے کہااس گناہ کو ہٹاؤ میری نگاہوں کے سامنے سے۔۔۔۔"وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کا سفید چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ بیڈ پر جمائے حلق کے بل چیخے چلی جارہی تھی۔۔۔جو عرشمان کو شدید خوفزدہ کرنے لگا۔۔

آنی۔۔۔دیکھیں مام کو کیا ہو رہا ہے" اگر کوئی ی اور بچہ اس کی جگہ ہوتا تو" ضرور وہ اپنی فکر کرتا۔۔۔۔ مگر اس نے نہ کی۔۔۔وہ تو اب بھی اپنی ماں کی ہی فکر کرتا دیکھائی ی دے رہا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا ہٹاؤ اسے۔۔۔۔میں نہیں دیکھنا چاہتی اسے۔۔۔۔پلیز" ہٹاؤ۔۔۔دور کرؤ اس گناہ کو میری نگاہوں سے۔۔۔۔میں نے نہیں مارا اپنی آپی کو۔۔۔میں کہ رہی ہوں ناں میں نے نہیں مارا۔۔۔پلیز۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔" وہ پہلے تو بری طرح چیخ رہی تھی پھر آہستہ آہستہ اپنا سر پکڑے رونے لگی۔۔۔۔

وہ خود کو ذہنی طور پر اس وقت میں پا رہی تھی جب وہ نعمان کی قید میں تھی۔۔۔

شدید اذیت میں مبتلا ہو گئی تھی وہ لڑکی۔۔۔۔

اس کے چیخنے کی آوازیں سن۔۔۔۔ نعمان جو اسٹڈی روم میں بیٹھا اپنے لیپ ٹائی پ پر کام کرنے میں مصروف تھا۔۔۔ وہ تیزی سے اپنا کام چھوڑ۔۔۔ اس کے کمرے کی جانب آیا۔۔۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ تو اس لڑکی کو خود میں سمٹا۔۔۔ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔ روتا ہوا پایا۔۔۔۔

عرشمان کو لے کر باہر جاؤ۔۔۔" اس نے عرشمان کی جانب نگاہ کی۔۔۔ جو" خاصہ خوفزدہ و سہما سہما معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

فوراً ہی الماس کو دیکھ۔۔۔ حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

وہ فوراہی حکم کی تعمیر کرتے ہوئے۔۔۔ عرشمان کواپنے ساتھ لے کر باہر چل دی۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس دشمن جاں نے قریب بیٹھتے" ہوئے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔

وہ صرف اس لمحے انعم کو بہتر محسوس کرانا چاہتا تھا۔۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔۔۔تم نے برباد کر دیا ہے" مجھے۔۔۔۔مجھے کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔۔تم اور تمھاری حرام اولاد نا جانے کیوں میری پُر سکون زندگی کو تباہ کرنے واپس چلی "آئی ہے۔۔۔۔

وہ خاموشی سے سنتا رہتا۔۔۔اگر اس لڑکی نے عرشمان کے لیے حرام کا لفظ استعمال نہ کیا ہوتا تو۔۔۔۔

حرام کا لفظ۔۔۔اس کے تن بدن میں آگ بھڑ کا گیا تھا۔۔۔

ابھی وہ لڑکی غصے سے بول ہی رہی تھی کے اچانک مقابل بیٹھا شخص اس پر جھپٹا۔۔۔اس کے جبڑوں پر اپنی انگلیاں گاڑتے۔۔۔شعلہ بار آنکھوں کے ساتھ چنگھاڑا۔۔۔

"ہمت کیسے ہوئی ی تمھاری۔۔۔میری اولاد کو حرام کہنے کی؟؟۔۔"

کیونکے وہ ہے۔۔۔۔ تمھارے ظلم و گناہ و ناانصافیوں کی نشانی ہے"
وہ۔۔۔ تمھاری درندگی کی۔۔۔ سننے میں شاید تمھیں برا لگ رہا ہو۔۔۔ مگر
یہی سچ ہے نعمان ولید۔۔ حرام کی اولاد ہے وہ۔۔۔۔" جتنی آگ مقابل کے
تن و من میں لگی تھی اتنی ہی اس کے بھی تھی۔۔۔۔

نعمان کو دیکھتے ہی اس کا غصہ مزید بھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال بلا خوف دھاڑئی ی۔۔۔ آخری جملہ خاصہ
قطعی انداز میں ادا کرتے ہوئے۔۔۔ اپنے چہرے کو اس ستمگر کی جنونی
گرفت سے ایک جھٹکے سے آزاد کرایا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔ اس کا ہاتھ کراہت والے انداز میں۔۔۔ اپنے ہاتھ سے دور
جھٹکا۔۔۔۔

انعم اگر ایک بار پھر یہ لفظ ادا کیا تو قسم سے جان نکال لوں گا"
تمھاری۔۔۔۔میری اولاد کو حرام کہنے والی تم ہوتی کون ہو؟؟۔۔۔حرام
انسان کا فعل ہوا کرتا ہے۔۔۔انسان نہیں۔۔۔"اس لڑکی کے سخت ترین
جملے۔۔اپنی روح میں نشتر کی طرح پیوست ہوتے محسوس ہوئے نعمان
کو۔۔۔۔

اپنی اولاد کو حرام کی اولاد قرار دیا جانا وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس کی گھنی زلفوں میں اپنا ہاتھ ڈال۔۔۔۔کالی سیاہ زلفوں کو جڑوں سے
جکڑتے ہوئے۔۔۔مقابل کے حسین چہرے کو بالکل اپنے چہرے کے
قریب کر۔۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔غضب
ناک انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا غضب ناک غصہ ایک دو ثانیوں کے لیے اسے ڈرا گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کا پورا وجود لرزنے لگا۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو مارے تکلیف کے بہے جا رہے تھے۔۔۔

نعمان کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔ جن سے شدید کراہت آ رہی تھی اسے۔۔۔۔

لے لو جان۔۔۔۔کسے عزیز ہے یہ۔۔۔۔اچھا ہے میں آزاد ہو جاؤں گی" تمھاری دی ہر تکلیف واذیت سے۔۔۔۔" مانا ڈر ئی ی ہوئی ی تھی مگر اپنی

جان کے دشمن پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔شدید تکلیف میں بھی۔۔نڈر لہجے و طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

سوچ ہے صرف تمھاری۔۔۔۔اتنی آسانی سے مرنے نہیں دوں گا" تمھیں۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔اسی کے طرز میں بولا۔۔۔۔

میں نے کیا بگاڑا ہے تمھارا؟؟"۔۔۔کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہے" تم؟؟۔۔۔پہلے میری جان پر تمھارا وجود کم بھاری تھا جو اپنی حرام اولاد کو بھی لے آئے ہو۔۔۔" وہ تھک چکی تھی نعمان سے بھاگتے بھاگتے۔۔۔۔

وہ کسی صورت پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔اور یہی بات اسے سخت کرب و اضطراب میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

وہ لڑکی مانے یہ نہ مانے۔۔۔دل کے کسی کونے میں اسے بھی اذیت محسوس ہو رہی تھی بار بار اپنے معصوم بچے کو حرام کی اولاد کہتے ہوئے۔۔۔۔

مگر نعمان سے نفرت اِس انجانی محبت پر کہیں زیادہ حاوی تھی۔۔۔۔

وہ واقف تھی کوئی ی ناں کوئی ی تو مقصد ہے اس ظالم کا۔۔۔جو اس کی زندگی میں عرشمان کو لے کر آگیا ہے۔۔۔۔

اپنے بالوں کو اس دشمن جاں کی پکڑ سے آزاد کرانے کی سعی کرتے ہوئے۔۔۔۔خاصہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ چیخی۔۔۔۔

میرا صبر آزمانے کی غلطی مت کرؤ۔۔۔ورنہ تکلیف آخر میں تمھیں ہی" ہو گی۔۔"اس نازک گڑیا کے بالوں کی جڑوں کو جنونی انداز میں جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔سخت تنبیہہ کیا۔۔۔

پھر تم ہوتی کون ہو اک انسان کو حرام کا لیبل لگانے والی۔۔وہ انسان جو" اشرف المخلوقات ٹھرایا گیا ہے۔۔۔تم اسے حرام و حلال کے ترازو میں کیسے تول سکتی ہو؟؟۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب وہ تمھاری ہی اولاد "ہے۔۔۔تمھارے ہی وجود کا حصہ ہے۔۔۔

نہیں ہے وہ میری اولاد۔۔۔۔نہ کبھی تھا۔۔۔اور نہ کبھی ہو گا۔۔۔۔وہ" صرف تمھارے گناہ کی نشانی ہے۔۔۔تمھارے مجھ پر ڈھائے ظلموں کی نشانی۔۔تمھاری درندگی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد ہے وہ۔۔۔میرا

اس سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔۔وہ حرام۔۔"ابھی نعمان بول ہی رہا تھا۔۔۔کے وہ تیزی سے دھاڑتے ہوئے حلق کے بل چیخی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سوائے کدورت و نفرت کے کوئی ی دوسرا جذبہ نہ تھا۔۔۔

انعم کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا تھا۔۔۔کے وہ بیچ میں بول پڑا۔۔۔

اپنی ہی اولاد کو گالی دیتے ہوئے شرم نہیں آتی تمھیں؟؟۔۔۔بڑا حرام و" حلال کر رہی ہو۔۔۔کیا تمھارے پاس کوئی ی ثبوت ہے کے تم اپنے باپ کی جائی زاولاد ہو؟؟۔۔بولو۔۔۔ہے ثبوت؟؟۔۔۔"اس کے بالوں کو جھٹکے سے اپنی پکڑ سے آزاد کر۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔چیلنجنگ انداز میں۔۔۔سرخ انگارے بھری آنکھوں کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

میرے ماں باپ کی شادی ہوئی ی تھی۔۔۔دنیا گواہ ہے۔۔۔"وہ تیزی" سے دلیل دینے لگی۔۔۔۔

یعنی تمھارے نزدیک والدین کا نکاح اولاد کے جائی زو حلال ہو جانے کا" سرٹیفکٹ ہے۔۔۔۔گڈ۔۔۔۔تو چلو۔۔۔ہم بھی نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔"۔۔۔باتوں کا رخ یقیناً دانستہ طور پر اس نے اپنی مرضی کی سمت موڑا تھا۔۔۔۔

آخری جملہ لاپرواہی سے ادا کیا۔۔۔۔

انعم حیرت و بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا وہ دشمن جاں واقعی شادی کے لیے پرپوز کر رہا تھا اسے؟؟۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

محترمہ فائزہ انعم کا انتظار کرتے۔۔۔صوفے پر بیٹھی بیٹھی کب سو گئی یں انھیں خود خبر نہیں۔۔۔

آنکھ کھلی۔۔۔تو سب سے پہلے سامنے دیوار پر لگی گھڑی دیکھی۔۔۔۔

رات کے بارہ بج رہے ہیں۔۔۔اور انعم ابھی تک گھر نہیں"
آئی ی۔۔۔۔اتنی دیر کہاں لگ گئی اسے؟۔۔۔"وہ خاصہ پریشان ہوئی یں۔۔۔۔

فوراہی اپنے پاس رکھا سیل اٹھایا۔۔۔اسے کال کرنے کی نیت سے۔۔۔

"پھوپھو مجھے ارجنٹ آفس سے کال آئی ی تھی۔۔۔۔مجھے اپنے باس کے ساتھ ایک پروجیکٹ کے سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر جانا ہے۔۔۔۔میں آپ کو باقی ساری تفصیل واپس لوٹ کر بتاؤں گی۔۔۔میری فکر مت کیجیے گا۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔اللہ حافظ" ابھی وہ کال کرتیں۔۔۔اس سے قبل ہی ان کی سیل پر چمکتے نوٹیفیکشن پر نظر پڑئی ی۔۔۔۔

کلک کرتے ہی انعم کے نمبر سے میسج موصول ہوا۔۔۔

اسے پڑھ کر وہ خاصہ الجھیں۔۔۔۔

ضرور کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔۔انعم اس طرح کیسے ملک سے باہر جا سکتی ہے۔۔۔وہ بھی مجھ سے بغیر اجازت لیے۔۔۔وہ تو اپنا کوئی سامان بھی لے کر نہیں گ ئی۔۔۔"انھیں اس میسج نے سخت پریشانی میں ڈالا۔۔۔۔

وہ عدت میں تھیں۔۔۔۔شدید پریشانی کے عالم میں اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھیں۔۔

تھوڑی دیر میں بڑی سی چادر میں خود کو لپیٹے۔۔چہرے کو ماسک سے کور کیے۔۔۔وہ کمرے سے تیزی سے نکلیں۔۔۔

وہ انعم کے آفس جانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔۔تا کے معلوم کر سکیں ۔۔۔کے آخر چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

محترمہ فائزہ کا انعم کے علاوہ کوئی ی نہ تھا۔۔۔پھر وہ انجان شہر میں تھیں۔۔۔جہاں وہ کسی کو جانتی تک نہیں تھیں۔۔۔ایسے میں باحالاتِ مجبوری عدت میں ہونے کے باوجود اپنی بھتیجی کو ڈھونڈنے خود گھر سے نکلیں۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی بلڈنگ کے نیچے والی منزل پر پہنچی ہی تھیں۔۔۔کے سامنے سے ایک نوجوان ان سے جلدی بازی کے سبب ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔۔

دیکھ کر محترمہ۔۔۔"اگر وہ نوجوان صحیح وقت پر اپنے قدموں کو نہ روکتا" ۔۔۔تو یقیناً ان کا بڑا زبردست ٹکراؤ ہو جاتا۔۔۔۔

فائزہ نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو سامنے ڈاک مہرون رنگ کی ٹی۔شرٹ اور بلیک پینٹ زین تن کیے۔۔۔ایک نوجوان مسکراتا ہوا دیکھائی ی دیا۔۔۔۔

مانا فائزہ اس لڑکے کو نہیں جانتی تھی لیکن وہ لڑکا فائزہ کو باخوبی جانتا تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔میں ذرا جلدی میں ہوں۔۔۔"وہ چہرے سے ہی فکر مند" معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

کہیں جا رہی ہیں آپ؟؟؟"وہ جانے لگیں۔۔۔تو راستہ روک کر۔۔۔نرمی" سے استفسار کیا۔۔۔

جی۔۔۔اپنی بھتیجی کے آفس۔۔۔"وہ تیزی سے بولیں۔۔۔"

او۔۔۔۔اچھا۔۔۔کہاں ہے آفس؟؟۔۔مجھے بتائی یں میں آپ کو لے چلتا" ہوں۔۔۔کافی رات ہو چکی ہے۔۔۔اتنی رات میں آپ کا یوں اکیلے جانا مناسب نہیں ہے۔۔۔۔"اس لڑکے کے مدد کی آفر کرتے ہی۔۔۔وہ الجھیں۔۔۔

فیصلہ نہیں کر پا رہی تھیں وہ۔۔۔۔اس اجنبی سے مدد لیں یا نہیں۔۔۔

وہ نوجوان عمر میں ان سے بہت چھوٹا تھا۔۔۔۔ساتھ ساتھ شکل و صورت سے شریف گھر کا معلوم ہوا۔۔۔۔

میں تو آپ کو جانتی تک نہیں بیٹا۔۔"ان کے منہ سے بیٹے کا لفظ سن"
۔۔۔ناجانے کیوں اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

بیٹا تو نہ بولیں۔۔۔۔اتنا بھی چھوٹا نہیں ہوں میں آپ سے۔۔۔میرا نام"
زوبیر ہے۔۔۔میں آج ہی اس بلڈنگ میں شفٹ ہوا ہوں۔۔۔یہ
اپارٹمنٹ میرا ہے۔۔۔۔دیکھا جائے تو ہم پڑوسی ہوئے۔۔۔۔آپ مجھ پر
اعتبار کر سکتی ہیں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اپنا مختصر سہ تعارف
دیا۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔۔"فائزہ نے کچھ سوچتے ہوئے دوبارا نام زیرِ لب"
بڑبڑایا۔۔۔۔

محترمہ فائزہ کیونکے زوبیر کی ریل شخصیت سے واقفیت نہیں رکھتی تھیں۔۔۔اس لیے اس کا حسن اُخلاق دیکھ۔۔۔مدد لینے کے لیے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد۔۔۔راضی ہوئی یں۔۔۔۔

"آئی یں کار میں بیٹھیں۔۔۔"اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے اپنی کار کی فرنٹ سیٹ کا ڈور اوپن کرتے ہوئے انھیں بیٹھنے کی دعوت دی۔۔۔۔

"شکریہ بیٹا۔۔۔"وہ تیزی سے کار میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔شکر گزار لہجے میں گویا ہوئی یں۔۔۔

"پھر بیٹا؟؟۔۔۔"وہ منہ بگاڑتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

وہ دوسری جانب سے کار میں آکر بیٹھا۔۔۔اور کار اسٹارٹ کی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ انعم کے آفس پہنچ گ ئی ے تھے۔۔۔جہاں محترمہ فائی زہ کے مطابق وہ کام کر رہی تھی۔۔

انعم نے انھیں اپنے جاب چھوڑ دینے کے متعلق ابھی تک آگاہ نہیں کیا تھا۔۔۔اس نے سوچا تھا کے جب ن ئی ی جاب مل جائے گی تب انھیں ڈائی ریکٹ خوش خبری دے گی۔۔۔۔

وہ لڑکی کہاں جانتی تھی اُس وقت۔۔۔۔کے اس کا یہ بات چھپانا بھی کسی اور کے حق میں فائی دے مند ثابت ہو گا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی؟؟۔۔۔"مسٹر یوسف انھیں" ریسپشن کے پاس ہی کھڑے مل گ ئ ے تھے۔۔۔انھوں نے نہایت مہذب انداز میں استفسار کیا۔۔۔

"کیا مس انعم یہاں کام کرتی ہیں؟؟۔۔۔"زوبیر نے محترمہ فائزہ کو بولنے کا موقع دیے بغیر بات شروع کر دی۔۔۔

"جی۔۔۔وہ یہیں کام کرتی ہیں۔۔۔مگر آپ کون ہیں؟؟۔۔"یہ کہاں ممکن ہے کے کمپنی کے مالک کے دائیں ہاتھ وپرسنل سیکرٹری کو مسٹر یوسف نہ جانتے ہوں۔۔۔

یقیناوہاں ڈرامہ چل رہا تھا۔۔۔جو خاص محترمہ فائزہ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔۔۔

میں زوبیر۔۔۔یہ ان کی پھوپھو ہیں۔۔۔"زوبیر نے اپنے ساتھ ساتھ" محترمہ فائزہ کا بھی تعارف پیش کیا۔۔۔

جی۔۔۔اچھا۔۔۔تو۔۔بتائیں میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی۔۔۔"وہ" پھر مسکراتے ہوئے۔۔۔ہلے سے زیادہ شائستہ لہجے میں پوچھنے لگے۔۔۔

میری بھتیجی انعم۔۔۔کیا وہ آفس کے کام سے کہیں باہر گئی" ہے؟؟۔۔کیونکے مجھے اس کا میسج ملا۔۔۔وہ بھی اچانک رات کے وقت ۔۔۔جبکے وہ تو میرے سامنے اپنی امی سے ملنے ہسپتال کے لیے نکلی تھی۔۔۔"وہ خاصہ پریشانی کے عالم میں تھیں۔۔۔ان کی آواز بھری بھری ۔۔۔ولہجے میں ہڑبڑاہٹ تھی۔۔۔

جی جی۔۔۔وہ آرکیٹیکچر ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ کی اچانک طبیعت خراب" ہوگئی تھی۔۔۔پورا سنَی پروجیکٹ کیونکے انعم نے تیار کیا تھا۔۔۔تو سر نے اسے ہی اپنے ساتھ لے جانا مناسب سمجھا۔۔۔۔بہت بڑا پروجیکٹ ہے"۔۔۔بہت محنت کی تھی انعم نے اس پر۔۔۔۔۔

مگر انعم تو چھٹیوں پر تھی ناں۔۔"محترمہ فائزہ کو ان کی بات سن کر بھی" اطمینان حاصل نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ فوراً ہی الجھ کر بولیں۔۔۔

جی تھی۔۔مگر ارجنٹ کال کر کے اسے واپس بلا لیا گیا۔۔۔آپ پریشان نہ" ہوں۔۔۔انعم ہماری کمپنی کی ورکر ہے۔۔۔اس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔۔۔بس ایک ہفتے کی تو بات ہے۔۔۔پھر اپنا کام کمپلیٹ کرتے ہی وہ واپس آجائے گی۔۔۔"مسٹر یوسف نے انھیں یقین دہانی کرائی کے انعم صحیح سلامت ایک ہفتے بعد واپس آجائے گی۔۔۔وہ فکر نہ کریں۔۔۔

اب تو ریلیکس کریں۔۔۔آپ کی بھتیجی جلدی واپس آجائے گی۔۔۔آفس" وغیرہ میں یہ سب ہوتا رہتا ہے۔۔۔کام کے سلسلے میں ورکرز کو اپنے باس کے ساتھ جانا پڑتا ہے۔۔۔ ٹینشن نہ لیں۔۔۔پھر اس نے میسج کیا ہے ناں آپ کو۔۔۔ چلیں گھر چلتے ہیں۔۔۔"زوبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ ایسے ہی ظاہر کر رہا تھا جیسے کسی فی۔ میل ورکر کا باس کے ساتھ کسی پروجیکٹ کے لیے راتوں رات دوسرے ملک کے لیے روانا ہو جانا کوئی ی عام سی بات ہے۔۔۔۔

وہ بیچاری ایک معمولی سہ کیفے چلانے والی عورت تھی۔۔۔اسے کیا خبر آفس میں کیا قوانین وضوابط ہوتے ہیں۔۔

اس کا سابقہ شوہر بھی تو دس سال سے باہر ملک میں آفس کے کام کے سلسلے میں رہ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا سامنہ لے کر۔۔۔زوبیر کے ساتھ واپس گھر آگ ئی ی تھیں۔۔۔

شکریہ بہت بہت۔۔۔" وہ نظریں جھکائے شکریہ ادا کرتی۔۔اپنے اوپر کے "فلور پر جانے لگیں۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔" ابھی پہلی سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا۔۔۔کے پیچھے سے "زوبیر نے آواز دے کر روکا۔۔۔۔

جی؟؟؟" وہ پلٹ کر۔۔۔"

میرا پورا گھر بکھرا پڑا ہے۔۔۔امی کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تو انھیں نہیں بلا سکتا اپارٹمنٹ سیٹ کرانے کے لیے۔۔۔اور خود مجھے کرنا آتا نہیں ۔۔۔۔باہر سے ڈیزائنر کو بلواؤ گا تو پورے مہینے کی سیلری اسے دینی پڑ جائے گی۔۔۔آپ تو جانتی ہیں کتنی مہنگائی ہے۔۔۔آفس سے ملنے والی سیلری میں پہلے ہی گزر بسر بہت مشکل سے ہوتا ہے۔۔۔۔اگر آپ اندر آکر تھوڑی میری ہیلپ کر دیں۔۔۔تو بہت مہربانی ہو گی آپ کی۔۔۔۔میں کافی بہت اچھی بناتا ہوں۔۔۔شکریہ کے طور پر وہ ہی پلا دوں گا۔۔۔۔"اپنے چہرے پر دنیا جہاں کی مظلومیت طاری کیے۔۔۔ان سے مسکراتے ہوئے مدد مانگنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن۔۔۔الجھن میں پڑ گئی یں تھیں۔۔۔۔

مانا وہ لڑکا ان کی نظر میں ان کے بیٹے کی عمر کا تھا۔۔۔ لیکن وہ عدت میں تھیں۔۔۔

"پلیز ہاں کر دو انٹی۔۔۔ ورنہ نعمان نے جان نکال لینی ہے میری۔۔۔۔" وہ دل ہی دل۔۔۔ منتی لہجے میں بڑبڑایا۔۔۔۔

"میں کر دیتی مدد۔۔۔ مگر میں عدت میں ہوں۔۔۔ سوری۔۔" وہ معذرت کرتی۔۔ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گ ئی تھی۔۔۔

"اف۔۔ یہ نعمان کیا کروا رہا ہے مجھ سے۔۔۔ حد ہوتی ہے۔۔۔ اب بھلا میں ایک عدت میں بیٹھی عورت کو کیسے پٹاؤں؟؟۔۔۔ خاص طور پر تب۔۔۔ جب وہ مجھے سامنے سے بیٹا بیٹا بول رہی ہے۔۔۔۔۔ مجھے نفرت ہے نعمان ولید سے۔۔۔۔ کیسے کیسے کام کرواتا ہے مجھ بیچارے غریب

سے۔۔۔" وہ اپنا سر بند دروازے پر بار بار مار کر ماتم کرتے۔۔۔خاصہ جھنجھلاتے ہوئے بے زاری سے بڑبڑائے چلا جا رہا تھا۔۔۔

"سب ٹھیک ہے ناں بھائی ی۔۔۔"اچانک پیچھے سے گزرتے شخص نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔تم جاؤ ناں یار۔۔" وہ اس قدر جھنجھلایا ہوا تھا۔۔۔کے پیچھے مڑ کر اپنی خیر خیریت لینے والے شخص پر بھی بگڑنے لگا۔۔۔

"عجیب پاگل انسان ہو۔۔۔"اسکی جھنجھلاہٹ مقابل شخص کو خاصہ ناگوار گزرئی ی تھی۔۔۔اس کی جگہ کوئی ی اور بھی ہوتا تو یقینا اسے بھی ناگوار گزرتا۔۔۔وہ تیزی سے منہ بسورتے ہوئے۔۔۔الجھ کر بولا۔۔۔

پاگل۔۔۔جس کا نعمان ولید جیسا باس ہو۔۔۔اسکا یہ حال تو لازم ہے۔۔۔اب بھلا اپنی عمر سے دوگنی عورت کو کیسے اپنے عشق میں مبتلا کرؤں۔۔۔" وہ اپنے آگے کے بال نوچتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

وہ کیا بولے چلا جا رہا تھا۔۔۔سامنے کھڑا شخص سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

اسے اس کے حال پر چھوڑ کر۔۔پاگل گمان کرتے ہوئے گزر گیا۔۔۔جبکے وہ پھر سے دروازے سے اپنا سر پیٹنے لگا تھا۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

نعمان ولید۔۔۔۔تم سے شادی؟؟؟۔"وہ طنزیہ "
مسکرائی ی۔۔۔۔۔۔"موت کو سینے سے لگانا میں ہزار گنا بہتر
جانوں۔۔۔۔"ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔۔۔

آنکھوں میں بلا کی جنونیت تھی اس کے۔۔۔

کیونکے وہ کوئی ی اور نہیں۔۔۔وہی شخص تھا جس کی دی سزا کے سبب وہ
اپنے سامنے باہیں پھیلائے کھڑی محبت سے بھاگ رہی تھی۔۔۔

اپنی محبت سے۔۔۔۔اور اپنی ہی محبت سے بھاگنا کتنا اذیت ناک عمل
ہے۔۔۔یہ وہی جانے۔۔۔۔جس پر بیتی۔۔۔۔

نعمان ولید اگر میرے قدموں پر ناک رگڑ رگڑ کر معافی مانگتے مر بھی جاؤ"
ناں تم۔۔تو بھی میں معاف نہ کرؤں۔۔۔شادی کرنا تو بہت دور
ٹھہرا۔۔۔"وہ سخت کدورت آنکھوں میں بھرے۔۔۔تلخ لہجے میں گویا
ہوئی ی۔۔۔

معافی؟؟۔۔۔اور میں؟؟۔۔وہ بھی تم سے؟؟۔۔۔۔کھلی آنکھوں سے"
خواب دیکھنا بند کرؤ انعم۔۔۔۔۔"وہ اس کے پاس سے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے۔۔۔۔خاصہ استہزائی یہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہے یہ دیکھ۔۔۔وہ شدید آگ بگولہ ہوئی ی۔۔۔

تم جیسا ظالم و بے رحم انسان۔۔۔۔میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں"
دیکھا۔۔۔"وہ تیزی سے جز بز ہو کر بولی۔۔۔

اور دیکھو گی بھی نہیں۔۔۔کیونکے میں دیکھنے ہی نہیں دوں گا۔۔۔۔میں ”
کافی ہوں تمھاری زندگی میں۔۔۔اب فیملی مکمل ہے ہماری۔۔۔“ذرا جھک
کر۔۔۔اس کی سفید ٹھوڑی جورونے کے سبب سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔۔پکڑ
کر۔۔۔ہلکاسہ اونچا کر۔۔۔اپنے چہرے کو دیکھنے پر مجبور کرتے
ہوئے۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

فیملی؟؟۔۔۔“یہ لفظ اس کے لیے بہت بیگانہ سہ تھا۔۔۔۔”

اس کی ہنستی مسکراتی چھوٹی سی فیملی میں آگ لگانے والا وہی ظالم تو تھا۔۔۔نہ
وہ رخسار سے ملتا۔۔۔نہ اس کا قتل ہوتا۔۔۔نہ اس پر قتل کا الزام
آتا۔۔۔۔نہ وہ اِس حال میں پہنچتی۔۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔پہلے بھی کہا تھا پھر کہہ رہی ہوں علاج کر" واؤ اپنا۔۔۔"اس کے ہاتھ کو تیزی سے ہٹا کر خود سے دور دھکیلتے ہوئے۔۔بپھر کر گویا ہوئی ی۔۔۔

اور اب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔مجھے گھر جانا ہے اپنے۔۔۔"وہ بیڈ سے" اترتے۔۔۔خاصہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

آرام سے بیٹھی رہو۔۔۔کہیں نہیں جانے والی تم۔۔۔"ابھی وہ کھڑی ہی" ہوئی ی تھی۔۔کے اس کے نازک وجود کو سامنے سے زور سے دھکا دے کر واپس بیڈ پر گراتے ہوئے۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔

کیا مطلب کہیں نہیں جانے والی؟؟۔۔۔"وہ الجھی۔۔۔اور الجھنے سے" کہیں زیادہ پریشان ہوئی ی۔۔۔

اس شخص کی موجودگی شدید زہر لگ رہی تھی اسے۔۔۔وہ اس کے ساتھ وہاں ایک لمحہ بھی نہیں رکنا چاہتی تھی۔۔۔

اتنی بے وقوف تو نہیں تم۔۔۔جو اتنی آسان بات بھی سمجھانی پڑے۔۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ بڑے بھرم سے فولٹ کر۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر کے۔۔۔اس کے بیڈ پر گرے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔ سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

میں تم جیسے درندے کے ساتھ ایک چھت کے نیچے کبھی نہیں رہنے" والی۔۔۔"اپنے وجود کو سنبھال کر اٹھتی ہوئی ی۔۔۔پھر بیڈ سے اترنے لگی۔۔

اس کا لہجہ قطعی تھا۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔

اس نے سوچ بھی کیسے لیا کے اس جیسے درندے کے ساتھ وہ ایک چھت کے نیچے رہے گی۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔اپنی مرضی کی قیمت بھر لو اِس میں۔۔۔۔" اس نے اپنی" پینٹ کی جیب سے سائن کیا ہوا بلینک چیک نکال کر اس کے آگے کرتے ہوئے۔۔۔ مغرور لہجے میں کہا۔۔۔

کس چیز کی قیمت؟؟" وہ الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔"

تمھارے پاس دینے کے لیے ہے ہی کیا؟؟۔۔۔ سوائے اپنے اس نڈھال و کمزور وجود کے۔۔۔۔۔" سر تا پاؤں اس نازک گڑیا کو تنقیدی نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔ گمبھیر لہجے میں۔۔ جواب دیا۔۔۔۔

مانا اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔۔ مگر انعم کو۔۔۔ وہ ظالم اپنی حالت کا مزاق اڑاتا معلوم ہوا۔۔۔۔

تم نہایت ہی بے غیرت انسان ہو۔۔۔ کیا بتایا ہے کبھی تمھیں کسی نے؟؟۔۔۔ شرم نہیں آتی تمھیں۔۔۔ مجھ سے میرے وجود کا سودا کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ میں کوئی شو پیز نہیں ہوں کسی شاپ پر رکھا ہوا۔۔۔ جو تمھیں پسند آنے پر تمھارا ہو جائے۔۔۔ میں انسان ہوں۔۔۔ جیتی جاگتی انسان۔۔۔۔۔۔ تم۔۔" ابھی وہ غصے سے چنگھاڑتی۔۔ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول ہی رہی تھی۔۔۔ کے مقابل بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔مس انعم آپ سے کس نے کہا کے آپ مجھے پسند آ" گ ئی ی ہیں؟؟۔۔۔۔"انجان نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے ۔۔۔۔مضحکہ خیز لہجے میں۔۔۔وہ طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

کچھ زیادہ ہی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں تم نے۔۔۔تم میں ہے ہی" کیا؟؟۔۔جو نعمان ولید تمھیں پسند کرئے۔۔۔ویسے بھی تمنا لاحاصل کی ہوتی ہے انسان کو۔۔۔حاصل کے پیچھے کون بھاگتا ہے۔۔۔۔۔"اس کا لہجہ نشتر سے زیادہ دلخراش تھا۔۔۔۔

انعم کو وہ اپنی شدید تذلیل کرتا محسوس ہوا۔۔۔

اس کا آخری جملہ جس مغرور انداز میں اس نے طنزیہ پوچھا۔۔۔وہ شدتِ رنج میں مبتلا کر گیا تھا اسے۔۔۔۔

وہ بے قدرے شخص کو حاصل ہو چکی تھی۔۔۔ایسے بے قدرے کو۔۔۔۔ جس نے اسے ٹیشو کی طرح استعمال کر کے ہاتھوں سے مسل کر۔۔۔کچرے میں پھینک دیا تھا۔۔۔۔پھر وہ اسے کیوں حاصل کرنے کی تمنا رکھنے لگا۔۔۔۔

لیکن اگر حاصل کرنے کی کوئی ی تمنا تھی ہی نہیں۔۔۔تو پھر کیوں اپنے پاس قید کر رہا تھا؟؟۔۔۔کیوں اس کا وجود خرید رہا تھا۔۔۔۔

یہی تو غم ہے کے تم جیسے درندے کو حاصل ہوئی ی۔۔۔۔جو کبھی قابل ” ہی نہیں تھا میرے۔۔۔“ اگر اس نے نشتر چبھوئے تھے۔۔۔تو مقابل بھی

روح کو چھلی کر دینے کے لیے بالکل تیار بیٹھی تھی۔۔۔اس کے قریب آکر۔۔۔آنکھوں میں کدورت لیے۔۔۔کراہت بھرے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کے جملے سے کہیں زیادہ اس کے کراہت بھرے لہجے نے مقابل کے تن و من میں آگ لگائی ی تھی۔۔۔۔

وہ نعمان ولید تھا۔۔۔۔پاکستان کے مشہور بیچلرز میں سے ایک۔۔۔۔کتنی ہی لڑکیاں اپنا آپ گراتی تھیں اس پر۔۔۔

پاکستان کی مشہور و معروف بزنس مین کی اکلوتی بیٹی علیشہ مراج اس کی منگیتر تھی۔۔۔۔جو اس کے پیچھے دیوانا وار پاگل تھی۔۔۔۔

اس کی نگاہ کے لیے کتنی ہی لڑکیاں ترستی تھیں۔۔۔اور وہ لڑکی جسے وہ حاصل ہو چکا تھا۔۔۔اسے اپنے قابل تک نہیں سمجھتی۔۔۔وہ کیسے نہ جلتا۔۔۔۔

یہ تو شدید تذلیل کا طمانچہ تھا اس کے چہرے پر۔۔۔

ہمم۔۔۔ قابل نہیں تھا۔۔۔" دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنا ہاتھ میں پکڑا" چیک مٹھی میں بھینچ کر۔۔۔۔دوبارا اس کا جملہ دوہرایا۔۔۔۔

تو تمھارے قابل کون ہے؟؟۔۔۔وہ بلال؟۔۔۔وہ معمولی سی جاب" کرنے والا۔۔۔جو تمھیں اپنی بیوی بنا کر کراچی میں ایک اپارٹمنٹ میں چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔۔۔ جیسے تمھارے پھوپھا نے تمھاری پھوپھو کو زندگی

بھر جہلم کے ایک معمولی سے گھر میں رکھا۔۔۔"اس نے خاصہ طنزیہ لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔۔

انعم اس کے انکشاف پر حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔

کیا واقعی اس کے پھوپھا نے دوسری شادی کر رکھی تھی؟؟۔۔کیا یہ بات اس کی پھوپھو جانتی تھیں؟۔۔۔

کتنے سوالات تھے جو ذہن میں یکدم ابھرے تھے۔۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔کے اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔۔

ہمم؟؟۔۔۔"اس وجیہہ مرد نے پلٹ کر دروازے کی جانب"
دیکھا۔۔۔دروازے پر الماس کھڑی تھی۔۔۔

سوری سر۔۔۔آپ کو ڈسٹرب کرنے کے لیے۔۔مگر عرشمان سو نہیں رہا"
۔۔اپنی مام کے پاس آنے کی ضد کر رہا ہے۔۔۔۔"نعمان کی شخصیت کا اپنا
ہی روب ودبدبا تھا۔۔۔ہر کوئی اس کی پُراسرار کالی آنکھوں سے شدید
خوفزدہ رہتا۔۔۔

الماس ڈرتے ڈرتے اسے اطلاع دینے لگی۔۔۔

اس سے کہو۔۔۔کل تک کا ویٹ کرے۔۔۔۔آج ڈیڈ مام کے ساتھ"
سونے والے ہیں۔۔۔ان کی طبیعت خراب ہے اس لیے انھیں رات میں
کسی وقت بھی دوائی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔"اس کے سنجیدگی سے

الماس سے مخاطب ہو کر کہتے ہی۔۔۔انعم کے ہوش اڑ ئے تھے۔۔۔ایک لمحے کے لیے لگا جیسے پوری چھت اس کے سر پر آن گر ئی ی ہو۔۔۔

اس کا پورا وجود خوف و وحشت سے لرزنے لگا تھا۔۔۔

پرانی ساری تلخ بھری یادیں پھر سے فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے آگے چلنے لگی تھیں۔۔۔۔

اوکے سر۔۔"الماس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے۔۔۔ایک بار انعم کی" جانب نظر کی۔۔۔۔کچھ تھا اس کی نگاہوں میں۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے محسوس کیا کے نعمان کی شارپ نگاہیں اسی کو غرار ہی ہیں۔۔۔وہ فورا کمرے کا دروازہ بند کر کے چلی گ ئی۔۔۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔" وہ اب مزید لڑنے میں اپنا وقت ضائع نہیں"
کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے بس کسی طرح نعمان سے دور جانا تھا۔۔۔

نعمان کے ارادے اسے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

اس کے پاس سے گزر کر۔۔۔ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھنے
لگی۔۔۔۔

مجھے اپنی بات دوہرانا پسند نہیں۔۔۔۔ کیا سنا نہیں تم نے؟؟۔۔ کہیں نہیں"
جاؤ گی تم۔۔۔ آج سے تم اِسی گھر میں رہو گی۔۔۔ عرشمان کی ماں بن

کر۔۔۔۔"اسے جاتا دیکھ۔۔۔وہ اس کی پشت کو تکتے ہوئے۔۔۔۔ غصیلی آواز میں اعلانیہ گویا ہوا۔۔۔

میں عرشمان کی ماں نہیں ہوں۔۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔اپنی اولاد کو اپنے تک" رکھو۔۔۔۔۔مجھ سے زبردستی کے رشتے مت بناؤ۔۔۔۔"عرشمان کی ماں بننا اس کے لیے کسی گالی کے مترادف تھا۔۔۔۔

وہ نعمان و عرشمان دونوں سے ہی دور رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

جبکے مقابل زبردستی اس سے اپنے بیٹا کا رشتہ جوڑ رہا تھا۔۔یقینا اس کا کوئی ی مفاد پوشیدہ تھا اِس کے پیچھے۔۔۔۔

وہ مڑ کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ برہم انداز میں چیخی۔۔

تم ماں ہو اس کی۔۔۔اور یہ حقیقت تمھارے جھٹلانے سے بدلنے والی" نہیں۔۔۔۔" وہ بھی اسی کی طرز میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔

دنیا میں ہزاروں عورتیں ہیں۔۔۔جسے چاہے اس کے سامنے ماں بنا کر پیش" کر دو۔۔۔ مگر مجھ سے اپنی حرام اولاد کو دور رکھو۔۔۔۔میرا کوئی ی رشتہ نہیں ہے اس سے۔۔۔اور نہ کبھی ہو گا۔۔۔۔" وہ بپھر کر حلق کے بل چیخنے لگی۔۔۔۔

دنیا میں سب سے اذیت ناک چیز اس کے نزدیک عرشمان کی ماں ہونا تھا۔۔۔بن بیائی ی ماں۔۔۔زیادتی کا نشانہ بنی ماں۔۔۔۔

عرشمان کے چہرے میں وہ اپنا ماضی دیکھتی۔۔۔

کیسے اپنے درد بھرے ماضی کو ہر لمحہ اپنے سامنے رکھ لے۔۔۔۔

کتنی مشکل سے تو وہ ان سب سے باہر نکلی تھی۔۔۔ لیکن نعمان پھر آ گیا تھا اسکی زندگی تباہ کرنے۔۔۔۔اور اس بار وہ اسی کی اولاد کو استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا تمھیں دیکھ کر۔۔۔ کیا مائیں ایسی بھی ہوتی ہیں؟؟۔۔جو اپنی ہی اولاد کو گالی دے۔۔۔۔" کچھ تھا اس کی کالی پُراسرار آنکھوں میں یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔

ہاں ہوتی ہیں۔۔۔۔ جنھیں زیادتی کا نشانہ بنا کر۔۔۔ صرف پندرہ سال کی" کم عمری میں ماں بنا دیا جائے۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔ سرخ انگارے بھری آنکھوں کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔ کمرے سے ایک قدم بھی باہر نکالنے کی غلطی مت" کرنا۔۔۔۔ میں وارن کر رہا ہوں تمھیں۔۔۔ ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔" جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا۔۔۔۔ پیچھے سے اس کی رعب دار آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

جو دل میں آئے کرؤ۔۔۔ مگر مجھ سے دور رہو۔۔۔" وہ پلٹ کر۔۔۔ اس" کی جانب دیکھ۔۔۔ بے نیازی سے نڈر لہجے میں بولی۔۔۔۔

میں تو دور ہی رہوں گا۔۔۔وہ تم ہو۔۔۔جو مجھے ڈھونڈتی ہوئی ی خود آؤ ”
گی۔۔۔۔ صرف چوبیس گھنٹے۔۔۔اور تم خود آؤ گی انعم۔۔۔۔اِسی کمرے
میں۔۔اِسی گھر میں۔۔۔اور اُسی رتبے سے۔۔۔جو میں نے تمھیں آفر کیا
ہے۔۔۔۔۔“ بڑے بھرم سے ایک ایک لفظ جتا کر کہتا ہوا۔۔۔وہ پاس
رکھے صوفے پر اطمیان بخش انداز میں بیٹھا۔۔۔۔

اک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر جماتے۔۔۔۔وہ معنی خیز نگاہوں سے اس
نازک لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔جو دروازے پر الجھی کھڑی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

اسے لگا وہ ڈر جائے گی۔۔۔باہر قدم نکالنے کی جرأت نہیں کرے
گی۔۔۔ مگر اس کی توقع کے برعکس۔۔۔ایک دو ثانیوں

کے لیے سوچنے کے بعد۔۔۔اسے لاپرواہی سے ایک نگاہ بھر کر دیکھ۔۔۔۔منہ چڑھا کر۔۔۔۔اس کی ساری دھمکیوں کو اپنے پاؤں میں روندتی۔۔۔۔باہر چل دی تھی۔۔۔۔

اسے نہیں خبر یہ پہلی بار تھا۔۔۔جب غصے میں ہی صحیح۔۔اس دشمن جاں کو اس نے کوئی ی اپنی ادا دیکھائی ی تھی۔۔۔

وہ صرف ایک لمحہ تھا۔۔۔جب اس نے منہ چڑھایا۔۔۔لیکن وہ ایک لمحہ تو جیسے آنکھوں میں ہی رہ گیا تھا نعمان ولید کے۔۔۔۔

ناجانے کیوں وہ لمحہ بھر کے لیے ہی صحیح مگر خوبصورت لگی۔۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا تھا انعم کو گئے پانچ منٹ گزر چکے تھے۔۔۔اور وہ ابھی تک۔۔۔اس کی ایک ادا میں الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ نعمان ولید جو کسی لڑکی کو نگاہ بھر کر نہ دیکھے۔۔۔وہ پانچ منٹ تک کسی کی ادا میں کھویا رہا۔۔۔یہ اپنے آپ میں ہی کسی کمال سے کم نہ تھا۔۔۔۔

پانچ منٹ گزرنے کے بعد اچانک خیال آیا۔۔۔کے وہ تو اتنی دھمکیوں کے بعد بھی منہ چڑھا کر چلی گئی ہے۔۔۔۔پھر یک دم ہوش بحال ہوئے۔۔۔۔اسی لمحے اپنی ہوڈی پر نظر پڑی ی۔۔۔

اس پر انعم کے ہونٹوں پر لگی لپ۔اسٹک کے نشان چھپے تھے۔۔۔

یہ نشان کیسے۔۔۔" ابھی وہ منہ بسورتے ہوئے بول ہی رہا تھا کے اسے "
گاڑی میں لگنے والا بریک یاد آیا۔۔۔ جس کے یاد آنے پر وہ بولتے بولتے از
خود رکا۔۔۔۔

اب کپڑے چینج کرنے پڑئی یں گے۔۔۔" وہ منہ بگاڑتا ہوا کہ "
کر۔۔۔ تیزی سے کپڑے چینج کرنے کی نیت سے اٹھا۔۔۔۔

دوسری جانب وہ بھاگتی ہوئی ی مینشن سے نکلی تھی۔۔۔۔

اس کا پورا وجود پسینوں سے تربہ تر تھا۔۔۔

یہ خوف کے وہ پکڑ نہ لے۔۔۔اسے مجبور کر رہا تھا بھاگتے رہنے پر۔۔۔۔۔

ٹیکسی۔۔۔"روڈ پر پہنچ کر۔۔اس نے ہاتھ دیکھا کر ٹیکسی کو روکا۔۔۔پھر" پھرتی سے ڈور کھول کر اندر بیٹھ گ ئی۔۔۔

اس کا دل قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔۔خوف کی شدت سے اس قدر زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔

پلیز جلدی گاڑی چلائیں"اس نے پھولے پھولے سانس کے ساتھ" ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔۔۔۔

جی میڈم۔۔۔ویسے آپ کو جانا کہاں ہے؟؟"ٹیکسی ڈرائیور نے پیچھے مڑ" کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

اس لڑکی کی حالت از خود چیخ رہی تھی کے نارمل سچویشن میں نہیں ہے

وہ۔۔۔

کسی نے تنگ کیا ہے کیا آپ کو؟؟"وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔"

ج۔۔۔ی۔۔۔جی۔۔۔پلیز گاڑی جلدی اسٹارٹ کریں۔۔۔"وہ"
پریشان ہو کر۔۔۔ہڑ بڑاتے ہوئے جلدی مچانے لگی۔۔۔

آپ فکر نہ کریں۔۔۔آپ مجھے اپنا ایڈریس بتائی یں۔۔میں آپ کو"
باحفاظت گھر چھوڑ دوں گا۔۔۔بلکے اگر آپ چاہیں تو پولیس اسٹیشن بھی
"چل سکتے ہیں۔۔۔

پولیس کا نام سنتے ہی اس کے چہرے کی ہوائی یاں اڑ ئی ی تھیں۔۔۔

نہیں۔ نہیں۔۔۔۔۔پولیس کے پاس جانے کی ضرورت"
نہیں۔۔۔میں۔۔آپ کو ایڈریس بتاتی ہوں۔۔آپ مجھے میرے گھر لے
چلیں۔۔۔"وہ تیزی سے نفی میں گردن کو جنبش دیتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔"ٹیکسی ڈرائی یور نے اثبات میں سر ہلاتے"
ہوئے۔۔۔ٹیکسی اسٹارٹ کی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کون؟؟۔۔۔"مسٹر یوسف وزوبیر کے اطمینان دلانے کے باوجود بھی ان"
کے دل کو قرار نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ باہر لاونج میں کب سے ٹیل لگا رہی
تھیں۔۔۔۔

دروازے کی بیل رنگ ہوئی ی۔۔۔تو تیزی سے کھولنے چلی آئی یں۔۔۔۔

پھوپھو میں انعم۔۔۔۔دروازہ کھولیں۔۔۔"وہ نعمان کے گھر سے بغیر اپنا"
پرس لیے ہی چلی آئی ی تھی۔۔۔۔اس لیے مین دروازے کی چابی نہیں تھی
اس کے پاس۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہی انھوں نے تیزی سے دروازہ کھولا۔۔۔۔

انعم۔۔۔تم؟"وہ حیران ہوئی یں۔۔۔"

اگلے ہی لمحے انھوں نے اس کے سفید چہرے کی رنگت کو سرخ دیکھا۔۔۔ساتھ ساتھ کپڑے پسینوں سے شرابور دیکھ کر۔۔۔۔وہ بری طرح گھبرا گ ئی یں۔۔۔۔

اللہ خیر کرے۔۔۔میری بچی۔۔۔سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟۔۔"وہ فورا" ہی اپنی ممتا بھرئی ی باہوں کے حصار میں اسے چھپاتے ہوئے۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے پھو پھو۔۔۔۔کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"وہ روتے" ہوئے بولی۔۔۔۔

پہلے آرام سے یہاں آکر بیٹھو۔۔۔میں پانی لاتی ہوں تمھارے"
لیے۔۔۔" وہ دروازہ بند کرنے کے بعد۔۔۔۔اسے صوفے پر بیٹھا
کر۔۔۔۔ تیزی سے کچن سے پانی کا گلاس بھر کر لائی یں۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے اس کی کمر سہلاتے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کے
لرزتے ہاتھوں میں موجود گلاس کو مضبوطی سے پکڑ کر۔۔پانی کا گلاس اس
کے عنابی لبوں سے لگانے لگیں۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔کیا تمھارے باس نے کوئی ی بد تمیزی کی تمھارے"
ساتھ؟۔۔" پانی پلانے کے بعد۔۔۔۔ان کے دل کو جو خیال و وسوسہ سب
سے زیادہ ستا رہا تھا وہ ہی سب سے پہلے ان کے منہ پر آیا۔۔۔

باس؟؟۔۔۔" وہ الجھی۔۔۔"

ہاں۔۔۔تم تواپنے باس کے ساتھ باہر چلی گ ئی تھی ناں۔۔۔اپنے"
"پروجیکٹ کے سلسلے میں۔۔۔

یہ آپ کیا بول رہی ہیں؟؟۔۔۔کس نے کہا آپ سے کے میں باہر گ ئی"
ہوں اپنے باس کے ساتھ؟؟۔۔۔"وہ مزید الجھی۔۔۔۔

تم نے ہی تو میسج کیا تھا مجھے۔۔۔"ابھی انھوں نے کہ کر۔۔۔پاس رکھا اپنا"
سیل اسے پکڑایا ہی تھا۔۔۔۔میسج دیکھانے کے لیے۔۔۔کے اچانک
دروازے کی بیل رنگ ہوئی ی۔۔۔

دروازہ تو کیا بجا۔۔۔خوف کی شدت سے اسکی روح فنا ہونے لگی۔۔۔

کہیں نعمان مجھے لینے تو نہیں آگیا۔۔۔" وہ ہاتھ میں پکڑے گلاس کو"
مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔ بڑبڑائی۔۔۔

میں دیکھتی ہوں۔۔۔" محترمہ فائزہ کہ کر۔۔۔دروازے کی جانب"
بڑھیں۔۔۔

کون؟؟؟" ان کے سوال کرنے پر۔۔۔۔ باہر سے فوری آواز آئی۔۔۔"

میں ٹیکسی والا۔۔۔۔ سردی کی راتیں ہیں میڈم۔۔۔۔میرے بیوی بچے"
گھر پر انتظار کر رہے ہوں گے۔۔مجھے پیسے دے دیں تاکے میں
جاسکوں۔۔۔۔" ٹیکسی ڈرائیور کی آواز سننے کے بعد۔۔۔اس نے اپنے
چہرے پر آتا پسینہ صاف کر۔۔۔۔ایک سکھ کا گہرا سانس لیا۔۔۔۔

ہاں۔۔میں بھول گ ئی۔۔۔پھوپھو پیسے دے دیں انکل کو۔۔۔"اپنی"
پریشانی میں وہ ٹیکسی ڈرائیور کو نیچے کمپاؤنڈ میں انتظار کرنے کا کہ
کر۔۔۔۔بھول گئی تھی۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔۔محترمہ فائزہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اچھا دیتے ہیں۔۔۔صبر کریں ذرا۔۔۔۔"انہوں نے بلند آواز سے کہا تا کہ"
دروازے کے پار کھڑا ٹیکسی ڈرائیور سن لے۔۔۔۔پھر کمرے کی جانب
بڑھیں۔۔۔

انعم کی نگاہ اپنی پھوپھو کے سیل پر گ ئی۔۔۔

اس نے سیل اٹھا کر میسج چیک کیا۔۔۔

"پھو پھو مجھے ارجنٹ آفس سے کال آئی ی تھی۔۔۔مجھے اپنے باس کے ساتھ ایک پروجیکٹ کے سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر جانا ہے۔۔۔میں آپ کو باقی ساری تفصیل واپس لوٹ کر بتاؤں گی۔۔۔میری فکر مت کیجیے گا۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔اللہ حافظ" میسج پڑھتے ہی۔۔۔وہ اپنی پیشانی مسلنے لگی۔۔۔

"یہ میسج ضرور اس ظالم نعمان نے کیا ہے۔۔یعنی اس کا واقعی مجھے اپنے پاس رکھنے کا ارادہ تھا۔۔۔آخر یہ شخص کیوں کسی آسیب کی طرح میرے پیچھے پڑ گیا ہے؟؟۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔آخر چاہتا کیا ہے وہ ظالم؟؟۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو کیا بتا رہی تھی تم مجھے۔۔۔" محترمہ فائزہ ٹیکسی ڈرائی یور کو پیسے دینے کے بعد۔۔۔اس کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔

"اور تمھارا پرس و موبائل کہاں ہے؟؟۔۔۔" وہ پے در پے سوال کرنے لگیں۔۔۔

"میں اپنے باس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی اس لیے واپس آگئی۔۔۔موبائل پرس میں تھا۔۔اور پرس میں اپنے باس کی گاڑی میں ہی جلد بازی میں بھول کر آگئی۔۔۔۔" اس نے نظریں چوراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

وہ انھیں سچ بتا کر خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔اگر نعمان نے میسج کر دیا تھا تاکے وہ فکر مند نہ ہوں۔۔تو یہ ایک اچھا سائن تھا۔۔۔۔

اِس کا مطلب یہی اخذ کیا انعم نے۔۔۔کے وہ ظالم اپنے گیم میں سوائے اس کے۔۔۔کسی کو شریک نہیں کرے گا۔۔۔اور نہ ہی تکلیف پہنچائے گا۔۔۔۔

مگر ایسا کیوں؟؟۔۔۔"وہ ابھی بھی الجھی نظروں سے تک رہی تھیں" اسے۔۔۔۔

اتنے سوال نہ کریں۔۔بس میرا دل نہیں چاہا۔۔۔"وہ بات ٹالنے کی نیت" سے خاصہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پھو پھو۔۔۔میں یہاں سے کہیں دور جانا چاہتی ہوں۔۔۔میرا دم گھٹنے لگا" ہے اب یہاں۔۔۔کیا پلیز۔۔۔ہم واپس اپنے جہلم چل سکتے

ہیں؟؟۔۔۔۔۔"مانا وہ جھنجھلاہٹ میں بات ٹالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر شاید وہ بھول گئی تھی محترمہ فائزہ نے اپنی بیٹی کی طرح رکھا ہے اسے اتنے سالوں سے۔۔۔۔اس کی ہر اک ادا۔۔۔۔وہ خوب جانتی ہیں۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھیں۔۔۔بات اتنی سیدھی نہیں ہے جتنا وہ بنا کر پیش کر رہی ہے۔۔۔۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھیں کے انعم نے ان کا ہاتھ بڑی محبت سے پکڑ کر ۔۔۔۔التجائی انداز میں واپس جہلم جانے کی ضد کی۔۔۔

جہلم؟؟۔۔۔مگر۔۔۔"وہ کچھ کہہ پاتیں اس سے قبل ہی اس کی پُرامید" نگاہوں پر نظر پڑئی ی۔۔۔اور وہ بولتے بولتے لب بھینچ گ ئی یں۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تم چاہتی ہو تو واپس چلتے ہیں۔۔۔۔"ان کا پوری دنیا میں" اب انعم کے سوا تھا ہی کون۔۔۔

اس کی ہر خواہش سر آنکھوں پر تھی ان کے لیے۔۔۔۔

بغیر مزید کوئی ی سوال کیے۔۔۔وہ راضی ہو گ ئی یں۔۔۔

چلیں تو میں پیکنگ کر لیتی ہوں۔۔۔آپ فلائی ٹ بک کر لیں۔۔۔جو" بھی سب سے پہلے ملے۔۔۔"وہ کہتی ہوئی ی کھڑی ہوئی ی۔۔۔

وہ جلد سے جلد کراچی چھوڑ جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"اتنی رات ہو گئی ہے۔۔۔ابھی آرام سے سو جاؤ۔۔۔ صبح کر لینا۔۔۔ایسی بھی کیا جلدی۔۔۔" وہ پانی کا گلاس رکھ کر۔۔۔۔لاونج کی لائی ٹس اف کرتیں۔۔۔اپنے کمرے میں آئی یں۔۔۔تو اس لڑکی کو پیکنگ کرتا دیکھ۔۔۔اپنا سر پکڑنے لگیں۔۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی تھی اسے کراچی سے جانے کی۔۔۔کے آدھی رات کو بیٹھ کر پیکنگ کرنا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

"صبح آنکھ دیر سے کھلی تو۔۔۔" وہ کپڑے پیک کرتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

کھلے گی تو تب ناں۔۔جب تم سو گی۔۔۔ تمھارا چہرہ دیکھ کر صاف پتا چل رہا" ہے۔۔۔ تمھیں نیند نہیں آنے والی۔۔۔سچ بتاؤ۔۔۔ چل کیا رہا ہے ؟؟۔۔۔کیوں اس طرح اپنا کام حتی کے اپنا پرس و موبائل بھی چھوڑ کر آ گئی ہو؟؟۔۔۔انعم تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔۔مجھے بتاؤ کوئی ی مس ئی لہ یا پریشانی ہے تو"۔۔۔اس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر بیڈ پر ڈالنے کے بعد۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔ بڑی محبت و نرمی سے پوچھنے لگیں۔۔۔

یہ تو یقین تھا انھیں۔۔۔۔کے کوئی ی مس ئی لہ ہے اسے۔۔ مگر یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ بتا کیوں نہیں رہی۔۔۔۔

کوئی ی پریشانی و مس ئی لہ نہیں۔۔۔۔میں بس یہاں سے دور چلی جانا" چاہتی ہوں۔۔۔مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا ہے۔۔۔اوپر سے اندر سے فیلنگ

آرہی ہے جیسے اگر میں یہاں رکی تو کچھ بہت برا ہو جائے گا میرے ساتھ۔۔

وہ بیچاری اپنی پھوپھو کو کیسے بتائے۔۔۔کے وہ درندہ اس کی اولاد کو لے کر پھر ایک بار اس کی زندگی میں آدھمکا ہے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔خدا پر یقین رکھو۔۔۔پھر میں بھی تو ہوں ناں" تمھارے ساتھ۔۔۔آؤ۔۔۔میرے ساتھ آکر۔۔۔آرام سے لیٹو۔۔۔۔۔۔چلو۔۔۔" وہ اسے بڑی محبت سے اپنے ساتھ بیڈ پر لے کر لیٹیں۔۔۔

جیسے بچہ اپنی ماں کے سینے سے لگ کر سکون پاتا ہے۔۔۔ویسے ہی وہ اپنی پھوپھو کے سینے سے لگ کر پا رہی تھی۔۔۔۔

آنکھیں بند کرؤ۔۔۔خدا ہمارے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔"ان کے "
شفقت بھرے لہجے میں کہتے ہی اس نے آنکھیں بند کئی یں۔۔۔۔

ابھی آنکھیں بند کی ہی تھیں۔۔۔۔کے چھم سے عرشمان کا بھولا سہ چہرہ
آنکھوں کے آگے آگیا۔۔۔۔

دل میں خیال آیا۔۔۔اگر اسے ڈر لگتا ہو گا تو اسے سینے سے کون لگا کر سلاتا
ہو گا۔۔۔۔

بند آنکھوں سے اِس خیال کے آتے ہی آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

ماں تھی وہ۔۔۔۔اور ماں، ماں ہوتی ہے۔۔۔ حرام و حلال نہیں ہوتی۔۔۔۔

معاشرے کے ڈر سے اسے چھوڑ ضرور سکتی ہے مگر اسے دل سے نہیں نکال سکتی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم جاؤ۔۔۔" وہ عرشمان کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو الماس فورا بیڈ" سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس کے سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر فورا باہر چل دی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔عرشمان کی مام نہیں آئی یں؟''اپنے ننھے شہزادے کو سوتا ہوا'' دیکھ۔۔۔وہ اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔۔

اس کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال کر۔۔۔اپنا ہاتھ حائی ل کیا۔۔۔

پھر بڑی محبت سے اس کی پیشانی چومی۔۔۔۔

اس کا گیلا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کرتے ہی۔۔۔اس بچے نے اپنی چمکتی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

پھر تیزی سے متلا شی نگاہ سے پورے کمرے میں نظر دوڑائی ی۔۔۔

اپنی ماں کو نہ پا کر۔۔۔اداس لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ سو گ ئی ہیں۔۔۔۔طبیعت بہت خراب ہو گ ئی تھی ان"
کی۔۔۔۔۔"اس سے نظریں چوراتے ہوئے۔۔۔غلط بیانی کی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔دیکھا تھا عرشمان نے۔۔۔وہ بہت رو رہی تھیں۔۔۔انھیں کیا ہوا"
ہے؟؟۔۔۔"اس کے ننھے سے چہرے پر پریشانی جھلکتی دیکھ۔۔۔نعمان نے
تیزی سے پھر ایک بار اس کی پیشانی کو چوما۔۔۔۔

جیسے بڑی شدت سے پیار و ترس آیا ہو اس پہ۔۔۔۔

سر میں درد۔۔۔اب زیادہ سوال مت کرؤ۔۔۔چلو۔۔۔آنکھیں بند"
کرؤ۔۔۔ڈیڈ ہیں ناں آپ کے ساتھ۔۔۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔۔

مگر عرشمان کی مام اکیلے کیسے سوئی یں گی؟؟۔۔اگر انھیں رات کو ڈر لگا" تو۔۔۔آپ کو اور عرشمان کو ان کے ساتھ ہونا چاہیے ناں۔۔۔"نعمان واقف تھا اس کی ننھی منھی خواہشات سے۔۔۔

وہ اپنی ماں کے پاس سونا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس کی ماں کہاں سے لا کر دے۔۔۔۔بے بسی سے چہرے پر مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

اتنی فکر۔۔۔۔۔ڈیڈ کی تو کبھی نہیں کی عرشمان نے۔۔۔"وہ دانستہ طور پر" اداس ماحول و موضوع۔۔۔۔بدلنے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

اس کے ذرا روٹھے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔عرشمان اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

کیونکے آپ مرد ہیں۔۔جبکے وہ عورت۔۔۔۔اور الماس آنی کہتی ہیں کے "
عورت کو مرد کی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔چاہے پھر وہ کتنی ہی
بڑی کیوں ناں ہو جائے۔۔۔اِس گھر میں دو ہی تو مرد ہیں۔۔۔آپ اور
"عرشمان۔۔۔ہم دونوں ہی یہاں ہیں۔۔تو وہ ڈر سکتی ہیں ناں۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔کافی اچھی باتیں سکھاتی ہیں آپ کی الماس آنی۔۔۔"وہ اپنے بیٹے"
کا ایک دو ثانیوں کے لیے چہرا ہی بے یقینی سے تکتا رہ گیا۔۔۔۔

وہ تو کتنی چھوٹی سی عمر سے اپنی ماں کی حفاظت کی سوچ رکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہو۔۔۔۔جب اسے خبر ہو۔۔۔کے اس کا باپ ہی اس کی ماں کی عزت کا
لٹیرا ہے۔۔۔۔

ویسے ڈیڈ۔۔۔۔یہ حرامی کی اولاد کیا ہوتا ہے؟؟؟"اچانک کیے اس کے" سوال پر نعمان تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

یقیناً اس کے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔

ویسے ڈیڈ۔۔۔۔یہ حرامی کی اولاد کیا ہوتا ہے؟؟؟"اچانک کیے اس کے" سوال پر نعمان تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

یقیناً اس کے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔

کسی نے کچھ کہا ہے آپ سے ؟؟"انداز ہ تو اسے تھا... کے یہ انعم ہی ہو سکتی" ہے۔۔۔ لیکن یقین نہ آیا۔۔۔کے وہ واقعی ایک ماں ہو کر اپنی ہی اولاد کے منہ پر گالی دے گ ئی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ عرشمان کی مام نے کہا۔۔۔کے آپ بھی حرامی کی اولاد" ہو۔۔۔اور عرشمان بھی حرامی کی اولاد ہے۔۔۔"اس نے معصومیت سے انعم کا کہا جملہ اسے ٹرانسفر کر دیا۔۔۔۔

وہ بچہ کیا جانے۔۔۔ کتنی بڑی گالی تھی یہ۔۔۔۔۔جو اس کی سگی ماں اسے دے گ ئی تھی۔۔۔

بس اس کے جملے کا ختم ہونا تھا۔۔۔۔کے نعمان تلملا اٹھا۔۔۔

ایک تپ اترتی تو دوسری چڑھتی۔۔۔بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔کے اس لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا انعم۔۔۔۔صرف مجھے گالی دیتیں تو میں ایک وقت برداشت کر بھی لیتا۔۔۔مگر تم نے میری اولاد کو بھی دی ہے۔۔۔۔یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔تمھیں اپنے یہ جملے واپس لینے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی نعمان ولید نہیں۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔پکا عزم کر چکا تھا۔۔۔کے انعم کو اپنے ان سخت جملوں پر پچھتانے پر مجبور کر دے گا۔۔۔۔

"یہ ساری فالتوہ باتیں چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔دوائی کھالی آپ نے؟۔۔۔عرشمان کے ڈیڈ نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔۔۔عرشمان نے اپنا وعدہ

پورا کیا یا نہیں؟؟" وہ اپنے بیٹے کو کیا بتاتا۔۔۔کیا مطلب تھا ان جملوں کا۔۔۔۔اِس لیے یک دم موضوع بدلا۔۔۔۔

اس نے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔۔

"عرشمان نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔۔۔چاہے تو الماس آنی سے پوچھ لیں۔۔۔بغیر انھیں پریشان کرئے۔۔۔ساری کڑوی دوائیں عرشمان نے بوائے بن کر کھالیں۔۔۔۔اور رویا بھی نہیں۔۔۔"اس کے brave فخرانہ لہجے میں کہتے ہی۔۔۔۔وہ رنجیدہ سہ ہو گیا۔۔۔۔

"شاباش۔۔۔۔ایسے ہی دوائی یاں ٹائم پر لیتے رہو۔۔بخار مکمل اتر جائے گا۔۔۔چلو۔۔۔اب اچھے بچوں کی طرح آرام سے سو جاؤ۔۔۔"دوبارا اپنے

ہاتھ پر لیٹا کر۔۔۔۔اس کے رشمی کالے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے۔۔۔اسے بڑی محبت و شفقت سے سلانے لگا۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ عرشمان کو کہانی سنائی یں ناں۔۔۔۔"

"چلو۔۔۔میں کہانی سناتا ہوں۔۔۔آپ اپنی آنکھیں بند کرؤ۔۔۔"

"ٹھیک۔۔۔"اس نے فوراہی بالکل اس کے سینے سے چپک کر۔۔۔آنکھیں موندلیں تھیں۔۔۔۔ساتھ ساتھ چہرے پر بڑی سی مسکان رقصا تھی۔۔۔۔

"بہت وقت پہلے کی بات ہے۔۔۔۔۔کے جب رات کے وقت بالکل اندھیرا ہوا کرتا تھا۔۔۔۔رات ہوتے ہی۔۔۔سارے بچے اپنے گھر میں چلے جاتے۔۔انھیں ڈر لگتا اس اندھیرے سے۔۔۔۔بیچارا چاند بہت روتا اور خدا

کی ناشکری بھی کرتا۔۔۔کیونکے جب وہ آتا۔۔۔اسے کوئی ی بچہ نظر ہی نہ آتا۔۔۔سارے بچے صرف سورج کی روشنی میں کھیلتے۔۔۔جبکے اس کے آتے ہی گھروں میں گھنس جاتے۔۔۔ایسے ہی ایک رات وہ بیٹھ کر رو رہا تھا۔۔۔خوب شکوئے شکایات کر رہا تھا۔۔۔بالکل اسی طرح۔۔۔جیسے عرشمان شکوئے اور شکایات کا ڈھیر لگا کے رکھتا ہے۔۔۔"اس نے بڑی محبت سے اپنے بیٹے کی ناک پکڑ کر کہا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔" وہ بڑی سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ناک سے اس کا ہاتھ " ہٹاتے۔۔۔ٹوکنے لگا۔۔۔

کے اسے خیال آیا۔۔۔کے سورج کے پاس بہت ساری اپنی روشنی " ہے۔۔۔جبکے اس کے دوپٹے کے آنچل میں بہت سارے چمکتے ستارے لگے ہوتے ہیں۔۔۔جن کی روشنی اسکی روشنی کے آگے نظر ہی نہیں

آتی۔۔۔کیوں ناں وہ سورج سے ان ستاروں کو مانگ لے۔۔۔لیکن پھر وہ یہ سوچ کر رونے لگتا ہے کے وہ سورج سے ستارے کیسے مانگے۔۔۔ان کا تو سامنا ہوتا ہی نہیں۔۔۔پھر وہ دعا کرتا ہے۔۔۔اللہ سے۔۔۔بہت شدت سے۔۔۔پھر پتا ہے کیا ہوتا ہے؟؟۔۔۔۔۔۔اس کی دعا جیسے قبول ہوتی ہے۔۔۔اور ایک بہت بڑا سورج گرہن ہوتا ہے۔۔۔سورج اور چاند۔۔۔کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔۔آمنے سامنے آتے ہیں۔۔۔۔تب lucky چاند سورج سے بات کرتا ہے۔۔۔۔۔کہتا ہے تم تو بہت ہو۔۔۔۔خدا نے تمھیں اتنی ساری روشنی اور تین انمول تحفوں سے نوازا ہے۔۔سورج تجسس میں مبتلا ہوتا ہے۔۔۔پوچھتا ہے۔۔۔کون سے تین انمول تحفے۔۔۔۔چاند کہتا ہے۔۔۔فجر ظہر اور عصر۔۔۔۔جبکے خدا نے مجھے صرف دو سے نوازا ہے مغرب و عشا۔۔۔وہ یہ جملہ بہت رنجیدہ۔ وناشکرے لہجے میں ادا کرتا ہے۔۔سورج اس کی بات سن۔۔۔خدا کا شکر ادا کرنے لگتا ہے۔۔۔کے ہاں۔۔خدا نے مجھ پر احسان کیا۔۔۔لیکن تم پر بھی کوئی ی کمی

نہ کی۔۔۔ تمھیں بھی تین انمول تحفوں سے نوازا ہے اس نے۔۔۔۔۔چاند یہ سن کنفیوز ہو جاتا ہے۔۔ کہتا ہے۔۔۔میرے پاس تو صرف مغرب وعشا ہیں۔۔۔ تیسرا کون سہ انمول تحفہ ؟؟۔۔۔ سورج مسکراتا ہے۔۔۔اور کہتا ہے۔۔۔ سب سے اہم تحفے کو تو تم بھول ہی گ ئی ے۔۔۔ تہجد۔۔۔۔جو ان پانچ تحفوں میں روح بخش دیتی ہے۔۔۔بندے کو اس کے رب کے اور قریب کر دیتی ہے۔۔۔۔ پھر بندہ سجدہ فرش پر کرتا ہے۔۔جبکے اس کی آواز عرش تک پہنچ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اور یہ بہترین تحفہ خدا نے صرف تمھیں دیا۔۔۔ تمھیں ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔۔چاند کو پہلی بار احساس ہوتا ہے۔۔۔کے ہاں خدا نے اسے بھی بہت نوازا ہے۔۔۔ مگر ہے۔۔۔ مگر اس نے تمھیں بہت اچانک وہ پھر اداس ہو جاتا ہے۔۔۔ کہتا روشنی دی۔۔۔اور تمھارے آنچل کو ستاروں سے بھی بھر دیا۔۔۔بچے تمھاری موجودگی میں گھر سے باہر نکلتے ہیں۔۔۔جبکے میرے آتے ہی گھر میں چھپ جاتے ہیں۔۔۔۔ سورج اس کی اداس نگاہیں دیکھ۔۔۔اس کے غم کو

سمجھتا ہے۔۔۔اور کہتا ہے۔۔۔بس اتنی سی بات۔۔۔۔لو۔۔۔میں اپنے ستارے تمھیں دے دیتا ہوں۔۔۔تم انھیں اپنے سیاہ دوپٹے کے آنچل میں لگالو۔۔۔۔چاند بڑا خوش ہو کر۔۔اس سے ستارے لے لیتا ہے۔۔۔اور ان ستاروں سے اپنے آنچل کو سجاتا ہے۔۔۔۔پھر کیا تھا۔۔۔سورج کی روشنی میں جو ستارے نظر نہیں آتے تھے۔۔۔وہ رات کے اندھیرے میں بہت چمکتے وخوبصورت نظر آنے لگے۔۔۔ان ستاروں سے ہلکی ہلکی مدھم مدھم روشنی ہونے لگی۔۔۔۔بچے اب رات میں بھی باہر نکل کر کھیلنے لگے۔۔۔اور چاند انھیں کھیلتا ہوا دیکھ۔۔۔خوش ہوتا۔۔۔اور اپنی پرانی ساری ناشکریوں پر خدا سے معافی مانگتا۔۔۔کہانی ختم۔۔۔اب جلدی سے بتاؤ۔۔۔۔۔اِس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے عرشمان؟؟۔۔"آخری جملہ جب اس نے ادا کیا۔۔۔تو عرشمان سوچکا تھا۔۔۔

آج بھی پوری نہیں سنی۔۔۔۔یہ بچہ کبھی میری پوری کہانی نہیں"
سنتا۔۔۔" وہ ہلکاسہ منہ بسور کر بولا۔۔۔پھر مسکراتے ہوئے۔۔۔اپنے بیٹے
کی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

اس کے ننھے سر اپنے کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑے۔۔۔آنکھیں بند
کئی یں۔۔۔

اس کے ننھے سر سے۔۔۔۔نعمان کی ٹھوڑی مس تھی۔۔۔۔

آنکھیں بند کرتے ہی۔۔۔۔چھم سے رخسار کا حسین چہرہ مسکراتے
ہوئے۔۔۔۔سامنے آگیا۔۔۔۔جیسے روز آتا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے دیکھتے۔۔۔۔کب نیند کی وادیوں میں اترا۔۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal♥

صبح ہوتے ہی۔۔۔اس نے پیکنگ واپس شروع کی تھی۔۔۔

ناشتہ کرتے ہی نکلنے کا پلان تھا۔۔۔۔

وہ جلدی جلدی ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔جتنی جلدی ممکن ہو وہ اس شہر کو چھوڑ کر چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔

تمھاری چائے کہاں ہے؟؟"اس نے صرف محترمہ فائزہ کا ناشتہ لگایا"
....تو وہ الجھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔

میرا دل نہیں ہے۔۔۔میں بعد میں پی لوں گی۔۔۔آپ جلدی ناشتہ" کریں۔۔۔میں جب تک دیکھ لیتی ہوں... کوئی سامان رہ تو نہیں گیا۔۔۔"وہ تیزی سے کہہ کر۔۔۔بغیر انھیں کچھ کہنے کا موقع دیے۔۔۔کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

یہ مجھے بتا کیوں نہیں رہی۔۔کیا پریشانی ہے اسے۔۔۔کہیں نعمان۔"ان" کے ذہن میں یک دم نعمان کا خیال آیا۔۔۔۔۔۔"نہیں نہیں۔۔۔وہ تو اسلام آباد میں ہے۔۔۔پھر اس کے نزدیک تو انعم مر چکی ہے۔۔۔میں بھی کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔"پھر اگلے ہی لمحے اپنے ذہن میں آنے والے خیال کو جھٹکنے لگیں۔۔۔۔

ابھی وہ لڑکی اپنا سوٹ کیس ہینڈل سے کھینچتی۔۔۔کمرے سے باہر نکلنے ہی لگی تھی۔۔۔۔

کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اپنے کندھے پر ٹنگے پرس سے۔۔۔ سیل نکال کر چمکتی اسکرین دیکھی۔۔۔

ہسپتال سے کال" وہ تھوڑا فکر مند ہوئی ی۔۔۔"

ایسے صبح ہی صبح کبھی ہسپتال سے کال نہیں آئی ی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس نے کال ریسیو کی۔۔۔"

"ہیلو میڈم۔۔۔آپ انعم بات کر رہی ہیں؟؟۔۔روم نمبر 202 آپ کا
ہی پیشنٹ ہے ناں؟؟۔" دوسری جانب سے نہایت شائستہ انداز
میں۔۔۔ایک زنانی آواز نے استفسار کیا۔۔۔

"جی۔۔۔میں انعم بات کر رہی ہوں۔۔۔اور 202 روم کی پیشنٹ میری
امی ہیں۔۔۔" وہ تیزی سے جواب دہ ہوئی۔۔۔

"ہسپتال انتظامیہ کی جانب سے آپ کو ای۔میلز بھیجی گ ئی یں
تھیں۔۔۔اور میسجز بھی۔۔۔مگر آپ نے کسی کا جواب نہیں دیا۔۔اس لیے
آپ کو کال کر کے اطلاع دی جا رہی ہے۔۔۔کے آج لاسٹ ڈیٹ
ہے۔۔۔۔اگر آج آپ نے روم و دوائی یوں کی پیمنٹ جمع نہ
کروائی ی۔۔۔تو آپ کے پیشنٹ کو ہسپتال سے نکال دیا جائے گا۔۔۔"

اس کے کہتے ہی۔۔۔انعم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

کون سی میلز و میسجز؟؟۔۔۔۔مجھے تو کچھ موصول نہیں ہوا۔۔۔اور آپ"
لوگ اچانک ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟۔۔۔میری امی کی دوائی یوں وروم کی
پیمنٹ تو ڈونر ادا کرتا ہے۔۔تو اچانک ایسے کیسے؟؟۔۔۔۔۔۔"وہ پریشان
ہو کر۔۔ابھی اپنا سر پکڑے۔۔۔بول ہی رہی تھی۔۔۔

دیکھیں۔۔۔۔انتظامیہ کی جانب سے آپ کو بار بار آگاہ کیا گیا ہے۔۔۔کے"
ڈونر نے آپ کے پیشنٹ کی حالت میں کوئی ی بہتری نہ آتی
دیکھ۔۔۔ڈونیشن دینے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔ٹریٹمنٹ جاری رکھنے کے
لیے آپ ہسپتال میں پیسے جمع کروائی یں۔۔۔ورنہ اپنے پیشنٹ کو ہسپتال
"سے آکر لے جائی یں۔۔۔۔آج آخری ڈیٹ ہے۔۔۔

اس کے سر پر تو جیسے پوری چھت آن گری ہو۔۔۔وہ اپنا سر
پکڑے۔۔۔مفلوج ذہن کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

میں کہ رہی ہوں ناں آپ سے۔۔مجھے کوئی ی میل یا میسج موصول نہیں ہوا۔۔" وہ پریشانی کے عالم میں۔۔اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر گیلی زبان پھیرتے ہوئے۔۔۔الجھ کر گویا ہوئی ی۔۔۔

دیکھیں انعم میڈم اب آپ ہماری انتظامیہ پر الزام لگا رہی ہیں۔۔۔۔" وہ" لڑکی خاصہ بگڑ کر سخت لہجے میں بولی۔۔۔

میں الزام نہیں لگا رہی۔۔۔۔مجھے واقعی کوئی ی میل یا میسج نہیں ملا "
ہسپتال کی جانب سے۔۔۔۔فلحال۔۔۔آپ بتائی یں۔۔۔کتنے پیسے جمع

کروانے ہیں۔۔۔۔"وہ سمجھ گئی تھی۔۔۔بحث کرنا بے کار ہے۔۔۔یہ لوگ اپنی غلطی کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔۔اس لیے ڈائریکٹ پیسوں کا معلوم کیا۔۔۔

اس کا گمان تھا کے زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ تک کا خرچا ہو سکتا ہے۔۔۔۔کیونکے دوائیاں بہت مہنگی ہو گئی یں ہیں۔۔۔۔

بارہ لاکھ۔۔۔"رقم سنتے ہی۔۔۔مانو ایٹم بم اس کے سر پر پھوٹا ہو۔۔۔۔"

بارہ لاکھ؟؟۔۔۔۔کیا مزاق کر رہی ہیں میرے ساتھ آپ؟"بارہ لاکھ" جیسی بڑی رقم۔۔۔وہ اتنی جلدی کہاں سے لائے۔۔۔

آپ کی پیشنٹ کی حالت میں کوئی ی بہتری نہیں ہے۔۔۔یہ خیراتی"
ہسپتال ہے۔۔آپ کے پیشنٹ کے ڈونر نے ہاتھ کھینچ لیا تواِس میں ہمارے
ہسپتال کی کیا غلطی۔۔۔ہم آپ کو چھ ماہ سے میلز بھیج رہے ہیں کے ڈونر
آپ کے پیشنٹ کی فیس ادا نہیں کر رہا۔۔۔ان کی دوائی یاں باہر سے آتی
ہیں۔۔۔۔پھر ہسپتال میں ایک الگ روم مہیا کیا ہے ہم نے آپ کے پیشنٹ
کو۔۔۔۔آپ ذرا اپنے پیشنٹ کو کسی پرائیویٹ ہسپتال میں ایڈمٹ تو کرا کے
دیکھیں۔۔آپ کو خود علم ہو جائے گا کے ہم چھ ماہ سے کتنا کا پریٹ کر رہے
ہیں آپ کے ساتھ۔۔۔۔پرائی یویٹ ہسپتال والے تو ایک دن بھی نہیں
رکھیں گے بغیر فیس کے۔۔۔"وہ لڑکی تو جیسے اب لڑنے پر اتر آئی ی
تھی۔۔۔۔

یہ تو پیسے لوٹنے کے لیے اب آپ لوگ باتیں بنا رہے ہیں۔۔میری امی کی"
دوائی یاں باہر سے آتی ہیں یہ پہلے تو کبھی نہیں بتایا آپ لوگوں

نے۔۔۔میری امی اس ہسپتال میں پانچ چھ سالوں سے ایڈمٹ ہیں۔۔۔" وہ تیزی سے تلخ لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

میڈم۔۔۔۔ہم پر غلط الزامات لگانے کے بجائے آپ پیسے جمع" کروائی یں۔۔۔ورنہ اپنا پیشنٹ آکر لے جائی یں۔۔۔4 بجے۔۔۔ڈاکٹرز کی ڈیوٹی چینج ہوتی ہے۔۔۔اس کے بعد آپ کے پیشنٹ کو ڈاکٹر چیک نہیں کریں گے۔۔۔جب تک آپ پچھلے چھ ماہ کی فیس جمع نہ کروادیں۔۔ساتھ ساتھ یہ بتاتی چلوں۔۔۔۔کے جب تک آپ کے پیشنٹ کو نیا ڈونر نہیں ملتا۔۔۔تب تک ہر ماہ آپ کو پچاس ہزار جمع کروانے ہیں۔۔ویسے تو فیس زیادہ بنتی ہے۔۔۔لیکن ہم آپ کا خیال کر رہے ہیں۔۔۔۔۔شکریہ۔۔۔"اس نے خاصہ برہمی سے اطلاع دے کر۔۔کال منقطع کر دی تھی۔۔۔جبکے وہ بیچاری اپنا سر پکڑے۔۔۔بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

کہاں سے لاؤں میں بارہ لاکھ روپے۔۔۔وہ بھی اتنی جلدی۔۔۔۔پھوپھو" سے بولتی ہوں۔۔۔" یہ سوچتے ہوئے وہ اٹھنے لگی۔۔۔لیکن اچانک خیال آیا۔۔۔

پیسے مانگنے پر وہ فوراً دینے کے لیے رضامند ہو جائیں گی۔۔۔لیکن پھر ان کی دوسری شادی و گھر کا گزر بسر کیسے ہو گا؟؟۔۔۔۔

وہ بیچاری اس کا بوجھ اٹھاتی ہیں۔۔۔کیا یہ ان کا احسان کم ہے۔۔۔کے وہ اپنی ماں کی ذمہ داری بھی اب ان کے سر پر ڈال دے۔۔۔

اس کے پاس کوئی ی نوکری نہیں تھی۔۔۔نہ ہی اب محترمہ فائزہ کیفے چلا رہی تھیں۔۔۔گھر میں آمدنی آنے کا کوئی ی ذریعہ نہیں تھا۔۔۔۔پھر دن بہ دن بڑھتی مہنگائی ی۔۔۔پھر یہ ایک مہینے یا دو مہینے کی بات تو نہ تھی۔۔۔یہ

فیس تو تب تک ادا ہوتی ہی رہے گی جب تک کوئی ی نیا ڈونر نہ مل جائے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں پھوپھو سے نہیں لے سکتی۔۔۔اب میں کیا'' کرؤں؟؟؟۔۔۔'' وہ بیٹھ کر بے بسی سے رونے لگی۔۔

ابھی وہ رو ہی رہی تھی۔۔۔۔کے اچانک اسے ڈونر کا خیال آیا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے دوبارا ہسپتال کے نمبر پر کال کی۔۔۔دوسری جانب سے کال فوری ریسیو ہوئی ی۔۔۔ جیسے منتظر ہی بیٹھی ہو۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔میں انعم۔۔۔روم نمبر 202 پیشنٹ کی بیٹی۔۔۔کیا آپ مجھے'' میری والدہ کے ڈونر کا نمبر دے سکتی ہیں۔۔یا کوئی ی اور رابطہ کرنے کا

ذریعہ۔۔۔پلیز۔۔۔میں ایک باران سے خود بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"اس نے خاصہ التجائی لہجے میں کہا۔۔۔

سوری میڈم۔۔۔ڈونر کا کانٹیکٹ نمبر ہم آپ کو نہیں دے سکتے۔"وہ" تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے۔۔۔جواب دہ ہوئی۔۔۔

پلیز۔۔۔میری مجبوری سمجھیں۔۔۔میں ایک ہی دن میں بارہ لاکھ جیسی" بڑی رقم کہاں سے لاؤں گی۔۔۔پلیز۔۔۔میرا ان سے کانٹیکٹ کروا دیں۔۔"وہ منتیں کرنے پر اتر آئی تھی۔۔۔

اس کے بہت اصرار کرنے پر۔۔۔۔"اوکے۔۔۔آپ ویٹ کریں ذرا۔۔۔ہم دیکھتے ہیں۔۔۔ہم آپ کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ جیسے مدد کرنے کے لیے راضی ہوئی۔۔

جی۔۔۔مجھے بس ایک بار اپوائنمنٹ دلوادیں۔۔۔ہو سکے تو آج کی"
۔۔۔پلیز۔۔"اسے یقین تھا وہ ڈونر سے بات کر کے۔۔۔اسے راضی کر لے
گی۔۔۔دوبارا ہسپتال کی فیس ادا کرنے کے لیے۔۔۔

"جی۔۔۔آپ ویٹ کریں۔۔۔"

اوکے۔۔"اس بار انعم نے کال منقطع کی۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل دعائیں کرنے لگی۔۔۔کے بس اللہ مدد فرمادے۔۔۔اور ڈونر
ملنے کے لیے راضی ہو جائے۔۔۔

انعم۔۔۔چلو۔۔میں تیار ہوں۔۔۔۔"محترمہ فائزہ کمرے میں داخل" ہوتے ہوئے بولیں۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل۔۔۔۔ان کی نظر پریشانی کے عالم میں اپنا سر پکڑے بیٹھی۔۔۔۔اس لڑکی پر گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔اتنی پریشان کیوں ہو؟؟؟"اسے سر پکڑا دیکھ۔۔۔وہ" فکر مند ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔

وہ۔۔ہسپتال سے فون آیا تھا۔۔۔کہ رہیں ہیں کے ڈونر نے پچھلے چھ ماہ" سے فیس جمع نہیں کی۔۔۔جس کی وجہ سے اب بارہ لاکھ مانگ رہے ہیں وہ لوگ۔۔۔اور ہر ماہ کے پچاس ہزار الگ۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی محترمہ فائزہ بھی اپنا سر پکڑنے لگیں۔۔۔

یامیرے خدا۔۔۔اتنی بڑی رقم۔۔۔۔لیکن انھوں نے یہ بات ہمیں چھ ماہ"
"پہلے کیوں نہیں بتائی ی؟؟۔۔۔

"کہ رہے ہیں کے ای میلز و میسجز بھیجے ہیں۔۔"

کیاواقعی؟؟؟"وہ حیرت سے۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔اگر وہ مجھے میل یا میسج کرتے۔۔۔تو کیا میں پڑھتی"
نہیں۔۔۔آپ بھی جانتی ہیں۔۔امی کو لے کر میں اتنی بڑی لاپرواہی نہیں
کر سکتی۔۔۔پھر ہر دو دن چھوڑ کر امی سے ملنے وہاں جاتی ہوں۔۔۔تب تو
مجھے کسی نے کچھ نہیں بولا۔۔۔اب اچانک کہ رہے ہیں کے بارہ لاکھ

"دو۔۔۔

یہ لوگ اچانک ایسا کیوں کر رہے ہیں ہمارے ساتھ؟؟" وہ الجھ کر "
بولیں۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔ فلحال آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ میں نے ان سے "
درخواست کی ہے کے ڈونر سے میرا رابطہ کروادیں۔۔۔ بس دعا
کریں۔۔۔ ڈونر مان جائے۔۔" اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ وہ دعائیں مانگنا
شروع ہوگئیں۔۔۔

انعم اپنا سیل ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔ ان کی کال کے انتظار میں۔۔۔۔

سیل رنگ ہوا۔۔۔ تو بغیر نمبر دیکھے۔۔۔ تیزی سے کال ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"ہیلو انعم میڈم۔۔۔"

"جی۔۔۔بات کر رہی ہوں۔۔۔بولیں۔۔۔" وہ دل ہی دل دعا گو تھی کے جواب مثبت ہو۔۔۔۔

"جی آپ کو انفارم کرنا تھا۔۔۔کے ڈونر سے آپ کی۔۔۔آج دوپہر دو بجے کی ملاقعات طے کروادی ہے ہم نے۔۔۔وہ بھی بڑی مشکل سے۔۔۔ہم آپ کو ایڈریس سینڈ کر رہے ہیں ریسٹورینٹ کا۔۔۔جہاں ان کی دو بجے میٹنگ اسٹارٹ ہونی ہے۔۔۔میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ آپ سے مل لیں گے۔۔۔۔"

جی بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"اس نے شکریہ ادا کیا۔۔۔پھر سیل پر" ٹائم چیک کیا۔۔۔

ایک بج رہا تھا۔۔۔

دو منٹ بھی نہ گزرے تھے۔۔۔۔کے اسے میسج ملا۔۔۔۔

"یہ تو یہاں سے بہت دور ہے۔۔۔ پہنچتے پہنچتے ہی ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔۔۔۔"وہ پھرتی سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔ بڑبڑائی ی۔۔۔

اپنے بیڈ پر رکھا پرس اٹھا کر۔۔۔ باہر جانے ہی لگی تھی۔۔۔کے اچانک خیال آیا۔۔۔کے ظہر کی نماز ادا کر کے۔۔دعا مانگ کر جائے۔۔۔

خیال آنے پر۔۔پرس واپس بیڈ پر ڈالا۔۔۔اور وضو کرنے گ ئی۔۔۔

نماز ادا کرنے اور خوب دعائیں مانگنے کے بعد۔۔۔وہ اپنی پھوپھو کو اطلاع دے کر۔۔۔گھر سے نکلی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ریسٹورنٹ پہنچ گ ئی تھی۔۔۔۔

ریسٹورنٹ کافی بڑا و شاندار طرز پر بنا ہوا تھا۔۔۔

یہاں تو کافی سناٹا تھا۔۔۔شاید دوپہر کا وقت ہے اس لیے۔۔۔"وہ ویٹنگ ایریا میں صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔اس کے علاوہ ویٹنگ ایریا میں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔۔

ابھی دو نہیں بجے تھے۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔کتنی بڑی گدھی ہو تم انعم۔۔۔تم نے ان سے ڈونر کا نام تو پوچھا ہی نہیں۔۔۔اب انھیں پہچانو گی کیسے؟؟۔۔۔"اپنے سر پر دھپ مارتے ہوئے۔۔اپنی عقل کو خوب ملامت کرنے لگی۔۔۔۔

پھر تیزی سے اپنے پرس سے سیل نکال کر۔۔۔ہسپتال کے نمبر پر کال کی

۔۔۔

کیا ہو گیا؟۔۔۔کوئی ی ریسیو کیوں نہیں کر رہا؟؟" وہ بار بار کال ملا رہی" تھی۔۔۔مگر دوسری جانب سے کوئی ی جواب موصول نہیں ہوتا دیکھ۔۔۔اب وہ لڑکی پریشان ہونے لگی تھی۔۔۔

پندرہ بیس منٹ تک وہ یوں ہی کال پر کال ملاتی رہی۔۔۔

مگر دوسری جانب سے کوئی ی جواب نہیں۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔اب میں ڈونر کو پہچانوں گی کیسے ؟؟۔۔یہ کیا بے وقوفی کی ہے" میں نے۔۔۔ایک کام کرتی ہوں باہر جا کر کھڑی ہو جاتی ہوں۔۔۔۔جب تین چار سوٹ بوٹ پہنے لوگ نکلیں گے تو سمجھ جاؤں گی کے میٹنگ ختم ہو گ ئی۔۔۔ان میں سے جو تھوڑی دیر رو کے گا۔۔۔بس وہی میرا ڈونر

ہو گا۔۔"اپنا ذہن لڑاتے ہوئے۔۔۔وہ باہر جا کر۔۔۔دروازے سے تھوڑا سہ ہٹ کر کھڑی ہو گ ئی تھی۔۔۔

میم۔۔۔میں آپ کی کوئی ی مدد کر سکتی ہوں؟؟"ایک سرونٹ فی۔ میل" نے آ کر۔۔۔اس سے بڑے مہذب انداز میں پوچھا۔۔۔

میں ویٹ کر رہی ہوں کسی کا۔۔۔شکریہ۔۔۔"اس نے مصنوعی مسکان" چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔

"تو آپ ویٹنگ ایریا میں بیٹھ کر انتظار کر لیں۔۔۔"

مجھے جس کا انتظار ہے وہ بس آتے ہی ہوں گے۔۔اس لیے یہاں کھڑی" ہوں۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔۔بغیر مزید کوئی ی بات کیے۔۔۔وہ لڑکی وہاں سے اثبات میں سر ہلا کر چل دی۔۔۔۔

کھڑے کھڑے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔۔۔مگر وہاں کوئی ی نہ آیا۔۔۔

اب اس کے پاؤں دکھنے لگے تھے۔۔۔

وہ بار بار اپنی کلائی ی پر بندھی واچ دیکھتی۔۔۔۔ساتھ ساتھ ہسپتال کے نمبر پر بھی وقفے وقفے سے کال ملا رہی تھی۔۔۔۔

آتے جاتے ریسٹورنٹ کے سرونٹس۔۔۔اسے ہی تک رہے
تھے۔۔۔۔جس کی وجہ سے۔۔۔۔اسے کافی عجیب محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

پورا ایک گھنٹہ گزر گیا۔۔۔میٹنگ ختم نہیں ہوئی ی کیا ابھی تک ؟“وہ ”
پریشان ہو کر اپنی کلائی ی پر بندھی واچ دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ایک جگہ کھڑے کھڑے پاؤں شدید دکھنے لگے تھے۔۔۔اس لیے ٹیل
لگانے لگی۔۔۔

۔۔۔3:30 بج گ ئی ے ہیں۔۔۔کوئی ی نظر کیوں نہیں ”
آرہا۔۔۔ایک کام کرتی ہوں اوپر جا کر دیکھتی ہوں۔۔“اب وہ پریشان
ہو کر۔۔۔لفٹ کی جانب بڑھی۔۔۔

پہلی منزل پر پہنچی۔۔۔تو وہاں تین چار فیملیاں کھانا کھاتے نظر آئی یں۔۔۔

ہو سکتا ہے اوپر فلور پر میٹنگ ہو رہی ہو۔۔۔" یہ سوچ کر واپس لفٹ میں" گ ئی۔۔۔۔دوسری منزل پر پہنچی۔۔۔۔تو وہاں کسی بچے کی سالگرہ کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔۔

مام۔۔۔" ابھی وہ دور سے دیکھ کر۔۔۔واپس لفٹ کی جانب بڑھ ہی رہی" تھی۔۔۔کے پیچھے سے کسی نے چیخ کر کہا۔

وہ خوشی سے بھری کھنکتی آواز۔۔۔۔

وہ محبت بھرا لہجہ۔۔۔۔

وہ لڑکی کیسے نہ پہچانتی۔۔۔۔

لیکن پلٹ کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس کے پاؤں اپنی جگہ جم سے گ ئی ے تھے۔۔۔ جیسے اجازت نہ دے رہے ہوں اسے بغیر دیکھے جانے کی۔۔۔۔

شدید نفرت تھی اس بچے سے۔۔۔ کیونکہ وہ نعمان کا بیٹا تھا۔۔۔۔اس کے ساتھ ہوئی ی ظلم وزیادتی کی نشانی۔۔۔ مگر نا جانے کیوں۔۔۔ صرف ایک بار ملنے کے باوجود۔۔اپنے دل کو اس کی جانب کھینچتا ہوا پا رہی تھی۔۔۔۔

۔۔ڈیڈ دیکھیں۔۔۔ عرشمان کی مام آگ ئی یں۔۔۔یا۔ہوووو۔۔۔۔اب" آئے گاناں اصل مزا۔۔۔۔اب عرشمان کی سالگرہ میں بھی اور بچوں کی طرح مام ڈیڈ دونوں ہوں گے۔۔۔" وہ بچہ تو جیسے خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔یہ اعلان بلند آواز وخوشی سے بھرپور لہجے میں کرتا۔۔۔۔بھاگتے ہوئے انعم کی جانب آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیسا عجیب اتفاق ہے؟؟۔۔۔مجھے یہاں سے جلد سے جلد نکل جانا" چاہیے۔۔۔" وہ یہ سوچ کر۔۔۔ابھی اپنی ممتا بھری فیلنگس سے لڑ کر۔۔۔ایک قدم بڑھی ہی تھی۔۔۔۔

دو بجے بلایا تھا تمھیں۔۔" کے اچانک پیچھے سے۔۔۔روعب دار و برہم" آواز۔۔۔اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

وہ شاکڈ کے عالم میں تیزی سے پیچھے پلٹی۔۔۔۔

یہیں رک جاؤ مما کے چمچے۔۔۔" عرشمان انعم کا ہاتھ پکڑنے کی نیت سے" قریب آیا تھا۔۔۔لیکن ابھی وہ ہاتھ پکڑتا اِس سے قبل ہی۔۔۔۔نعمان نے اس کا نحیف بازو پکڑ کر۔۔۔اپنے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔روکا۔۔۔۔

کیا کہا تھا میں نے تمھیں ؟؟۔۔۔دو بجے کا۔۔۔رائی ٹ ؟؟۔۔۔اور ''
عرشمان کا گفٹ کہاں ہے ؟؟۔۔۔۔اب وہ اپنے دوستوں کو کیا بتائے
گا۔۔۔کے ایک تو اس کی مام اس کی سالگرہ والے دن لیٹ آئی یں۔۔۔اور
گفٹ بھی نہیں لائی یں۔۔۔حد ہوتی ہے انعم لاپرواہی کی۔''اس نے
عرشمان کے سامنے اسے ڈپٹنا شروع کر دیا تھا۔۔۔جبکے وہ بیچاری الجھی
۔۔۔شاکڈ کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

یہ چل کیا رہا تھا؟؟؟۔۔۔۔اب یہ کون سہ نیا ڈرامہ تھا نعمان کا؟؟۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔آپ عرشمان کی مام کو ایسے مت ڈانٹیں۔۔۔۔تو کیا ہوا وہ لیٹ ''
آئی یں۔۔۔وہ بیمار ہیں۔۔۔آپ بھول کیوں جاتے ہیں ؟؟۔۔۔اور عرشمان
کو کوئی ی گفٹ نہیں چاہیے۔۔۔۔مام ہی عرشمان کا سب سے بڑا گفٹ
ہیں۔۔۔شکریہ مام۔۔۔آج آنے کے لیے۔۔۔''کہنے کو وہ بہت چھوٹا تھا

ابھی۔۔۔ مگر اپنی ماں کے آگے آکر ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔ فوراہی نعمان کے غصے سے اسے بچانے لگا۔۔۔۔

پھر اپنی ماں کی جانب مڑ۔۔۔اپنے ننھے ہاتھ سے اس کی سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پکڑتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔۔۔

پتا نہیں اس کی آواز میٹھی تھی۔۔۔یا اسے لگی۔۔۔۔

اس کے انگلی پکڑتے ہی۔۔۔ نعمان کی اس کے جسم پر جنونی گرفت یاد آئی ی تھی۔۔۔ جس کے یاد آنے پر۔۔۔وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی ی۔۔۔ تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کی جانب کھینچا۔۔۔۔ جس کے سبب۔۔۔۔ عرشمان کی ننھی مٹھی سے اس کی انگلی پھسل گ ئی۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی۔۔اِس سے قبل ہی۔۔۔نعمان تیزی سے اس کے گلے لگا۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ناراض مت ہو۔۔۔آج عرشمان کی سالگرہ ہے۔۔۔۔بس'' اس لیے بھول گیا تھا کے تم بیمار ہو۔۔۔گفٹ نہیں لائی یں کوئی ی بات نہیں۔۔۔تم آگ ئی یں کافی ہے۔۔۔''وہ دشمن جاں گلے تو کیا لگا۔۔۔۔لگا جیسے سانس رک گ ئی۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے ذہن نے مارے شاکڈ کے کام ہی نہ کیا۔۔۔

دو لمحے بعد۔۔۔جب حواس بحال ہوئے۔۔۔تو اس کی قربت سے شدید کراہت آنے لگی۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں وہ اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ دشمن جاں۔۔۔اس کی نازک کمر کے گرد اپنے ہاتھوں سے حصار باندھے ۔۔۔۔ جکڑ کر کھڑا تھا۔۔۔۔

اس نے دانستہ طور عرشمان کو سنانے کے لیے فوری چند اچھے جملے ادا کیے۔۔۔ جنھیں سن۔۔۔ عرشمان مسکرانے لگا۔۔۔جبکے وہ نازک جان کسی پنجرے میں بند پرندے کی مانند پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔اس کی قید سے آزاد ہونے کے لیے۔۔۔۔

سیدھی کھڑی رہو۔۔۔ تمھاری ماں کا ڈونر میں ہی ہوں۔۔۔۔"اس خوبرو" نوجوان کے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرتے ہی۔۔۔۔انعم کے ہوش اڑ ئے۔۔۔۔

اگر میری اولاد کو ماں نہیں ملے گی۔۔۔تو تمھیں بھی بہت جلد اپنی ماں کے آنچل سے محروم ہونا پڑے گا۔۔۔۔۔"اس کی دھمکی سنتے ہی۔۔۔۔مارے خوف کے۔۔۔۔۔اس نے آزاد ہونے کی کوشش روک دی تھی۔۔۔۔

کیسا ہوا گر تمھاری ماں اچانک ہی دم توڑ دے ہسپتال میں؟؟؟۔۔کیا" ہو۔۔۔۔ تمھاری پھوپھو اچانک ہی کسی ٹرک کے سامنے آجائی یں؟؟۔۔۔ تمھارا وہ عاشق۔۔۔بلال۔۔۔۔اسے کیسے بھول سکتا ہوں۔۔بے فکر رہو۔۔۔اس کی اتنی آسانی سے جان نہیں لوں گا۔۔۔اسے توتڑ پاتڑ پا کے ماروں گا۔۔۔"آخری جملہ اس نے مدھم آواز۔۔۔۔ مگر سفاکیت بھرے لہجے میں۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

پھر آہستگی سے اس سے جدا ہو کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ میں فرعونیت جھلکتی محسوس ہوئی ی مقابل کو۔۔۔

تم میرے گھر والوں پر نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔" غم و غصے و خوف"
کی ملی جھلی کیفیت سے دوچار وہ لڑکی۔۔۔ گرے رنگ کے نینوں میں سرخ
ڈوریں سجائے۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔۔بولی۔۔۔۔

اس کی آواز بھر آئی ی تھی۔۔۔۔

دشمن جاں کے خوف سے پورا جسم لرز رہا تھا۔۔۔چاہا کے چیخے۔۔۔ مگر
آواز نے ساتھ نہ دیا۔۔۔۔

پہلے وہ ظالم صرف اس کے پیچھے پڑا تھا۔۔۔ لیکن اب۔۔۔ جن سے وہ دنیا
میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہے۔۔۔ان کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔۔۔

وہ کمزور پڑئی ی۔۔۔۔کیونکے اپنی وجہ سے اپنے پیاروں کو تکلیف پہنچتے۔۔۔۔ نہیں دیکھ سکتی تھی وہ۔۔۔

یہ بھی سچ تھا کے وہ اچھی طرح واقف تھی نعمان ولید جیسے شخص کی طاقت سے۔۔۔

اگر وہ کہ رہا ہے۔۔۔تو کر بھی گزرئے تھا۔۔۔۔کوئی ی اچھی امید وابستہ نہیں اس سے۔۔۔۔

وہ ظالم تو لمحہ لگاتا ہے فقط۔۔۔کسی کی زندگی برباد کرنے میں۔۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔نعمان کا گیم اب اور کتنا خطرناک ہونے والا ہے۔۔۔۔

چیلنج کر رہی ہو؟؟۔۔۔"اس حسین گڑیا کے چہرے کے بالکل نزدیک" آ کر۔۔۔چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔کرختگی والا چہرہ بنائے۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔گھر والوں میں کیا اس دو ٹکے کی نوکری کرنے والے بلال" کو بھی شامل کیا ہے تم نے؟؟۔۔۔"یک دم اس خوبرو نوجوان کی آنکھیں شعلہ بار ہوئی یں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔کیونکے۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ بول پاتی اس سے قبل ہی۔۔۔"

شٹ۔اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ۔اپ۔۔۔۔ایک بچے کی ماں"
ہو کر۔۔۔شرم نہیں آتی تمھیں۔۔۔غیر مرد سے یوں کھلے عام اپنے رشتے
کا اظہار کرتے۔۔۔۔"اگر اسے پاس کھڑے اپنے بیٹے کا خیال نہ ہوتا۔۔۔تو
یقیناً اس لمحے مقابل یوں صحیح سلامت تو نہ کھڑی ہوتی۔۔۔۔

اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔لیکن اپنے بیٹے کے اس خاص دن کو خراب
نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے بمشکل اپنا غصہ ضبط کر۔۔۔اس کا نازک بازو
دبوچے۔۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں اپنی آنکھیں گڑھائے۔۔۔نہایت
سخت لہجے مگر سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

آپ دونوں لڑ رہے ہو کیا؟؟۔۔۔"عرشمان بہت ذہین تھا۔۔۔مانا وہ ان"
دونوں کی باتیں صحیح طرح سن نہیں پا رہا تھا۔۔۔لیکن ان کی باڈی لینگویج
سے وہ اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔کے وہ بری طرح لڑ رہے ہیں۔۔۔

اس کی ننھی وڈرئی ی آواز سن۔۔۔ نعمان فوراً اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

ڈیڈ آپ عرشمان کی مام سے کیوں لڑ رہے ہیں؟؟۔۔۔" وہ روتے ہوئے" پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جھلکتے دیکھ۔۔۔ نعمان کا جیسے دل ہلا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ پوری دنیا بسی تھی ان گرے رنگ چمکتی آنکھوں میں اس کی۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں۔۔۔ہم لڑ نہیں رہے۔۔۔۔ہے ناں"
انعم؟؟۔۔۔"اس نے انعم کی جانب دیکھ۔۔۔مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے استفسار کیا۔۔۔

ساتھ ساتھ اپنی شارپ نگاہوں سے اسے دھمکا بھی رہا تھا۔۔۔کے وہ ہاں کرئے۔۔۔۔

ہاں کرؤ انعم۔۔۔اگر اپنے پیاروں کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔تم مجھے" اچھے سے جانتی ہو۔۔۔میں صرف دھمکی نہیں دیتا۔۔۔کر بھی گزرتا ہوں۔۔۔بعد میں ماتم کرؤ گی۔۔۔اس سے بہتر ہے۔۔۔ابھی ہاں کرؤ۔۔۔"وہ لڑکی جواب دینے کے بجائے خار کی نگاہ سے۔۔۔اسے تک رہی تھی۔۔۔کے بس نہ چلتا ہو۔۔۔ظالم کا قتل کر دے۔۔۔۔

اسے جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔اپنا سیل نکال کر۔۔۔۔ تیزی سے ٹائی پنگ کی۔۔۔پھر مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ سیل کی اسکرین۔۔۔ عرشمان کی نگاہوں سے بچا کر۔۔۔۔اس کے آگے کر دی۔۔۔۔

جسے پڑھتے ہی۔۔۔مقابل کی جان نکلی تھی۔۔۔۔

مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔۔اس کی دھمکی سے ڈر کر۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی۔۔۔اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

کیونکے اب بات صرف اس کی نہیں۔۔۔اس کے پیاروں کی تھی۔۔۔۔

منہ سے بولوناں۔۔۔"دبی دبی غراہٹ کے ساتھ۔۔۔اس کے وجود کو" کھاجانے والی نگاہ سے تکتے ہوئے حکم صادر کیا۔۔۔۔

ہ۔۔۔۔ہاں۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔عرشمان کا ننھا سہ دل مانو تھوڑا" سکون میں آیا۔۔۔۔

آپ کی آنکھیں تو نہیں بول رہیں۔۔۔"اس ننھے سے بچے کے اگلے جملے" نے۔۔۔۔انعم کو شدید حیرت میں ڈالا۔۔۔۔

اتنا سہ بچہ کیسے اس کی آنکھیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

جبکے نعمان نے اپنی پیشانی مسلی تھی۔۔۔وہ اپنے بیٹے کی ذہانت سے باخوبی واقف تھا۔۔۔۔

کیا تم آنکھیں پڑھ سکتے ہو؟؟۔۔۔"حیرت کے سبب بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔جن کی چاہت ہو پڑھنے کی۔۔"اس کی گرے آنکھوں سے انعم کی آنکھیں آج پھر ملی تھیں۔۔۔

وہ مانے نہ مانے۔۔۔دل کے کسی کونے میں وہ اعتراف کر رہی تھی۔۔۔بہت خوبصورت و چمکتی۔۔۔زندہ دل آنکھیں ہیں اس کی۔۔۔۔بالکل رخسار جیسی۔۔۔۔

دنیا کہتی۔۔۔کے اس کی آنکھیں رخسار کی آنکھوں میں ملتی ہیں۔۔۔لیکن اسے نہیں لگتا تھا۔۔۔مگر آج۔۔۔۔جب عرشمان کی آنکھیں دیکھیں۔۔۔تو

جیسے دل نے خود کہا۔۔۔وہ بالکل اس کی بڑی بہن کی طرح چمکتی وزندہ دل آنکھوں کا مالک ہے۔۔۔۔

عرشمان کی آنکھیں۔۔۔اسے رخسار کی شدت سے یاد دلا گ ئ ی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"ابھی وہ عرشمان کی آنکھوں میں محو تھی۔۔کے پیچھے سے کسی" نے مخاطب کیا۔۔۔

وہ پیچھے مڑی۔۔۔توزوبیر کھڑا تھا۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔کیسی ہو؟؟"زوبیر نے نہایت دوستانہ انداز میں سلام" کیا۔۔۔پھر رسمی طور پر حال چال پوچھنے لگا۔۔۔۔

جیسا کوئی ی بھی دوزخ میں ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ دانت پیس کر۔۔۔ نعمان" کو گھوری سے نوازتے۔۔۔ آگ بگولہ ہو کر جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

وہ بیچاری نعمان کی قید میں کھڑی تھی۔۔۔ کیا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ؟؟۔۔۔

زوبیر کو اتنے تلخ جواب کی امید نہ تھی۔۔۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ پہلے کی طرح برقرار رکھے۔۔۔۔ اثبات میں سر ہلاتا۔۔۔ نعمان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اسے اپنی بچی کچی عزت کی عافیت انعم سے دور رہنے میں ہی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

تم بیمار ہو۔۔۔ تھک گ ئی ہو گی۔۔۔ جا کر۔۔۔ آرام سے سامنے صوفے پر بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ فری ہو کر بات کرتا ہو تم سے۔۔۔" آنکھوں ہی آنکھوں میں وارننگ دیتے ہوئے۔۔۔ اسے اپنا انتظار کرنے کا کہا۔۔۔

"اور عرشمان آپ بھی۔۔۔ مام کے ساتھ آرام سے جا کر بیٹھو۔۔۔ ابھی بخار اترا ہے ناں آپ کا۔۔۔۔ زیادہ کھیل کود ابھی ٹھیک نہیں۔۔۔ اوکے۔" اس نے اپنے بیٹے کے ریشمی بالوں کو سہلاتے ہوئے۔۔۔ انعم کے ساتھ جا کر بیٹھنے کا کہا۔۔۔

"اوکے ڈیڈ۔۔۔" وہ منہ لٹکائے۔۔۔۔۔

"مجھ پر تو یقین کرتے نہیں آپ۔۔۔ اپنی مام پر تو کرؤ۔۔۔ ہم نہیں لڑ رہے تھے۔۔۔ اپنا اتنا خاص دن یوں منہ لٹکا کر۔۔۔ خراب مت

کرؤ۔۔۔ چلو۔۔۔اب تھوڑا مسکرا کر دیکھاؤ۔۔۔مجھے چار جنگ کی ضرورت ہے۔۔۔۔"اپنے بیٹے کے چہرے پر اداسی دیکھ۔۔۔وہ نیچے بیٹھ کر۔۔۔اس کے سیدھے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔ بڑی نرمی و محبت سے سمجھانے لگا۔۔۔آخری جملہ اپنے چہرے پر پیاری سی مسکان سجائے ادا کیا۔۔۔

جسے سن۔۔۔وہ ننھا شہزادہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

انعم حیرت سے نعمان کو عرشمان سے بات کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔کس قدر نرم مزاج بنا ہوا تھا وہ۔۔۔۔

اس لمحے لگا۔۔۔وہ واقعی محبت کرتا ہے اپنے بیٹے سے۔۔۔لیکن پھر یک دم خیال آیا۔۔۔یہ کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔کے ایک لڑکا۔۔کسی لڑکی کو سزا کے

طور پر زیادتی کا دن رات نشانا بنائے۔۔۔۔پھر اس سے اولاد ہو۔۔۔تو اسے دل و جان سے عزیز رکھے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔یہ کوئی ی محبت نہیں کرتا۔۔۔یہ ضرور اس مکار انسان کا" کوئی ی نیا ڈرامہ ہے۔۔۔ضرور اس کا کوئی ی مقصد پوشیدہ ہے۔۔۔ورنہ اگر پانچ سال پال ہی لیا تھا میرے بغیر۔۔۔۔تو آگے بھی پال لیتا۔۔۔مجھے کیوں زبردستی کی ماں بنانے پر تل گیا ہے۔۔۔۔" وہ دل میں سوچتی ہوئی ی۔۔۔منہ پھیر کر چل دی تھی۔۔۔

وہ نعمان کی بات ناچاہتے ہوئے بھی ماننے پر مجبور تھی۔۔۔کیونکے اب بات صرف اس کی نہیں۔۔۔۔۔اس کے پیاروں کی تھی۔۔۔۔

گڈ بوائے۔۔۔ایسے ہی مسکراتے رہا کرؤ۔۔۔کیونکے آپ کی مسکراہٹ" ہی ڈیڈ کی چارجنگ فل رکھتی ہے۔۔۔"اس کے گال و پیشانی کو نرمی و شدتِ محبت سے چومتا۔۔۔کہ کر۔۔۔کھڑا ہوا۔۔۔

عرشمان مسکراتا ہوا۔۔۔انعم کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔۔

سریہ۔۔۔"وہ ڈیکوریشن کروا رہا تھا۔۔۔کے اچانک نظر سامنے بیٹھی اس" دنیا جہاں سے بے زار لڑکی پر پڑی ی۔۔۔

وہ بار بار اپنی کلائی ی پر بندھی واچ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے ساکت کھڑا اسے تکتا رہا۔۔۔برابر میں موجود لڑکا اسے کیا بول رہا تھا۔۔۔اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔

سفید روشنیوں میں چمکتی۔۔کالے وسادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس ۔۔۔اس حسن سراپا کو دیکھنے میں مشغول رہا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا کیوں۔۔۔ مگر اس لڑکی کی سادگی بھی اپنی جانب متوجہ کر لیتی تھی اسے۔۔۔۔

اچانک انعم کو اپنے وجود پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی ی۔۔۔ نظر اٹھا کر۔۔۔سامنے دیکھا۔۔۔تو نعمان ایک لڑکے کے ساتھ کھڑا۔۔۔اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔

اس ظالم کا خود کو دیکھنا بھی۔۔۔۔شدید زہر معلوم ہوا۔۔۔۔

اس کی نگاہوں سے بھی گھن آتی تھی اسے۔۔۔۔

منہ چڑھا کر۔۔۔اپنا چہرہ بالکل جھکا لیا۔۔ساتھ ساتھ اپنا ایک ہاتھ پیشانی سے لگا کر۔۔۔۔۔آڑ بنا کر استعمال کیا۔۔۔۔۔تا کے وہ ظالم دیکھ نہ سکے۔۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ میں پکڑا سیل چلانے لگی۔۔۔۔

اس ظالم کا خود کو دیکھنا بھی۔۔۔۔شدید زہر معلوم ہوا۔۔۔۔

اس کی نگاہوں سے بھی گھن آتی تھی اسے۔۔۔۔

منہ چڑھا کر۔۔۔اپنا چہرہ بالکل جھکا لیا۔۔ساتھ ساتھ اپنا ایک ہاتھ پیشانی سے لگا کر۔۔۔۔۔آڑ بنا کر استعمال کیا۔۔۔۔۔تا کے وہ ظالم دیکھ نہ سکے۔۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ میں پکڑا سیل چلانے لگی۔۔۔۔

ابھی کچھ منٹ ہی گزرے تھے۔۔۔کے عرشمان نے اس کے بازو پر ہلکا سہ ہاتھ رکھا۔۔۔

مام۔۔۔عرشمان کو نیند آرہی ہے۔۔۔کیا وہ آپ کی گود میں سو سکتا" ہے؟؟۔۔۔"اس کے ہاتھ مس کرتے ہی۔۔۔انعم کے پورے جسم نے جھرجھری لی۔۔۔وہ واقف تھی کے اس کے برابر میں عرشمان بیٹھا ہے۔۔۔لیکن پھر بھی مکمل اگنور کر رہی تھی۔۔۔

حالت تو یہ تھی کے اس کی جانب دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔۔

لیکن وہ بچہ تھا۔۔۔ تھک گیا تھا۔۔۔اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر سونا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے اپنی جانب مخاطب کرنے کے لیے اس کا بازو چھوا۔۔۔وہ بھی ہلکا سہ۔۔ کیونکے جانتا تھا وہ بیمار ہے۔۔۔ساتھ ساتھ ڈر بھی رہا تھا کے کہیں وہ واپس چیخنے نہ لگ جائے۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پُر امیدی۔۔۔ولہجے میں منت۔۔۔ بھلا کون انکار کر سکتا تھا۔۔۔وہ تو پھر اس کی ماں تھی۔۔۔۔

انعم عجیب سے کچھاؤ کا شکار ہوئی ی۔۔۔ جیسے سمجھ نہ پا رہی ہو۔۔۔۔کے کیا جواب دے۔۔۔

اسے گود میں سلانے کا تصور بھی نہیں کر پا رہی تھی وہ۔۔۔

دیکھو۔۔۔بچے۔۔مجھے بار بار بولنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ مگر میں ماں نہیں"
ہوں تمھاری۔۔اس لیے مجھے میرے نام سے بلاؤ۔۔۔انعم نام ہے
میرا۔۔۔ سمجھے۔۔۔" وہ ہاں نہیں کر سکی۔۔۔اس کی جگہ کوئی ی بھی
ہوتا۔۔۔تو نہ کر پاتا۔۔۔۔

انعم کے سخت لہجے میں کہتے ہی۔۔۔ عرشمان نے اپنی آنکھیں ٹم
ٹمائی یں۔۔۔

اوکے۔۔۔انعم۔۔۔تو کیا انعم۔۔۔ عرشمان آپ کی گود میں سو سکتا"
ہے؟؟۔۔۔بہت نیند آ رہی ہے۔۔۔"اس لڑکی کا گمان تھا۔۔۔وہ بچہ اس کا
سخت لہجہ سن۔۔۔خود ہی دور ہو کر بیٹھ جائے گا۔۔ مگر اس کی توقع کے بالکل

برعکس۔۔۔وہ اپنی منت کو قائی م رکھتے ہوئے۔۔۔۔گود میں لیٹ کر سونے کی گزارش پر۔۔۔مزید زور دینے لگا۔۔۔۔۔

نعمان نے اس کا ذہن پہلے ہی بنا رکھا تھا۔۔۔کے اس کی ماں بیمار ہے۔۔۔اگر وہ کہے۔۔۔کے ماں کہ کر نہ پکارو۔۔۔تو نہ پکارئے۔۔۔۔یہی وجہ تھی کے وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ وا لجھن کے۔۔۔اپنی ماں کا نام لینے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

عجیب بے بسی تھی وہ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"نروٹھے پن سے کہ کر۔۔۔دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔"

وہ ہی جانتی ہے۔۔۔کتنا منو بوجھ محسوس کیا تھا اپنے دل پر۔۔۔۔

پلیز انعم۔۔۔'' عجیب بچہ تھا۔۔۔ویسے تو اتنا سمجھدار کے باڈی لینگوئج سے ''
لوگوں کے مابین چلنے والے معاملے کو بھاپ لے۔۔۔لیکن یہاں
اسے۔۔۔۔اپنی ماں کا صاف صاف سخت ونروٹھے پن سے کیا ہوا انکار بھی
سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

یا شاید وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔گود میں سونا تو بہانا تھا۔۔۔وہ تو بس اپنی
ماں کے قریب آنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس کی خوشبو محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
اس کے آنچل کے سائے میں سونا چاہتا تھا۔۔۔۔

اتنا بڑا صوفہ ہے۔۔۔وہ بھی پورا خالی۔۔۔اُدھر کی سائیڈ سو جاؤ ''
ناں۔۔میری ہی گود میں کیوں سونا ہے تمھیں؟؟'' وہ خاصہ جھنجھلا کر بولنے
لگی۔۔۔

شاید وہ بھول گ ئی تھی۔۔۔۔بیٹا ہے اس کا۔۔۔اگر وہ ضدی ہے۔۔تو وہ
ننھا مقابل کیسے پیچھے رہ سکتا ہے۔۔۔۔

پھر وہ تو دو ضدیوں کی اولاد تھا۔۔۔۔

ماں اور باپ دونوں سے ہی۔۔۔ضدی مزاجیت ملی تھی وراثت میں
اسے۔۔۔۔

کیونکے۔۔۔آپ کی گود پر سر رکھوں گا۔۔۔تو سر تھوڑا اونچا ہو جائے" گا۔۔۔پھر تکیے کی ضرورت نہیں پڑے گی عرشمان کو۔۔۔بغیر تکیے کے عرشمان کو نیند نہیں آتی۔" وہ اپنی میٹھی زبان میں نہایت محبت سے جواب دینے لگا۔۔۔آخری جملہ بیچارگی والا چہرہ بنائے ادا کیا۔۔۔

اس کی آنکھیں جھکی جھکی سی ہو رہی تھیں۔۔۔جن میں نیند کا غلبہ ظاہر تھا۔۔۔

دیکھو۔۔۔" ابھی وہ مزید بول پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی وہ ننھا شہزادہ" آنکھیں مسلتا۔۔۔اس کی گود میں سر رکھ کر۔۔۔لیٹ گیا۔۔۔

ایک دو ثانیوں تک وہ سانس روکے بیٹھی رہی۔۔۔

یقین جو نہیں آ رہا تھا اُس لمحے پر۔۔۔۔

خیال آیا کے اسے خود سے فوری دور کرئے۔۔۔اسے جھنجھلاہٹ سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے خیال آیا۔۔۔ نہیں اسے چوٹ لگ سکتی ہے۔۔

اسے ہاتھ لگانے تک کی ہمت نہ تھی۔۔۔۔پھر اپنے پاؤں سے اس کا ننھا سر اپنے ہاتھ سے ہٹا کر۔۔۔نیچے کر دینا تو بہت دور ٹھرا۔۔۔۔

بس اس کا سوتا ہوا سراپا دیکھتی رہی۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔۔وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔

کب سوچا تھا کے اپنے بیٹے کو ایک دن اپنی گود میں سلائے گی۔۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟" وہ دور سے دیکھ چکا تھا۔۔۔کے اس نازک گڑیا کو سانس لینے "
میں دشواری ہو رہی ہے۔۔۔وہ پانی کا گلاس لے کر۔۔۔اس کی جانب
آیا۔۔۔۔

علم تھا۔۔۔اگر دے گا۔۔۔تو کبھی نہیں پیے گی۔۔۔چاہے مر کیوں نہ
جائے۔۔۔

اس لیے ڈائی ریکٹ اس کے لبوں سے گلاس کو لگا دیا۔۔۔

اس لڑکی کی حالت اس قدر غیر تھی۔۔۔کے اس نے نہ دیکھا۔۔۔کے گلاس لبوں سے کس نے لگایا۔۔۔اس نے صرف پانی پینے پر دیھان دیا۔۔۔

جب پانی پی کر۔۔۔ تھوڑا سکون آیا۔۔۔تو کانوں کی سماعت سے اس خوبرو نوجوان کی فکر مند آواز ٹکرائی ی۔۔۔

تب شاکڈ ہو کر۔۔ہلکا سہ چہرہ اونچا کر۔۔۔اس سیاہ پُر اسرار آنکھوں والے نوجوان کو دیکھا۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔۔۔۔اور ہر بار کی طرح نعمان نظریں چورا گیا۔۔۔

اسے مزید کراہت آنے لگی۔۔۔۔یہ سچ سوچ کر۔۔۔۔کے اپنے جانی دشمن کے ہاتھ سے پانی پی لیا ہے اس نے۔۔۔۔فوراہی دوسری سائیڈ منہ کر کے۔۔۔ تھوکنے لگی۔۔۔۔

"تم تواپنا سیل میرے گھر چھوڑ گ ئی یں تھیں۔۔۔پھر یہ نیا کہاں سے آیا ہے؟" وہ جتنا سوچے گی۔۔۔اتناہی ڈیپریشن کا شکار ہو گی۔۔۔جس کے سبب اس کی طبیعت خراب ہو سکتی تھی۔۔۔اِس لیے اس حسین گڑیا کا ذہن بٹانے کے لیے۔۔۔فوراس کے ہاتھ میں پکڑا سیل چھین کر۔۔۔الٹ پلٹ کر کے بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح ابرواچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

کیوں؟؟دو موبائی ل رکھنا گناہ ہے؟؟۔۔"وہ سیل محترمہ فائی زہ کا" تھا۔۔۔جو زیادہ تر وہ ہی استعمال کرتی تھی۔۔۔۔

ایک سیل میں وہ پیکج رکھتی۔۔۔اور دوسرے میں بیلنس۔۔۔۔تاکے سم والے پیسے نہ کھا جائیں۔۔۔۔

اس خوبرو دشمن جاں کے سیل چھینتے ہی۔۔۔دماغ از خود بٹا۔۔۔۔

مقابل کے سوال پر۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔پلٹ وار کرنے لگی۔۔۔

"شدید زہر لگتے ہو تم مجھے جب اس طرح تفتیش کرتے ہو۔۔۔تم سے میری چیزوں کا کیا مطلب؟؟۔۔واپس دو میرا سیل۔۔۔اور جو تمھارے گھر رہ گیا ہے وہ بھی واپس کرؤ۔۔۔" وہ اپنا سیل اس کے ہاتھ میں اک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔مگر اٹھ کر چھیننا بھی تو ممکن نہ تھا۔۔۔

کیوں مطلب نہیں؟؟۔۔میڈم۔۔۔آپ کی والدہ کا ڈونر ہوں"
میں۔۔۔۔اپنی خون پسینے کی کمائی دیتا ہوں ہر مہینے۔۔۔جب کے ان کی
سگی بیٹی فالتوہ کے خرچے کرتی پھر رہی ہے۔۔۔اگر اتنی ہی امیر ہو۔۔۔تو
خود اٹھاوں ناں اپنی ماں کا خرچا۔۔۔"اس لمحے وہ صرف دماغ بٹارہا
تھا۔۔۔احسان جتانے کا دور دور تک کوئی ی ارادہ نہ تھا۔۔۔

جبکے مقابل اس کی بات سن۔۔تلملا اٹھی تھی۔۔۔

وہ اسے کیوں بتاتی۔۔۔کے یہ اس کی پھوپھو کا سیل ہے۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔یہ بھی ایک طریقہ ہے"
تمھارا۔۔۔میری زندگی پر قابض رہنے کا۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے
ہوئے۔۔جز بز ہو کر بولی۔۔۔

اب میرا سیل واپس کرؤ۔۔۔"وہ چھیننا چاہتی تھی۔۔مگر عرشمان کے گود میں ہونے کے سبب بے بس بیٹھی تھی۔۔۔

اس لمحے نعمان یہی دیکھ رہا تھا۔۔۔چاہے زبان میں کتنی ہی تلخی کیوں ناں سمیٹ رکھی ہو اس لڑکی نے۔۔۔۔لیکن خیال ہے اپنی اولاد کا اسے۔۔۔۔

دوناں۔۔۔میرا سیل۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔مانگنے لگی۔۔۔جبکے مقابل اس میں کچھ لکھنے میں مصروف نظر آرہا تھا۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔اس میں نمبر سیف کر دیا ہے میں نے اپنا۔۔۔"اپنا نمبر سیف کرنے کے بعد۔۔۔اس کی جانب سیل واپس بڑھایا۔۔۔

اوراس کرم نوازش کی وجہ ؟؟۔۔۔میں نے تو نہیں مانگا تھا۔۔۔" وہ خاصہ "
بے نیازی والے لہجے میں۔۔۔اسے گھوری سے نوازتے ہوئے
بولی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے سامنے ہی اپنا سیل اس کے ہاتھ سے جھپٹنے
والے انداز میں لے کر۔۔۔ نمبر ڈیلیٹ کر دیا تھا۔۔۔

ڈیلیٹ نہیں کرنا چاہیے تھا تمھیں۔۔" وہ ہلکا سہ برہم ہوتے ہوئے گویا "
ہوا۔۔۔

مجھے تم سے کوئی ی رابطہ نہیں رکھنا۔۔۔۔اور نہ ہی تمھارے ڈونیشن کی "
ضرورت ہے۔۔۔" وہ جانتی تھی اسے ضرورت ہے ڈونیشن کی۔۔۔ مگر
نعمان سے کسی قسم کا کوئی ی رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کے اکڑ کر کہتے ہی۔۔۔۔نعمان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔مزا آتا ہے کیا بلال سے بار بار بھیک مانگنے میں"
تمھیں؟؟۔۔۔"اس کے اگلے سوال نے جیسے سر تا پاؤں مرچیں لگائی یں تھیں اس لڑکی کے۔۔۔

نعمان واقف تھا اگر وہ مدد نہیں کرئے گا۔۔۔تو انعم بلال سے مدد لے گی۔۔۔۔جیسے پچھلی بار دس لاکھ کے لیے لی تھی۔۔۔

اور وہ سر پھرا عاشق بھی اپنی اوقات سے بڑھ کر مدد کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔۔۔۔

تمھارا احسان لینے سے کہیں بہتر ہے۔۔۔میں اپنے بلال سے بھیک مانگ لوں۔۔۔"اس کا ادا کیا جملہ۔۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

اپنے کا لفظ۔۔۔دل کو گھائل کرتا معلوم ہوا۔۔۔

چہرہ بالکل سرخ پڑنے لگا۔۔۔

اس لڑکی کے لہجے میں جو مان تھا۔۔۔وہ بری طرح چبھ رہا تھا اسے۔۔۔

آج کے دور میں بھیک بھی مفت نہیں ملتی۔۔۔۔مرد کتنا بھی شریف" کیوں ناں ہو۔۔۔اپنے کیے ہوئے احسانات کا بدلا وصول کر ہی لیتا ہے۔۔۔جب تم بدل دینے کے لیے تیار ہی ہو۔۔۔تو مدد مجھ سے لے

لو۔۔۔کم از کم میں تمھاری اولاد کا باپ ہوں۔۔۔۔۔الگ الگ مردوں کو خوش کرنے سے بہتر ہے۔۔۔مجھے خوش۔۔۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے غصے سے اس کے جبڑوں میں اپنی انگلیاں گڑھائے۔۔۔اسے اپنی انگارے بھری آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔مدھم مگر تلخ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی زبان کا زہر اگل ہی رہا تھا۔۔۔کے انعم چیخ اٹھی۔۔۔"شٹ۔اپ۔۔۔"اور ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے بمشکل آزاد کرایا۔۔۔۔

وہ غصے سے پاگل ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

گرے نینوں میں سرخی اتر ئی ی۔۔۔۔

یوشٹ اپ۔۔۔"اس سے کہیں زیادہ زور سے مقابل دھاڑا۔۔۔"

اس کے دھاڑتے ہی۔۔۔وہاں موجود تمام لوگ انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔

انعم نے محسوس کیا۔۔۔پورے ماحول پر اس کے چیختے ہی خاموشی طاری ہوگ ئی تھی۔۔۔

دونوں کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں ایک دوسرے پر۔۔۔۔

کے بس ایک موقع...اور چیر پھاڑ دیں ایک دوسرے کو۔۔۔

یہ تو شکر ہے عرشمان نیند کا پکا تھا۔۔۔ورنہ اس نے ضرور اٹھ جانا تھا۔۔۔۔

پہلی بار وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر سو رہا تھا۔۔۔۔وہ بھی اس قدر پُر سکون انداز میں۔۔۔ جیسے اب کوئی ی کل نہیں۔۔۔۔کوئی ی تمنا باقی نہیں۔۔۔۔

یہ پھٹے پرانے بیگ لے کر اسی لیے گھوم رہی ہوں ناں۔۔۔تاکے بلال تم پر" ترس کھا کر بھیک زیادہ دے۔۔۔۔"اچانک اس کے سائی ڈ میں رکھے پھٹے بیگ پر نظر گ ئی۔۔۔تو غصے سے دانت پیستے ہوئے۔۔۔طنز کا تیر چلانے لگا۔۔۔۔

جس پر وہ جز بز ہوئی ی۔۔۔۔

اس کے پاس ایک ہی نیا بیگ تھا جو کل رات اس دشمن جاں کے گھر پر ہی رہ گیا تھا۔۔۔اِس لیے اب اپنا پھٹا پرانا بیگ لے کر گھومنے پر مجبور تھی۔۔۔۔

لیکن یہ بات اس ظالم کو کیوں بتائے۔۔۔اسے اپنی صفائی ی کیوں دے؟؟۔۔۔کیوں اس کے سامنے بہتر بننے کی کوشش کرئے؟؟۔۔

مجھے رتی برابر فرق نہیں پڑتا کے تم جیسا غلیظ انسان میرے بارے میں کیا" سوچتا ہے۔۔۔"اپنے غصے کو بمشکل کنڑول کر۔۔۔مٹھیاں بھیچتے۔۔۔بے نیازی سے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔۔

اس کا عمل۔۔۔مقابل کو مزید تپا رہا تھا۔۔۔

تم۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔لب بھینچ گیا۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے وہ سیدھا کھڑا ہو کر۔۔۔اس کی جانب پشت کر۔۔۔۔لمبے سانس بھرنے لگا۔۔۔ جیسے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔

پھر اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔

یقیناً اس لمحے۔۔۔اس نوجوان کا غصہ جوالا مکھی کی صورت اختیار کر گیا تھا۔۔۔ جسے کنٹرول کرنے کے لیے تھوڑا وقت درکار تھا۔۔۔

جبکے وہ پری نما لڑکی۔۔۔اس کی پشت آگ بگولہ ہو کر تک رہی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اپنی گود میں سر رکھے لیٹے عرشمان پر نظر گ ئی۔۔۔

خیال آیا۔۔۔کے اسے نیچے پھینک دے۔۔۔۔وہ نعمان کا بیٹا ہے۔۔۔اسکی جان پر ظلم ڈھانے والے کا۔۔۔اس درندے کا۔۔۔جو کبھی اسے نہ صرف جسمانی بلکے ذہنی ٹاچر دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتا۔۔۔

ناجانے کیوں اسے چھونے سے قبل ہی ہاتھ لرزنے لگے تھے۔۔۔

اپنے لرزتے ہاتھوں کو بمشکل اس کے ننھے سر تک لائی ی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔اسے لگ جائے گی۔۔۔میں بھلے ہی اس سے کتنی ہی نفرت" کرؤں۔۔۔۔مگر تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔۔۔میں نعمان جیسے گرئی ی ہوئی ی نہیں ہوں۔۔۔"نہیں کر سکی۔۔۔۔شاید کبھی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

اپنے ہاتھ واپس کھینچ لیے۔۔۔اور صوفے کو مٹھیوں میں بھینچ کر۔۔۔خودی پر غصہ ہونے لگی۔۔۔۔

اپنی بے بسی پر شدید غصہ آرہا تھا اسے۔۔۔۔

ابھی وہ اسی الجھن میں تھی۔۔۔کے زوبیر نے اس کے بالکل سامنے لا کر اک چی ئی رر کھی۔۔۔اور نعمان اس پر بیٹھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تو تھوڑا دور ہو کر بیٹھتا۔۔۔۔

وہ چاہتا تو ہلکا نزدیک بیٹھتا۔۔۔کے دونوں کے گھٹنے مس ہوتے۔۔۔

وہ چاہتا تو ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں جما کر بیٹھتا۔۔۔جس سے اس کی شخصیت کا وقار نمایا ہوتا اور مقابل پر رعب پڑتا۔۔۔۔۔

مگر وہ حسین نوجوان تو کچھ اِس انداز میں بیٹھا۔۔۔کے انعم کے دونوں پاؤں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں آگ ئی ے۔۔۔۔

اس کی باڈی لینگوتج سے انعم نے محسوس کیا۔۔۔کے وہ اسے اپنی قید میں رکھنا چاہتا ہے ہمیشہ۔۔۔۔

نظریے کا شدید فرق تھا۔۔۔ورنہ مقابل کی نظر سے دیکھا جائے۔۔۔تو وہ حصار میں رکھ رہا تھا اسے۔۔۔۔۔

اس نے مقابل کو غرا کر دیکھا۔۔۔"پاؤں دور کرؤ اپنے۔۔۔"مانا پاؤں مس نہیں ہو رہے تھے۔۔۔مگر اپنے پاؤوں کو اس کے پاؤوں کی قید میں دیکھ۔۔۔وہ اَن کمفرٹیبل سی ہو گ ئی تھی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔میری نزدیکی سے پرانے جذبات ابھرتے ہیں"
تمھارے؟؟۔۔۔ویسے سمجھ نہیں آتا۔۔۔کوئی ی اپنی پہلی محبت کے ساتھ
اتنا برا سلوک کیسے کر سکتا ہے یا میری عاشقہ ہی اس معاملے میں زیادہ سنگ
دل ہے۔۔۔۔"اس نے روش بدل لی تھی۔۔۔اب محبت کی مار مارنے آیا تھا
ظالم۔۔۔۔

زوبیر نے پورا فلور خالی کروالیا تھا۔۔۔اب وہاں ان تینوں کے علاوہ کوئی ی
نہ تھا۔۔۔۔

ماحول پر مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔

وہ اس کے چہرے کے بالکل قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔اس کی گرے رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔شوخی بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔آخری جملہ خاصہ شکوئے بھرے لہجے میں ادا کیا۔۔۔۔

عاشقہ؟؟۔۔اور وہ بھی تمھاری؟؟۔۔"خاصہ استہزائی یہ انداز میں" ۔۔۔۔۔"بند کرؤ اپنی گندی سیاست۔۔۔میں نے کبھی تم سے محبت نہیں کی۔۔۔"اگلے ہی لمحے۔۔۔کھا جانے والی نگاہ سے۔۔۔اسے گھورتے ہوئے۔۔۔قطعی انداز میں اعلانیہ جواب دیا۔۔۔۔

تو وہ ڈائری کیا آسمان سے نازل ہوئی ی؟؟۔۔۔"وہ طنزیہ پوچھ اٹھا۔۔۔"

کتنی بار کہوں تم۔سے۔۔۔وہ ڈائری میری نہیں ہے۔۔۔"وہ شدید" جھنجھلا کر چیخی۔۔۔

چیخو مت۔۔۔آرام سے بات کر سکتے ہیں ہم۔۔۔" وہ برہم انداز مگر مدھم "
لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

نہیں کر سکتے۔۔۔مجھے کرنی ہی نہیں ہے۔۔۔مجھے بس چھٹکارا چاہیے تم "
سے "اس کے لہجے میں کراہت و جھنجھلاہٹ نمایا تھی۔۔۔۔

وہ واقعی اس کی پہنچ سے بہت دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔۔جہاں وہ کبھی
اسے ڈھونڈ نہ سکے۔۔۔۔

مگر مجھے کرنی ہے۔۔۔" وہ رعب دار انداز میں جتاتے ہوئے بولا۔۔۔"

تمھاری ملکیت نہیں ہوں میں۔۔نہ ہی پابند ہوں تمھاری ہر بات سننے کی۔۔۔۔"وہ لڑکی جز بز ہو کر۔۔۔

تم ہو۔۔۔۔مت بھولو۔۔۔میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔"مفاہمانہ انداز میں دھمکی دی۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ جھمی۔۔۔۔

میرے گھر والوں کو بیچ میں مت لاؤ تم"وہ غراتے ہوئے دھاڑئی ی۔۔۔"نہیں لاؤں گا۔۔۔اگر تم اچھے بچوں کی طرح مجھ سے شادی کے لیے" راضی ہو جاؤ۔۔۔"اس کا ادا کیا جملہ۔۔۔۔کسی ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر پھوٹا۔۔۔۔

ش۔۔۔شادی؟؟؟"وہ بے یقینی سے دوہراتے ہوئے۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔صرف ایک سال کے لیے۔۔۔اس کے بعد میں تمھارے ہاتھ" میں طلاق کے کاغذ سائن کر کے خود پکڑاؤں گا۔۔۔پھر تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے آزاد۔۔۔۔" یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔جیسے جذبات سے بالکل عاری ہو وہ شخص۔۔۔۔

اس سنگ دل کی بات سن۔۔۔وہ ساکت سی ہو کر اسے تکنے لگی۔۔۔

کیا اس کی زندگی کوئی ی کھیل تھی مقابل کی نظر میں؟؟۔۔۔

سمجھ کیا رکھا تھا اس نے؟؟۔۔کے جب دل چاہے گا حاصل کرئے گا۔۔۔اور جب دل بھر جائے گا اٹھا کر اپنی زندگی سے باہر پھینک دے گا۔۔۔۔

کیسے کر لیتے ہو؟؟۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

کیا؟؟" مقابل الجھا۔۔۔"

ہر بار مجھے غلط ثابت۔۔۔۔میں سوچتی ہوں یہ انتہا ہے۔۔۔اس سے زیادہ" نہیں گر سکتے تم میری نگاہ میں۔۔ مگر ہر بار غلط ثابت کرتے ہو۔۔۔ہر بار ۔۔۔۔اپنی بنائی ی حد کو خود پار کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔کیسے کر لیتے ہو؟؟۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔شرم نہیں آتی؟؟۔۔۔ تمھارا ضمیر تمھیں جھنجھوڑتا نہیں؟؟۔۔۔۔ تمھیں نیند آجاتی ہے؟؟۔۔۔"وہ نہیں جیت سکتی تھی اس ظالم سے۔۔۔۔مقابل ستمگر کے اگلے نشانے پر اس کے پیارے کھڑے تھے۔۔۔۔

اس حسین گڑیا کا ہر سوال دل سے آر پار ہو رہا تھا۔۔۔۔ مگر پتھر کا بت بنے ۔۔۔ہر جذبے سے بے نیاز ہو کر۔۔۔اس کے سامنے بیٹھا رہا۔۔۔۔

گروہ سمجھتی ہے کے پتھر ہے۔۔۔تو سامنے پتھر ہی پائے گی۔۔۔۔

نہایت ہی ڈھیٹ و پنچ قسم کے انسان ہو تم۔۔۔۔۔"اس لڑکی کا بس نہیں" چل رہا تھا کے مقابل کا حشر کر دے۔۔۔۔

ہو گیا؟؟۔۔۔یا اور القابات سے نوازنا ہے؟؟؟۔۔۔" لہجے میں غضب کی" بے نیازی لیے سوال کیا۔۔۔۔

جیسے کوئی ی فرق ہی نہ پڑھ رہا ہو۔۔۔۔

میری بات سنو انعم۔۔۔"نہایت سنجیدگی سے مخاطب کیا۔۔۔۔"

صرف ایک سال مانگ رہا ہوں تمھاری زندگی کا۔۔۔اس کے بعد وعدہ" کرتا ہوں نہ میں نہ عرشمان۔۔۔کوئی ی کبھی بھی تمھیں اپنی شکل نہیں دیکھائے گا۔۔۔تم ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گی۔۔۔بلکے میں تمھاری زندگی "کے اس ایک سال کی منہ مانگی رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل مزید خاموش نہ رہ سکی۔۔۔

تمھیں میں کوئی ی کھلونا لگ رہی ہوں؟؟۔۔۔جسے ایک سال کے لیے" خریدنے چلے ہو؟؟۔۔۔۔۔اب یہ کیا نیا ناٹک ہے تمھارا؟۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔اعتراضا گویا ہوئی ی۔۔۔

شاید میں نے تمھیں بتایا نہیں۔۔۔آپشن نہیں ہے تمھارے پاس میری" آفر کو ریجیکٹ کرنے کا۔۔۔۔ تمھیں ایک سال کے لیے میری بیوی بننا ہی

پڑے گا۔۔اگر اس ایک سال کی منہ بولی رقم لینا چاہو تو تمھارا
فائدہ۔۔۔ورنہ عرشمان تمھارا ابھی بیٹا ہے۔۔۔کوئی ی احسان نہیں
کرؤ گی مجھ پر اپنی ہی اولاد کو پال کر۔۔۔"مقابل کی بات کو سن کر بھی اَن
سنی کرتا۔۔۔اس کی زلف سے ایک آوارالٹ۔۔۔جو چہرے پر یوں ہی ہوا
کے سبب لہرا گ ئی تھی۔۔۔نرمی سے کان کے پیچھے کرتے۔۔۔اسمارٹ
مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

اس کا گرم لمس کانوں کو چھوتے ہی۔۔۔وہ جھنجھلاہٹ کا شکار
ہوئی ی۔۔۔۔

تیزی سے اس ظالم کا ہاتھ اپنے کان سے دور جھٹکا۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے وہ دیکھ نہ رہا ہو۔۔۔کے کس قدر جھنجھلاہٹ و کراہت ہے صرف ہلکاسہ چھو لینے پر۔۔۔۔ مگر دانستہ طور پر اگنور کر گیا۔۔۔۔

میں مر کر بھی تم سے شادی نہ کرؤں۔۔۔۔۔اور رہی عرشمان کی" بات۔۔۔۔تو میری طرف سے بھاڑ میں جائے۔۔۔۔نہ میں پہلے اس کی ماں تھی نہ اب ہوں۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔اگر میرے بس میں ہوتا۔۔۔تو شاید آج یہ دنیا میں بھی نہ ہوتا۔۔۔ تمھارے ظلم و زیادتی کی نشانی کے سوا کچھ نہیں میرے لیے یہ بچہ۔۔۔۔تو اپنی آفر اپنے پاس رکھو نعمان ولید۔۔۔اور ہٹاؤ اپنی اولاد کو میری گود سے۔۔۔میں اسے چھو کر اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"اس کے تلخ جملے۔۔۔نشتر سے زیادہ دلخراش معلوم ہوئے مقابل کو۔۔۔۔

اگر وہ روبرو بیٹھی لڑکی عرشمان کی ماں نہ ہوتی۔۔۔تو یقیناوہ ان جملوں کی بھاری قیمت ادا کرتی۔۔۔۔

لیکن ضرورت انسان کو جھکاتی ہے۔۔۔اسے اپنی اولاد کی خاطر جھکنا ہی تھا۔۔۔۔

مقابل کے تلخ جملے سننے کے بعد۔۔۔غصہ کنڑول کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔اس لیے نظر اپنے بیٹے کے بھولے چہرے کی جانب کی۔۔۔

اس کا معصوم و بھولا چہرہ۔۔۔۔بہت سی چیزیں یاد دلا رہا تھا۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے بالکل خاموش رہا۔۔۔۔

اسے مٹھیاں بھینچتے۔۔۔انعم دیکھ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں ہٹالیتا ہوں اپنے بیٹے کو۔۔۔مگر پھر کل ماتم کرتی" میرے گھر مت آنا۔۔۔"دبی دبی غراہٹ و مفاہمانہ انداز میں وارننگ دیتے۔۔۔وہ اٹھنے لگا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے عرشمان کو بڑی نرمی سے گود میں اٹھا کر۔۔۔اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

چار گھنٹے ہیں تمھارے پاس۔۔۔اگر آج میرے بیٹے نے اپنی ماں کے بغیر" سالگرہ منائی ی۔۔۔تو مجھے اپنی اولاد کی قسم۔۔۔۔تمھیں بھی اس سال اپنی ماں کے بغیر ہی سالگرہ منانی پڑے گی۔۔۔۔"اپنے بیٹے کو لے کر۔۔۔ابھی

ایک قدم ہی چلا تھا۔۔۔کے پلٹ کر۔۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔ جنونی لہجے میں دھمکی دینے لگا۔۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" وہ تیزی سے کھڑے ہو کر چیخی۔۔۔۔"

روک سکتی ہو مجھے ؟؟"چیلنجنگ انداز میں۔۔۔استفسار کیا۔۔۔"

اس کی آنکھیں شدید جنون برسا رہی تھیں۔۔ جن سے خوف آرہا تھا اس نازک صفت کو۔۔۔۔

اک دو ثانیوں کے لیے دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

دونوں کی آنکھوں میں ایک ہی جذبہ تھا۔۔۔فقط فرق اتنا تھا کے ایک ظاہر کر رہا تھا۔۔۔اور دوسرا اپنی پُراسرار سیاہ آنکھوں میں چھپائے کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ چیلنج دے کر۔۔۔اپنے بیٹے کو لے کر۔۔اس کے سامنے ہی چلا گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر پہنچی۔۔۔۔تو محترمہ فائزہ نے اس کے چہرے کے رنگ اڑے دیکھ۔۔۔بھاپ لیا۔۔۔کے ڈونر سے بات نہیں بنی۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرؤ۔۔۔۔اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"وہ اسے حوصلہ دینے" لگیں۔۔۔۔

پھو پھو۔۔۔اگر میں آپ سے کہوں کے نعمان میری زندگی میں واپس آگیا" ہے۔۔۔۔تو کیا آپ میری بات پر یقین کریں گی؟؟" وہ اسے شروع سے بیمار سمجھتی تھیں۔۔۔۔یہی سبب تھا کے ایک وقت آیا تھا کے انھوں نے انعم کی باتوں پر یقین کرنا بالکل چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

آج جب اس نے یہ سوال کیا۔۔۔تو محترمہ فائزہ الجھیں۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کے یقین کریں یا نہیں۔۔۔

مگر لفظی طور پر اسے سکون دینے کے لیے۔۔۔ہاں میں گردن ہلانے لگیں۔۔۔۔

شکر۔۔۔"بس ان کا گردن ہلانا تھا۔۔۔کے وہ خدا کا شکر ادا کرتی۔۔۔ان"
کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

پھوپھو۔۔۔وہ واپس آگیا ہے۔۔۔اور اس بار عرشمان کو ساتھ لایا"
ہے؟؟۔۔"وہ روتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

مزید اس غم کو سینے میں چھپائے نہیں پھر سکتی تھی وہ۔۔۔۔
اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔وہ لڑکی اپنی پھوپھو کو سب کچھ بتا دینا چاہتی
تھی۔۔۔

عرشمان؟؟۔۔"وہ اسے اپنے سینے سے ہٹا کر۔۔۔الجھی نگاہ سے دیکھتے"
ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

عرشمان۔۔۔۔م۔۔میرا بیٹا۔۔۔۔" بمشکل روتے ہوئے۔۔۔انھیں ہر "
ایک بات بتائی ی۔۔۔۔

وہ حیران وپریشان صرف اس کا سفید چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

اتناسب کچھ ہو گیا۔۔اور تم مجھے اب بتارہی ہو۔۔۔" وہ سر پکڑ کر "
بولیں۔۔۔

پھو پھو جو ہو گیا وہ اتنا بھیانک نہیں ہے۔۔۔جتنا وہ ظالم میرے مستقبل کو "
کرنے والا ہے۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔میں اس سے شادی نہیں
"کرنا چاہتی۔۔۔۔مجھے اس درندے کی شکل سے بھی نفرت ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔رونا بند کرؤ۔۔۔۔اس طرح رونے سے طبیعت خراب ”
ہو سکتی ہے تمھاری۔۔۔ہم سوچتے ہیں۔۔۔کوئی ی تو حل ہو گا۔۔۔“وہ
اسے حوصلہ دیتے ہوئے۔۔۔ گمبھیر لہجے میں گویا ہوئی یں۔۔۔

انھیں انعم کی ساری باتیں سننے کے بعد۔۔۔یہ یقین آ گیا تھا۔۔کے نعمان
واقعی اس کی زندگی تباہ کرنے اسلام آباد سے کراچی چلا آیا ہے۔۔۔

محترمہ فائی زہ مسلسل اس کی ہمت بندھا رہی تھیں۔۔۔اسے حوصلہ دے
رہی تھیں۔۔۔وہ الگ بات ہے کے وہ خود بھی بہت ڈر گ ئی یں تھیں۔۔۔

وہ طلاق یافتہ عورت۔۔ نعمان ولید جیسے پاوور فل شخص سے اپنی بھتیجی کیسے
بچائے۔۔۔۔وہ یہ سوچ سوچ کر ہی گھلے جا رہی تھیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نعمان کی دی ٹائی منگ کے تین گھنٹے گزر گ ئی ے تھے۔۔۔صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔۔

وہ بہت خوفزدہ تھی۔۔۔

نعمان ولید انسان نہیں۔۔۔حیوان تھا اس کی نگاہ میں۔۔۔جو کسی کی زندگی تباہ کرنے میں اک لمحہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔

وہ لڑکی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔کیوں زبردستی بیوی بنانے پر تلا ہے اپنی؟؟۔۔۔

آخر اب یہ ایک سال کی شادی۔۔۔کون سہ نیا گیم ہے اس کا؟؟۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں الجھی تھی۔۔۔۔کے سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

کسی ن ئی ے نمبر سے کال آرہی تھی۔۔۔

ڈرتے ڈرتے ریسیو کی۔۔۔۔

صرف پچاس منٹ باقی ہیں تمھارے پاس۔۔۔۔آنا تمھیں آخر میں"
میرے پاس ہی ہے۔۔۔پھر کیوں دوسروں کی زندگیاں خطرے میں ڈال
رہی ہو۔۔۔۔ابھی بھی وقت ہے۔۔۔ عقل سے کام لو۔۔۔اور چپ
چاپ۔۔۔۔آجاؤ۔۔۔۔عرشمان کی سالگرہ کا کیک کاٹتے ہی۔۔۔ہم نکاح
کرلیں گے۔۔۔چاہو۔۔۔تو اپنی پھوپھو کو بھی لے آؤ۔۔۔۔مجھے کوئی ی

اعتراض نہیں۔۔۔۔"دوسری جانب سے رعب دار آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

وہ آواز سنتے ہی پہچان گ ئی تھی۔۔۔کے یہ اس کا دشمن جاں ہے۔۔۔جو کسی آسیب کی طرح چمٹ گیا ہے۔۔۔۔

جان لے کر ہی ظالم جان چھوڑے گا اب۔۔۔۔

اس بار لہجہ سمجھانے والا تھا۔۔۔ سلجھا ہوا سہ۔۔۔۔وہ الگ بات ہے مقابل اس کی دھمکی سن۔۔۔مزید الجھی۔۔۔۔مزید خوف میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔

میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے تم؟؟۔۔۔آخر کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا؟؟" وہ غم و غصے کی ملی جلی کیفیت میں چیختے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

لیکن دوسری جانب سے کال منقطع ہو گئی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انعم۔۔۔یہ دیکھو۔۔۔" وہ ابھی لاونج میں پانی پینے آئی ہی تھی۔۔۔کے" محترمہ فائزہ کی پریشان آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔" وہ فورا مڑ کر۔۔۔۔۔دیوار پر لگی ایل۔سی۔ڈی کی جانب" دیکھنے لگی۔۔۔۔

آواز کھولیں۔۔۔"ایل۔ سی۔ڈی پر نیوز چل رہی تھی۔۔۔جس میں بلال" کو ہتھ کڑی لگائے۔۔۔پولیس پکڑ کر لے جا رہی تھی۔۔۔

ہاں کھولتی ہوں۔۔۔"انھوں نے نیوز سننے کے لیے ایل۔ سی ڈی کھولی" تھی۔۔۔مگر کیا خبر تھی۔۔۔کے نیوز کھولتے ہی بلال ہتھ کڑی میں جکڑا نظر آئے گا۔۔۔۔

انھوں نے فوراہاتھ میں پکڑے ریموٹ سے ایل۔ سی ڈی کی آواز تیز کی۔۔۔۔

نیوز میں بتایا جارہا تھا۔۔۔کے بلال نے اپنی کمپنی کے ڈیزائنز چوری کر کے باہر ملک کی کمپنی کو بیچے ہیں۔۔۔جس کی وجہ سے کمپنی کو کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔۔۔

اس نیوز کو دیکھتے ہی۔۔۔انعم کے ہوش اڑ ئے۔۔۔۔

میں مان ہی نہیں سکتی کے بلال ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔۔" وہ کیسے مان لے۔۔۔کے اس کی محبت۔۔۔اس کا سادہ مزاج محبوب۔۔۔ایسی کوئی ی گھٹیا حرکت بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔وہ بلال کے محنتی مزاج سے باخوبی واقف تھی۔۔

ہاں۔۔۔ضرور پھنسا رہے ہیں یہ لوگ اسے۔۔۔بلال تو بہت اچھا و نیک بچا" ہے۔۔۔وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔۔۔" محترمہ فائزہ اس کی بات کی مکمل تائید میں بولیں۔۔۔۔

نیوز رپورٹر نے جب بلال کے چہرے کو قریب سے دیکھا یا۔۔۔تو اس کی آنکھوں میں بے بسی کے آنسو تھے۔۔۔

وہ بار بار اپنی صفائی دے رہا تھا کے اس نے کوئی چوری نہیں کی۔۔۔۔نہ ہی ڈیزائی نز بیچے ہیں۔۔۔ مگر وہاں کون تھا جو اس کی بات سنتا۔۔۔۔

انعم اس کی حالت دیکھ۔۔۔بری طرح تڑپ اٹھی تھی۔۔

ابھی وہ نیوز دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے سیل پر میسج کی بیل رنگ ہوئی ی۔۔۔۔

اسکا دل پھٹے جا رہا تھا بلال کے غم میں۔۔۔۔

روح جیسے بے قرار ہو گ ئی تھی اس کے پاس جانے کے لیے۔۔۔

وہ بیچارا کراچی میں اکیلا تھا۔۔۔اس کا کوئی ی رشتے دار یا جاننے والا یہاں نہیں تھا۔۔۔۔

انعم تصور بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت کتنا پریشان ہو گا۔۔۔کتنا اکیلا۔۔۔۔کتنا دکھی۔۔۔۔

پوری دنیا کے سامنے اسے چور ودھوکے باز قرار دے دیا گیا تھا۔۔۔۔

اس وقت اسے کسی اپنے کے ساتھ کی ضرورت تھی۔۔۔۔

انعم۔۔۔" وہ تو بت بنے اسکرین کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔بلال کا غمزدہ و پریشان چہرہ اسے اجازت نہیں دے رہا تھا اسکرین کے سامنے سے ہٹنے کی۔۔۔

کے پیچھے سے محترمہ فائزہ نے اس کے ہاتھ میں سیل پکڑایا۔۔۔۔

جی؟؟؟" وہ جیسے حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔"

میسج"ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔یہ دیکھ۔۔اس نے تیزی سے"
موبائل کی اسکرین پر نظر دوڑائی۔۔۔

اب تک تو نیوز دیکھ لی ہو گی تم نے۔۔۔یہ صرف ٹریلر ہے۔۔۔۔تم سوچ"
بھی نہیں سکتیں پوری فلم کتنی خطرناک ہونے والی ہے۔۔۔۔ڈرو اس وقت
سے۔۔۔جب اگلی نیوز بلال کی خودکشی کی چلے۔۔۔تمہارے فلیٹ کے
کمپاؤنڈ میں ابھی بھی میری گاڑی منتظر کھڑی ہے۔۔۔۔سوچ لو۔۔۔صرف
دس منٹ بچے ہیں۔۔۔۔"جیسے جیسے وہ میسج پڑھ رہی تھی۔۔۔ویسے ویسے
اس کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔۔۔

میسج پڑھتے ہی۔۔۔اس نے بے بسی کی انتہا کو چھوتے۔۔۔اپنی پھوپھو کی
جانب نظر کی۔۔۔۔

وہ میرے بلال کو مار دے گا پھوپھو۔۔۔وہ حیوان ہے۔۔۔وہ مار دے گا۔۔۔۔۔میں جانتی ہوں۔۔۔۔وہ میری محبت بھی مجھ سے چھین لے گا۔۔۔۔وہ چھین لے گا میری آخری خوشی بھی۔۔۔۔وہ ظالم ہے۔۔۔"اس کے پاؤوں سے جیسے جان نکلی ہو۔۔۔۔

وہ تڑپتی و بلکتی۔۔۔نیچے گرنے لگی۔۔۔۔کے محترمہ فائزہ نے اسے گرنے سے قبل سنبھالا۔۔۔۔۔

اس کی جان لمحہ لمحہ یہ سوچ کر نکل رہی تھی کے بلال کو کوئی ی نقصان نہ پہنچا دے وہ ظالم۔۔۔۔

وہ بار بار سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ ”چلو عرشمان کیک کاٹتے ہیں۔۔۔“ آج بھی اس کی سالگرہ بغیر اس کی ماں کے سیلیبریٹ ہو گی ۔۔۔یہ سوچ کر ہی وہ اداس ہو رہا تھا۔۔۔

”مام نہیں آئی یں گی؟؟۔۔۔ کیا انھیں برا لگ گیا عرشمان کا ان کے پاس سونا؟؟۔۔۔ عرشمان کو ایسا کیوں لگتا ہے۔۔ وہ پسند نہیں کرتیں“ وہ صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔ اداسی بھرے لہجے میں پے در پے سوالات کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا آخری جملہ سن۔۔۔ نعمان رنجیدہ ہو گیا۔۔۔

وہ زبردستی قریب لا سکتا ہے۔۔۔ مگر محبت کیسے کرائے؟؟؟۔۔۔ دل پر قابض کیسے ہو؟؟؟۔۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔۔

وہ کرتی ہیں۔۔۔بس بیمار ہیں۔۔۔۔اس لیے تھوڑا چڑچڑا پن"
ہے۔۔۔جب ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔تو دیکھنا سب سے زیادہ آپ کو ہی
پیار کریں گی۔۔۔۔" وہ اس کے قد کے مطابق بیٹھ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے
۔۔۔پھر ایک بار امید بندھانے لگا۔۔۔وہ امید۔۔ جس پر وہ خود بھی کبھی
یقین نہ کرئے۔۔۔۔

وہ نہیں کریں گی۔۔۔" وہ اپنے دونوں ننھے ہاتھ سینے پر منہ پھولا کر"
باندھتے ہوئے۔۔۔ برہمی سے بولا۔۔۔۔

چھوڑو ناں لٹل چیمپئن۔۔۔۔ہم کافی ہیں ایک دوسرے کے"
لیے۔۔۔ ہمیں کسی تیسرے کی کیا ضرورت؟؟۔۔۔ویسے بھی تمھاری مام
مجھے اتنی خاص پسند نہیں۔۔۔۔نارمل قد۔۔۔کمزور سہ جسم۔۔۔رنگ بھی

کچھ زیادہ ہی سفید ہے۔۔۔اور آنکھیں۔۔۔۔" وہ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس حسین نوجوان۔۔۔دانستہ طور پر اس کی ماں کی برائی ی۔۔اس کے سامنے ہی منہ بسورتے ہوئے کرنے لگا۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے پیچھے سے آواز آئی ی۔۔۔

"کیا خرابی ہے میری آنکھوں میں؟؟۔۔۔"نعمان تو فقط عرشمان کو اکسا رہا تھا۔۔۔کیا خبر تھی۔۔۔۔سن وہ دشمنِ جاں لے گی۔۔۔۔

"مام۔۔۔"کہاں کا غصہ۔۔۔کون سی ناراضگی۔۔۔اپنی ماں کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے۔۔۔تیزی سے اس کی جانب دوڑا۔۔۔۔

افففف۔۔۔کاش تم نہ آتیں۔۔۔۔میں اپنے دل و ضمیر کو کہ دیتا۔۔میں ”
نے کوشش کی۔۔۔وہ نہ آئی ی تو کیا کرؤں۔۔۔پر تم تو واقعی چلی
آئی یں۔۔۔“اس خوبرو نوجوان نے اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے۔۔ گردن
موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا۔۔

وہ سامنے کھڑی تھی۔۔۔کالے رنگ کے سادے سے سوٹ میں۔۔۔

اس نے دوپہر والے ہی کپڑے پہن رکھے تھے۔۔۔۔

اس کی ہونے والی دولہن نے اپنی گرے رنگ خوبصورت ودل نشین
آنکھوں کو سیاہ کاجل کی جگہ سرخی ونشیلے پن کے زیوار سے آراستہ کرر کھا
تھا۔۔۔

اس نے بلش آن نہیں لگایا تھا اپنے گالوں پر۔۔اس کا ذاتی حسن ہی قیامت برپا کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔شدید رونے کے سبب۔۔۔سفید چہرہ سرخ رنگ جھلکا رہا تھا۔۔۔۔سرخ۔۔بالکل گلاب جیسا۔۔۔

اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔۔۔لپ۔اسٹک لگانے تک کی کوئی ی زحمت نہ کی تھی۔۔۔۔۔

دولہنوں والا کوئی ی سنگھار دور دور تک نہ تھا۔۔۔۔جیسی سادہ گ ئی تھی ویسی ہی لوٹی تھی۔۔۔لیکن پھر بھی آنکھوں کو اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

ایک نگاہ بھر کر اسے سر تا پاؤں دیکھا۔۔۔پھر واپس منہ سیدھا کر۔۔۔منہ ہی منہ بڑبڑاتا۔۔۔کھڑا ہوا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔آپ آگ ئی یں۔۔۔عرشمان کو لگا تھا آپ نہیں آئی یں"
گی۔۔۔"وہ ننھا شہزادہ اپنی خوشی میں مسرور۔۔۔اس کے پاؤں سے چمٹ
کر۔۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

میں آگ ئی۔۔۔اب پلیز بلال کو اپنی گندی سیاست سے دور"
کر دو۔۔۔پلیز اسے چھڑوا دو۔۔۔"اس لڑکی نے اس بار عرشمان کو خود سے
دور نہ ہٹایا۔۔۔۔

اپنا آپ بلال پر قربان کرنے چلی آئی ی تھی وہ۔۔۔

وہ واقف تھی اگر وہ بلال کو کسی طرح بچا بھی لے۔۔تو نعمان پھر ن ئی ے
راستے سے اسے تکلیف پہچانے کی کوشش کرئے گا۔۔۔۔اگر اس راستے سے

بھی کامیاب نہ ہوا تو تیسرے راستے سے سعی کرے گا۔۔۔ مگر پیچھا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

اپنے پیاروں کو تکلیف واذیت و نعمان جیسے درندے سے بچانے کے لے۔۔۔وہ آگ ئی تھی۔۔۔

صرف جان ہی تو تھی جسم میں۔۔۔روح تو بہت پہلے ہی ظالم نے ماردی تھی۔۔

وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی۔۔۔جو اپنی حفاظت کا ذمہ اسے سونپ رہی تھی ۔۔جو پہلے ہی اس کی عزت کو تار تار کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کا جملہ۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ سلگا گیا۔۔۔

وہ حسین گڑیا بلال کے لیے قربان ہونے آئی ی تھی۔۔۔مقابل کیسے نہ جلتا؟؟۔۔۔۔

پہلے کیک کاٹ لیتے ہیں۔۔۔جب تک مولوی صاحب بھی آجائی یں" گے۔۔۔" وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے سن کر بھی اَن سنی کرتا۔۔۔پلٹ کر چل دیا۔۔۔۔

مام۔۔۔ چلیں۔۔۔" عرشمان فوراہی اس کی انگلی کھینچنے لگا۔۔۔وہ بہت" ایکسائی ٹڈ نظر آرہا تھا۔۔۔۔

انعم نہایت مجبوری کے عالم میں وہاں کھڑی تھی۔۔۔۔

عرشمان کے انگلی کھینچنے پر۔۔۔اسے نعمان کا خود سے زبردستی کرنا یاد آنے لگا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔اپنی انگلی اس کے ننھے ہاتھ سے پیچھے کی جانب کھینچ کر آزاد کرائی ی۔۔۔

مام نہیں ہوں میں تمھاری۔۔۔ تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتا؟؟۔۔۔"وہ" بہت مشکل سے ضبط کرئے کھڑی تھی۔۔۔لیکن پرانے درد بھرے لمحات یاد آتے ہی۔۔۔اس کا صبر کا باندھ ٹوٹ گیا۔۔۔وہ سختی سے چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

اپنی بے بسی کے سبب جو غصہ لاوے کی طرح جسم میں ابل رہا تھا۔۔۔وہ بیچارے ننھے عرشمان پر نکلنے لگا۔۔۔۔

اس کی سخت مزاجی نے وہاں موجود کیمرامین وملازمین کو۔۔۔اس کی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

نعمان اس لمحے کیک پر کینڈلز سجا رہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی کینڈل کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔وہ کینڈل موم سے بنی ہونے کے سبب۔۔۔اس کے غصے کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے۔۔۔ٹوٹ گئی۔۔۔۔

بہت مشکل تھا اس وقت خود کو روکنا۔۔۔مگر وہ ماں تھی عرشمان کی۔۔۔حق تھا اس کا۔۔۔وہ ڈانٹ سکتی تھی۔۔۔یہی سوچ کر۔۔۔خود کو سمجھانے لگا۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے کبھی بلند آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔۔۔جبکے وہ سب کے سامنے اس ننھی جان پر چیخ رہی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔انعم۔۔۔اوکے۔۔۔" وہ اپنا سہ منہ لے کر۔۔۔۔آہستگی سے " جواب دہ ہوا۔۔۔

میں نے تو کہا تھا۔۔۔اچھی نہیں ہیں تمھاری مام۔۔۔دیکھو کیسے چیخ رہی " ہیں تم پر وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔۔اب بھی وقت ہے۔۔ سوچ لو۔۔۔ہم دونوں کافی ہیں ایک دوسرے کے لیے۔۔۔ ہمیں کسی تیسرے کی ضرورت نہیں۔۔۔مجھے پتا ہے تمھیں برا لگا ہے۔۔۔ تم چاہو تو۔۔۔" نعمان ہاتھ میں پکڑئی ی کینڈل کو غصے سے لال قالین پر پھینک کر۔۔۔۔ان دونوں کی جانب آیا۔۔۔

وہ پڑھ سکتا تھا اپنے بیٹے کے مایوس چہرے کو۔۔۔

اس گرے آنکھوں والی لڑکی کے سامنے ہی۔۔۔اپنے بیٹے کے ریشمی و سلکی کالے بالوں کو۔۔۔ہاتھ سے سہلاتے ہوئے۔۔۔ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

انعم اسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹے زبردستی گھسٹ رہے تھے اسے اپنی زندگی میں۔۔۔۔اس پر ستم اعلی ستم۔۔۔۔وہ ظالم منہ پر آکر۔۔۔ایسے برا بھلا کہ رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ مرئے جارہی ہے ان کی زندگیوں میں داخل ہونے کے لیے۔۔۔۔

وہی جانتی تھی۔۔۔۔کیسے اپنے آنسوؤں کو روکے کھڑی ہے۔۔۔۔

رونا نہیں چاہتی تھی اس کے سامنے۔۔۔کے وہ خوش ہو کر اپنی جیت منائے۔۔۔

یقیناً اس ستمگر کا خون بڑھتا ہو گا اسے دکھی دیکھ کر۔۔۔۔

ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی ی تھی۔۔۔کے ننھا شہزداہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

برا نہیں لگا۔۔۔بس عادت نہیں عرشمان کو۔۔۔۔کے کوئی ی ڈانٹے اور "عرشمان سنے۔۔۔باقی بچوں کی مام بھی انھیں ڈانٹتی ہیں۔۔۔ عرشمان نے دیکھا ہے یوٹیوب ویڈیوز میں۔۔۔۔اب مام آگ ئی یں ہیں۔۔۔تو عرشمان کو"عادت بھی ہو جائے گی۔۔۔

اس کی میٹھی زبان و محبت بھرے لہجے سے کوئی ی کیسے اپنا دل بچائے۔۔۔۔

اف۔۔۔وہ ننھا باتیں کرتا ہے۔۔۔انعم کو گمان ہوا۔۔ جیسے ڈائی ریکٹ دل پہ وار کرتا ہے۔۔۔۔

اس نے غصہ اِس لیے تو نہ دیکھایا تھا کے مقابل عادت ڈال لے۔۔۔وہ تو دور رکھنا چاہتی تھی خود سے۔۔۔۔

مگر کیسے رکھے ؟؟۔۔۔جب وہ تلخی وڈپٹ کو بھی عادت بنانے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔۔

جتنی چاہ اس لڑکی کو اس سے دور رہنے کی تھی۔۔۔اس سے کہیں گنا زیادہ چاہ اس بچے کو اپنی ماں کے پاس رہنے کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ڈال لو آج سے عادت پھر۔۔۔۔کیونکے ان محترمہ نے تو" ایسے ہی بے موقع محل چیخنا ہے۔۔۔۔"اس نے مقابل کھڑی اس لڑکی کی جانب دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔ٹکا کر ذلیل کیا۔۔

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں یاد دلا رہا تھا کہ وہ اسی کی سالگرہ میں کھڑے ہو کر ۔۔۔اس پر چیخ رہی ہے۔۔۔وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

پھر نعمان نے آنکھیں جھکا لیں۔۔۔۔

اپنے بیٹے کو لے کر۔۔۔سامنے ٹیبل پر سجے۔۔۔بڑے سے چاکلیٹی کیک کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

انعم۔۔۔آؤ ناں۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے ایک قدم نہ ہلی۔۔۔جیسے پتھر کی بنے کھڑی ہو۔۔۔۔

knife نعمان نے اسے گود میں لے کر۔۔۔۔اس کے ننھے ہاتھ میں پکڑائی ی۔۔۔۔تو وہ بجائے کیک کاٹنے کے۔۔۔اپنی ماں کو منتی انداز میں بلانے لگا۔۔۔۔

وہ نہیں آئی یں گی۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" وہ واقف تھا۔۔۔ کبھی شامل نہ ہو گی"
۔۔۔چاہے عرشمان منتیں کرتے کرتے اپنا گلا ہی خشک کیوں نہ
کرلے۔۔۔وہ ذرا ترس نہ کھائے گی۔۔۔۔

وہ یہاں اپنے بیٹے کی خوشی میں شریک ہونے تھوڑی آئی ی۔۔۔وہ تو اپنے
عاشق کو اس کے چنگل سے آزاد کرانے کی قیمت ادا کرنے آئی ی ہے۔۔۔۔

پر کسے فرق پڑتا تھا۔۔کے کیوں آئی ی؟۔۔۔

آئی ی۔۔۔۔یہ کافی تھا۔۔۔اس کا شامل ہونا ہی ضروری تھا فقط۔۔۔۔۔

پلیز انعم۔۔۔ تھوڑا قریب ہی آجاؤ۔۔۔۔" نعمان کے سمجھانے کے"
باوجود بھی وہ اپنی ماں سے ضد کرنا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان۔۔۔زیادہ ضد مت کرؤ۔۔۔آپ کے پریشر ائز کرنے سے ان کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔۔"اس نے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ خاموش ہو کر۔۔۔اپنے والد کو اداس نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

اپنی ماں پاس ہو کر بھی بہت دور لگی اسے۔۔۔۔

چیر۔اپ۔۔۔ایسے لٹکا ہوا منہ اچھا نہیں لگتا مجھے اپنے لٹل چیمپئن" کا۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔عرشمان کو محبت بھری نظروں سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اپنے والد کی بات سن۔۔۔وہ فورا مسکرایا۔۔۔۔۔"

گڈ۔۔۔اب چارجنگ فل محسوس ہورہی ہے۔۔۔"اس کے گال کو نرمی" سے چومتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

انعم کو عجیب نہ لگا۔۔۔کے عرشمان کی سالگرہ پر سوائے نعمان اور اس کے ملازمین کے وہاں کوئی ی نہ تھا۔۔۔

وہ واقف تھی نعمان دنیا سے چھپا کر رکھتا ہے اسے۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔پھر یہ سوچ کر طنزیہ مسکرادی۔۔۔کے لاکھ اپنا بیٹا کہے۔۔۔جانتا ہے۔۔۔۔کے گناہ ہے۔۔۔اور اپنا گناہ کون ظاہر کرتا ہے دنیا کے سامنے۔۔۔۔

اور یہ جو اپنا بیٹا بیٹا کر رہا ہے۔۔۔اس کے پیچھے بھی کوئی ی مفاد ہو گا ظالم کا۔۔۔

وہ دل جلی۔۔۔کڑتی رہی۔۔۔۔ مگر ستمگر کے سامنے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے کھڑی رہی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہیں دوسری جانب۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم" وہ دروازہ نوک ہونے کی آواز پر۔۔۔صوفے سے سستی سے" انگڑائی ی لیتا۔۔۔اٹھ کر دروازے کی جانب آیا۔۔۔

دروازہ کھولنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔منہ کھول کر بڑی سی جمائی لی۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔سامنے فائزہ کو کھڑا پا کر۔۔۔تیزی سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔آپ اس وقت؟؟۔۔۔"کمال کا اداکار تھا وہ۔۔۔۔۔وہ" کیسے نہیں جانتا ہو گا کے وہ کیوں آئی ہے۔۔۔مگر پھر بھی انجان بن کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ پچھلی بار کی طرح کالے رنگ کی چادر میں خود کو ڈھا کے ہوئے تھی۔۔۔چہرے پر ماسک لگا تھا۔۔۔

اس کے سوال کرتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔۔

سوری۔۔بیٹا میں تمھیں پھر سے پریشان کرنے آگ ئی یں ہوں۔۔۔ مگر ”
۔۔۔میری بھتیجی بہت مشکل میں ہے۔۔۔۔اسے نعمان ولید نامی لڑکا بہت
تنگ کر رہا ہے کچھ وقت سے۔۔۔وہ بہت امیر ہے۔۔۔اس نے میری بھتیجی
کو بلیک میل کر کے اپنے پاس بلایا ہے شادی کرنے کے لیے۔۔۔میں اسے
روکتی رہ گ ئی۔۔۔ مگر وہ نہ رکی۔۔۔وہ نیچے کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر چلی
گ ئی۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کرؤں۔۔۔۔پلیز۔۔۔میری مدد
کر دو۔۔۔“ وہ ہڑ بڑائی ی ہوئی ی حالت میں۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

فائی زہ کے ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

وہ انعم کے لیے بہت فکر مند تھی۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔آپ اندر آئی یں۔۔۔پہلے تھوڑا پانی پی لیں۔۔۔پھر سوچتے"
ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔" وہ ان کا ہمدرد بنتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔مجھے اس نکاح کو ہونے سے"
روکنا ہے۔۔۔وہ انسان نہیں درندہ ہے۔۔۔وہ میری بھتیجی کی زندگی اک بار
پھر تباہ کرنے آیا ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔مدد کریں۔۔۔میرے ساتھ پولس
اسٹیشن چلیں۔۔۔میں آج اس نعمان کو جیل کی ہوا کھلا کر رہوں
گی۔۔۔ سمجھتا کیا ہے یہ شخص۔۔۔فرعون کہیں کا۔۔۔۔"آخری جملے ادا
کرتے وقت اس کا لہجہ آگ برسا رہا تھا۔۔۔

اگر نعمان اس لمحے فائزہ کے سامنے آجاتا۔۔۔تو وہ قتل کر دیتی
اسے۔۔۔وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

اگر ہم پولیس کے چکر میں پڑے۔۔تو دیر ہو جائے گی۔۔پہلے خود وہاں چل" کر روکتے ہیں۔۔پھر وہیں پولیس کو بھی بلا لیں گے۔۔۔ایک منٹ رکیں آپ۔۔۔میں ذرا اپنی گاڑی کی چابی لے آؤں۔۔۔" وہ فائزہ کے سامنے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جبکے وہ بیچاری۔۔۔دروازے پر کھڑی۔۔۔روتے ہوئے۔۔اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

وہ پانچ منٹ بعد کمرے سے نکلا۔۔"سوری سوری" معذرت کرتے ہوئے۔۔

چابی پتا نہیں کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں۔۔۔" وہ کہتے ہوئے۔۔۔صوفے" کے کشن الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ کبھی اس انجان لڑکے کے گھر میں داخل نہ ہوتی۔۔اگر بات اپنی بھتیجی کی زندگی بچانے کی نہ ہوتی۔۔۔۔

جیسے انعم بلال پر خود کو وارنے چلی تھی۔۔۔ویسے ہی وہ خود کو اس پر وار دیتیں۔۔۔اِس قدر شدت سے الفت تھی اپنی بھتیجی سے۔۔۔

وہ تیزی سے اندر داخل ہو کر۔۔۔اس کی چابی ڈھونڈنے میں مدد کرانے لگی۔۔۔۔

اک لمحہ ایسا آیا جب وہ برابر میں کھڑے ہو کر صوفوں پر چابی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔تب۔۔۔زوبیر مسکرانے لگا۔۔۔۔

آخر کار اپنے گھر کی دہلیز پار کرا ہی لی تھی اس لڑکے نے۔۔۔۔

"ملی؟؟۔۔۔"اچانک فائزہ نے محسوس کیا۔۔۔کے وہ اسے ہی تک رہا ہے۔۔۔چہرے کا رخ اس کی جانب کر۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔بے صبری سے استفسار کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔یہ رہی۔۔۔"اس نے لبوں پر بڑی سی مسکان سجائے۔۔۔اپنے ہاتھ میں چابی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کہاں سے ملی؟؟۔۔۔چلو چھوڑو۔۔مل گ ئی یہی شکر ہے۔۔۔اب پلیز جلدی چلو۔۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو گ ئی ہے۔۔۔"وہ یہ کہتی ہوئی ی ۔۔۔تیزی سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔جب کے زوبیر اس کی پشت تک رہا تھا۔۔۔

پھر ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔

بساط پوری بچھی ہوئی ی ہے۔۔۔رانی کو راجہ کا ہونا ہی ہے۔۔۔پتا نہیں ""
کیوں یہ بیچاری تھک رہی ہے اِن سب میں" ایک دو ثانیوں کے لیے ہی صحیح
۔۔۔اسے ترس آیا تھا فائی زہ کی حالت پر۔۔۔۔

چلو" وہ باہر جا کر پلٹی۔۔۔تو وہ ابھی بھی اپنی جگہ پر۔۔۔چابی کو اپنے ہاتھ "
میں دیکھتے ہوئے۔۔۔نا جانے کن سوچوں میں مگن کھڑا تھا۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔ تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر چل دیا۔۔۔۔

یہ تو شکر ہے۔۔۔کے انعم نے انھیں بتا دیا تھا کے نعمان نے صبح اسے کون سے ریسٹورنٹ بلایا تھا۔۔۔

انھوں نے زوبیر سے اسی ریسٹورنٹ جانے کو کہا۔۔۔۔

پانی پی لیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ہاتھ پاؤں پہلے سے پھولا کر بیٹھ" جائیں گی تو بھتیجی کو کیسے بچائیں گی؟؟؟۔" وہ مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو تھم نہیں رہے تھے۔۔۔۔

ناجانے کیوں مقابل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا فائزہ کا رونا۔۔۔

اگر وہ نعمان کے لیے کام نہ کرتا۔۔۔تو یقینا بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔

زوبیر نے پانی کی بوتل اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"پانی حلق سے نہیں اترئے گا میرے۔۔۔" اس نے پانی کی بوتل سے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹیشو۔۔۔ سارا ماسک رونے کے سبب گیلا ہو رہا ہے آپ کا۔۔۔" اس کا پانی کی بوتل نہ لینا مقابل کو ذرا برا نہ لگا۔۔۔۔ کیونکے کام ہی پھنسانا اور زیادہ سے زیادہ خود میں الجھائے رکھنا تھا۔۔۔۔

نہایت نرمی سے ایک ہاتھ سے ڈرائی یو۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس کے آگے ٹیشو بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" اس نے ٹیشو لے کر۔۔۔ اپنے آنسو پونچھے۔۔۔۔

پھر ہلکا سہ منہ جھکا کر۔۔۔ماسک اتار کر۔۔اپنا پورا چہرہ ٹیشو سے صاف کیا۔۔۔جو آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔

اس کے ہر ایک عمل پر زوبیر کی نظر تھی۔۔۔۔

بیچاری"فائزہ کہاں جانتی تھی۔۔کے کسی کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ی" ہے وہ۔۔۔۔

تھوڑا جلدی۔۔۔"وہ اپنا ماسک سیٹ کرنے کے بعد۔۔۔چہرہ اٹھا کر" سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔جلد بازی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کا دل قابو نہیں آرہا تھا۔۔۔یہ سوچ سوچ کر جان نکل رہی تھی کے انعم بلال کی خاطر موت کے کنویں میں چھلانگ نہ لگا لے۔۔۔۔

جی جی۔۔۔" وہ کہ کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔وہ دانستہ طور پر اسے" لمبے راستے سے لے کر جا رہا تھا۔۔۔وجہ یہ نہیں تھی کے اسے دیر سے پہنچانا تھا۔۔۔وجہ یہ تھی کے اسے اپنے زیادہ دیر قریب رکھنا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کیک کٹنے کے بعد۔۔۔کیمرہ مین دونوں باپ بیٹے کی تصاویر بنانے لگا۔۔۔۔

آپ بھی آجائیں میم۔۔۔تاکے فیملی فوٹو کمپلیٹ ہو سکے۔۔۔"کیمرہ"
مین نے گردن موڑ کر انعم کی جانب دیکھ۔۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

"واو۔۔۔ عرشمان کی فیملی فوٹو۔۔۔ شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔آپ نے آج عرشمان کا
ڈریم پورا کر دیا۔۔۔آئی لو یو۔۔اب عرشمان اچھے بچوں کی طرح دوائی ی
کھائے گا۔۔۔اور آپ کو بالکل بھی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔"فیملی فوٹو کا نام
سنتے ہی جہاں انعم و نعمان عجیب سی کیفیت و کچھاؤ میں گرفتار
ہوئے۔۔۔وہیں۔۔۔ عرشمان پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔

"فیملی فوٹو؟؟؟"لفظ فیملی۔۔۔سننے میں جتنا عام۔۔۔۔نہ ملنے والوں کے لیے
اتنا ہی خاص۔۔۔۔

وہ دونوں ہی زیرِ لب دوہرانے لگے۔۔۔۔

بہت سے جذبات بکھر گ ئی ے تھے۔۔۔اس ایک لفظ کے سبب۔۔۔

آنکھوں میں شور برپا تھا۔۔ مگر لب خاموش تماشائی تھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو اعتراضی واحتجاجی نگاہوں سے تک ہی رہے تھے۔۔۔۔کے مولوی صاحب سامنے سے آتے نظر آئے۔۔۔۔

اس لمحے انعم کا دل بند ہونے کو تھا۔۔۔یقین نہ آیا۔۔۔واقعی اپنی عزت کے ساتھ کھیلنے والے کو۔۔۔اپنا آپ سونپ رہی ہے۔۔۔

پر کرنا تو تھا۔۔۔ورنہ وہ ظالم کس حد تک جا سکتا ہے وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

پہلے نکاح ہو جائے۔۔۔۔پھر فوٹو بنالینا۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں" کیمرہ مین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کہا۔۔۔پھر فوٹو بنالینا۔۔۔۔ورنہ کہ تو یہ بھی سکتا تھا۔۔۔کے پھر فیملی فوٹو بنا لینا۔۔۔۔۔ فیملی کا لفظ اسکی جان پر بہت بھاری تھا۔۔۔۔

ہمیشہ سے اِس فیملی لفظ کے ساتھ ایک حسینہ کا خواب جوڑا تھا۔۔۔۔ فیملی اس حسینہ کے بغیر کیسے ممکن؟؟۔۔۔۔

مگر آج نکاح تھا۔۔۔۔وہ مانے یا نہ مانے۔۔۔۔اس کی ن ئ ی فیملی بننے جارہی تھی۔۔ جس میں وہ حسینہ اب دور دور تک نہ تھی۔۔۔۔

وہ صرف اب خوابوں میں تھی۔۔۔خیالوں میں تھی۔۔۔۔سامنے نہ تھی۔۔۔سامنے تواس کی پرچھائی ی کھڑی تھی۔۔۔

کب سوچا تھاایک دن ایسا بھی دیکھے گازندگی میں۔۔۔جب اپنی محبوبہ کی چھوٹی بہن سے نکاح میں بندھے گا۔۔۔۔

وہ پتھر کی بنے کھڑی تھی۔۔۔۔لگا جیسے سانس نہیں آئے گا۔۔۔

ناممکن سہ لگ رہا تھاسب کچھ۔۔۔۔مگر سچ تھا۔۔۔۔

جو کبھی خوابوں وخیالوں میں بھی نہ گزرا تھاوہ آج ہونے جارہا تھا۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔"مولوی صاحب صوفے پر بیٹھ گ ئی ے"
تھے۔۔۔سارے ملازمین ارد گرد جمع تھے۔۔۔۔۔

نہ لڑکا نہ لڑکی۔۔۔دونوں کی ہی جانب سے کوئی ی رشتے
دار۔۔۔پڑوسی۔۔۔یا دوست شامل نہ تھا۔۔۔۔۔

اس نکاح کے گواہ اس کے سارے خاص ملازمین بن رہے تھے۔۔۔جن
میں یوسف صاحب بھی شامل تھے۔۔۔۔

نعمان و مولوی صاحب آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔۔۔جبکے انعم ابھی
بھی بے یقینی و اضطرابی کیفیت میں اپنی جگہ بت بنے کھڑی تھی۔۔۔۔

جسے دیکھ کر بھی اذیت ہو۔۔۔اسے زندگی بھر کا ساتھی بنانے جا رہی تھی وہ۔۔۔کیسے نارمل ہوتی بھلا؟؟۔۔۔

نعمان سے بالکل لگ کر عرشمان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

عرشمان کو اس کے والد نے یہی بتایا تھا۔۔۔کے اس کے والدین کے درمیان ۔۔۔اس کے پیدا ہونے کے بعد۔۔۔لڑائی جھگڑوں کے سبب ایک طلاق واقع ہو گئی تھی۔۔۔اب دوبارا نکاح کر رہے تھے۔۔۔۔تا کے پھر سے ساتھ رہ سکیں۔۔۔۔۔

عرشمان کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔۔اس کے والدین پھر سے ایک ہونے جا رہے تھے۔۔۔۔

اب اسے اپنی ماں ہمیشہ کے لئے ملنے والی تھی۔۔۔۔

نعمان نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔۔وہاں آنے کی دعوت دی۔۔۔

وہ پھر بھی منجمد کھڑی رہی۔۔۔

تن و من دونوں جیسے احتجاج کر رہے تھے۔۔۔۔اسے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

دل راہ فرار اختیار کرنے کے لیے بے چین تھا۔۔۔

بھلا عزت چھیننے والا بھی محافظ بن سکتا ہے؟؟۔۔وہ یہ سوچ کر رونے لگی۔۔۔اب آنسوؤں پر مزید قابو نہ رہا۔۔۔

اس کے موٹے موٹے آنسو موتی بن بن کر۔۔۔ قالین پر گر رہے تھے۔۔۔۔

مقابل اسے منجمد کھڑا دیکھ۔۔۔اپنی جگہ سے برہمی سے اٹھا۔۔۔۔

چلو"اس کا نازک ہاتھ مضبوطی سے تھام کر۔۔۔۔اسے صوفے کی جانب" لانے لگا۔۔۔

وہ صرف اس خوبرو نوجوان کا تھاما ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ان ہاتھوں کے لمس کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔اسے شدید جھنجھلاہٹ ہونے لگی۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ جھنجھلاتے ہوئے آزاد کرانا چاہتی تھی۔۔۔مگر کرا نہ سکی۔۔۔مقابل کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ صوفے پر لے کر بیٹھا۔۔۔۔

مولوی صاحب و دیگر لوگ پہلی بار ایسا جوڑا دیکھ رہے تھے جو نکاح کے وقت کالے لباس میں ملبوس تھا۔۔۔۔

نعمان کے چہرے پر کر خنگی کا راج تھا۔۔۔جبکے انعم بھیگی پلکوں کو جھکائے۔۔۔اپنے آنسوؤں کو ماتم کا گواہ بنا رہی تھی۔۔۔

اس کا پورا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے جسم سے جان جدا ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس لمحے اسے بلال کا خیال آیا۔۔۔۔

اِس حسین لمحے کو وہ بلال کے ساتھ لال شرارے میں ملبوس ہو کر جینا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی دولہن بننا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے نکاح میں بندھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے نام کی مہندی لگانا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے؟؟"اس کا دل چاہا۔۔۔۔کے کہیں غائب ہو جائے۔۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

بولو بیٹا"مولوی صاحب نے نرمی سے کہا۔۔۔۔"

انعم۔۔ہاں بولو۔۔۔اگر اپنے پیاروں کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو۔۔۔"وہ ہاں" نہیں بول رہی تھی۔۔۔جس کے سبب وہاں موجود اس کے ملازمین الجھی نگاہ سے تک رہے تھے۔۔۔

اسے اپنا آپ تماشہ بنتا محسوس ہوا۔۔۔جس پر جز بز ہو کر۔۔۔اس نے آہستگی سے اپنا چہرہ اس کے کان کے پاس لا کر۔۔۔سرگوشی والے انداز میں دھمکی دی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔قبول۔۔قبول ہے۔۔۔" وہ ہی جانتی ہے کتنی مشکل سے یہ لفظ "
ادا کیے تھے۔۔۔۔

کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہیں؟؟" وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جس نے بند "
کمرے میں عزت لوٹنے کے بعد۔۔۔۔خود ہی معاشرے کے سامنے عزت
کی چادر سر پر اوڑھائی ی تھی۔۔۔۔

جب مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔۔۔تو وہ اضطرابی کیفیت میں مبتلا
ہوا۔۔۔۔

اس کی روح آج بھی رخسار کی چاہ میں دربدری کی خاک چھان رہی تھی۔۔۔

کبھی اس کے علاوہ کسی کو اپنی دولہن بنانے کا تصور بھی نہ کیا تھا۔۔۔۔

بہت مشکل تھا اس کی جگہ کسی اور کو دینا۔۔۔

مولوی صاحب پریشان ہو کر دوبارا پوچھنے لگے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔مجھے اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔"آخری" جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں شدتِ رنج کے سبب بند کر لی تھیں۔۔۔

ایک آنسو کا قطرہ بند آنکھ سے بہا۔۔۔۔جو پلک پر آ ٹھہرا۔۔۔۔

یقین نہ آیا۔۔۔اپنا آپ اس لڑکی کو سونپ چکا ہے۔۔۔

نکاح منعقد ہوتے ہی۔۔۔وہ کھڑا ہوا۔۔۔سب اسے ہاتھ ملا کر مبارکباد دینے لگے۔۔۔

پرکس forehead فوٹو گرافر فوراً آگے آکر بولا۔۔۔"سر۔۔۔۔ "کریں۔۔۔تاکے میں پوس بنا سکوں۔۔۔

وہ حسین گڑیا تو سکتے میں بیٹھی تھی۔۔۔یقین کرنا محال تھا۔۔۔کے اب اپنے دشمنِ جاں کے نکاح میں ہے۔۔۔۔

وہ تو اس کی آپی کا دولہا تھا۔۔۔پھر اس کا کیسے بن گیا۔۔۔

واقعی یہ قسمت کے انوکھے کھیل ہیں۔۔۔کون۔۔۔کہاں۔۔کس کے لیے بنا ہے۔۔۔یہ کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔۔

ابھی وہ سکتے میں ہی تھی۔۔۔کے نعمان نے جھک کر۔۔۔اس کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

اس کے گرم لمس پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

ابھی سمجھ پاتی۔۔۔کے کیا چل رہا ہے۔۔۔کے اِس سے قبل ہی۔۔۔اس وجیہہ شخص نے اس کی روشن پیشانی پر اپنے ہونٹ مَس کیے۔۔۔۔

پورے جسم میں کراہت کا احساس شدت سے جنم لے چکا تھا۔۔۔

مقابل صرف پوس بنوا رہا تھا۔۔۔بوسہ نہ لیا۔۔۔۔۔

ہونٹ مس ضرور تھے۔۔۔ مگر جھجھک نہ تھی۔۔۔۔

چاہتا تو بوسہ لے سکتا تھا۔۔۔اب شوہر تھا اس کا۔۔۔ لیکن نہ کیا۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی اپنی پیشانی پر محسوس کر۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔

اپنی قمیض کے دامن کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔۔

ابھی تو شروعات ہے۔۔۔پوری رات باقی ہے ابھی۔۔۔یہ سوچ کر ہی جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیسے کٹے گی پہلی رات۔۔۔یہی سوچتے ہوئے۔۔۔اس کی حالت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ غیر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

گر بس میں ہو تو فنا کر لے اپنی ذات۔۔۔ مگر اس ستمگر کو اپنا آپ نہ سونپے۔۔۔۔

مقابل نے اپنے ہونٹ دور کیے۔۔۔ تو نظریں ملیں۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں شدید کرب کے سبب سرخ نظر آئی یں۔۔

جبکے مقابل کی سیاہ آنکھوں میں۔۔۔ کوئی ی وفا نہ تھی۔۔۔ کوئی ی محبت نہ تھی۔۔۔ کوئی ی وعدہ نہ تھا۔۔۔ کوئی ی خوشی نہ تھی۔۔۔

ہر جذبے سے جیسے عاری ہوں وہ سیاہ آنکھیں۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو دو تین ثانیوں تک۔۔۔دیکھتے رہے۔۔۔۔

پھر نعمان آنکھیں جھکا کر۔۔فوراسیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

زبردست۔۔۔بہت خوبصورت کپل ہے آپ کا۔۔۔۔سراب فیملی فوٹو" ہو جائے۔۔۔۔۔۔"کیمرہ مین واحد نہیں تھا جس کی آنکھیں اس حسین جوڑے کو دیکھ ستائی شی ہوں۔۔۔۔

وہ دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے ایک ساتھ۔۔۔۔

تھی وہیں انعم کے چہرے پر بھولا پن maturity نعمان کے چہرے پر

۔۔۔۔

کیمرہ مین کی بات سنتے ہی۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اور انعم کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔پھر عرشمان کو اپنی گود میں بیٹھالیا۔۔۔۔اب ان کی فیملی کمپلیٹ تھی۔۔۔کم از کم لوگوں کی نظر میں۔۔۔۔

"اب آپ دونوں بچے کے گال پر چومیں۔۔وہ بھی ایک ساتھ۔۔۔"کیمرہ مین کے کہتے ہی عرشمان شرما کر منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

اس کی شرمیلی ادا وہاں موجود ہر شخص کو ہنسنے پر مجبور کر گ ئی تھی۔۔۔۔سوائے اس کی ماں کے۔۔۔وہ تو اپنے ہی غموں میں ڈوبی ۔۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

"کیا واقعی میں نے نعمان ولید سے شادی کرلی؟؟۔۔۔کیا واقعی جس کا میں چہرہ تک دیکھنا پسند نہ کرؤں۔۔۔اسے زندگی بھر کا مسافر بنا بیٹھی

ہوں۔۔۔جب بلال جیل سے باہر آئے گا۔۔تو میں کیا جواب دوں گی اسے۔۔۔"وہ دل ہی دل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

اپنی محبت کو آج زندگی بھر کے لیے کھو دیا تھا اس نے۔۔۔

میم۔۔۔"کمیرہ مین کے مخاطب کرنے پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔"

کس کریں عرشمان کو۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔انعم نے احتجاجی نگاہوں سے نعمان کو دیکھا۔۔۔

وہ صرف اپنے محبوب کو نعمان کے چنگل سے آزاد کرانے کی قیمت ادا کر رہی تھی۔۔۔اس دشمن جاں کے بیٹے پر محبت نچھاور کرنے کا کوئی ی مقصد نہ تھا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔"نعمان نے فورس نہ کیا۔۔۔اس کی آنکھوں کی زبان سمجھتے" ہوئے۔۔۔کیمرہ مین کو انکار کر دیا۔۔۔

مگر سر۔۔۔یہ لمحے بہت خاص ہیں۔۔۔جب آپ بعد میں ان تصاویر کو" دیکھیں گے۔۔۔۔تو۔۔۔۔یاد کریں گے۔۔۔"کیمرہ مین مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے یاد رکھنا نہیں۔۔۔اور ان دونوں ماں بیٹے کو یاد رکھنے کے لیے ان" تصاویر کی ضرورت نہیں۔۔۔پھر کس کے لیے بنواؤں۔۔۔۔چھوڑ دو۔۔۔"وہ سنجیدگی انکار کرتا۔۔۔اسے آنکھوں کے اشارے سے جانے کا کہنے لگا۔۔۔

ہوگئی ناں شادی۔۔۔اب پلیز بلال کو آزاد کروادو۔۔۔"موقع پاتے ہی۔۔۔آہستگی سے منت کرنے لگی۔۔۔"

اب تم میری بیوی ہو۔۔۔عرشمان کی ماں۔۔۔ایک بچے کی ماں۔۔۔اور ایک بچے کی ماں ہونے کی حیثیت سے تمھیں زیب نہیں دیتا کے تم کسی غیر مرد کی فکر کرؤ۔۔۔۔"اس لڑکی کی بات سنتے ہی۔۔۔مقابل جل اٹھا۔۔۔فوراہی اس کے بازو پر اپنی انگلیاں گڑھاتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔۔۔

کیا مطلب ہے اِس بات کا؟؟۔۔۔کیا تم اپنے وعدے سے پھر رہے ہو؟؟؟"اس ظالم کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے اسے۔۔۔وہ بعد میں کیا پلٹے گا۔۔سامنے ہی مکرتا نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ فوراہی دانت پیستے ہوئے۔۔۔نا سمجھی سے پوچھ اٹھی۔۔۔

تم صرف میری اور اپنے بیٹے کی فکر کرؤ۔۔۔جتنا تم مجھے مطمئن رکھو گی" اتنا ہی بہتر ہو گا سب کے لیے۔۔۔" مفاہمانہ انداز میں کہتا ہوا۔۔۔وہ اس کا بازو چھوڑ کر چل دیا۔۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑ کر صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

مجھے اس درندے پر یقین کرنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔" ابھی وہ سر پکڑے" رو ہی رہی تھی۔۔۔کے سامنے سے محترمہ فائزہ کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

انعم۔۔۔میری بچی۔۔۔"وہ روتے ہوئے اس کی جانب آئی یں تھیں۔۔۔"

پھو پھو۔۔۔آپ یہاں؟؟"کافی حیران ہو کر اپنی جگہ سے کھڑی" ہوئی ی۔۔۔

چلو۔۔گھر چلو میرے ساتھ۔۔"پورا سیکنڈ فلور انھیں خالی نظر آرہا" تھا۔۔۔سوائے انعم اور صوفے پر سوتے ہوئے بچے کے وہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔۔

وہ انعم کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے بولیں۔۔۔

محترمہ فائی زہ اسے جلد سے جلد اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھیں۔۔۔۔

آپ میری وائف کو کہاں لے جارہی ہیں؟؟"انعم کچھ کہ پاتی اس سے "
قبل ہی سامنے سے نعمان اپنے رعب دار انداز میں چلتا ہوا آیا۔۔۔ محترمہ
فائزہ کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز
میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

تمھاری وائف؟؟۔۔"وائف کا لفظ۔۔ جیسے کانوں کی سماعت پر کسی بم "
کی طرح پھوٹا۔۔۔۔انھیں گمان ہوا پوری چھت ان کے سر پر آن گری ی
ہے۔۔۔۔

تو نکاح منعقد ہو چکا تھا۔۔۔وہ نہ روک سکیں۔۔۔۔

ان کے ہاتھ سے انعم کا ہاتھ مارے سکتے کے چھوٹ گیا۔۔۔۔

پھوپھو۔۔۔" وہ واقف تھی بہت دل دکھایا ہے اس نے اپنی پھوپھو"
کا۔۔۔۔

ان کے لاکھ منع کرنے اور سمجھانے کے باوجود بھی وہ اپنا آپ نعمان کو پیش
کر چکی تھی۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا۔۔اب کیا کر سکتی تھیں وہ؟؟۔۔۔انھیں اپنے ہاتھ بندھے
ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔۔

مجھے یہی ٹھیک لگا۔۔" وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔اتنی بھی ہمت نہ تھی"
کے ان کا ہاتھ تھام لے۔۔۔۔

نعمان ولید۔۔میری بھتیجی بہت سیدھی ہے۔۔۔اسے دنیاداری نہیں"
آتی۔۔۔تم نے فائدہ اٹھایا ہے میری بھتیجی کے سیدھے ہونے
کا۔۔۔۔۔میں اپنی بھتیجی کو تمھارے ساتھ کبھی نہیں جانے دوں
گی۔۔۔سمجھے۔۔۔۔"کون کہتا ہے پھوپھو خوشیوں کو آگ لگاتی
ہیں۔۔۔ہوتی ہیں کچھ ایسی بھی۔۔۔جو آگ لگانے والوں کے سامنے ڈھال
بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔۔۔وہ بھی انھی میں سے تھیں۔۔۔اپنی بھتیجی کے
لیے نعمان ولید کے سامنے کھڑی ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

غصے سے آگ بگولہ ہو کر کہتے ہوئے۔۔۔انھوں نے پھر انعم کا ہاتھ
پکڑا۔۔۔اور اس کے سامنے ہی بلا خوف اسے لے جانے لگیں۔۔۔۔

انعم کو شدید خوف لاحق ہوا کے کہیں نعمان انھیں کوئی ی نقصان نہ پہنچا
دے۔۔۔

کوئی ی بھلائی ی کی امید نہیں تھی اس ظالم سے۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔ حیران ہوئی ی۔۔۔ کے اس نے نہیں روکا۔۔۔

وہ خاموش کھڑا محترمہ فائی زہ کو لے جانے دے رہا تھا۔۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

بلا کی رعب دار پر سنیلٹی تھی ظالم کی۔۔۔۔ کے کچھ نہ بھی کہے۔۔۔۔ تو ڈر لگتا۔۔۔۔

ڈر کی شدت سے اس لڑکی کا پورا وجود لرزنے لگا۔۔۔۔

محترمہ فائزہ اسے باہر لے آئیں۔۔۔وہ پلٹ کر بے یقینی سے پیچھے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اس نے واقعی نہیں روکا؟" جیسے یقین نہ آرہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

"ارے وہ لڑکا کہاں گیا؟؟" زوبیر کی گاڑی غائب تھی یہ دیکھ۔۔۔ محترمہ فائزہ پریشان ہوئیں۔۔

"غلطی میری ہے۔۔ جلد بازی میں۔۔۔میں نے اس سے رکنے کا کہا ہی نہیں۔۔۔" وہ اپنے سر پر دھپ مارتے ہوئے بولیں۔۔۔

چلو۔۔۔آگے سے ٹیکسی لے لیں گے۔۔۔" وہ انعم کو اپنے ساتھ ٹیکسی "
میں بیٹھا کر گھر لے آئی یں تھیں۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔انھوں نے انعم کو ڈانٹا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

نکاح کیوں کر لیا تم نے اس درندے سے ؟؟۔۔۔اب بتاؤ۔۔۔میں اکیلی "
عورت کیسے تمھیں اس کے چنگل سے آزاد کراؤں گی ؟؟۔۔۔اتنا بڑا حادثہ
ہو جانے کے باوجود تم اس پر یقین بھی کیسے کر سکتی ہو ؟؟۔۔۔مجھے تو یہ سمجھ
نہیں آرہا۔۔۔۔" محترمہ فائزہ اپنا سر پیٹ رہیں تھیں۔۔۔جب کے وہ
ان کی عدالت میں نظریں جھکائے کھڑی۔۔۔بس روئے چلی جا رہی
تھی۔۔۔

سوری۔۔۔مجھے لگا وہ۔۔۔بلال کو چھوڑ دے گا اگر۔۔"ابھی وہ اپنی" صفائی ی میں بول ہی رہی تھی کے محترمہ فائی زہ بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

تو پھر چھوڑ دیا اس نے؟؟؟۔۔۔"برہمی سے طنزیہ استفسار کرنے" لگیں۔۔۔

ان کے سوال پر۔۔۔روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

انعم انعم انعم۔۔۔۔کہاں لے جا کر سر پھوڑوں میں اپنا؟؟۔۔۔میری" سیدھی بچی۔۔۔لوگوں کی باتوں پر اتنی جلدی یقین کیوں کر لیتی ہو تم؟؟۔۔۔پوری دنیا کے لوگ ہماری طرح سچے نہیں ہیں یہ کب سمجھ آئے گا تمھیں؟۔۔۔اب بتاؤ۔۔۔کیسے نکالوں تمھیں اس درندے کے نکاح

سے؟؟۔۔"ابھی وہ اپنا سر پکڑے انعم کو ڈانٹ ہی رہی تھیں۔۔۔کے دروازے کی بیل رنگ ہوئی ی۔۔۔

اس وقت کون آیا ہو گا؟؟۔۔کہیں نعمان گن لے کر تو نہیں"
آگیا؟؟۔۔اگر اس نے پھوپھو کو نقصان پہنچا دیا تو۔۔۔نہیں۔۔۔یا میرے خدا۔۔رحم۔۔۔"دروازے کی بیل تو کیا بجی تھی۔۔۔دونوں پھوپھی بھتیجی کے دل دہل گ ئی ے تھے۔۔۔

دونوں کو نعمان کے آنے کا خوف لاحق تھا۔۔۔۔

بیل بار بار رنگ ہو رہی تھی۔۔۔

محترمہ فائزہ نے فوراً انعم کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔وہ بھی خوف کے سبب ان سے چمٹ گئی تھی۔۔۔۔

دو منٹ تک بیل رنگ ہوتی رہی۔۔۔

بیل کی رنگ کانوں میں گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔۔۔جس کے سبب وہ دونوں شدید وحشت میں مبتلا ہوئی یں۔۔۔لگا جیسے جان نکال رہی ہو۔۔۔۔

اوہ۔۔۔آپ لوگ جاگ رہی ہیں۔۔۔مجھے لگا سو گئی یں۔۔۔اس لیے" چابی کا استعمال کیا۔۔۔"انھیں کیا لگا تھا کے وہ دروازہ نہیں کھولیں گی۔۔۔تو وہ اندر نہیں آسکے گا۔۔۔۔

وہ ڈوبلیکیٹ چابی سے دروازہ کھول کر۔۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔۔معصومیت سے بولتا ہوا۔۔۔گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔"وہ اکیلا نہیں آیا تھا۔۔۔اپنے ساتھ اپنے شہزادے کو بھی لایا" تھا۔۔۔عرشمان خوشی سے انعم کی جانب بڑھا۔۔۔

واو۔۔۔تو یہ نانی کا گھر ہے عرشمان کی۔۔۔"انعم اور محترمہ فائزہ ایک" دوسرے سے بالکل چپک کر کھڑی تھیں۔۔۔عرشمان تیزی سے آکر ۔۔۔ہر بار کی طرح خوشی خوشی اس کے پاؤں سے آکر چمٹ گیا۔۔۔

پہلی بار عرشمان کو دیکھ۔۔۔دل کو سکون آیا تھا۔۔۔کیونکے یقین تھا اپنے بیٹے کے سامنے وہ ظالم کسی کو تکلیف نہیں پہنچائے گا۔۔۔۔

اتنا تو جان چکی تھی وہ۔۔۔کے اپنے بیٹے کے سامنے وہ بہت اچھے و سلجھے کردار کے مالک ہونے کا ناٹک کرتا ہے۔۔۔۔

مگر اگلا خیال یہی ستایا۔۔۔وہ ظالم اتنی رات کو ان کے گھر کیوں آیا ہے؟۔۔۔۔

عرشمان اس کے پاؤں سے ہٹنے کے بعد۔۔۔پورے لاونج میں نظر دوڑاتے ہوئے ایکسائی ٹڈ ہو کر بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔میں نے آپ کو بتایا تھا ناں بہت چھوٹا ہے آپ کی نانی کا گھر" ۔۔۔آپ کو ایڈجسٹ کرنا پڑے گا۔۔۔"نعمان مسکراتے ہوئے کہ کر اندر داخل ہوا۔۔۔پھر دروازہ اپنے ہاتھوں سے بند کر دیا۔۔۔۔

عرشمان کو بہت اچھا لگا ہے۔۔۔آپ فکر نہ کریں ڈیڈ۔۔عرشمان ایڈجسٹ" کرلے گا۔۔۔" وہ بھولی سی مسکان چہرے پر سجائے جواب دہ ہوا۔۔۔

کیا مطلب تھا ان باپ بیٹے کی باتوں کا؟؟؟۔۔۔انعم اور اس کی پھوپھو ایک دوسرے کو الجھ کر دیکھنے لگیں۔۔۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو؟؟۔۔۔" محترمہ فائزہ نے بڑی ہمت جمع" کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

کیونکے آپ میری وائف کو اپنے ساتھ لے آئی یں ہیں۔۔۔عرشمان اپنی" مام کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہنا چاہتا۔۔۔اور میں عرشمان کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔تو مجبورا۔۔۔ہمیں آپ کے گھر ہی آنا پڑ

گیا۔۔۔"لہجہ ماناد ھیما تھااس وجیہہ مرد کا۔۔۔لیکن دباد باغصہ آواز میں نمایا تھا۔۔۔۔

فلحال۔۔۔جب تک انعم یہاں رہے گی۔۔عرشمان اور میں بھی یہیں رہیں" گے۔۔۔"وہ اعلانیہ کہتے ہوئے۔۔۔ان دونوں کے سامنے بڑے بھرم سے صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔

اس کا اعلان۔۔۔پھوپھو بھتیجی کا دل ہلا گیا تھا۔۔۔۔

تم یہاں نہیں رہ سکتے۔۔۔"بمشکل اپنے خوف پر قابو پا کر۔۔اس کے" سامنے آکر بولنے کی جرأت کی۔۔۔

اس کا قطعی لہجہ۔۔۔نعمان کا پارہ ہائی کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

اور کیوں نہیں رہ سکتا؟؟۔۔۔"تیزی سے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ برہمی" سے استفسار کیا۔۔

کیونکے ہمارا گھر بہت چھوٹا ہے۔۔۔ تم جیسے امیر و بگڑے شہزادے۔۔او" سوری۔۔۔آدمی۔۔۔۔کی یہاں کوئی جگہ نہیں۔۔۔"دانستہ طور پر آدمی کا لفظ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

مانا وہ لڑکی مرچیں لگا رہی تھی۔۔۔ سر سے پاؤں تک مقابل کو مرچیں لگ بھی رہی تھیں۔۔وہ الگ بات ہے ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

بے مروتی کی انتہا کی تھی اس ظالم حسینہ نے۔۔۔منہ پر ہی صاف کہ دیا ۔۔۔کے گھر میں نہیں رکھے گی اپنے۔۔۔

ویسے تو بڑی اچھی یادداشت ہے تمھاری" دانت پیستے ہوئے۔۔طنزیہ کہتا"
۔۔۔۔کھڑا ہوا۔۔۔۔

کیادانستہ طور پر بھول رہی ہو؟؟۔۔۔کے بیوی ہواب میری تم۔۔۔تم"
اور میں۔۔ہم ہیں۔۔۔اور ہم ساتھ رہیں گے جہاں بھی رہیں۔۔۔۔اب
فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں۔۔۔تم کہاں رہنا چاہتی ہو۔۔۔جہاں تم رہو
گی۔۔۔وہیں میں اور عرشمان رہیں گے۔۔۔خود کہو۔۔اپنی پھوپھو
سے۔۔۔کے میرے ساتھ جانا چاہتی ہو۔۔۔۔رخصتی کردیں
باخوشی۔۔۔اور جب چاہیں ہمارے گھر ملنے آجائیں۔۔۔مجھے کوئی ی
مسئلہ نہیں۔۔۔۔"اس کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔خاصہ جتاتے
ہوئے گویا ہوا۔۔۔

وہ صاف کہ چکا تھا۔۔وہیں رہے گا۔۔۔جہاں وہ رہے گی۔۔۔۔

تم اور میں۔۔۔ نہیں چاہتا تھا وہ۔۔۔۔صرف ہم کی خواہش لیے وہاں آیا تھا۔۔۔۔

تم اور میں۔۔۔ کبھی ہم نہیں ہو سکتے۔۔۔اور۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی" تھی کے مقابل احتجاجاً۔۔۔آنکھوں میں غصہ لیے بول اٹھا۔۔۔

کیوں نہیں؟؟۔۔۔تم اور میں بہت پہلے ہی ہم ہو چکے ہیں۔۔۔اور ہمارے" ہم ہونے کی نشانی سامنے جیتی جاگتی موجود ہے۔۔۔"عرشمان سامنے ہی کھڑا تھا۔۔۔وہ خوبرو نوجوان اس کے سامنے کوئی لڑائی ی کا تاثر نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے حتی المکان اپنی آواز کو پست رکھنے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔۔

"تمھارے اور میرے ہم ہونے کی ڈیفینیشن بہت الگ ہے۔۔۔ تمھارے لیے جسموں کا ملن ہم ہے۔۔۔جب کے میرے لیے روحوں کا۔۔۔ تم صرف میرے جسم پر قابض ہوئے تھے نعمان ولید۔۔۔روح پر قابض تو زندگی بھر نہیں ہو سکتے۔۔۔۔" کیسے وہ ظالم اپنی درندگی سے قابض آئے جسم پر۔۔ ہم جیسے خوبصورت لفظ کو تعبیر کر سکتا تھا۔۔۔۔

ہم روحوں کا ملن ہوتا ہے۔۔۔جبر سے جسم پر قابض آجانا کیا کمال؟؟۔۔۔

"انسان کے جذبات صدا ایک سے نہیں رہتے۔۔۔اتنی جلدی نتیجے پر مت پہنچو۔۔۔۔" کچھ لمحوں کے لیے وہ لاجواب سہ ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

اپنا بھرم قائم رکھتے ہوئے۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں کہہ کر۔۔۔اس کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اسے انعم کے کمرے کی جانب جاتا دیکھ۔۔۔ محترمہ فائزہ فوراً آگے آکر اسے روکنے لگیں۔۔۔۔

"تم اس طرح انعم کے کمرے میں نہیں جا سکتے۔۔۔۔" انعم کے لیے وہ جان دے سکتیں تھیں۔۔۔ پھر نعمان ولید سے ٹکرا جانا کون سی بڑی بات ٹھہری۔۔۔۔

"ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔ انعم میری وائف ہے اب۔۔۔۔ بہتر یہی ہے کے آپ جلد سے جلد اس حقیقت کو تسلیم کر لیں۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ

جما جما کرادا کر کے۔۔۔۔ پیچھے مڑ کر انعم کو وارننگ بھری نظروں سے تکنے لگا۔۔۔۔

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اپنی پھو پھو کو ہٹانے کا حکم دے رہا تھا۔۔۔۔

پھو پھو۔۔۔ان باپ بیٹے کو میرے کمرے میں سونے دیں۔۔۔میں آج" رات آپ کے کمرے میں سو جاؤں گی۔۔۔" وہ نہیں چاہتی تھی محترمہ فائزہ اس ظالم کے مقابلے پر اتریں۔۔۔کیونکے وہ ایک اچھی عورت تھیں۔۔ان کی حدود تھیں۔۔۔جبکے نعمان ولید جیسے شخص کی کوئی ی حدود نہیں۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔عرشمان آج اپنی نانی کے ساتھ سوئے گا۔۔۔کیوں عرشمان"
؟؟۔۔سوگے ناں؟؟۔۔"اس نے مسکرا کر۔۔۔عرشمان سے مخاطب ہو کر
استفسار کیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔بالکل۔۔۔نانی جان آپ ناں عرشمان کو اچھی اچھی اورن ئی"
ن ئی ی کہانیاں سنانا۔۔۔۔ڈیڈ کو تو ایک ہی اسٹوری آتی ہے بس۔۔۔چاند
سورج والی۔۔۔"آخری جملہ خاصہ منہ بسورتے ہوئے ادا کیا تھا اس
نے۔۔۔

وہ بچہ انعم کا بیٹا تھا۔۔۔یقینا اگر وہ نارمل حالت میں اس وقت یہ فرمائش
کرتا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتیں۔۔اس کے سارے ناز نکھرے سر
آنکھوں پر رکھتیں۔۔۔۔وہ تو ویسے بھی اولاد کی ترسی ہوئی یں تھیں۔۔۔مگر

حالات بہت پیچیدہ تھے۔۔۔اس وقت وہ صرف انعم کو نعمان سے بچانے میں لگیں تھیں۔۔۔۔

میں بھی آج عرشمان کے ساتھ سوں گ ئی۔۔۔کیوں عرشمان مجھے سلاؤ گے ناں اپنے پاس؟؟۔۔۔"انعم کو اپنی عافیت عرشمان کے ساتھ رہنے میں محسوس ہوئی۔۔۔۔

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔یہ سوچ۔۔۔مقابل بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔پھر تو اور بھی مزا آئے گا۔۔۔۔"انعم کی بات سنتے ہی اس ننھے بچے کا چاند سہ چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔آنکھوں میں جگنو جگمگائے۔۔۔۔وہ خاصہ ایکسائی ٹڈ ہو کر بولا۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے۔۔۔جیسے کچھ یاد آیا

ہو۔۔۔ ”نہیں۔۔۔آپ ڈیڈ کے ساتھ سوئی یں۔۔۔ عرشمان آج رات نانی ”کے ساتھ سوئے گا۔۔۔۔

عرشمان کے کہتے ہی۔۔۔انعم کی آخری امید نے بھی جیسے دم توڑا ہو۔۔

مگر کیوں ؟۔۔“ وہ فورا الجھ کر۔۔۔پریشان لہجے میں استفسار کرنے لگی ”

کیونکے اگر آپ بھی عرشمان کے ساتھ سو گی۔۔۔تو ڈیڈ اکیلے ہو جائی یں ” گے۔۔۔اور ڈیڈ اکیلے میں ڈر جاتے ہیں۔۔۔“ دنیا جہاں کی معصومیت و فکر اپنے ننھے چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔

انعم کو لگا۔۔۔۔ضرور نعمان اسے سمجھا کر لایا ہے۔۔۔۔اس نے یقین نہ کیا۔۔۔نہ ہی محترمہ فائزہ نے۔۔۔

اچھا زیادہ بولو مت۔" عرشمان کو اپنی فکر کرتا دیکھ۔۔ شدت سے پیار آیا" اس پر۔۔۔۔ اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔ چپ کرانے لگا۔۔۔۔

آپ اسے کہانی سنا دیجیے گا۔۔۔ یہ آرام سے سو جائے گا۔۔۔۔۔ اور کوئی ی" بھی مس ئی لہ ہو۔۔۔ تو بے جھجک مجھے اٹھا دیجیے گا۔۔۔" وہ تو ایسے ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ جیسے سب نارمل ہے۔۔۔ وہ ایک نارمل فیملی ہیں۔۔۔ محترمہ فائی زہ سے نرمی سے کہ کر۔۔۔۔ وہ انعم کا ہاتھ تھام کر۔۔۔ کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

محترمہ فائی زہ روکنا چاہتی تھیں۔۔ مگر انعم نے آنکھوں کے اشارے سے منع کر دیا۔۔۔۔

نعمان ان سے بہت تمیز سے بات کر رہا تھا۔۔۔اور یہ بات انعم نے محسوس کرلی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔کے محترمہ فائزہ اسے روکنے کی کوشش کریں۔۔۔اور بدلے میں وہ اپنا اصلی روپ دیکھائے انھیں۔۔۔۔

اس نازک جان کو کمرے میں لاتے ہی۔۔۔سب سے پہلا کام دروازہ اندر سے لاک کرنے کا کیا۔۔۔

انعم شدید خوفزدہ ہوئی ی۔۔اسے دروازہ لاک کرتا دیکھ۔۔۔۔

لگا جیسے جان جسم سے نکل گ ئی ہو۔۔۔

وہ ڈر کے مارے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کے لمس سے بھی شدید الجھن ہو رہی تھی اسے۔۔۔

سیاہ کپڑوں میں اس کا سفید رنگ خاصہ چمک رہا تھا۔۔۔اس نے دروازہ لاک کرنے کے بعد۔۔۔ بڑے اطمینان سے پلٹ کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔جو اپنا ہاتھ اس کی پکڑ سے آزاد کرانے کی جی جان سے کوشش میں لگی تھی۔۔۔۔

چاہتا تو طاقت آزمائی ی کرتا۔۔۔وہ نازک جان اس کے ایک ہاتھ کی بھی نہ تھی۔۔۔

انعم کو لگا اب وہ اپنی حیوانیت پہ اترے گا۔۔۔اس کے جسم کو پھر اپنے قبضے میں لے گا۔۔۔۔وہ آج رات پھر ان ہی اذیتوں سے گزرے گی۔۔۔

مگر انعم کی توقع کے بالکل بر عکس۔۔۔اسنے خاصہ بے نیازی سے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔"اتنا کیوں پھڑ پھڑا رہی ہو؟؟۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے نعمان ولید مرا جارہا ہے تمھیں حاصل کرنے کی چاہ میں۔۔۔ میڈم۔۔۔اٹس ٹائم ٹو ویک اپ۔۔۔۔اپنی خوابوں کی دنیا سے باہر نکلو۔۔۔اور جلدی بولو۔۔۔ کہاں سو گ ئی۔۔۔بیڈ پر یا صوفے پر؟؟۔۔۔"اس کے لہجے میں بلا کی اکڑ تھی۔۔۔انعم تو اس کا چہرہ ہی بے یقینی سے تکتی رہ گ ئی۔۔۔۔

چلو۔۔۔آج پہلی رات ہے۔۔۔تو میں صوفے پر سو جاتا ہوں۔۔۔ مگر پھر" دن باندھ لیں گے۔۔۔ایک دن تم صوفے پر سو گی ایک دن میں۔۔۔اب کے مطابق یہاں expectation یوں گھورنا بند کرؤ۔۔۔ تمھاری کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔۔"کیا وہ نعمان ولید نہیں تھا۔۔۔یا وہ کسی خواب میں تھی۔۔۔۔ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔

کیسے ؟؟۔۔۔کیسے وہ اتنے نارمل انداز میں باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ آخری جملہ ہلکا سہ چڑ چڑے انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔بیڈ کی جانب بڑھا۔۔۔

کا؟؟۔۔۔"وہ expectation او۔۔۔ہیلو۔۔۔۔کیا مطلب ہے"
تکیہ اٹھا رہا تھا۔۔۔جب وہ پیچھے آ کر۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔الجھی نگاہ سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اتنی سیدھی تو نہیں ہو میری جان تم۔۔۔جتنی بن رہی ہو۔۔۔کم از کم"
ہمارے درمیان یہ بناوٹی پردہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔فیل فری۔۔جب خواہش ہو۔۔۔بس بول دینا۔۔۔بندہ کہیں بھی ہو۔۔۔صرف آپ کی ایک

کال پر حاضر ہو جائے گا۔۔۔" اگلے ہی لمحے وہ اس کے قریب آ کر۔۔۔اس کی کمر کے گرد ہاتھ حائی ل کر۔۔۔ جھٹکے سے اپنے قریب کرتے۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔نرمی سے بولا۔۔۔" بے فکر رہو۔۔۔مجھے برا نہیں لگے گا اگر تم مجھے استعمال کرؤ گی اپنی ضرورت کے لیے۔۔۔۔ایس آہسبینڈ۔۔۔میں تمھاری جسمانی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہمیشہ تیار ہوں۔۔۔ضرورت ہی عادت بنے گی۔۔۔اور عادت محبت۔۔۔۔شاید پھر ہمارے درمیان رشتہ تھوڑا بہتر ہو جائے۔۔" وہ ابھی نرمی سے بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے۔۔۔دوری قائ م کی۔۔۔

تمھارے پاس تو میں کبھی مر کر بھی نہ آؤں۔۔۔" وہ دانت پیستے" ہوئے۔۔۔کدورت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔مقابل نے۔۔اپنی پکڑ سے اسے آزاد کر دیا۔۔۔اور تکیہ لے کر۔۔۔۔اس کے پاس سے گزرتا۔۔۔۔صوفے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

کچھ کہا نہیں جواب میں۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ اس کے یوں چھوڑ کر" چلے جانے پر حیران ہوئی ی۔۔

نعمان بدلا بدلا سہ تھا۔۔۔یا اسے لگ رہا تھا۔۔۔ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔

وہ حیران تھی۔۔۔اور حیران ہونے سے کہیں زیادہ الجھی ہوئی ی۔۔۔

وہ سامنے ہی صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔۔صوفہ چھوٹا تھا۔۔۔اس کے پاؤں پھنس رہے تھے۔۔۔اس لیے کروٹ لے کر۔۔۔پاؤں سمیٹ لیے۔۔۔۔

انعم ڈرتے ڈرتے خود میں سمٹ کر۔۔۔اچھی طرح خود کو کمبل میں کور کر۔۔۔بیڈ گ ئی۔۔۔۔

نظریں اس دشمنِ جاں پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔۔

کمرے میں اس قدر خاموشی طاری تھی کے سوئی ی بھی گرئے تو آواز آئے۔

دونوں جاگ رہے تھے۔۔۔اور واقفیت بھی رکھتے تھے۔۔۔کے نیند نہیں آئے گی۔۔۔چاہے کچھ بھی کر لیں۔۔۔

پرانی تلخ یادیں۔۔۔انعم کو خود میں ڈوبا رہی تھیں۔۔۔

ایک کے بعد ایک یاد۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگی تھی۔۔۔

کب سوچا تھا ایک دن ایسا بھی دیکھے گی زندگی میں۔۔۔جب وہ درندہ ہی عزت کا محافظ بنے۔۔اس کے ساتھ ایک کمرے میں موجود ہو گا۔۔۔۔اور وہ بھاگ نہیں رہی ہو گی۔۔۔چیخ نہیں رہی ہو گی۔۔۔

عجیب بات یہ تھی۔۔۔اس سے اتنا ڈر نہیں لگ رہا تھا جتنا پہلے لگتا تھا۔۔۔۔شاید اس کی وجہ۔۔۔اس سنگ دل شخص کی بے نیازی واکڑ تھی۔۔۔۔

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا بیٹھے بیٹھے۔۔۔اب کمر میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔اس لیے بیڈ کے سرہانے سے ٹیک لگالیا۔۔۔ نظریں اب بھی اس صوفے پر لیٹے خوبرو نوجوان پر جمی تھیں۔۔۔

گمان ہو رہا تھا جیسے چوکیداری کر رہی ہو۔۔۔

اس وجیہہ مرد نے اپنا چہرہ صوفے کی گدی سے مس کر رکھا تھا۔۔۔ایک حالت میں لیٹے لیٹے اس کی کمر بھی دکھنے لگی تھی۔۔۔۔ جیسے ہی اس نے کروٹ لی۔۔انعم کا الرٹ الارم بجا۔۔۔وہ تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

جبکے مقابل نیند نہ آنے پر۔۔۔آنکھیں کھول کر۔۔۔ چھت تکنے لگا۔۔۔۔

اسے عرشمان کے ساتھ سونے کی عادت تھی۔۔۔عرشمان کے بغیر نیند آئے۔۔۔یہ کہاں ممکن۔۔۔۔

خیال آیا کے ایک بار دیکھ آئے کے وہ سویا یا نہیں۔۔۔یہی سوچ کر اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

اس کے بیٹھتے ہی۔۔۔انعم فورا بیڈ سے اٹھ کر نیچے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

کیا؟؟؟" وہ اسے یوں کھڑا ہوتا دیکھ۔۔۔الجھا۔۔۔۔"

مجھے پتا تھا۔۔۔۔تم میرے سونے کا فائدہ اٹھانے کا سوچ بیٹھے" ہو۔۔۔میں بھی یہی کہوں۔۔۔اتنی آرام سے کیسے سو گئی ے تم۔۔۔۔"اس نادان لڑکی کی بات سن۔۔اپنا سر پکڑا۔۔۔۔

تم جاگتی ہوئی پوری میسر ہو مجھے۔۔۔پھر کم عقل لڑکی سونے کا فائدہ ہوا یا نقصان؟؟۔۔۔۔"اس کے سر جھٹک کر۔۔۔طنزیہ سوال نے۔۔انعم کو جیسے چپی لگائی ی۔۔۔۔

بات تو ٹھیک تھی مقابل کی۔۔۔جب وہ اسے بیداری میں پا سکتا ہے۔۔۔تو اس کا سونا مقابل کے لیے نقصان دہ ہی ٹھرا۔۔۔۔

وہ خاموش ہو کر۔۔اسے کھڑا ہوتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو؟؟۔۔۔اپنے گھر۔۔۔ہاں۔۔۔نیند نہیں آ رہی ہو گی" میرے چھوٹے سے کمرے میں۔۔۔تمھیں تو بڑے کمرے اور بڑے بیڈ کی

عادت ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی ایک قدم بھی نہ چلا تھا۔۔۔کے وہ مزید پیچھے دیوار سے لگتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اس نے جواب نہ دیا۔۔۔تو وہ لڑکی خوش ہوئی ی۔۔۔ جیسے جان میں جان آئی ی ہو۔۔۔۔

چلو۔۔۔"اس نے دروازے کا لاک کھولا۔۔۔تو انعم پیچھے آنے لگی۔۔۔"

کہاں؟؟۔۔" وہ پیچھے مڑ کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔"

تم باہر جاؤ گے۔۔تو گیٹ کا لاک لگاؤں گی۔۔۔" وہ معصومیت سے" بولی۔۔۔۔

میں عرشمان کو دیکھنے جارہاہوں۔۔۔باہر نہیں۔۔۔چپ چاپ جاکر سو" جاؤ۔۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتے ہوئے۔۔۔ سر جھٹک کر۔۔۔کمرے سے باہر جانے لگا۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل۔۔۔مڑ کر اس لڑکی کو گھورا۔۔۔۔

کمرا اندر سے لاک کر کے اپنی کم عقلی کا ثبوت مت دینا۔۔۔پتا تو ہو گا" تمھیں۔۔۔اس گھر میں ایسا کوئی ی کمرا نہیں جس کی چابی میرے پاس نہ ہو۔۔۔"اس کی بات سن۔۔۔وہ جو پہلے سے دروازہ اندر سے لاک کرنے کا پلان بنائے بیٹھی تھی۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنی گردن کے پیچھے کے حصے کو سیدھے ہاتھ سے مسلنے لگی۔۔۔

یقیناوہ اس لڑکی کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔۔۔

دماغ کتنا ہے۔۔۔اور کام کتنا کرے گا۔۔۔سب خبر تھی اسے۔۔۔

انعم نے منہ چڑھا کر۔۔۔دروازہ زور سے منہ پر بند کیا اس لڑکے کے۔۔۔

وہ عرشمان کو دیکھ کر واپس آیا۔۔۔تو انعم اسے چاق و چوبند بیڈ پر بیٹھی نظر آئی ی۔۔

تمھیں سونا نہیں ہے کیا؟؟؟" وہ واپس کمرے کا دروازہ لاک کرتے ہوئے "پوچھنے لگا۔۔۔۔

تم سے مطلب؟؟۔۔۔"خاصہ نروٹھے پن سے جواب دیا۔۔۔۔"

بیٹھے بیٹھے کمر میں درد مزید بڑھ جائے گا اس لیے بول رہا تھا۔۔"اس کی " بات سنتے ہی مانو شاکڈ لگا ہو۔۔۔۔

کیا وہ جانتا تھا کے اس کی کمر میں درد ہوتا ہے۔۔۔ مگر کیسے ؟؟۔۔۔ یہ بات تو اس نے اپنی پھوپھو کو بھی نہیں بتائی تھی۔۔۔۔

عرشمان بڑے آپریشن سے ہوا تھا۔۔۔اس آپریشن کے لیے اسے بے ہوش کرنے کے لیے ریڑھ کی ہڈی میں انجیکشن لگایا گیا تھا۔۔۔اس انجیکشن کی وجہ سے آج تک اس کی کمر میں درد ہوتا ہے۔۔۔

شروع میں اس درد کے لیے دوائی یاں کھائی یں تھیں۔۔۔ مگر وقتی افاقہ ہو جاتا۔۔۔دوائی یاں چھوڑنے پر۔۔۔ پھر وہ ہی درد۔۔۔

جہاں وہ اتنی تکلیفیں سہہ رہی تھی وہاں یہ کمر کا معمولی درد کیا چیز تھا۔۔۔۔

کتنا مشکل ہو گا اس دشمن جاں سے لڑنا۔۔جو اُس کے متعلق وہ باتیں بھی جانتا تھا جو وہ سب کو بتاتی ہے۔۔۔اور وہ باتیں بھی۔۔۔۔۔جو وہ کسی کو نہیں بتاتی۔۔۔۔

تم کب سے نظر رکھ رہے ہو مجھ پر؟؟؟۔۔"خاصہ تجسس سے استفسار" کیا۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟؟۔۔"وہ جواب دینے کے بجائے۔۔۔اپنی جگہ پر" لیٹ گیا تھا۔۔۔کروٹ لے کر۔۔۔منہ کا رخ دوسری سمت کر لیا۔۔۔اس خوبرو نوجوان کا یوں سوال کو اگنور کرنا۔۔۔انعم کو جز بز کر گیا تھا۔۔۔وہ پھر سے اپنے سوال پر زور دینے لگی۔۔۔

وہ سن کر بھی اَن سنی کرتا۔۔۔آنکھیں موند گیا۔۔۔جس پر وہ دانت پیستی رہ گ ئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر گزرئی ی۔۔۔تو واش روم جانے کی حاجت ہوئی ی۔۔۔مگر رستے میں وہ کالا بلا سو رہا تھا۔۔۔۔یہ سوچ۔۔خود پر کنڑول کیا۔۔۔۔

گھڑی کی ٹک ٹک بھی پریشر بڑھاتی معلوم ہوئی۔۔۔وہ بیچاری نہ بیڈ پار ہی تھی نہ لیٹ پار ہی تھی۔۔۔

سوچ کر ہی شرم آرہی تھی کے اس کے سامنے واش روم کیسے جائے گی۔۔۔اور پھر اس اکڑو نے راستے میں پکڑ لیا تو۔۔۔یا پیچھے پیچھے واش روم میں آگیا تو۔۔۔۔اس ظالم کے پاس تو پورے گھر کے دروازوں کی چابیاں تھیں۔۔

اس ستمگر سے جتنی دوری اتنی امان۔۔۔یہی سوچتے ہوئے۔۔۔۔وہ بیٹھ کر۔۔۔زور زور سے ہلنے لگی۔۔۔۔

اب کیا کرؤں؟؟؟۔۔۔۔"ڈر و شرم کی ملی جھلی کیفیت میں گرفتار" ۔۔۔۔۔وہ خود پر کنڑول کرئے بیٹھی رہی۔۔۔۔

کمرے میں چھائی ی گہری خاموشی زیادہ دیر قائ م نہ رہ سکی۔۔۔۔۔۔

اس کے بڑبڑانے و تیز تیز ہلنے کے سبب۔۔بیڈ شیٹ کے چرچر کی آواز نے مقابل کو پریشان کر دیا تھا۔۔۔۔

کافی دیر برداشت کرنے کے بعد۔۔۔وہ چڑتا ہوا۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ؟۔۔۔"وہ خاموشی و نفاست پسند" تھا۔۔۔بیڈ شیٹ کی چرچرانے کی آوازیں اسے چڑچڑاہٹ کا شکار کر رہی تھیں۔۔۔

وہ شدید جھنجھلا کر پوچھنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔"وہ نا سمجھی میں کندھے اچکاتے ہوئے۔۔۔"

تو پھر اتنا ہل کیوں رہی ہو؟؟۔۔"وہ چڑ کر بولا۔۔۔"

میری مرضی۔"وہ اکڑ کر جواب دہ ہوئی۔۔۔"

تمھارے گھر میں تو کوئی ی بچہ نہیں۔۔۔پھر کور (تھیلی) کیوں نہیں اتارا"
"ہے اب تک بیڈ کے گدے کا؟؟۔۔۔

کیونکے ضرورت محسوس نہیں ہوئی ی۔۔۔"مقابل خاصہ لاپرواہی"
سے۔۔۔

مجھے چڑ ہو رہی ہے اس آواز سے۔۔۔بند کرؤ ہلنا۔۔۔"وہ دانت پیستے"
ہوئے۔۔۔۔

نہیں کر سکتی۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔۔۔"

اور کیوں نہیں کر سکتیں؟؟۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔ٹھیک ٹھاک تپ"
چڑھی۔۔۔۔

کیونکے پھر پریشر روک نہیں پاؤں گی۔۔۔"وہ نظریں"
جھکا کر۔۔۔۔بیچارگی سے بولی۔۔۔۔

کون سہ پر۔۔۔؟؟۔۔"اس حسین دشمنِ جانا کی بات سمجھ آنے"
پر۔۔۔۔وہ بولتے بولتے رکا۔۔

گال سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔ سمجھ نہیں آیا آگے کیا کہے۔۔۔۔

"تو واش روم جاؤ۔۔۔یہاں بیٹھ کر ہل کیوں رہی ہو؟"

"تمھارے پاس چابی ہے۔۔۔"

تو؟؟؟؟۔۔"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔"

تو۔۔۔۔میں نہیں جارہی۔۔۔"وہ اپنا ہلنا قائی م رکھتے ہوئے۔۔۔"

افففف۔۔۔۔۔انعم اٹھو اور واش روم جاؤ۔۔ورنہ میں اٹھا کر لے جاؤں" گا۔۔۔۔"وہ لڑکی صرف اس کے ڈر سے واش روم نہیں جارہی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اپنا سر پکڑا تھا اس نے۔۔۔۔

پھر خاصہ برہمی سے حکم صادر کیا۔۔۔۔ساتھ ساتھ تڑئی ی بھی لگائی۔۔۔تا کے ڈر کر خود ہی چلی جائے۔۔۔۔

اور تم پیچھے سے آگ ئی ے تو؟"وہ ڈرتے ڈرتے۔۔۔"

دنیا جہاں کی ساری خوبصورت جگائیں چھوڑ کر۔۔۔مجھے تمھارے گھر کا" واش روم ہی ملا ہے رومانس کرنے کے لیے۔۔۔حد ہے۔۔۔۔اب جاؤ ۔۔۔اس طرح تمھاری طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔"اس کے ڈپٹ بھرے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ منہ بسورنے لگی۔۔۔مگر اٹھ کر پھر بھی نہ گ ئی۔۔۔

اٹھ بھی جاؤ۔۔۔۔"اس بار مزید سختی سے کہا۔۔۔"

نہیں اٹھ سکتی۔۔۔پاؤں سن ہو گ ئے ہیں میرے"وہ الٹی پالتی مار کر" بیٹھی۔۔۔تیز تیز ہلتے ہوئے۔۔۔لاچارگی سے بولی۔۔۔۔

سیریسلی؟؟؟؟۔۔"اپنا سر پکڑ کر۔۔۔دیوار سے مارنے کا دل کیا۔۔۔۔"

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔" دنیا جہاں کی بے زاری اپنے چہرے پر طاری کیے "
اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔ پھر چلتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔

ابھی وہ اس کے پاس آکر جھکا ہی تھا۔۔۔ کے وہ ڈر کر تیزی سے استفسار
کرنے لگی۔۔۔۔

تمھاری مدد۔۔۔" وہ جتاتے ہوئے بول کر۔۔ اسے باہوں میں بھرنے "
لگا۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے۔۔۔ نیچے اتارو واپس مجھے۔۔۔" مر جائے گی اس کی مدد "
نہیں لے گی۔۔۔۔ خاصہ احتجاجی انداز میں کہا۔۔۔

مگر مجھے کرنی ہے۔۔۔کیونکے میں نہیں چاہتا عرشمان کو پتا چلے کے اس" کی مام اتنی بڑی ہو کر بھی بیڈ گیلا کرتی ہیں۔۔۔"اس کے مضحکہ خیز انداز میں کہتے ہی۔۔۔انعم بیچاری شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔"

جس پر وہ خوبرو نوجوان بمشکل اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبا کر۔۔۔اسے برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھا کر۔۔۔واش روم تک لے کر گیا۔۔۔

پھر اسے واش روم کے دروازے پر کھڑا کیا۔۔۔۔

اندر چلی جاؤ گی یا مدد کرؤں؟؟۔۔۔"مقابل کے مسکرا کر پوچھتے"
ہی۔۔۔وہ غرا کر دیکھتی ہوئی ی۔۔۔۔دروازہ کھول کر۔۔لڑکھڑاتی
ہوئی ی اندر داخل ہو گ ئی تھی۔۔۔

وہ دروازے پر کھڑا مسکرانے لگا۔۔۔

مسکراتے مسکراتے اچانک نظر سامنے شیشے پر گ ئی۔۔۔۔

اپنا مسکراتا ہوا عکس دیکھ۔۔ جیسے خود ہی حیران ہوا۔۔

رخسار کے جانے کے بعد۔۔۔۔عرشمان کے علاوہ یہ چہرے کی دلفریب
مسکراہٹ کبھی کسی کے سامنے نمودار نہیں ہوئی ی۔۔۔

خوشیاں زیادہ دیر راز نہیں آتی تھیں اسے۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔ مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔

چہرے پر پھر سے کرختگی کا راج تھا۔۔۔۔۔

درد بھرا ماضی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

"سر پیشنٹ کا خون بہت بہہ گیا ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا ہم اسے بچا سکیں گے۔۔۔" ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں سفاکیت ابھر ئی۔۔۔۔

وہ تو میری قید سے بڑی جلدی آزاد ہو گ ئی۔۔۔"غصے سے دانت پیستے" ہوئے کہا۔۔۔

بچانے کا کوئی ی طریقہ ہے اسے۔۔۔میں اسے اتنی آسانی سے مرنے" نہیں دینا چاہتا۔۔۔"اس کے سوال کرتے ہی۔۔۔زوبیر سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔۔

تمھیں چاہیے بھی یہی کے اسے بچالو۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وہ" الجھ کر۔۔۔اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

"کیا مطلب؟؟۔۔۔"

تمھیں نہیں لگتا بہت جلد بازی کی ہے تم نے۔۔۔اسے سزا دینے
میں؟؟۔۔۔"زوبیر کے سوال نے۔۔۔اس کے غصے کو ابھارا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بلکے۔۔۔اگر آج وہ مر جاتی ہے۔۔۔۔تو مجھے لگے گا میں بدلا"
نہیں لے سکا اپنی محبت کا۔۔۔اس جیسی نمک حرام بہن سے۔۔۔جو اپنی ہی
بہن کی خوشیاں کھا گ ئی۔۔"وہ جز بز ہو کر گویا ہوا۔۔۔

رخسار کی موت کو ابھی وقت ہی کتنا گزرا تھا۔۔۔اس کے سارے زخم
ہرے تھے۔۔۔۔

وہ شدید اذیت میں تھا۔۔۔۔
بدلے کی آگ اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔

بدلے کے چکر میں انسانیت بھول بیٹھا تھا وہ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔اس بہن سے۔۔۔جس پر تمھاری محبوبہ جان وارتی" تھی۔۔۔۔"زوبیر کا جملے کی تصحیح کرنا بلاوجہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

تم صاف صاف کیوں نہیں بول رہے۔۔۔کہنا کیا چاہتے ہو؟؟۔۔"وہ الجھ" کر۔۔۔بولا اٹھا۔۔۔۔

یہی کے تم نے جلد بازی کر دی ہے۔۔اس بے قصور لڑکی کو سزا دینے" "میں۔۔۔۔

سارے ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد ہی میں نے اسے سزا دی"
ہے۔۔۔ کیا تم نے وہ ڈائری نہیں پڑھی۔۔۔ یا اس چاقو پر انعم کے نشان کو
بھول گئے ہو؟" وہ جز بز ہو کر۔۔ تیزی سے بولا۔۔۔۔

مانا وہ سارے ثبوت سچے ہیں۔۔۔ مگر یہ بھی ایک سچ ہے۔۔۔ ایک رونگٹے"
کھڑے کر دینے والا سچ۔۔۔ جو شاید تم سن بھی نہ سکو۔۔۔۔۔۔ رخسار کی
"پوسٹ مارٹم رپورٹ۔۔۔۔

ایسا کیا ہے ان میں؟؟" وہ ڈر رہا تھا۔۔۔ زوبیر کی باتوں نے اس کا دل ہلا"
کر رکھ دیا تھا۔۔

اس لڑکی کی بے گناہی کا ثبوت۔۔۔ اس کی بہن کی ڈیتھ باڈی دے گئی"
"ہے تمھیں۔۔۔۔

اس لڑکی کی بے گناہی کا ثبوت۔۔۔اس کی بہن کی ڈیتھ باڈی دے گ ئی"
"ہے تمھیں۔۔۔۔

ک۔۔۔کیسا ثبوت؟؟۔۔۔"ڈرتے ڈرتے استفسار کیا۔۔۔"

رخسار کا قتل سے پہلے ریپ کیا گیا تھا۔۔۔پوسٹ مارٹم رپورٹ میں یہ"
بات واضح ہے۔۔۔۔اب یہ کام انعم تو کرنے سے رہی۔۔۔"اس کا انکشاف
کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

نعمان کو محسوس ہوا۔۔۔جیسے وہ ہزاروں موتیں اُس ایک لمحے میں مرا
ہو۔۔۔۔

اتنی اذیت۔۔۔اتنی تکلیف۔۔۔کے لگادرد کی شدت سے سینہ پھٹ جائے گا۔۔۔۔

پوری دنیااک لمحے میں ویران لگنے لگی۔۔۔۔

روح جیسے چھلی ہو کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ جواپنادوپٹہ تک سر سے نہیں اترنے دیتی تھی۔۔۔اس کی عزت پامال کردی گ ئی تھی۔۔۔۔وہ عاشق کیسے نہ تڑپتا۔۔۔

اس کی حیا۔۔اس کی پاکیزگی۔۔۔اس کاادب سے یونی میں دوپٹہ اوڑھے رکھنا۔۔۔اس کی شرم وحیاسے جھکی نظریں۔۔۔یہی تووہ اسباب تھے جس کی وجہ سے وہ دیوانابنا تھااس کا۔۔۔۔

وہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہ رہ سکا۔۔۔وہ گرنے لگا تو زوبیر نے تیزی سے سنبھالا۔۔۔۔

نعمان تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم تھا مگر زوبیر الجھا ہوا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔جہاں اتنی منصوبہ بندی سے قتل کیا گیا۔۔۔وہاں پوسٹ مارٹم رپورٹ کو کیسے ثبوت کے طور پر چھوڑ دیا گیا۔۔۔۔

کیا یہ ثبوت قاتل کی لاپرواہی کے سبب ان کے ہاتھ لگا تھا؟؟ یا کسی مقصد کے تحت تھا؟؟۔۔۔۔

سنبھالو خود کو۔۔۔۔" وہ واقف تھا۔۔۔کیا مول رکھتی ہے رخسار اس کی "
زندگی میں۔۔۔۔

جس لڑکی کے لیے وہ اپنے پورے خاندان سے لڑ گیا۔۔۔وہ کس قدر دل کو
پیاری ہو گی۔۔۔یہ بات تو ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔اس بیچاری نے کسی کا کیا بگاڑا"
تھا؟؟۔۔۔ر۔۔۔رخ۔۔ر خسار۔۔۔۔وہ کتنا تڑپی ہو گی۔۔۔اس نے ضرور
مجھے پکارا ہو گا۔۔۔اور میں نہیں بچا سکا۔۔۔میں نے اس کی حفاظت نہیں
کی۔۔۔۔" وہ تصور بھی نہیں کر پا رہا تھا وہ منظر۔۔۔جب وہ تڑپ کر اسے
پکار رہی ہو گی مدد کے لیے۔۔۔

وہ ہمیشہ کہتی۔۔۔ تمھاری اور میری دنیا بہت الگ ہے نعمان۔۔۔کاش ۔۔۔صد کروڑ کاش۔۔۔ بات مان لی ہوتی اس کی۔۔۔نہ شامل کیا ہوتا اسے اپنی زندگی میں زبردستی۔۔۔۔۔۔تو شاید وہ آج زندہ ہوتی۔۔۔۔

اس انمول ہیرے کو پانے کی چاہ میں۔۔۔وہ بھول بیٹھا تھا۔۔۔کے جن لوگوں سے وہ لڑا ہے۔۔۔وہ کتنے ظالم و طاقتور ہیں۔۔۔۔

وہ سادہ مزاج و حسین لڑکی کبھی ان اذیتوں سے نہ گزرتی۔۔۔اگر وہ اسے اپنی زندگی میں شامل نہ کرتا۔۔۔۔

آج سوائے پچھتاوے کے کچھ باقی نہ تھا۔۔۔۔

وہ پہلی بار پھوٹ پھوٹ کر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

اس کی محبوبہ کی عزت کو پامال کیا گیا تھا۔۔۔اسے بے دردی سے قتل کیا گیا تھا۔۔۔اور وہ کچھ نہ کر سکا۔۔۔۔یہ گِلٹ اس کی روح تک کو ضرب لگا رہا تھا۔۔۔۔

"وہ کتنا تڑپی ہو گی۔۔۔وہ مجھے پکار رہی ہو گی۔۔۔اور میں بے خبر رہا۔۔۔میں کیسے بے خبر رہا؟؟؟۔۔" وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔بار بار روتے ہوئے یہی بولے جا رہا تھا۔۔۔۔

"نعمان یہ ہوش سے کام لینے کا وقت ہے۔۔۔ابھی سب ختم نہیں ہوا ہے۔۔۔اس کی بہن زندہ ہے ابھی۔۔۔۔سانسیں چل رہی ہیں اس کی۔۔۔۔اسے بچاؤ۔۔۔۔تم ہی اسے بچا سکتے ہو صرف۔۔۔۔"۔۔۔زوبیر

نے اس کے دونوں کندھوں کو مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی بہن؟؟۔۔"اب تو جیسے دنیا الٹ پلٹ ہو کر رہ گ ئی تھی۔۔۔"

وہ تو اس نازک جان پر کب کا ظلم ڈھ چکا تھا۔۔۔وہ زندگی و موت سے لڑ رہی تھی اس وقت۔۔۔۔

اگلے خیال نے جیسے جان نکالی۔۔۔کے کیا جواب دے گا رخسار کو۔۔۔کے اس کی چھوٹی بہن۔۔۔جسے وہ اپنی جان مانتی تھی۔۔۔جس پر وہ اپنا آپ وارتی تھی۔۔۔اس کے جسم کو نوچ نوچ کر موت کے دروازے تک چھوڑ آیا ہے۔۔۔۔

اس کی حالت اگلے ہی لمحے غیر ہوئی ی۔۔۔۔

وہ سوچ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔کے رخسار سے روزِ محشر نظریں کیسے ملائے گا۔۔۔۔

وہ تڑپ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر اسے بچاؤ۔۔۔پلیز اسے بچاؤ۔۔۔اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔تو میں ”
برباد ہو جاؤں گا۔۔۔۔میں اپنی رخسار کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں بچوں گا۔۔۔پلیز۔۔۔بچاؤ اسے۔۔۔۔کچھ بھی کرؤ۔۔۔بس اسے بچاؤ۔۔۔وہ نہیں مر سکتی۔۔۔وہ مر گ ئی تو رخسار مجھے کبھی معاف نہیں کرئے گی۔۔۔“اب حال نہ پوچھو اس دیوانے کا۔۔۔۔وہ منتیں کر رہا تھا۔۔۔وہ رو رہا تھا۔۔۔ڈاکٹر وزوبیر اسے تڑپتا و بلکتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

آنکھیں و چہرہ مکمل سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔۔

مگر ان کا خون بہت بہہ چکا ہے۔۔۔او نیگیٹو بلڈ گروپ اتنی جلدی کہاں" سے ملے گا۔۔۔"ڈاکٹر نے جیسے ہتھیار ڈال دیے تھے۔۔۔۔

میرا لے لو۔۔۔۔میرا او نیگیٹو ہے۔۔۔اور جلدی کرؤ۔۔۔"اس کے" ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔۔۔۔

اب جیسے اس لڑکی کی جان میں نعمان کی جان بس گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کی رگوں میں دوڑنے والا خون اس کے دشمنِ جاں کا ہے۔۔وہ لڑکی تو یہ بات جانتی تک نہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر اِس کمرے سے نکلنے کے بعد۔۔۔آپ اور آپ کی نرس سب کو یہی" بولیں گے کے لڑکی مر گ ئی۔۔۔۔اگر اس کے بچنے کی بات کمرے سے باہر نکلی۔۔۔تو وہ آپ لوگوں کی زندگی کا آخری دن بنا دوں گا میں۔۔۔ سمجھے۔۔۔"خون دینے کے بعد۔۔۔اس بیڈ پر لیٹی لڑکی کے سفید چہرے پر نظر پڑی ی۔۔۔۔

جیسے کوئی ی حور ہو۔۔۔ بلکل دودھ کی طرح سفید۔۔۔

تم اسے دیکھنے کے بھی قابل نہیں ہو نعمان ولید۔۔۔"اک لمحہ بھی نظر" بھر دیکھ نہ سکا۔۔۔۔فوراہی ضمیر نے جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہو۔۔۔۔

فورا نظر جھکالی۔۔۔۔

خون بروقت ملنے کے سبب اس لڑکی کی جان بچ گ ئی تھی۔۔۔۔

نرس نے آکر۔۔۔اس کے بازو پر روئی ی لگائی۔۔۔تاکے کھلی نس کا منہ بند ہو۔۔۔وہ روئی ی پکڑ کر۔۔ کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔۔ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔اسی لمحے زوبیر نے دروازہ نوک کیا۔۔۔اس کے اشارے پر۔۔۔۔نرس نے زوبیر کے لیے دروازہ کھولا۔۔۔

زوبیر نے آتے ہی۔۔۔اس کے ہاتھ میں گن پکڑائی ی۔۔۔جو اسی کی تھی۔۔۔

نعمان باخوبی واقف تھا۔۔۔انعم کی جان ابھی خطرے میں ہے۔۔۔

صرف اپناخون دینے سے جان نہیں بچ سکتی اس کی۔۔۔اور بھی بہت کچھ کرناہو گا۔۔۔اسے بچائے رکھنے کے لیے۔۔۔۔

ماناوہ شدید غم سے نڈھال تھا۔۔۔لیکن اس لمحے سب سے ضروری اس کے لیے انعم کو بحفاظت اس دلدل سے نکالنا تھا۔۔۔۔

نعمان نے ہاتھ میں پکڑئی ی روئی ی پھینک کر۔۔۔اپنی گن پکڑئی ی۔۔۔پھر ڈاکٹر کے بالکل روبرو جاکر کھڑاہوا۔۔۔اپنی گن انکی پیشانی کے بیچ وبیچ لگاکر۔۔۔۔اپنے انداز میں سمجھایاکے آگے بولناکیا ہے۔۔۔

اس کا دھمکی آمیز لہجہ وہاتھ میں پکڑئی ی گن کافی تھے اس ڈاکٹر ونرس کو ڈرانے کے لیے۔۔۔

اپنی جان کی امان کی خاطر وہ فوری تیار ہوئے جھوٹ بولنے کے لیے۔۔۔

زوبیر۔۔۔انعم جیسی دکھنے والی ڈیتھ باڈی کا جلد سے جلد ارینج کرؤ۔۔۔۔گھر کے ملازمین کو کانوں کان خبر نہ ہو۔۔۔وہ باڈی اِس کمرے سے نکلے گی سب کے سامنے۔۔۔۔باڈی کمرے سے نکلتے ہی۔۔۔کمرے کو لاک کر دینا۔۔۔۔پھر جب میں ڈیتھ باڈی کو اپنے سارے ملازمین کے سامنے اُس کے گھر چھوڑ کر آؤں۔۔۔تو تم میرے پیچھے سے سارے ملازمین کو چھٹی دے دینا۔۔۔جب یہاں کوئی ی ناں ہو۔۔۔تو اسے اورانٹی کو کراچی لے جانا۔۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے زوبیر کو پورا پلان سمجھایا تھا۔۔۔۔

انعم کو بحفاظت اس دلدل سے نکالنا سب سے مشکل مرحلہ تھا۔۔۔وہ دنیا کے سامنے اسے مار دینا چاہتا تھا۔۔۔

سب کچھ پلان کے مطابق ہوا۔۔۔انعم اور اس کی والدہ کو بحفاظت کراچی کے ہسپتال رات کی تاریکی میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔تا کے کسی ملازم تک کو خبر نہ ہو۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس کے ضمیر نے اسے پاگل کر دیا تھا۔۔۔رات کو سوتا۔۔۔تو خواب میں رخسار خون آلود حلیے میں نظر آتی۔۔۔وہ مدد کی پکار لگا رہی ہوتی۔۔۔"نعمان مجھے بچاؤ۔۔نعمان۔۔۔نعمان میری مدد کرؤ۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے اٹھ جاتا۔۔۔۔

نہیں سو پا رہا تھا وہ۔۔۔ یہاں تک کے دوائی یوں تک سے نہیں۔۔۔

ذہن سکون میں تھا ہی نہیں۔۔۔ تو نیند کہاں سے آتی۔۔۔۔

نیند نہ آنے اور پورے دن کمرے میں بیٹھ کر رونے کے سبب وہ ذہنی طور پر شدد ڈیپریشن کا شکار ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اگر وہ ایسے ہی جاگتا رہا۔۔۔ تو یقینا مر جاتا۔۔۔۔۔

وہ خود بھی مر جانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن ابھی نہیں۔۔۔ ابھی تو اسے رخسار کے قاتلوں کو سزا دلانی تھی۔۔۔

ایسی سزا جس سے اس ظالم کی روح تک کانپ جائے۔۔۔

انعم کو اس دلدل سے نکال دینے کے بعد بھی وہ رخسار کی قبر پر نہیں جا رہا تھا۔۔۔ شاید یہی وجہ تھی کے طبیعت اور زیادہ خراب ہو رہی تھی۔۔۔

مگر جاتا تو جاتا کیسے ؟؟۔۔۔ کس منہ سے ؟؟۔۔۔ اس کی بہن کے ساتھ کی زیادتی قدموں کو اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اس کے والدین ان دنوں باہر ملک گ ئ ے ہوئے تھے۔۔۔۔جب گھر کے ملازمین نے اس کی دن بہ دن خراب ہوتی حالت کی اطلاع انھیں دی۔۔۔۔تو بھی انھوں نے کوئ ی خاص اہمیت نہ دی۔۔۔۔

ان کے نزدیک وقتی جنون تھا اس کا۔۔۔جو وقت کے ساتھ ساتھ خود ہی ٹھیک ہو جانا تھا۔۔

وہ بہت اکیلا تھا۔۔۔۔کوئ ی نہیں تھا اس کا۔۔۔۔جب کے اس وقت اسے کسی کے ساتھ کی سخت ضرورت تھی۔۔۔۔

ضمیر کی ملامت انسان کو ہزاروں موتوں سے زیادہ اذیت دیتی ہے۔۔۔۔اور اسکا ضمیر ہی تو تھا۔۔۔جو اسے جینے نہیں دے رہا تھا اب۔۔۔۔

دل کی ویرانی و ضمیر کی ملامت جب حد سے زیادہ اس پر قابض آنے لگی۔۔۔تو وہ چیخنے لگا۔۔۔کمرے میں توڑ پھوڑ کرنے لگا۔۔۔

اس توڑ پھوڑ میں۔۔۔وہ خود بھی زخمی ہوا تھا۔۔۔مگر چیخنے یا توڑ پھوڑ کرنے سے سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

قرار نہیں آرہا تھا۔۔۔۔چین نصیب نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

آنکھیں بند کرتا تو رخسار کی چیخیں۔۔۔اور آنکھیں کھولتا تو انعم کی ملامتیں و چیخیں کان میں گونجنے لگتیں۔۔

یہ کیا حال بنالیا ہے تم نے اپنا؟۔۔۔اس طرح تو تم مر جاؤ گے۔۔اور اگر" تم مر گئی ے۔۔۔تو بتاؤ رخسار کو انصاف کون دلائے گا؟۔۔۔"زوبیر

پہلی بار اس پر چیخ رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں حتی کے چہرہ تک زخمی تھا۔۔۔۔

پورا کمرا الٹا پڑا تھا۔۔۔۔

جگہ جگہ کانچ بکھرا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کا وجود بھی بے جان چیزوں کی مانند فرش پر بے ست سہ پڑا تھا۔۔۔

اس کے چہرے و جسم پر لگے نشان از خود گواہ تھے کے وہ خود کو اذیت پہنچا رہا ہے۔۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔تم اس طرح زیادہ"
دن نہیں جی سکو گے۔۔۔۔۔مجھے پتا ہے تم شرمندہ ہو۔۔۔اس لیے
قبرستان نہیں جا رہے۔۔۔ مگر۔۔۔ہر بات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔۔۔تم
یہی کیوں سوچ رہے ہو کے تم نے انعم کے ساتھ غلط کیا۔۔۔میں مانتا ہوں
تم نے جو کیا اس بیچاری کے ساتھ وہ بہت برا تھا۔۔۔جتنی مذمت کی جائے کم
ہے۔۔۔ مگر کیا تم نے سوچا ہے۔۔۔اگر تم اسے اپنے ساتھ اٹھا کر نہ
لاتے۔۔۔تو اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا؟؟۔۔میں بتاتا ہوں۔۔۔۔جن
لوگوں نے اتنا بڑا پلان وسیٹ۔اپ کر کے اسے پھنسایا ہے۔۔وہ اسے جیل
لے جاتے ہی سب سے پہلے جسم سے نوچتے۔۔۔۔کیا تم نہیں جانتے جیل
پاکیزہ عورتوں کے رہنے کی جگہ نہیں۔۔۔ناجانے کیا کیا کرتے اس بیچاری
کے ساتھ۔۔۔اور جب دل بھر جاتا تو مار کر پھینک دیتے اسے۔۔۔۔کیونکے
جب تک وہ زندہ رہتی رخسار کا کیس اوپن رہتا۔۔۔۔۔وہ اسے مار دیتے
نعمان۔۔۔اگر اس دن تم اسے اپنے ساتھ نہ لاتے۔۔۔تو شاید وہ آج زندہ

ہی نہ ہوتی۔۔۔مانا عزت بہت بڑی ہے مگر جان سے بڑی نہیں۔۔۔۔" وہ مسلسل اسے زندگی کی جانب لانے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔۔

زوبیر اپنی جگہ بالکل درست تھا۔۔۔۔جن لوگوں نے رخسار کو اتنی بے دردی سے مار کر اسکی بہن پر ہی الزام لگا دیا۔۔۔کیا وہ اسکی بہن کو زندہ چھوڑ کر اپنے لیے خطرے کا دروازہ کھلا رکھتے۔۔۔

نہ جانے کیا کیا قیامتیں ڈھائی جاتیں اس لڑکی پر۔۔جن سے نعمان اسے انجانے میں بچا لایا تھا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔۔تم اٹھو۔۔۔میرے ساتھ چلو۔۔۔۔میں تمھیں کہیں لے" جانا چاہتا ہوں۔۔۔"جب دیکھا کے اس لڑکے پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں۔۔۔۔تو اس کا بے ست پڑا جسم اپنے دونوں ہاتھوں سے

اٹھا کر۔۔۔صوفے سے اس کی کمر کو ٹیک لگا کر بیٹھاتے ہوئے۔۔۔بڑی نرمی سے کہا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔پلیز۔۔۔۔رخسار کا کوئی نہیں ہے تمھارے"
علاوہ۔۔۔میری امی کہتی ہیں۔۔۔مردہ بھی چاہتا ہے کے اس کا اپنا اس کے پاس آئے۔۔۔اسے قرآن سنائے۔۔۔۔اس کی قبر کی دیکھ بھال کرئے۔۔۔۔ایسا مت کرؤ۔۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔"بس زوبیر کا آخری جملہ اس کے دل پر لگا تھا۔۔

رخسار سے لائبریری میں ہوئی آخری ملاقات۔۔اس ملاقات میں ۔۔۔اس کا مسکراتا چہرہ۔۔۔زندہ دل آنکھیں۔۔اس کا وعدہ۔۔۔کے انتظار کرئے گی۔۔۔اچانک یاد آیا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ تو انتظار کر رہی ہو گی میرا۔۔۔اس کا تو میرے علاوہ کوئی ”
نہیں۔۔۔زوبیر اس کا میرے علاوہ کوئی ی نہیں ہے۔۔۔میں یہ کیسے بھول
گیا۔۔۔میں نے وعدہ کیا تھا لائی بریری میں اس سے۔۔۔کے ہم رات کو
ساتھ کھانا کھائیں گے۔۔۔۔اس نے بھی وعدہ کیا تھا وہ انتظار کرئے
گی۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہو گی میرا۔۔۔“ وہ روتے ہوئے۔۔۔لڑکھڑاتا ہوا
اٹھنے لگا۔۔۔۔

زوبیر نے اسے سہارا دے کر مدد کی۔۔۔۔

وہ اسے قبرستان لے آیا تھا۔۔۔۔

بہت شرمندہ سہ اسکی قبر پر حاضر ہوا۔۔۔۔

اس کا مسکراتا نیلے رنگ کے دوپٹے میں نمایا چاند سہ چہرہ آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔۔۔

اس کی زندگی سے بھرپور گرے آنکھیں۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی بھول نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

رخسار۔۔۔مجھے معاف کردو۔۔۔میں تمھارا مجرم ہوں۔۔۔۔سب میری" غلطی ہے۔۔میں تمھاری حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔۔بلکے میں نے تو تمھاری بہن"۔۔۔اتنا کہنے کے بعد وہ وہیں قبر کے پاس گر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی قبر سے لپٹ کر ایسے رونے لگا۔۔۔۔جیسے یہیں رو رو کر جان دے دے گا دیوانا۔۔۔

زوبیر کو اس پر شدید ترس آرہا تھا۔۔۔۔

نہ صرف ظالموں نے اس کی محبت چھینی تھی بلکے اسے پامال بھی کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک بار تڑپی اور ہمیشہ کے لیے سو گئی۔۔۔۔ مگر اس کا عاشق۔۔۔۔ بار بار تڑپتا۔۔۔ بار بار بلکتا۔۔۔۔

وہ کتنی دیر اس کی قبر سے لپٹ کر روتا رہا۔۔۔ کچھ خبر نہیں۔۔۔۔ بس علم ہے تو اتنا۔۔۔ کے اسے تھوڑا سہ سکون مل گیا تھا۔۔۔۔ وہ سو گیا تھا۔۔۔۔۔

جہاں لوگوں کو خوف آتا ہے۔۔۔۔ وہاں اسے سکون میسر آتا تھا۔۔۔۔

وہ دنیا کا واحد انسان تھا جسے نرم و ملائم بستر و آسائشوں سے بھرا کمرا چھوڑ کر۔۔۔۔ قبرستان میں نیند آتی تھی۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقت ہر زخم کا مرہم ہے۔۔۔۔اسے بدلا لینا تھا۔۔۔ہر اس شخص سے جس نے رخسار کے قتل میں اپنا کردار ادا کیا تھا۔۔۔۔

مگر یہ آسان کام نہیں تھا۔۔۔۔کیونکے وہ 22 سالہ لڑکا صرف ابھی یونی کا اسٹوڈنٹ تھا۔۔۔۔

جو کچھ اس کے پاس تھا سب ماں باپ کا دیا تھا۔۔۔اپنا تو کچھ نہ تھا۔۔۔اور یہ بات اسے تب سمجھ آئی ی۔۔۔جب وہ رخسار کے قاتلوں کو بے نقاب کرنے نکلا۔۔۔

اس نے سب سے پہلے رخسار کی سوتیلی ماں رومیسا کو پکڑنے کا سوچا۔۔کیونکے اس عورت نے چیخ چیخ کر قتل کا الزام انعم پر لگایا تھا۔۔۔۔۔لیکن جب ان کے گھر پہنچا۔۔۔تو وہ غائب تھی۔۔

کتنے ہی دن خوار ہوتا پھرا۔۔۔مگر۔۔۔کچھ ہاتھ نہ لگا۔۔۔

یہاں تک کے جتنے لوگ اس کیس سے وابستہ تھے۔۔۔ان سب ہی کو غائب کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

لوگوں کے غائب ہو جانے سے اس لڑکے نے اندازہ لگالیا۔۔۔کے یقینا رخسار کے قتل کے پیچھے کسی پاور فل شخص کا ہاتھ ہے۔۔۔

نعمان تمھارے پیرنٹس نیچے آگئے ہیں۔۔۔ تمھیں بلا رہے ہیں۔۔۔" وہ بیڈ پر پریشانی کے عالم میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا تھا وہ۔۔۔ مگر کوئی ثبوت ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

زوبیر کے دروازہ نوک کر کے اطلاع دیتے ہی۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ نیچے آیا۔۔۔تو اس کی ماں اٹھ کر۔۔۔ بڑی محبت سے اس کے گلے لگی۔۔۔۔"کیسے ہو؟"

بس سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔" رنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔۔۔ مگر رویا" نہیں۔۔۔۔

آنکھیں سرخ تھیں اس کی۔۔۔۔

کسی کے چلے جانے سے سانسیں نہیں رکتیں۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔کچھ" دنوں بعد بھول جاؤ گے اسے۔۔۔۔۔" ولید صاحب نہایت کرختگی سے گویا ہوئے۔۔۔۔

وہ بے وقوف نہیں تھا جو اپنے باپ سے لڑتا۔۔۔خاص طور پر تب ۔۔۔۔جب اس کے پلے کچھ نہیں۔۔۔۔

اسے علم تھا یہ دنیا طاقتور لوگوں کی ہے۔۔۔کسی پاور فل شخص کو سزا دلانے کے لیے ضروری ہے۔۔۔کے اس سے زیادہ طاقتور بنا جائے۔۔۔۔

اپنی من مانی کرلی ہے تم نے۔۔۔اور نتیجہ دیکھ لو کیا نکلا۔۔۔۔ہر نیوز چینل "پر تمھاری منگیتر کی تصویر چلا کر بتایا جارہا ہے کے اسکی چھوٹی بہن نے تمھارے عشق میں اپنی ہی بہن کو قتل کر دیا۔۔۔۔یہ چھوٹے لوگ اپنی اوقات بڑی جلدی بھول جاتے ہیں کہا تھا ناں میں نے تم سے۔۔۔۔دیکھو کیسے ہمارا تماشہ بنا دیا تمھاری ایک چھوٹی سی بے وقوفی نے۔۔۔۔۔۔اب میری بات کان کھول کر سنو۔۔۔۔تم باہر جارہے ہو اپنی آگے کی اسٹڈی "وہیں کمپلیٹ کرؤ گے۔۔۔۔

جسے وہ بے وقوفی کہہ رہے تھے۔۔۔وہ عشق تھا اس لڑکے کا۔۔۔۔

کبھی کبھار صحیح وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے جواب دینے کے لیے۔۔۔

اپنی مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔ نظریں جھکائے کھڑا رہا۔۔۔۔

ہاں نعمان۔۔۔ تم آرام سے باہر جا کر پڑھو۔۔۔۔ یہاں جو کچھ ہوا اسے" بھول جاؤ۔۔۔۔" اس کی ماں بڑے پیار سے۔۔اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔۔

اب یوں خاموش کیوں کھڑے ہو؟؟۔۔۔ جاؤ جا کر تیاری کرؤ۔۔۔ تم" کل صبح ہی یہاں سے جا رہے ہو۔۔۔" ولید صاحب کے حاکمانہ انداز میں کہتے ہی۔۔۔ نعمان نے ہونٹ بھینچے۔۔۔۔

میں نہیں جانا چاہتا۔۔۔" وہ نظریں ہلکی سی اٹھا کر۔۔احتجاج کرنے لگا۔۔۔"

وہ اپنی رخسار کو اکیلے چھوڑ کر کیسے چلا جاتا۔۔۔وہ دیوانا تو سوتا بھی اس کی قبر کے پہلو میں تھا۔۔۔۔

تمھاری مرضی پر یہاں سب کچھ نہیں چل رہا۔۔۔جتنا کہا ہے اتنا کرؤ ”
۔۔۔ورنہ دوسری زبان استعمال کرنا بھی آتی ہے مجھے۔۔۔۔اور یہ بات تم بخوبی جانتے ہو۔۔۔۔“اس کا انکار کرنا ولید صاحب کے جلال کو دعوت تھا۔۔۔۔

وہ کھڑے ہو کر۔۔۔ غصیلی نگاہ سے اسے تکتے ہوئے۔۔۔وارننگ دینے لگے۔۔

میں یہاں رہ کر بھی تو پڑھ سکتا ہوں۔۔۔۔ویسے بھی سب ختم ہو چکا" ہے۔۔۔" وہ بہت کچھ بولنا چاہتا تھا۔۔ لیکن الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔آخری جملہ بہت ٹوٹے انداز میں ادا کیا۔۔۔

اس کے نزدیک سب ختم ہو چکا۔۔وہ تو صرف رخسار کے قاتلوں کو سزا دلانے کے لیے سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔"انھوں نے سامنے نظریں جھکائے کھڑے زوبیر کو مغرور و" غصیلی انداز میں آواز دے کر۔۔۔قریب بلایا۔۔۔۔

زوبیر ان کے گھر میں کام کرنے والے مالی کا بیٹا تھا۔۔۔۔وہ بچپن سے نعمان کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔۔

اسے نعمان کے ساتھ رہنے کے ہی پیسے دیے جاتے تھے۔۔۔ولید صاحب نے دانستہ طور پر زوبیر کو نعمان کے ساتھ رکھا تھا۔۔۔۔تاکے اس کی دلی وابستگی ہو اس سے۔۔۔۔۔

اور اِسی وابستگی کا وہ ہمیشہ فائدہ اٹھاتے تھے۔۔۔۔

انھوں نے کبھی نعمان کو نہیں مارا۔۔۔ہاتھ تک نہ لگایا۔۔۔وہ بڑے انوکھے انداز میں اسے سزا دیتے تھے۔۔۔۔

"آپ مجھ سے بات کریں ناں۔۔۔"زوبیر سمجھ گیا تھا۔۔۔آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔مگر وہ بھاگ نہیں سکتا تھا۔۔۔خاموشی سے اثبات میں سر ہلا کر ان کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔۔۔

اسے یوں ولید صاحب کے سامنے آتا دیکھ۔۔۔ نعمان تیزی سے اعتراضاً و احتجاجاً بولا۔۔۔۔

مگر ولید صاحب فقط اپنے مطلب کی سنتے ہیں۔۔۔ یہ کون نہیں جانتا۔۔۔۔

انھوں نے اپنی پینٹ پر لگی بلیٹ اتارئی ی۔۔۔۔

ڈیڈ پلیز۔۔۔" وہ بہت بے بس ہو جاتا تھا ولید صاحب کے سامنے۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے۔۔۔ وہ بیلٹ زور زور سے زوبیر پر برسانے لگے۔۔۔۔

نعمان واقف تھا وہ اپنا ہاتھ تب ہی روکیں گے۔۔۔ جب وہ ان کی بات مانے گا۔۔۔۔ مگر یہاں سے چلا گیا۔۔۔ تو ثبوت کیسے ڈھونڈے گا۔۔۔۔

آہ۔۔۔"زوبیر کو عادت تھی۔۔۔نعمان کے بدلے مار کھانے"
کی۔۔۔۔وہ بچپن سے سہہ رہا تھا۔۔۔اب تو سہتے سہتے۔۔۔جیسے عادت
ہو گئی تھی۔۔۔۔

سیدھے کھڑے رہو"۔۔۔تکلیف کی شدت سے کراہ کر۔۔۔نیچے"
گرا۔۔۔تو ولید صاحب فورا بپھر کر۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں بولے۔۔۔

اسے مت مارئیں۔۔۔۔میں جانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔"زوبیر کی"
درد بھری آہ۔۔۔اس سے سنی نہیں جا رہی تھی۔۔۔وہ مجبور ہوا ان کی بات
ماننے پر۔۔۔۔

پہلے مان جاتے تو بیچارے کو یہ تکلیف نہ سہنی پڑتی۔۔۔جس تکلیف میں" زوبیر ہے۔۔۔اس کے ذمہ دار تم ہو نعمان۔۔۔میری بات پہلی بار میں مان جایا کرؤ۔۔اپنا آپ یوں بار بار دوہرانا پسند نہیں مجھے۔۔۔"وہ دانت پیستے۔۔۔بیلٹ واپس اپنی پینٹ میں لگاتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔اک اک لفظ جما جما کر بول رہے تھے۔۔۔

"تو بھاگ کیوں نہیں جاتا؟؟۔۔۔"اپنے والدین کے جانے کے بعد وہ زوبیر کا ہاتھ تھام کر اٹھاتے ہوئے۔۔۔دوستانہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔

"کیونکے پیسے بہت اچھے دیتا ہے تیرا باپ۔۔۔خاص طور پر تیری جگہ مار کھانے کے۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ پیچھے کمر کی جانب لے جا کر۔۔۔کمر کو نرمی سے سہلا کر۔۔۔کراہتے ہوئے۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

زوبیر۔۔۔اس کا دوست۔۔۔اس کا بچپن کا ساتھی۔۔۔اس کا سیکرٹری۔۔۔اس کا ڈرائی یور۔۔۔اس کا ایڈوائی زر۔۔۔اس کا ہم راز۔۔۔اس کا بھروسے مند آدمی۔۔۔۔ کبھی وہ مالک و ملازم بن کر بات کرتے تو کبھی جگری یار بن کر۔۔۔۔

تو نہیں ہو گا تو بلیک میل نہیں کر سکیں گے مجھے۔۔۔۔" وہ خفگی سے بول" رہا تھا۔۔۔

تو کمزور نہ پڑا کر۔۔۔۔مارتے ہیں تو مارنے دے۔۔۔۔تو ہمدردی دیکھاتا" ہے اِس لیے بار بار پٹتا ہوں۔۔۔لاپرواہ ہو جا۔۔خدا کے لیے لاپرواہ ہو جا۔" وہ دونوں ہاتھ منتی انداز میں اس کے سامنے جوڑ رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے۔۔نوکر کی طرح ٹریٹ کیا کر۔۔۔"

نہیں کر سکتا۔۔۔۔میں ان لوگوں جیسا نہیں ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے "
بولا۔۔۔۔

تو بن جا۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔ تیرے پاس دو ہی راستے ہیں۔۔۔یا تو اپنے "
باپ کی ہر جائی زوناجائی زخاموشی سے مان لے۔۔یالوگوں کو اپنے قریب
کرنا چھوڑ دے۔۔۔پتھر کا بنالے اپنا دل۔۔۔کسی کو اپنا ہمراز نہ بنا۔۔۔۔تو
جتنا کسی کے قریب ہوتا ہے یہ اسے اتنی ہی اذیت دیتے ہیں۔۔۔۔تو نہ کر
کسی کو قریب اپنے۔۔۔۔اِن کے جیسا بن۔۔۔۔اگلی بار جب یہ مجھے
ماریں۔۔تو چیخ چیخ کر یہ مت کہیو۔۔۔۔کے نہ مارؤ۔۔۔بلکے مسکرا کر اپنی
بیلٹ بھی اتار کر شروع ہو جائی یو۔۔۔۔تب ہی تیرا باپ ہارے
"گا۔۔۔۔ورنہ نہیں۔۔۔۔

کہنا آسان ہے۔۔۔تو میری جگہ ہو۔۔۔تو پتا چلے۔۔۔۔بہت مشکل ہے۔۔"

"خدا کے واسطے ہمدردی نہ دیکھا۔۔۔لوگوں کی ہمدردی جہاں راحت دیتی ہے وہیں تیری۔۔۔تکلیف کا سامان بنتی ہے۔۔اب جا رہا ہے ناں۔۔۔وہاں سے جب واپس لوٹے تو ان ہی کی طرح پتھر دل بن کر لوٹنا۔۔۔یہ بات دماغ میں بیٹھا لے۔۔۔شاید اُس لمحے میں چیخوں۔۔۔۔تڑپوں۔۔۔تجھے برا بھلا کہوں۔۔۔مگر بعد میں جب زندگی بھر کی راحت ملے گی تو دعائیں دوں گا۔۔۔۔"اس کی بات سن کر۔۔کیا جواب دے۔۔۔۔سمجھ نہ آیا۔۔۔اس لیے فقط اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

"اچھا۔۔یہ چھوڑ۔۔۔۔میری جہلم کی ٹکٹ کروا۔۔۔"

وہ کیوں سر؟؟۔۔۔"وہ الجھا۔۔۔۔"

جتنا کہا ہے اتنا کرؤ۔۔۔اور کریم لگالو جلدی سے۔۔۔ورنہ درد بڑھ جائے گا۔۔۔۔"وہ کیا بتاتا۔۔۔کیوں جانا چاہتا ہے جہلم۔۔۔۔

بس جانے سے قبل۔۔ناجانے کیوں اسے آخری بار دیکھ جانے کی چاہ اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ بغیر ٹھیک طرح جواب دیے۔۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ خاموشی سے دیکھ کر۔۔پلٹ جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

جب کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو اسے پورا کمبل میں ڈھکا ہوا پایا۔۔۔۔

چہرے سے ہلکا سہ کمبل ہٹایا۔۔۔۔صرف یہ دیکھنے کے لیے۔۔۔۔کے وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔۔

"آپی۔۔۔آپی۔۔۔۔"وہ بری طرح کپکپاتے ہوئے۔۔۔مسلسل رخسار کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

بہت مشکل تھا اسے چھونا۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ لرزنے لگا۔۔۔ بمشکل اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔اپنے ہاتھ کی پشت اس کی روشن پیشانی پر لگائی ی۔۔۔

اس کی پیشانی آگ کی طرح جل رہی تھی۔۔۔

اسے تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔"فوراپریشان ہو کر۔۔۔باہر لاونج میں" آیا۔۔۔

جہاں زوبیر صوفے پر پھیل کر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

جلدی سے بخار کی دوائی ی میڈیکل سے لے کر آؤ۔۔۔"زوبیر اس کا" چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔جس پر فکر و پریشانی جھلکتے نمایا تھے۔۔۔

اوکے سر۔۔۔" وہ اثبات میں سر ہلاتا۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر باہر چلا" گیا۔۔۔۔

اس نے دوائی لا کر دی۔۔۔۔ تو نعمان نے فریج سے پانی نکالا۔۔۔

اس کے سامنے دوائی اور پانی لے کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

بڑی ہمت جمع کی۔۔۔ اس کے قریب جانے کی۔۔۔۔

اس حسین گڑیا کے سر کے نیچے اپنا ہاتھ حائل کر۔۔۔۔ تھوڑا اونچا
کیا۔۔۔ "ان۔۔۔ انعم۔۔۔۔" زبان بھی جیسے ساتھ نہ دے رہی ہو۔۔۔۔

انعم دوائی ی کھالو۔۔۔ تمھیں ضرورت ہے اس کی۔۔۔"نہایت آہستگی و" نرمی سے کہا۔۔ساتھ ساتھ دوائی ی اس کے عنابی لبوں سے لگائی ی۔۔ مگر وہ شدید بخار میں تھی۔۔۔آنکھیں نہ کھولیں۔۔۔۔نہ کوئی ی حرکت کی۔۔۔۔

اسے حرکت نہ کرتا دیکھ۔۔۔خود ہی اس کے منہ میں دوائی ی ڈال کر۔۔۔پانی پلایا۔۔۔۔

پھر واپس اس کا سر تکیے پر رکھا۔۔۔۔

ہر تھوڑی دیر بعد بخار چیک کرتا۔۔۔۔

دوائی کھانے کے باوجود بھی۔۔۔اس کا بخار اتر نہیں رہا تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔وہ پریشان ہو کر واپس لاونج میں آیا۔۔۔۔

بخار اتر نہیں رہا اس کا۔۔۔ایک کام کرؤ۔۔۔پانی اور پٹی" لا کر دو۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔۔۔مقابل اپنا سر کھجانے لگا۔۔۔۔

میں کہاں سے لاؤں؟؟۔۔۔یہ میرا گھر نہیں ہے۔۔۔"اپنے چہرے پر" دنیا جہاں کی مظلومیت طاری کیے۔۔۔کنفیوز لہجے میں کہا۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔"جواباوہ غرایا۔۔۔۔"

نعمان ولید کب سے کسی کی اتنی پرواہ کرنے لگا۔۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے۔۔۔کچن کی جانب بڑھا۔۔۔۔

"یہ لیں سر۔۔۔اور کچھ ؟؟"اس نے پانی سے بھرا پیالہ۔۔اور پٹی اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔انعم کی پھوپھو آج رات گھر نہ آئی یں۔۔۔"اس کے کہتے ہی مقابل کا حیرت سے منہ کھلا۔۔۔۔

اب یہ کیا تھا؟؟۔۔۔۔۔کیا وہ اس لڑکی کی خاطر پوری رات بیٹھ کر تیمارداری کی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

"یہ میں کیسے کرؤں ؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔۔

پیسوں سے۔۔۔پیسے میں بڑی طاقت ہے۔۔۔بس اپنے اِس اَن یوس"
برین کو تھوڑی سی زحمت دینے کی گستاخی کر لو آج۔۔۔"وہ آخری جملہ اسے
گھوری سے نوازتے۔۔۔طنزیہ بولا۔۔۔

اچھا سر۔۔۔"وہ بیچارہ اپنا سہ منہ لے کر۔۔۔اثبات میں سر ہلانے"
لگا۔۔۔۔

اب جاؤ بھی۔۔۔"اسے وہیں سوچوں میں کھڑا دیکھ۔۔۔غرا کر کہا۔۔۔"

اچھا اچھا۔۔۔مگر تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟؟۔۔"وہ الجھ کر پوچھ اٹھا"
تھا۔۔۔جس پر مقابل نے جواب دینے کے بجائے۔۔۔اسے
گھورا۔۔۔اس کی شارپ نگاہوں سے ڈر کر۔۔۔۔۔وہ سیدھا ہو کر
۔۔۔۔تیزی سے باہر چل دیا۔۔۔

وہ حسین نوجوان اندر کمرے میں دوبارا داخل ہوا۔۔۔

اس کے پہلو میں بیٹھ کر۔۔۔اس حسین گڑیا کے ماتھے پر پانی کی گیلی پٹیاں رکھنے لگا۔۔۔

وہ نہیں جانتا۔۔۔کیوں کر رہا تھا یہ سب۔۔۔۔وہ خود بھی متلاشی تھا اس سوال کا۔۔۔۔

دماغ نے کہا کیونکے یہ لڑکی رخسار کی بہن ہے۔۔۔
دل نے کہا۔۔۔کیونکے تم ترس کھا رہے ہو
جبکے ضمیر نے کہا۔۔۔کیونکے تم شرمندہ ہو۔۔۔۔

اسے نہیں خبر اصل وجہ کیا تھی۔۔۔دل دماغ و ضمیر الگ الگ وجوہات دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔مگر یہ خبر ضرور تھی کے دل دماغ و ضمیر تینوں اس بات پر یکجا تھے۔۔کے اس لڑکی کو اس حال میں چھوڑ کر نہیں جائی یں گے۔۔۔۔

وہ پوری رات اس کے پاس ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔۔

جب انعم کے بخار کی شدت ٹوٹی۔۔۔تو اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں۔۔۔مقابل کی سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی یں۔۔۔۔

کتنے وقت بعد۔۔۔وہ خوبصورت گرے آنکھیں دیکھیں تھیں۔۔۔۔

وہ زندگی سے بھرپور آنکھیں۔۔۔ جنھیں دیکھنے کی تڑپ میں وہ روز لائبریری میں جا کر رخسار کا دیدار کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔

اس کا لمحہ بھر دیکھنا بھی مقابل کا دل ہلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مانا اس لڑکی نے خوف کے سبب ایک دو لمحوں بعد ہی آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔۔۔ لیکن وہ ایک دو لمحے ہی کافی تھے۔۔ مقابل کو شدت سے احساس دلانے کے لیے۔۔۔ کے اس کی محبوبہ کی پرچھائی ہے وہ لڑکی۔۔۔۔

تم تو بالکل میری رخسار جیسی ہو۔۔۔ میں نے یہ پہلے کیسے نہیں دیکھا۔۔۔۔" اس کے حسین چہرے پر جھک کر۔۔۔۔ اپنی لرزتی انگلیوں

کے پورے۔۔نرمی سے اس کے گرم ونرم گال سے مس کرتے
ہوئے۔۔کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ اتنا نزدیک آگیا تھا۔۔۔کے اس لڑکی کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر
محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ نزدیک ہو کر۔۔۔۔اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے اچانک اس لڑکی کی
چیخیں وملامتیں کانوں میں گونجنے لگیں۔۔۔۔وہ جھٹکے سے اس سے دور
ہوا۔۔۔۔

اس کی چیخیں۔۔۔
اس کا لیمپ کھینچ کر مارنا۔۔۔
اس کا خون میں پڑا بے جان جسم۔۔۔

اس کا خودکشی کرنا۔۔۔

جیسے ضمیر نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہو اک لمحے میں۔۔۔۔

ہر چیز فلیش بیک کی طرح آنکھوں کے آگے آنے لگی۔۔۔

وہ دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

رخسار اور انعم دونوں ہی مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی۔۔۔"اس کی" آنکھوں سے درد و کرب و رنج و پچھتاوے کے سبب آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

اسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔اگر مزید اس کمرے میں اک لمحہ بھی رکا۔۔۔وہ تیزی سے اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتا ہوا۔۔۔باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

وہ بار بار سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔"چلو عرشمان کیک کاٹتے ہیں۔۔۔"آج بھی اس کی سالگرہ بغیر اس کی ماں کے سیلیبریٹ ہو گی ۔۔۔یہ سوچ کر ہی وہ اداس ہو رہا تھا۔۔۔

مام نہیں آئیں گی؟؟۔۔۔کیا انھیں برا لگ گیا عرشمان کا ان کے پاس" سونا؟؟۔۔۔عرشمان کو ایسا کیوں لگتا ہے۔۔وہ پسند نہیں کرتیں" وہ صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔اداسی بھرے لہجے میں پے در پے سوالات کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا آخری جملہ سن۔۔۔ نعمان رنجیدہ ہو گیا۔۔۔

وہ زبردستی قریب لا سکتا ہے۔۔۔ مگر محبت کیسے کرائے؟؟؟۔۔۔ دل پر قابض کیسے ہو؟؟؟۔۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔۔

وہ کرتی ہیں۔۔۔ بس بیمار ہیں۔۔۔۔ اس لیے تھوڑا چڑچڑا پن" ہے۔۔۔ جب ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ تو دیکھنا سب سے زیادہ آپ کو ہی پیار کریں گی۔۔۔۔" وہ اس کے قد کے مطابق بیٹھ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے ۔۔۔ پھر ایک بار امید بندھانے لگا۔۔۔ وہ امید۔۔ جس پر وہ خود بھی کبھی یقین نہ کرے۔۔۔۔

وہ نہیں کریں گی۔۔۔" وہ اپنے دونوں ننھے ہاتھ سینے پر منہ پھولا کر"
باندھتے ہوئے۔۔۔ برہمی سے بولا۔۔۔۔

چھوڑو ناں لٹل چیمپئن۔۔۔۔ ہم کافی ہیں ایک دوسرے کے"
لیے۔۔۔ ہمیں کسی تیسرے کی کیا ضرورت؟؟۔۔۔ ویسے بھی تمھاری مام
مجھے اتنی خاص پسند نہیں۔۔۔۔ نارمل قد۔۔۔ کمزور سہ جسم۔۔۔ رنگ بھی
کچھ زیادہ ہی سفید ہے۔۔۔ اور آنکھیں۔۔۔۔" وہ بلیک پینٹ کوٹ میں
ملبوس حسین نوجوان۔۔۔ دانستہ طور پر اس کی ماں کی برائی ی۔۔ اس کے
سامنے ہی منہ بسورتے ہوئے کرنے لگا۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔ کے پیچھے سے آواز آئی ی۔۔۔

کیا خرابی ہے میری آنکھوں میں؟؟۔۔۔"نعمان تو فقط عرشمان کو اکسا رہا" تھا۔۔۔کیا خبر تھی۔۔۔۔سن وہ دشمنِ جاں لے گی۔۔۔۔

مام۔۔۔"کہاں کا غصہ۔۔۔کون سی ناراضگی۔۔۔اپنی ماں کو دیکھتے" ہی۔۔۔وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے۔۔۔تیزی سے اس کی جانب دوڑا۔۔۔۔

افففف۔۔۔کاش تم نہ آتیں۔۔۔۔میں اپنے دل و ضمیر کو کہ دیتا۔۔میں" نے کوشش کی۔۔۔وہ نہ آئی ی تو کیا کرؤں۔۔۔پر تم تو واقعی چلی آئی یں۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے۔۔گردن موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا۔۔

وہ سامنے کھڑی تھی۔۔۔کالے رنگ کے سادے سے سوٹ میں۔۔۔

اس نے دوپہر والے ہی کپڑے پہن رکھے تھے۔۔۔۔

اس کی ہونے والی دولہن نے اپنی گرے رنگ خوبصورت ودل نشین آنکھوں کو سیاہ کاجل کی جگہ سرخی ونشیلے پن کے زیوار سے آراستہ کرر کھا تھا۔۔۔

اس نے بلش آن نہیں لگایا تھا اپنے گالوں پر۔۔اس کا ذاتی حسن ہی قیامت برپا کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔شدید رونے کے سبب۔۔۔سفید چہرہ سرخ رنگ جھلکارہا تھا۔۔۔۔سرخ۔۔بالکل گلاب جیسا۔۔۔

اس کے ہونٹ خشک ہورہے تھے۔۔۔لپ۔اسٹک لگانے تک کی کوئی ی زحمت نہ کی تھی۔۔۔۔۔

دولہنوں والا کوئی سنگھار دور دور تک نہ تھا۔۔۔ جیسی سادہ گئی تھی ویسی ہی لوٹی تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی آنکھوں کو اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

ایک نگاہ بھر کر اسے سر تا پاؤں دیکھا۔۔۔ پھر واپس منہ سیدھا کر۔۔۔ منہ ہی منہ بڑبڑاتا۔۔۔ کھڑا ہوا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔۔ آپ آگئی یں۔۔۔ عرشمان کو لگا تھا آپ نہیں آئی یں" گی۔۔۔" وہ ننھا شہزادہ اپنی خوشی میں مسرور۔۔۔ اس کے پاؤں سے چمٹ کر۔۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

میں آگ ئی۔۔۔اب پلیز بلال کو اپنی گندی سیاست سے دور ''
کر دو۔۔۔پلیز اسے چھڑوا دو۔۔۔''اس لڑکی نے اس بار عرشمان کو خود سے
دور نہ ہٹایا۔۔۔۔

اپنا آپ بلال پر قربان کرنے چلی آئی ی تھی وہ۔۔۔

وہ واقف تھی اگر وہ بلال کو کسی طرح بچا بھی لے۔۔تو نعمان پھر ن ئی ے
راستے سے اسے تکلیف پہچانے کی کوشش کرے گا۔۔۔اگر اس راستے سے
بھی کامیاب نہ ہوا تو تیسرے راستے سے سعی کرے گا۔۔۔مگر پیچھا نہیں
چھوڑے گا۔۔۔۔

اپنے پیاروں کو تکلیف واذیت و نعمان جیسے درندے سے بچانے کے
لے۔۔۔وہ آگ ئی تھی۔۔۔

صرف جان ہی تو تھی جسم میں۔۔۔روح تو بہت پہلے ہی ظالم نے ماردی تھی۔۔

وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی۔۔۔جو اپنی حفاظت کا ذمہ اسے سونپ رہی تھی ۔۔جو پہلے ہی اس کی عزت کو تار تار کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کا جملہ۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ سلگا گیا۔۔۔

وہ حسین گڑیا بلال کے لیے قربان ہونے آئی ی تھی۔۔۔مقابل کیسے نہ جلتا؟؟۔۔۔۔

پہلے کیک کاٹ لیتے ہیں۔۔۔جب تک مولوی صاحب بھی آجائیں"
گے۔۔۔" وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے سن کر بھی ان
سنی کرتا۔۔۔پلٹ کر چل دیا۔۔۔۔

مام۔۔۔ چلیں۔۔۔" عرشمان فوراہی اس کی انگلی کھینچنے لگا۔۔۔وہ بہت"
ایکسائیٹڈ نظر آرہا تھا۔۔۔۔

انعم نہایت مجبوری کے عالم میں وہاں کھڑی تھی۔۔۔۔
عرشمان کے انگلی کھینچنے پر۔۔۔۔اسے نعمان کا خود سے زبردستی کرنا یاد آنے
لگا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔اپنی انگلی اس کے ننھے ہاتھ
سے پیچھے کی جانب کھینچ کر آزاد کرائی ی۔۔۔

مام نہیں ہوں میں تمھاری۔۔۔ تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتا؟؟۔۔۔" وہ" بہت مشکل سے ضبط کرئے کھڑی تھی۔۔۔ لیکن پرانے درد بھرے لمحات یاد آتے ہی۔۔۔اس کا صبر کا باندھ ٹوٹ گیا۔۔۔وہ سختی سے چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

اپنی بے بسی کے سبب جو غصہ لاوے کی طرح جسم میں ابل رہا تھا۔۔۔وہ بیچارے ننھے عرشمان پر نکلنے لگا۔۔۔۔

اس کی سخت مزاجی نے وہاں موجود کیمرامین وملازمین کو۔۔۔اس کی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

نعمان اس لمحے کیک پر کینڈلز سجا رہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی کینڈل کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔وہ کینڈل موم سے بنی ہونے کے سبب۔۔۔اس کے غصے کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے۔۔۔ٹوٹ گ ئی۔۔۔۔

بہت مشکل تھااس وقت خود کو روکنا۔۔۔ مگر وہ ماں تھی عرشمان کی۔۔۔ حق تھااس کا۔۔۔وہ ڈانٹ سکتی تھی۔۔۔یہی سوچ کر۔۔۔خود کو سمجھانے لگا۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے کبھی بلند آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔۔۔جبکے وہ سب کے سامنے اس ننھی جان پر چیخ رہی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔انعم۔۔۔اوکے۔۔۔" وہ اپنا سہ منہ لے کر۔۔۔۔آہستگی سے "
جواب دہ ہوا۔۔۔

میں نے تو کہا تھا۔۔۔اچھی نہیں ہیں تمھاری مام۔۔۔دیکھو کیسے چیخ رہی "
ہیں تم پر وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔۔اب بھی وقت ہے۔۔ سوچ
لو۔۔۔ہم دونوں کافی ہیں ایک دوسرے کے لیے۔۔۔ ہمیں کسی تیسرے
کی ضرورت نہیں۔۔۔مجھے پتا ہے تمھیں برا لگا ہے۔۔۔تم چاہو
تو۔۔۔" نعمان ہاتھ میں پکڑئی ی کینڈل کو غصے سے لال قالین پر پھینک
کر۔۔۔۔ان دونوں کی جانب آیا۔۔۔

وہ پڑھ سکتا تھا اپنے بیٹے کے مایوس چہرے کو۔۔۔

اس گرے آنکھوں والی لڑکی کے سامنے ہی۔۔۔اپنے بیٹے کے ریشمی و سلکی کالے بالوں کو۔۔۔ہاتھ سے سہلاتے ہوئے۔۔۔ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

انعم اسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹے زبردستی گھسٹ رہے تھے اسے اپنی زندگی میں۔۔۔۔اس پر ستم اعلی ستم۔۔۔۔وہ ظالم منہ پر آکر۔۔۔ایسے برا بھلا کہ رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ مرئے جارہی ہے ان کی زندگیوں میں داخل ہونے کے لیے۔۔۔۔

وہی جانتی تھی۔۔۔۔کیسے اپنے آنسوؤں کو روکے کھڑی ہے۔۔۔۔

رونا نہیں چاہتی تھی اس کے سامنے۔۔۔کے وہ خوش ہو کر اپنی جیت منائے۔۔۔

یقیناً اس ستمگر کا خون بڑھتا ہو گا اسے دکھی دیکھ کر۔۔۔۔

ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی ی تھی۔۔۔کے ننھا شہزداہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

برا نہیں لگا۔۔۔بس عادت نہیں عرشمان کو۔۔۔۔کے کوئی ی ڈانٹے اور "عرشمان سنے۔۔۔ باقی بچوں کی مام بھی انھیں ڈانٹتی ہیں۔۔۔ عرشمان نے دیکھا ہے یوٹیوب ویڈیوز میں۔۔۔۔اب مام آگ ئی یں ہیں۔۔۔تو عرشمان "کو عادت بھی ہو جائے گی۔۔۔

اس کی میٹھی زبان و محبت بھرے لہجے سے کوئی ی کیسے اپنا دل بچائے۔۔۔۔

اف۔۔۔وہ ننھا باتیں کرتا ہے۔۔۔انعم کو گمان ہوا۔۔جیسے ڈائی ریکٹ دل پہ وار کرتا ہے۔۔۔۔

اس نے غصہ اِس لیے تو نہ دیکھایا تھا کے مقابل عادت ڈال لے۔۔۔وہ تو دور رکھنا چاہتی تھی خود سے۔۔۔۔

مگر کیسے رکھے ؟؟۔۔۔جب وہ تلخی وڈپٹ کو بھی عادت بنانے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔۔

جتنی چاہ اس لڑکی کو اس سے دور رہنے کی تھی۔۔۔اس سے کہیں گنا زیادہ چاہ اس بچے کو اپنی ماں کے پاس رہنے کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ڈال لو آج سے عادت پھر۔۔۔۔کیونکے ان محترمہ نے تو" ایسے ہی بے موقع محل چیخنا ہے۔۔۔۔"اس نے مقابل کھڑی اس لڑکی کی جانب دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔ٹکا کر ذلیل کیا۔۔

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں یاد دلا رہا تھا کہ وہ اسی کی سالگرہ میں کھڑے ہو کر ۔۔۔اس پر چیخ رہی ہے۔۔۔وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

پھر نعمان نے آنکھیں جھکا لیں۔۔۔۔

اپنے بیٹے کو لے کر۔۔۔سامنے ٹیبل پر سجے۔۔۔بڑے سے چاکلیٹی کیک کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

انعم۔۔۔آؤ ناں۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے ایک قدم نہ "
ہلی۔۔۔جیسے پتھر کی بنے کھڑی ہو۔۔۔۔

knife نعمان نے اسے گود میں لے کر۔۔۔۔اس کے ننھے ہاتھ میں
پکڑائی ی۔۔۔۔تو وہ بجائے کیک کاٹنے کے۔۔۔اپنی ماں کو منتی انداز میں
بلانے لگا۔۔۔۔

وہ نہیں آئی یں گی۔۔۔چھوڑو۔۔۔" وہ واقف تھا۔۔۔کبھی شامل نہ ہو گی "
۔۔۔چاہے عرشمان منتیں کرتے کرتے اپنا گلا ہی خشک کیوں نہ
کر لے۔۔۔وہ ذرا ترس نہ کھائے گی۔۔۔۔

وہ یہاں اپنے بیٹے کی خوشی میں شریک ہونے تھوڑی آئی ی۔۔۔وہ تو اپنے عاشق کو اس کے چنگل سے آزاد کرانے کی قیمت ادا کرنے آئی ی ہے۔۔۔۔

پر کسے فرق پڑتا تھا۔۔کے کیوں آئی ی؟۔۔۔

آئی ی۔۔۔۔یہ کافی تھا۔۔۔اس کا شامل ہونا ہی ضروری تھا فقط۔۔۔۔۔

"پلیز انعم۔۔۔ تھوڑا قریب ہی آجاؤ۔۔۔۔"نعمان کے سمجھانے کے باوجود بھی وہ اپنی ماں سے ضد کرنا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

"عرشمان۔۔۔زیادہ ضد مت کرؤ۔۔۔آپ کے پریشر ائز کرنے سے ان کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔۔"اس نے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ خاموش ہو کر۔۔۔اپنے والد کو اداس نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

اپنی ماں پاس ہو کر بھی بہت دور لگی اسے۔۔۔۔

چیر۔اپ۔۔۔ایسے لٹکا ہوا منہ اچھا نہیں لگتا مجھے اپنے لٹل چیمپئن کا۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔عرشمان کو محبت بھری نظروں سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اپنے والد کی بات سن۔۔۔وہ فورا مسکرایا۔۔۔۔۔"

گڈ۔۔۔اب چارجنگ فل محسوس ہورہی ہے۔۔۔"اس کے گال کو نرمی" سے چومتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

انعم کو عجیب نہ لگا۔۔۔کے عرشمان کی سالگرہ پر سوائے نعمان اور اس کے ملازمین کے وہاں کوئی ی نہ تھا۔۔۔

وہ واقف تھی نعمان دنیا سے چھپا کر رکھتا ہے اسے۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔پھر یہ سوچ کر طنزیہ مسکرادی۔۔۔کے لاکھ اپنا بیٹا کہے۔۔۔جانتا ہے۔۔۔۔کے گناہ ہے۔۔۔اور اپنا گناہ کون ظاہر کرتا ہے دنیا کے سامنے۔۔۔۔

اور یہ جو اپنا بیٹا بیٹا کر رہا ہے۔۔۔اس کے پیچھے بھی کوئی ی مفاد ہو گا ظالم کا۔۔۔

وہ دل جلی۔۔۔کڑتی رہی۔۔۔۔مگر ستمگر کے سامنے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے کھڑی رہی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہیں دوسری جانب۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم" وہ دروازہ نوک ہونے کی آواز پر۔۔۔صوفے سے سستی سے انگڑائی ی لیتا۔۔۔اٹھ کر دروازے کی جانب آیا۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔منہ کھول کر بڑی سی جمائی ی لی۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔سامنے فائزہ کو کھڑا پا کر۔۔۔تیزی سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔آپ اس وقت ؟؟۔۔۔"کمال کا اداکار تھا وہ۔۔۔۔۔وہ" کیسے نہیں جانتا ہو گا کے وہ کیوں آئی ہے۔۔۔مگر پھر بھی انجان بن کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ پچھلی بار کی طرح کالے رنگ کی چادر میں خود کو ڈھا کے ہوئے تھی۔۔۔چہرے پر ماسک لگا تھا۔۔۔

اس کے سوال کرتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔۔

سوری۔۔بیٹا میں تمھیں پھر سے پریشان کرنے آگ ئی یں ہوں۔۔۔ مگر ”
۔۔۔میری بھتیجی بہت مشکل میں ہے۔۔۔۔اسے نعمان ولید نامی لڑکا بہت
تنگ کر رہا ہے کچھ وقت سے۔۔۔وہ بہت امیر ہے۔۔۔اس نے میری بھتیجی
کو بلیک میل کر کے اپنے پاس بلایا ہے شادی کرنے کے لیے۔۔۔میں اسے
روکتی رہ گ ئی۔۔۔ مگر وہ نہ رکی۔۔۔وہ نیچے کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر چلی
گ ئی۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کرؤں۔۔۔۔پلیز۔۔۔میری مدد
کر دو۔۔۔“ وہ ہڑ بڑائی ی ہوئی ی حالت میں۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

فائی زہ کے ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

وہ انعم کے لیے بہت فکر مند تھی۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔آپ اندر آئی یں۔۔۔پہلے تھوڑا پانی پی لیں۔۔۔پھر سوچتے"
ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔" وہ ان کا ہمدرد بنتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔مجھے اس نکاح کو ہونے سے"
روکنا ہے۔۔۔وہ انسان نہیں درندہ ہے۔۔۔وہ میری بھتیجی کی زندگی اک بار
پھر تباہ کرنے آیا ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔مدد کریں۔۔۔میرے ساتھ پولس
اسٹیشن چلیں۔۔۔میں آج اس نعمان کو جیل کی ہوا کھلا کر رہوں
گی۔۔۔ سمجھتا کیا ہے یہ شخص۔۔۔فرعون کہیں کا۔۔۔۔"آخری جملے ادا
کرتے وقت اس کا لہجہ آگ برسا رہا تھا۔۔۔

اگر نعمان اس لمحے فائزہ کے سامنے آجاتا۔۔۔تو وہ قتل کر دیتی
اسے۔۔۔وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

اگر ہم پولیس کے چکر میں پڑے۔۔تو دیر ہو جائے گی۔۔پہلے خود وہاں چل کر روکتے ہیں۔۔پھر وہیں پولیس کو بھی بلا لیں گے۔۔۔ایک منٹ رکیں آپ۔۔۔میں ذرا اپنی گاڑی کی چابی لے آؤں۔۔۔" وہ فائزہ کے سامنے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جبکے وہ بیچاری۔۔۔دروازے پر کھڑی۔۔۔روتے ہوئے۔۔اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

وہ پانچ منٹ بعد کمرے سے نکلا۔۔۔"سوری سوری" معذرت کرتے ہوئے۔۔

چابی پتا نہیں کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں۔۔۔" وہ کہتے ہوئے۔۔۔صوفے کے کشن الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ کبھی اس انجان لڑکے کے گھر میں داخل نہ ہوتی۔۔اگر بات اپنی بھتیجی کی زندگی بچانے کی نہ ہوتی۔۔۔۔

جیسے انعم بلال پر خود کو وارنے چلی تھی۔۔۔ویسے ہی وہ خود کو اس پر وار دیتیں۔۔۔اِس قدر شدت سے الفت تھی اپنی بھتیجی سے۔۔۔

وہ تیزی سے اندر داخل ہو کر۔۔۔اس کی چابی ڈھونڈنے میں مدد کرانے لگی۔۔۔۔

اک لمحہ ایسا آیا جب وہ برابر میں کھڑے ہو کر صوفوں پر چابی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔تب۔۔۔زوبیر مسکرانے لگا۔۔۔۔

آخر کار اپنے گھر کی دہلیز پار کرا ہی لی تھی اس لڑکے نے۔۔۔۔

"ملی؟؟۔۔۔" اچانک فائزہ نے محسوس کیا۔۔۔کے وہ اسے ہی تک رہا ہے۔۔۔چہرے کا رخ اس کی جانب کر۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔بے صبری سے استفسار کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔یہ رہی۔۔۔" اس نے لبوں پر بڑی سی مسکان سجائے۔۔۔اپنے ہاتھ میں چابی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کہاں سے ملی؟؟۔۔۔چلو چھوڑو۔۔مل گ ئی یہی شکر ہے۔۔۔اب پلیز جلدی چلو۔۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو گ ئی ہے۔۔۔" وہ یہ کہتی ہوئی ی ۔۔۔ تیزی سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔جب کے زوبیر اس کی پشت تک رہا تھا۔۔۔

پھر ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔

بساط پوری بچھی ہوئی ی ہے۔۔۔رانی کو راجہ کا ہونا ہی ہے۔۔۔پتا نہیں ""
کیوں یہ بیچاری تھک رہی ہے اِن سب میں" ایک دو ثانیوں کے لیے ہی صحیح
۔۔۔اسے ترس آیا تھا فائی زہ کی حالت پر۔۔۔۔

چلو" وہ باہر جا کر پلٹی۔۔۔تو وہ ابھی بھی اپنی جگہ پر۔۔۔چابی کو اپنے ہاتھ "
میں دیکھتے ہوئے۔۔۔نا جانے کن سوچوں میں مگن کھڑا تھا۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔ تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر چل دیا۔۔۔۔

یہ تو شکر ہے۔۔۔کے انعم نے انھیں بتا دیا تھا کے نعمان نے صبح اسے کون سے ریسٹورنٹ بلایا تھا۔۔۔

انھوں نے زوبیر سے اسی ریسٹورنٹ جانے کو کہا۔۔۔۔

پانی پی لیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ہاتھ پاؤں پہلے سے پھولا کر بیٹھ" جائیں گی تو بھتیجی کو کیسے بچائیں گی؟؟؟۔" وہ مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو تھم نہیں رہے تھے۔۔۔۔

ناجانے کیوں مقابل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا فائزہ کا رونا۔۔۔

اگر وہ نعمان کے لیے کام نہ کرتا۔۔۔تو یقینا بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔

زوبیر نے پانی کی بوتل اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"پانی حلق سے نہیں اترئے گا میرے۔۔۔" اس نے پانی کی بوتل سے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹیشو۔۔۔ سارا ماسک رونے کے سبب گیلا ہو رہا ہے آپ کا۔۔۔" اس کا پانی کی بوتل نہ لینا مقابل کو ذرا برا نہ لگا۔۔۔۔ کیونکے کام ہی پھنسانا اور زیادہ سے زیادہ خود میں الجھائے رکھنا تھا۔۔۔۔

نہایت نرمی سے ایک ہاتھ سے ڈرائی یو۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس کے آگے ٹیشو بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" اس نے ٹیشو لے کر۔۔۔ اپنے آنسو پونچھے۔۔۔۔

پھر ہلکا سہ منہ جھکا کر۔۔۔ماسک اتار کر۔۔اپنا پورا چہرہ ٹیشو سے صاف کیا۔۔۔جو آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔

اس کے ہر ایک عمل پر زوبیر کی نظر تھی۔۔۔۔

بیچاری"فائزہ کہاں جانتی تھی۔۔کے کسی کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ی" ہے وہ۔۔۔۔

تھوڑا جلدی۔۔۔"وہ اپنا ماسک سیٹ کرنے کے بعد۔۔۔چہرہ اٹھا کر" سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔جلد بازی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کا دل قابو نہیں آرہا تھا۔۔۔یہ سوچ سوچ کر جان نکل رہی تھی کے انعم بلال کی خاطر موت کے کنویں میں چھلانگ نہ لگا لے۔۔۔۔

جی جی۔۔۔" وہ کہ کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔وہ دانستہ طور پر اسے " لمبے راستے سے لے کر جا رہا تھا۔۔۔وجہ یہ نہیں تھی کے اسے دیر سے پہنچانا تھا۔۔۔وجہ یہ تھی کے اسے اپنے زیادہ دیر قریب رکھنا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کیک کٹنے کے بعد۔۔۔کیمرہ مین دونوں باپ بیٹے کی تصاویر بنانے لگا۔۔۔۔

آپ بھی آجائیں میم۔۔۔تاکے فیملی فوٹو کمپلیٹ ہو سکے۔۔۔"کیمرہ"
مین نے گردن موڑ کر انعم کی جانب دیکھ۔۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

"واو۔۔۔ عرشمان کی فیملی فوٹو۔۔۔ شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔آپ نے آج عرشمان کا
ڈریم پورا کر دیا۔۔۔آئی لو یو۔۔اب عرشمان اچھے بچوں کی طرح دوائی ی
کھائے گا۔۔۔اور آپ کو بالکل بھی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔"فیملی فوٹو کا نام
سنتے ہی جہاں انعم و نعمان عجیب سی کیفیت و کچھاؤ میں گرفتار
ہوئے۔۔۔وہیں۔۔۔ عرشمان پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔

"فیملی فوٹو؟؟؟"لفظ فیملی۔۔۔سننے میں جتنا عام۔۔۔۔نہ ملنے والوں کے لیے
اتنا ہی خاص۔۔۔۔

وہ دونوں ہی زیرِ لب دوہرانے لگے۔۔۔۔

بہت سے جذبات بکھر گ ئی ے تھے۔۔۔اس ایک لفظ کے سبب۔۔۔

آنکھوں میں شور برپا تھا۔۔ مگر لب خاموش تماشائی تھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو اعتراضی واحتجاجی نگاہوں سے تک ہی رہے تھے۔۔۔۔کے مولوی صاحب سامنے سے آتے نظر آئے۔۔۔۔

اس لمحے انعم کا دل بند ہونے کو تھا۔۔۔یقین نہ آیا۔۔۔واقعی اپنی عزت کے ساتھ کھیلنے والے کو۔۔۔اپنا آپ سونپ رہی ہے۔۔۔

پر کرنا تو تھا۔۔۔ورنہ وہ ظالم کس حد تک جا سکتا ہے وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

پہلے نکاح ہو جائے۔۔۔۔پھر فوٹو بنالینا۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں" کیمرہ مین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کہا۔۔۔پھر فوٹو بنالینا۔۔۔۔ورنہ کہ تو یہ بھی سکتا تھا۔۔۔کے پھر فیملی فوٹو بنا لینا۔۔۔۔۔ فیملی کا لفظ اسکی جان پر بہت بھاری تھا۔۔۔۔

ہمیشہ سے اِس فیملی لفظ کے ساتھ ایک حسینہ کا خواب جوڑا تھا۔۔۔۔ فیملی اس حسینہ کے بغیر کیسے ممکن؟؟۔۔۔۔

مگر آج نکاح تھا۔۔۔۔وہ مانے یا نہ مانے۔۔۔۔اس کی ن ئ ی فیملی بننے جارہی تھی۔۔ جس میں وہ حسینہ اب دور دور تک نہ تھی۔۔۔۔

وہ صرف اب خوابوں میں تھی۔۔۔خیالوں میں تھی۔۔۔۔سامنے نہ تھی۔۔۔سامنے تواس کی پرچھائی ی کھڑی تھی۔۔۔

کب سوچا تھاایک دن ایسا بھی دیکھے گازندگی میں۔۔۔جب اپنی محبوبہ کی چھوٹی بہن سے نکاح میں بندھے گا۔۔۔۔

وہ پتھر کی بنے کھڑی تھی۔۔۔۔لگا جیسے سانس نہیں آئے گا۔۔۔

ناممکن سہ لگ رہا تھاسب کچھ۔۔۔۔مگر سچ تھا۔۔۔۔

جو کبھی خوابوں وخیالوں میں بھی نہ گزرا تھاوہ آج ہونے جارہا تھا۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔"مولوی صاحب صوفے پر بیٹھ گ ئی ے"
تھے۔۔۔سارے ملازمین ارد گرد جمع تھے۔۔۔۔

نہ لڑکا نہ لڑکی۔۔۔دونوں کی ہی جانب سے کوئی ی رشتے
دار۔۔۔پڑوسی۔۔۔یا دوست شامل نہ تھا۔۔۔۔

اس نکاح کے گواہ اس کے سارے خاص ملازمین بن رہے تھے۔۔۔جن
میں یوسف صاحب بھی شامل تھے۔۔۔

نعمان و مولوی صاحب آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔۔۔جبکے انعم ابھی
بھی بے یقینی و اضطرابی کیفیت میں اپنی جگہ بت بنے کھڑی تھی۔۔۔

جسے دیکھ کر بھی اذیت ہو۔۔۔اسے زندگی بھر کا ساتھی بنانے جا رہی تھی وہ۔۔۔کیسے نارمل ہوتی بھلا؟؟۔۔۔

نعمان سے بالکل لگ کر عرشمان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

عرشمان کو اس کے والد نے یہی بتایا تھا۔۔۔کے اس کے والدین کے درمیان ۔۔۔اس کے پیدا ہونے کے بعد۔۔۔لڑائی جھگڑوں کے سبب ایک طلاق واقع ہو گئی تھی۔۔۔اب دوبارا نکاح کر رہے تھے۔۔۔۔تا کے پھر سے ساتھ رہ سکیں۔۔۔۔۔

عرشمان کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔۔اس کے والدین پھر سے ایک ہونے جا رہے تھے۔۔۔۔

اب اسے اپنی ماں ہمیشہ کے لئے ملنے والی تھی۔۔۔۔

نعمان نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔۔وہاں آنے کی دعوت دی۔۔۔

وہ پھر بھی منجمد کھڑی رہی۔۔۔

تن و من دونوں جیسے احتجاج کر رہے تھے۔۔۔۔اسے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

دل راہ فرار اختیار کرنے کے لیے بے چین تھا۔۔۔

بھلا عزت چھیننے والا بھی محافظ بن سکتا ہے؟؟۔۔وہ یہ سوچ کر رونے لگی۔۔۔اب آنسوؤں پر مزید قابو نہ رہا۔۔۔

اس کے موٹے موٹے آنسو موتی بن بن کر۔۔۔ قالین پر گر رہے تھے۔۔۔۔

مقابل اسے منجمد کھڑا دیکھ۔۔۔اپنی جگہ سے برہمی سے اٹھا۔۔۔۔

چلو"اس کا نازک ہاتھ مضبوطی سے تھام کر۔۔۔۔اسے صوفے کی جانب" لانے لگا۔۔۔

وہ صرف اس خوبرو نوجوان کا تھاما ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ان ہاتھوں کے لمس کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔اسے شدید جھنجھلاہٹ ہونے لگی۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ جھنجھلاتے ہوئے آزاد کرانا چاہتی تھی۔۔۔مگر کرا نہ سکی۔۔۔مقابل کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ صوفے پر لے کر بیٹھا۔۔۔۔

مولوی صاحب و دیگر لوگ پہلی بار ایسا جوڑا دیکھ رہے تھے جو نکاح کے وقت کالے لباس میں ملبوس تھا۔۔۔۔

نعمان کے چہرے پر کر خنگی کا راج تھا۔۔۔جبکے انعم بھیگی پلکوں کو جھکائے۔۔۔اپنے آنسوؤں کو ماتم کا گواہ بنا رہی تھی۔۔۔

اس کا پورا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے جسم سے جان جدا ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس لمحے اسے بلال کا خیال آیا۔۔۔۔

اِس حسین لمحے کو وہ بلال کے ساتھ لال شرارے میں ملبوس ہو کر جینا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی دولہن بننا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے نکاح میں بندھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے نام کی مہندی لگانا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے؟؟"اس کا دل چاہا۔۔۔۔کے کہیں غائب" ہو جائے۔۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

بولو بیٹا"مولوی صاحب نے نرمی سے کہا۔۔۔۔"

انعم۔۔ہاں بولو۔۔۔اگر اپنے پیاروں کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو۔۔۔"وہ ہاں" نہیں بول رہی تھی۔۔۔جس کے سبب وہاں موجود اس کے ملازمین الجھی نگاہ سے تک رہے تھے۔۔۔

اسے اپنا آپ تماشہ بنتا محسوس ہوا۔۔۔جس پر جز بز ہو کر۔۔۔اس نے آہستگی سے اپنا چہرہ اس کے کان کے پاس لا کر۔۔۔سرگوشی والے انداز میں دھمکی دی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔قبول۔۔قبول ہے۔۔۔" وہ ہی جانتی ہے کتنی مشکل سے یہ لفظ "
ادا کیے تھے۔۔۔۔

کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہیں؟؟" وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جس نے بند "
کمرے میں عزت لوٹنے کے بعد۔۔۔۔خود ہی معاشرے کے سامنے عزت
کی چادر سر پر اوڑھائی ی تھی۔۔۔۔

جب مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔۔۔تو وہ اضطرابی کیفیت میں مبتلا
ہوا۔۔۔۔

اس کی روح آج بھی رخسار کی چاہ میں دربدری کی خاک چھان رہی تھی۔۔۔

کبھی اس کے علاوہ کسی کو اپنی دولہن بنانے کا تصور بھی نہ کیا تھا۔۔۔۔

بہت مشکل تھا اس کی جگہ کسی اور کو دینا۔۔۔

مولوی صاحب پریشان ہو کر دوبارا پوچھنے لگے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ مجھے اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔ "آخری" جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں شدتِ رنج کے سبب بند کر لی تھیں۔۔۔

ایک آنسو کا قطرہ بند آنکھ سے بہا۔۔۔ جو پلک پر آ ٹھہرا۔۔۔

یقین نہ آیا۔۔۔ اپنا آپ اس لڑکی کو سونپ چکا ہے۔۔۔

نکاح منعقد ہوتے ہی۔۔۔وہ کھڑا ہوا۔۔۔سب اسے ہاتھ ملا کر مبارکباد دینے لگے۔۔۔

پرکس forehead فوٹو گرافر فوراً آگے آکر بولا۔۔۔"سر۔۔۔۔ "کریں۔۔۔تاکے میں پوس بنا سکوں۔۔۔

وہ حسین گڑیا تو سکتے میں بیٹھی تھی۔۔۔یقین کرنا محال تھا۔۔۔کے اب اپنے دشمنِ جاں کے نکاح میں ہے۔۔۔۔

وہ تو اس کی آپی کا دولہا تھا۔۔۔پھر اس کا کیسے بن گیا۔۔۔

واقعی یہ قسمت کے انوکھے کھیل ہیں۔۔۔کون۔۔۔کہاں۔۔کس کے لیے بنا ہے۔۔۔یہ کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔۔

ابھی وہ سکتے میں ہی تھی۔۔۔کے نعمان نے جھک کر۔۔۔اس کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

اس کے گرم لمس پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

ابھی سمجھ پاتی۔۔۔کے کیا چل رہا ہے۔۔۔کے اِس سے قبل ہی۔۔۔اس وجیہہ شخص نے اس کی روشن پیشانی پر اپنے ہونٹ مَس کیے۔۔۔۔

پورے جسم میں کراہت کا احساس شدت سے جنم لے چکا تھا۔۔۔

مقابل صرف پوس بنوا رہا تھا۔۔۔بوسہ نہ لیا۔۔۔۔۔

ہونٹ مس ضرور تھے۔۔۔ مگر جھجھک نہ تھی۔۔۔۔

چاہتا تو بوسہ لے سکتا تھا۔۔۔اب شوہر تھا اس کا۔۔۔ لیکن نہ کیا۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی اپنی پیشانی پر محسوس کر۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔

اپنی قمیض کے دامن کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔۔

ابھی تو شروعات ہے۔۔۔پوری رات باقی ہے ابھی۔۔۔یہ سوچ کر ہی جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیسے کٹے گی پہلی رات۔۔۔یہی سوچتے ہوئے۔۔۔اس کی حالت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ غیر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

گر بس میں ہو تو فنا کر لے اپنی ذات۔۔۔ مگر اس ستمگر کو اپنا آپ نہ سونپے۔۔۔۔

مقابل نے اپنے ہونٹ دور کیے۔۔۔ تو نظریں ملیں۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں شدید کرب کے سبب سرخ نظر آئی یں۔۔

جبکے مقابل کی سیاہ آنکھوں میں۔۔۔ کوئی ی وفا نہ تھی۔۔۔ کوئی ی محبت نہ تھی۔۔۔ کوئی ی وعدہ نہ تھا۔۔۔ کوئی ی خوشی نہ تھی۔۔۔

ہر جذبے سے جیسے عاری ہوں وہ سیاہ آنکھیں۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو دو تین ثانیوں تک۔۔۔دیکھتے رہے۔۔۔۔

پھر نعمان آنکھیں جھکا کر۔۔فوراسیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

زبردست۔۔۔بہت خوبصورت کپل ہے آپ کا۔۔۔۔سراب فیملی فوٹو" ہو جائے۔۔۔۔۔۔"کیمرہ مین واحد نہیں تھا جس کی آنکھیں اس حسین جوڑے کو دیکھ ستائی شی ہوں۔۔۔۔

وہ دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے ایک ساتھ۔۔۔۔

تھی وہیں انعم کے چہرے پر بھولا پن maturity نعمان کے چہرے پر

۔۔۔۔

کیمرہ مین کی بات سنتے ہی۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اور انعم کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔پھر عرشمان کو اپنی گود میں بیٹھالیا۔۔۔۔اب ان کی فیملی کمپلیٹ تھی۔۔۔کم از کم لوگوں کی نظر میں۔۔۔۔

"اب آپ دونوں بچے کے گال پر چومیں۔۔وہ بھی ایک ساتھ۔۔۔"کیمرہ مین کے کہتے ہی عرشمان شرما کر منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

اس کی شرمیلی ادا وہاں موجود ہر شخص کو ہنسنے پر مجبور کر گ ئی تھی۔۔۔۔سوائے اس کی ماں کے۔۔۔وہ تو اپنے ہی غموں میں ڈوبی ۔۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

"کیا واقعی میں نے نعمان ولید سے شادی کرلی؟؟۔۔۔کیا واقعی جس کا میں چہرہ تک دیکھنا پسند نہ کرؤں۔۔۔اسے زندگی بھر کا مسافر بنا بیٹھی

ہوں۔۔۔جب بلال جیل سے باہر آئے گا۔۔تو میں کیا جواب دوں گی اسے۔۔۔"وہ دل ہی دل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

اپنی محبت کو آج زندگی بھر کے لیے کھو دیا تھا اس نے۔۔۔

میم۔۔۔"کمیرہ مین کے مخاطب کرنے پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔"

کس کریں عرشمان کو۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔انعم نے احتجاجی نگاہوں سے نعمان کو دیکھا۔۔۔

وہ صرف اپنے محبوب کو نعمان کے چنگل سے آزاد کرانے کی قیمت ادا کر رہی تھی۔۔۔اس دشمن جاں کے بیٹے پر محبت نچھاور کرنے کا کوئی ی مقصد نہ تھا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔"نعمان نے فورس نہ کیا۔۔۔اس کی آنکھوں کی زبان سمجھتے" ہوئے۔۔۔کیمرہ مین کو انکار کر دیا۔۔۔

مگر سر۔۔۔یہ لمحے بہت خاص ہیں۔۔۔جب آپ بعد میں ان تصاویر کو" دیکھیں گے۔۔۔۔تو۔۔۔۔یاد کریں گے۔۔۔"کیمرہ مین مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے یاد رکھنا نہیں۔۔۔اور ان دونوں ماں بیٹے کو یاد رکھنے کے لیے ان" تصاویر کی ضرورت نہیں۔۔۔پھر کس کے لیے بنواؤں۔۔۔۔چھوڑ دو۔۔۔"وہ سنجیدگی انکار کرتا۔۔۔اسے آنکھوں کے اشارے سے جانے کا کہنے لگا۔۔۔

وہ بار بار سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔"چلو عرشمان کیک کاٹتے ہیں۔۔۔"آج بھی اس کی سالگرہ بغیر اس کی ماں کے سیلیبریٹ ہو گی ۔۔۔یہ سوچ کر ہی وہ اداس ہو رہا تھا۔۔۔

"مام نہیں آئیں گی؟؟۔۔۔کیا انھیں برا لگ گیا عرشمان کا ان کے پاس سونا؟؟۔۔۔عرشمان کو ایسا کیوں لگتا ہے۔۔وہ پسند نہیں کرتیں"وہ صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔اداسی بھرے لہجے میں پے در پے سوالات کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا آخری جملہ سن۔۔۔نعمان رنجیدہ ہو گیا۔۔۔

وہ زبردستی قریب لا سکتا ہے۔۔۔ مگر محبت کیسے کرائے؟؟؟۔۔۔دل پر قابض کیسے ہو؟؟؟۔۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔۔

وہ کرتی ہیں۔۔۔بس بیمار ہیں۔۔۔۔اس لیے تھوڑا چڑچڑا پن" ہے۔۔۔جب ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔تو دیکھنا سب سے زیادہ آپ کو ہی پیار کریں گی۔۔۔۔" وہ اس کے قد کے مطابق بیٹھ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے ۔۔۔پھر ایک بار امید بندھانے لگا۔۔۔وہ امید۔۔ جس پر وہ خود بھی کبھی یقین نہ کرئے۔۔۔۔

وہ نہیں کریں گی۔۔۔" وہ اپنے دونوں ننھے ہاتھ سینے پر منہ پھولا کر" باندھتے ہوئے۔۔۔ برہمی سے بولا۔۔۔۔

چھوڑو ناں لٹل چیمپئن۔۔۔۔ہم کافی ہیں ایک دوسرے کے"
لیے۔۔۔ہمیں کسی تیسرے کی کیا ضرورت؟؟۔۔۔ویسے بھی تمھاری مام
مجھے اتنی خاص پسند نہیں۔۔۔۔نارمل قد۔۔۔کمزور سہ جسم۔۔۔رنگ بھی
کچھ زیادہ ہی سفید ہے۔۔۔اور آنکھیں۔۔۔۔"وہ بلیک پینٹ کوٹ میں
ملبوس حسین نوجوان۔۔۔دانستہ طور پر اس کی ماں کی برائی ی۔۔اس کے
سامنے ہی منہ بسورتے ہوئے کرنے لگا۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے پیچھے سے آواز آئی ی۔۔۔

"کیا خرابی ہے میری آنکھوں میں؟؟۔۔۔"نعمان تو فقط عرشمان کو اکسا رہا
تھا۔۔۔کیا خبر تھی۔۔۔۔سن وہ دشمنِ جاں لے گی۔۔۔۔

مام۔۔۔"کہاں کا غصہ۔۔۔کون سی ناراضگی۔۔۔اپنی ماں کو دیکھتے"
ہی۔۔۔وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے اس کی جانب
دوڑا۔۔۔۔

افف۔۔۔کاش تم نہ آتیں۔۔۔۔میں اپنے دل و ضمیر کو کہ دیتا۔۔میں"
نے کوشش کی۔۔۔وہ نہ آئی ی تو کیا کرؤں۔۔۔پر تم تو واقعی چلی
آئی یں۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے۔۔ گردن
موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا۔۔

وہ سامنے کھڑی تھی۔۔۔کالے رنگ کے سادے سے سوٹ میں۔۔۔

اس نے دوپہر والے ہی کپڑے پہن رکھے تھے۔۔۔۔

اس کی ہونے والی دولہن نے اپنی گرے رنگ خوبصورت ودل نشین آنکھوں کو سیاہ کاجل کی جگہ سرخی ونشیلے پن کے زیوار سے آراستہ کرر کھا تھا۔۔۔

اس نے بلش آن نہیں لگایا تھا اپنے گالوں پر۔۔اس کا ذاتی حسن ہی قیامت برپا کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔شدید رونے کے سبب۔۔۔سفید چہرہ سرخ رنگ جھلکارہا تھا۔۔۔۔سرخ۔۔بالکل گلاب جیسا۔۔۔

اس کے ہونٹ خشک ہورہے تھے۔۔۔لپ۔اسٹک لگانے تک کی کوئی ی زحمت نہ کی تھی۔۔۔۔۔

دولہنوں والا کوئی ی سنگھار دور دور تک نہ تھا۔۔۔۔جیسی سادہ گ ئی تھی ویسی ہی لوٹی تھی۔۔۔لیکن پھر بھی آنکھوں کو اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

ایک نگاہ بھر کر اسے سر تا پاؤں دیکھا۔۔۔پھر واپس منہ سیدھا کر۔۔۔منہ ہی منہ بڑبڑاتا۔۔۔کھڑا ہوا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔۔آپ آگ ئی یں۔۔۔عرشمان کو لگا تھا آپ نہیں آئی یں" گی۔۔۔" وہ ننھا شہزادہ اپنی خوشی میں مسرور۔۔۔اس کے پاؤں سے چمٹ کر۔۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

میں آگ ئی۔۔۔اب پلیز بلال کو اپنی گندی سیاست سے دور" کر دو۔۔۔پلیز اسے چھڑوا دو۔۔۔"اس لڑکی نے اس بار عرشمان کو خود سے دور نہ ہٹایا۔۔۔۔

اپنا آپ بلال پر قربان کرنے چلی آئی ی تھی وہ۔۔۔

وہ واقف تھی اگر وہ بلال کو کسی طرح بچا بھی لے۔۔تو نعمان پھر نئی ے راستے سے اسے تکلیف پہچانے کی کوشش کرئے گا۔۔۔۔اگر اس راستے سے بھی کامیاب نہ ہوا تو تیسرے راستے سے سعی کرئے گا۔۔۔ مگر پیچھا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

اپنے پیاروں کو تکلیف واذیت و نعمان جیسے درندے سے بچانے کے لے۔۔۔وہ آگ ئی تھی۔۔۔

صرف جان ہی تو تھی جسم میں۔۔۔روح تو بہت پہلے ہی ظالم نے ماردی تھی۔۔

وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی۔۔۔جو اپنی حفاظت کا ذمہ اسے سونپ رہی تھی ۔۔جو پہلے ہی اس کی عزت کو تار تار کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کا جملہ۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ سلگا گیا۔۔۔

وہ حسین گڑیا بلال کے لیے قربان ہونے آئی ی تھی۔۔۔مقابل کیسے نہ جلتا؟؟۔۔۔۔

پہلے کیک کاٹ لیتے ہیں۔۔۔جب تک مولوی صاحب بھی آجائی یں" گے۔۔۔" وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے سن کر بھی اَن سنی کرتا۔۔۔پلٹ کر چل دیا۔۔۔۔

مام۔۔۔ چلیں۔۔۔" عرشمان فوراہی اس کی انگلی کھینچنے لگا۔۔۔وہ بہت "
ایکسائی ٹڈ نظر آرہا تھا۔۔۔۔

انعم نہایت مجبوری کے عالم میں وہاں کھڑی تھی۔۔۔۔
عرشمان کے انگلی کھینچنے پر۔۔۔۔اسے نعمان کا خود سے زبردستی کرنا یاد آنے
لگا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔اپنی انگلی اس کے ننھے ہاتھ
سے پیچھے کی جانب کھینچ کر آزاد کرائی ی۔۔۔

مام نہیں ہوں میں تمھاری۔۔۔ تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتا؟؟۔۔۔" وہ "
بہت مشکل سے ضبط کرئے کھڑی تھی۔۔۔ لیکن پرانے درد بھرے لمحات

یاد آتے ہی۔۔۔اس کا صبر کا باندھ ٹوٹ گیا۔۔۔وہ سختی سے چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

اپنی بے بسی کے سبب جو غصہ لاوے کی طرح جسم میں ابل رہا تھا۔۔۔وہ بیچارے ننھے عرشمان پر نکلنے لگا۔۔۔۔

اس کی سخت مزاجی نے وہاں موجود کیمرامین و ملازمین کو۔۔۔اس کی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

نعمان اس لمحے کیک پر کینڈلز سجا رہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی کینڈل کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔وہ کینڈل موم سے بنی ہونے کے سبب۔۔۔اس کے غصے کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے۔۔۔ٹوٹ گ ئی۔۔۔۔

بہت مشکل تھااس وقت خود کو روکنا۔۔۔مگر وہ ماں تھی عرشمان کی۔۔۔حق تھااس کا۔۔۔وہ ڈانٹ سکتی تھی۔۔۔یہی سوچ کر۔۔۔خود کو سمجھانے لگا۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے کبھی بلند آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔۔۔جبکے وہ سب کے سامنے اس ننھی جان پر چیخ رہی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔انعم۔۔۔اوکے۔۔۔" وہ اپنا سہ منہ لے کر۔۔۔۔آہستگی سے" جواب دہ ہوا۔۔۔

میں نے تو کہا تھا۔۔۔اچھی نہیں ہیں تمھاری مام۔۔۔دیکھو کیسے چیخ رہی"
ہیں تم پر وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔۔اب بھی وقت ہے۔۔سوچ
لو۔۔۔ہم دونوں کافی ہیں ایک دوسرے کے لیے۔۔۔ہمیں کسی تیسرے
کی ضرورت نہیں۔۔۔مجھے پتا ہے تمھیں برا لگا ہے۔۔۔تم چاہو
تو۔۔۔"نعمان ہاتھ میں پکڑی ی کینڈل کو غصے سے لال قالین پر پھینک
کر۔۔۔۔ان دونوں کی جانب آیا۔۔۔

وہ پڑھ سکتا تھا اپنے بیٹے کے مایوس چہرے کو۔۔۔

اس گرے آنکھوں والی لڑکی کے سامنے ہی۔۔۔اپنے بیٹے کے ریشمی و سلکی
کالے بالوں کو۔۔۔ہاتھ سے سہلاتے ہوئے۔۔۔سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

انعم اسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹے زبردستی گھسٹ رہے تھے اسے اپنی زندگی میں۔۔۔۔اس پر ستم اعلی ستم۔۔۔۔وہ ظالم منہ پر آکر۔۔۔ایسے برا بھلا کہ رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ مرئے جارہی ہے ان کی زندگیوں میں داخل ہونے کے لیے۔۔۔۔

وہی جانتی تھی۔۔۔۔کیسے اپنے آنسوؤں کو روکے کھڑی ہے۔۔۔۔

رونا نہیں چاہتی تھی اس کے سامنے۔۔۔کے وہ خوش ہو کر اپنی جیت منائے۔۔۔

یقیناً اس ستمگر کا خون بڑھتا ہو گا اسے دکھی دیکھ کر۔۔۔۔

ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی ی تھی۔۔۔کے ننھا شہزداہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

برا نہیں لگا۔۔۔بس عادت نہیں عرشمان کو۔۔۔۔کے کوئی ی ڈانٹے اور "عرشمان سنے۔۔۔باقی بچوں کی مام بھی انھیں ڈانٹتی ہیں۔۔۔ عرشمان نے دیکھا ہے یوٹیوب ویڈیوز میں۔۔۔۔اب مام آگ ئی یں ہیں۔۔۔تو عرشمان "کو عادت بھی ہو جائے گی۔۔۔

اس کی میٹھی زبان و محبت بھرے لہجے سے کوئی ی کیسے اپنا دل بچائے۔۔۔۔

اف۔۔۔وہ ننھا باتیں کرتا ہے۔۔۔انعم کو گمان ہوا۔۔ جیسے ڈائی ریکٹ دل پہ وار کرتا ہے۔۔۔۔

اس نے غصہ اِس لیے تو نہ دیکھایا تھا کے مقابل عادت ڈال لے۔۔۔وہ تو دور رکھنا چاہتی تھی خود سے۔۔۔۔

مگر کیسے رکھے ؟؟۔۔۔جب وہ تلخی وڈپٹ کو بھی عادت بنانے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔۔

جتنی چاہ اس لڑکی کو اس سے دور رہنے کی تھی۔۔۔اس سے کہیں گنا زیادہ چاہ اس بچے کو اپنی ماں کے پاس رہنے کی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ڈال لو آج سے عادت پھر۔۔۔۔کیونکے ان محترمہ نے تو ایسے ہی بے موقع محل چیخنا ہے۔۔۔۔"اس نے مقابل کھڑی اس لڑکی کی جانب دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔ٹکا کر ذلیل کیا۔۔

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں یاد دلا رہا تھا کہ وہ اسی کی سالگرہ میں کھڑے ہو کر ۔۔۔اس پر چیخ رہی ہے۔۔۔وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

پھر نعمان نے آنکھیں جھکا لیں۔۔۔۔

اپنے بیٹے کو لے کر۔۔۔سامنے ٹیبل پر سجے۔۔۔بڑے سے چاکلیٹی کیک کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

انعم۔۔۔آؤ ناں۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے ایک قدم نہ "
ہلی۔۔۔جیسے پتھر کی بنے کھڑی ہو۔۔۔۔

knife نعمان نے اسے گود میں لے کر۔۔۔اس کے ننھے ہاتھ میں پکڑائی ی۔۔۔تو وہ بجائے کیک کاٹنے کے۔۔۔اپنی ماں کو منتی انداز میں بلانے لگا۔۔۔۔

وہ نہیں آئی یں گی۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" وہ واقف تھا۔۔۔ کبھی شامل نہ ہو گی"
۔۔۔چاہے عرشمان منتیں کرتے کرتے اپنا گلا ہی خشک کیوں نہ
کرلے۔۔۔وہ ذرا ترس نہ کھائے گی۔۔۔۔

وہ یہاں اپنے بیٹے کی خوشی میں شریک ہونے تھوڑی آئی ی۔۔۔وہ تو اپنے عاشق کو اس کے چنگل سے آزاد کرانے کی قیمت ادا کرنے آئی ی ہے۔۔۔۔

پر کسے فرق پڑتا تھا۔۔کے کیوں آئی ی؟۔۔۔

آئی ی۔۔۔۔یہ کافی تھا۔۔۔اس کا شامل ہونا ہی ضروری تھا فقط۔۔۔۔۔

"پلیز انعم۔۔۔ تھوڑا قریب ہی آجاؤ۔۔۔۔"نعمان کے سمجھانے کے باوجود بھی وہ اپنی ماں سے ضد کرنا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

"عرشمان۔۔۔زیادہ ضد مت کرؤ۔۔۔آپ کے پریشرائز کرنے سے ان کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔۔"اس نے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ خاموش ہو کر۔۔۔اپنے والد کو اداس نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

اپنی ماں پاس ہو کر بھی بہت دور لگی اسے۔۔۔۔

چیر۔اپ۔۔۔ایسے لٹکا ہوا منہ اچھا نہیں لگتا مجھے اپنے لٹل چیمپئن" کا۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔عرشمان کو محبت بھری نظروں سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔"اپنے والد کی بات سن۔۔۔وہ فورا مسکرایا۔۔۔۔"

گڈ۔۔۔اب چارجنگ فل محسوس ہو رہی ہے۔۔۔"اس کے گال کو نرمی" سے چومتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

انعم کو عجیب نہ لگا۔۔۔کے عرشمان کی سالگرہ پر سوائے نعمان اور اس کے ملازمین کے وہاں کوئی ی نہ تھا۔۔۔

وہ واقف تھی نعمان دنیا سے چھپا کر رکھتا ہے اسے۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔ پھر یہ سوچ کر طنزیہ مسکرا دی۔۔۔ کے لاکھ اپنا بیٹا کہے۔۔۔ جانتا ہے۔۔۔۔ کے گناہ ہے۔۔۔ اور اپنا گناہ کون ظاہر کرتا ہے دنیا کے سامنے۔۔۔۔

اور یہ جو اپنا بیٹا بیٹا کر رہا ہے۔۔۔ اس کے پیچھے بھی کوئی ی مفاد ہو گا ظالم کا۔۔۔

وہ دل جلی۔۔۔ کڑتی رہی۔۔۔۔ مگر ستمگر کے سامنے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے کھڑی رہی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہیں دوسری جانب۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم" وہ دروازہ نوک ہونے کی آواز پر۔۔۔صوفے سے سستی سے" انگڑائی لیتا۔۔۔اٹھ کر دروازے کی جانب آیا۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔منہ کھول کر بڑی سی جمائی لی۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔سامنے فائزہ کو کھڑا پا کر۔۔۔تیزی سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔آپ اس وقت؟؟۔۔۔"کمال کا اداکار تھا وہ۔۔۔۔۔وہ" کیسے نہیں جانتا ہو گا کے وہ کیوں آئی ہے۔۔۔مگر پھر بھی انجان بن کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ پچھلی بار کی طرح کالے رنگ کی چادر میں خود کو ڈھاکے ہوئے تھی۔۔۔چہرے پر ماسک لگا تھا۔۔۔

اس کے سوال کرتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔۔

سوری۔۔بیٹا میں تمھیں پھر سے پریشان کرنے آگ ئی یں ہوں۔۔۔مگر ”۔۔۔میری بھتیجی بہت مشکل میں ہے۔۔۔۔اسے نعمان ولید نامی لڑکا بہت تنگ کر رہا ہے کچھ وقت سے۔۔۔وہ بہت امیر ہے۔۔۔اس نے میری بھتیجی کو بلیک میل کر کے اپنے پاس بلایا ہے شادی کرنے کے لیے۔۔۔میں اسے روکتی رہ گ ئی۔۔۔ مگر وہ نہ رکی۔۔۔وہ نیچے کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر چلی گ ئی۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کرؤں۔۔۔۔پلیز۔۔۔میری مدد کر دو۔۔۔“ وہ ہڑ بڑائی ی ہوئی ی حالت میں۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

فائزہ کے ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

وہ انعم کے لیے بہت فکر مند تھی۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔آپ اندر آئیں۔۔۔پہلے تھوڑا پانی پی لیں۔۔۔پھر سوچتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔" وہ ان کا ہمدرد بنتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں۔۔۔وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔مجھے اس نکاح کو ہونے سے روکنا ہے۔۔۔وہ انسان نہیں درندہ ہے۔۔۔وہ میری بھتیجی کی زندگی اک بار پھر تباہ کرنے آیا ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔مدد کریں۔۔۔میرے ساتھ پولس اسٹیشن چلیں۔۔۔میں آج اس نعمان کو جیل کی ہوا کھلا کر رہوں گی۔۔۔ سمجھتا کیا ہے یہ شخص۔۔۔فرعون کہیں کا۔۔۔۔" آخری جملے ادا کرتے وقت اس کا لہجہ آگ برسا رہا تھا۔۔۔

اگر نعمان اس لمحے فائی زہ کے سامنے آجاتا۔۔۔تو وہ قتل کر دیتی اسے۔۔۔وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

اگر ہم پولیس کے چکر میں پڑے۔۔تو دیر ہو جائے گی۔۔پہلے خود وہاں چل کر روکتے ہیں۔۔پھر وہیں پولیس کو بھی بلا لیں گے۔۔۔ایک منٹ رکیں آپ۔۔۔میں ذرا اپنی گاڑی کی چابی لے آؤں۔۔۔" وہ فائی زہ کے سامنے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جبکے وہ بیچاری۔۔۔دروازے پر کھڑی۔۔۔روتے ہوئے۔۔اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

وہ پانچ منٹ بعد کمرے سے نکلا۔۔۔"سوری سوری" معذرت کرتے ہوئے۔۔

چابی پتا نہیں کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں۔۔۔" وہ کہتے ہوئے۔۔۔صوفے کے کشن الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ کبھی اس انجان لڑکے کے گھر میں داخل نہ ہوتی۔۔اگر بات اپنی بھتیجی کی زندگی بچانے کی نہ ہوتی۔۔۔۔

جیسے انعم بلال پر خود کو وارنے چلی تھی۔۔۔ویسے ہی وہ خود کو اس پر وار دیتیں۔۔۔اِس قدر شدت سے الفت تھی اپنی بھتیجی سے۔۔۔

وہ تیزی سے اندر داخل ہو کر۔۔۔اس کی چابی ڈھونڈنے میں مدد کرانے لگی۔۔۔۔

اک لمحہ ایسا آیا جب وہ برابر میں کھڑے ہو کر صوفوں پر چابی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔تب۔۔۔زوبیر مسکرانے لگا۔۔۔۔

آخر کار اپنے گھر کی دہلیز پار کرا ہی لی تھی اس لڑکے نے۔۔۔۔

ملی؟؟۔۔۔"اچانک فائزہ نے محسوس کیا۔۔۔کے وہ اسے ہی تک رہا" ہے۔۔۔چہرے کا رخ اس کی جانب کر۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔بے صبری سے استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ رہی۔۔۔"اس نے لبوں پر بڑی سی مسکان سجائے۔۔۔اپنے" ہاتھ میں چابی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کہاں سے ملی؟؟۔۔۔چلو چھوڑو۔۔مل گ ئی یہی شکر ہے۔۔۔اب پلیز" جلدی چلو۔۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو گ ئی ہے۔۔۔"وہ یہ کہتی ہوئی ی ۔۔۔تیزی سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔جب کے زوبیر اس کی پشت تک رہا تھا۔۔۔

پھر ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔

بساط پوری بچھی ہوئی ی ہے۔۔۔رانی کو راجہ کا ہونا ہی ہے۔۔۔پتا نہیں"""" کیوں یہ بیچاری تھک رہی ہے اِن سب میں"ایک دو ثانیوں کے لیے ہی صحیح ۔۔۔اسے ترس آیا تھا فائی زہ کی حالت پر۔۔۔۔

چلو" وہ باہر جا کر پلٹی۔۔۔تو وہ ابھی بھی اپنی جگہ پر۔۔۔چابی کو اپنے ہاتھ"
میں دیکھتے ہوئے۔۔۔نا جانے کن سوچوں میں مگن کھڑا تھا۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔ تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر چل دیا۔۔۔۔

یہ تو شکر ہے۔۔۔کے انعم نے انھیں بتا دیا تھا کے نعمان نے صبح اسے کون
سے ریسٹورنٹ بلایا تھا۔۔۔

انھوں نے زوبیر سے اسی ریسٹورنٹ جانے کو کہا۔۔۔۔

پانی پی لیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ہاتھ پاؤں پہلے سے پھولا کر بیٹھ" جائیں گی تو بھتیجی کو کیسے بچائیں گی؟؟؟۔" وہ مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو تھم نہیں رہے تھے۔۔۔۔

ناجانے کیوں مقابل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا فائزہ کا رونا۔۔۔

اگر وہ نعمان کے لیے کام نہ کرتا۔۔۔تو یقینا بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔

زوبیر نے پانی کی بوتل اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

پانی حلق سے نہیں اترے گا میرے۔۔۔" اس نے پانی کی بوتل سے منہ" پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹیشو۔۔۔سارا ماسک رونے کے سبب گیلا ہو رہا ہے آپ کا۔۔۔"اس کا"
پانی کی بوتل نہ لینا مقابل کو ذرا برا نہ لگا۔۔۔۔کیونکے کام ہی پھنسانا اور زیادہ
سے زیادہ خود میں الجھائے رکھنا تھا۔۔۔۔

نہایت نرمی سے ایک ہاتھ سے ڈرائی یو۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کے
آگے ٹیشو بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ۔۔۔"اس نے ٹیشو لے کر۔۔۔اپنے آنسو پونچھے۔۔۔۔"

پھر ہلکا سہ منہ جھکا کر۔۔۔ماسک اتار کر۔۔اپنا پورا چہرہ ٹیشو سے صاف
کیا۔۔۔جو آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔

اس کے ہر ایک عمل پر زوبیر کی نظر تھی۔۔۔۔

بیچاری" فائزہ کہاں جانتی تھی۔۔کے کسی کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ی"
ہے وہ۔۔۔۔

تھوڑا جلدی۔۔۔"وہ اپنا ماسک سیٹ کرنے کے بعد۔۔۔چہرہ اٹھا کر"
سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔جلد بازی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کا دل قابو نہیں آرہا تھا۔۔۔۔یہ سوچ سوچ کر جان نکل رہی تھی کے انعم
بلال کی خاطر موت کے کنویں میں چھلانگ نہ لگا لے۔۔۔۔

جی جی۔۔۔"وہ کہ کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔وہ دانستہ طور پر اسے"
لمبے راستے سے لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔وجہ یہ نہیں تھی کے اسے دیر سے
پہنچانا تھا۔۔۔۔وجہ یہ تھی کے اسے اپنے زیادہ دیر قریب رکھنا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کیک کٹنے کے بعد۔۔۔کیمرہ مین دونوں باپ بیٹے کی تصاویر بنانے لگا۔۔۔۔

آپ بھی آجائیں میم۔۔۔۔تاکے فیملی فوٹو کمپلیٹ ہو سکے۔۔۔"کیمرہ" مین نے گردن موڑ کر انعم کی جانب دیکھا۔۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

واو۔۔۔ عرشمان کی فیملی فوٹو۔۔۔ شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔آپ نے آج عرشمان کا" ڈریم پورا کر دیا۔۔۔آئی لو یو۔۔اب عرشمان اچھے بچوں کی طرح دوائی ی کھائے گا۔۔۔اور آپ کو بالکل بھی تنگ نہیں کرئے گا۔۔۔"فیملی فوٹو کا نام

سنتے ہی جہاں انعم و نعمان عجیب سی کیفیت و کچھاؤ میں گرفتار ہوئے۔۔۔وہیں۔۔۔عرشمان پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔

فیملی فوٹو؟؟؟"لفظ فیملی۔۔۔سننے میں جتنا عام۔۔۔۔نہ ملنے والوں کے لیے" اتنا ہی خاص۔۔۔۔

وہ دونوں ہی زیرِ لب دوہرانے لگے۔۔۔۔

بہت سے جذبات بکھر گ ئ ے تھے۔۔۔اس ایک لفظ کے سبب۔۔۔

آنکھوں میں شور برپا تھا۔۔مگر لب خاموش تماشائی تھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو اعتراضی و احتجاجی نگاہوں سے تک ہی رہے تھے۔۔۔۔کے مولوی صاحب سامنے سے آتے نظر آئے۔۔۔۔

اس لمحے انعم کا دل بند ہونے کو تھا۔۔۔یقین نہ آیا۔۔۔واقعی اپنی عزت کے ساتھ کھیلنے والے کو...اپنا آپ سونپ رہی ہے۔۔۔

پر کرنا تو تھا۔۔۔ورنہ وہ ظالم کس حد تک جا سکتا ہے وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

پہلے نکاح ہو جائے۔۔۔۔پھر فوٹو بنا لینا۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں" کیمرہ مین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کہا۔۔۔پھر فوٹو بنا لینا۔۔۔۔ورنہ کہ تو یہ بھی سکتا تھا۔۔۔کے پھر فیملی فوٹو بنا لینا۔۔۔۔فیملی کا لفظ اسکی جان پر بہت بھاری تھا۔۔۔۔

ہمیشہ سے اِس فیملی لفظ کے ساتھ ایک حسینہ کا خواب جوڑا تھا۔۔۔ فیملی اس حسینہ کے بغیر کیسے ممکن؟؟۔۔۔

مگر آج نکاح تھا۔۔۔ وہ مانے یا نہ مانے۔۔۔ اس کی ن ئ ی فیملی بننے جا رہی تھی۔۔ جس میں وہ حسینہ اب دور دور تک نہ تھی۔۔۔

وہ صرف اب خوابوں میں تھی۔۔۔ خیالوں میں تھی۔۔۔ سامنے نہ تھی۔۔۔ سامنے تو اس کی پرچھائی کھڑی تھی۔۔۔

کب سوچا تھا ایک دن ایسا بھی دیکھے گا زندگی میں۔۔۔ جب اپنی محبوبہ کی چھوٹی بہن سے نکاح میں بندھے گا۔۔۔

وہ پتھر کی بنے کھڑی تھی۔۔۔ لگا جیسے سانس نہیں آئے گا۔۔۔

ناممکن سہ لگ رہا تھا سب کچھ۔۔۔۔ مگر سچ تھا۔۔۔۔

جو کبھی خوابوں وخیالوں میں بھی نہ گزرا تھا وہ آج ہونے جارہا تھا۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔۔"مولوی صاحب صوفے پر بیٹھ گ ئی ے"
تھے۔۔۔۔ سارے ملازمین ارد گرد جمع تھے۔۔۔۔۔

نہ لڑکا نہ لڑکی۔۔۔دونوں کی ہی جانب سے کوئی ی رشتے
دار۔۔۔پڑوسی۔۔۔یا دوست شامل نہ تھا۔۔۔۔۔

اس نکاح کے گواہ اس کے سارے خاص ملازمین بن رہے تھے۔۔۔۔ جن
میں یوسف صاحب بھی شامل تھے۔۔۔۔

نعمان و مولوی صاحب آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔۔۔جبکے انعم ابھی بھی بے یقینی و اضطرابی کیفیت میں اپنی جگہ بت بنے کھڑی تھی۔۔۔۔

جسے دیکھ کر بھی اذیت ہو۔۔۔۔اسے زندگی بھر کا ساتھی بنانے جا رہی تھی وہ۔۔۔کیسے نارمل ہوتی بھلا؟؟۔۔۔

نعمان سے بالکل لگ کر عرشمان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

عرشمان کو اس کے والد نے یہی بتایا تھا۔۔۔کے اس کے والدین کے درمیان ۔۔۔اس کے پیدا ہونے کے بعد۔۔۔لڑائی جھگڑوں کے سبب ایک طلاق واقع ہو گئی تھی۔۔۔اب دوبارا نکاح کر رہے تھے۔۔۔۔تا کے پھر سے ساتھ رہ سکیں۔۔۔۔۔

عرشمان کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔اس کے والدین پھر سے ایک ہونے جارہے تھے۔۔۔۔

اب اسے اپنی ماں ہمیشہ کے لئے ملنے والی تھی۔۔۔۔

نعمان نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔۔وہاں آنے کی دعوت دی۔۔۔

وہ پھر بھی منجمد کھڑی رہی۔۔۔

تن و من دونوں جیسے احتجاج کررہے تھے۔۔۔۔اسے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

دل راہ فرار اختیار کرنے کے لیے بے چین تھا۔۔۔

بھلا عزت چھیننے والا بھی محافظ بن سکتا ہے؟؟۔۔وہ یہ سوچ کر رونے لگی۔۔۔اب آنسوؤں پر مزید قابو نہ رہا۔۔۔

اس کے موٹے موٹے آنسو موتی بن بن کر۔۔۔ قالین پر گر رہے تھے۔۔۔۔

مقابل اسے منجمد کھڑا دیکھ۔۔۔اپنی جگہ سے برہمی سے اٹھا۔۔۔۔

چلو"اس کا نازک ہاتھ مضبوطی سے تھام کر۔۔۔۔اسے صوفے کی جانب" لانے لگا۔۔۔

وہ صرف اس خوبرو نوجوان کا تھاما ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ان ہاتھوں کے لمس کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔اسے شدید جھنجھلاہٹ ہونے لگی۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ جھنجھلاتے ہوئے آزاد کرانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر کرا نہ سکی۔۔۔مقابل کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ صوفے پر لے کر بیٹھا۔۔۔۔

مولوی صاحب و دیگر لوگ پہلی بار ایسا جوڑا دیکھ رہے تھے جو نکاح کے وقت کالے لباس میں ملبوس تھا۔۔۔۔

نعمان کے چہرے پر کر خنگی کا راج تھا۔۔۔جبکے انعم بھیگی پلکوں کو جھکائے۔۔۔اپنے آنسوؤں کو ماتم کا گواہ بنا رہی تھی۔۔۔

اس کا پورا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے جسم سے جان جدا ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس لمحے اسے بلال کا خیال آیا۔۔۔۔

اِس حسین لمحے کو وہ بلال کے ساتھ لال شرارے میں ملبوس ہو کر جینا چاہتی تھی۔۔۔
اس کی دولہن بننا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے نکاح میں بندھنا چاہتی تھی۔۔۔
اس کے نام کی مہندی لگانا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"اس کا دل چاہا۔۔۔۔کے کہیں غائب" ہو جائے۔۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

بولو بیٹا"مولوی صاحب نے نرمی سے کہا۔۔۔۔"

انعم۔۔ہاں بولو۔۔۔اگر اپنے پیاروں کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو۔۔۔"وہ ہاں" نہیں بول رہی تھی۔۔۔جس کے سبب وہاں موجود اس کے ملازمین الجھی نگاہ سے تک رہے تھے۔۔۔

اسے اپنا آپ تماشہ بنتا محسوس ہوا۔۔۔ جس پر جز بز ہو کر۔۔۔اس نے آہستگی سے اپنا چہرہ اس کے کان کے پاس لا کر۔۔۔ سرگوشی والے انداز میں دھمکی دی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ قبول۔۔ قبول ہے۔۔۔" وہ ہی جانتی ہے کتنی مشکل سے یہ لفظ ادا کیے تھے۔۔۔۔

"کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہیں؟؟" وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جس نے بند کمرے میں عزت لوٹنے کے بعد۔۔۔۔ خود ہی معاشرے کے سامنے عزت کی چادر سر پر اوڑھائی ی تھی۔۔۔۔

جب مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔۔۔ تو وہ اضطرابی کیفیت میں مبتلا ہوا۔۔۔۔

اس کی روح آج بھی رخسار کی چاہ میں دربدری کی خاک چھان رہی تھی۔۔۔

کبھی اس کے علاوہ کسی کو اپنی دولہن بنانے کا تصور بھی نہ کیا تھا۔۔۔۔

بہت مشکل تھا اس کی جگہ کسی اور کو دینا۔۔۔۔

مولوی صاحب پریشان ہو کر دوبارا پوچھنے لگے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔مجھے اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔"آخری" جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں شدتِ رنج کے سبب بند کر لی تھیں۔۔۔

ایک آنسو کا قطرہ بند آنکھ سے بہا۔۔۔جو پلک پر آٹھہرا۔۔۔

یقین نہ آیا۔۔۔اپنا آپ اس لڑکی کو سونپ چکا ہے۔۔۔

نکاح منعقد ہوتے ہی۔۔۔وہ کھڑا ہوا۔۔۔سب اسے ہاتھ ملا کر مبارکباد دینے لگے۔۔۔

فوٹو گرافر فوراً آگے آکر بولا۔۔۔"سر۔۔۔ forehead پر کس "کریں۔۔۔تاکے میں پوس بنا سکوں۔۔۔

وہ حسین گڑیا تو سکتے میں بیٹھی تھی۔۔۔یقین کرنا محال تھا۔۔۔کے اب اپنے دشمنِ جاں کے نکاح میں ہے۔۔۔

وہ تو اس کی آپی کا دولہا تھا۔۔۔پھر اس کا کیسے بن گیا۔۔۔

واقعی یہ قسمت کے انوکھے کھیل ہیں۔۔۔کون۔۔۔کہاں۔۔کس کے لیے بنا ہے۔۔۔یہ کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔۔

ابھی وہ سکتے میں ہی تھی۔۔۔کے نعمان نے جھک کر۔۔۔اس کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

اس کے گرم لمس پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

ابھی سمجھ پاتی۔۔۔کے کیا چل رہا ہے۔۔۔کے اِس سے قبل ہی۔۔۔اس وجیہہ شخص نے اس کی روشن پیشانی پر اپنے ہونٹ مَس کیے۔۔۔۔

پورے جسم میں کراہت کا احساس شدت سے جنم لے چکا تھا۔۔۔

مقابل صرف پوس بنوا رہا تھا۔۔۔بوسہ نہ لیا۔۔۔۔۔

ہونٹ مس ضرور تھے۔۔۔مگر جمبش نہ تھی۔۔۔۔

چاہتا تو بوسہ لے سکتا تھا۔۔۔اب شوہر تھا اس کا۔۔۔لیکن نہ کیا۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی اپنی پیشانی پر محسوس کر۔۔۔شدید جھنجھلا اٹھی۔۔۔

اپنی قمیض کے دامن کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔۔

ابھی تو شروعات ہے۔۔۔پوری رات باقی ہے ابھی۔۔۔یہ سوچ کر ہی جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیسے کٹے گی پہلی رات۔۔۔یہی سوچتے ہوئے۔۔۔اس کی حالت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ غیر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

گر بس میں ہو تو فنا کر لے اپنی ذات۔۔۔مگر اس ستمگر کو اپنا آپ نہ سونپے۔۔۔۔

مقابل نے اپنے ہونٹ دور کیے۔۔۔تو نظریں ملیں۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں شدید کرب کے سبب سرخ نظر آئی یں۔۔

جبکے مقابل کی سیاہ آنکھوں میں۔۔۔کوئی ی وفانہ تھی۔۔۔کوئی ی محبت نہ تھی۔۔۔کوئی ی وعدہ نہ تھا۔۔۔کوئی ی خوشی نہ تھی۔۔۔

ہر جذبے سے جیسے عاری ہوں وہ سیاہ آنکھیں۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو دو تین ثانیوں تک۔۔۔دیکھتے رہے۔۔۔۔

پھر نعمان آنکھیں جھکا کر۔۔فوراسیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

زبردست۔۔۔بہت خوبصورت کپل ہے آپ کا۔۔۔۔سراب فیملی فوٹو" ہو جائے۔۔۔۔۔۔"کیمرہ مین واحد نہیں تھا جس کی آنکھیں اس حسین جوڑے کو دیکھ ستائی شی ہوں۔۔۔۔

وہ دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے ایک ساتھ۔۔۔۔

تھی وہیں انعم کے چہرے پر بھولا پن maturity نعمان کے چہرے پر

۔۔۔۔

کیمرہ مین کی بات سنتے ہی۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اور انعم کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔پھر عرشمان کو اپنی گود میں بیٹھالیا۔۔۔۔اب ان کی فیملی کمپلیٹ تھی۔۔۔کم از کم لوگوں کی نظر میں۔۔۔۔

اب آپ دونوں بچے کے گال پر چومیں۔۔وہ بھی ایک ساتھ۔۔۔"کیمرہ" مین کے کہتے ہی عرشمان شرما کر منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

اس کی شرمیلی ادا وہاں موجود ہر شخص کو ہنسنے پر مجبور کر گ ئی
تھی۔۔۔۔سوائے اس کی ماں کے۔۔۔وہ تو اپنے ہی غموں میں ڈوبی
۔۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

"کیا واقعی میں نے نعمان ولید سے شادی کر لی؟؟۔۔۔کیا واقعی جس کا میں
چہرہ تک دیکھنا پسند نہ کرؤں۔۔۔اسے زندگی بھر کا مسافر بنا بیٹھی
ہوں۔۔۔۔جب بلال جیل سے باہر آئے گا۔۔تو میں کیا جواب دوں گی
اسے۔۔۔۔"وہ دل ہی دل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

اپنی محبت کو آج زندگی بھر کے لیے کھو دیا تھا اس نے۔۔۔۔

میم۔۔۔"کمیرہ مین کے مخاطب کرنے پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔"

کس کریں عرشمان کو۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔انعم نے احتجاجی نگاہوں" سے نعمان کو دیکھا۔۔۔۔

وہ صرف اپنے محبوب کو نعمان کے چنگل سے آزاد کرانے کی قیمت ادا کر رہی تھی۔۔۔۔اس دشمن جاں کے بیٹے پر محبت نچھاور کرنے کا کوئی ی مقصد نہ تھا۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔"نعمان نے فورس نہ کیا۔۔۔اس کی آنکھوں کی زبان سمجھتے" ہوئے۔۔۔کیمرہ مین کو انکار کر دیا۔۔۔

مگر سر۔۔۔یہ لمحے بہت خاص ہیں۔۔۔جب آپ بعد میں ان تصاویر کو" دیکھیں گے۔۔۔۔تو۔۔۔۔یاد کریں گے۔۔۔"کیمرہ مین مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے یاد رکھنا نہیں۔۔۔اور ان دونوں ماں بیٹے کو یاد رکھنے کے لیے ان" تصاویر کی ضرورت نہیں۔۔۔پھر کس کے لیے بنواؤں۔۔۔۔چھوڑ دو۔۔۔" وہ سنجیدگی انکار کرتا۔۔۔اسے آنکھوں کے اشارے سے جانے کا کہنے لگا۔۔۔

انعم پریگننٹ ہے۔۔۔" وہ دن رات بس پڑھتا رہتا تھا۔۔۔۔اسے اپنے" باپ سے کہیں بڑا وکامیاب بزنس مین و سیاستدان بننا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے روم میں پڑھ ہی رہا تھا۔۔۔کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

کال ریسیو کرتے ہی۔۔۔دوسری جانب سے اطلاع ملی۔۔۔۔

"کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔"جب زوبیر نے یہ سوال کیا۔۔۔تو وہ چاہتا تو سب ختم کر دیتا۔۔۔۔مگر نا جانے دل میں کیا سمائی ی۔۔۔۔۔کے انعم پر فیصلہ چھوڑ دیا۔۔۔۔

"وہ جانے تو رکھ لے۔۔۔۔۔۔"

"تم جانتے بھی ہو۔۔۔۔تم کیا بول رہے ہو؟؟۔۔۔۔وہ صرف انعم کی اولاد نہیں ہو گی۔۔۔وہ تمھاری بھی اولاد ہو گی۔۔۔۔"زوبیر کو شدید جھٹکا لگا تھا اس کا جواب سن۔۔۔۔

وہ جیسے احساس دلا رہا ہو۔۔۔۔

"جانتاہوں۔۔۔مگر فیصلہ اسے کرنے دو۔۔۔"

"وہ توابورشن چاہتی ہے۔۔۔مگر جان کو خطرے کے سبب اس کی پھوپھو نے انکار کر دیاہے۔۔۔"

"جب تمھیں پتاہے کے جان کو خطرہ ہے۔۔۔تو مجھ سے پوچھ ہی کیوں رہے ہو؟؟؟" وہ جیسے بگڑا تھا زوبیر کی کم عقلی پر۔۔۔۔

"کیونکے وہ تمھاری اولاد ہو گی۔۔اگر تمھارے پیرنٹس کو ذرا بھی اِس چیز کی خبر ہوئی تو تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔کیا ہو سکتا ہے۔" مقابل خاصہ جتاتے ہوئے وارن کرنے لگا

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔دنیا کی نظر میں مر چکی ہے وہ۔۔۔" وہ مطمئن ہو کر "
گویا ہوا۔۔۔۔

تم باپ بن جاؤ گے وہ بھی اتنی چھوٹی عمر میں۔۔۔تم سمجھ بھی رہے ہو۔۔۔ "
"میں کیا بولنا چاہ رہا ہوں۔۔۔بہت ذمہ داری کا کام ہے یہ۔۔۔۔

ہاں۔۔۔جانتا ہوں۔۔۔تم بس نظر رکھو۔۔۔اور پل پل کی خبر "
دینا۔۔۔۔"۔۔۔

تم بات کی نوعیت نہیں سمجھ رہے شاید۔۔۔وہ بچہ تمھارے حرام فعل کے "
سبب دنیا میں آئے گا۔۔۔۔انعم اسے پیدا کر کے پھینک دے گی۔۔۔جیسے
بن بیاہی ماں بن جانے والی لڑکیاں معاشرے کے ڈر سے پھینک آتی ہیں
کبھی کچروں میں۔۔تو کبھی ویلفیئر والوں کے جھولوں میں۔۔۔پھر سوچا ہے

کیا ہو گا اُس بچے کا؟؟۔۔۔وہ صرف اپنی جان بچائے رکھنے کے لیے اسے دنیا میں لے بھی آئے۔۔۔پھر کیا؟؟۔۔۔کیا فیوچر ہے اس بچے کا؟؟۔۔۔معاشرے کا ڈر تو ایک سائیڈ میں۔۔۔وہ خود بھی اس بچے کو ماں بن کر کبھی پیار نہیں دے گی۔۔۔پھر سوچو تو صحیح وہ بچہ کیسے جیے گا؟؟۔۔۔۔بن ماں باپ کے بچے جیتے نہیں رولتے ہیں۔۔۔۔کیا تم ایک ننھی جان کو رولنے کے لیے دنیا میں لا رہے ہو؟؟۔۔۔"زوبیر کے نزدیک وہ بچہ حرام فعل کے سبب دنیا میں آتا۔۔۔جسے نہ ماں نصیب ہوتی نہ باپ۔۔۔۔۔پھر اس ننھی جان کو دنیا میں لا کر رولنے کے لیے چھوڑنے کا کیا کی کیا غلطی ان سب میں؟؟۔۔۔اسے کس بات مطلب؟؟۔۔۔۔اس بچے کی سزا ملے؟؟۔۔۔اور کون نہیں جانتا جن بچوں کے سر پر ماں باپ کا سایہ نہیں ہوتا ان کے لیے پوری دنیا سوتیلی ماں جیسی بن جاتی ہے۔۔۔جو سوائے درد و کرب کے کچھ نہیں دیتی۔۔۔۔

تم کیا چاہتے ہو۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے انعم کی جان کو خطرہ ہے اُس بچے کو مروادوں؟؟۔۔۔پہلے ہی کیا گناہ کم ہیں میرے سر۔۔۔جو ایک اور کا بوجھ لادلوں۔۔۔۔" وہ اعتراضاً واحتجاجاً تیزی سے برہم انداز میں بولا۔۔۔۔

"مجھے پتا ہے تم صرف انعم کی وجہ سے اتنا بڑا فیصلہ لے رہے ہو۔۔۔۔میں کراچی کی بیسٹ ڈاکٹر سے یہ کام کروالوں گا۔۔انعم کو کچھ نہیں ہو گا ۔۔۔۔۔تم بس اجازت دو۔۔۔اس بچے کو دنیا میں رولنے کے لیے لانے کا کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔۔اگر وہ بیچارا دنیا میں آگیا اور اس بات کی ذرا بھی بھنک تمھارے ماں باپ کو لگ گ ئی تو میں سوچ بھی نہیں پارہا وہ کیا کریں گے اس ننھی جان کے ساتھ۔۔۔دل نہیں پتھر لیے گھومتے ہیں وہ۔۔۔۔ان سے رحم کی امید نہیں رکھتا میں۔۔۔اِس آنے والی ننھی جان کو ان اذیتوں سے بچالو۔۔۔۔میں بس یہی چاہتا ہوں۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ منتی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

وہ کمزور دل نہیں تھا مگر اس لمحے خود کو بہت کمزور پا رہا تھا۔۔۔

اس کے ضمیر نے اجازت نہ دی کے ایک اور گناہ اپنے سر لے۔۔۔

"میں اپنے بچے کو خود پال لوں گا۔۔۔دنیا میں لا کر رولنے کے لیے نہیں
چھوڑوں گا اسے۔۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔۔"کافی دیر سوچنے کے بعد فیصلہ
کیا۔۔۔کے اپنا بچہ خود پالے گا۔۔۔۔

"مقابل۔۔۔تم کیسے؟؟۔۔۔۔تمھارے پیرنٹس تمھیں پالنے دیں گے؟؟۔" الجھا۔۔۔۔

انھیں بتائے گا کون؟؟۔۔۔میں اپنے بچے کو چھپا کر رکھ لوں" گا۔۔۔۔" گمبھیر لہجے میں جواب دیا۔۔۔

"تم اچھی طرح سوچ لو۔۔۔ single father ہونا آسان نہیں ہونے والا۔۔۔۔" وہ پھر سے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی دعوت دے رہا تھا۔۔۔

ایک بچے کو پالنا کوئی ی کھیل نہیں ہے۔۔۔۔بہت ذمہ داری کا کام ہے۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔۔دنیا میں ایسا کوئی ی مشکل کام نہیں جو نعمان ولید نہ کر سکے۔۔۔" وہ پُر اعتماد لہجے میں۔۔۔جواب دہ ہوا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

محترمہ فائی زہ کے بچے کو جھولے میں لیٹا کر جاتے ہی۔۔۔نعمان وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

وہ جھولے کے پاس آیا۔۔۔تو ڈر رہا تھا۔۔۔ایک انجانا، ناآشنا۔۔۔۔ناواقف سہ احساس اسے اپنی جکڑ میں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

بچہ بھوک کی شدت کے سبب رو رہا تھا۔۔۔ہاتھ ناجانے کیوں لرزنے لگے۔۔۔

پہلی بار اتنے چھوٹے بچے کو گود میں لیا تھا۔۔۔

ڈیڈ آگ ئی ے ہیں عرشمان کے۔۔۔اب کیوں رو رہا ہے"

عرشمان؟؟۔۔۔"عرشمان عرش کا شہزادہ۔۔۔۔اس خوبصورت بچے کو گود میں لیتے ہی۔۔۔اس نے بے ساختہ اسے عرش کا شہزادہ ہونے کا خطاب دیا۔۔۔۔

شاید اس ننھے شہزادے کو کچھ سمجھ آگیا تھا۔۔۔وہ اک لمحے کے لیے رونا چھوڑ۔۔۔اپنی ٹم ٹماتی گرے آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

سبحان اللہ۔۔۔ تمھاری آنکھیں تو بالکل میری رخسار جیسی ہیں"اس ننھے" شہزادے کی آنکھوں کی تعریف کیے بغیر وہ رہ نہ سکا۔۔۔۔

اس کی خوبصورت گرے آنکھیں دیکھ۔۔۔جیسے دل بھر آیا ہو۔۔۔۔

جذبات بکھر رہے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں شدت سے نیلے دوپٹے میں ملبوس حسین محبوبہ کی یاد دلا رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی پیشانی بڑی محبت سے چومی۔۔۔

ان ننھی حسین آنکھوں میں اب جیسے پوری دنیا بسی تھی نعمان کی۔۔۔۔

سوچا تھا اب ان خوبصورت آنکھوں کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا۔۔۔۔" وہ"
اگلے ہی لمحے ذرا رنجیدہ لہجے میں بولا

۔۔۔

او۔۔۔لگتا ہے عرشمان کو ڈیڈا تنے خاص پسند نہیں آئے۔۔۔" وہ ننھا"
شہزادہ پھر سے رونے لگا۔۔۔تو نعمان اسے دیکھ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

رخسار کی موت کے بعد۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ی تھی۔۔۔۔ورنہ وہ تو مسکرانا بھی بھول بیٹھا تھا۔۔۔۔

چلو چلو۔۔۔ہم جلدی سے اب گھر چلتے ہیں۔۔۔جہاں عرشمان کے لیے" ڈیڈ نے ویلکم کا انتظام کرر کھا ہے۔۔۔او۔۔۔ عرشمان کہ رہا ہو گا ڈیڈ بھی کتنا بولتے ہیں انھیں نظر نہیں آرہا کے میں بھوکا بھوکا ہوں۔۔ کھڑے کھڑے باتیں کریں جارہے ہیں بس۔۔۔ارے مجھے بھوک لگی ہے پہلے چھوٹے بے۔بی کو کچھ پلادو پھر کرتے رہنا جتنی باتیں کرنی ہیں۔۔۔میں کون سہ کہیں جارہا ہوں۔۔۔اب تو ہمیشہ آپ کے پاس ہی رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔"اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔اور لب مسکرا رہے تھے۔۔۔ جیسے وہ رخسار کے سامنے بولتا طوطا بنا رہتا تھا۔۔۔بالکل اسی طرح عرشمان کے سامنے بن گیا تھا۔۔۔۔

نہیں جانتا۔۔یہ خون کی کشش تھی۔۔۔یا کوئی ی اور ڈور۔۔۔بس اس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔وہ اس ننھے شہزادے سے باتیں کرتا رہے۔۔۔۔جیسے رخسار کے سامنے چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ کل کائی نات تھا اس کی۔۔۔۔

اسے نیند نہیں آیا کرتی تھی۔۔۔اگر اسلام آباد میں ہو۔۔۔تو رخسار کی قبر پر جا کر سوتا۔۔اور کہیں دور ہو تو دوائی یاں کھاتا نیند کی۔۔۔پھر جا کر تین چار گھنٹے کی نیند نصیب ہوتی۔۔۔مگر عرشمان جیسے ہر مرض کی دوا بن کر آیا تھا اس کی زندگی میں۔۔۔۔

پہلی رات وہ بہت رو رہا تھا۔۔۔اس کی رکھی ہوئی ی بے بی سیٹر الماس بھی پریشان ہو گ ئی تھی اسے چپ کراتے کراتے۔۔۔شاید وہ بچہ اپنی ماں کی خوشبو کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

ایک بچہ خوب جانتا ہے اپنی ماں کی خوشبو کو۔۔۔اور اس بد نصیب کو تو وہ نصیب ہی نہ ہوئی ی تھی۔۔۔۔

لاؤ مجھے دو۔۔۔تم دودھ پلاؤ۔۔۔۔۔"اس نے الماس سے عرشمان کو لیتے" ہوئے کہا۔۔۔اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا اپنے بیٹے کا رونا۔۔۔۔

دودھ منہ ہی نہیں لگا رہا۔۔"وہ بیچار گی سے بولی۔۔۔ "

زوبیر ڈاکٹر کو کال کرؤ۔۔۔ہو سکتا ہے کے پیٹ میں درد ہو رہا ہو اس" کے۔۔۔۔ورنہ اتنا روتا کیوں۔۔۔" وہ عرشمان کو اپنے ہاتھ میں لے کر۔۔۔۔۔۔ہاتھ کو مسلسل جھولے کی طرح ہلا رہا تھا۔۔۔تا کے وہ رونا بند کرئے۔۔۔ساتھ ساتھ زوبیر کو دیکھ پریشانی کے عالم میں گویا ہوا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔میں ابھی کال کرتا ہوں۔۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر تیزی سے" جیب سے سیل نکال کر۔۔۔کال کرنے لگا۔۔۔

عرشمان رومت۔۔۔دیکھو ڈیڈ ہیں ناں آپ کے پاس۔۔۔۔" وہ مسلسل" ہاتھ کا جھولا اوپر نیچے کر کے ہلاتا رہا۔۔۔یہاں تک کے عرشمان خاموش ہوا۔۔۔

نعمان کا ہاتھ دکھ گیا تھا ہلا ہلا کر۔۔۔اسے عادت نہیں تھی ان کاموں کی۔۔۔۔

جیسے ہی اس کا ہاتھ رکا۔۔۔وہ بچہ پھر رونا شروع ہو گیا۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ دکھ جانے کے باوجود مسلسل ہلا کر۔۔۔۔اسے جھولا دے رہا تھا۔۔۔۔

ایسے ہی کرتے کرتے۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا۔۔۔وہاں بھی ڈاکٹر کے آنے تک مسلسل ٹیل لگاتے ہوئے اسے جھولا دیتا رہا۔۔۔۔

آپ کے بچے کا گلا صاف نہیں ہوا ہے۔۔۔پہلے تو وہ کروائی یں۔۔۔پھر" بچہ بڑے آپریشن سے ہوا ہے۔۔۔اس کا پورا ٹریٹمنٹ ہونا ہے ابھی۔۔۔

بچے کو اینٹی بائیوٹک کے انجیکشن لگیں گے۔۔آپ اسے گھر کیوں لے آئی یں ہیں؟؟۔۔۔۔"ڈاکٹر جیسے بگڑا تھا عرشمان کا چیک۔اپ کرنے کے بعد۔۔۔جس پر نعمان خاموش رہا۔۔۔۔

وہ کیا بتاتا۔۔۔کے اس بچے کی ماں نے انسانیت کا حق بھی ادا نہ کیا۔۔۔اسے پیدا ہوتے ہی جھولے میں ڈال دیا۔۔۔بغیر یہ پرواہ کیے کے بعد میں وہ جیے یا مرئے۔۔۔۔

"نعمم کاش تم نے انسانیت کا ہی پاس رکھ لیا ہوتا۔۔۔ذرا لحاظ نہ آیا تمھیں حرام و حلال کے ترازو میں ایک ننھے بچے کی جان کو تولتے وقت۔۔۔۔۔۔"اس لمحے شدید غصہ آیا تھا انعم پر۔۔۔۔

نعمان کے سامنے ہی ڈاکٹر نے عرشمان کا گلا صاف کیا۔۔۔

جس کے تھوڑی دیر بعد جب اسے دودھ پیلایا گیا تو اس نے فیڈر سے پی لیا۔۔۔۔

نعمان نے ڈاکٹر سے ٹریٹمنٹ شروع کرنے کا کہا۔۔۔وہ گھر پر ہی کروانے والا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد۔۔۔ عرشمان تھوڑی دیر میں ہی اس کی گود میں سو گیا۔۔۔

پہلی بار ننھی سی جان اس کی گود میں سکون سے سو رہی تھی۔۔۔وہ لمحہ جیسے زندگی کا حسین ترین لمحہ تھا۔۔۔وہ اسے بڑا محتاط ہو کر بیڈ پر لے کر

بیٹھا۔۔۔پھر آہستہ سے اسے اپنے سینے پر لیٹا لیا۔۔اور خود بھی اپنے پاؤں سیدھے کر کے۔۔۔بیڈ کے سرہانے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس کا سینے سے لگ کر سونا سکون بخش رہا تھا۔۔۔اِس قدر سکون ۔۔۔۔کے وہ اسے سوتا ہوا دیکھتے دیکھتے خود بھی نیند کے جھونکے لینے لگا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب الماس کمرے میں آئی ی۔۔۔تو دونوں باپ بیٹے سو رہے تھے۔۔۔۔

الماس کو بہت پیار الگا تھا وہ منظر۔۔۔۔

اس نے آہستگی سے آکر۔۔۔ عرشمان کو اس کے حصار سے نکال کر۔۔۔بیڈ پر لیٹایا۔۔۔پھر نعمان کا خوبصورت چہرہ قریب سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ سوتے ہوئے تو بالکل بھی کڑک سنگ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔الماس یہی سوچ کر مسکرادی۔۔۔۔

اس لڑکے کا گورا رنگ۔۔۔ گھنی و لمبی پلکیں۔۔۔ سرخ عنابی ہونٹ ۔۔۔چہرے پر آتے کچھ سیاہ بال۔۔۔۔ مغرور و کھڑی ناک۔۔۔۔وہ اتنا attract خوبصورت تھا کے کوئی ی بھی لڑکی اس کی جانب ہو جاتی۔۔۔وہ بھی ہو رہی تھی۔۔۔

پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر۔۔۔۔اس کے اوپر کمبل اوڑھایا۔۔۔۔

وہ نعمان کے ماضی کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔اسے تو زوبیر نے دو دن پہلے ہی نوکری پر رکھا تھا۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

وہ واش روم سے باہر نکلی۔۔تو وہ ستمگر دروازے ہر ہی کھڑا نظر آیا۔۔۔

راستے سے تو ہٹ جاؤ۔۔۔"وہ بگڑ کر بولی۔۔۔"

اس کی آواز پر۔۔۔جیسے وہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔۔

فوراً اپنی گردن کی پشت ایک ہاتھ سے سہلاتے ہوئے۔۔۔اس کے لیے راستہ چھوڑا۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے وہ بالکل اس کے راستے میں کھڑا ہو۔۔۔اور نہ ہٹے تو وہ گزر نہ سکے۔۔۔۔بس محتاط ہونے کے سبب۔۔۔اسے بالکل اپنی راہ سے دور کر رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ ہٹا۔۔۔ بجلی کی تیزی سے بھاگتی ہوئی ی بیڈ پر جا کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

نعمان اس کے یوں بھاگنے پر الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیا تمھیں نظر نہیں آرہا؟؟"اس کے اچانک سوال پر۔۔انعم اس کی جانب" متوجہ ہوئی۔۔۔

کیا؟؟"نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔"

یہی کے انٹرسٹڈ نہیں ہوں میں تم میں۔۔۔۔۔تم میرے ٹائی پ کی" نہیں۔۔۔۔پھر کیوں خود کو اتنی اہمیت دے رہی ہو؟؟۔۔"وہ جیسے ٹکا کر ذلیل کر رہا تھا مقابل حسینہ کو۔۔۔۔

کیونکے کچھ لوگوں کا دین وایمان نہیں ہوتا۔۔۔۔پہلے چھوٹی بہن کہتے" ہیں۔۔۔اور بعد میں اسی کی عزت سے کھیلتے ہیں۔۔۔"مقابل نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔کدورت بھری نظروں سے۔۔۔اس کے وجود کو تکتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی وہ شرمندگی کی انتہا گہرائی یوں میں اترا تھا۔۔۔مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ صحیح کہا۔۔۔واقعی نہیں ہوتا۔۔۔اب خود کو ہی دیکھ لو۔۔۔سب ''
کے سامنے مجھے نعمان بھائی ی کہتے کہتے تمھاری زبان نہیں تھکتی تھی
۔۔۔جبکے پیٹ پیچھے پوری ڈائی ری بھر دی میرے عشق میں۔۔۔''دونوں
ہاتھ سینے پر فولٹ کر کے۔۔نہایت بھرم سے اتراتے ہوئے۔۔۔مقابل
بیٹھی لڑکی کے سر تا پاؤں آگ لگائی ی۔۔۔۔

اپنے دل کا حال اس لڑکی پر ظاہر نہیں ہونے دے سکتا تھا ورنہ اپنا مقصد کیسے
پاتا۔۔۔۔فوراہی اکڑ کر جوابی کاروائی کی۔۔۔۔

نعمان کو آج بھی یہی لگتا تھا کے ڈائی ری انعم کی تھی۔۔۔۔کیونکے اس میں
وہ ہر لمحہ قید تھا جو انعم اور اس کے درمیان ہوا تھا۔۔۔۔حتی کے معمولی سے
معمولی چیزیں بھی۔۔۔۔جو سوائے انعم کے اور کوئی نہیں لکھ سکتا تھا۔۔۔۔

اس ڈائی ری کا استعمال غلط طریقے سے کیا گیا وہ یہی سوچتا تھا۔۔۔

اس کے نزدیک انعم پسند کرتی تھی اسے۔۔۔ مگر جو زیادتیاں و ظلم اس نے ڈھائے۔۔۔۔اس کے سبب۔۔۔۔وہ پسندیدگی نفرت میں بدل گئی۔۔۔۔۔

صرف کہتی نہیں تھی۔۔۔۔میں بھائی مانتی تھی تمھیں۔۔۔۔ مگر مجھے کیا" خبر تھی غلط انسان کو عزت دے بیٹھی ہوں۔۔۔جو عزت کے قابل ہی نہیں۔۔۔۔اور رہی ڈائی ری کی بات۔۔۔۔تو کتنی بار کہوں وہ ڈائی ری میری نہیں۔۔۔۔" وہ بپھر کر دانت پیستے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔میں نے کہا ناں۔۔۔ ہمیں ایک دوسرے سے جھوٹ" بولنے کی ضرورت نہیں۔۔۔پسند کرنا بری بات نہیں ہے کسی کو۔۔۔تم چاہو۔۔۔تو ہم سب پرانی تلخ یادیں بھول کر اپنی ایک نئی زندگی شروع

کر سکتے ہیں۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔ایک وقت تھا جب تم میرے خواب دیکھا کرتی تھیں۔۔۔وہ خواب آج بھی پورے ہو سکتے ہیں۔۔۔میں تمھیں اپنی زندگی میں جگہ دینے کے لیے بالکل تیار ہوں۔۔۔تم اپنا خواب پا سکتی ہو۔۔۔تم مجھے پا سکتی ہو۔۔۔اس بار کوئی زبردستی نہیں۔۔۔ہم سب آہستہ آہستہ کریں گے۔۔۔۔"وہ چلتا ہوا اس کی جانب آیا تھا۔۔۔جس پر وہ ڈر کر بیڈ کے سرہانے سے جا لگی۔۔۔

وہ دشمن جاں قریب آ کر بیٹھا۔۔۔تو مقابل گھبرا گئی۔۔۔۔

اپنا چہرہ بالکل اس کے چہرے کے نزدیک لے آیا۔۔۔۔

اتنا نزدیک کے دونوں ایک دوسرے کی گرم سانسیں محسوس کر رہے تھے۔۔۔جو جھلسا رہی تھیں چہرے کو۔۔۔۔

اس کی گرے رنگ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔
روبرو بیٹھی حسین گڑیا کی تھوڑی کو اپنے انگوٹھے سے مسلتے۔۔نہایت نرمی سے کہا۔۔۔۔

آخری جملہ ادا کرتے ہی تھوڑا سہ جھک کر۔۔۔اس کی تھوڑی کو نرمی سے چوما۔۔۔

کیا اس ستمگر نے نہیں کہا تھا کے انٹرسٹڈ نہیں ہے وہ۔۔
کیا نہیں کہا تھا کہ وہ اس کی ٹائپ کی نہیں۔۔۔پھر یہ کیا تھا؟؟۔۔۔

اس کے چومتے ہی۔۔۔پورے جسم میں برقی روح کی طرح بجلی دوڑئی ی۔۔۔اس کا سر پہلے ہی سرہانے سے بہت قریب تھا۔۔۔مزید جگہ

نہیں تھی پیچھے جانے کی۔۔۔ مگر اسے یہ بات یاد نہ رہی۔۔۔اس خوبرو نوجوان سے دور ہونے کے چکر میں جھٹکے سے سر پیچھے کیا۔۔۔

یقیناً بہت زور سے سر پر لگتی۔۔اگر وہ وجیہہ مرد اپنا ہاتھ کور کی طرح اس کے سر کے لگنے سے پہلے حائل نہ کر لیتا۔۔۔۔

انعم کا سر اب اس کے ہاتھ سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔

آرام سے۔۔۔" وہ تیزی سے فکر مند لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔"

انعم کو شدید دکھ ہوا کے ایک دو ثانیوں کے لیے ہی صحیح اس ستمگر کی جھوٹی باتوں پر اعتبار کیا ہی کیوں؟؟۔۔۔۔

اس لڑکی کے نزدیک موقع ملتے ہی وہ قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کبھی دیکھا ہے کسی لڑکی کو اپنے ریپسٹ سے محبت کرتے۔؟؟۔۔۔۔اس کے خواب دیکھتے؟؟۔۔۔اسے پانے کی خواہش کرتے؟؟۔۔۔" وہ طنزیہ جزبز ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

تو تم نے دیکھا ہے کبھی۔۔۔کسی ریپسٹ کو اسی لڑکی سے شادی کرتے؟؟۔۔اسے اپنی دولہن بناتے۔۔۔اس کے بچے کا باپ بنتے؟؟۔۔۔میں نے کیا ناں؟؟۔۔۔مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔عرشمان کو ایک نارمل فیملی تب ہی ملے گی۔۔جب ہم نارمل میاں بیوی کی طرح رہیں گے۔۔۔میں بدلنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے اس کے چہرے پر دونوں ہاتھوں سے پیالہ بنا کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

پر میں کچھ بدلنا نہیں چاہتی۔۔۔۔نہ ہی میں تمھاری دولہن بننا چاہتی تھی"
۔۔میں جانتی ہوں تم اب زبردستی کرنے والے ہو میرے
ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کدورت و نفرت بھری نگاہوں سے روبرو بیٹھے
لڑکے کو تکتے۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر
۔۔چہرے سے کراہت کے ساتھ جھٹکتے۔۔۔۔روہانسہ و پھولے پھولے
سانس کے ساتھ کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں بھر آئی یں تھیں۔۔۔۔

اسے نعمان کی قربت سے شدید خوف آرہا تھا۔۔۔جس کے سبب اس کی
حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

یقین تھا اس لڑکی کو۔۔۔نعمان اب زبردستی پر اتر آئے گا۔۔۔۔۔

وہ پھر آج اس کے جسم پر قابض ہو گا۔۔۔۔یہ خوف ہی اس کی سانسیں روک رہا تھا۔۔۔۔

ریلیکس..... بالکل ریلیکس رہو۔۔۔۔کہاناں میں نے۔۔۔سب تمھاری" مرضی سے ہو گا اِس بار۔۔۔۔کچھ نہیں کر رہا میں۔۔۔۔کوئی ی جلدی نہیں مجھے۔۔۔۔مجھے یقین ہے اب تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔تم سمجھو گی اِس بات کو۔۔۔پہلے جو ہوا تھا وہ غلط تھا حرام تھا۔۔۔تمھیں شدید تکلیف پہنچی۔۔۔میں گناہگار ہوں۔۔۔مگر ماضی میں رہ کر آگے کی زندگی کو تکلیف میں کیوں گزارنا چاہتی ہو؟؟۔۔۔عزت جان سے بڑی نہیں ہوتی۔۔۔اس بات کو سمجھو۔۔۔۔خدا نے تمھیں دوسرا موقع دیا ہے اس زندگی کو جینے کا۔۔۔تو اسے جیو۔۔۔۔یوں پرانی اذیتوں میں جی کر تم اسے بھی ضائع کر رہی ہو۔۔۔۔میں جانتا ہوں یہ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔مگر سوچ بدلو گی

توسب بدلے گا۔۔۔ نکاح سے ہمارے درمیان کا رشتہ بدل گیا ہے۔۔۔" وہ بہت محبت سے اس کے سیدھے رخسار پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ سمجھا رہا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ک۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔ سب۔۔۔ بھ۔۔۔ بھول کر بیوی بن جاؤں تمھاری؟؟۔۔۔ اپنا جسم خود پیش کرؤں تمھیں؟" وہ بمشکل پھولے پھولے سانس کے ساتھ۔۔۔ طنزیہ لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے میرے لیے کوئی مشکل کام ہے تمھارے نازک و کمزور جسم پر قابض آنا؟؟۔۔۔ تمھیں اتنی سی بات کیوں سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ ہم میاں بیوی ہیں اب۔۔۔ ہمارے درمیان ایک مقدس رشتہ ہے۔۔۔ اب تو حال یہ ہے کے تم میرے لیے تیار بھی ہو اچھی نیت کر کے تو تمھیں ثواب ملے۔۔۔ دیکھو یہ کوئی انڈین ڈرامہ نہیں چل

رہا۔۔۔جہاں میں فرشتہ صفت انسان بن کر ایک عورت کو اپنے پاس رکھوں اور اسے چھوؤں بھی نہ۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔اور یہ بات تم بھی سمجھو۔۔۔۔میں مرد ہوں یار۔۔۔۔ایک عورت کو دن رات اپنے سامنے رکھ کر اسے نہ دیکھوں یہ میرے لیے ممکن نہیں۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔۔جب وہ عورت میرے لیے حلال ہو۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے انعم تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تو۔۔۔تو تم مجھے یہ بتا رہے ہو کے تم کسی وقت بھی اپنا اصلی حیوانی روپ" دیکھا دو گے؟؟؟"وہ حسین گڑیا روتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں تمھیں سمجھا رہا ہوں۔۔۔کے کنڑول کروں گا خود" پر۔۔۔مگر مرد ہوں یار۔۔۔تم بیوی ہو میری۔۔۔۔۔اچانک ہوئی ی چیز ذہن کو شاکڈ دینے کا سبب بنتی ہے۔۔۔جس سے تمھاری طبیعت خراب

ہو سکتی ہے۔۔۔اس لیے دماغ تیار رکھنا۔۔۔کیونکے دماغ پہلے سے بنا ہوتا ہے تو انسان کو تکلیف کم ہوتی ہے۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں اسے الرٹ جاری کر دیا تھا۔۔۔۔

ابھی تم نے نہیں کہا تھ۔۔۔تھا انٹرسٹڈ نہیں ہو مجھ"

می۔۔۔میں؟؟۔۔۔اتنی جلدی تو گرگٹ بھ۔۔۔بھی رنگ نہیں بدلتا ہو گا جتنی جلد۔۔۔جلدی تم اپنی زبان بدلتے ہو۔۔۔"وہ تیزی سے روتے ہوئے۔پھولے پھولے سانس کے ساتھ شکوتا گولی۔۔۔۔

میں لاکھ کہوں مجھے تم اچھی نہیں لگتیں۔۔۔تم میں کوئی ی انٹرسٹ" نہیں۔۔۔مگر تم میری بیوی ہو۔۔۔۔میری جسمانی ضروریات کو جائز طریقے سے پورا کرنے والی پوری دنیا میں واحد عورت ہو تم۔۔۔اور یہ بات تم جتنی جلدی سمجھ لو اتنا اچھا۔۔۔بعد میں زبردستی کا نعرہ نہ لگانا۔۔۔کیونکے

ہمارے درمیان اب زبردستی کا کوئی ی معنی نہیں بنتا۔۔۔اب صرف حقوق وفرائی ض ہیں۔۔۔ تمھارے مجھ پر اور میرے تم پر۔۔۔" وہ نرمی سے انعم کو اپنی بات سمجھا کر۔۔۔ کھڑا ہو کر۔۔۔مڑ کر چل دیا۔۔۔

میں تمھیں اپنا شوہر ماننے کے لیے تیار ہوں۔۔"ابھی دو قدم بھی نہ چلا" تھا۔۔۔کے اس حسین گڑیا کے کیے گ ئ ے اعلان نے اس کے قدموں کو مجبور کیا رکنے پر۔۔۔

مگر میری ایک شرط ہے" وہ واقف تھا شرط آسان نہ رکھی ہو گی اس ظالمہ" نے۔۔۔۔

وہ مڑ کر۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔"بولو۔۔۔کیا شرط ہے؟؟؟" سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

جیسے بس وہ منہ سے ادا کرئے گی اور مان لے گا۔۔۔۔

پہلے میرے ریپسٹ کو اس کے کیے کی سزا دلواؤ۔۔۔۔ تیس 30 سال کی" جیل۔۔۔اس میں ایک دن، ایک گھنٹے، ایک لمحے کی بھی کمی نہ ہو۔۔۔۔ پھر مانوں گی تمھیں اپنا شوہر۔۔۔۔وہ مرد میرے لیے نامرد سے کم نہیں جس کی عورت اس کے سائی بان میں ہوتے ہوئے خود کو محفوظ نہ سمجھے۔۔تم شوہر ہو ناں میرے؟؟؟۔۔۔ تمھاری تو پھر غیرت پر بات آجانی چاہیے۔۔۔۔تم سے پہلے تمھاری عورت کو کسی نے ظالماً و جبراً چھوا ہے۔۔۔تو یہ بات جان کر اب خاموش تو نہیں بیٹھو گے۔۔۔۔ہے ناں؟؟۔۔۔۔۔اب جب تم ہی دلدار و تم ہی قاتل ٹھرئے۔۔۔تم ہی ظالم و تم ہی محافظ بنے۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے کیسے سوچ لیا۔۔۔وہ اپنی اذیتوں بھری راتیں بھول جائے گی۔۔۔

گمان بھی کیسے کر لیا ظالم نے۔۔۔وہ شوہر مان لے گی اپنا۔۔۔

جسے دیکھ کر بھی اذیت ہو۔۔اسے اپنا آپ سونپ دے۔۔۔یہ کیسے ممکن؟؟

اپنے لرزتے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔بیڈ سے اتر کر۔۔۔اسکے سامنے اکڑ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

ان سیاہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ایک ایک جملہ۔۔۔ حتی کے ایک ایک لفظ خاصہ جماؤ کے ساتھ ادا کیا۔۔۔۔

تو جزا بھی تمھاری۔۔۔ سزا بھی تمھاری"آخری جملے بولتے وقت اپنی" شہادت کی انگلی ٹھوکنے والے انداز میں مقابل کے کشادہ سینے پر مارتے

۔۔۔۔کدورت و نفرت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے۔۔۔چبا چبا کر کہا۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں دل و دماغ تیار تھے اس لڑکی کے۔۔۔کے جواب میں وہ ظالم ہنسے گا۔۔۔مزاق اڑائے گا۔۔۔ قہقہہ بلند کرئے گا۔۔۔۔ مگر یہ دیکھ حیران رہ گ ئی کے اس نے بجائے مزاق اڑانے کے۔۔۔اثبات میں سنجیدگی سے سر ہلایا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس لمحے وہ مقابل کو کس قدر بہہ رہی تھی۔۔۔۔

رونے کے سبب آنکھیں نشیلی نشیلی سی ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔کالے رنگ کے کپڑوں میں اس کا دودھیائی ی رنگ مزید چمک رہا تھا۔۔۔۔اس کے سرخ ہونٹوں سے نظریں ہٹانا دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا اس لڑکے

کو۔۔۔اسکے چہرے پر آتی آوار الٹ۔۔۔دل کے تاروں کو ہلاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

ڈیم سیکسی"،رونے والی انعم سے کہیں زیادہ اسے یہ سامنے ایٹیٹیوڈ و بھرم" سے کھڑی لڑکی اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔وہ ایک لمحے کے لیے۔۔۔موضوع کی سنجیدگی کو بھول کر۔۔۔دل ہی دل بے ساختہ گویا ہوا۔۔۔۔

نہیں جانتا کیوں۔۔۔مگر دل کھینچ رہا تھا اس کی جانب۔۔۔۔جو کھڑی جزاو سزا کے فیصلے سنا رہی تھی اسے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔مجھے منظور ہے تمھاری شرط۔۔۔۔جزا بھی میری" ۔۔۔۔سزا بھی میری۔۔۔مگر۔۔۔میری جان یہ فیصلہ اب مجھ پر چھوڑ و

۔۔۔کے پہلے کیا چاہتا ہوں۔۔۔ جزا یا سزا۔۔۔" وہ ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکان سجائے بولا۔۔۔۔

تم زیادہ اسمارٹ مت بنو۔۔۔ ظاہر سی بات ہے جزا ہی پہلے منتخب کرؤ" گے۔۔۔ جب بالکل مرنے کا وقت ہو گا تو کھڑے ہو جاؤ گے۔۔۔کے چلو سزا بھی لے لیتا ہوں۔۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھوں سے گھورتے ہوئے۔۔۔۔ منہ بنا کر برہمی سے بولی۔۔۔۔

تو مدت مقرر کر لو۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔"

تم پر اک لمحے کا اعتبار نہیں۔۔۔ مدت تو بہت دور ٹھرا۔۔۔" وہ تیزی سے" اعتراضاً بولی۔۔۔۔

کیا مقابل نہیں جانتا وہ صرف دور رکھنے کے لیے شرائط لگا رہی
تھی۔۔۔کیونکے واقف تھی اب اتنا بھی اسیرِ عشق ہونے سے
رہا۔۔۔کے اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے ایک کہنے پر جیل میں جا کر
بیٹھ جائے۔۔۔۔

"اعتبار تو اب کرنا ہی پڑے گا۔۔ورنہ شادی کیسے چلے گی۔۔۔"

مجھے چلانی ہی نہیں ہے۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔۔"

مگر مجھے چلانی ہے۔۔۔اور چلاؤں گا بھی۔۔۔اور اس میں میرا ساتھ دو گی"
تم۔۔۔مائے ڈئیر وائف۔۔۔" وہ آخری جملہ ہلکا سہ مسکرا کر۔۔۔دانت
پیستے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

ساتھ اور وہ بھی تمھارا؟؟۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ مر کر بھی نہیں۔۔" چاہتی" تو ایک بار میں انکار کرتی۔۔۔ تو انکار ہو جاتا۔۔۔۔ مقابل سمجھ جاتا۔۔۔ مگر دانستہ طور پر اپنے انکار میں قطعیت پیدا کرنے کے لیے دو بار کہا۔۔۔ وہ بھی خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ جس شخص کا ساتھ دینے سے انکار کر رہی ہو۔۔۔ وہ وہی" شخص ہے۔۔۔ جس کی غیرت کو للکار کر تم انصاف لینے چلی ہو۔۔۔۔ بقول تمھارے۔۔۔۔ جزا و سزا میرے حصے میں آئی ہی اِس لیے کیونکے میں شوہر ہوں تمھارا اب۔۔۔ میں ہی دلدار میں ہی قاتل۔۔۔۔۔۔" اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔ اس کی آواز الٹ۔۔۔ جو کب سے دل کو گھائل کر رہی تھی۔۔۔۔ کان کے پیچھے کرتے۔۔۔ نرمی سے یاد دہانی کرانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

جس پر وہ دانت پیسنے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔بولو۔۔۔کب جارہے ہو پھر جیل؟؟۔۔۔کتنا انتظار" کرنا پڑے گا مجھے؟؟"نہایت تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

اور یہ اپنے ہاتھ قابو میں رکھنا سیکھو۔۔۔۔"اس کا ہاتھ شدید جھنجھلاہٹ" کے ساتھ اپنی زلفوں سے ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

رخسار کے قاتلوں کو ان کے کیفرے کردار تک پہنچادوں بس اتنی" مدت۔۔۔۔"اس کا جملہ شدید حیرت میں ڈال گیا تھا اسے۔۔۔

اسے تو لگتا تھا کے وہ کب کا بھول گیا اس کی بہن کو۔۔۔۔سارے محبت کے دعوے جھوٹے تھے۔۔۔۔اور کیونکر نہ سوچتی ایسا۔۔۔۔وہ رخسار کے قتل

کے بعد باہر ملک چلا گیا تھا پڑھنے۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔ پھر واپس آیا تو اس کی منگنی کا اعلان ہو گیا۔۔۔۔ وہ تو بڑا مطمئن و خوش نظر آتا تھا ٹی وی پر۔۔۔۔ اسے دیکھ کر لگا ہی نہیں۔۔۔ کے کبھی رخسار کو یاد بھی کرتا ہو گا۔۔۔۔

وہ لڑکی کیا جانے وہ اسے بھولا ہی کب تھا۔۔۔۔
ہر سانس آج بھی اسی کے نام کی تھی۔۔۔

انعم۔۔۔۔ انعم۔۔۔۔ فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔ "ابھی وہ دونوں" بات ہی کر رہے تھے۔۔۔۔ کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

دوسری جانب سے دبی دبی آواز آئی ی۔۔۔۔

جیسے نعمان کو عر شمان کی فکر لاحق تھی۔۔۔۔ویسے ہی محترمہ فائزہ کو اپنی انعم کی فکر لاحق تھی۔۔۔۔وہ فجر کی نماز کا وقت ہونے سے پہلے ہی اٹھانے چلی آئی یں تھیں۔۔۔۔

ویٹ۔۔۔بے وقوف لڑکی۔۔"انعم دروازے کی جانب بڑھنے ہی لگی" تھی۔۔کے اس خوبرو نوجوان نے اسے جلدی سے روکنے کے لیے۔۔۔ پیچھے سے اپنا ہاتھ اس کے پیٹ کے مقام پر حائل کر کے۔۔۔اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

اگلے لمحے اس کی کمر۔۔۔مقابل کے سینے سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

وہ کانوں کی لو کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔آہستگی سے بولا۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی گرم سانسیں اس کے کانوں کی لو کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔اسے جھنجھلاہٹ ہونے لگی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ شدید جھنجھلاتے ہوئے کہ کر۔۔اس کا ہاتھ اپنے پیٹ کے مقام سے ہٹاتے۔۔۔فورا دور ہوئی ی۔۔۔۔

"دوپٹہ اتارو اپنا۔۔۔" وہ جو گردن میں اپنا دوپٹہ ڈالے ہوئے تھی۔۔۔اس کی بات سن۔۔۔فورا اپنے ہاتھ سے مضبوطی سے پکڑنے لگی۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔" ڈرتے ہوئے۔۔۔بڑی بڑی آنکھیں کر۔۔۔۔احتجاجا پوچھا۔۔۔

"انعم بیٹا۔۔۔۔نماز کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔" پھر سے آواز آئی ی۔۔۔۔

آہستہ بولو۔۔۔وہ سن لیں گی۔۔۔اور اتار و جلدی۔۔"وہ دبی دبی آواز" میں بولا۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔"وہ نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔""

ارے۔۔۔"وہ دانت پیستے۔۔۔اگلے ہی لمحے تیزی سے اس کے قریب" آیا۔۔۔وہ دوپٹہ پکڑے اس وجیہہ مرد کو اپنے قریب آتا دیکھ۔۔۔ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔

اسے پیچھے ہٹتے دیکھ۔۔۔اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اپنے قریب کیا۔۔۔

اِس اچانک حملے پر اس کی گرے آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔۔ساتھ ساتھ ان میں خوف بھی نمایا تھا۔۔۔ابھی وہ چیختی اِس سے قبل ہی۔۔۔مقابل نے اک لمحہ ضائع کیے بغیر اپنا ہاتھ اس کے پیچھے لے جا کر۔۔۔اسکے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا۔۔۔۔

بال کھلنے پر۔۔۔وہ اپنے دوپٹے کو چھوڑ کر۔۔۔بالوں کو ہاتھ لگانے لگی۔۔۔جس پر نعمان کو موقع ملا دوپٹہ اس کے گلے سے جدا کرنے کا۔۔۔۔۔

اس نے اتنی پھرتی سے یہ عمل کیا تھا کے انعم روک نہ سکی۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی۔۔۔اس سے پہلے ہی نعمان اپنا تکیہ صوفے سے اٹھا کر۔۔۔بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔اور انعم کا اپنے پاس رکھے تکیے پر دوپٹہ ڈال دیا۔۔۔۔

اب کھولو دروازہ۔۔۔"وہ بے وقوف نہیں تھی۔۔۔کے نہ سمجھ"
پائے۔۔۔کے وہ کیا دیکھانے کی کوشش کر رہا ہے اس کی پھوپھو کو۔۔۔

تمھیں لگتا ہے وہ یقین کریں گی؟؟۔۔۔مجھ سے زیادہ تو تم بے وقوف"
ہو۔۔۔"وہ استہزائی یہ انداز میں سر نفی میں جھٹکتے ہوئے بول
کر۔۔۔دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

نعمان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔۔۔بس اپنی شرٹ اتار
کر۔۔۔آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔۔۔

ابھی تو نماز کا وقت نہیں ہوا ہے۔۔۔"انعم نے دروازہ کھول"
کر۔۔۔نرمی سے اپنی پھوپھو کو جواب دیا۔۔۔

محترمہ فائزہ نے سب سے پہلے اس کا حلیہ دیکھا۔۔۔وہ دوپٹے سے بے نیاز تھی۔۔۔بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔آنکھوں میں دور دور تک نیند کا کوئی ی اثار نہیں تھا۔۔۔۔

انھوں نے کمرے میں جھانکا۔۔۔۔نعمان شرٹ لیس بیڈ پر سوتا نظر آیا۔۔۔ساتھ ساتھ انعم کا دوپٹہ اس کے برابر والے تکیے پر سجا تھا۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟؟" وہ فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔"

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔" وہ ان کے" چہرے پر جھلکتی فکر و پریشانی دیکھ۔۔۔ان کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر۔۔۔۔ مطمئن لہجے میں بولی۔۔۔۔

محترمہ فائزہ کے سمجھ نہیں آیا۔۔۔وہ کیا کہیں یا کیا کریں۔۔۔۔

انعم مطمئن نظر آرہی تھی نعمان کے ساتھ رہ کر۔۔۔تو کیا باقی رہ گیا تھا اب۔۔۔۔کس چیز کا احتجاج کریں۔۔۔یا کس چیز کے لیے لڑئیں۔۔۔

جب میاں بیوی راضی تو کیا کرئے گا قاضی۔۔۔۔۔

انعم کے چہرے سے ذرا بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا کے اس کے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی ہے۔۔۔ورنہ وہ کبھی اتنی نارمل نظر نہ آرہی ہوتی۔۔۔۔

تم واقعی ٹھیک ہو؟؟؟" وہ پھر پوچھ کر تصدیق کرنے لگیں۔۔۔یقین جو" نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔۔۔

جی۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"وہ انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتی" تھی۔۔۔اور نہ ہی اپنی لڑائی میں شامل کرنا چاہتی تھی۔۔

کیونکے وہ نہیں چاہتی تھی کے نعمان انھیں کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف پہنچائے۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔۔وہ بے یقینی و حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

وہ نعمان کے ناٹک میں اس کا ساتھ صرف اپنی پھوپھو کو اس سے دور رکھنے کے لیے دے رہی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔میں چلتی ہوں۔۔۔تم آرام کرؤ۔۔۔۔"وہ کنفیوز سی حالت "
میں اسے دیکھ کر چلی گ ئی تھیں۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی انعم نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر۔۔۔ہونا تو یہ چاہیے تھا۔۔۔کے نعمان اٹھ کر
بیٹھ جاتا۔۔۔۔مگر وہ تو آنکھیں موندے لیٹا رہا۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔اپنی جگہ پر جاؤ۔۔۔چلی گ ئی ہیں وہ۔۔۔"وہ دور سے ہی اسے "
آواز لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔مگر وہ ذرا بھی نہ ہلا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اٹھوناں۔۔۔"اس بار وہ ذرا جھنجھلا کر بول رہی تھی۔۔۔۔"

اس بار بھی مقابل ذرا نہ ہلا۔۔۔۔

"نعمان زیادہ ڈرامے مت کرؤ۔۔۔۔اٹھو فورا میری جگہ سے۔۔۔۔" وہ اس بار بیڈ کے قریب آکر۔۔۔ جز بز ہو کر بول رہی تھی۔۔۔۔

"نعمان۔۔۔۔" اسے ہاتھ لگانے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔نہ ہی اسے قریب جا کر جگانے کی حماقت۔۔۔دور دور سے ہی اٹھنے کا کہتی رہی۔۔۔۔ مگر وہ ستمگر شاید سو گیا تھا۔۔۔۔

"اللہ کرے تم دوبارا اٹھو ہی نہ کبھی۔۔۔۔" وہ اعلانیہ بد دعا دیتی ہوئی ی۔۔۔اپنا تکیہ و دوپٹہ اٹھا کر۔۔۔۔ صوفے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

اپنا دوپٹہ تمیز سے سر پر اوڑھ کر۔۔۔۔وہ کڑتی ہوئی ی صوفے پر لیٹ گ ئی۔۔۔۔۔

اس ستمگر کے ہوتے ہوئے نیند آجائے۔۔۔یہ کہاں ممکن۔۔۔۔وہ اب بھی اسے ہی تک رہی تھی۔۔۔وہ کروٹ لیتا تو چوکنا ہو کر بیڈ جاتی۔۔۔۔

پوری رات یوں ہی گزرئی ی۔۔۔۔

فجر کی آذان پر وہ تیزی سے اٹھ کر وضو کرنے چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔جب کمرے کا دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

سلام پھیرا۔۔۔تو بیڈ خالی تھا۔۔

شکر۔۔۔چلا گیا۔۔۔"جیسے سکھ کا سانس لیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔"

دعا مانگتے وقت وہ سوچ میں مبتلا تھی کے اس ظالم ستمگر پر یقین کرے یا نہیں؟؟۔۔پھر جیسے اپنی سوچ پر ہنسی آئی ی۔۔۔اور ذہن نے یک دم طنزیہ سوال کیا۔۔۔نہ راضی ہونے کا آپشن ہے انعم تمھارے پاس؟؟۔۔۔۔۔

اسے تو راضی ہونا ہی پڑے گا چاہے وہ رضامندی دلی ہو یا جبری۔۔۔۔وقت دینا ہی پڑے گا۔۔۔۔انتظار کرنا ہی پڑے گا اس وقت کا۔۔۔جب انصاف ملے۔۔۔۔

پہلے کبھی انصاف کی کوئی ی امید نہ تھی۔۔۔مگر اب نعمان نے جیسے ایک ٹوٹی و بکھرئی ی آس کو دوبارا زندگی بخش دی تھی۔۔۔۔ایک امید کی کرن جگادی تھی۔۔۔جس کے سہارے وہ انتظار کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔اس کی بہن کو انصاف مل جائے تو اِس سے زیادہ زندگی کا حاصل کیا ہو گا؟؟؟۔۔

اگر نعمان کو کوئی ی سزا دلا سکتا تھا تو وہ خود نعمان تھا۔۔اور وہ ہی واحد بندہ تھا جو اس کی بہن کے ساتھ ہوئی ی زیادتیوں و ظلم کا بدلا لے سکتا تھا۔۔۔۔

اس لمحے بہتری خاموشی میں محسوس ہوئی ی۔۔۔۔پھر بلال کا بھی تو خیال ستا رہا تھا اسے۔۔۔۔

نہ جانے وہ کس حال میں ہو گا؟؟۔۔اس نے کچھ کھایا پیا ہو گا یا نہیں؟؟۔۔۔اسے پولیس والے مار تو نہیں رہیں ہو گے ناں؟؟۔۔۔کہیں نعمان نے اسے کوئی ی تکلیف پہنچانے کی کوشش تو نہیں کی جیل میں؟؟۔۔۔اَن گنت وسوسے و برے خیالات اسے پریشان و فکر مند کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ رو رو کر بلال کی صحیح سلامت جیل سے واپسی کی دعائیں مانگنے لگی۔۔۔

بلال میں اس کی جان بسی تھی۔۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر۔۔۔کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

وہ تو مین دروازے کو بند کرنے کی نیت سے نکلی تھی۔۔۔لیکن لاونج میں پہنچی تو کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

اتنی صبح کچن میں کون ہو سکتا ہے؟؟"اک لمحے کے لیے ذہن میں خیال آیا" کے دشمنِ جاں ہو گا۔۔۔مگر پھر اپنے خیال کو از خود ہی رد کیا یہ سوچ کر۔۔۔کے اس جیسے امیر زادے کا ان کے چھوٹے سے کچن میں کیا کام بھلا؟؟۔۔۔

تمھارے لیے ناشتے میں کچھ بناؤں؟؟"جو کبھی گمان میں بھی نہ" آئے۔۔۔وہ تھا اس حسین نوجوان کا کچن میں کام کرنا۔۔۔

اسے کچن میں کام کرتا دیکھ۔۔۔انعم حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔۔

اُس گرے آنکھوں والی حسین گڑیا کو دروازے پر کھڑا دیکھ۔۔ چھری سے پیاز مہارت سے کاٹتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

"ضرورت نہیں۔۔۔ہاتھ سلامت ہیں میرے۔۔۔میں خود بنا سکتی ہوں۔۔۔"اس کے نرمی سے سوال کرتے ہی۔۔۔وہ اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔فوراً ہی منہ بسور کر بولی۔۔۔۔

"ٹھیک۔۔۔۔تو پھر میرے لیے بھی بنا دینا۔۔۔میں ابھی صرف عرشمان کو ناشتہ کرا دیتا ہوں۔۔۔کچھ دیر میں ہی آنکھ کھلنے والی ہے اسکی۔۔۔ناشتہ وقت پر نہیں ملا تو تم اس کا نیا روپ دیکھو گی۔۔۔"نعمان بہت نارمل انداز میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکا ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے وہ واقعی ایک نارمل کپل ہوں۔۔۔۔

مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے یہ جاننے میں کے عرشمان کب ناشتہ کرتا ہے" اور کب نہیں۔۔۔ تم زیادہ فری۔۔۔" ابھی وہ بے زاری سے بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں ہے تو پیدا کرؤ۔۔۔ بیٹا ہے آخر تمھارا۔۔۔۔ تمھیں پتا ہونا چاہیے" کے کب کھاتا ہے کب پیتا ہے کب سوتا ہے۔۔ اسکی کیا ضروریات ہیں۔۔ اور۔۔" انعم کی بات سن۔۔۔ وہ تلملا اٹھا تھا۔۔۔ فوراً ہی ہاتھ میں پکڑی چھری نیچے رکھ کر۔۔۔ مٹھیاں غصے سے بھینچتے ہوئے۔۔۔ اپنا غصہ بمشکل قابو کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

ابھی بات مکمل بھی نہ ہوئی ی تھی کے مقابل کھڑی لڑکی غصے سے قریب آکر۔۔۔ایک ہاتھ سلپ پر جما کر۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اور نہیں پیدا کرؤں گی تو مارؤ گے مجھے ؟؟۔۔یا پھر سے میرا ریپ کرؤ گے ؟؟۔۔۔" وہ جیسے بغاوت پر اتری ی تھی۔۔۔۔

اس کی زندگی میں وہ ظالم زبردستی گھسا چلا آیا تھا۔۔کیا یہ کم ظلم نہیں تھا؟؟م۔۔۔۔جواب اسے جبراً اپنے بچے کی ماں بنانے پر تل گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھلکتی کدورت۔۔۔اس کے لہجے میں نمایا بغاوت۔۔۔مقابل نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ایک ہی چیز تو اسے ڈراتی تھی۔۔وہ تھا اس لڑکی کا باغی ہو جانا۔۔۔۔

میری بیوی نہ بنو۔۔۔۔تو بھی کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔کم از کم اپنی سگی" اولاد کی ماں تو بنو۔۔۔۔ تمھارا بیٹا ہے وہ۔۔۔"اپنا لہجہ دھیما رکھنے کی مکمل سعی کی تھی۔۔۔کیونکے مقابل حسینہ کو مزید غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اپنی بات پوری کہی۔۔۔تاکے اسے احساس ہو۔۔۔کے وہ بچہ ۔۔۔بیٹا ہے اُس کا۔۔۔۔وہ منہ نہیں موڑ سکتی اُس سے۔۔۔۔

نہیں ہے وہ میرا بیٹا۔۔تم کیوں اپنے گناہ کو زبردستی مجھ پر مسلط کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ چیخ کر احتجاج کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ پڑنے لگی تھیں۔۔۔۔

کیا تم حرام حلال گناہ ان چیزوں سے باہر نکل کر۔۔ صرف اسے ایک بطور ''
انسان نہیں دیکھ سکتیں؟؟۔۔۔۔ وہ انسان
ہے۔۔۔ اشرفالمخلوقات۔۔۔ سانس لیتا ہے وہ تمھاری اور میری
طرح۔۔۔ کیسی ماں ہو تم؟؟۔۔۔ تمھیں ترس نہیں آتا اس پر؟؟'' وہ اتنی
جلدی جذباتی ہو جانے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔ لیکن جب بات اس کے
لخت جگر کی آتی۔۔ وہ ہو جاتا۔۔۔۔ اُس وقت بھی ہو رہا تھا۔۔۔ نہایت
جذباتی ہو کر۔۔۔ مقابل کا بازو اپنے ایک ہاتھ سے گرفت میں لے کر
۔۔۔ جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اس لمحے کوئی ی بھی دیکھتا تو جان لیتا وہ صرف انعم کی سوئی ہوئی ی ممتا
جگانے کی کوشش میں لگا ہے۔۔۔۔

تمھیں آیا تھا مجھ پر ترس؟؟؟۔۔بولو نعمان۔۔۔ تمھیں آیا تھا؟؟۔۔میں" چیخ رہی تھی۔۔۔رو رہی تھی۔۔۔ تمھارے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔تم نے تو مجھے انسان تک نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔"اس کی گرے آنکھوں میں سرخ ڈوری نمایا تھیں۔۔۔۔

وہ بپھر کر۔۔۔اسے آئی ینہ دیکھانے لگی۔۔۔

انسانیت کا درس تم جیسوں کے منہ سے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"وہ دانت پیستی" ہوئی ی کہ کر۔۔۔اسکا ہاتھ بازو سے جھٹکتی۔۔۔مڑ کر چل دی تھی۔۔۔۔

نعمان اس کی پشت شدید افسردگی سے تکتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آجاؤ بیٹا۔۔ناشتہ کرلو۔۔۔"محترمہ فائزہ اسے اٹھانے آئی یں" تھیں۔۔۔۔

وہ بیڈ پر روتے روتے کب سوگ ئی اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔آنکھ تو اپنی پھوپھو کے جگانے پر کھلی۔۔۔۔وہ بھی بڑی مشکل سے۔۔۔

پھوپھو مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"اس نے کہ کر پھر سے آنکھیں موند" لیں تھیں۔۔۔

تھوڑاسہ کرلو۔۔۔۔اٹھو۔۔۔چلو۔۔۔"وہ اسے زبردستی بیڈ سے جدا کر" کے۔۔۔ڈائی ننگ ٹیبل تک لے آئی یں تھیں۔۔۔

پوری رات جاگنے کے سبب وہ اس قدر نیند میں تھی۔۔۔کے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے بیٹھے جھوکے لینے لگی۔۔۔

وہ بالکل اسی طرح نیند کے جھوکے لے رہی تھی۔۔جیسے کوئی ی ن ئ ی نویلی دولہن دوپہر میں مہمانوں کے ہجوم میں بیٹھ کر لے رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔جہاں عرشمان منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہا تھا وہیں محترمہ فائزہ کو یقین آگیا تھا۔۔کے ازدواجی معاملات طے پا گ ئ ے ہیں ان میاں بیوی کے درمیان۔۔۔۔

انعم۔۔۔چائے پیو۔۔۔۔"اپنی آنکھوں پر انھیں یقین نہیں آرہا"
تھا۔۔۔ایک ہی رات میں نعمان نے ایسا کیا جادو کر دیا کے وہ اپنی ساری
نفرت بھول بیٹھی۔۔۔

محترمہ فائزہ بیٹھ کر یہی سوچ رہی تھیں۔۔۔چائے کا کپ بھر کر۔۔۔اس
کے آگے بڑھا کر سنجیدگی سے کہا۔۔

"محترمہ فائزہ اپنی سوچوں میں اس قدر ڈوبی تھیں۔۔۔کے دیھان
ہی نہ دیا کے چائے گرم ہے۔۔اور مقابل شدید نیند میں دھت۔۔۔اس نے
چائے کا کپ پکڑ تو لیا تھا۔۔۔لیکن شدید نیند کے غلبے کے سبب۔۔۔وہ اگلے
ہی لمحے ہاتھ کی پکڑ سے ڈھیلا ہو کر۔۔اڑا ہو گیا۔۔۔اور گرما گرم چائے اس پر
گرئی ی۔۔۔

یقینا گرما گرم چائے سے اس کا نازک بدن جل جاتا۔۔اگر ٹھیک وقت پر نعمان وہ گرتی چائے اس کے جسم پر گرنے سے قبل۔۔اپنے ہاتھ کے پیالے میں نہ بھر لیتا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اپنے ہاتھ کے پیالے سے وہ گرم چائے۔۔اس نے زمین پر پھینکی۔۔۔پھر اپنا ہاتھ تیزی سے جھٹکتے ہوئے۔۔۔بیسن کی جانب بھاگا۔۔۔۔

سب کچھ تین چار لمحوں میں ہوا۔۔۔

انعم اور باقی سب۔۔۔بس دیکھتے ہی رہ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

اس لڑکی کی ساری نیند چھو منتر ہو گ ئی تھی۔۔۔

زیادہ جل گیا کیا؟؟" وہ ہاتھ ٹھنڈے پانی سے دھو کر واپس آیا۔۔۔تو"
محترمہ فائی زہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔

جبکے وہ گرے آنکھوں والی لڑکی اسے الجھی نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔

کیا ضرورت تھی اس کے بدلے اپنا ہاتھ جلانے کی؟؟۔۔۔
کیا ثابت کرنا چاہتا تھا وہ یہ سب کر کے؟؟۔۔۔۔
کر ہی کیوں رہا تھا وہ یہ سب؟؟۔۔۔

اس ستمگر کو کیا لگتا تھا کے دو منٹ کی اس کے بدلے کی اذیت سہہ کر وہ سالوں
کی اذیت کی بھرپائی ی کر سکتا ہے؟؟۔۔۔۔

نہیں۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔میں آفس چلتا ہوں۔۔۔عرشمان کا خیال رکھیے"
گا۔۔۔۔"اس کا ہاتھ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔جسے وہ مسلتا ہوا۔۔۔انعم کی
آنکھوں کو دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر۔۔۔نرمی سے کہتا ہوا۔۔۔باہر جانے
لگا۔۔۔۔

عرشمان کو چھوڑ کر کیوں جا رہے ہو؟؟۔۔۔اپنا بیٹا ساتھ لے کر"
جاؤ۔۔"وہ تیزی سے اعتراضا بول اٹھی تھی۔۔۔

ہمارا بیٹا۔۔۔"اس نے پلٹ کر۔۔مقابل کو گھوری سے"
نوازتے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے تصحیح کی اس کے غلط لفظ کی۔۔۔۔

ہر بچہ اپنے ڈیڈ کے آفس جانے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ رہتا"
ہے۔۔۔عرشمان بھی آج سے اپنی ماں کے ساتھ رہے گا۔۔۔خیال

رکھنا۔۔۔ تمھاری سگی اولاد ہے۔۔۔" آخری جملہ نہایت جتاتے ہوئے کہ کر۔۔وہ مڑ کر باہر چل دیا تھا۔۔۔۔

انعم نے بے بسی والجھے پن سے سامنے بیٹھے بچے کی جانب دیکھا۔۔۔جو پھیکی سی مسکان چہرے پر سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان بہت ذہین تھا۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا انعم اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔

انعم۔۔۔آپ فکر مت کرؤ۔۔۔ عرشمان آپ کو بالکل پریشان نہیں کرے" گا۔۔۔۔" وہ معصوم سہ چہرہ بنائے گویا ہوا۔۔۔۔

اس لمحے۔۔اس ننھے بچے کی بات سن۔۔ جیسے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ ثانیوں کے لیے بس اسے ہی تکتی رہی۔۔۔۔

پتا نہیں وہ پیارا تھا یا اسے لگ رہا تھا۔۔۔۔

تم۔۔۔وہ کمرا ہے ناں۔۔۔وہاں چپ چاپ جا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔اور باہر" مت نکلنا وہاں سے۔۔جب تک تمھارے ڈیڈ نہ آجائیں۔۔۔"اس نے نہایت سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔۔

انعم کے سخت لہجے سے کہیں زیادہ اس کی بیگانی و بے مروتی اداس کر گ ئی تھی اس ننھے شہزادے کو۔۔۔

وہ اپنی ماں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔۔اکیلے کمرے میں نہیں۔۔۔۔

انعم۔۔۔بچے سے اِس طرح بات نہیں کرتے۔۔۔"محترمہ فائزہ اس" کے سخت لہجے پر ٹوکے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔۔

وہ چاہے کسی کی بھی اولاد ہو۔۔۔ تھا تو بچہ ناں۔۔۔ایک بھولا بھالا نہ سمجھ بچہ۔۔۔اس کا اِن سب میں کیا قصور؟؟۔۔۔

تو آپ کیا چاہتی ہیں اِسے پیار کرؤں؟؟۔۔ گود میں اٹھا کر" پھرؤں؟؟۔۔۔یہ نعمان کی اولاد ہے۔۔۔مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔پلیز ہو سکے تو اِسے میرے سامنے سے لے جائیں۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔ جھنجھلاتے ہوئے۔۔روہانسہ لہجے میں بولنے لگی۔۔۔۔

بچے سے اتنی نفرت نعمان کی وجہ سے تھی۔۔۔جب نعمان کو ہی اپنا لیا تھا تو پھر بچے سے کیا مسئلہ؟؟۔۔۔ محترمہ فائزہ الجھ کر رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔کیونکے وہ لڑکی پہلے ہی بہت ڈسٹرب نظر آرہی تھی۔۔۔

چلو بیٹا۔۔نانی کے ساتھ چلو۔۔۔۔نانی آپ کو ٹی وی پر کاٹون دیکھاتی ہیں۔۔۔"ان کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔۔۔بہت ترسی ہوئی ممتا تھی ان کی۔۔۔ عرشمان سے زیادہ دیر۔۔۔چاہ کر بھی دوری نہ بنا سکیں۔۔۔۔

شام ہونے سے پہلے پہلے تک۔۔ان کی اور عرشمان کی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔

انعم پورے دن اپنے کمرے میں بند رہی۔۔۔۔ عرشمان کو دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔۔

مگر اس کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں۔۔۔۔

انعم کھانا کھالو۔۔۔۔"عرشمان خود اسے رات کے کھانے کے لیے بلانے" آیا تھا۔۔۔۔اس نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔

تم سے کہا تھا ناں کمرے میں رہنا۔۔۔ پھر یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔۔"وہ" چڑ رہی تھی اس سے۔۔۔۔

اسے ڈر لاحق تھا۔۔۔

ایک انجانہ سہ ڈر۔۔۔۔

ڈر کے وہ قریب آجائے گا۔۔۔

محبت ہونے لگے گی اس سے۔۔۔۔

پھر کیا ہو گا؟؟۔۔

ضرور نعمان کا مقصد پورا ہو گا۔۔۔وہ فائدہ اٹھائے گا اس محبت کا۔۔۔۔

وہ ظالم یقیناً کسی مقصد کے تحت یہ سب کر رہا ہے۔۔۔

وہ ایسے ہی اپنے بیٹے کو اس کے پاس نہیں چھوڑ گیا۔۔۔

وہ ستمگر چاہتا ہی یہی ہے کے محبت کرنے لگے وہ۔۔۔۔

اس کے ڈپٹ بھرے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ ننھے سے چہرے پر مسکان سجائے بولا۔۔۔"عرشمان تو صرف انعم کو کھانے کے لیے بلانے آیا تھا"۔۔۔

اسکی مسکان۔۔ہائے ئے۔۔کوئی ی پوچھے اس کی ماں سے کتنی پیاری تھی۔۔۔۔

کتنا مشکل تھا کے اسکے سامنے رہتے۔۔۔اگنور کرئے اُسے۔۔۔

اس کی مسکان دیکھ۔۔۔ہمت نہ ہوئی ی مزید ڈانٹنے کی۔۔۔جیسے دل پر بوجھ آگیا ہو۔۔۔

تم جاؤ پلیز۔۔۔" وہ اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپاتے ہوئے۔۔۔روہانسہ و منتی" لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کا گمان تھا۔۔۔وہ چلا جائے گا۔۔۔ڈانٹ کھانے اور اتنی سنگ دلی دیکھنے کے بعد کون سہ بچہ اپنی ماں سے پیار کے جذبے کو قائی م رکھ سکتا ہے۔۔۔۔

بچہ بھی پیار کی بھوک میں اپنی ماں کے پاس آتا ہے۔۔۔۔

مگر اسکی توقع کے بر عکس۔۔۔وہ بیڈ پر چڑھ کر۔۔۔اسکے بالکل سامنے آکر بیٹھا۔۔۔اور ہلکے سے اس کی آستین پکڑ کر کھینچنے لگا۔۔۔۔

سر میں درد ہو رہا ہے کیا؟؟۔۔۔عرشمان بہت اچھا سر دباتا ہے۔۔۔جب" ڈیڈ کے سر میں درد ہوتا ہے تو ان کا سر بھی عرشمان ہی دباتا ہے۔۔۔سر کا درد غائب ہو جاتا ہے بالکل۔۔۔۔عرشمان کے ڈیڈ کہتے ہیں۔۔۔عرشمان ان کے ہر مرض کا علاج ہے۔۔۔۔؟؟۔۔۔آپ کے بھی دبا دوں؟؟"سر اٹھایا۔۔۔تو وہ سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔چہرے پر بھولی سی مسکان سجائے۔۔۔۔

اپنی ماں کو روتا دیکھ۔۔۔اسے لگا۔۔کے اسکے سر میں درد ہے۔۔۔۔اِس لیے دبانے کی نیت سے۔۔۔سامنے آکر بیٹھ۔۔۔بڑی محبت و پُر امید نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔لچکدار انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی پُر امید نگاہیں۔۔۔شرمندہ سہ کرنے لگیں۔۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کے کون سی زبان استعمال کرئے جو اس بچے کو سمجھ آئے۔۔کے دور رہنا چاہتی ہے اُس سے وہ۔۔۔

ارے واہ۔۔۔میری دونوں جانیں ایک ساتھ۔۔۔۔"ابھی وہ عرشمان کو" دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے کمرے میں وہ حسین ستمگر مسرت بھرے لہجے میں کہتا ہوا۔۔۔داخل ہوا۔۔۔

عرشمان اپنے باپ کو دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔آپ آگ ئی ے۔۔۔" وہ خوشی سے اُبھی کھڑا ہوتا۔۔۔اس" سے قبل ہی۔۔ نعمان نے بڑی محبت سے آکر اس کی پیشانی کو چوما۔۔۔

انعم ابھی ان دونوں باپ بیٹے کی محبت دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس دشمنِ جاں نے اگلے ہی لمحے۔۔اس کی پیشانی کا بوسہ بلاججک لیا۔۔۔۔

وہ صرف ایک بوسہ نہیں تھا۔۔۔وہ ایک شوہر کا گھر واپس لوٹ کر۔۔۔اپنی بیوی اور بیٹے سے محبت کا اظہار تھا۔۔۔۔

اس کے اچانک عمل پر۔۔۔وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔۔ مگر تب تک تو وہ پیار کر کے واپس اپنے بیٹے کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

انعم اسے بے یقینی و سخت احتجاجی نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔مگر مقابل دانستہ طور پر بے خبر بنا رہا۔۔۔

نعمان بہت خوش تھا۔۔۔ان دونوں ماں بیٹے کو ایک کمرے میں پا کر۔۔۔۔

اسے یقین تھا انعم زیادہ وقت عرشمان سے نفرت قائم نہیں رکھ سکے گی۔۔۔

آئس کریم کھانے چلیں؟؟۔۔۔"اس نے عرشمان کو باہوں کے حصار" میں جکڑے۔۔۔اس حسین گڑیا کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

آئی س کریم۔۔۔ہاں ہاں۔۔۔بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔اب تو انعم بھی" ہمارے ساتھ ہو گی۔۔۔واو۔۔۔۔۔"عرشمان تو آئی س کریم کا سنتے ہی بہت ایکسائی ٹڈ ہو گیا تھا۔۔۔جبکے انعم اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے میں مشغول تھی۔۔۔۔

وہ ظالم ایسے کیوں دیکھا رہا تھا جیسے وہ ایک نارمل فیملی ہیں۔۔۔۔

بس وہ کہے گا۔۔۔اور وہ خوشی خوشی اس کے ساتھ آئی س کریم کھانے چل دے گی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔موڈ نہیں ہے؟؟۔۔۔"وہ انجان نہیں تھا مقابل کی نگاہوں" سے۔۔۔مگر بن ضرور رہا تھا۔۔۔۔

تم باپ بیٹے میری جان چھوڑنے کا کیالوگے ؟؟" وہ دانت پیستے"
ہوئے۔۔۔دونوں کو دیکھ۔۔۔سخت بے زاری سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

او۔۔عرشمان تو بھول ہی گیا۔۔۔انعم کے تو سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔وہ"
نہیں جا سکتیں۔۔اور آپ کی وجہ سے عرشمان بھول گیا۔۔۔وہ تو مام
کا۔۔۔" کہتے کہتے جیسے زبان پھسلی۔۔۔۔فوراً زبان دانتوں میں دباتے
ہوئے۔۔۔"اُپپسسس۔۔۔مطلب انعم کا سر دبانے والا تھا۔۔اب آپ
ہٹیں۔۔۔۔عرشمان کو انعم کا سر دبانا ہے۔۔۔تب ہی وہ جلدی ٹھیک
ہو گ ئی یں۔۔۔اور ہمارے ساتھ آئی س کریم کھانے جا سکیں
گی۔۔۔" وہ ننھا شہزادہ جیسے نعمان پر بگڑا۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کے حصار
سے خود کو آزاد کراتے۔۔۔اٹھ کر انعم کا سر دبانے کی نیت سے آگے
بڑھا۔۔۔

وہیں بیٹھے رہو۔۔۔قریب آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"انعم" فوراہی خاصہ جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔سخت لہجے میں چیخی۔۔۔۔۔

مقابل بیٹھے نوجوان کو شدید زہر لگا تھا اس کا اپنے بیٹے پر چیخنا۔۔۔مگر وہ ماں تھی۔۔۔یہ سوچ۔۔۔خون کا گھونٹ پی گیا۔۔۔

عرشمان کچھ لوگوں کو اندھیروں میں رہ رہ کر اسی کی عادت ہو جاتی" ہے۔۔۔پھر انھیں روشنی کی کرنیں چبھنے لگتی ہیں۔۔۔۔تمھاری مام بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں۔۔۔۔انھیں نہ تو خود خوش رہنا ہے نہ ہی خود سے وابستہ لوگوں کو رہنے دینا ہے۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے آخری جملہ مفاہمانہ انداز میں وارننگ دیتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں انعم پر۔۔۔۔وہ عرشمان کو گود میں بھر کر ۔۔۔کمرے سے باہر لے گیا تھا۔۔۔۔

انعم روتے ہوئے اپنا سر پکڑنے لگی۔۔۔

کب تک برداشت کر سکتی تھی وہ ان دو لوگوں کا وجود۔۔۔جن سے وہ دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آج بیڈ پر سونے کی باری میری ہے۔۔۔۔بیڈ خالی کرؤ۔۔۔"وہ کمرے" میں آکر۔۔۔۔دروازہ لاک کر کے۔۔۔اپنا کوٹ اتار کر۔۔سائی یڈ کے

صوفے پر ڈالتے۔۔۔۔بیڈ پر بے ست سی پڑی ی لڑکی کو دیکھ۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں بولا۔۔۔۔

انعم اس کی بات سن کر بھی اَن سنی کرتے ہوئے۔۔کروٹ لی۔۔۔۔اور خود کو مکمل کمبل میں ڈھانک لیا۔۔۔۔صرف چہرہ کھلا رکھا۔۔۔تاکے چوری چوری نگاہوں سے مقابل پر نظر رکھے کے وہ قریب آنے کی کوشش تو نہیں کر رہا۔۔۔۔

یقیناً اس کا عمل کھلا اعلان تھا کے وہ بیڈ نہیں چھوڑنے والی۔۔۔۔

سنا نہیں؟؟۔۔۔۔بیڈ خالی کرؤ۔۔۔۔"اپنے لائٹ پیلے رنگ کی شرٹ" کے کف کا بٹن کھولتے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔۔دبے دبے غصے میں بولا۔۔۔۔

انعم۔۔۔لاسٹ ٹائم بول رہا ہوں۔۔۔بیڈ خالی کرؤ۔۔۔مجھے سونا"
ہے۔۔۔" وہ اپنی شرٹ اتار کر۔۔۔صوفے پر ڈال۔۔۔واش روم چلا گیا
تھا۔۔۔۔۔جب فریش ہو کر۔۔۔باہر نکلا۔۔۔تو اب بھی وہ لڑکی بیڈ پر سوتی
نظر آئی ی۔۔۔جس پر وہ جز بز ہو کر۔۔۔اس کے سر کے پاس کھڑے
ہوتے۔۔۔دونوں ہاتھ بھرم سے سینے پر فولٹ کر۔۔۔لاسٹ وارننگ
دینے لگا۔۔۔۔

انعم نے اس کی لاسٹ وارننگ کو ہلکے میں لیا۔۔۔۔یقین جو تھا۔۔۔کے
خودی بول بول کر۔۔تھک کر چلا جائے گا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ جیسی تمھاری مرضی۔۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے" کہا۔۔۔۔ توانعم نے گمان کیا کے وہ تھک کر صوفے کی جانب بڑھ جائے گا۔۔۔ مگر وہ نعمان ولید تھا۔۔ شاید بھول گ ئی تھی وہ۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اپنا وجود کمبل سمیت ہوا میں بلند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

شاکڈ کے مارے تیزی سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی۔۔۔سیاہ غراتی آنکھوں سے ٹکرائی یں۔۔۔۔

اپنا نازک وجود اس کی باہوں کے حصار میں محسوس ہوا۔۔۔۔

اس کے کمبل میں لپٹے وجود کو برائیڈل اسٹائل میں اٹھا کر۔۔۔صوفے کی جانب لایا۔۔۔اور جھٹکے سے چھوڑ دیا۔۔۔

آہ۔۔۔" جھٹکے سے گرنے پر۔۔۔بے ساختہ ہی چیخ نکلی۔۔۔جبکے کمبل" رح" میں لپٹے ہونے کے سبب۔۔۔ کہیں چوٹ نہیں لگی تھی اسے۔۔۔

ایمانداری سے چلو میرے ساتھ۔۔۔ورنہ بے مانی کرنا مجھے بھی خوب آتا" ہے۔۔۔۔۔"اس کے چہرے پر مکمل جھک کر۔۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔

اس کی گرم سانسیں انعم کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔۔اس کا وجود کمبل میں قید تھا ورنہ یقیناً اس وجیہہ مرد کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔

اس کی نزدیکی شدید چڑچڑاہٹ کو جنم دے رہی تھی۔۔۔وہ مقابل کو نہایت کدورت سے دیکھنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کدورت پڑھ چکا تھا وہ۔۔۔۔مگر دانستہ طور پر مکمل نظر انداز کر گیا۔۔۔۔

اوکے میری جان" آخر میں اس کے گال کو نرمی سے چوم کر۔۔فاتحانہ" مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔سیدھے ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

اب منہ دھو کر آنا پڑے گا۔۔۔۔سارا منہ گندا کر دیا۔۔۔"وہ فورا" ہی۔۔۔خود پر سے کمبل ہٹاتی۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔پھر مقابل کھڑے

شرٹ لیس لڑکے کو دیکھ۔۔۔کراہت والے لہجے میں کہتی
ہوئی ی۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

مقابل اس کی بات سن۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں مسکرانے لگا۔۔۔۔

جب وہ واپس آئی ی۔۔تو نعمان کو آرام سے شرٹ لیس بیڈ پر لیٹا ہوا
پایا۔۔۔۔

اس کی خوبصورت وورزشی جسامت دیکھ۔۔۔۔وہ اَن کمفرٹیبل فیل کرنے
لگی۔۔۔7 سال پہلے نعمان پتلا دبلا لڑکا تھا۔۔۔اس کی جسامت اتنی
خوبصورت وآنکھوں کو بہانے والی نہیں تھی جتنی آج تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ دانستہ طور پر اسے اپنی خوبصورت باڈی دیکھا رہا تھا تاکے وہ اٹریکٹ ہو؟؟۔۔

کم از کم اپنی شرٹ تو پہنو۔۔۔ایک لڑکی کے سامنے اس طرح لیٹے" ہوئے.... تمھیں شرم نہیں آرہی؟؟۔۔۔"اس نے صوفے پر ڈلی نعمان کی شرٹ اٹھا کر۔۔اس کے منہ پر پھینکتے ہوئے۔۔۔ جز بز ہو کر کہا۔۔۔۔

لڑکی؟؟۔۔۔کون؟؟۔۔کہاں؟؟۔۔۔مجھے نظر کیوں نہیں" آرہی؟؟۔۔۔۔"شرٹ ڈائی ریکٹ اس کے منہ پر آکر لگی تھی۔۔۔جسے وہ چڑ کر۔۔۔اپنے منہ سے ہٹاتا۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

صوفے کے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھ۔۔۔نا سمجھی والے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

آنکھیں خراب ہیں کیا تمھاری؟؟۔۔۔میں نظر نہیں آرہی"
تمھیں؟؟۔۔۔" وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔

میری آنکھیں نہیں تمھاری یادداشت خراب ہے۔۔۔۔تم لڑکی نہیں"
ہو۔۔۔۔تم بیوی ہو میری۔۔۔میرے بچے کی ماں۔۔۔تم نے الریڈی مجھے
دیکھ رکھا ہے۔۔۔تم سے کیسی شرم؟؟۔"شروع کے جملے خاصہ جتاتے
ہوئے یاددہانی کرانے والے انداز میں کہے۔۔۔مگر آخری جملہ آنکھوں میں
شوخی بھرے۔۔۔بے شرمی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔۔ادا کیا۔۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھیپ گ ئی تھی۔۔۔اسکے گال گلابی
پڑے۔۔وہ جھٹلا نہیں سکتی کے اس نے نعمان کو نہیں دیکھا۔۔۔۔

ہر بار صرف تلخ یادیں یاد آتیں۔۔۔ مگر یہ پہلی بار تھا جب وہ یادیں مختلف انداز میں آنکھوں کے آگے گھومنے لگیں۔۔۔

وہ کیسا دکھتا تھا یہ پہلی بار غور کیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔ جبکے وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن اپنے دماغ میں چلنے والے خیالات پر اسکا زور نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔

وہ نعمان سے اس موضوع پر نہیں لڑ سکتی۔۔۔ یہ جان لیا تھا اس نے۔۔۔۔

بے شرم" فورا اپنی جگہ پر لیٹ کر۔۔۔ کمبل منہ پر بڑبڑاتے ہوئے "
۔۔۔ڈھک لیا۔۔۔۔۔

جبکے مقابل کے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھرئی ی تھی۔۔۔

وہ ذرا بھی جلد بازی سے کام نہیں لے رہا تھا۔۔۔کیونکے اِس موقعے کی اہمیت کو باخوبی جانتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا یہ پہلا و آخری موقع ہے اُس کے پاس۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

بلال کو کب آزاد کرواؤ گے تم؟؟۔۔۔"جب وہ لڑکی بلال کا نام" لیتی۔۔۔سینے میں جیسے آگ سی لگ جاتی۔۔۔۔

وہ نہایت تجسس و بے صبری سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

جب تم اسکا ذکر اپنے لبوں پر لانا چھوڑ دو گی۔۔۔"اس نے لال رنگ کی "
ٹائی بے زاری سے باندھتے ہوئے۔۔۔ جز بز ہو کر بغیر اس کی جانب دیکھے
۔۔۔جواب دیا۔۔۔۔

شادی کر لی ہے ناں میں نے تم سے۔۔۔بیوی بن کر رہ رہی ہو ناں "
تمھارے ساتھ ایک کمرے میں۔۔ پھر مس ئی لہ کیا ہے تمھارے
ساتھ؟؟۔۔۔ کیوں اس بیچارے کی جان نہیں چھوڑ رہے؟۔۔۔"مقابل کا
جواب سن۔۔۔وہ بپھر اٹھی تھی۔۔۔۔ تیزی سے روبرو آ کر۔۔۔۔دانت
پیستے ہوئے۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔۔

بیچارے؟؟۔۔۔"وہ زیرِ لب دوہراتے ہوئے۔۔۔دل ہی دل شدید "
کڑنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ساری ہمدردیاں اسی کے لیے تو ہیں تمھاری۔۔۔۔"اس حسین" گرے آنکھوں والی لڑکی کی جانب نگاہ اٹھا کر کہا۔۔۔

مقابل حسینہ نے اس کا کڑنا تو دیکھا۔۔۔مگر اس کے شکوئے بھرے لہجے کو نظر انداز کر گ ئی۔۔۔۔

کاش جتنی ہمدردی اس نامحرم کے لیے رکھ رہی ہو اپنے دل میں۔۔۔اس کا" دس فیصد بھی اپنے بیٹے کے لیے رکھ لو۔۔۔۔تو۔۔۔"ابھی وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل تیزی سے بولی۔۔۔

"میرا بیٹا نہیں ہے وہ۔۔۔کتنی بار بولوں۔۔۔۔"

اور جسے تم نامحرم کہہ رہے ہو۔۔۔وہ کبھی میرا نامحرم نہ ہوتا اگر تم نے مجھے ”
ناپاک و گندا نہ کیا ہوتا۔۔۔جسے تم ہمدردی کا نام دے رہے ہو ناں نعمان
ولید۔۔۔۔وہ محبت ہے میری۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔میری محبت۔۔۔میرا
عشق۔۔۔شدید محبت کرتی ہوں میں اس سے۔۔۔اتنی محبت کے اپنا آپ
اس پر قربان کر دیا۔۔۔اور تم سے۔۔۔جس سے دنیا میں سب سے زیادہ
نفرت کرتی تھی۔۔اس سے شادی کر لی۔۔۔۔صرف اپنی محبت کو بچانے
کے لیے۔۔۔۔“مانا یہ کوئی ایسی حقیقت یا انکشاف نہ تھا جس کا اسے علم نہ
ہو۔۔۔مگر پھر بھی اس کے منہ سے سن کر۔۔۔ناجانے کیوں برداشت
نہیں ہوا۔۔۔

دل جیسے ایک لمحے میں کرچی کرچی ہو کر بکھرا ہو۔۔۔

اسکے نزدیک وہ لڑکی محبت نہیں تھی اس کی۔۔۔ مگر پھر بھی اس کا یوں کسی اور کے لیے کیا گیا اظہار محبت دل کو شدید ضرب لگا گیا تھا۔۔۔۔

"نعم چپ ہو جاؤ۔۔۔" اسے لگا وہ اپنا آپا کھو دے گا۔۔ اگر مزید اس کے منہ سے کسی اور مرد کی محبت کا دعوہ سنا۔۔۔۔

نعم نے دیکھا نہیں۔۔۔ وہ اپنی ٹائی ڈھیلی باندھنا چھوڑ کر۔۔۔۔ ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلنے۔۔۔ و دوسرے ہاتھ کو کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔ اپنے ہونٹ بھینچنے لگا تھا۔۔۔ جیسے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں چپ نہیں ہوں گی۔۔۔ تم اچھی طرح جان لو نعمان ۔۔۔۔ میرے دل میں اتنی تمھارے لیے نفرت نہیں۔۔۔ جتنی اپنے بلال

کے لیے محبت ہے۔۔۔" وہ لڑکی نہیں جانتی کس قدر اذیت میں مبتلا کر رہے تھے اس کے اعلانیہ محبت کے جملے۔۔۔۔

اِس سے تو خنجر مار دیتی تو شاید اتنی تکلیف و کرب محسوس نہ ہوتا۔۔۔ جتنا اس کے چند جملوں سے ہوا تھا۔۔۔

صرف اک امید تھی اس لڑکے کے پاس۔۔۔ جس کے رہتے وہ اتنا آگے آگیا تھا۔۔۔اس حسین دشمن جاناں کے جملے وہ امید توڑ رہے تھے۔۔۔ وہ آس توڑ رہے تھے۔۔۔ وہ کیسے غصے سے پاگل نہ ہوتا؟؟۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔اک دم چپ۔۔۔۔ اگر دوبارا یہ جملہ ادا کیا۔۔۔ تو اپنے" ہاتھوں سے جان لے لوں گا اُس کمینے کی۔۔۔۔" اس کی گھنی زلفوں میں اپنا ہاتھ ڈال کر۔۔۔ جڑوں سے پکڑ کر۔۔ جھٹکے سے اپنے قریب

کرتے۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جنونیت سے نظریں
گڑھائے۔۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔وارننگ دینے والے انداز میں
کہا۔۔۔۔

وہ صرف کہ نہیں رہا تھا وہ مار دیتا اسے۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں جیسے خون اترا ہو۔۔۔۔

اس ستمگر کے بال کھینچنے کے سبب۔۔۔وہ نازک جان کراہ اٹھی
تھی۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔۔

التجانہ کی۔۔۔کے چھوڑو۔۔۔۔کیونکے اس لمحے وہ بلال کو مارنے کی بات کر رہا تھا۔۔۔اس کی محبت کو۔۔۔اس کے جنون کو۔۔اُس شخص کو جس کی خاطر وہ اپنا آپ تک قربان کر دے۔۔۔۔

تمھارے اُس کمینے کو مار دینے سے یہ حقیقت نہیں بدل جائے گی۔۔۔کے" میں اُس کمینے کی دیوانی ہوں۔۔۔۔"اس لڑکی کی گرے آنکھوں میں سرخ ڈوریں سجی تھیں۔۔۔۔

دانت پیستے۔۔۔ قطعی انداز میں۔۔۔اس ستمگر کے سامنے ڈٹ کر بولی۔۔۔۔

وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔جب کمرے کا دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

سلام پھیرا۔۔۔تو بیڈ خالی تھا۔۔

شکر۔۔۔چلا گیا۔۔۔"جیسے سکھ کا سانس لیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔"

دعا مانگتے وقت وہ سوچ میں مبتلا تھی کے اس ظالم ستمگر پر یقین کرے یا نہیں؟؟۔۔پھر جیسے اپنی سوچ پر ہنسی آئی ی۔۔۔اور ذہن نے یک دم طنزیہ سوال کیا۔۔۔نہ راضی ہونے کا آپشن ہے انعم تمھارے پاس؟؟۔۔۔۔۔

اسے تو راضی ہونا ہی پڑے گا چاہے وہ رضامندی دلی ہو یا جبری۔۔۔۔وقت دینا ہی پڑے گا۔۔۔۔انتظار کرنا ہی پڑے گا اس وقت کا۔۔۔جب انصاف ملے۔۔۔۔

پہلے کبھی انصاف کی کوئی ی امید نہ تھی۔۔۔ مگر اب نعمان نے جیسے ایک ٹوٹی و بکھرئی ی آس کو دوبارا زندگی بخش دی تھی۔۔۔۔ایک امید کی کرن جگادی تھی۔۔۔ جس کے سہارے وہ انتظار کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔اس کی بہن کو انصاف مل جائے تو اِس سے زیادہ زندگی کا حاصل کیا ہو گا؟؟؟۔۔

اگر نعمان کو کوئی ی سزا دلا سکتا تھا تو وہ خود نعمان تھا۔۔اور وہ ہی واحد بندہ تھا جو اس کی بہن کے ساتھ ہوئی ی زیادتیوں و ظلم کا بدلا لے سکتا تھا۔۔۔۔

اس لمحے بہتری خاموشی میں محسوس ہوئی ی۔۔۔۔پھر بلال کا بھی تو خیال ستا رہا تھا اسے۔۔۔۔

نہ جانے وہ کس حال میں ہو گا؟؟۔۔اس نے کچھ کھایا پیا ہو گا یا
نہیں؟؟۔۔۔اسے پولیس والے مار تو نہیں رہیں ہو گے ناں؟؟۔۔۔ کہیں
نعمان نے اسے کوئی ی تکلیف پہنچانے کی کوشش تو نہیں کی جیل
میں؟؟۔۔۔اَن گنت وسوسے و برے خیالات اسے پریشان و فکر مند
کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ رو رو کر بلال کی صحیح سلامت جیل سے واپسی کی دعائیں مانگنے لگی۔۔۔
بلال میں اس کی جان بسی تھی۔۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر۔۔۔کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

وہ تو مین دروازے کو بند کرنے کی نیت سے نکلی تھی۔۔۔ لیکن لاونج میں پہنچی تو کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

اتنی صبح کچن میں کون ہو سکتا ہے؟؟"اک لمحے کے لیے ذہن میں خیال آیا" کے دشمنِ جاں ہو گا۔۔۔ مگر پھر اپنے خیال کو از خود ہی رد کیا یہ سوچ کر۔۔۔کے اس جیسے امیر زادے کا ان کے چھوٹے سے کچن میں کیا کام بھلا؟؟۔۔۔

تمھارے لیے ناشتے میں کچھ بناؤں؟؟"جو کبھی گمان میں بھی نہ" آئے۔۔۔وہ تھا اس حسین نوجوان کا کچن میں کام کرنا۔۔۔۔

اسے کچن میں کام کرتا دیکھ۔۔۔انعم حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔۔

اُس گرے آنکھوں والی حسین گڑیا کو دروازے پر کھڑا دیکھ۔۔ چھری سے پیاز مہارت سے کاٹتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

ضرورت نہیں۔۔۔ہاتھ سلامت ہیں میرے۔۔۔میں خود بنا سکتی" ہوں۔۔۔"اس کے نرمی سے سوال کرتے ہی۔۔۔وہ اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔فوراہی منہ بسور کر بولی۔۔۔۔

ٹھیک۔۔۔۔تو پھر میرے لیے بھی بنا دینا۔۔۔میں ابھی صرف عرشمان کو" ناشتہ کرا دیتا ہوں۔۔۔کچھ دیر میں ہی آنکھ کھلنے والی ہے اسکی۔۔۔ناشتہ وقت پر نہیں ملا تو تم اس کا نیا روپ دیکھو گی۔۔۔"نعمان بہت نارمل انداز میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکا ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے وہ واقعی ایک نارمل کپل ہوں۔۔۔۔

مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے یہ جاننے میں کے عرشمان کب ناشتہ کرتا ہے" اور کب نہیں۔۔۔ تم زیادہ فری۔۔۔" ابھی وہ بے زاری سے بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں ہے تو پیدا کرؤ۔۔۔ بیٹا ہے آخر تمھارا۔۔۔۔ تمھیں پتا ہونا چاہیے" کے کب کھاتا ہے کب پیتا ہے کب سوتا ہے۔۔ اسکی کیا ضروریات ہیں۔۔ اور۔۔" انعم کی بات سن۔۔۔ وہ تلملا اٹھا تھا۔۔۔ فوراہی ہاتھ میں پکڑی چھری نیچے رکھ کر۔۔۔ مٹھیاں غصے سے بھینچتے ہوئے۔۔۔ اپنا غصہ بمشکل قابو کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

ابھی بات مکمل بھی نہ ہوئی ی تھی کے مقابل کھڑی لڑکی غصے سے قریب آکر۔۔۔ ایک ہاتھ سلپ پر جما کر۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اور نہیں پیدا کرؤں گی تو مارؤ گے مجھے ؟؟۔۔یا پھر سے میرا ریپ کرؤ گے ؟؟۔۔۔" وہ جیسے بغاوت پر اتر ئی ی تھی۔۔۔۔

اس کی زندگی میں وہ ظالم زبردستی گھسا چلا آیا تھا۔۔کیا یہ کم ظلم نہیں تھا؟؟م۔۔۔۔جواب اسے جبراً اپنے بچے کی ماں بنانے پر تل گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھلکتی کدورت۔۔۔اس کے لہجے میں نمایا بغاوت۔۔۔مقابل نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ایک ہی چیز تو اسے ڈراتی تھی۔۔وہ تھا اس لڑکی کا باغی ہو جانا۔۔۔۔

میری بیوی نہ بنو۔۔۔تو بھی کوئی مس ئی لہ نہیں۔۔۔کم از کم اپنی سگی" اولاد کی ماں تو بنو۔۔۔۔ تمھارا بیٹا ہے وہ۔۔۔"اپنا لہجہ دھیما رکھنے کی مکمل سعی کی تھی۔۔۔کیونکے مقابل حسینہ کو مزید غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اپنی بات پوری کہی۔۔۔تاکے اسے احساس ہو۔۔۔کے وہ بچہ ۔۔۔بیٹا ہے اُس کا۔۔۔۔وہ منہ نہیں موڑ سکتی اُس سے۔۔۔۔

نہیں ہے وہ میرا بیٹا۔۔تم کیوں اپنے گناہ کو زبردستی مجھ پر مسلط کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ چیخ کر احتجاج کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ پڑنے لگی تھیں۔۔۔۔

کیا تم حرام حلال گناہ ان چیزوں سے باہر نکل کر۔۔صرف اسے ایک بطور" انسان نہیں دیکھ سکتیں؟؟۔۔۔۔وہ انسان

ہے۔۔۔اشرفالمخلوقات۔۔۔سانس لیتا ہے وہ تمھاری اور میری طرح۔۔۔کیسی ماں ہو تم؟؟؟۔۔۔تمھیں ترس نہیں آتا اس پر؟؟؟'' وہ اتنی جلدی جذباتی ہو جانے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔لیکن جب بات اس کے لخت جگر کی آتی۔۔وہ ہو جاتا۔۔۔۔اُس وقت بھی ہو رہا تھا۔۔۔نہایت جذباتی ہو کر۔۔۔مقابل کا بازو اپنے ایک ہاتھ سے گرفت میں لے کر ۔۔۔جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اس لمحے کوئی ی بھی دیکھتا تو جان لیتا وہ صرف انعم کی سوئی ہوئی ی ممتا جگانے کی کوشش میں لگا ہے۔۔۔۔

تمھیں آیا تھا مجھ پر ترس؟؟؟۔۔بولو نعمان۔۔۔تمھیں آیا تھا؟؟۔۔میں'' چیخ رہی تھی۔۔۔رو رہی تھی۔۔۔تمھارے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔تم

نے تو مجھے انسان تک نہیں سمجھا تھا۔۔۔"اس کی گرے آنکھوں میں سرخ ڈوری نمایا تھیں۔۔۔۔

وہ بپھر کر۔۔۔اسے آئی ینہ دیکھانے لگی۔۔۔

انسانیت کا درس تم جیسوں کے منہ سے اچھا نہیں لگتا۔۔۔" وہ دانت پیستی" ہوئی ی کہ کر۔۔۔اسکا ہاتھ بازو سے جھٹکتی۔۔۔مڑ کر چل دی تھی۔۔۔۔

نعمان اس کی پشت شدید افسردگی سے تکتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آجاؤ بیٹا۔۔ناشتہ کرلو۔۔۔"محترمہ فائی زہ اسے اٹھانے آئی یں" تھیں۔۔۔۔

وہ بیڈ پر روتے روتے کب سو گ ئی اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔آنکھ تو اپنی پھوپھو کے جگانے پر کھلی۔۔۔۔وہ بھی بڑی مشکل سے۔۔۔

پھوپھو مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"اس نے کہ کر پھر سے آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔"

تھوڑا سہ کر لو۔۔۔۔اٹھو۔۔۔چلو۔۔۔"وہ اسے زبردستی بیڈ سے جدا کر کے۔۔۔ڈائی ننگ ٹیبل تک لے آئی یں تھیں۔۔۔"

پوری رات جاگنے کے سبب وہ اس قدر نیند میں تھی۔۔۔کے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے بیٹھے جھوکے لینے لگی۔۔۔

وہ بالکل اسی طرح نیند کے جھوکے لے رہی تھی۔۔جیسے کوئی ی ن ئ ی نویلی دولہن دوپہر میں مہمانوں کے ہجوم میں بیٹھ کر لے رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔جہاں عرشمان منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہا تھا وہیں محترمہ فائزہ کو یقین آگیا تھا۔۔کے ازدواجی معاملات طے پاگ ئ ے ہیں ان میاں بیوی کے درمیان۔۔۔۔

انعم۔۔۔چائے پیو۔۔۔۔"اپنی آنکھوں پر انھیں یقین نہیں آرہا" تھا۔۔۔ایک ہی رات میں نعمان نے ایسا کیا جادو کر دیا کے وہ اپنی ساری نفرت بھول بیٹھی۔۔۔

محترمہ فائزہ بیٹھ کر یہی سوچ رہی تھیں۔۔۔چائے کا کپ بھر کر۔۔۔اس کے آگے بڑھا کر سنجیدگی سے کہا۔۔

اہ۔۔"محترمہ فائزہ اپنی سوچوں میں اس قدر ڈوبی تھیں۔۔۔کے دیھان" ہی نہ دیا کے چائے گرم ہے۔۔اور مقابل شدید نیند میں دھت۔۔۔اس نے چائے کا کپ پکڑ تو لیا تھا۔۔۔لیکن شدید نیند کے غلبے کے سبب۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے ہاتھ کی پکڑ سے ڈھیلا ہو کر۔۔اڑا ہو گیا۔۔۔اور گرما گرم چائے اس پر گرئی ی۔۔۔

یقینا گرما گرم چائے سے اس کا نازک بدن جل جاتا۔۔اگر ٹھیک وقت پر نعمان وہ گرتی چائے اس کے جسم پر گرنے سے قبل۔۔اپنے ہاتھ کے پیالے میں نہ بھر لیتا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اپنے ہاتھ کے پیالے سے وہ گرم چائے۔۔اس نے زمین پر پھینکی۔۔۔پھر اپنا ہاتھ تیزی سے جھٹکتے ہوئے۔۔۔بیسن کی جانب بھاگا۔۔۔۔

سب کچھ تین چار لمحوں میں ہوا۔۔۔

انعم اور باقی سب۔۔۔بس دیکھتے ہی رہ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

اس لڑکی کی ساری نیند چھو منتر ہو گ ئی تھی۔۔۔

زیادہ جل گیا کیا؟؟'' وہ ہاتھ ٹھنڈے پانی سے دھو کر واپس آیا۔۔۔تو'' محترمہ فائی زہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔

جبکے وہ گرے آنکھوں والی لڑکی اسے الجھی نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔

کیاضرورت تھی اس کے بدلے اپنا ہاتھ جلانے کی؟؟۔۔۔
کیاثابت کرنا چاہتا تھا وہ یہ سب کر کے؟؟۔۔۔۔
کر ہی کیوں رہا تھا وہ یہ سب؟؟۔۔۔

اس ستمگر کو کیا لگتا تھا کے دو منٹ کی اس کے بدلے کی اذیت سہہ کر وہ سالوں کی اذیت کی بھرپائی ی کر سکتا ہے؟؟۔۔۔۔

نہیں۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں آفس چلتا ہوں۔۔۔ عرشمان کا خیال رکھیے" گا۔۔۔۔"اس کا ہاتھ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ جسے وہ مسلتا ہوا۔۔۔انعم کی آنکھوں کو دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر۔۔۔ نرمی سے کہتا ہوا۔۔۔ باہر جانے لگا۔۔۔۔

عرشمان کو چھوڑ کر کیوں جارہے ہو؟؟۔۔۔اپنا بیٹا ساتھ لے کر"
جاؤ۔۔"وہ تیزی سے اعتراضا بول اٹھی تھی۔۔۔

ہمارا بیٹا۔۔۔"اس نے پلٹ کر۔۔مقابل کو گھوری سے"
نوازتے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے تصحیح کی اس کے غلط لفظ کی۔۔۔۔

ہر بچہ اپنے ڈیڈ کے آفس جانے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ رہتا"
ہے۔۔۔عرشمان بھی آج سے اپنی ماں کے ساتھ رہے گا۔۔۔خیال
رکھنا۔۔۔تمھاری سگی اولاد ہے۔۔۔"آخری جملہ نہایت جتاتے ہوئے کہ
کر۔۔وہ مڑ کر باہر چل دیا تھا۔۔۔۔

انعم نے بے بسی و الجھے پن سے سامنے بیٹھے بچے کی جانب دیکھا۔۔۔جو پھیکی سی مسکان چہرے پر سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان بہت ذہین تھا۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا انعم اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔

انعم۔۔۔آپ فکر مت کرئو۔۔۔عرشمان آپ کو بالکل پریشان نہیں کرے گا۔۔۔۔" وہ معصوم سہ چہرہ بنائے گویا ہوا۔۔۔۔

اس لمحے۔۔اس ننھے بچے کی بات سن۔۔جیسے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ ثانیوں کے لیے بس اسے ہی تکتی رہی۔۔۔۔

پتا نہیں وہ پیار اتھا یا اسے لگ رہا تھا۔۔۔۔

تم۔۔۔وہ کمرا ہے ناں۔۔۔وہاں چپ چاپ جا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔اور باہر" مت نکلنا وہاں سے۔۔جب تک تمھارے ڈیڈ نہ آجائیں۔۔۔"اس نے نہایت سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔۔

انعم کے سخت لہجے سے کہیں زیادہ اس کی بیگانی و بے مروتی اداس کر گئی تھی اس ننھے شہزادے کو۔۔۔

وہ اپنی ماں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔۔اکیلے کمرے میں نہیں۔۔۔۔

انعم۔۔۔بچے سے اِس طرح بات نہیں کرتے۔۔۔"محترمہ فائزہ اس" کے سخت لہجے پر ٹوکے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔۔

وہ چاہے کسی کی بھی اولاد ہو۔۔۔ تھا تو بچہ ناں۔۔۔ایک بھولا بھالا نہ سمجھ بچہ۔۔۔اس کا اِن سب میں کیا قصور؟؟۔۔۔

تو آپ کیا چاہتی ہیں اِسے پیار کرؤں؟؟۔۔ گود میں اٹھا کر" پھرؤں؟؟۔۔۔یہ نعمان کی اولاد ہے۔۔۔مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔پلیز ہو سکے تو اِسے میرے سامنے سے لے جائیں۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔ جھنجھلاتے ہوئے۔۔روہانسہ لہجے میں بولنے لگی۔۔۔۔

بچے سے اتنی نفرت نعمان کی وجہ سے تھی۔۔۔جب نعمان کو ہی اپنا لیا تھا تو پھر بچے سے کیا مس ئی لہ؟؟۔۔۔ محترمہ فائی زہ الجھ کر رہ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔کیونکے وہ لڑکی پہلے ہی بہت ڈسٹرب نظر آرہی تھی۔۔۔

چلو بیٹا۔۔نانی کے ساتھ چلو۔۔۔۔نانی آپ کو ٹی وی پر کاٹون دیکھاتی ہیں۔۔۔"ان کی اپنی کوئی ی اولاد نہ تھی۔۔۔بہت ترسی ہوئی ی ممتا تھی ان کی۔۔۔عرشمان سے زیادہ دیر۔۔۔چاہ کر بھی دوری نہ بنا سکیں۔۔۔۔

شام ہونے سے پہلے پہلے تک۔۔ان کی اور عرشمان کی اچھی دوستی ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

انعم پورے دن اپنے کمرے میں بند رہی۔۔۔۔عرشمان کو دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔۔

مگر اس کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں۔۔۔۔

"انعم کھانا کھالو۔۔۔" عرشمان خود اسے رات کے کھانے کے لیے بلانے آیا تھا۔۔۔اس نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔

"وہ تم سے کہا تھا ناں کمرے میں رہنا۔۔۔ پھر یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔" چڑ رہی تھی اس سے۔۔۔۔

اسے ڈر لاحق تھا۔۔۔

ایک انجانہ سہ ڈر۔۔۔۔

ڈر کے وہ قریب آ جائے گا۔۔۔

محبت ہونے لگے گی اس سے۔۔۔۔

پھر کیا ہو گا؟؟؟۔۔

ضرور نعمان کا مقصد پورا ہو گا۔۔۔وہ فائی دہ اٹھائے گا اس محبت کا۔۔۔۔

وہ ظالم یقینا کسی مقصد کے تحت یہ سب کر رہا ہے۔۔۔

وہ ایسے ہی اپنے بیٹے کو اس کے پاس نہیں چھوڑ گیا۔۔۔

وہ ستمگر چاہتا ہی یہی ہے کے محبت کرنے لگے وہ۔۔۔۔

اس کے ڈپٹ بھرے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ ننھے سے چہرے پر مسکان سجائے بولا۔۔۔"عرشمان تو صرف انعم کو کھانے کے لیے بلانے آیا تھا۔۔۔"

اسکی مسکان۔۔ہائے ئے۔۔کوئی ی پوچھے اس کی ماں سے کتنی پیاری تھی۔۔۔۔

کتنا مشکل تھا کے اسکے سامنے رہتے۔۔۔اگنور کرئے اُسے۔۔۔

اس کی مسکان دیکھ۔۔۔ہمت نہ ہوئی مزید ڈانٹنے کی۔۔۔جیسے دل پر بوجھ آگیا ہو۔۔۔

تم جاؤ پلیز۔۔۔" وہ اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپاتے ہوئے۔۔۔روہانسہ و منتی" لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کا گمان تھا۔۔۔وہ چلا جائے گا۔۔۔ڈانٹ کھانے اور اتنی سنگ دلی دیکھنے کے بعد کون سہ بچہ اپنی ماں سے پیار کے جذبے کو قائی م رکھ سکتا ہے۔۔۔۔

بچہ بھی پیار کی بھوک میں اپنی ماں کے پاس آتا ہے۔۔۔۔

مگر اسکی توقع کے برعکس۔۔۔وہ بیڈ پر چڑھ کر۔۔۔اسکے بالکل سامنے آکر بیٹھا۔۔۔اور ہلکے سے اس کی آستین پکڑ کر کھینچنے لگا۔۔۔۔

"سر میں درد ہو رہا ہے کیا؟؟۔۔۔عرشمان بہت اچھا سر دباتا ہے۔۔۔جب ڈیڈ کے سر میں درد ہوتا ہے تو ان کا سر بھی عرشمان ہی دباتا ہے۔۔۔سر کا درد غائب ہو جاتا ہے بالکل۔۔۔۔عرشمان کے ڈیڈ کہتے ہیں۔۔۔عرشمان ان کے ہر مرض کا علاج ہے۔۔۔۔؟؟۔۔۔آپ کے بھی دبا دوں؟؟"سر اٹھایا۔۔۔تو وہ سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔چہرے پر بھولی سی مسکان سجائے۔۔۔۔

اپنی ماں کو روتا دیکھ۔۔۔اسے لگا۔۔کے اسکے سر میں درد ہے۔۔۔۔اِس لیے دبانے کی نیت سے۔۔۔سامنے آکر بیٹھ۔۔۔بڑی محبت و پُر امید نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔لچکدار انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی پُر امید نگاہیں۔۔۔شرمندہ سہ کرنے لگیں۔۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کے کون سی زبان استعمال کرئے جو اس بچے کو سمجھ آئے۔۔کے دور رہنا چاہتی ہے اُس سے وہ۔۔۔

ارے واہ۔۔۔میری دونوں جانیں ایک ساتھ۔۔۔۔"ابھی وہ عرشمان کو" دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے کمرے میں وہ حسین ستمگر مسرت بھرے لہجے میں کہتا ہوا۔۔۔داخل ہوا۔۔۔

عرشمان اپنے باپ کو دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔آپ آگ ئی ے۔۔۔"وہ خوشی سے اُبھی کھڑا ہوتا۔۔۔اس" سے قبل ہی۔۔نعمان نے بڑی محبت سے آکر اس کی پیشانی کو چوما۔۔۔

انعم ابھی ان دونوں باپ بیٹے کی محبت دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس دشمنِ جاں نے اگلے ہی لمحے۔۔اس کی پیشانی کا بوسہ بلاججک لیا۔۔۔۔

وہ صرف ایک بوسہ نہیں تھا۔۔۔وہ ایک شوہر کا گھر واپس لوٹ کر۔۔۔اپنی بیوی اور بیٹے سے محبت کا اظہار تھا۔۔۔۔

اس کے اچانک عمل پر۔۔۔وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔۔مگر تب تک تو وہ پیار کر کے واپس اپنے بیٹے کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

انعم اسے بے یقینی و سخت احتجاجی نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔مگر مقابل دانستہ طور پر بے خبر بنا رہا۔۔۔

نعمان بہت خوش تھا۔۔۔ان دونوں ماں بیٹے کو ایک کمرے میں پا کر۔۔۔۔

اسے یقین تھا انعم زیادہ وقت عرشمان سے نفرت قائم نہیں رکھ سکے گی۔۔۔

"آئس کریم کھانے چلیں؟؟۔۔۔"اس نے عرشمان کو باہوں کے حصار میں جکڑے۔۔۔اس حسین گڑیا کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

"آئس کریم۔۔۔ہاں ہاں۔۔۔بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔اب تو انعم بھی ہمارے ساتھ ہو گی۔۔۔واو۔۔۔۔۔"عرشمان تو آئس کریم کا سنتے ہی بہت ایکسائیٹڈ ہو گیا تھا۔۔۔جبکے انعم اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے میں مشغول تھی۔۔۔۔

وہ ظالم ایسے کیوں دیکھا رہا تھا جیسے وہ ایک نارمل فیملی ہیں۔۔۔۔

بس وہ کہے گا۔۔۔اور وہ خوشی خوشی اس کے ساتھ آئی س کریم کھانے چل دے گی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔موڈ نہیں ہے؟؟۔۔۔" وہ انجان نہیں تھا مقابل کی نگاہوں "
سے۔۔۔مگر بن ضرور رہا تھا۔۔۔۔

تم باپ بیٹے میری جان چھوڑنے کا کیا لو گے؟؟" وہ دانت پیستے "
ہوئے۔۔۔دونوں کو دیکھ۔۔۔سخت بے زاری سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

او۔۔عرشمان تو بھول ہی گیا۔۔۔انعم کے تو سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔وہ "
نہیں جا سکتیں۔۔اور آپ کی وجہ سے عرشمان بھول گیا۔۔۔وہ تو مام

کا۔۔۔"کہتے کہتے جیسے زبان پھسلی۔۔۔۔فوراً زبان دانتوں میں دباتے ہوئے۔۔۔"اُپپسسسس۔۔۔مطلب انعم کا سر دبانے والا تھا۔۔اب آپ ہٹیں۔۔۔۔عرشمان کو انعم کا سر دبانا ہے۔۔۔تب ہی وہ جلدی ٹھیک ہو گ ئی یں۔۔۔اور ہمارے ساتھ آئی س کریم کھانے جا سکیں گی۔۔۔"وہ ننھا شہزادہ جیسے نعمان پر بگڑا۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کے حصار سے خود کو آزاد کراتے۔۔۔اٹھ کر انعم کا سر دبانے کی نیت سے آگے بڑھا۔۔۔

وہیں بیٹھے رہو۔۔۔۔قریب آنے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔"انعم" فوراہی خاصہ جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔سخت لہجے میں چیخی۔۔۔۔۔

مقابل بیٹھے نوجوان کو شدید زہر لگا تھا اس کا اپنے بیٹے پر چیخنا۔۔۔مگر وہ ماں تھی۔۔۔یہ سوچ۔۔۔خون کا گھونٹ پی گیا۔۔۔

عرشمان کچھ لوگوں کو اندھیروں میں رہ رہ کر اسی کی عادت ہو جاتی ہے۔۔۔پھر انھیں روشنی کی کرنیں چبھنے لگتی ہیں۔۔۔۔تمھاری مام بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں۔۔۔۔انھیں نہ تو خود خوش رہنا ہے نہ ہی خود سے وابستہ لوگوں کو رہنے دینا ہے۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے آخری جملہ مفاہمانہ انداز میں وارننگ دیتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں انعم پر۔۔۔۔وہ عرشمان کو گود میں بھر کر ۔۔۔کمرے سے باہر لے گیا تھا۔۔۔۔

انعم روتے ہوئے اپنا سر پکڑنے لگی۔۔۔

کب تک برداشت کر سکتی تھی وہ ان دو لوگوں کا وجود۔۔۔ جن سے وہ دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آج بیڈ پر سونے کی باری میری ہے۔۔۔۔ بیڈ خالی کرؤ۔۔۔" وہ کمرے میں آکر۔۔۔۔ دروازہ لاک کر کے۔۔۔ اپنا کوٹ اتار کر۔۔ سائی ڈ کے صوفے پر ڈالتے۔۔۔۔ بیڈ پر بے ست سی پڑی ی لڑکی کو دیکھ۔۔۔ سپاٹ سے لہجے میں بولا۔۔۔۔

انعم اس کی بات سن کر بھی اَن سنی کرتے ہوئے۔۔ کروٹ لی۔۔۔۔ اور خود کو مکمل کمبل میں ڈھانک لیا۔۔۔۔ صرف چہرہ کھلا رکھا۔۔۔ تاکے چوری

چوری نگاہوں سے مقابل پر نظر رکھے کے وہ قریب آنے کی کوشش تو نہیں کر رہا۔۔۔

یقیناً اس کا عمل کھلا اعلان تھا کے وہ بیڈ نہیں چھوڑنے والی۔۔۔

سنا نہیں؟؟۔۔۔بیڈ خالی کرؤ۔۔۔"اپنے لائٹ پیلے رنگ کی شرٹ" کے کف کا بٹن کھولتے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔دبے دبے غصے میں بولا۔۔۔

انعم۔۔۔لاسٹ ٹائم بول رہا ہوں۔۔۔بیڈ خالی کرؤ۔۔۔مجھے سونا" ہے۔۔۔" وہ اپنی شرٹ اتار کر۔۔۔صوفے پر ڈال۔۔۔واش روم چلا گیا تھا۔۔۔۔جب فریش ہو کر۔۔۔باہر نکلا۔۔۔تو اب بھی وہ لڑکی بیڈ پر سوتی نظر آئی ی۔۔۔جس پر وہ جز بز ہو کر۔۔۔اس کے سر کے پاس کھڑے

ہوتے۔۔۔دونوں ہاتھ بھرم سے سینے پر فولٹ کر۔۔۔لاسٹ وارننگ دینے لگا۔۔۔۔

انعم نے اس کی لاسٹ وارننگ کو ہلکے میں لیا۔۔۔۔یقین جو تھا۔۔۔کے خودی بول بول کر۔۔ تھک کر چلا جائے گا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ جیسی تمھاری مرضی۔۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے" کہا۔۔۔۔تو انعم نے گمان کیا کے وہ تھک کر صوفے کی جانب بڑھ جائے گا۔۔۔ مگر وہ نعمان ولید تھا۔۔ شاید بھول گ ئی تھی وہ۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اپنا وجود کمبل سمیت ہوا میں بلند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

شاکڈ کے مارے تیزی سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی۔۔۔سیاہ غراتی آنکھوں سے ٹکرائی یں۔۔۔۔

اپنانازک وجوداس کی باہوں کے حصار میں محسوس ہوا۔۔۔۔

اس کے کمبل میں لپٹے وجود کو برائیڈل اسٹائی ل میں اٹھا کر۔۔۔صوفے کی جانب لایا۔۔۔اور جھٹکے سے چھوڑ دیا۔۔۔

آہ۔۔۔" جھٹکے سے گرنے پر۔۔۔بے ساختہ ہی چیخ نکلی۔۔۔۔جبکے کمبل" میں لپٹے ہونے کے سبب۔۔۔کہیں چوٹ نہیں لگی تھی اسے۔۔۔

ایمانداری سے چلو میرے ساتھ۔۔۔ورنہ بے مانی کرنا مجھے بھی خوب آتا"
ہے۔۔۔۔"اس کے چہرے پر مکمل جھک کر۔۔۔۔اس کی گرے
آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔

اس کی گرم سانسیں انعم کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔۔اس کا وجود کمبل میں
قید تھا ورنہ یقیناً اس وجیہہ مرد کو خود سے دور کرنے کی کوشش
کرتی۔۔۔۔۔

اس کی نزدیکی شدید چڑچڑاہٹ کو جنم دے رہی تھی۔۔۔وہ مقابل کو نہایت
کدورت سے دیکھنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کدورت پڑھ چکا تھا وہ۔۔۔۔مگر دانستہ طور پر مکمل
نظر انداز کر گیا۔۔۔۔

اوکے میری جان" آخر میں اس کے گال کو نرمی سے چوم کر۔۔فاتحانہ"
مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔سیدھے ہو کر کھڑا
ہوا۔۔۔۔

اب منہ دھو کر آنا پڑے گا۔۔۔۔سارا منہ گندا کر دیا۔۔۔" وہ فورا"
ہی۔۔۔خود پر سے کمبل ہٹاتی۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔پھر مقابل کھڑے
شرٹ لیس لڑکے کو دیکھ۔۔۔کراہت والے لہجے میں کہتی
ہوئی ی۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

مقابل اس کی بات سن۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں مسکرانے لگا۔۔۔۔

جب وہ واپس آئی ی۔۔تو نعمان کو آرام سے شرٹ لیس بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔۔

اس کی خوبصورت وورزشی جسامت دیکھ۔۔۔۔وہ اَن کمفرٹیبل فیل کرنے لگی۔۔۔7 سال پہلے نعمان پتلا دبلا لڑکا تھا۔۔۔اس کی جسامت اتنی خوبصورت وآنکھوں کو بہانے والی نہیں تھی جتنی آج تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ دانستہ طور پر اسے اپنی خوبصورت باڈی دیکھا رہا تھا تا کے وہ اٹریکٹ ہو؟؟؟۔۔

کم از کم اپنی شرٹ تو پہنو۔۔۔ایک لڑکی کے سامنے اس طرح لیٹے" ہوئے.... تمھیں شرم نہیں آرہی؟؟؟۔۔۔"اس نے صوفے پر ڈلی نعمان کی شرٹ اٹھا کر۔۔اس کے منہ پر پھینکتے ہوئے۔۔۔ جز بز ہو کر کہا۔۔۔۔

لڑکی؟؟۔۔۔کون؟؟۔۔کہاں؟؟۔۔۔مجھے نظر کیوں نہیں"
آرہی؟؟۔۔۔۔"شرٹ ڈائی ریکٹ اس کے منہ پر آکر لگی تھی۔۔۔جسے وہ
چڑ کر۔۔۔اپنے منہ سے ہٹاتا۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

صوفے کے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھ۔۔۔نا سمجھی والے لہجے میں استفسار
کرنے لگا۔۔۔۔

آنکھیں خراب ہیں کیا تمھاری؟؟۔۔۔میں نظر نہیں آرہی"
تمھیں؟؟۔۔۔"وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔

میری آنکھیں نہیں تمھاری یادداشت خراب ہے۔۔۔۔تم لڑکی نہیں"
ہو۔۔۔۔تم بیوی ہو میری۔۔۔میرے بچے کی ماں۔۔۔تم نے الریڈی مجھے

دیکھ رکھا ہے۔۔۔تم سے کیسی شرم؟؟؟۔"شروع کے جملے خاصہ جتاتے ہوئے یاد دہانی کرانے والے انداز میں کہے۔۔۔مگر آخری جملہ آنکھوں میں شوخی بھرے۔۔۔بے شرمی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔۔ادا کیا۔۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھیپ گ ئی تھی۔۔۔اسکے گال گلابی پڑئے۔۔وہ جھٹلا نہیں سکتی کے اس نے نعمان کو نہیں دیکھا۔۔۔۔

ہر بار صرف تلخ یادیں یاد آتیں۔۔۔مگر یہ پہلی بار تھا جب وہ یادیں مختلف انداز میں آنکھوں کے آگے گھومنے لگیں۔۔۔

وہ کیسا دکھتا تھا یہ پہلی بار غور کیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔جبکے وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن اپنے دماغ میں چلنے والے خیالات پر اسکا زور نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔

وہ نعمان سے اس موضوع پر نہیں لڑ سکتی۔۔۔یہ جان لیا تھا اس نے۔۔۔۔

بے شرم" فورا اپنی جگہ پر لیٹ کر۔۔۔کمبل منہ پر بڑبڑاتے ہوئے"
۔۔۔ڈھک لیا۔۔۔۔۔

جبکے مقابل کے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھرئی ی تھی۔۔۔

وہ ذرا بھی جلد بازی سے کام نہیں لے رہا تھا۔۔۔کیونکے اِس موقعے کی اہمیت کو باخوبی جانتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا یہ پہلا و آخری موقع ہے اُس کے پاس۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

بلال کو کب آزاد کرواؤ گے تم؟؟۔۔۔"جب وہ لڑکی بلال کا نام"
لیتی۔۔۔سینے میں جیسے آگ سی لگ جاتی۔۔۔۔

وہ نہایت تجسس و بے صبری سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

جب تم اسکا ذکر اپنے لبوں پر لانا چھوڑ دو گی۔۔۔"اس نے لال رنگ کی"
ٹائی بے زاری سے باندھتے ہوئے۔۔۔جز بز ہو کر بغیر اس کی جانب دیکھے
۔۔۔جواب دیا۔۔۔۔

شادی کر لی ہے ناں میں نے تم سے۔۔۔بیوی بن کر رہ رہی ہو ناں"
تمھارے ساتھ ایک کمرے میں۔۔پھر مسئلہ کیا ہے تمھارے
ساتھ؟؟۔۔۔کیوں اس بیچارے کی جان نہیں چھوڑ رہے؟۔۔۔"مقابل کا

جواب سن۔۔۔وہ بپھر اٹھی تھی۔۔۔۔ تیزی سے روبرو آکر۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔۔

بیچارے؟؟۔۔۔"وہ زیرِلب دوہراتے ہوئے۔۔۔دل ہی دل شدید" کڑنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ساری ہمدردیاں اسی کے لیے تو ہیں تمھاری۔۔۔۔"اس حسین" گرے آنکھوں والی لڑکی کی جانب نگاہ اٹھا کر کہا۔۔۔

مقابل حسینہ نے اس کا کڑنا تو دیکھا۔۔۔مگر اس کے شکوئے بھرے لہجے کو نظر انداز کر گ ئی۔۔۔۔

کاش جتنی ہمدردی اس نامحرم کے لیے رکھ رہی ہو اپنے دل میں۔۔۔اس کا" دس فیصد بھی اپنے بیٹے کے لیے رکھ لو۔۔۔۔تو۔۔۔"ابھی وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل تیزی سے بولی۔۔۔

"میرا بیٹا نہیں ہے وہ۔۔۔ کتنی بار بولوں۔۔۔۔"

اور جسے تم نامحرم کہہ رہے ہو۔۔۔وہ کبھی میرا نامحرم نہ ہوتا اگر تم نے مجھے" ناپاک و گندا نہ کیا ہوتا۔۔۔جسے تم ہمدردی کا نام دے رہے ہو ناں نعمان ولید۔۔۔۔وہ محبت ہے میری۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔میری محبت۔۔۔میرا عشق۔۔۔شدید محبت کرتی ہوں میں اس سے۔۔۔اتنی محبت کے اپنا آپ اس پر قربان کر دیا۔۔۔اور تم سے۔۔۔جس سے دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔اس سے شادی کر لی۔۔۔۔صرف اپنی محبت کو بچانے کے لیے۔۔۔۔"مانا یہ کوئی ایسی حقیقت یا انکشاف نہ تھا جس کا اسے علم نہ

ہو۔۔۔ مگر پھر بھی اس کے منہ سے سن کر۔۔۔ناجانے کیوں برداشت نہیں ہوا۔۔۔

دل جیسے ایک لمحے میں کرچی کرچی ہو کر بکھرا ہو۔۔۔

اسکے نزدیک وہ لڑکی محبت نہیں تھی اس کی۔۔۔ مگر پھر بھی اس کا یوں کسی اور کے لیے کیا گیا اظہار محبت دل کو شدید ضرب لگا گیا تھا۔۔۔۔

انعم چپ ہو جاؤ۔۔۔" اسے لگا وہ اپنا آپا کھو دے گا۔۔اگر مزید اس کے منہ سے کسی اور مرد کی محبت کا دعوہ سنا۔۔۔۔"

انعم نے دیکھا نہیں۔۔۔وہ اپنی ٹائی ی باندھنا چھوڑ کر۔۔۔ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلنے۔۔۔ودوسرے ہاتھ کو کمر پر ٹکا کر۔۔۔اپنے ہونٹ بھینچنے لگا تھا۔۔۔جیسے اپنا غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں چپ نہیں ہوں گی۔۔۔تم اچھی طرح جان لو نعمان"
۔۔۔۔میرے دل میں اتنی تمھارے لیے نفرت نہیں۔۔۔جتنی اپنے بلال کے لیے محبت ہے۔۔۔"وہ لڑکی نہیں جانتی کس قدر اذیت میں مبتلا کر رہے تھے اس کے اعلانیہ محبت کے جملے۔۔۔۔

اِس سے تو خنجر مار دیتی تو شاید اتنی تکلیف و کرب محسوس نہ ہوتا۔۔۔جتنا اس کے چند جملوں سے ہوا تھا۔۔۔

صرف اک امید تھی اس لڑکے کے پاس۔۔۔ جس کے رہتے وہ اتنا آگے آگیا تھا۔۔۔اس حسین دشمن جانا کے جملے وہ امید توڑ رہے تھے۔۔۔وہ آس توڑ رہے تھے۔۔۔وہ کیسے غصے سے پاگل نہ ہوتا؟؟۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔اک دم چپ۔۔۔۔اگر دوبارا یہ جملہ ادا کیا۔۔۔تو اپنے" ہاتھوں سے جان لے لوں گا اُس کمینے کی۔۔۔۔"اس کی گھنی زلفوں میں اپنا ہاتھ ڈال کر۔۔۔جڑوں سے پکڑ کر۔۔ جھٹکے سے اپنے قریب کرتے۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جنونیت سے نظریں گڑھائے۔۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ صرف کہ نہیں رہا تھا وہ مار دیتا اسے۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں جیسے خون اترا ہو۔۔۔۔

اس ستمگر کے بال کھینچنے کے سبب۔۔۔وہ نازک جان کراہ اٹھی تھی۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔۔

التجانہ کی۔۔۔کے چھوڑو۔۔۔۔کیونکے اس لمحے وہ بلال کو مارنے کی بات کر رہا تھا۔۔۔اس کی محبت کو۔۔۔اس کے جنون کو۔۔اُس شخص کو جس کی خاطر وہ اپنا آپ تک قربان کر دے۔۔۔۔

تمھارے اُس کمینے کو مار دینے سے یہ حقیقت نہیں بدل جائے گی۔۔۔کے ”
میں اُس کمینے کی دیوانی ہوں۔۔۔۔“اس لڑکی کی گرے آنکھوں میں سرخ
ڈوریں سجی تھیں۔۔۔۔

دانت پیستے۔۔۔ قطعی انداز میں۔۔۔اس ستمگر کے سامنے ڈٹ کر بولی۔۔۔۔

وہ دونوں لڑ رہے تھے۔۔۔دونوں جنون کی حد تک پہنچ چکے تھے۔۔۔ مگر
دونوں ہی اپنے لیے نہیں لڑ رہے تھے اُس لمحے۔۔۔۔دونوں ان کے لیے لڑ
رہے تھے جنھیں وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔۔۔۔

تم مجھے جلانے کے لیے یہ سب بول رہی ہو ناں؟؟۔۔۔میں جانتا”
ہوں۔۔۔“اس نے یقین کے ساتھ دعوہ کیا۔۔۔۔

دل مت بہلاؤ اپنا۔۔۔ حقیقت یہی ہے کے میں۔۔۔"ابھی وہ طنزیہ" مسکراہٹ چہرے پر سجائے بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے اس کا جملہ مکمل کرتے ہوئے۔۔۔۔

"کے تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔میرا غم بھولنے کے لیے دل بہلانے کا کھلونا ہے فقط وہ تمھارا۔۔۔اِس کے علاوہ اُس کی کوئی ی حیثیت نہیں۔۔۔"ایک جھٹکے سے اس کے بالوں کی جڑوں کو اپنے ہاتھوں کی پکڑ سے آزاد کر۔۔۔نہایت پُر اعتمادی و بھرم سے کہا۔۔۔۔

"تم کون سی دنیا میں جیتے ہو؟؟۔۔۔کانوں میں ہڑتال ہے کیا؟؟۔۔اتنی سی بات سمجھ کیوں نہیں آتی تمھیں؟؟۔۔۔کے نہیں کرتی تم سے محبت۔۔۔نہ

کبھی کی۔۔۔اور نہ کبھی کرؤں گی۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتی ہوئی ی۔۔۔ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔

چلو میں نے مان لیا۔۔۔کے نہیں کی مجھ سے محبت۔۔۔۔مگر نہیں کرؤ" گی۔۔۔یہ نہیں مان سکتا۔۔۔ تمھارے پاس آپشن نہیں ہے۔۔۔ تمھیں مجھ سے محبت کرنی ہی پڑے گی مسز نعمان۔۔۔۔" ابھی وہ دوسرا قدم لیتی ۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔مقابل پھرتی سے اس کی نازک کمر کے گرد اپنی باہیں حائی ل کر۔۔۔۔خود سے قریب کرتا۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال ۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

تم سے محبت؟؟۔۔۔" وہ استہزائی یہ انداز میں کہ کر۔۔۔اس کے منہ پر" ہنسنے لگی۔۔۔

وہ مزاق اڑا رہی تھی۔۔وہ بھی اُس کے منہ پر۔۔۔

ہنس لو۔۔۔جتنا مرضی چاہے ہنس لو۔۔۔مگر اینڈ میں تمھیں میرے پاس" ہی آنا ہے۔۔۔" کے مقابل نے جز بز ہو کر۔۔۔اس کی گردن کی پشت پر اپنی انگلیاں جماتے۔۔۔ حسین چہرے پر نگاہیں گڑھائے۔۔۔دانت پیستے ہوئے قطعی انداز میں کہا۔۔۔۔

اس کی سیاہ شارپ آنکھیں چند لمحوں کے لیے انعم کو خوفزدہ کر گ ئی یں تھیں۔۔۔

وہ جھٹکے سے اسے چھوڑ کر۔۔۔اپنا بریف کیس صوفے کے پاس سے اٹھاتا ہوا۔۔۔باہر جانے لگا۔۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔انعم نعمان کی کبھی نہیں" ہو سکتی۔"اس کی پشت کو تکتے ہوئے۔۔۔اعلانیہ کہا۔۔۔تا کے وہ دشمنِ جاں سن لے۔۔۔۔وہ کبھی اس کی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ایک مہینہ گزر گیا تھا۔۔۔۔روزانہ کی ایک ہی روٹین ہوتی۔۔۔وہ رات کو دیر سے گھر آتا۔۔۔کچھ وقت عرشمان کے ساتھ گزارتا۔۔۔اور پھر کمرے میں آکر سو جاتا۔۔۔۔

عرشمان کا خیال رکھنے کے لیے الماس کو انعم کے گھر ہی بلا لیا تھا۔۔۔۔

الماس کو انعم اک آنکھ نہیں بہاتی تھی۔۔۔وجہ۔۔۔اس کا عرشمان سے تلخ لہجہ اور نعمان کی بیوی ہونا۔۔۔۔

انعم سے بات چیت بالکل بند کر دی تھی اس خوبرو نوجوان نے۔۔۔۔ مگر بلال کو آزاد کرا دیا تھا۔۔۔

بلال کراچی میں مزید کام نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس لیے وہ خاموشی سے جہلم لوٹ گیا۔۔

وہ بہت خوددار لڑکا تھا۔۔۔خود پر لگا جھوٹا چوری کا الزام۔۔۔اسے سکون سے جینے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

گھر میں بیٹھے بیٹھے وہ مزید ڈیپریشن کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔

کمپنی والوں نے اپنی ایف۔ آئی ی۔ آر واپس تو لے لی۔۔۔ مگر اس پر لگے جھوٹے الزامات کی معافی نہیں مانگی تھی۔۔۔۔ جس کے سبب دنیا کی نظر میں وہ ایک چور تھا۔۔۔۔

اسکی نیوز ٹی۔ وی پر چلی تھی۔۔ جو تقریباً سب نے دیکھی۔۔۔

ہم اپنی بیٹی ایک چور کو نہیں دینا چاہتے۔۔۔۔ اس لیے ہم یہ وٹے سٹے کی " منگنی توڑ رہے ہیں۔۔۔" اگر وہ صرف یہ کہ دیتے کے منگنی توڑ رہیں ہیں۔۔ تو وہ برداشت کر بھی لیتا۔۔۔ وہ ویسے بھی انعم سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔ صرف اپنی بہن کی خوشیوں کی خاطر اِس اَن چاہے رشتے کو نبھا رہا تھا۔۔۔ لیکن انھوں نے چور کہ کر منگنی توڑ ئی ی۔۔۔

جواس کے زخموں کو مزید ہرا کر گیا تھا۔۔۔۔

گھر کا گزر بسر صرف والد کی نائی ی کی دوکان سے پورا کرنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ اپنی پریشانیوں کو بالائے طاق رکھ کر جاب ڈھونڈنے نکلا۔۔۔۔ مگر اس جھوٹی نیوز نے۔۔۔نہ صرف اس کے کردار کو بلکے اس کے کیریئر کو بھی داغ لگا دیا تھا۔۔۔۔ کوئی ی اسے جاب دینے کے لیے تیار نہ ہوا۔۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ لڑکی ہر روز کی طرح دن میں سو رہی تھی۔۔۔کے اس کا سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔۔

سیل مسلسل رنگ ہونے کے سبب۔۔۔اس کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"بغیر اسکرین پر نام دیکھے۔۔۔ سیل کان سے لگایا۔۔۔۔"

ہیلوانعم۔۔۔کیسی ہو؟؟۔۔"دوسری جانب سے بڑی نرمی سے استفسار کیا" گیا۔۔۔۔

آواز سنتے ہی ساری نیند جیسے چھو منتر ہوئی ی۔۔۔

وہ فوراً اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی۔۔۔سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

بلال۔۔۔آپ کیسے ہیں؟؟۔۔۔"وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔"

ٹھیک۔۔۔میری چھوڑو۔۔۔تم سناؤ۔۔۔کیسی ہو؟؟۔۔۔۔۔لگتا ہے تم" بھول گ ئی ی ہو مجھے۔۔۔"اس نے آخری جملہ شکوتاً ادا کیا۔۔۔۔

بڑی ہمت جمع کر۔۔۔انعم کو کال کی تھی۔۔۔ڈر جو رہا تھا۔۔کہیں وہ بھی اسے غلط نہ سمجھ بیٹھی ہو۔۔۔اِس لیے رابطہ نہیں کیا ایک ماہ سے۔۔۔۔

آپ کے دس لاکھ ادھار ہیں مجھ پر۔۔۔میں کیسے بھول۔۔۔بھول سکتی" ہوں۔۔۔"آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔

کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی۔۔۔مگر پہلی بار احساس ہوا۔۔۔کے جیسے کسی زنجیر سے بندھی ہے وہ۔۔۔۔

نعمان سے کیا نکاح۔۔۔اس کی زبان پر سچے جذبات لانے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

ماناوہ نکاح نعمان نے جبرا کیا تھا اسے بلیک میل کر کے۔۔۔پھر بھی وہ بیوی تھی اب اس کی۔۔۔۔

چاہ کر بھی دوسرے مرد کو آس نہیں دلا سکتی تھی۔۔۔۔

شدت سے احساس ہوا۔۔۔محبت پر نکاح غالب آگیا ہے۔۔وہ بے بسی سے رونے لگی۔۔۔

وہ اپنا حالِ دل نہیں بیان کر سکی اسے۔۔۔اس لیے ادھار کی رقم واپس کرنے کا بہانا بنا کر۔۔۔بات بنانے لگی۔۔۔۔

صرف پیسوں کی وجہ سے یاد رکھا مجھے ؟؟۔۔" وہ کیا سننا چاہتا ہے۔۔۔انعم" سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

اس کے لہجے میں کرب نمایا تھا۔۔۔۔

تو۔۔۔اور کیوں رکھتی ؟؟" اپنے آنسو صاف کر۔۔۔۔دانستہ طور پر انجان" بنتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

کیونکے۔۔۔" وہ بولنا چاہتا تھا۔۔۔مگر یہ سوچ لب بھینچ گیا کے انعم بھی" اسے غلط نہ سمجھ بیٹھی ہو۔۔۔

ہم مل سکتے ہیں؟؟۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے یاد آرہی ہے تمھاری۔۔۔"جو دل" میں تھا وہ صاف الفاظوں میں مقابل کو بیان کر دیا۔۔۔۔

اس کے کان منتظر تھے ہاں سننے کے لیے۔۔۔اور کانوں سے کہیں زیادہ دل۔۔۔۔

اسے ضرورت تھی اپنی محبت کی۔۔۔۔

می۔۔۔میری شادی ہو گئی ہے۔۔۔۔"بہت مشکل تھا انکار" کرنا۔۔۔۔وہ جانتی تھی مقابل سوال کرئے گا۔۔۔وجہ پوچھے گا۔۔۔پوچھے گا کیوں نہیں مل رہیں؟؟۔۔۔اس کا دل دکھے گا۔۔۔مگر ایک بار دل توڑ کر اسے بار بار کی اذیت سے بچا لینا ہی انعم کو بہتر لگا۔۔۔۔

وہ اپنی زندگی سے بہت دور کر دینا چاہتی تھی بلال کو۔۔تا کے نعمان جیسا ظالم پھر اسے کوئی ی نقصان نہ پہنچا سکے۔۔۔۔

بہت مشکل عمل تھا اپنی محبت کو خود سے دور کرنا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا۔۔۔اسی میں اس کی بھلائی ی تھی۔۔۔۔

اسے اپنی شادی کا بتا کر۔۔۔ منہ پر ہاتھ رکھ۔۔۔رونے لگی۔۔۔

دل کرچی کرچی ہو کر بکھر گیا تھا مقابل کا۔۔۔۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ کیوں اتنا جان لیوا مزاق کر رہی ہو میرے ساتھ؟؟۔۔۔"وہ" اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔ٹوٹے و کرب بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو جھلک آئے تھے۔۔۔لگا جیسے جان نکل گ ئی ہو جسم سے۔۔۔مقابل کا حال بھی جدا نہ تھا۔۔۔

دونوں ہی اس لمحے شدید اذیت میں تھے۔۔۔

ماناوہ ایک لاحاصل دعا کی مانند تھا۔۔۔مگر اس کا ساتھ بھی تپتے صحرا میں سکون کا باعث بنتا تھا۔۔۔وہ اسے دیکھ دیکھ کر جیتی تھی۔۔۔اب کیسے جی ئے گی؟؟؟۔۔

نعمان نے نہ صرف اسکی عزت بلکے اس کی محبت اس کی خوشیاں سب چھین لی تھیں۔۔۔دل سے اس ظالم کے لیے ہر لمحہ بددعا نکلتی تھی۔۔۔

کاش۔۔۔یہ واقعی مزاق ہوتا۔۔۔۔" وہ اپنے نیچے کے ہونٹ کو"
چباتے۔۔۔اپنے آنسو دوسرے ہاتھ سے صاف کر۔۔۔ایک گہری آہ
بھرتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

النعم؟۔۔۔کیوں؟۔۔۔ہم تو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں"
ناں؟؟۔۔پھر کسی اور سے شادی؟؟۔۔۔تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میرے
ساتھ؟؟۔۔۔" وہ چاہ کر بھی خود کو شکوہ کرنے سے نہ روک سکا۔۔۔۔

اس کے شکوئے۔۔۔مقابل کے دل پر لگے زخموں کو مزید ہرا کر رہے
تھے۔۔۔کیا جواب دے مقابل کو۔۔۔کیسے سمجھائے وہ دریا کے دو کناروں
کی مانند ہیں۔۔۔۔جو اس دنیا میں تو کبھی نہیں مل سکتے تھے۔۔۔کال منقطع
کر۔۔۔۔۔۔بری طرح تڑپ کر رونے لگی۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان بے بسی کی انتہاء پر ہوتا ہے۔۔۔۔چاہ کر بھی کچھ نہیں بدل سکتا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ پارٹی میں تھا۔۔۔۔جہاں ملک کے تمام نامور بزنس مین و سیاست دان و ایکٹر و ایکٹرز جمع تھے۔۔۔۔

شراب و شباب دونوں کا انتظام تھا۔۔۔۔

رنگ برنگی جلتی ڈسکولائی ٹس۔۔ تیز چلتا میوزک۔۔۔۔۔آدھے برہنہ لباس میں ناچتی ہوئی ی لڑکیاں۔۔۔۔ماحول نہایت رنگین تھا اس پارٹی کا۔۔۔۔

کچھ لوگ صوفوں پر بیٹھے باتوں میں مشغول تھے تو کچھ رنگین تتلیوں کے ساتھ ناچنے میں۔۔۔۔

اس طرح کی پارٹیز سوشلائی زکرنے کا طریقہ نہ ہوتیں۔۔تو وہ نوجوان کبھی ان کا حصہ نہ بنتا۔۔۔۔

ولید صاحب اور میراج صاحب دونوں ہی اسے ن ئی ے ن ئی ے لوگوں سے تعارف کروا رہے تھے۔۔۔

وہ اپنے باپ اور ہونے والے سسر کے درمیان میں کھڑا تھا۔۔۔۔

"او۔۔تم یہاں کیوں کھڑے ہو ڈئی یر؟؟۔۔۔چلو میرے ساتھ
چلو۔۔۔"علشبہ اس کی کلائی ی پکڑ کر۔۔۔کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔تم انجوائے کرؤ۔۔"اس نے ہلکی سی
مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے بائی یں ہاتھ سے پکڑ
کر۔۔۔اپنے دائی یں ہاتھ کی کلائی ی سے ہٹایا۔۔۔۔

علشبہ کا منہ اتر گیا تھا۔۔۔وہ منہ بسور کر چلی گ ئی۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔نہیں آیا تمھارے ساتھ۔۔۔"علشبہ کی فرینڈ۔۔۔۔اس کا
چہرہ اترا ہوا دیکھ۔۔۔۔اندازہ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں۔۔۔ہر بار کی طرح۔۔۔ سمجھ نہیں آتا منگنی مجھ سے کرئی ی ہے یا"
میرے باپ سے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے جواب دینے لگی۔۔۔

ہینڈ سم ہے ناں کم بخت۔۔۔۔اس لیے ایٹیٹیوڈ دیکھا رہا ہے"
تجھے۔۔۔"اس کی سہیلی اس حسین نوجوان پر نظریں جمائے۔۔۔ مسکرا کر
بولی۔۔۔

اس کی ہینڈ سم پر سنیلٹی محفل میں موجود نا جانے کتنی ہی لڑکیوں کو اپنی
جانب راغب کر چکی تھی۔۔۔ مگر وہ ارد گرد کی نگاہوں سے لاپرواہ۔۔۔
اپنے تعلقات ن ئے لوگوں سے بنانے میں مصروف عمل تھا۔۔۔

اس کا فوکس صرف اپنے بزنس کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچانے میں
تھا۔۔۔۔

علشبہ میرا ج ہوں میں۔۔۔کوئی ی عام لڑکی نہیں۔۔۔۔" سہیلی کی بات "
سن۔۔۔وہ تلملا اٹھی تھی۔۔۔خاصہ مغرور لہجے میں جتانے لگی۔۔۔

مگر وہ تو عام لڑکیوں کی طرح ہی ٹریٹ کر رہا ہے تمھیں۔۔۔" وہ جیسے جلے "
پر نمک چھڑکنے کا کام کر رہی تھی۔۔۔

مقابل جز بز ہو کر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

دراصل ابھی تک میں نے ہی اسے اپنے قریب نہیں آنے دیا۔۔" نہایت "
مغرور لہجے میں۔۔۔بے نیاز بنتے ہوئے اپنی بچی کچی عزت بچانے کی کوشش
کرنے لگی۔۔

اوواقعی؟؟۔۔۔"مقابل بے اعتباری سے۔۔۔"

اپنی سہیلی کی آنکھوں سے جھلکتی استہزائی یہ مسکراہٹ تن بدن میں آگ بھڑکا رہی تھی اس کے۔۔۔

صرف پندرہ منٹ مائے ڈئیر۔۔۔۔۔میری زلفوں کا اسیر بنتا نہ" دیکھائی دے تو پھر کہنا۔۔۔۔"وہ مغروریت سے کہتی۔۔۔مڑ کر چل دی۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔اینڈ انکل۔۔۔اور باقی سب۔۔۔۔اگر آپ لوگ برا نہ" مانیں۔۔تو کیا میں اپنے منگیتر کے ساتھ کچھ ٹائم اسپینڈ کر سکتی ہوں"وہ حسینہ ڈرنک کا گلاس لے کر۔۔۔اس کے پاس لہراتی ہوئی ادائوں

کے ساتھ پہنچی۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔اسے آدمیوں کے گروپ سے ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی۔۔۔۔دوسری جانب لائی ی۔۔۔۔

جوس۔۔۔"اس کے آگے گلاس بڑھاتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔۔"

ڈرنک ہے یہ۔۔۔اور میں ڈرنک نہیں کرتا۔۔۔"ایک نگاہ اس کے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو دیکھ۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

کیوں ڈرتے ہو؟؟۔۔کے جو دل میں ہے وہ باہر آجائے گا۔۔۔۔"وہ" چیلنجنگ انداز میں۔۔۔قریب آکر۔۔۔اس کی شارپ نگاہوں میں رومانیت سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔

ڈر؟؟۔۔۔اور میں؟؟۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں۔۔۔۔"

اگر نہیں ڈرتے تو پینے میں پھر کوئی ی اعتراض نہیں ہونا چاہیے" تمھیں۔۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔

یقیناتم ڈرتے ہو۔۔۔کے یہ پینے کے بعد تم اپنا یہ سو کولڈ مغروریت و" بے نیازی کا بھرم قائی م نہیں رکھ سکو گے۔۔۔۔اور مجھ پر وہ جذبات ظاہر کر دو گے۔۔۔جو تمھارے دل میں مجھے دیکھ کر پیدا ہوتے ہیں۔۔۔"اس کے کوٹ کو مٹھی میں بھر کر۔۔۔اس خوبرو نوجوان سے مزید نزدیکی بڑھاتے۔۔۔۔اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔۔ادائوں سے گھائی ل کرنے کی سعی کرتے۔۔۔۔ بھرائی ی بھرائی ی آواز میں بولی۔۔۔

اس کی لہراتی ادائیں مقابل کو دعوت دیتی معلوم ہوئی ہیں۔۔۔۔

تم کچھ زیادہ ہی خوش فہمی میں مبتلا ہو۔۔۔۔اتنی بھی خوبصورت نہیں ہو" اب تم۔۔" وہ دانستہ طور پر اسے مزاق میں ٹالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔استہزائی یہ انداز میں کہا۔۔۔۔

اس سے بگاڑ نہیں سکتا تھا وہ۔۔۔۔کیونکے اس کے باپ کی ابھی ضرورت تھی اسے۔۔۔۔

اس کا مزاق اڑانا۔۔۔مقابل کو مزید جز بز کر گیا تھا۔۔۔۔

اپنی خوبصورتی پر بڑا ناز تھا اسے۔۔۔ان گنت آنکھیں اس کے خواب دیکھتی تھیں۔۔۔اتنی حسین و جمیل تھی وہ۔۔۔ساتھ ساتھ امیر و کبیر باپ کی اکلوتی بیٹی۔۔۔کیا کمی تھی اس میں۔۔۔سب کچھ تو تھا اس کے پاس۔۔۔پھر کیوں اب تک مقابل اس کے حسن کا اسیر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ایک وقت اسیر نہ بھی ہو خوبصورتی کا۔۔۔کم از کم خوبصورت تو مانے۔۔۔وہ ظالم تو خوبصورت ماننے تک کے لیے تیار نہ تھا۔۔وہ کیسے اپنی اِس قدر تذلیل برداشت کر لیتی۔۔۔

"اچھا۔۔۔تو پھر ہمت کرؤ۔۔۔اور پیو اسے۔۔"

میں نے کہا ناں میں ڈرنک نہیں کرتا۔۔۔" وہ سپاٹ سے لہجے میں۔۔۔۔"

"او۔۔مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔کوئی ی ڈر رہا ہے۔۔۔کے یہ پینے کے بعد اپنے جذبات نہیں چھپا سکے گا۔۔اٹس اوکے۔۔۔میں سمجھتی ہوں ۔۔۔میرا چارم تمھیں ہوش میں بھی مدہوش رکھتا ہے۔۔۔پھر مدہوشی میں کیا عالم ہو گا۔۔اواو۔۔۔شاید تم روک نہیں پاؤ گے خود کو۔۔۔رائٹ۔۔۔" وہ اپنی انگلی کو مقابل کی پیشانی سے رخسار تک لہراتی ہوئی ی لائی ی تھی۔۔۔۔

اس کا دھکتا لمس۔۔۔مقابل کے جسم میں کرنٹ دوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ مجبور تھا جھٹک نہیں سکتا تھا اسے۔۔۔مگر مزید نزدیکی بھی برداشت نہیں کر پا رہا تھا اب۔۔۔۔

آخر کو۔۔۔مرد تھا وہ۔۔۔اور ایک مرد کے ساتھ ستر شیطان ہوتے ہیں۔۔۔۔

کسی خوبصورت لڑکی کا بار بار دل توڑنا کسی بھی مرد کے لیے بڑا مشکل عمل ہے خاص طور پر تب۔۔۔جب وہ سامنے سے کھلی دعوت دے رہی ہو۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔۔

عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا وہ نوجوان۔۔۔۔

لو پی لیا۔۔۔بس۔۔۔اب ناؤ پلیز اسکیوز می۔۔۔،"شدید گرمی کا احساس" ہونے لگا تھا۔۔۔کانوں سے جیسے دھواں نکل رہا ہو۔۔۔۔وہ مزید قریب

رہتی۔۔۔تو نفس بے قابو ہو جاتا۔۔۔۔اسے ٹالنے کے لیے۔۔۔مقابل کے ہاتھ سے گلاس چھینے والے انداز میں لے کر۔۔۔۔منہ سے لگا لیا۔۔۔اور ایک ہی گھونٹ میں گلے میں اتار لیا۔۔۔۔

مقابل کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔اسے ڈرنک کرتا دیکھ۔۔۔۔

نعمان کا گمان تھا ایک ڈرنک کا گلاس وہ باآسانی سنبھال لے گا۔۔۔۔مگر اس کی توقع کے برعکس۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کا سر چکرانے لگا۔۔۔۔

وہ مقابل پر اپنی حالت ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے تیزی سے کہتا۔۔۔ابھی ایک قدم ہی چلا تھا۔۔۔کے لڑکھڑا گیا۔۔۔۔

اسے سامنے موجود لوگ اب دھندلے نظر آنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچنے کے بعد دوبارا کھول کر سامنے کا منظر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

مگر اب بھی کچھ صاف دیکھائی ی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ایک قدم مزید چلنے کی کوشش کی۔۔۔تو پاؤں نے ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔وہ لڑکھڑا کر گرتا۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔علشبہ نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔۔

او۔۔۔ڈئی یر۔۔۔لگتا ہے تمھیں مدد کی ضرورت ہے۔۔۔"مسکراتے" ہوئے کہا۔۔۔۔

اسنے سٹر ونگ وائن پلائی ی تھی۔۔اس کے نزدیک وہ پی کر نشے میں بدمست ہو کر اس سے دل کی باتیں کرتا۔۔۔ مگر اس کی توقع کے بر عکس کیونکے وہ ڈرنک بالکل نہیں کرتا تھا۔۔۔اس لیے سٹر ونگ وائن برداشت نہ کر سکا۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر ڈال کر۔۔اسے اپنے ساتھ کمرے کی جانب لے جانے لگی۔۔۔۔

اس کے وجود کو بیڈ پر لا کر لیٹایا۔۔۔۔۔ ”کتنے بھاری ہو تم۔۔۔۔۔اف میرے کندھوں میں درد ہو گیا۔۔۔“ منہ بسورتے ہوئے۔۔اپنا کندھا پکڑنے لگی۔۔۔

اف۔۔۔کتنے ہینڈسم ہو تم۔۔۔۔سچ میں۔۔قریب سے دیکھنے والا پیار" کرئے بغیر کیسے رہے۔۔۔" وہ لڑکی اس کے پہلو میں بیٹھ۔۔اس کے چہرے پر جھک کر۔۔۔ستائی شی نگاہوں سے اس کے حسین چہرے کو تک رہی تھی۔۔۔

انعم۔۔۔انعم۔۔۔" وہ نشے میں انعم کا نام پکارنے لگا تھا۔۔۔"

جس چیز کی علشبہ کبھی امید نہ کرتی۔۔۔وہ تھا نعمان کے منہ سے کسی دوسری لڑکی کا نام۔۔۔۔۔

انعم؟؟۔۔یہ انعم کون ہے؟؟۔۔۔" وہ الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔۔"

کون نہیں جانتا تھا کے نعمان کی پہلی منگیتر کا نام رخسار تھا۔۔۔اگر وہ اس کا نام لیتا۔۔تو شاید وہ برداشت کر بھی لیتی۔۔۔۔مگر وہ خوبرو نوجوان تو کسی اور ہی لڑکی کا نام لے رہا تھا۔۔۔۔

وہ ہوش میں تھا ہی کہاں۔۔۔جو جواب دیتا۔۔۔

اپنے منگیتر کے منہ سے کسی اور لڑکی کا نام سن۔۔۔وہ جز بز ہو کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

او۔۔۔تو یہ وجہ ہے اتنی بے مروتی کی۔۔۔۔اب بات ہوش میں آنے کے بعد ہو گی نعمان ولید تم سے۔۔۔" وہ جز بز ہو کر کہتی۔۔۔کمرے سے باہر نکل گ ئی تھی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔زوبیر اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

الماس کی کال آئی ی تھی کے عرشمان دوائی ی نہیں کھا رہا۔۔۔۔

وہ کال پر کال کر رہا تھا۔۔۔
مگر نعمان ہوش میں ہوتا تو کال ریسیو کرتا۔۔۔۔۔

وہ دنیا جہاں سے لاپرواہ۔۔۔۔بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

زوبیر اسے ڈھونڈتے ہوئے کمروں کی جانب آیا۔۔۔تو اسے نعمان بیڈ پر لیٹا نظر آیا۔۔۔۔

نعمان کب سے کال کر رہا ہوں۔۔۔یار فون تو اٹھاؤ۔۔۔" وہ تیزی سے " کمرے میں داخل ہوتے۔۔۔ خفگی سے بولا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔ نعمان۔۔۔ڈرنک کی ہے۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔"اسے " بے ست سہ لیٹے دیکھ۔۔۔۔وہ قریب آیا۔۔۔۔

اسے پہلے تو ایک دو آوازیں دیں۔۔۔۔

آواز پر اٹھتا نہ دیکھ۔۔۔قریب آکر چیک کرنے لگا۔۔۔اس کے منہ سے آتی عجیب سی مہک۔وہ پہچان گیا تھا۔۔۔۔

مگر الجھا۔۔۔کیونکے واقف تھا نعمان کی شخصیت سے۔۔۔وہ ڈرنک کرنے والے لڑکوں میں سے کبھی نہیں تھا۔۔۔۔

اسے اٹھا کر۔۔۔۔وہ گھر لایا۔۔۔۔

وہ کبھی خود چھوڑنے نہ آتا۔۔۔اگر نعمان کے والد اور سسر کے کراچی میں ہونے کی اسے خبر نہ ہوتی۔۔۔۔۔

نعمان تو ڈرنک کرنے کے سبب ہوش میں نہ تھا۔۔۔ مگر زوبیر بہت محتاط ہو کر اسے انعم کے گھر تک ٹیکسی میں بیٹھا کر۔۔سب کی نظروں سے بچا کر لایا تھا۔۔۔۔

دروازے کی بیل بجائی ی۔۔۔توفائی زہ نے دروازہ کھولا۔۔

یہ آپ کی بھتیجی کے شوہر ہیں ناں؟۔۔۔" وہ انجان بننے کی اداکاری کرتے" ہوئے۔۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔" وہ تیزی سے بولیں۔۔۔"کیا ہوا اِسے؟؟" اگلے ہی لمحے وہ فکر" مند ہو کر۔۔۔استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

نیچے کمپاونڈ میں مجھے اِس حالت میں ملا۔۔۔۔سوچا گھر تک پہنچا" دوں۔۔آپ کمرا بتادیں۔۔میں اسے کمرے میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔"اس کے لچکدار انداز میں کہتے ہی۔۔۔فائزہ نے فوراً راستہ چھوڑ کر۔۔۔انعم کے کمرے کی جانب لَائی یں۔۔۔۔

انعم اس لمحے واش روم میں تھی۔۔۔۔جب زوبیر نے نعمان کو بیڈ پر لیٹایا۔۔۔اور پھر تیزی سے دل ہی دل شکر ادا کرتا ہوا باہر آ گیا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کے اسے انعم دیکھے۔۔۔اور فائزہ کو اس کی حقیقت سے آگاہ کرئے۔۔۔۔کے وہ نعمان کا بندہ ہے۔۔۔

چلیں۔۔میں چلتا ہوں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتا باہر جانے ہی لگا" تھا۔۔۔۔کے اچانک چلتے چلتے رکا۔۔۔۔

کبھی جھوٹے منہ ہی بندے کو چائے پوچھ لیا کریں۔۔۔"اس نے مڑ کر" انھیں دیکھ۔۔۔ شکوہ کیا۔۔۔۔

جس پر وہ خاصہ شرمندہ ہوئی یں۔۔۔۔

اس لمحے وہ پیلے و سفید رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس تھیں۔۔۔۔ سر پر تمیز سے دوپٹہ اوڑھے ہوئے۔

فائزہ نے بہت چھوٹی عمر میں اپنے گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔۔۔ وہ دکھنے میں کوئی ی عمر رسیدہ خاتون نہیں۔۔۔ بلکے دبلی پتلی۔۔۔ گندمی سی رنگت والی تھی۔۔۔۔ اسے دیکھ۔۔۔ کوئی ی بھی انعم کی بڑی بہن گمان کرتا نہ کے پھوپھو۔۔۔۔

"وہ۔۔۔ تم بیٹھ جاؤ۔۔۔ میں چائے بنا دیتی ہوں۔۔۔" وہ شرمندگی سے کہتی۔۔۔۔ کچن کی جانب جانے لگی۔۔۔

"سوری۔۔۔ کچھ زیادہ ہی بولتا ہوں میں۔۔۔ میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا نہیں تھا۔۔۔۔ آپ آرام کریں۔۔۔ چائے پھر کبھی۔۔۔" وہ مسکرا کر

کہتا ہوا۔۔۔مین دروازے سے نکل گیا تھا۔۔۔بغیر انھیں کوئی ی جواب دینے کا موقع دیے۔۔۔۔

وہ دانستہ طور پر انھیں شرمندہ چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔تا کے اگلی بار وہ خود پہل کریں چاہے آفر کرنے میں۔۔۔۔

باہر آکر مسکرانے لگا۔۔۔کہیں ناں کہیں اسے مزا آنے لگا تھا اس کھیل میں اب۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ واش روم سے باہر نکلی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد کو بیڈ پر لیٹا پایا۔۔۔۔

بیڈ پر سونے کی باری آج میری ہے۔۔۔چلو ہٹو" وہ بگڑ کر بولی۔۔۔"

مگر مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

نعمان۔۔۔ڈرامے نہ کرؤ زیادہ۔۔۔ چلو ہٹو۔۔۔" وہ قریب "
آکر۔۔۔اس کے سرہانے کھڑے ہوتے۔۔۔ برہمی سے گویا ہوئی۔۔

ایسے سمجھ نہیں آئے گا تمھیں۔۔۔رکو۔۔۔تم۔۔۔" وہ دانت پیستی "
ہوئی ی۔۔اس کے نیچے کی چادر کھینچنے لگی۔۔۔وہ اپنی پوری طاقت سے کھینچ
رہی تھی۔۔۔ مگر مجال ہے۔۔۔وہ ایک انچ بھی اس کے نیچے کی چادر ہلا سکی
ہو۔۔۔

زور لگا کے ہیا۔۔۔" وہ ہار ماننے کے لیے کسی صورت راضی نہ "
تھی۔۔۔ایک منٹ رک کر پہلے ٹھیک سے سانس لیا۔۔۔پھر دوبارا کمر
کس لی۔۔۔

اِس بار پہلے سے زیادہ طاقت لگا کر۔۔۔چادر کھینچ رہی تھی وہ۔۔۔۔

اس نوجوان کو چادر سمیت نیچے پھینکنے کا ارادہ تھا۔۔

انعم۔۔۔"اس نے آنکھ کھولی۔۔۔تو ان میں نشیلا پن نمایا تھا۔۔سامنے ہی "
وہ حسین گڑیا منہ چڑھاتی نظر آئی ی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"۔۔۔مقابل کو دیکھ۔۔۔۔وہ غراتے ہوئے بولی۔۔۔"

انعم۔۔"اس نے پھر نشے میں نام پکارا۔۔۔"

بہری نہیں ہوں میں۔۔۔اور جب جاگ ہی رہے ہو تو اترؤ بیڈ"
سے۔۔۔کیا انعم انعم کر رہے ہو۔۔۔"وہ بگڑ کر گویا ہوئی ی۔

انعم۔۔۔"اس بار جب اس نے نام پکارا۔۔۔تو وہ جز بز ہو کر۔۔۔اس کے"
یاس آئی ی۔۔۔

کیا۔۔۔"ابھی وہ بولتی اس سے قبل ہی مقابل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی"
جانب کھینچا۔۔۔

اگلے پل۔۔۔وہ اس حسین نوجوان کے سینے پر خود کو گرا پا رہی تھی۔۔۔

یہ کیسی بدبو ہے؟؟۔۔تم نے شراب پی ہے؟؟۔۔۔اور شراب پی کر" میرے بیڈ پر سو گ ئی ے ہو۔۔۔۔"اس کے منہ سے آتی بدبو سونگھتے ہی۔۔۔وہ برہمی و کراہت سے کہتی ہوئی۔۔۔سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

تم شرابی کہیں کے۔۔۔۔ہاتھ تو چھوڑو میرا۔۔۔۔۔"وہ شدید کراہت" کے ساتھ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کیا میری سزا میں کوئی ی کمی نہیں آسکتی؟"وہ اچانک اٹھ کر بیٹھا۔۔۔اس" کی سیاہ نشیلی آنکھیں انعم کو شدید خوفزدہ کر گ ئی یں تھیں۔۔۔وہ مزید طاقت کے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑانے کی سعی کرنے لگی۔۔۔مقابل نے اس کا ہاتھ زبردستی اپنے دل کے مقام پر لگایا۔۔۔۔پھر نہایت رنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ایک دن ایک گھنٹہ ایک لمحے کی بھی"
نہیں۔۔۔۔"وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

تمھیں نظر کیوں نہیں آتا۔۔۔میں تو پہلے سے ہی سزا کاٹ رہا"
ہوں۔۔۔"ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔رنجیدہ سی مسکراہٹ۔۔۔اور
آنکھیں۔۔۔آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔۔اس لڑکی نے پہلی بار نعمان کو
روتے دیکھا تھا۔۔۔۔

اسے روتا دیکھ۔۔۔خوف کی شدت میں کمی آئی ی۔۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ اس کے دل کے مقام سے ہٹانے کی"
کوشش کر رہی تھی۔۔۔جبکے وہ خوبرو نوجوان ہٹانے نہیں دے رہا

تھا۔۔۔۔اسی لڑائی میں اس نوجوان کی شرٹ کے بٹن کھل گ ئی ے۔۔

اس کا کشادہ سینہ اب جھلکنے لگا تھا۔۔۔

انعم اَن کمفرٹیبل فیل کرنے کے سبب۔۔۔مزید طاقت آزمائی کرنے لگی۔۔۔

انعم۔۔۔۔۔تمھارا نام بھی تمھاری طرح ہے میرے"
لیے۔۔۔انعم۔۔۔۔اللہ کی رحمت۔۔ مجھ پر کی گ ئی خدا کی رحمت۔۔۔ مگر یہ رحمت مجھ سے کب تک روٹھی رہے گی۔۔۔میں ان خوبصورت آنکھوں میں محبت دیکھنے کا عادی تھا۔۔۔اب ان میں کدورت دیکھ۔۔۔میری روح

تڑپ جاتی ہے۔۔۔"اس کے سیدھے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔۔بڑی محبت سے بھرائی ی آواز میں کہنے لگا۔۔۔

آخری جملہ ادا کرتے وقت اس کی آنکھوں میں شدید کرب ابھرا تھا۔۔۔۔

وہ بات کرتے کرتے بالکل نزدیک آگیا تھا۔۔۔۔

اتنا نزدیک۔۔۔اس کی گرم سانسیں اب انعم اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

پلیز۔۔۔ان آنکھوں سے مجھے مت دیکھا کرؤ۔۔۔میں مر جاتا"
ہوں۔۔۔"اسے قریب آتا دیکھ۔۔۔وہ شدید جھنجھلاہٹ کے
ساتھ۔۔۔اس کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔اپنا سر پیچھے کی جانب گرانے

لگی۔۔۔ مگر مقابل نے اسے خود سے دور جانے کی اجازت نہ دی۔۔۔۔۔اس کی صراحی دار و سفید گردن کی پشت کو اپنے ہاتھ سے مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔اسے اپنے قریب لانے لگا۔۔۔۔۔

وہ گردن پر اِس قدر جنونی گرفت رکھے ہوئے تھا۔۔کے وہ چاہ کر بھی اس سے دوری اختیار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

جزا و سزا میں کچھ تو فرق ہو مجرم کی۔۔۔۔کم از کم جزا میں تو سکون میسر ”آنے دو ظالمہ۔۔۔“شکوئے بھرے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔مقابل کے سرخ ہونٹوں پر جھکا۔۔۔

اس کے عمل میں شدت آنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کا لمس انعم کے پورے جسم میں کراہت کے احساس کو جگا گیا تھا۔۔۔۔

اس کا دردناک ماضی آنکھوں کے آگے چلنے لگا۔۔۔

انعم کو لگا اگر اس نے نعمان کو ابھی نہ روکا۔۔۔تو پھر سے وہ اس کے جسم پر قابض آجائے گا۔۔۔۔

اس نے جھنجھلا کر۔۔۔غصے سے اگلے ہی لمحے نعمان کو اپنے الٹے ہاتھ کی مدد سے خود سے دور دھکیلتے۔۔۔۔چہرے پر اسی ہاتھ سے طمانچہ جڑ دیا۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے نعمان ولید۔۔۔۔۔ملکیت ہوں میں ”
تمھاری؟؟۔۔۔جب دل چاہے گا جو دل چاہے گا کرؤ گے میرے
“ساتھ۔۔۔

نعمان تو نشے میں تھا۔۔ایک تھپڑ کھاتے ہی۔۔۔وہ اس کی گردن وہاتھ کو اپنی گرفت سے آزاد کر۔۔۔خاموشی سے واپس بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

انعم فوراہی صوفے پر جاکر بیڈ گ ئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔۔نعمان کا گلا خشک ہونے لگا۔۔۔

"پانی۔۔۔۔پانی۔۔۔"وہ بار بار پیاس کی شدت سے پانی کی پکار لگا رہا تھا۔۔۔۔

"پانی۔۔۔۔۔پانی۔۔۔"وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس لیے منہ موڑ کر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

پانی۔۔۔پانی۔۔۔"چاہ کر بھی مزید اگنور نہ کر سکی۔۔۔"

ابھی پلاتی ہوں تمھیں پانی۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔اٹھ کر" باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔وہ پانی کے گلاس میں پیاز ڈال کر لائی ی۔۔۔اور اس کے آگے بڑھانے لگی۔۔۔۔

لو۔۔۔پی لو۔۔۔"تھوڑا دور ہو کر گلاس دینے لگی۔۔۔"

پانی۔۔۔پانی۔۔۔"وہ پھر سے پیاس کی شدت سے پانی کی صدا لگانے" لگا۔۔۔۔

اب کیا پانی بھی منہ سے لگانا پڑے گا اس شہزادے کے۔۔۔" وہ کڑتے" ہوئے بولی۔۔۔

"پانی۔۔۔"

اچھا اچھا۔۔۔ تمھاری طرح بے رحم نہیں ہوں میں۔۔۔ پیلا رہی ہوں" ۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی۔۔۔ صرف انسانیت کی خاطر۔۔۔ اس کے پاس بیٹھی۔۔۔ پھر اس کا سر ہلکا سہ اونچا کیا۔۔۔

عنابی لبوں سے پانی کا گلاس لگایا۔۔۔۔

یشش۔۔۔" وہ منرل پانی پینے والے بندے کو۔۔۔پانی میں پیاز ڈال کر"
پیلا رہی تھی۔۔۔

اس کی بدبو سے ہی۔۔ایک گھونٹ پیتے ہی۔۔۔وہ منہ بسورنے لگا۔۔۔

چپ چاپ پیو اب۔۔۔زیادہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں۔۔ورنہ یہ بھی"
نصیب نہیں ہو گا۔۔۔" وہ برہمی سے ڈپٹ والے لہجے میں بولی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔" وہ حسین گڑیا تو جیسے چن چن کر اپنے بدلے لے رہی تھی"
مقابل سے۔۔۔

وہ پینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔مگر انعم نے زبردستی پیلایا۔۔۔

جسے پیتے ہی۔۔۔اسکی طبیعت عجیب ہونے لگی۔۔۔اسے الٹی آرہی تھی۔۔۔

یلک۔۔۔" وہ کراہت سے گویا ہوا۔۔۔جبکے مقابل فاتحانہ انداز میں "
مسکراتی ہوئی اٹھ کر۔۔۔۔صوفے پر آکر۔۔۔بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

صبح نیند سے بیدار ہوا۔۔۔تو سر شدید بھاری تھا۔۔۔۔

یامیرے خدا۔۔۔۔" وہ سر پکڑے۔۔۔بمشکل اٹھ کر بیٹھا۔۔۔ "

پھر نظر سامنے لگی گھڑی پر گئی۔۔۔

عرشمان کا ناشتہ۔۔۔"گھڑی میں بارہ بج رہے تھے۔۔۔وہ تو فجر میں اٹھ کر"
اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ناشتہ بنا کر دینے کا عادی تھا۔۔۔

وہ فکر مند ہو کر بڑبڑایا۔۔۔۔

تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر آیا۔۔۔تو الماس کو عرشمان والے کمرے کی
جانب جاتا دیکھا۔۔۔۔

الماس۔۔۔سب سے پہلے عرشمان کا ناشتہ بنا کر لاؤ۔۔۔وہ بھوکا ہے اب"
تک۔۔۔"اس نے فورا الماس کو دیکھ۔۔۔۔حکم صادر کیا۔۔۔

عرشمان سوری بیٹا۔۔۔ڈیڈ آج ناشتہ۔۔۔"ابھی وہ ہڑبڑاہٹ میں عرشمان"
کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھا ہی تھا۔۔۔کے اس کی نظر۔۔۔سامنے ٹیبل پر رکھی
خالی پلیٹ اور گلاس پر گئی۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکا تھا۔۔۔

یہ پلیٹ اور گلاس کون لایا؟؟۔۔۔"اس نے عرشمان کی جانب مخاطب"
ہو کر۔۔۔ تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔اور اپنے ہاتھوں سے عرشمان کو ناشتہ بھی کروایا۔۔۔"وہ بچہ"
مسکرا کر۔۔ مسرت سے سرشار لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔اور پھر سیل کی
اسکرین پر نظر جمع لی۔۔۔۔جبکے نعمان حیرت کے غوطے کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

۔''ویسے کیااب روز عرشمان کوانعم ہی ناشتہ کروائے گی؟؟''اس خیال کے آتے ہی۔۔وہ سیل سائی یڈ میں رکھ کر۔۔۔ بڑے اشتیاق سے اپنے والد سے سوال کرنے لگا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔''وہ کھوئے کھوئے انداز میں گویا ہوا۔۔۔''

عرشمان کے پاس ایک اچھا آئی یڈیا ہے۔۔۔اب ناں آپ روز سوتے'' رہیے گا۔۔۔پھر انعم ناشتہ کروادیا کرئے گی عرشمان کو۔۔۔''وہ بچہ تھا۔۔۔ نہیں سمجھ سکا۔۔۔اپنی معصومیت میں کتنی گہری بات کر گیا ہے۔۔۔۔

نعمان اسے ماں باپ دونوں دینا چاہتا تھا۔۔نہ کے صرف ماں۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی اور ہوتا تو یہی سوچ کر خوش ہو جاتا کے کم از کم اس کی اولاد کا خیال... اس کی غیر موجودگی میں تو رکھ رہی ہے وہ عورت۔۔۔۔۔ مگر وہ نہ ہوا۔۔۔۔

خود سے تو دور کرنے کا کبھی تصور بھی نہ گزرا تھا۔۔۔ لیکن انعم کے عمل نے ۔۔۔اسے کہیں ناں کہیں یہ بات اچھی طرح سمجھادی تھی۔۔۔کے عرشمان کی ماں وہ تب ہی بنے گی جب وہ اپنے بیٹے سے دور ہو گا۔۔۔۔

تو آپ اپنی مام سے اتنی محبت کرتے ہو۔۔۔کے ڈیڈ کا دور ہو جانا کوئی " مس ئی لہ نہیں آپ کے لیے۔۔۔"ناجانے کیوں وہ اتنے چھوٹے بچے سے شکوہ کرنے لگا۔۔۔۔

شاید دل اداس جو ہو گیا تھا اس کا۔۔۔

نہیں۔۔۔عرشمان نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔عرشمان کو تو مام ڈیڈ دونوں ہی" پیارے ہیں۔۔۔" وہ بڑی محبت سے اس کی گود میں اپنا سر ٹکا کر بولا۔۔۔

ارے۔۔یہ نشان کیسا ہے؟؟" عرشمان کی اچانک ہی نظر نعمان کے رخسار" پر چھپے ہاتھ پر گئی تھی۔۔۔

وہ فوراً ہی اٹھ کر۔۔۔اس کا چہرہ بغور دیکھنے لگا۔۔۔

سر ناشتہ تو انعم میڈم نے کروا دیا ہے عرشمان کو۔۔۔ان کی پھوپھو کہ رہی" ہیں۔۔۔" الماس بھی اسی لمحے کمرے میں داخل ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔جب اس کی نظر نعمان کے چہرے پر گئی۔۔۔

آپ کے چہرے پر نشان ہے۔۔۔"الماس نے آہستگی سے اطلاع دی۔۔۔"

نشان؟؟۔۔"اسے کل رات کے متعلق کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔سوائے"
اس کے۔۔۔کے اس نے علشبہ سے بچنے کے لیے ڈرنک کی تھی۔۔۔

یس سر۔۔۔پورے گال پر ہاتھ کا نشان بنا ہوا ہے۔۔۔جیسے کسی"
نے۔۔۔"الماس بتانے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔۔آخری جملہ ادا کرنے
سے قبل ہی وہ لب بھینچ گ ئی۔۔۔۔

جیسے کسی نے؟؟۔۔کیا؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

جیسے کسی نے۔۔تھپڑ مارا ہو۔۔"وہ نظریں جھکا کر۔۔۔آہستگی سے گویا"
ہوئی ی۔۔۔

تھپڑ؟؟۔۔" وہ الجھا۔۔۔دماغ پر زور دینے کے باوجود بھی اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ایسا ہی لگ رہا ہے" عرشمان نے الماس کی بات کی مکمل تائید کی۔تو وہ تیزی سے اٹھ کر۔۔۔آئینے کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

اس کے رخسار پر انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے تھے۔۔۔

اس قدر جرأت کون دیکھا سکتا ہے بھلا۔۔۔سوائے اس کی اپنی بیوی کے۔۔۔وہ دانت پیستے۔۔۔فوراً ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے انعم؟؟؟۔۔" وہ کمرے میں آیا۔۔۔ تو انعم روزانہ کی طرح "
دن میں سو رہی تھی۔۔۔ اس کا کمبل منہ سے کھینچتے۔۔۔ بازو پکڑ
کر۔۔ زبردستی اٹھا کر بیٹھایا۔۔۔۔

وہ نیند میں ہونے کے سبب خاصہ چڑتے ہوئے اٹھی تھی۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے جب آنکھیں اس غراتے شیر سے ٹکرائی یں۔۔۔ نیند کا
خمار کچھ کم ہوا۔۔۔۔

کیا؟" مقابل نہایت انجان بننے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔"

یہ "اس نے تھپڑ کے نشان والا رخسار اسکے آگے کر۔۔۔ غراہٹ کے "
ساتھ کہا۔۔۔

کل رات تم ڈرنک کر کے آئے تھے۔۔۔میرے ساتھ زبردستی کی"
کوشش کر رہے تھے۔۔تو میں نے ایک لگا دیا۔۔۔اور کیا
کرتی؟؟۔۔۔۔۔"سچ تو یہی تھا کے وہ اس کے چہرے پر تھپڑ مار کر بہت
خوش و پر سکون تھی۔۔۔کوئی خوف یا ڈر لاحق نہیں تھا اس لڑکی کو۔۔۔

بلا کی لاپرواہی کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی مقابل تلملا اٹھا تھا۔۔۔اس کے روبرو بیٹھ کر۔۔۔

زبردستی؟؟۔۔۔شرم کرؤ انعم۔۔۔شوہر ہوں میں تمھارا۔۔۔میں نے"
پہلے ہی سمجھا دیا تھا تمھیں۔۔۔ہمارے درمیان زبردستی کا لفظ اب آ ہی نہیں
سکتا۔۔۔شرعا و قانونا بیوی ہو تم میری۔۔۔۔میں نزدیک آؤں

تمھارے۔۔۔یہ حق ہے میرا۔۔"۔۔۔اس کے روبرو بیٹھ کر۔۔۔وہ ابھی غصے سے جزبز ہو کر۔۔بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل حسینہ تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

فقط زبردستی لیا گیا حق۔۔۔بلیک میل کر کے لیا ہے تم نے مجھ سے یہ" "حق۔۔۔میں نے اپنی خوشی ورضامندی سے نہیں دیا

ابھی وہ دونوں بحث کر ہی رہے تھے۔۔کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔جو سامنے ٹیبل پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

او۔نو۔۔۔میری میٹنگ۔۔۔"سیل کے رنگ ہوتے ہی۔۔اسے اپنی" بہت ضروری میٹنگ یاد آئی ی تھی۔۔۔۔

تم سے تو میں بعد میں آ کر بات کرتا ہوں۔۔۔" مقابل کو گھوری سے "
نوازتے۔۔۔وہ اٹھ کر تیزی سے سیل کی جانب بڑھا۔۔۔

توقع کے عین مطابق زوبیر کی کال تھی۔۔۔کے نیچے آ جائے۔۔۔میٹنگ
اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔۔

وہ بیچارا اس لمحے اپنا سر پکڑ رہا تھا۔۔۔۔

سامنے اس حسین گرے آنکھوں والی لڑکی کو آرام سے صوفے پر بیٹھ
کر۔۔۔اونگتے دیکھ۔۔ٹھیک ٹھاک تپ چڑھ رہی تھی۔۔۔۔

میری بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔اب بتاؤ گی۔۔میں کیسے "
جاؤں؟؟۔۔۔"اس کے صوفے سے اٹھ کر جاتے ہی۔۔انعم اپنا سر صوفے

کے اوپری حصے سے ٹکا کر۔۔۔اونگنے لگی تھی۔۔۔۔کے مقابل اس کے پاس آکر۔۔اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔ غصیلی نگاہ اس کے چہرے پر ٹکائے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

میک۔اپ کرلو۔۔۔اس سے کور ہو جائے گا" نیند کے خمار کے سبب "
آنکھیں نشیلی نشیلی سی ہو رہی تھیں اس حسینہ کی۔۔۔

سرسری سی نگاہ مقابل پر ڈال کر تجویز دی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی چڑھتے ہوئے اپنے بازو سے جھٹکا۔۔۔۔

میک۔اپ؟؟۔۔۔بس اِسی کی کمی رہ گ ئی تھی میری زندگی"
میں۔۔افف۔۔۔۔" وہ کیسے اپنا غصہ پی رہا تھا۔۔۔۔وہی جانتا ہے فقط۔۔

دونوں مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔اپنی بے بسی پر شدید جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔مقابل کو دیکھ کہا۔۔۔

"جتنی دیر مجھ پر برسنے میں لگا رہے ہو۔۔اتنی میک۔اپ میں لگاؤ گے تو اپنی میٹنگ میں آرام سے پہنچ سکو گے۔۔۔"اسے جھنجھلا کر۔۔خود پر بگڑتا دیکھ۔۔۔وہ لاپرواہی سے گویا ہوئی ی۔۔۔اور پھر اپنا سر صوفے سے ٹکا کر۔۔۔۔آنکھ موند گ ئی۔۔۔۔

"اٹھو۔۔۔کرؤ میک۔اپ۔۔۔"وہ حسین نوجوان پھر سے بازو پکڑ کر" جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔اٹھا کر۔۔۔اپنا میک۔اپ کرنے کا حکم دینے لگا۔۔۔۔

میں کیوں کرؤں؟؟۔۔۔ تمھارے ہاتھ نہیں ہیں کیا؟؟"انعم کو شدید"
چڑھ ہو رہی تھی اس شخص سے۔۔

رات تو رات اب وہ دن میں بھی اس کی نیند خراب کر رہا تھا۔۔۔

میں لڑکی نہیں ہوں۔۔۔"دانت پیس کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا"
ہوا۔۔۔

تو؟؟۔۔۔"نا سمجھی سے استفسار کیا۔۔۔"

مقابل کی معصومیت پر۔۔۔اک تپ چڑھ رہی تھی تو اک اتر رہی تھی۔۔۔۔

تو مجھے میک۔اپ کرنا کیسے آتا ہو گا۔۔۔۔ظاہر سی بات ہے تم ہی"
میک۔اپ سے کور کرؤ گی ناں۔۔۔" بمشکل اپنے غصے پر قابو رکھ۔۔۔اپنی
کہی بات تحمل سے سمجھانے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

میں نہیں کر رہی۔۔۔جاؤ اپنی ملازمین سے کروالو۔۔۔اور پلیز اب جان"
چھوڑو میری۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتی ہوئی۔۔۔واپس لیٹ گ ئی تھی

انعم۔۔۔"اس نے غرا کر کہا۔۔۔۔مگر مقابل نے سنی اَن سنی کی۔۔۔۔"

الماس۔۔۔الماس۔۔۔"اس کی دوسری بلند آواز پر۔۔۔الماس کمرے"
میں دوڑی چلی آئی ی تھی۔۔۔

جی سر؟"اس نے نظریں جھکائے استفسار کیا۔۔۔۔"

تمھیں میک۔اپ کرنا آتا ہے؟؟؟"وہ خاصہ شرمساری کے عالم میں الماس" سے نظریں چراتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی شرمساری الماس نے محسوس کر لی تھی۔۔۔۔

جی بالکل آتا ہے۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فورا جواب" دیا۔۔۔

وہ اندازہ لگا چکی تھی۔۔کے نعمان اس سے میک۔اپ کے متعلق اچانک کیوں پوچھ رہا ہے۔۔۔

گڈ۔۔۔تو جلدی سے یہ میک۔اپ سے کور کر دو۔۔۔"اس نے لچکدار" انداز میں کہا۔۔

میں اپنا پرس لے کر آتی ہوں۔۔۔اس میں اسٹیک ہے۔۔۔اس سے" باآسانی کور ہو جائے گا۔۔۔"وہ کہہ کر تیزی سے اپنا پرس لینے چلی گ ئی تھی۔۔۔

نعمان کے پاس وقت بہت کم تھا۔۔۔وہ بھی تیزی سے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

کرؤ۔۔۔"سبز رنگ کی شرٹ پر سفید پینٹ کوٹ زیب تن کیے۔۔۔وہ" نہایت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ الماس کے بالکل سامنے آکر کھڑا ہو کر بولا۔۔۔

جس شخص کو آپ شدت سے پسند کرتے ہوں۔۔۔وہ اچانک آپکے قریب آکر کھڑا ہو جائے۔۔۔تو دل زور زور دھڑکنے لگتا ہے۔۔۔سانسوں میں ہل چل سی مچ جاتی ہے۔۔۔کانوں سے دھواں سہ نکلتے محسوس ہوتا ہے۔۔۔کچھ ایسا ہی حال الماس کا تھا۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کا یوں سامنے کھڑے ہو کر کہنا۔۔۔الماس کے دل کے سارے تار ہلا گیا تھا۔۔۔

اِس طرح کیسے ؟؟۔۔آپ مجھ سے لمبے ہیں۔۔۔مجھے مشکل ہو گی۔۔۔آپ بیڈ پر بیٹھ جائیں۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔"اس کے نروس

ہو کر۔۔۔آہستگی سے کہتے ہی۔۔۔مقابل اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔تیزی سے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"کچھ عورتیں بڑی ہی ناشکری ہوتی ہیں۔۔۔۔"الماس نے سامنے آرام سے سوتی انعم کو دیکھ۔۔۔دل ہی دل کڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یقینا پہلی طلاق بھی اسی فسادن نے خود لی ہو گی۔۔۔ورنہ سر تو بہت اچھے ہیں۔۔۔۔"وہ انعم کو خار کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اندازہ لگانے لگی۔۔۔

پھر نعمان کے چہرے پر جھک کر۔۔۔اسٹک لگانے لگی۔۔۔۔

پورے چہرے پر لگانے کی کیا ضرورت؟؟" اگر وہ نرس تھی تو مقابل "
شرمندہ تھا۔۔۔ پہلی بار وہ رخسار اور انعم کے علاوہ کسی لڑکی کو اپنے اتنے
قریب آنے کی اجازت دے رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا نرم و گرم لمس۔۔۔ وہ اپنے پورے چہرے پر محسوس کر رہا
تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کی سانسوں کی مہک۔۔
اس کا خوبصورت چہرہ۔۔۔
الماس کے دل کو بے قابو سہ کر رہا تھا۔۔۔

ہاتھ کپکپا رہے تھے اس لڑکی کے۔۔۔

پھر فرق آجائے گا۔۔۔اس لیے ضروری ہے کے پورا چہرا ایک جیسا" لگے۔۔۔"اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔

اسی لمحے دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔۔دونوں تیزی سے نظریں چوراگ ئی ے۔۔۔۔الماس اپنے نروس ہونے کے سبب۔۔۔جبکے نعمان شرمساری کے۔۔۔۔

جب ان کی نظریں ملیں۔۔ ٹھیک اُسی وقت۔۔انعم نے بمشکل آنکھیں کھول کر۔۔۔۔سامنے کا منظر دیکھا۔۔۔۔

اسے نعمان کے چہرے پر الماس جھکی نظر آئی ی۔۔۔۔

اس نے پھر سے آنکھیں موند لیں۔۔۔لگا تھا نیند آجائے گی۔۔۔مگر سوچ کے برعکس۔۔۔نیند تو جیسے آنکھوں سے بیگانی ہو گ ئی۔۔۔۔

ناجانے کیوں عجیب سی بے چینی نے دل و دماغ کو گھیر لیا۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے دوبارا آنکھیں کھول کر۔۔سامنے کا منظر دیکھا۔۔۔

الماس ابھی بھی نعمان کے چہرے پر جھکی نظر آئی ی۔۔۔

کچھ چبھ سہ رہا تھا۔۔۔کیا؟؟۔۔۔پتا نہیں۔۔۔۔

مگر سامنے کا منظر اچھا نہیں لگا آنکھوں کو۔۔۔۔

عورت لاکھ کہ لے۔۔کے اسے اپنا شوہر پسند نہیں۔۔۔لاکھ نفرت کے دعوے کرلے۔۔۔لیکن دوسری عورت کو تھال میں سجا کر نہیں دے سکتی۔۔۔۔

وہ منہ بسورتی اٹھ کر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔

"کور ہوا؟؟"نعمان نے اچانک نظر اٹھائی ی۔۔۔تو الماس اور اسکی نظریں پھر ملیں۔۔۔اس نے فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"ہمم۔۔۔بالکل۔۔۔لیکن بیس اور اسٹک کے سبب ہونٹ تھوڑے وائی ٹ ہو گ ئی ے ہیں۔۔۔میں لائی ٹ سہ لپ۔ گِلو لگا

دوں؟۔۔۔ورنہ میک۔اپ محسوس ہو گا دیکھنے والوں کو۔۔۔"اس نے اپنی بات کی مکمل وضاحت دیتے ہوئے۔۔پرس سے لپ۔گلوز نکالا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔مگر پلیز لائٹ۔۔۔کسی کو محسوس نہ ہو۔۔۔"مقابل لچکدار" انداز میں۔۔۔۔

انعم ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

دونوں کی آواز میں جو لچک تھی۔۔۔بس وہی کافی تھی کانوں کو خلنے کے لیے۔۔۔۔

مجھے دو۔۔۔میں لگا دیتی ہوں۔۔۔"وہ نہیں روک سکی خود کو۔۔۔۔"

آخر بیوی تھی اس کی۔۔۔کیسے کسی دوسری عورت کو اپنے شوہر کے قریب جاتا دیکھ لے۔۔۔۔

اچانک آکر۔۔۔الماس کے ہاتھ سے لپ۔ گلوِ چھیننے والے انداز میں لے کر۔۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔

الماس اس کے اچانک چلے آنے پر جہاں کڑ رہی تھی۔۔۔وہیں۔۔۔وہ حسین نوجوان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اب منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔کام کرؤ جا کر اپنا۔۔۔"الماس کا منہ اترتا" دیکھ۔۔۔ تیزی سے نروٹھے پن سے کہا۔۔۔۔

جس پر نا چاہتے ہوئے بھی۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔چلی گ ئی۔۔۔

تم تو سو رہی تھی ناں؟؟۔۔۔پھر اچانک؟؟۔۔"وہ ابرو"
اچکا کر۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔۔

"سو نہیں رہی تھی میں۔۔۔سب دیکھا ہے میں نے۔۔۔کیسے میک۔اپ
کے بہانے تم اس سے نظریں لڑا رہے تھے۔۔۔ مگر مائے ڈئی یر
ہسبینڈ۔۔۔جیسے آپ میری زندگی میں کسی خوشی کو آنے نہیں دے
رہے۔۔۔بالکل ویسے ہی۔۔۔میں بھی آپ کی زندگی میں کسی تتلی کو آنے
نہیں دوں گی۔۔۔۔۔"طنزیہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ایک ایک لفظ
چبا چبا کر کہا۔۔۔۔

مقابل کوئی ی جواب دیتا۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔وہ حسین گڑیا اسکے
ہونٹوں پر جھک کر لپ گِلو لگانے لگی۔۔۔۔

نعمان نے باقاعدہ اپنے دل کو دھڑکتا ہوا محسوس کیا۔۔۔اس لڑکی کی قربت میں۔۔۔

وہ دیوانہ وار تک رہا تھا۔۔۔

ہو گیا۔۔۔لائی ٹ سہ لگایا ہے بالکل۔۔۔"چہرہ پہلے ہی سفید تھا اس" لڑکے کا۔۔۔اس پر میک۔اپ نے مزید چار چاند لگا دیے تھے۔۔۔۔

اک دوثانیے کے لیے اس کی خوبصورتی دیکھ۔۔۔وہ بھی مبہوت ہوئی ی۔۔۔۔

میں تمھیں کب سے کہ رہا تھا کے عرشمان کو ناشتہ دے دیا کرؤ۔۔۔تم" نے نہیں سنا۔۔۔مگر آج جب میری آنکھ نہیں کھلی۔۔۔تو تم نے اپنے ہاتھوں سے کرایا۔۔۔کیا مطلب سمجھوں میں اِس بات کا؟؟۔۔۔یہ کے تمھارے دل میں رحم آگیا۔۔۔یا۔۔۔تمھارے دل میں اپنی اولاد کی سوئی ہوئی ی محبت جاگ گ ئی۔۔۔یا تم نے مجھے یہ سمجھانے کے لیے آج ناشتہ دیا کے اگر میں دور ہو جاؤں عرشمان سے۔۔۔تو تم اسے قبول کر لو گی" وہ جانتا تھا۔۔۔چل کیا رہا ہے اس لڑکی کے دماغ میں۔۔۔۔

وہ لپ۔گلو لگا کر سیدھی کھڑی ہی ہوئی ی تھی۔۔۔کے نعمان نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

میں نے صرف انسانیت کی خاطر اسے ناشتہ دیا۔۔۔" وہ کوئی ی بات نہیں" کرنا چاہتی تھی اس موضوع پر۔۔۔۔

کیونکے خود بھی نہیں جانتی۔۔کے وہ کون سے جذبات تھے جن سے سرشار ہو کر۔۔۔وہ اس کی خاطر ناشتہ بنانے کچن میں فجر کے وقت پہنچ گ ئی تھی آج۔۔۔۔

کیا اگر میں اس سے دور چلا جاؤں۔۔۔تو تم اسے قبول کر لو"
گی؟؟۔۔۔۔وہ تمھاری اولاد ہے آخر۔۔۔۔"دل پر منو بوجھ رکھ کر
۔۔۔آخر یہ سوال پوچھنے کی ہمت کر ہی لی تھی۔۔۔۔

بار بار گھوما پھرا کر ایک ہی سوال کرنے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔اب دیر نہیں"
ہو رہی تمھیں" وہ جھنجھلا کر۔۔۔کہتی ہوئی ی مڑ کر چل دی تھی۔۔۔۔

شکر۔۔۔کم از کم ہاں نہیں کہا۔۔۔۔"نعمان رنجیدہ سی مسکان چہرے پر"
سجائے۔۔منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

اس لڑکی کا نہ کہنے سے کہیں زیادہ بہتر۔۔۔۔ہاں نہ کہنا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تمھاری پھوپھو کی عدت ختم ہوگئی ہے۔۔۔اب گھر چلتے ہیں۔۔"اس"
کے اچانک کہتے ہی۔۔۔ناشتے کی ٹیبل پر موجود انعم اور محترمہ فائزہ
پریشان ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

میں عدت کی وجہ سے نہیں رکی ہوئی ی۔۔۔"وہ اعتراضا بولی۔۔۔"

مگر میں عدت کے سبب ہی رکا تھا۔۔۔" مقابل خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔"

میں اپنے گھر میں ہی رہوں گی۔۔۔ تمھیں یہاں رہنا ہے تو رہو۔۔۔ ورنہ" اپنے بیٹے کو لے کر چلے جاؤ۔۔۔" وہ دو ٹوک انداز میں چمچہ ٹیبل پر پٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

النعم۔۔۔ ہر بات کی ضد اچھی نہیں۔۔۔ میں آج واپسی پر اپنے گھر جاؤں" گا۔۔۔۔ اور چاہتا ہوں۔۔۔ میرے بیوی بچے مجھے وہیں ملیں۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔ رعب دار انداز میں کہ کر۔۔۔ اٹھ کر چلا گیا تھا۔۔۔

پھوپھو۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی آپ کو چھوڑ کر۔۔۔"نعمان کے"
جانے کے بعد۔۔۔وہ اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔اس نے روہانسہ لہجے میں
اپنی پھوپھو کی جانب دیکھ۔۔۔بے بسی سے کہا۔۔۔

بیٹا۔۔۔جانا تو پڑے گا۔۔۔وہ شوہر ہے تمھارا۔۔۔اس کا گھر ہی تمھارا"
اصلی گھر ہے۔۔۔جب اسے قبول کر چکی ہو۔۔۔تو گھر کو قبول کرنے میں
کیا مس ئی لہ؟؟۔۔۔"محترمہ فائی زہ اسے نرمی سے سمجھانے لگیں۔۔۔

انعم ان کی بات سن خاموش ہو گ ئی۔۔مگر نعمان کے گھر جا کر رہنے کے
لیے۔۔۔وہ ابھی بھی راضی نہ تھی۔۔۔۔

دوسری جانب وہ کار میں آ کر بیٹھا۔۔۔

ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے۔۔۔اپنا سر پیچھے سیٹ سے لگایا۔۔۔۔

آنکھیں موند لیں۔۔۔

(ماضی)

یہ انعم کون ہے؟؟۔۔" وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔۔۔علشبہ اس سے ملنے آفس آئی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے لیے کافی آرڈر کر دی تھی نعمان نے۔۔۔۔

وہ سامنے صوفے سے اٹھ کر۔۔۔اسکے پاس ناگن کی طرح بل کھا کر ایک ادا سے چلتی ہوئی ی آئی ی۔۔۔

اس کے بالکل سامنے ڈیسک سے ٹیک لگا کر۔۔۔بغور اس حسین نوجوان کو دیکھتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اس کا انداز تفتیشی تھا۔۔۔۔

علشبہ کے منہ سے انعم کا نام سنتے ہی۔۔۔وہ ہکا بکا ہوا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اسکی آنکھیں بڑی ہوئی یں۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔خود کو نارمل رکھنے کی سعی میں۔۔۔واپس ہاتھ میں پکڑا پین فائی ل پر چلانے لگا۔۔۔۔

وہ الگ بات ہے۔۔۔دماغ گھوم کر رہ گیا تھا اس کا۔۔۔

کیسے؟؟۔۔اس کی خوبصورت دنیا جسے وہ سب سے چھپائے رکھنے میں کوئی ی کوتاہی نہیں برتا۔۔۔وہ کیسے علشبہ کی نگاہوں میں آگ ئی؟؟۔۔۔۔

آج علبشہ کے آئی ی ہے۔۔تو کل کو۔۔۔اس کے گھر والوں۔۔۔ خصوصاً اس کے ماں باپ کے بھی آسکتی تھی۔۔۔۔

مقابل اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں جو ایک لمحے کے لیے حیرت ابھری تھی۔۔۔وہ بھی علشبہ نے پڑھ لی تھی۔۔۔۔

وہ واقف تھی مقابل بڑا ہوشیار بندہ ہے۔۔۔تب ہی تو چیل کی نگاہ رکھ کر بیٹھی تھی اس پر۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے ڈئیر"ہونٹوں پر مسکان اور دل میں آگ لیے" ۔۔۔وہ اپنے سوال پر زور دینے لگی۔۔۔۔

کون؟؟۔۔۔"وہ انجان بننے کی اداکاری کرتے۔۔۔سرسری سہ اس کی" جانب نظر اٹھا کر دیکھ۔۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔تم جانتے ہو اسے۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"

یہی تو پوچھ رہا ہوں۔۔۔کون سی انعم۔۔۔" وہ پین فائی ل میں رکھ کر "
۔۔فائی ل بند کرتے۔۔۔اس کی جانب مکمل متوجہ ہو کر۔۔۔۔پلے فل
مسکراہٹ چہرے پر سجائے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کا انداز ہی بتانے کے لیے کافی تھا۔۔۔کے انعم نام کی بہت سی لڑکیاں
ہیں اس کی زندگی میں۔۔۔

وہ انعم۔۔۔جو نشے میں بھی سر پر چڑھی تھی۔۔۔۔" مقابل کی سیاہ شارپ "
نگاہوں میں ڈائی ریکٹ دیکھتے ہوئے۔۔۔۔جتا کر کہا۔۔۔۔

نشے میں "اس نے زیرِ لب بے یقینی سے دوہرایا۔۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔اسے تو لگتا تھا کے اسے رخسار سے محبت تھی۔۔ محبت ہے۔۔۔اور ہمیشہ فقط اسی سے رہے گی۔۔۔۔۔۔پھر کیوں اس نے نشے میں انعم کا نام لیا؟؟۔۔کیوں اس لڑکی کو پکارا جسے صرف حالتِ مجبوری میں اپنے ساتھ رکھ رہا ہے۔۔۔۔

وہ الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔کالج میں ایک انعم نام کی لڑکی تھی۔۔۔بہت ”خوبصورت۔۔۔اگر میں کہ رہا ہوں تو تم اندازہ لگا سکتی ہو کے کتنی خوبصورت ہو گی وہ۔۔۔میں اسے ڈیٹ کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر کر نہیں سکا۔۔۔ہو سکتا ہے نشے میں وہ ہی یاد آگ ئی ہو۔۔۔”کیا نعمان نہیں جانتا تھا۔۔۔۔علشبہ میرا ج کیا بلا ہے۔۔۔۔

وہ اپنی چیز پر کسی کی نظر نہ پڑنے دے۔۔۔وہ تو پھر منگیتر ٹھرا۔۔۔۔

انعم کی جان خطرے میں آگ ئی تھی۔۔۔صرف اسکی لاپرواہی کے سبب۔۔۔

نعمان علم رکھتا تھا۔۔۔علشبہ کو بے وقوف بنانا اتنا آسان کام نہیں۔۔۔۔

ایک گہری ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔۔۔کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔۔۔جیسے واقعی اسے یاد کر رہا ہو۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ضرور بہت خوبصورت ہو گی وہ۔۔۔۔جسے تم جیسا مرد یاد رکھے ہوئے ہے۔۔۔"وہ جل کر خاک ہوئے جا رہی تھی۔۔۔نعمان کو اس لڑکی کی خوبصورتی یاد کر کے آہیں بھرتا دیکھ۔۔۔۔

جل ککڑے انداز میں کہتی ہوئی ی۔۔۔سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

مزید اس انعم نامی لڑکی کی تعریف سننے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔۔

ویسے۔۔۔۔رخسار کی بہن کا نام بھی انعم ہی تھا ناں؟؟۔۔۔جس نے "تمھاری محبت میں اپنی ہی بہن کو قتل کر دیا تھا۔۔۔۔" وہ سامنے صوفے سے اپنا پرس اٹھا کر۔۔۔جانے ہی لگی تھی۔۔۔کے اچانک۔۔۔۔پیچھے مڑ کر۔۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو دیکھ۔۔۔گمبھیر لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔مگر اس نے خودکشی کر لی تھی۔۔۔۔"جو چیز وہ کبھی نہ" چاہے۔۔۔وہ تھا انعم کا اس کے ارد گرد کے لوگوں کو یاد رہنا۔۔۔۔

وہ سپاٹ سے لہجے میں بتا کر۔۔۔۔واپس پین اٹھا کر۔۔۔فائ ل میں کام کرنے لگا۔۔۔۔

چاہت تو بس یہی تھی کے جلد سے جلد وہ یہاں سے چلی جائے۔۔۔۔

کیا یہ سچ ہے۔۔۔تم نے اسے سزا کے طور پر اپنے پاس رکھا"
تھا۔؟؟؟۔۔۔اس نے خود کشی بھی تمھارے ہی کمرے میں کی
تھی؟؟۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں۔۔۔ سزا دیتے دیتے اسے دل ہی دے
بیٹھے۔۔۔" مانا نعمان اس لمحے اس کا چہرہ نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔لیکن واقف تھا۔۔۔کس قدر دانت پیستے ہوئے وہ یہ جملے ادا کر رہی ہو گی۔۔۔۔کس قدر کڑ رہی ہو گی وہ۔۔کس قدر غصے سے پاگل ہوئے جا رہی ہو گی۔۔۔یہ سوچ

کر۔۔۔کے اس کے منگیتر نے۔۔۔اس سے قبل کسی اور عورت کو اس کا حق دے دیا ہے۔۔۔۔

سزا کے طور پر صحیح۔۔۔۔ مگر دیا تو ہے۔۔۔۔

وہ میری رخسار کی قاتل تھی۔۔۔ تمھیں لگتا ہے میں اپنی رخسار کی قاتل" کے لیے اپنے دل میں جذبات رکھ سکتا ہوں؟؟۔۔۔"اس نے ہاتھ میں پکڑا پین غضبناک ہوتے ہوئے۔۔۔سامنے کی جانب زور سے پھینکا۔۔۔۔۔

اس کاری۔ایکشن دیکھ۔۔۔اک دو ثانیوں کے لیے علشبہ سہمی۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے کھڑا ہو کر۔۔۔۔غصے سے چلتا۔۔اس کی جانب آیا۔۔۔۔

بالکل روبرو آکر۔۔۔اس کی آنکھوں میں اپنی شارپ نگاہوں سے غرا کر دیکھتے ہوئے۔۔۔الٹ سوال کیا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال ہو رہی تھیں۔۔۔

علشبہ دو ثانیوں سے زیادہ اس کی غراتی شارپ آنکھوں کی تاب نہ لا سکی۔۔۔

رخسار اس کی محبت تھی۔۔۔اس کا جنون۔۔۔۔

مقابل اس کا جنون دیکھ رہی تھی۔۔۔

علشبہ کے جاتے ہی۔۔۔ نعمان نے صوفے پر بیٹھ کر۔۔۔ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔

نعمان یہ کیا کر دیا تم نے؟؟۔۔۔کیا ضرورت تھی ڈرنک کرنے" کی۔۔۔۔اب پتا نہیں۔۔۔کیا کیا بولا ہے تم نے اس آفت سے نشے میں۔۔" وہ اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔

یقیناً کچھ زیادہ نہیں بتایا میں نے اسے۔۔۔ورنہ یہاں آکر۔۔۔اندازے نہ" لگا رہی ہوتی۔۔۔" وہ شدید پچھتا رہا تھا اُب۔۔۔۔کے ڈرنک کی ہی کیوں۔۔۔نہ کرتا نہ یہ آفت گلے پڑتی۔۔۔۔

علشبہ جیسی بلا اتنی آسانی سے تو اِس بات کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔۔۔اس لیے ضروری ہے کے انعم کی حفاظت پہلے سے زیادہ کی جائے۔۔۔۔

(حال)

انعم واپسی پر مجھے میرے گھر پر ملنی چاہیے۔۔۔"اس نے حاکمانہ انداز میں" ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھے زوبیر کو دیکھ کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔"اس نے فوراہی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔"

مانا انعم کو دنیا کی نظر میں وہ مار چکا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی کوئی ی خطرہ مور نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔انعم کی حفاظت اس کی اولین ترجیح تھی۔۔۔۔

وہ علشبہ یا کسی کو بھی انعم تک پہنچنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

انعم کا یوں ایک معمولی سے فلیٹ میں رہنا اب سیف نہیں تھا اس کی نظر میں۔۔۔۔یہی سبب تھا۔۔۔کے اچانک وہ اسے اپنے گھر لے جانے کی ضد پکڑ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

"اچانک ہی نعمان کے ذہن میں بلال کا خیال آیا؟؟؟ اس بلال کا کیا حال ہے تھا۔۔۔۔

"منگنی بھی ٹوٹ گ ئی بلال۔۔۔۔اسے نوکری نہیں مل رہی۔۔۔ ہے۔۔۔۔اس وقت نوکری کی تلاش میں پھر رہا ہے۔۔۔"زوبیر نے فورا ہی اس کے حالات کے متعلق نعمان کو اطلاع دی۔۔۔۔

"نوکری دلواؤ اسے۔۔۔۔اور ساتھ ساتھ ایک دو کروڑ کا انعام بھی ۔۔۔۔ محنتی تو پہلے ہی بہت ہے۔۔۔ باقی وہ خود سنبھال لے

گا۔۔۔۔" گمبھیر لہجے میں۔۔کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔زوبیر سے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

مگر کیوں سر؟؟۔۔۔"زوبیر اس کی بات سنتے ہی الجھا۔۔۔۔"

بھلا کوئی ی اپنی ہی بیوی کے عاشق پر اتنا مہربان ہوتا ہے جتنا وہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔جیسا آپ کی مرضی۔۔۔"جوابا نعمان نے اسے گھور کر" دیکھا۔۔۔۔جو خاموش ہونے کا اشارہ تھا۔۔۔

نعمان کے فیصلے اسے سمجھ ہی کب آیا کرتے تھے۔۔۔۔۔

اس کے گھوری سے نوازنے پر۔۔۔بیک ویو مرر میں دیکھتے ہوئے۔۔۔ہونٹ سو کیڑ کر۔۔۔۔الجھے انداز میں کہا۔۔۔۔

زوبیر سوچ میں پڑھ گیا تھا۔۔۔آخر نعمان کے ذہن میں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہیلو۔۔۔"سیل کب سے رنگ ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ کھانا بنا کر۔۔۔کمرے میں" ابھی داخل ہوئی ی تھی۔۔۔تیزی سے ٹیبل سے سیل اٹھا کر۔۔۔اپنے کان سے لگایا۔۔۔۔

کہاں ہو؟؟۔۔۔"دوسری جانب سے کوئی ی رسمی سلام دعا"
نہیں۔۔۔ڈائی ریکٹ وہ موضوع پر آیا تھا۔۔۔

اپنے گھر اور کہاں"مقابل منہ بسورتے ہوئے۔۔۔"

شادی کے بعد لڑکی کا گھر وہ ہی ہوتا ہے جو اس کے شوہر کا ہو۔۔۔"وہ"
خوبرو نوجوان جتاتے ہوئے۔۔۔

تمھیں شوہر مانتا کون ہے یہاں؟"مقابل جز بز ہو کر۔۔۔طنزیہ بول"
اٹھی۔۔۔۔

انعم۔۔۔میں اس وقت بحث کے موڈ میں بالکل نہیں۔۔۔۔عرشمان کے"
ساتھ گھر جاؤ۔۔۔ورنہ۔۔۔۔"وہ دھمکی آمیز لہجے میں۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔"

ورنہ کی نوعبت نہ آئے یہی کوشش کرؤ تم۔۔۔۔میں کیا کر سکتا" ہوں۔۔۔مجھے تمھیں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔شرافت سے اپنے بیٹے کے ساتھ گھر پہنچو۔۔۔"مانا انعم کے سامنے نہیں تھا وہ ظالم۔۔۔مگر وہ تصور کر سکتی تھی۔۔۔کس قدر بھرم سے وہ یہ حکم اس پر صادر کر رہا ہو گا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہ پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی کال منقطع ہو گ ئی تھی۔۔۔

پتا نہیں اب اس درندے کو مجھ سے کیا چاہیے۔۔۔کہاں پھنس گ ئی" ہوں۔۔۔۔"وہ بے بسی و غصے کی ملی جھلی کیفیت میں۔۔۔۔بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔بڑبڑائی ی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بری طرح تپی ہوئی تھی۔۔۔اگر نعمان نے اسے دھمکی نہ دی ہوتی۔۔۔تو وہ کبھی اس کے گھر جانے کے لیے تیار نہ ہوتی۔۔۔۔

واو۔۔۔انعم۔۔۔دیکھو۔۔۔۔غبارے۔۔۔۔مجھے بھی لینے ہیں۔۔۔" عرشمان کھڑکی کے شیشے سے منہ لگائے۔۔۔باہر کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ایکسائٹڈ ہو کر۔۔۔انعم سے غبارے لینے کی ضد کرنے لگا۔۔۔۔

عرشمان آپ جانتے ہوناں۔۔آپ کے ڈیڈ نے منع کیا ہے باہر جانے" سے۔۔۔آپ گھر چلو۔۔میں وہیں غبارے منگادوں گا۔۔۔۔"زوبیر نے بیک ویو مرر سے عرشمان کو دیکھتے ہوئے۔۔۔نرمی سے سمجھایا۔۔۔۔

زوبیر کی بات سنتے ہی انعم کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

نوٹ تو وہ بہت پہلے سے کر رہی تھی کے نعمان عرشمان کو باہر کی دنیا سے چھپا کر رکھتا ہے۔۔۔

عرشمان عام بچوں کی طرح اسکول تک نہیں جاتا تھا۔۔۔

نعمان کی جان بسی تھی عرشمان میں۔۔اگر وہ ظالم اس کے اپنوں کو نشانا بنا کر۔۔۔اپنی بات زبردستی اس سے منوا رہا تھا۔۔۔تو وہ ایسا کیوں نہیں کر سکتی؟؟؟۔۔۔

ذہن میں یہ بات آتے ہی۔۔اس نے عرشمان کی جانب دیکھا۔۔۔۔

زوبیر گاڑی روکو۔۔۔مجھے عرشمان کو غبارے دلانے ہیں"انعم نے خاصہ" بھرم سے حکم دیا۔۔۔۔

اس کا حکم سنتے ہی جہاں زوبیر حیران و پریشان ہوا تھا۔۔۔وہیں عرشمان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ عرشمان کو باہر جانے کی اجازت نہیں۔۔۔" وہ قطعی انداز میں" جواب دہ ہوا۔۔۔۔

تم سے پوچھ نہیں رہی ہوں میں۔۔۔۔۔ گاڑی روکو۔۔۔۔ بھولو" مت۔۔۔ کون ہوں میں۔۔۔" انعم نے رعب دار انداز میں غصے سے کہا۔۔۔۔

وہ پہلی بار نعمان کی بیوی ہونے کا فائدہ اسی کا نقصان کرنے کے لیے اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

نادان لڑکی کہاں جانتی تھی۔۔۔ کے اِس وقت آگ سے کھیل رہی ہے وہ۔۔۔۔

انعم پلیز۔۔۔۔"اس نے گاڑی تو روک دی تھی۔۔۔ مگر انعم کے گاڑی"
سے اترنے سے پہلے التجا کرنے لگا۔۔۔۔کے وہ نہ جائے۔۔۔

چلو عرشمان۔۔۔"انعم نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے عرشمان کو اپنی"
جانب بلایا۔۔۔جبکے زوبیر کی بات کو مکمل اگنور کیا تھا۔۔۔۔

انعم۔۔۔ تمھیں جانا ہے۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ عرشمان کو تمھارے ساتھ باہر"
نہیں بھیج سکتا میں۔۔۔۔ غبارے تم اکیلے جا کر بھی لا سکتی ہو۔۔۔۔ عرشمان
کا جانا ضروری نہیں۔۔۔بلکے تم اندر بیٹھو۔۔۔۔میں لے آتا
ہوں۔۔۔"زوبیر بھی فورا گاڑی سے اتر کر۔۔۔۔اس کی جانب چلتا ہوا آیا
تھا۔۔۔۔نہایت تحمل سے اسے سمجھانے اور روکنے کی کوشش کرنے
لگا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے زوبیر انکل۔۔۔ عرشمان انعم کے ساتھ سامنے ہی تو جا رہا ہے۔۔۔" عرشمان کے لیے باہر کی دنیا بہت خوبصورت تھی۔۔۔ دیکھی جو نہیں تھی اس نے۔۔۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ گھومنا پھرنا چاہتا تھا۔۔۔

زوبیر اسے اپنے خوابوں کے درمیان رکاوٹ بنتا محسوس ہوا۔۔۔ جس کے سبب وہ چڑھتے ہوئے زوبیر کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔۔

نعمان صرف اسے اپنے ساتھ ہی گھر سے باہر لے کر نکلتا تھا۔۔۔ وہ بھی کچھ دیر کے لیے۔۔۔ تاکے عرشمان کو قید ہونے کا احساس کبھی نہ ستائے۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔ راستہ چھوڑو۔۔۔" عرشمان کو گاڑی سے اتار کر۔۔۔ مقابل کو" گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔ حکم صادر کیا۔۔۔۔

انعم۔۔۔نعمان مجھے جان سے مار دے گا۔۔۔اگر اسے پتا چلا کے عرشمان" کو میں نے اس طرح باہر جانے دیا ہے۔۔۔۔میرے ساتھ زیادہ گارڈز بھی نہیں ہیں اِس وقت۔۔مجھے ایک منٹ دو۔۔۔میں نعمان سے تمھاری بات کرواتا ہوں۔۔۔"زوبیر کی تو جان پر بن گ ئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے انعم کو کیسے روکے۔۔۔۔

مگر وہ لڑکی اس کی ایک سننے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

عرشمان کا ننھا ہاتھ تھام کر۔۔۔وہ زوبیر کے سامنے ہی۔۔آگے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔جہاں غبارے والا کھڑا تھا۔۔۔۔

جبکے زوبیر اپنی پیشانی پر آتا پسینہ صاف کر رہا تھا۔۔۔ مگر انعم کے ساتھ نہ گیا۔۔۔ کیونکے نعمان کا ہر دوست و دشمن اسے باخوبی جانتا تھا۔۔۔۔

اگر نعمان کے کسی گھر والے یا دشمن نے اسے عرشمان اور انعم کے ساتھ دیکھ لیا۔۔۔ تو یقینا معاملات خطرناک حد تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔

زیادہ ڈر اس لیے بھی لاحق تھا کیونکے نعمان کے والد و ہونے والے سسر و منگیتر۔۔۔ تینوں ہی اِس وقت کراچی میں موجود تھے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔" انعم و عرشمان پر نگاہیں ٹکائے۔۔۔۔ اس نے نعمان کو کال "کی۔۔۔

انعم نے گاڑی زبردستی رکوادی ہے۔۔اور عرشمان کو لے کر باہر سے" غبارے خرید رہی ہے۔۔"اس کے اطلاع دیتے ہی۔۔۔نعمان کے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔

تم نے روکا نہیں اسے۔۔" وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔بپھر" کر سیل پر چیخا۔۔۔۔

وہ گھر پہنچے۔۔۔تو نعمان کو لاونج میں صوفے پر بیٹھا اپنا منتظر پایا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"عرشمان اپنے والد کو دیکھتے ہی خوشی خوشی آکر۔۔۔اس کے" پاؤں سے چمٹ گیا تھا۔۔۔جبکے اس کی نگاہیں۔۔۔۔عرشمان کے پیچھے آتی۔۔۔لڑکی پر ٹکی تھیں۔۔۔

انعم دیکھ چکی تھی مقابل کی آگ برساتی آنکھوں کو۔۔۔۔

دیکھیں ڈیڈ۔۔۔آج انعم نے مجھے غبارے دلائے۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ میں "
پکڑے رنگ برنگے غبارے دیکھاتے ہوئے۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں
بولا۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اس کی خوشی دیکھ۔۔۔ نعمان کے کلیجے میں ٹس اٹھی تھی۔۔۔ کیونکے وہ
واقف تھا انعم نے اپنا بدلا لینے کے لیے اپنی ہی اولاد کو مہرہ بنانا شروع کر دیا
ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔چلو۔۔۔آپ تھک گ ئی ے ہو گے۔۔۔اپنے کمرے میں جا کر" آرام کرؤ۔۔۔" بمشکل اپنے لہجے کو نارمل رکھتے۔۔۔عرشمان کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔" وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔"

الماس اسے لے کر جاؤ۔۔۔" اس نے الماس کو دیکھ۔۔حکم صادر" کیا۔۔۔وہ عرشمان کو فوراہی اوپر اس کے کمرے کی جانب لے گ ئی تھی۔۔۔۔

تمھیں زوبیر نے منع کیا تھا ناں۔۔۔پھر کیوں عرشمان کو لے کر باہر روڈ پر" نکلیں؟؟۔۔" بس عرشمان کے جانے کی دیر تھی۔۔۔نعمان اپنا صبر کا باندھ توڑتے ہوئے۔۔۔چنگھاڑتا ہوا اسکی جانب آ کر۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھیں انگارے برساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔تم ڈرگ ئی ے؟؟۔۔۔ڈرگ ئی ے کے دنیا کو پتا نہ چل" جائے تمھارے گناہ کے متعلق؟؟۔۔۔۔۔کیا میں نہیں جانتی تم چھپا کر رکھتے ہو اسے۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔مقابل کے غصے کو مکمل اگنور کرتے۔۔۔بھرم سے پوچھنے لگی۔۔۔

میرا فخر ہے عرشمان۔۔۔میں تمھاری طرح اپنی اولاد کو حرام و حلال کے" ترازو میں نہیں تولتا۔۔۔۔اور نہ تول سکتا ہوں۔۔۔کیونکے جس میں اس کی کوئی ی غلطی نہیں اس کی سزا اسے کوئی کیسے دے سکتا ہے؟۔۔۔غلطی میری تھی۔۔۔سزا بھی میرا مقدر۔۔۔۔میری اولاد کو ان سب میں مت گھسیٹو۔۔۔۔پہلی اور آخری بار وارن کر رہا ہوں۔۔۔آئی یندہ عرشمان کو باہر

لے جانے کی غلطی مت کرنا۔۔۔ سمجھی۔۔۔"اس کے جملے نشتر کی طرح دل کو گھائی ل کر گ ئی ے تھے۔۔۔وہ ماں ہو کر۔۔۔ذرا نہ ہچکچاتی تھی اپنی ہی اولاد کو گالی دیتے۔۔۔اور یہی بات نعمان کے تن بدن میں آگ لگاتی تھی۔۔۔

اس کے بازو کو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔۔

"جب تم میرے پیاروں کو استعمال کر رہے ہو۔۔۔تو تم نے کیسے سوچ لیا۔۔۔میں عرشمان کو چھوڑ دوں گی؟۔۔۔اگر میرے پیارے بیچ میں آئے ہیں۔۔۔تو تمھارا بیٹا بھی آئے گا۔۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔کھلا اعلان جنگ کر رہی تھی۔۔۔

میں جان لے لوں گا تمھاری۔۔۔تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟؟۔۔۔نعمان ولید" کو بلیک میل کرؤ گی وہ بھی اسی کے گھر میں کھڑے ہو کر۔۔۔۔صرف ایک گھنٹہ۔۔۔اور تمھارے پیارے دنیا سے ایسے غائب ہو جائیں گے جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔۔۔۔"اس لڑکی کا جرأت مند لہجہ۔۔۔نعمان کو حیران کر گیا تھا۔۔۔

وہ عرشمان کو لڑائی میں لا رہی تھی۔۔۔اس کی جان کو۔۔۔اس کی زندگی کی واحد خوشی کو۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لیتا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس کا گلا ایک ہاتھ سے دباتے۔۔۔زندگی کو اس پر تنگ کرتا۔۔۔سانسوں کی بحالی کو محال کرتا۔۔۔اسے اپنے طریقے سے یاد دلانے لگا۔۔۔کے کون ہے وہ۔۔۔۔کس قدر خطرناک ہے وہ۔۔۔۔

گلا دبنے کے سبب اس کا سانس رک گیا تھا۔۔۔۔

چہرہ مکمل سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔

آنکھوں کے ڈیلے جیسے باہر آنے کو تھے۔۔۔۔

وہ نعمان کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔زندگی کی چاہ میں پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔وہ سنگ دل آنکھوں میں بلا کی جنونیت لیے۔۔۔اسے پھڑ پھڑاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

اک لمحے کے لیے لگا۔۔۔جیسے مر جائے گی۔۔۔تب آنکھوں میں اپنی ماں اور پھوپھو کی مسکراتی تصاویر گھومنے لگیں۔۔۔۔وہ جینا چاہتی تھی۔۔۔۔اپنے لیے۔۔۔اپنی ماں کے لیے۔۔۔اپنی پھوپھو کے لیے۔۔۔۔زندگی پر اس کا بھی تو حق تھا ناں۔۔۔اس کے بھی تو خواب تھے۔۔

اپنے انداز میں بات سمجھانے کے بعد۔۔۔ جھٹکے سے اس نازک جان کو چھوڑا تھا۔۔۔

وہ فرش پر گر کر۔۔لمبے لمبے سانس بھرنے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی پل نعمان کو کدورت سے دیکھا۔۔۔۔

"تم ایک درندے ہو نعمان ولید۔۔۔ایک درندے۔۔۔" سانس بحال ہوا۔۔۔تو اس کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھ۔۔۔پھنکار کر کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔میں درندہ ہوں۔۔۔اور تمھارے لیے بہتر یہی ہے کے تم اس درندے کی بات خاموشی سے مانتی رہو۔۔۔۔اگر اپنی اور اپنے پیاروں کی

امان چاہتی ہو تو۔۔۔۔۔" نیچے بیٹھ کر۔۔۔اس کے جبڑوں میں اپنی انگلیاں گڑھاتے۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے۔۔۔ نصیحت کی۔۔۔

اسے دھمکانے کے بعد۔۔۔وہ سمجھا۔۔۔مقابل ڈر جائے گی۔۔۔۔ مگر اس کے برعکس۔۔۔وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی۔۔۔۔

"امان دینے اولے تم کون ہوتے ہو؟؟۔۔۔اگر تم امان دے سکتے تو میری بہن آج زندہ ہوتی۔۔۔" مانا اس کا مارا تیر بالکل نشانے پر لگا تھا۔۔۔مقابل دل و جان سے تڑپ گیا تھا اس کی بات سن۔۔۔۔ مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔۔

انعم۔۔"ابھی وہ بول کر خاموش ہی ہوئی ی تھی۔۔۔کے سامنے سے"
عرشمان کی آواز آئی ی۔۔۔

نعمان کے ہوش اڑئے تھے۔۔۔وہ فورا انعم کو اٹھانے کے لیے آگے
بڑھا۔۔۔

مجھے مت مارؤ نعمان۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے مت مارو۔۔۔۔میں آئی یندہ کبھی"
تمھارے بغیر اجازت کے عرشمان کو کچھ نہیں دلاؤں گی۔۔۔"انعم نے
اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ۔۔فورا ہی ڈرنے کی اداکاری
کرتے۔۔۔۔روہانسہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

انعم۔۔۔"عرشمان جو سیڑھیوں پر کھڑا تھا۔۔اپنی ماں کو زمین پر بیٹھ کر"
روتا وڑرتا دیکھ۔۔۔تیزی سے پریشان ہو کر۔۔۔پاس آیا تھا۔۔۔

انعم کو اچانک روتا دیکھ۔۔۔مقابل کے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔وہ اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔۔

"انعم ڈرامہ مت کرؤ۔۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔مگر وہ لڑکی اس کی وارننگ کو خاطر میں لانے والی کہاں تھی۔۔۔

"انعم کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔"عرشمان اس کے پاس بیٹھ کر۔۔۔اس کے آنسو اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے فکر مند لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

بیٹا کچھ نہیں ہوا ہے۔۔آپ کی مام کے سر میں تھوڑا سہ درد"
ہے۔۔۔بس۔۔۔آپ نیچے کیوں آگ ئی ے واپس؟؟۔۔"وہ وجیہہ مرد
آنکھوں ہی آنکھوں میں انعم کو وارننگ دیتے۔۔۔عرشمان سے نرمی سے
پوچھنے لگا۔۔۔۔

جھوٹ کیوں بول رہے ہو بچے سے۔۔۔عرشمان میں بتاتی"
"ہوں۔۔۔میرے کوئی ی سر میں درد نہیں۔۔۔
انعم۔۔۔"مقابل غصے سے چپ رہنے کا کہتے۔۔۔مگر وہ کہاں سننے والی"
تھی۔۔۔۔اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے۔۔۔۔

بس آپ کو غبارے دلانے پر۔۔۔مجھے مار رہے ہیں تمھارے"
ڈیڈ۔۔۔"وہ اپنے بچے کی ہمدردی سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ مار رہے ہیں آپ کو؟؟" وہ چھوٹا سہ بچہ۔۔۔اپنی ماں کو روتا و فرش پر" نڈھال حالت میں بیٹھا دیکھ۔۔۔کیسے یقین نہ کرتا۔۔۔

اس نے اپنے باپ کی جانب حیرت سے دیکھا۔۔۔۔

اس کی ننھی آنکھیں نعمان سے سوال کر رہی تھیں۔۔۔

ڈیڈ آپ عرشمان کی مام کو کیسے مار سکتے ہیں؟؟" وہ رونے لگا تھا۔۔۔نہایت" شکوہ آمیز لہجے میں۔۔ نعمان کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

۔بچے خاص طور پر بیٹے ماں سے دلی لگاؤ زیادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔وہ بھی رکھتا تھا۔۔۔پھر اسے تو اپنی ماں بھی کہیں سالوں بعد نصیب ہوئی ی تھی۔۔۔

انعم بس کرؤ۔۔۔وہ بچہ ہے۔۔۔اپنی لڑائی میں اسے مت"
گھسیٹو۔۔۔۔"نعمان عرشمان کی بات کا جواب دینے کے بجائے۔۔۔اس
کے پیچھے بیٹھی لڑکی کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے۔۔۔ منتی انداز
میں گویا ہوا۔۔۔۔

انعم نے اپنے بدلے کے چکر میں یہ سوچا ہی نہیں۔۔۔کے عرشمان کے ننھے
ذہن پر اس لڑائی کا کتنا برا اثر ہو گا۔۔۔۔

اس لمحے وہ بہت کمزور محسوس کر رہا تھا خود کو۔۔۔۔

انعم نے صرف چند لمحوں میں اس کے بیٹے کو اس کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا
تھا۔۔۔۔

اوراس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی۔۔کے وہ بیٹے کی نظر میں باپ کاجو وقار و مرتبہ ہوتا ہے۔۔وہ گرا رہی تھی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔بچے کو بھی علم ہونا چاہیے۔۔کیسا سلوک کرتے ہو تم اس کی ماں" کے ساتھ۔۔۔"وہ روتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

انعم۔۔۔"نعمان غراتے ہوئے دھاڑا۔۔۔۔"

ڈیڈ۔۔۔بس کریں۔۔۔ عرشمان کی مام بیمار ہیں۔۔۔آپ انکے ساتھ ایسا" کیسے کر سکتے ہیں؟؟۔۔وہ پھر عرشمان کو چھوڑ کر چلی جائی یں۔۔۔۔کیا یہی چاہتے ہیں آپ؟؟۔۔۔"وہ خاصہ روتے ہوئے۔۔۔اپنی ماں کی جانب سے لڑ رہا تھا۔۔۔

اسے اپنی خاطر لڑتا دیکھ۔۔انعم کو شدید گِلٹ ہونے لگا۔۔۔۔کیونکے وہ جانتی تھی۔۔۔۔وہ اس بچے کی سچی محبت وجذبات کو اپنی لڑائی ی میں استعمال کر رہی ہے۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے خیال آیا۔۔۔۔وہ یہ کبھی نہ کرتی اگر اس بچے کا باپ اس کی زندگی میں جبرا حکمرانی کرنے کی کوشش نہ کرتا۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔۔آپ نے عرشمان کی مام کو مارا۔۔۔عرشمان آپ ”سے کبھی بات نہیں کرئے گا۔۔۔“وہ روتے ہوئے کہ کر۔۔۔۔اپنی ماں کی جانب مڑ گیا۔۔۔۔

انعم آپ عرشمان کے ساتھ چلو۔۔۔عرشمان آپ کی حفاظت کرے گا۔۔۔" کہنے کو وہ چھوٹا سہ بچہ تھا۔۔۔مگر اس نے وہ جملہ ادا کیا جو اگر اس کا باپ یا بھائی ہوتا۔۔۔تو وہ ادا کرتے۔۔۔

اس کا آخری جملہ جیسے روح میں اتر گیا ہو۔۔۔

انعم کا رخسار کے مرنے کے بعد کوئی محافظ نہیں تھا۔۔شاید یہی سبب تھا کے نعمان کے لیے اتنا آسان رہا اس کی زندگی اجاڑ دینا۔۔۔مگر اب نہیں۔۔اب اس کا بیٹا موجود تھا۔۔۔۔۔جو اپنی طاقت کے مطابق اس کی ڈھال بننے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ ماں تھی۔۔۔ سگی ماں۔۔۔اس کا بچہ جان وار رہا تھا اس پر۔۔۔۔اپنے باپ کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا تھا صرف اس کی بات پر یقین کر کے۔۔۔۔وہ کیسے اپنے دل کو مائل ہوتا نہ پاتی۔۔۔۔

پتھر بھی تو اِس قدر محبت دیکھ کر پگھل جائے۔۔۔وہ تو پھر ماں ٹھہری۔۔۔۔۔

اس لمحے شدت سے دل چاہا کے اسے سینے سے لگا کر روئے۔۔۔۔مگر اچانک جیسے ذہن نے جھنجھوڑا ہو۔۔۔۔

وہ کون ہے اور کس کا خون ہے۔۔۔۔یاد دلایا ہو۔۔۔۔

وہ لمحہ بھر جاگی ممتا۔۔۔اس نفرت و کدورت تلے دب گئی تھی۔۔۔۔

نعمان منہ میں انگارے چبا رہا تھا۔۔۔

موقع محل کے اعتبار سے۔۔۔اسے خاموش ہو جانا ہی بہتر لگا۔۔۔

چلیں۔"عرشمان نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔وہ اسے ساتھ لے جانے"
لگا تھا۔۔۔۔

اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان آنکھوں ہی آنکھوں میں گویا"
ہوا۔۔۔۔

جس کے جواب میں وہ اپنے آنسو صاف کرتی۔۔۔فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔ عرشمان کے ساتھ چل دی۔۔۔جیسے کہ رہی ہو۔۔۔ابھی یہ تو شروعات ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یہ عرشمان کا کمرا ہے۔۔۔آپ یہاں آرام سے رہو۔۔۔ڈیڈ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔" وہ اسے اپنے بیڈ کے پاس لا کر ۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔جبکے ننھی آنکھوں میں آنسو تیرتے ہوئے وہ دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔

"آپ رو کیوں رہے ہو؟؟" وہ چاہ کر بھی روک نہ سکی خود کو استفسار کرنے سے۔۔۔

کیونکے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"اپنی چھوٹی انگلیوں سے آنسو صاف"
کرتے۔۔۔۔چہرہ جھکائے جواب دیا۔۔۔۔

ڈر؟؟۔۔۔کیسا ڈر؟؟۔۔۔"وہ الجھی۔۔۔ساتھ ساتھ تھوڑا پریشان بھی"
ہوئی ی۔۔۔

ڈر کے آپ پھر ڈیڈ کی وجہ سے عرشمان کو چھوڑ کر نہ چلی جاؤ۔۔۔"وہ"
روتے ہوئے اپنا ڈر بتانے لگا۔۔۔۔

جسے سن۔۔۔انعم کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

آپ کو کس نے بتایا۔۔۔کے میں نے پہلے آپ کے ڈیڈ کی وجہ سے آپ کو" چھوڑا تھا؟؟" وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ نے خود بتایا۔۔۔" وہ معصومیت سے جواب دہ ہوا۔۔۔"

کیا بتایا تھا۔۔پوری بات بتاؤ۔۔۔" وہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔نعمان نے کیا" بتایا ہے اس کے بارے میں عرشمان کو۔۔۔۔

یہی کے ڈیڈ آپ کو بہت پریشان کرتے تھے۔۔۔آپ سے بلاوجہ لڑتے" تھے۔۔۔آپ عرشمان سے بہت پیار کرتی تھیں۔۔۔مگر ڈیڈ کی روز لڑنے کی عادت سے تنگ ہو کر۔۔آپ عرشمان کو ان کے پاس چھوڑ کر طلاق لے کر چلی گ ئی تھیں۔۔۔" اس کی بات سن۔۔۔وہ لڑکی ہکا بکا رہ گ ئی تھی۔

نعمان جیسے درندے سے اسے کب امید تھی کے وہ اس کے بیٹے کے دل میں ماں کی محبت ڈالے گا۔۔۔۔

سارا الزام و برائی یاں اپنے سر لے گا۔۔۔اور اس کی صرف اچھائی ی بتائے گا۔۔۔اب سمجھ آگیا تھا۔۔۔کیوں عرشمان اتنی محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔کیونکے یہ محبت بھی نعمان نے اس کے دل میں ڈالی تھی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیوں اپنے بیٹے کے دل میں خود سے بڑھ کر اس کا مقام رکھا۔۔۔خود کو ظالم اور اسے مظلوم بتایا۔۔۔۔

مانا سچ یہی تھا۔۔۔مگر اسے ضرورت نہیں تھی اپنے بیٹے کے دل میں اس کی محبت ڈالنے کی۔۔۔۔

آپ عرشمان کو پھر سے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی ناں۔۔۔۔"اس نے بڑی" محبت و پُر امید نگاہوں سے تکتے ہوئے۔۔۔اس کی شہادت کی انگلی پکڑ کر پوچھا۔۔۔۔

جتنا آسان تھا نعمان کے سامنے یہ کہنا۔۔کے میرا بیٹا نہیں۔۔۔اتنا ہی مشکل تھا۔۔۔ عرشمان کے سامنے یہ جملہ دوہرانا۔۔۔

ان خوبصورت گرے آنکھوں میں جھلملاتی امید وہ کیسے توڑ دے؟؟۔۔۔

بھلا کہاں سے لائے پتھر کا دل۔۔۔جو ہاں بول کر اس کی امید توڑ سکے۔۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔کیا آپ کو آرہی ہے؟؟"اس نے موضوع یکدم" جمائی ی لیتے ہوئے بدلا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔"

چلو۔۔۔تو پھر جلدی سے سوتے ہیں۔۔"وہ کہہ کر بیڈ کی جانب "
بڑھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔کیا آج انعم عرشمان کو کہانی سنائے گی؟؟؟"عرشمان نے بیڈ پر لیٹتے"
ہوئے۔۔۔چمکتی آنکھوں وایکسائی ٹڈ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

کہانی؟؟؟"وہ بھولا سہ چہرہ بنا کر۔۔۔۔"

وہ آہستہ آہستہ قریب آرہا تھا۔۔۔سمجھ نہیں آیا۔۔۔کے قریب آنے
دے۔۔۔یا روکے۔۔۔۔

نہیں آتی ؟" وہ اداس ہو کر۔۔۔"

ایک آتی ہے۔۔۔۔وہ سنا دوں ؟۔۔۔" پتا نہیں چلا اسے۔۔۔ مگر چور"
دروازے سے۔۔۔دل میں عرشمان کی محبت داخل ہو کر اپنا گھر بنا رہی
تھی۔۔۔۔

اگر پہلے والی انعم ہوتی تو یوں ہی جھٹک دیتی۔۔۔ مگر اب وہ نہیں کر پا رہی
تھی۔۔۔۔۔مانے یا نہ مانے۔۔۔۔۔لچک پیدا کر وا ہی لی تھی عرشمان نے
اپنے لیے اس کے لہجے میں۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔وہ ہی سنا دیں۔۔۔۔" وہ فورا ہی راضی ہوا۔۔۔اور کیو نکر نہ"
ہوتا۔۔۔آخر اس کی ماں سنا رہی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔بہت وقت پہلے کی بات ہے۔۔۔۔۔کے جب رات کے وقت ''
بالکل اندھیرا ہوا کرتا تھا۔۔۔۔رات ہوتے ہی۔۔۔سارے بچے اپنے گھر
میں چلے جاتے۔۔انھیں ڈر لگتا اس اندھیرے سے۔۔۔۔بیچارا چاند بہت
روتا اور خدا کی ناشکری بھی کرتا۔۔۔۔کیونکے۔۔۔''وہ ابھی کہانی سنانا
اسٹارٹ ہی ہوئی ی تھی۔۔۔کے عرشمان نے اٹھ کر بیٹھ۔۔۔۔۔اپنے ننھے
ہاتھ سے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ کو بھی ڈیڈ کی طرح صرف یہ چاند سورج والی کہانی ہی آتی ''
ہے''وہ روتو سہ منہ بنا کر بولا۔۔۔۔

یہ کہانی تو اسے منہ زبانی یاد تھی۔۔۔۔اور کیسے نہ ہوتی اس کا باپ صرف یہی
ایک کہانی تو سناتا تھا۔۔۔۔

آپ دونوں کو ایک ہی کہانی کیوں آتی ہے؟؟۔۔۔کوئی ی دوسری کیوں" نہیں؟؟۔۔۔"وہ سر پکڑ کر پوچھتے ہوئے۔۔۔۔۔انعم کو خاصہ کیوٹ لگا تھا۔۔۔۔

کیونکے شاید ہم دونوں نے ایک ہی شخص سے سنی ہو۔۔۔"انعم خاصہ" حیران ہوئی ی تھی یہ بات جان کر۔۔۔کے نعمان کو بھی صرف یہی ایک کہانی آتی ہے۔۔۔۔

کون ہے وہ شخص؟؟"عرشمان نے خاصہ اشتیاق سے استفسار کیا۔۔۔"

رخسار۔۔۔"ابھی وہ جواب دیتی۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔دروازے کی" جانب سے آواز آئی ی۔۔۔

انعم و عرشمان دونوں ہی دروازے کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

نعمان مسکراتے ہوئے۔۔۔اندر چلتا ہوا آیا تھا۔۔۔

انعم کو اتنی جلدی اس کے مسکراتے ہوئے آنے کی توقع ہر گز نہ تھی۔۔۔

"ڈیڈ" عرشمان منہ پھولا کر۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔۔منہ پھیر گیا۔۔۔۔

"ڈیڈ بہت شرمندہ ہیں۔۔۔۔آپ کی مام سے معافی مانگنے آئی یں ہیں۔۔۔۔سوری انعم۔۔۔میں آئی یندہ کبھی ایسا نہیں کرؤں

گا۔۔۔آخری بار معاف کردو۔۔۔"اپنے بیٹے کے سامنے خاصہ لچکدار لہجے میں انعم کو دیکھ۔۔۔معافی مانگنے لگا۔۔۔۔

انعم جانتی تھی وہ صرف ڈرامہ کر رہا ہے اپنے بیٹے کے سامنے اچھا بننے کے لیے۔۔۔۔

نعمان عرشمان کے سامنے اچھا بن رہا تھا تو ضرورت تھی کے وہ بھی بنے۔۔۔کیونکے وہ بچہ ہی واحد کمزوری تھا اس درندے کی۔۔۔۔

اگر اسے اسی کے کھیل میں مات دینی ہے۔۔۔تو ضروری تھا کے اس کی کمزوری کو اپنی مٹھی میں رکھا جائے۔۔۔۔

پلیز انعم۔۔ معاف کر دو۔۔۔اب غصہ تھوک بھی دو۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے بیٹھ کر۔۔۔۔اس کا نازک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔۔دانستہ طور پر بار بار معافی طلب کرنے لگا۔۔۔

انعم نے فوراہی جھنجھلا کر۔۔۔اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالا تھا۔۔۔۔

عرشمان تم کہو ناں اپنی مام سے۔۔کے ڈیڈ کو معاف کر دیں۔۔۔" وہ" عرشمان سے سفارش کروانے لگا۔۔۔۔

انعم۔۔۔ڈیڈ کو معاف کر دو۔۔۔۔وہ شرمندہ ہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔وہ پھر" ایسا نہیں کریں گے۔۔۔" عرشمان ماں باپ دونوں کی محبت و توجہ کا طالب تھا۔۔۔اگر وہ دونوں لڑتے رہے۔۔۔تو کبھی اس کے خواب پورے نہ ہو سکیں گے۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ چاہتا تھا کے وہ محبت سے رہیں۔۔۔ جیسے یوٹیوب ویڈیوز میں دوسرے بچوں کے والدین نظر آتے تھے اسے۔۔۔۔

نعمان واقف تھا اپنے بیٹے کے خوابوں سے۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کی بڑی منتی انداز میں سفارش کرنے لگا۔۔۔۔

مجھے پیاس لگ رہی ہے۔۔۔ میں پانی پی کر آتی ہوں۔۔۔ ''معاف کر دے'' ۔۔۔وہ بھی نعمان ولید کو۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔وہ بہانا بنا کر۔۔۔اٹھ کر تیزی سے باہر چل دی تھی۔۔۔۔

آپ نے ڈیڈ کو معاف کیا؟؟۔۔۔"وہ فکر مند لہجے میں عرشمان کو دیکھ"
پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں۔۔۔لیکن۔۔۔اگر آپ نے دوبارا عرشمان کی مام کو تنگ"
کیا۔۔۔۔تو عرشمان آپ سے کبھی بات نہیں کرئے گا۔۔۔مام کے ساتھ
ساتھ اس بار عرشمان بھی آپ کو چھوڑ کر چلا جائے گا ہمیشہ کے
لیے۔۔۔۔"اس کا آخری جملہ سنتے ہی۔۔۔نعمان کا دل دہل گیا تھا۔۔

ایسا مت کہو چیم۔۔۔۔ڈیڈ نہیں جی سکتے آپ کے بغیر۔۔۔۔ڈیڈ تو مر ہی"
جائیں گے۔۔۔۔ڈیڈ تو جیتے ہی صرف آپ کے لیے ہیں۔۔۔۔یقین
کرؤ۔۔۔اگر آپ نہ ہوتے تو اب تک تو ڈیڈ شاید مر چکے ہوتے۔۔۔۔آپ
میری جان ہو۔۔۔۔آپ مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کیسے کر سکتے
ہو؟؟۔۔۔"کہتے ہیں مرد بڑا سخت جان ہوتا ہے۔۔۔۔وہ اتنی آسانی سے

نہیں روتا۔۔۔وہ بھی دنیا کے لیے بڑا سخت جان تھا۔۔۔مگر جب بات عرشمان کی آتی۔۔۔تو وہ کمزور پڑ جاتا۔۔۔

وہ جذباتی ہو کر اس کے ننھے ہاتھ پکڑ کر۔۔۔کہنے لگا۔۔۔

اس کا لہجہ روہانسہ تھا۔۔اور آنکھیں سرخ۔۔۔آنسوؤں سے بھری۔۔۔جن میں کھو دینے کا خوف امٹ آیا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔"وہ اپنے باپ کو روتا دیکھ۔۔۔فوراً ہی اپنی ننھی انگلیوں سے" اس کے چہرے پر جھلکتے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔

سوری کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔بس دوبارا عرشمان کے منہ سے چھوڑ" کر جانے کی بات نہ سنو۔۔" وہ اسے سینے سے لگاتے۔۔۔۔شدتِ کرب سے آنکھیں موندے۔۔۔۔محبت سے حاکمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

لیکن آپ کو عرشمان سے ایک وعدہ کرنے پڑے گا۔۔۔۔" وہ گلے سے" ہٹ کر۔۔۔۔ ننھی پیشانی پر بل ڈالے بولا۔۔۔۔

"کیسا وعدہ؟؟؟"

وعدہ۔۔۔کے آپ عرشمان کی مام کو اب بالکل تنگ نہیں کریں" گے۔۔۔بلکے انھیں بہت سارا پیار کریں گے تاکے وہ عرشمان اور آپکو کبھی "چھوڑ کر نہ جائیں۔۔۔۔

کاش تم جتنا آسان سمجھتے ہو۔۔ معاملات اتنے ہی آسان ہوتے۔۔" وہ رنجیدہ سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔ سوچنے لگا۔۔۔۔

کریں ناں وعدہ" وہ اپنا ننھا ہاتھ اس کے آگے کرتے۔۔۔۔ زور دینے لگا۔۔۔

وعدہ۔۔۔ تمھاری ماں کو تمھیں چھوڑ کر جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔ اور نہ تمھیں مجھے چھوڑ کر۔۔۔" اسکا ننھا ہاتھ تھام۔۔۔ اپنے لبوں سے چومتے۔۔۔۔ وعدہ کیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم؟؟۔۔۔یہ کیا حرکت ہے؟؟" وہ لاونج میں آکر۔۔۔اپنا سر پکڑے" صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔کے اچانک اس نے اپنا ہاتھ کسی انجانی گرفت میں کھینچتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اسے کھینچتا ہوا کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔۔

کمرے میں لاتے ہی اسے اندر دھکیلتے۔۔۔۔دروازہ لاک کرنے لگا۔۔۔۔

بیڈ پر گرتی۔۔۔اِس سے قبل خود کو سنبھالتی۔۔۔سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

پلٹ کر اس دروازہ لاک کرتے نوجوان کو دیکھ۔۔۔بپھر کر بولی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔"وہ خاصہ انجان بنتے ہوئے۔۔۔اس کے قریب اپنے قدم"
بڑھانے لگا۔۔۔۔

زیادہ بھولے مت بنو۔۔۔۔اس طرح کیوں لائے ہو مجھے ؟"اسے قریب"
آتا دیکھ۔۔۔مانا وہ ڈر گ ئی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی اپنے وجود میں ہمت جمع
کر۔۔۔ چیختے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

تو کیا گود میں اٹھا کر لاتا تمھیں ؟؟"وہ بالکل قریب آکر۔۔۔دانت پیستے"
ہوئے۔۔۔ طنزیہ پوچھنے لگا۔۔۔

اس کے قریب آنے پر۔۔۔وہ ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔۔

مگر جیسے جیسے وہ پیچھے قدم لے رہی تھی۔۔۔ویسے ویسے وہ اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے قدم آگے بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

اچانک رستہ ختم ہو گیا تھا پیچھے۔۔۔اسے اپنی کمر کسی ٹھوس چیز سے مَس ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔اُس نے تیزی سے پیچھے دیکھا۔۔۔

اپنے پیچھے الماری دیکھ۔۔۔اس کا جیسے دم خشک ہوا۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد بالکل نزدیک آ گیا تھا۔۔۔۔مگر اب پیچھے جانے کا رستہ کہاں تھا جو وہ دوری قائ م رکھ پاتی۔۔۔۔

پتا ہے محبت و نفرت جمع ہو۔۔۔تو مزا دو بالا ہو جاتا ہے۔۔۔۔"ذو معنی" انداز میں کہتا ہوا۔۔۔وہ اس کی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھانے لگا۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔مط۔۔مطلب؟؟۔۔"اس کی باتیں واس کا انداز۔۔۔"
انعم کی جان ہوا کر رہے تھے۔۔۔۔بمشکل ہی ڈرتے ڈرتے استفسار کیا۔۔۔

تمھارے اِس ڈرامے کی وجہ سے۔۔۔میرے بیٹے نے مجھ سے وعدہ لیا"
ہے۔۔۔کے تمھیں بہت پیار دوں۔۔۔اتنا پیار کے تم کبھی ہمیں چھوڑ کر
جانے کی نہ سوچو۔۔۔۔اور تمھیں تو پتا ہے میں عرشمان سے کیا وعدہ توڑ
نہیں سکتا۔۔۔"اس کے سرخ ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے۔۔۔۔آہستگی
سے بتانے لگا۔۔۔۔

انعم کو شدید کراہت آرہی تھی اس کے چھونے سے۔۔۔۔دل چاہا کہیں
بھاگ جائے۔۔۔یا اسے خود سے دور پھینک دے۔۔۔۔

میرے قریب آنے کی سوچنا بھی مت تم۔۔ورنہ۔۔۔"جہاں اس ستمگر" کی باتیں سن۔۔روح فنا ہو رہی تھی۔۔۔وہیں ذہن اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔کے یہ ڈرنے کا نہیں۔۔ہمت دیکھانے کا وقت ہے۔۔۔۔

جتنا وہ ڈرئے گی مقابل اتنا ہی قابض آنے کی کوشش کرئے گا۔۔۔۔

اپنے لرزتے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ۔۔غرا کر۔۔۔شہادت کی انگلی اس کے سامنے اونچی کرتے۔۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔۔

ورنہ۔۔۔"اپنی جانب اٹھنے والی اس حسین گڑیا کی شہادت کی انگلی پکڑ کر" چومتے۔۔ محظوظ انداز میں بولا۔۔۔

اس نازک صفت کی دھمکی کو۔۔وہ وجیہہ مرد کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔

اپنی انگلی سے مقابل کے ہونٹ مَس ہوتے ہی۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ کا احساس ہوا۔۔۔فوراہی منہ بسور کر۔۔۔اپنی انگلی واپس اپنی جانب کھینچ کر۔۔۔۔اپنے انگوٹھے سے مسلنے لگی۔۔۔جیسااس کا لمس اپنی انگلی سے صاف کر رہی ہو۔۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔غصے سے بپھر کر حکم صادر" کر رہی تھی۔۔۔۔

میں نے کہادور ہٹو۔۔۔"اس کے چیخنے پر بجائے پیچھے ہونے کے۔۔۔وہ" مزید قریب آنے لگا۔۔۔۔

ستمگر کی انگلیوں کی بے باکیاں بڑھ رہی تھیں۔۔۔اس کی انگلیوں کے لمس کو وہ نازک جان اپنی گردن پر رقص کرتا محسوس کر رہی تھی اب۔۔۔۔

جن کے سبب انعم کی جان ہلکان ہونے لگی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟۔۔اپنے ہی کھیل میں مزا نہیں آرہا"
اب؟؟۔۔۔۔بے وقوفوں کی طرح انجام کی پرواہ کیے بغیر جب بازی کھیلی ہے۔۔۔تو اب بھگتنا تو پڑے گا ناں میری جان۔۔۔۔"اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے قابو کر۔۔۔۔سر سے اوپر الماری سے

چپکاتے۔۔۔اس کے چہرے کے بالکل نزدیک اپنا چہرہ لا کر۔۔۔۔دانت
پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

نعمان ولید۔۔ سوچنا بھی مت۔۔۔۔میں جان لے لوں گی"
تمھاری۔۔" گرے آنکھوں میں سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔۔وہ دھمکی آمیز
لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھلکتی کدورت وہ پڑھ سکتا تھا۔۔۔
مگر اس کی سانسوں کی مہک اب پیچھے ہٹنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ تو تم پہلے ہی کوشش کر چکی ہو۔" دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن کی"
پشت پر اپنی انگلیاں جماتے۔۔۔اس کے حسین چہرے کو اپنے چہرے کے
مزید قریب کر۔۔۔آنکھوں میں انگارے لیے۔۔۔۔دانت پیستے کہا۔۔۔

اس کا اشارہ عرشمان کی جانب تھا مقابل یہ بات باخوبی جانتی تھی۔۔۔

تم زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔ پچھلی بار کی طرح کمزور نہیں" ہوں میں۔۔۔۔اس بار میں خودکشی نہیں کرؤں گی۔۔۔۔ تمھارا قتل کرؤں گی نعمان ولید۔۔۔ تمھارا قتل وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔اس بار جزاوسزا کے فیصلے بعد کے لیے نہیں چھوڑؤں گی میں۔۔۔۔۔۔۔" وہ قطعی لہجے میں چنگھاڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

زبردستی؟؟۔۔۔۔۔ تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتی؟؟۔۔۔تم میرے نکاح" میں ہو۔۔۔۔ہمارے درمیان پہلے جیسا کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔۔پہلے میں نے

تمھاری جان پر ظلم ڈھایا تھا۔۔۔ تمھارے ساتھ زیادتی کر کے۔۔۔اب تم ڈھ رہی ہو۔۔۔ میرا حق مجھے نہ دے کر۔۔۔۔اس وقت میں مظلوم ہوں انعم اور تم ظالم۔۔۔۔ میں نے گناہ کیا۔۔۔ قبول بھی کر رہا ہوں اور سزا کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔ مگر تم۔۔۔۔ تم وہ ہو جو گناہ بھی کر رہی ہو اور قبول بھی نہیں کر رہیں۔۔۔۔وقت بدل گیا ہے۔۔۔ہم بدل گ ئی ے ہیں۔۔۔ہمارا رشتہ بدل گیا ہے۔۔۔۔۔" مانا اس لمحے انگارے چبا رہا تھا وہ۔۔۔ مگر یہ جملے ادا کرتے ہوئے اس کے لہجے میں لچک آگ ئی تھی۔۔۔ تھوڑی نرمی آگ ئی تھی۔۔۔۔ سمجھانے لگا تھا اس گرے آنکھوں والی حسینہ کو۔۔کے رشتہ اب بدل گیا ہے ہمارا۔۔۔۔

جزا و سزا کی مستحق تو اب وہ بھی ٹھرے گی۔۔۔ کیونکے حق مار رہی ہے اس کا۔۔۔ ظلم ڈھ رہی ہے اس کی جان پر۔۔۔۔

میں نہیں مانتی ہمارے درمیان کسی رشتے کو۔۔۔۔۔۔۔تم نے جبراً نکاح" کیا ہے مجھ سے" وہ ڈرئی ی نہیں۔۔۔لچک نہ لائی ی آواز میں۔۔۔۔مقابل کے منہ پر۔۔۔شیرنی کی طرح دھاڑتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔وہ الگ بات ہے پورا وجود کپکپا رہا تھا اس لڑکی کا۔۔۔۔

کیا آسان تھا اپنے خوف کے روبرو کھڑے ہو کر اپنی بات نڈر لہجے میں کہنا۔۔۔مگر وہ کہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس کی نزدیکی۔۔۔سانسوں کی گرمی۔۔۔۔نشیلے نینا۔۔۔۔سرخ ہونٹ۔۔ہاتھوں کا نرم و گرم لمس۔۔۔۔۔گویا کے سر تا پاؤں۔۔۔نشے کی طرح چڑھ رہی تھی مقابل کو۔۔۔۔

اس لڑکی نے محسوس نہیں کیا تھا مقابل کی سانسیں پھولنے لگی تھیں۔۔۔۔

اس حسین گڑیا کے اتنے نزدیک آنے کے بعد۔۔۔اب وہ دور کیسے جائے۔۔۔۔۔

"مانو یانہ مانو۔۔۔۔میرے بچے کی ماں ہو تم۔۔۔۔اور اس رشتے کے سبب تم آٹو میٹکلی میری ہو گ ئی یں۔۔۔۔۔اور اب تو میں اپنے بیٹے سے وعدہ بھی کر آیا ہوں۔۔"اس کے سرخ ہونٹوں کے قریب ہونٹ لا کر۔۔۔اسے خود سے منسوب کرتے۔۔۔۔۔بھرائی ی آواز میں کہا۔۔۔

"نع۔۔۔۔"وہ جواب میں کچھ بول سکے اتنی مہلت ہی کہاں دی تھی مقابل نے۔۔۔۔

مگر صرف دو لمحے بعد۔۔۔ نعمان نے اپنے منہ میں خون کا ٹیسٹ محسوس کیا۔۔۔انعم نے ہار نہیں مانی تھی۔۔۔اتنی زور سے اس کے ہونٹوں کو کاٹا تھا۔۔۔کے اپنے خون کا ذائی قہ خود چکا تھا اس خوبرو نوجوان نے۔۔۔

مگر صرف دو لمحے بعد۔۔۔ نعمان نے اپنے منہ میں خون کا ٹیسٹ محسوس کیا۔۔۔انعم نے ہار نہیں مانی تھی۔۔۔اتنی زور سے اس کے ہونٹوں کو کاٹا تھا۔۔۔کے اپنے خون کا ذائی قہ خود چکا تھا اس خوبرو نوجوان نے۔۔۔

شش۔۔۔" وہ وجیہہ مرد تکلیف کی شدت سے پیچھے ہٹا۔۔۔اپنے" انگوٹھے سے ہونٹوں کو بے دردی سے رگڑ کر صاف کیا۔۔۔

پھر انگوٹھے کی جانب نظر کی۔۔۔اس پر سرخ خون لگا تھا۔۔۔

اسے شدید غصہ آیا تھا مقابل کی حرکت پر۔۔۔وہ سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا ۔۔۔کے اس کا شوہر ہے اب۔۔۔۔

انعم پھولی پھولی سانس کے ساتھ اسے اپنے انگوٹھے پر لگے خون کو تکتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے نازک ہاتھ اس کی پکڑ سے آزاد کرانے کی سعی کی۔۔۔مگر کرا نہ سکی۔۔۔۔مقابل نوجوان کی گرفت اب پہلے سے زیادہ جنونی تھی۔۔۔

چلو کاٹنے کے بہانے صحیح۔۔۔تم نے خود سے چھوا تو مجھے۔۔۔"وہ واقف" تھا مقابل اس کے قریب کسی صورت نہیں آنا چاہتی۔۔۔اس نے سیلف ڈیفنس میں یہ عمل کیا ہے۔۔۔مگر پھر بھی پیچھے نہ ہٹا۔۔۔۔

وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔

ان کے درمیان اب وہ کسی دیوار کو حائل نہیں چاہتا۔۔۔۔ نہیں چاہتا کے وہ اس سے اور اس کے بیٹے سے دور بھاگے۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا کے انعم جلد سے جلد اس رشتے کو قبول کرئے۔۔تاکے وہ عرشمان کو قبول کر سکے۔۔۔اور اپنی گندی سیاست سے باز آئے۔۔۔۔اپنے بیٹے کو استعمال کرنے سے باز آئے۔۔۔۔

خون لگے انگوٹھے کو پلے فل مسکراہٹ کے ساتھ ہونٹوں سے چومتے ۔۔۔مقابل کو گہری بولتی نظروں سے تکنے لگا۔۔۔۔

انعم اس کے عمل پر حیران رہ گ ئی تھی۔۔۔

مجھے نفرت ہے تم سے۔۔۔" وہ کدورت سے پھنکار کر بولی۔۔۔۔"

ہمم۔۔۔میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔ کتنی بھی کوشش کرلوں تمھاری نظر میں " اپنا خراب امیج نہیں بدل سکتا۔۔۔ سو۔۔۔۔اب سے۔۔۔ تم جیسا مجھے سوچتی ہو ویسا ہی پاؤ گی۔۔۔ براہوں ناں میں ؟؟۔۔۔لو میں نے خود مان لیا میں براہوں۔۔۔بہت برا۔۔۔بہت گھٹیا۔۔۔دنیا کا سب سے ظالم انسان ۔۔۔ جس نے ایک پندرہ سالہ لڑکی کا ریپ کیا تھا۔۔۔جو معافی مانگتے مانگتے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے تو بھی اسے معاف نہ کیا جائے۔۔۔تو جب میں اتنا ہی ظالم ہوں۔۔۔تو پھر میں کیوں اپنی خواہشات پوری نہ کرؤں ؟؟۔۔کیوں میں تمھارا دن رات احساس کرؤں ؟؟۔۔۔کیوں سوچوں کے تمھیں کہیں کچھ ہو نہ جائے۔۔۔۔کیوں ہر وقت اپنی طلب و

ضروریات کا گلا گھونٹتا رہوں؟؟۔۔۔"اس کی ٹھوڑی کو اپنے انگوٹھے سے نرمی سے مسلتے۔۔۔دانت پیس کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال ۔۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی نزدیکی کے سبب انعم کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

سانسیں پھول رہی تھیں۔۔۔

وہ منہ پھیرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر مقابل زبردستی اسے اپنے چہرے کو دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

ہر گزرتا لمحہ اس کی جان پر بھاری تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

پل۔۔۔"نعمان واقف تھااب وہ حسین گڑیا رو کر دیکھائے"
گی۔۔۔آخری حربہ یہی تو تھااس کے پاس۔۔۔

کیاوہ نہیں جانتا تھااگرایک بار اس نے رو کر التجا کی۔۔۔تو پھر اس کا دل پسیج جائے گا۔۔۔۔۔۔اس لیے مقابل کے التجا کرنے کے لیے منہ کھولتے ہی۔۔۔وہ اس پر جھکا۔۔۔

وہ احتجاج کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔مگر اس حسین گڑیا کو احتجاج کرنے کا موقع ہی کہاں دیا تھااس نوجوان نے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم درندے ہو نعمان ولید۔۔۔۔" وہ آرام سے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔کے "
برابر میں بیٹھی لڑکی نے کدورت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا رک نہیں رہے تھے۔۔۔

بالکل۔۔۔میں ایک درندہ ہوں۔۔۔۔اور آج سے اسی درندے کے "
ساتھ تمھیں رہنا ہے۔۔۔"اس کی نازک کلائی ی کو پکڑ کر۔۔۔اپنی جانب
زور سے کھینچا تھا۔۔۔۔۔

اس اچانک حملے کے نتیجے میں وہ اس کے سینے پر آ گرئی ی تھی۔۔۔جیسے ہی
سنبھل کر اٹھنا چاہا۔۔۔مقابل نے اس کی زلفوں میں اپنے ہاتھ کی چار انگلیاں
الجھا کر۔۔۔انگوٹھا اس کے گلابی گال پر نرمی سے سہلاتے۔۔۔۔خاصہ
جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔ کس قدر خوفزدہ تھا وہ۔۔۔اسے اپنے ساتھ ازدواجی تعلق میں باندھتے وقت۔۔۔۔۔کیونکے قوی امکان تھا کے اسے پینک اٹیک آجائے۔۔۔۔

اگر ایسا ہوتا۔۔۔تو یقینا معاملات اس کے ہاتھ سے نکل جاتے۔۔۔وہ ڈر کے مارے دوبارا کوشش بھی نہ کرتا کبھی اس کے قریب جانے کی۔۔۔۔

کیسے کر سکتا تھا۔۔جان تھوڑی لینی تھی اس دلبرا کی۔۔۔۔

اس لمحے وہ دل ہی دل شکر ادا کر رہا تھا کے انعم بالکل ٹھیک ہے۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتی۔۔۔۔وہ لڑکی لاکھ نہ مانے کے وہ اس کا شوہر ہے۔۔۔ مگر دل کے کسی گہرے کونے میں یہ بات مانتی تھی کے نکاح ہوا ہے ان کا۔۔۔۔پھر

نعمان وقتاً فوقتاً اس کی ذہن سازی بھی تو کرتا رہتا تھا کے وہ شوہر ہے اس کا ۔۔۔اسکا حق ہے اس پر۔۔۔۔

اگر حق نہ مانتی۔۔۔شادی کو اہمیت نہ دیتی۔۔۔تو کیا بلال کو بتاتی۔۔کے اب شادی شدہ ہے۔۔۔۔۔یقیناً اس کا ذہن قبول کر چکا تھا۔۔۔مگر دل کسی صورت نعمان کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

تم جانور ہو نعمان۔۔۔۔"اس لمحے شدید زہر لگ رہا تھا وہ۔۔۔۔"

اس کے ہاتھ کا لمس چہرے پر محسوس کر۔۔۔وہ جھنجھلا کر۔۔۔نفرت و کدورت آنکھوں میں بھرے۔۔۔تیزی سے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

یہ ملامتیں و کوسیں نہ ہوتیں۔۔تو ضرور پھر یہ معجزہ ہی ہوتا۔۔۔۔وہ دل میں سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

شکریہ اس کمپلیمنٹ کے لیے۔۔۔میں جانتا ہوں تم پوری رات بیٹھ کر" میرے لیے تعریفی کلمات ادا کر سکتی ہو۔۔۔مگر میری جان۔۔۔میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ابھی سو جاتے ہیں۔۔۔ صبح مجھے آفس بھی جانا ہے۔۔" وہ ابھی اٹھ کر سیدھی بیٹھی ہی تھی۔۔۔کے مقابل نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ کھینچ کر۔۔۔۔اسے اپنے ساتھ لیٹایا۔۔۔۔

اس کا سر نعمان کے ہاتھ پر تھا۔۔۔۔وہ اس گرے آنکھوں والی گڑیا کی جانب رخ کر۔۔۔اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑتے ۔۔۔۔اس کی پیشانی کو نرمی سے چومتے ہوئے بولا۔۔۔۔

انعم شدید کراہت و جھنجھلاہٹ کا شکار تھی۔۔۔"نعمان چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔۔"وہ مسلسل خود کو آزاد کرانے کی سعی میں لگی تھی۔۔۔۔مگر مقابل کی مضبوط گرفت کے آگے اس کی طاقت بے اثر تھی۔۔۔۔

اس نازک جان کے پُرزور احتجاج کو وہ خاطر میں ذرا بھی نہ لایا۔۔۔

پُرسکون انداز میں اس خوبرو نوجوان نے آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔۔

جبکے وہ نازک گڑیا بہت دیر تک آزادی کے لیے پھڑ پھڑاتی رہی۔۔۔۔جب طاقت بالکل جواب دے گ ئی۔۔۔۔تو اس وجیہہ نوجوان کے چہرے کو تکنے لگی۔۔۔۔

شدید غصہ آرہا تھا اس پر۔۔۔اس قدر غصہ کے دل چاہا اس کا حشر کردے۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھ نعمان کے حصار میں بندھے تھے۔۔۔۔

آہ۔۔۔"غصے سے سرشار حالت میں۔۔۔اس نے نعمان کے کندھے پر" اپنے دانت گڑھا دیے تھے۔۔۔جس کے سبب مقابل نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی آنکھیں کھول کر۔۔۔ہلکا سہ کراہ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

بس کرؤ ظالمہ۔۔۔۔کہاں شوہر نہیں مان رہی تھیں۔۔۔کہاں اب رہا" نہیں جارہا۔۔۔۔تھوڑا تو صبر کرؤ۔۔۔میں تھک گیا ہوں۔۔۔صبح آفس بھی جانا ہے۔۔۔بہت ضروری میٹنگ ہے میری۔۔۔"شوخی سے اسکے

چہرے کو تکتے۔۔۔۔ چھیڑنے والے انداز میں کہ کر۔۔۔۔ مسکرانے لگا تھا۔۔۔۔

وہ دانستہ طور پر اس دشمن جاں کے عمل کو غلط رنگ دے رہا تھا۔۔۔۔

جس پر وہ جز بز ہو کر اسے تکنے لگی تھی۔۔۔۔

زیادہ اوور اسمارٹ مت بنو۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ خاصہ "جھنجھلا کر۔۔۔۔ اس کی پکڑ سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہوئے چیخی۔۔۔۔

چپ۔۔۔اتناتو عرشمان شور نہیں کرتا جتنا تم کر رہی ہو۔۔۔۔چپ چاپ" سو جاؤ اب۔۔۔اِس سے پہلے" وہ دانستہ طور پر اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر ۔۔۔اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکانے لگا۔۔۔۔

اس سے پہلے کیا؟؟۔۔۔"وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"

وہ نادان لڑکی سمجھ نہ سکی تھی اس کی مفاہمانہ دھمکی کو۔۔۔

اس سے پہلے میں اپنے سونے کا ارادہ ترک کر دوں۔۔۔اور تمھاری" بے صبری کو قرار دے دوں۔۔۔"ایک دلفریب مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔ذو معنی انداز میں۔۔۔اس کے ہونٹوں کو ترسی نگاہ سے تکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی مقابل نے گلے میں تھوک نگلا تھا۔۔۔۔

خوف کی شدت سے۔۔۔۔فوراً آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

اس کے معصومانہ عمل پر۔۔۔۔بڑی مشکل سے ہونٹوں میں ہنسی دبائی ی تھی مقابل نے۔۔۔۔

اچانک ہی اس لمحے رخسار کا خیال آیا۔۔۔۔

جس پر دل اپنی لاحاصل تمنا پر تڑپ اٹھا۔۔۔ایسا تڑپا۔۔۔کے آنکھوں میں نمی اتر آئی ی۔۔۔

دل میں شدت سے چاہ اٹھی۔۔۔کاش۔۔۔کاش اِس لمحے انعم کی جگہ رخسار ہوتی۔۔۔اسکی محبت۔۔۔اسکی انس۔۔۔

وہ کرب کی شدت سے اگلے ہی پل آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں گہری نیند میں تھے۔۔۔جب سیل رنگ ہوا۔۔۔

سیل کی آواز پر انعم کی نیند خراب نہ ہو۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔اس نے تیزی سے سائیڈ ٹیبل سے اپنا سیل اٹھا کر۔۔۔بغیر اسکرین پر نام دیکھنے کی زحمت کیے۔۔۔جلدی سے کال ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"

ہیلو سر۔۔۔ایک ضروری اطلاع دینی تھی۔۔۔"زوبیر نے نہایت گمبھیر" لہجے میں کہا۔۔۔۔

اپنا ہاتھ آہستگی سے انعم کے سر سے نکال کر۔۔۔۔اس کے سر کے نیچے تکیہ لگا کر۔۔۔۔ کمبل سے مکمل اسے کور کر۔۔۔بیڈ سے اترا۔۔

وہ بالکنی کا دروازہ کھول کر۔۔ بالکنی میں داخل ہوا۔۔۔۔پھر مڑ کر بالکنی کا دروازہ آہستگی سے بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔تا کے اس حسین گڑیا کی نیند اس کی بات کرنے کی آواز سے خراب نہ ہو۔۔۔۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔اب پہلے سے کہیں زیادہ خیال کرنے لگا تھا اس حسین دشمن جاناکا۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔"سورج کی چمکتی کرنیں اس کی آنکھوں سے ٹکرائی ی" تھیں۔۔۔جن کے سبب آنکھیں چوندھیاگ ئی یں تھیں اس کی۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے سیل کان سے لگائے۔۔۔اپنی آنکھوں پر پڑنے والی روشنی کو روکنے کے لیے دوسرا ہاتھ کور کی طرح اپنی آنکھوں کے آگے حائی ل کر۔۔۔۔ سنجید گی سے کہا۔۔۔۔

خبر ملی ہے۔۔۔۔کے رخسار کو کچھ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔"اس کی " بات سنتے ہی۔۔۔ نعمان کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔مگر رخسار تو مر چکی ہے۔۔۔"وہ بے ساختہ بول اٹھا تھا۔۔۔"

"مجھے نہیں پتا۔۔۔اندر کی خبر یہی ہے۔۔۔کے رخسار کو کراچی کے مال میں دیکھا گیا ہے۔۔۔۔"زوبیر کا انکشاف۔۔۔۔نعمان کے دماغ کے پرخچے اڑا گیا تھا۔۔۔۔

تم جانتے بھی ہو۔۔۔تم کیا بول رہے ہو اِس وقت"وہ اپنا سر پکڑے"
۔۔۔چیخا۔۔۔۔

وہ ہی بتا رہا ہوں۔۔۔جو اطلاع ملی ہے۔۔۔۔"زوبیر اپنی بات پر قائم"
رہتے ہوئے۔۔۔۔

اسے لگا۔۔۔اس کے پاؤں سے جان نکل گئی ہو۔۔۔۔

وہ زندہ کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے دفنایا" ہے۔۔۔۔" وہ الجھ کر بول اٹھا۔۔۔۔

اس کا دماغ اِس خبر کو سننے کے بعد کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔۔" زوبیر فوراً تصدیق میں بولا۔۔۔۔"

"تو پھر۔؟۔۔۔"

مجھے نہیں پتا۔۔۔اندر کی خبر یہی ہے۔۔۔تم ریلیکس رہو۔۔۔میں مزید" معلومات نکلواتا ہوں۔۔۔" زوبیر واقف تھا رخسار کے زندہ ہونے کی خبر نعمان کے لیے کسی شاکڈ سے کم نہیں ہو گی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔جلدی۔۔۔۔مجھے A to Z ساری انفارمیشن چاہیے اس معاملے کی۔۔۔۔اور ان لوگوں کی بھی جو اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔" وہ خاصہ زور دیتے ہوئے۔۔۔

"اوکے۔۔۔اپنے بندوں کو اس کام پر لگا دیا ہے میں نے۔۔جلدی ساری انفارمیشن مل جائے گی۔۔۔۔" وہ پُر اعتماد ہو کر گویا ہوا۔۔۔

مگر اس کا جواب بھی نعمان کے دل میں مچی ہل چل کو پُر سکون نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔وہ کچھ دیر وہیں چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اگر وہ واقعی زندہ ہوئی ی تو؟؟؟۔۔۔"اس خیال کے آتے ہی۔۔۔اس کا" سر چکرا کر رہ گیا۔۔۔

آج وہ ایک شادی شدہ مرد تھا۔۔۔ایک بچے کا باپ۔۔۔اسی کی بہن کا شوہر۔۔۔۔

پھر انعم کے ساتھ جو کچھ اس نے کیا۔۔۔اس کے بعد کیسے فیس کر سکتا تھا وہ رخسار کو؟؟۔۔۔

اگر وہ زندہ ہے اور کراچی میں ہی موجود ہے۔۔۔تو پھر مجھے اب تک ملی" "کیوں نہیں؟؟۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں ڈوبا ہوا۔۔۔واپس کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔اچانک نظر بیڈ پر آرام سے سوتی انعم پر گئی۔۔۔۔

سفید رنگ کے کمبل میں وہ سوتی ہوئی ی کسی حور سے کم نہیں معلوم ہو رہی تھی۔۔اُسی لمحے نعمان کو شدت سے احساس ہوا۔۔۔کے وہ بالکل رخسار جیسی دکھتی ہے۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔"وہ بے ساختہ بڑبڑایا۔۔"

تیزی سے آکر۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔ جھنجھوڑ کر اٹھانے لگا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ؟؟؟"وہ بری طرح چڑھ کر۔۔۔اس کا" ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا رہی تھی۔۔۔۔

"انعم بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"وہ تیزی سے اس کے پاس بیٹھ کر۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔۔

"مگر مجھے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔"وہ کمبل کو منہ پر ڈھک کر۔۔۔ بڑبڑائی ی۔۔۔۔

"اٹھو۔۔۔پہلے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔پھر بھلے سو جانا دوبارا۔۔۔"اس نے کمبل مکمل کھینچ کر۔۔۔اس کے خوبصورت وجود سے جدا کر دیا تھا۔۔۔پھر بازو سے پکڑ کر۔۔زبردستی اٹھا کر بیٹھایا۔۔۔۔

"کیا مصیب ہے اب تمھیں؟؟۔۔"وہ خاصہ جھنجھلا کر بولی تھی۔۔

"تم مال میں کسی سے ملی ہو؟۔۔"

میں مال گ ئی ہی کب ہوں جو کسی سے ملوں۔۔" وہ منہ بسور کر۔۔۔"

کچھ وقت پہلے؟؟۔۔۔" وہ بے صبری سے۔۔۔"

کیوں۔۔۔اب عرشمان کی طرح میرے باہر جانے پر بھی پابندی لگاؤ گے"

کیا؟؟۔۔۔" مقابل جز بز ہو کر۔۔۔

میں جتنا پوچھ رہا ہوں اتنا جواب دو فقط۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان اپنی بات پر"

خاصہ زور ڈالتے ہوئے۔۔۔۔

مجھے یاد نہیں۔۔۔ہٹو۔۔۔سونے دو مجھے۔۔۔" وہ کہہ کر اپنا بازو چھڑوا" کر۔۔دوبارا لیٹنے لگی۔۔۔

رخسار کو کسی نے مال میں دیکھا ہے۔۔۔کراچی کے مال میں۔۔۔۔کچھ" لوگ ڈھونڈ رہے ہیں اُسے۔۔۔کیا یہ سننے کے بعد بھی تمھیں نیند آرہی ہے؟؟؟" اس وجیہہ مرد کے پوری بات بیان کرتے ہی۔۔۔انعم کی ساری نیند چھو منتر ہوئی ی۔۔۔۔

وہ حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

آپی۔۔۔" اس کی آنکھوں میں چھم سے اپنی بہن کا مسکراتا چہرہ آگیا تھا۔۔۔"

لیکن اگلے ہی لمحے اسے مال میں چشمے والے لڑکے سے ہوئی ی ٹکر یاد آئی ی۔۔۔۔

مجھے ٹھیک طرح بتاؤ۔۔۔کیا تم کسی اجنبی سے ملی ہو مال میں؟؟؟" وہ" بے صبری سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

جان مانو سولی پر لٹکی تھی اس لڑکے کی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں پرس لینے گ ئی تھی۔۔۔تب ایک لڑکے سے ٹکر ہوئی ی" تھی میری۔۔۔۔وہ مجھے رخسار آپی سمجھ رہا تھا۔۔۔وہ تھوڑا ڈر گیا تھا مجھے دیکھ کر۔۔۔۔"انعم نے پوری بات نعمان کو بتادی۔۔۔

اِس کا مطلب۔۔۔وہ لوگ جسے رخسار سمجھ کر ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔وہ تم"
ہو۔۔۔"۔۔۔اس کی جانب دیکھتے۔۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اُس لمحے وہ انعم کو دیکھنے لگا۔۔۔جو اس کے کمرے حتی کے اس کے بستر پر لیٹی
ہوئی ی تھی۔۔اس کی بیوی کی حیثیت سے۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کیوں اسے رخسار کے زندہ ہونے کی خبر سن اک لمحے کی بھی
خوشی نہیں ہوئی ی تھی؟؟۔۔کیوں وہ پریشان ہو گیا تھا؟؟۔۔۔

اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا۔۔بہت خوش۔۔۔اتنا خوش کے زمین پر پاؤں نہ
ٹکیں۔۔۔اس کی محبوبہ کے زندہ ہونے کی خبر تھی کوئی عام بات تھوڑی
تھی۔۔۔ مگر وہ ذرا بھی خوش نہ ہوا۔۔۔بلکے پریشان ہو گیا۔۔۔کے اگر وہ

واپس آئی ی اور اپنی جگہ اس کی زندگی میں واپس مانگی تو انعم و عرشمان کا کیا ہو گا؟؟۔۔۔

دونوں بہنیں اکھٹا ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔۔۔ مگر رخسار کی خاطر انعم کو طلاق دے۔۔۔ یہ بھی کہاں ممکن؟؟۔۔۔

میرے علاوہ کوئی ی بھی نہیں ہے آپی کا اِس دنیا میں۔۔۔۔ پھر وہ لوگ" کون ہیں جو انھیں ڈھونڈ رہے ہیں؟؟۔۔۔۔۔۔" انعم خاصہ تجسس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے خیالات میں اِس قدر الجھا ہوا تھا کے انعم کا سوال سنا ہی نہیں۔

بہرا کہیں کا۔۔۔"۔۔جس پر وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔بہرے ہونے کا" خطاب دے کر۔۔۔واپس لیٹ گ ئی تھی۔۔۔

وہ حسین گڑیا بس آنکھیں موندنے ہی لگی تھی۔۔۔کے اچانک ذہن نے کام کیا۔۔۔اور وہ برق کی پھرتی سے واپس اٹھ کر بیٹھی۔۔

اس کے یوں چونک کر اٹھنے پر۔۔۔وہ وجیہہ مرد بھی حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔

"کیا ہوا اچانک؟؟۔۔"وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔مقابل کیا بتاتی۔۔۔کے کیوں اچانک اٹھ کر بیٹھی ہے۔۔۔اس کے پاس جواب نہ تھا۔۔۔وہ فورا تیزی سے بیڈ سے اتر کر واش روم کی جانب دوڑ ئی ی۔۔۔

نعمان مڑ کر۔۔۔الجھی نگاہ سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

واش روم میں آئی ینے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ بے یقینی سی کیفیت میں خود کو دیکھنے لگی۔۔۔

بہت حیران و پریشان تھی وہ لڑکی۔۔۔۔اور کیو نکر نہ ہوتی۔۔۔۔بات ہی کچھ ایسی تھی۔۔۔جس شخص کی موجودگی میں اسے نیند نہیں آتی تھی۔۔۔وہ پوری رات جاگتی تھی۔۔۔گویا اس کی موجودگی بھی روح پر بھاری تھی۔۔۔جان جلاتی تھی۔۔۔۔پھر شبِ گزشتہ اُسی دشمن جاں کی باہوں کے حصار میں نیند کیسے آگ ئی؟؟۔۔۔وہ کیسے سوگ ئی؟؟۔۔۔وہ بھی اتنی گہری نیند کے اٹھانے سے نہ اٹھے۔۔۔۔

چلو شکر۔۔۔ باہر تو آئی یں تم۔۔۔ مجھے تو لگا تھا باتھ روم میں ہی اپنا گھر بنالیا" تم نے۔۔۔" وہ واش روم سے کافی دیر بعد باہر نکلی تھی۔۔۔ جس پر وہ اسے تیکھی نظروں سے دیکھ۔۔۔ طنز کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

اب ہٹو بھی رستے سے۔" اسے آفس کی دیر ہو رہی تھی۔۔۔۔ ڈیڑھ گھنٹے" سے وہ لڑکی نہ جانے واش روم میں کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ نعمان کو لگا وہ دانستہ طور پر اسے دیر کرا رہی ہے۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔ جب وہ سامنے آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

اس حسین گڑیا نے منہ بسورتے ہوئے اس کے لیے رستہ چھوڑا۔۔

اس میں اتنی بھی طاقت نہ تھی کے وہ نعمان سے لڑئے۔۔۔ وہ نڈھال سی ہو کر۔۔۔ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

کل رات کی یادیں اس کی آنکھوں کے پردوں میں فلم کی طرح چل رہی تھیں۔۔۔وہ پچھلی بار کے درندے نعمان سے اپنے شوہر نعمان کا موازنہ کرنے لگی۔۔۔اس کے لمس میں پہلے کی طرح ذرا بھی سختی نہ تھی۔۔۔

اس کا یقین ٹوٹا تھا۔۔۔وہ خاصہ الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔کیونکے اسے لگتا تھا اگر نعمان نے پھر اسے چھوا تو وہ اس صدمے کو برداشت نہیں کر پائے گی۔۔وہ مر جائے گی۔۔ مگر کل رات وہ سسکتی رہی اس کی پناہوں میں۔۔۔ مگر موت نہ آئی ی۔۔۔موت تو دور کی بات۔۔ہلکا سہ اٹیک تک نہ آیا۔۔۔چلو اٹیک نہ صحیح بخار ہی آجاتا۔۔۔۔مگر نہیں۔۔۔وہ تو بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔۔۔۔۔بلکے کتنے وقت بعد وہ رات میں نارمل لوگوں کی طرح سوئی تھی۔۔۔۔

انہی سوچوں میں ڈوبی۔۔وہ اپنا سر صوفے کے اوپری حصے سے ٹکا کر۔۔۔آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔۔

وہ موت کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

نعمان کی بیوی بن کر رہنے سے کہیں بہتر تھا کے وہ مر جاتی۔۔۔۔"یا اللہ مجھے موت دے دے۔۔۔"وہ بند آنکھوں کے ساتھ دعا گو ہوئی ی۔۔۔

کیا ہوا؟؟ جانو"ابھی وہ آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔۔کے اچانک اسے" اپنی پیشانی پر سرد لمس محسوس ہوا۔۔۔جس پر اس نے تیزی سے ہڑ بڑا کر آنکھیں کھول کر۔۔۔خود پر جھکے اس وجاہت سے مالا مال نوجوان کو دیکھا۔۔۔جو شرٹ لیس ابھی نہا کر نکلا تھا۔

لور پارٹ میں سفید ٹاول بندھی تھی۔۔۔۔۔

اس کے آگے کے گیلے بال پیشانی پر چپکے نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔

بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔۔۔جو اس کے دودھ جیسی رنگت پر پھسلتیں مضبوط کندھوں و پھر کشادہ سینے سے ہوتی نیچے کی جانب رواں تھیں۔۔۔۔

اس کی گردن کی ہری لال نسیں الگ ہی چمک رہی تھیں۔۔۔۔

اس کے خوبصورت چہرے پر پریشانی و فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔۔مگر کون کمبخت وہ فکر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ گردن۔۔۔ گردن سے ڈھلکتی کندھے۔۔و کندھے سے بہتی اس کے کشادہ وورزشی سینے پر ایک بوند آ

ٹھرئی ی۔۔۔۔اس لڑکی کی نگاہیں تو بے اختیار ان پانی کی بوندوں کے ساتھ سرایت کر رہی تھیں۔۔۔۔

جس کا دشمن اتنا حسین ہو۔۔۔وہ بیچارا کہاں جائے۔۔۔

بلاشبہ وہ اس لمحے کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ لیتا۔۔۔

اچانک جب ہماری آنکھیں کسی خوبصورت چیز کو دیکھتی ہیں۔۔۔تو اسی پر اٹک جاتی ہیں۔۔۔بس کچھ اسی عالم میں تھی وہ۔۔۔

اگر انجوئے کر لیا ہو میری باڈی کو دیکھ کر۔۔۔تو ناشتہ کرنے چلیں۔"کچھ" لمحوں کے لیے چھوٹی آنکھیں کرئے۔۔۔اچھنبے نگاہوں سے اس حسین گڑیا

کی آنکھوں میں ابھرئی ی ستائی ش دیکھتا رہا۔۔۔ جیسے یقین نہ آرہا ہو اپنی آنکھوں پر۔۔۔۔

پھر اپنا ہاتھ اس کی پیشانی سے ہٹاتے۔۔۔ شوخی سے مسکرا کر ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

بس اس کا ٹوکنا تھا۔۔۔ کے وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

"آج تمھارا پہلا دن ہے۔۔ میں چاہتا ہوں ہم سب ایک فیملی کی طرح ساتھ ناشتہ کریں۔۔۔ عرشمان کو بہت خوشی ہو گی۔۔۔ پتا ہے وہ یوٹیوب پر جب۔۔۔" ابھی نعمان مسکراتے ہوئے بول ہی رہا تھا۔۔۔ کے انعم بے زاری سے منہ بناتی۔۔۔۔ تیزی سے بات کاٹتے بولی۔۔۔

مجھے تمھاری فیملی کا حصہ بننے میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔بڑے" آئے۔۔۔ایک فیملی کی طرح ساتھ ناشتہ کرتے کریں۔۔۔"وہ آخری جملے پر اس کی نقل اتارتے ہوئے۔۔۔ براسہ منہ بنا کر۔۔ گویا ہوئی۔۔۔۔

میں اس وقت بہت اچھے موڈ میں ہوں۔۔۔پلیز خراب مت" کرؤ۔۔۔۔"وہ منتی انداز میں کہ کر۔۔۔اپنے بالوں کو سفید ٹاول سے سوکھاتے۔۔۔آگے بڑھ گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ مکمل تیار تھا۔۔۔جبکے انعم ابھی بھی صوفے پر نیم دراز تھی۔۔۔۔

اس کا باہر جانے کا کوئی ی ارادہ نہ تھا۔۔۔

چلو۔۔اٹھو۔۔۔جلدی کرؤ۔۔۔"وہ انعم کا ہاتھ کھینچتے ہوئے۔۔۔اسے" زبردستی اٹھا کر بیٹھا چکا تھا۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔اور تم نارمل بیھیف کرنا بند کرؤ۔۔"وہ غصے" سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔"

ابھی چند لمحوں پہلے تو وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔پھر اچانک کون سہ نیا دورا پڑا تھا اسے۔۔۔وہ یہی سوچ کر۔۔۔اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔

تم نے کل رات میرے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔۔اور اب ایسے ظاہر "
کر رہے ہو جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔" وہ اپنا ضبط کھوتے۔۔۔۔ بگڑ کر اس
کے روبرو کھڑی ہوتی چیخی۔۔۔۔

افف۔۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ مقابل نے ایک گہری سانس "
لی۔۔۔۔یہ زبردستی کا لفظ اب اسے زہر لگنے لگا تھا۔۔۔۔

ڈرامے فلمیں دیکھنے کے بجائے اگر دین کی کچھ کتابیں پڑھ "
لیتیں۔۔۔خاص طور شوہر کے حقوق۔۔۔تو جان لیتیں۔۔۔کے ہمارے
درمیان جو تعلق قائم ہوا۔۔۔۔اس میں زبردستی کے لفظ کو دخل
نہیں۔۔۔۔میں شوہر ہوں تمھارا۔۔۔کم عقل لڑکی۔۔۔۔پوری دنیا میں تم
واحد عورت ہو جو مجھ پر حلال ہے۔۔۔تو اپنی ضرورت پوری کرنے میں
تمھارے پاس ہی آؤں گا ناں۔۔۔۔یا کہ دو۔۔۔چلا تا جاتا ہوں کہیں

اور۔۔۔۔۔دے دیتا ہوں تمھارا حق کسی اور کو۔۔۔یقین جانو ہزاروں پڑئی ی ہیں میری راہ میں۔۔۔بس ایک اشارہ ملنے کی دیر ہے انھیں۔۔۔۔مگر یاد رکھنا۔۔۔تم میرے ہر گناہ میں اب برابر کی شریک ہو گی۔۔۔۔"اس کا چہرہ غصے سے دھواں دھواں ہوا تھا۔۔۔۔

انعم نے غضبناک حد تک اس کی سیاہ آنکھوں کو سرخ پڑتے دیکھا۔۔۔

وہ پاؤں پٹکتا۔۔۔منہ پھیر کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلتے ہوئے۔۔۔اس کی نظر اپنے سیدھے ہاتھ کے کف کے بٹن پر گ ئی۔۔۔۔جو کھلا رہ گیا تھا۔۔۔آندھی طوفان کی طرح چلتے ہوئے۔۔۔اس نے وہ بٹن لگانا چاہا۔۔۔مگر شدید جھنجھلاہٹ کے سبب وہ بٹن لگا ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے۔۔جب ہم شدید غصے میں ہوں۔۔۔تو معمولی روز مرہ کے کام بھی ہم نہیں کر پارے ہوتے۔۔۔کچھ ایسا ہی اس کا حال تھا۔۔۔۔

وہ شدید غصے کے عالم میں تھا۔۔اس کی رگیں تنی ہوئی یں تھیں۔۔۔۔ہر چیز سے جھنجھلاہٹ سی ہو رہی تھی۔۔۔ تھک گیا تھا وہ۔۔۔اس لڑکی کو سمجھاتے سمجھاتے۔۔۔۔ایسا بھی کیا مانگ لیا تھا اس نے۔۔۔ صرف ایک خوشحال فیملی بن کر ناشتہ کرنے کی ڈیمانڈ ہی تو کی تھی۔۔۔۔

بٹن نہ لگنے کے سبب چڑچڑاہٹ مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔"وہ بریف کیس لاونج کے صوفے پر رکھ کر۔۔۔اس بٹن" کو توڑنے کے درپے تھا۔۔۔جب پیچھے سے ایک نسوانی ونرم آواز نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔بس یہ دماغ خراب کر رہا ہے۔۔۔"اگر اس لمحے الماس کی" جگہ کوئی اور ہوتا۔۔۔تو یقیناوہ جواب نہ دیتا۔۔۔لیکن وہ اس کے بیٹے کی بے۔بی سیٹر تھی۔۔۔۔جو اس کی ماں سے بڑھ کر اسے محبت دیتی تھی۔۔۔۔

ایک وقت آدمی اپنی بیوی سے محبت نہ کرئے۔۔۔مگر اولاد سے کرتا ہے۔۔۔بعض اوقات بہت سے شادی کے بندھن اولاد کے سبب ہی ٹکے ہوتے ہیں۔۔۔۔

مرد اس عورت کے آگے جھکتا ہے جو اسکی اولاد کے کام کرتی ہے۔۔۔ان کی اچھی پرورش کرنے میں شوہر کے ساتھ مل کر اپنا کردار ادا کرتی ہے۔۔۔اور یہ سب انعم نہیں کر رہی تھی۔۔۔یہ سب الماس کر رہی تھی اس کی زندگی میں۔۔۔

وہ مانے نہ مانے۔۔الماس اس کے دل میں ایک نرم گوشہ بنانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس نے جھنجھلا کر جواب دیا۔۔۔

الماس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

ایک اچھے خاصے مرد کو ذہنی مریض بنانے پر تلی ہے یہ فسادن۔۔۔کہتے ”
ہیں ناں جسے ملے اسے قدر نہیں ہوتی۔۔۔“وہ دل ہی دل جلی
تھی۔۔۔مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

مجھے دیکھائی یں۔۔۔میں لگادوں۔۔۔“اس نے نرمی سے مسکراتے ”
ہوئے۔۔مدد آفر کی۔۔۔جس پر اس وجیہہ مرد نے بغیر کچھ زیادہ
سوچے۔۔۔اسکے آگے ہاتھ بڑھادیا۔۔۔

الماس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس کے پرفیوم کی
مہک۔۔۔دیوانہ سہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بٹن لگانے لگی۔۔۔جو فقط دو لمحوں کا کام تھا۔۔۔

ہو گیا۔۔۔"اس نے ایک دلفریب مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔"سنجیدگی سے جواب دیتے۔۔۔وہ بریف کیس اٹھا کر۔۔باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔اس بات سے انجان کے وہ حسین گرے آنکھوں والی گڑیا کمرے کے دراوزے پہ کھڑی یہ سارا دلخراش منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔۔دانت کچکچاتے۔۔۔وہ کمرے میں واپس آگ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انعم۔۔۔" وہ صبح سے اپنے بیڈ پر لیٹی۔۔۔روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔کے "
اسے عرشمان کی خوشی سے کھنکتی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکراتی محسوس
ہوئی۔۔۔

وہ اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتی۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

عرشمان اپنے سارے کھلونے اٹھا کر اس کے کمرے میں کھیلنے آیا تھا۔۔۔۔
کچھ کھلونے اس کے ننھے ہاتھ میں تھے۔۔۔اور باقی سارے اس کے پیچھے
کھڑے ملازمین کے۔۔۔

عرشمان یہاں آپ کے ساتھ کھیلنے آیا ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولتا "
ہوا۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑے کھلونے بیڈ پر رکھنے لگا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔"اس نے بے دلی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

عرشمان اسے اپنے سارے کھلونے دیکھانے لگا۔۔۔اس کی بڑی خواہش تھی۔۔۔کے اس کی ماں اس کے ساتھ کھیلے۔۔۔۔

عرشمان۔۔۔اگر آپ کو پتا چلے۔۔آپ کے ڈیڈ بہت گندے ہیں۔۔وہ" دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔۔۔یہاں تک کے آپ کی مام کو بھی پہنچائی ہے۔۔تو کیا آپ انھیں چھوڑ کر مام کے ساتھ چلو گے؟؟"اس کے سوال کرتے ہی الماس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔عرشمان کو دوائی پلانے۔۔۔۔لیکن انعم کا سوال سنتے ہی اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

یہ کس طرح کے سوالات کر رہی ہیں آپ بچے سے؟؟۔۔۔"وہ چپ" نہیں رہ سکی تھی۔۔۔اس کا لہجہ خاصہ سخت تھا سوال کرتے وقت۔۔۔

کیا اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔کے کیسے انعم اتنے سے بچے کے ذہن میں اس کے باپ کے خلاف زہر بھرنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔جو ایک بہت ہی غلط عمل تھا۔۔۔۔

الماس کے نزدیک۔۔۔۔ نعمان جان چھڑکتا ہے اس پر۔۔۔۔اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔۔۔اور وہ بدلے میں اسی کے بچے کو اس کے خلاف کر رہی ہے۔۔۔یہ کس قسم کی عورت ہے؟؟۔۔وہ نفرت کرنے لگی تھی انعم سے۔۔۔۔

تم کس لہجے میں سوال کر رہی ہو مجھ سے ؟؟۔۔۔کیا بھول گ ئی ہو ؟؟" ایک معمولی سی بے بی سیٹر ہو تم صرف میرے بچے کی۔۔۔۔" وہ پھنکار کر بولی۔۔۔

صبح کا دلخراش سین ابھی بھولی نہیں تھی وہ۔۔۔۔

میم۔۔۔۔میں اپنی ڈیوٹی ہی نبھا رہی ہوں۔۔۔۔آپ بچے کی ذہن سازی" میں اپنا منفی کردار ادا کریں گی تو میں تو بولوں گی۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ بھرم سے باندھ کر۔۔۔جوابی کاروائی پر اتر ئی ی۔۔۔

ماں صرف وہ نہیں ہوتی جس نے جنم دیا ہو۔۔وہ بھی ہوتی ہے جس نے پالا ہو۔۔۔رات رات بھر جاگ کر اسے اپنی گود میں لوری دی ہو۔۔۔۔اس کے لیے تکلیفیں اٹھائی یں ہوں۔۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے کافی اچھے سے ڈیوٹی نبھا رہی ہو تم۔۔۔بچے سے زیادہ بچے" کے باپ پر نظر رکھ کر۔۔۔" وہ خاصہ طنزیہ لہجے میں۔۔بیڈ سے اتر کر۔۔۔اس کے سامنے کھڑے ہوتی۔۔۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔

اسے خبر نہیں ہوئی ی وہ الماس سے جلنے لگی تھی اب۔۔۔۔

میم۔۔۔اب آپ غلط بات کر رہی ہیں۔۔۔" الماس غصے سے تپ" کر۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔

ماناوہ نعمان کو پسند کرتی تھی۔۔۔اس کی جگہ کوئی ی بھی ہوتا تو کرتا۔۔۔ہر چیز کے اعتبار سے۔۔اس شخص کی پرسنیلٹی لاجواب تھی۔۔۔۔کسی کو پسند کرنا گناہ نہیں۔۔۔۔اگر وہ دلی طور پر نعمان کو پسند کر رہی تھی تو یہ اس کا ذاتی

معاملہ تھا۔۔۔بظاہر تو اس نے کوئی ی اپنی حدود پار نہ کی تھی۔۔۔ہر مقابل کھڑی وہ لڑکی کیسے اس کے کردار پر انگلی اٹھا سکتی تھی۔۔۔۔

تم اپنا سامان باندھو محترمہ۔۔۔۔میرے بیٹے کو مزید تمھاری کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔میں اس کا خیال آج سے خود رکھ لوں گی۔۔۔" وہ جز بز ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔

کاش آپ واقعی رکھ سکتیں میم۔۔۔۔پتا نہیں کیسی ماں ہیں" آپ؟؟۔۔۔مجھے تو افسوس ہوتا ہے آپ کو دیکھ کر۔۔۔۔خوشیاں آپ کے ارد گرد گھوم رہی ہیں۔۔۔مگر آپ انھیں نہیں چن رہیں۔۔۔جب ہاتھ سے سب نکل جائے گا۔۔۔تب روئے گی بیٹھ کر۔۔۔اور تب کچھ واپس نہیں آسکے گا۔۔۔۔" وہ تڑخ سہ جواب دے کر۔۔ عرشمان کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔۔

عرشمان دوائی ی ٹائی م۔۔۔"عرشمان بیچارا تواب روز کی لڑائی یاں دیکھنے" لگا تھا۔۔۔کل رات ماں باپ کی دیکھی۔۔تواب اپنی بے بی سیٹر وماں کی۔۔۔۔

اس کی ننھی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے تھے۔۔۔بچے لڑائی ی جھگڑوں سے ڈسٹرب ہو جاتے ہیں۔۔۔وہ بھی ہو رہا تھا۔۔۔

انعم کو کچھ بولنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔وہ وہاں سے عرشمان کو گود میں اٹھا کر لے گ ئی۔۔۔

پہلی بار انعم کو لگا۔۔۔ جیسے اس کے اپنے بچے پر اس کا کوئی ی حق ہے ہی نہیں۔۔۔۔ جس کے سبب ایک انجانی سی تکلیف نے اس کے دل کو گھیر لیا۔۔۔۔

... جیسے کوئی ی ٹیس زور سے اٹھی تھی اس کے دل میں

♥*Husny Kanwal*♥

اَلسَلامُ عَلَیکُم'' دروازہ نوک ہونے کی آواز پر۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ صاف کرتی'' ہوئی یں.... کچن سے باہر نکلیں۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی۔۔۔ زوبیر مسکراتا ہوا۔۔ ایک بڑا سہ شاپر ہاتھ میں لیے کھڑا نظر آیا۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔جی؟؟" وہ آبرو اچکا کر۔۔۔۔ تجسس سے۔۔۔"

یہ میں کچھ سامان لایا تھا آپ کے لیے۔۔۔میں نے سنا۔۔۔آپ کی بھتیجی"
"اپنے گھر چلی گ ئی ہے۔۔۔اور اب سے آپ اکیلے رہیں گی۔۔۔

جی۔۔۔تو؟؟۔۔۔" وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

تو۔۔میں بازار گیا تھا۔۔۔سوچا۔۔۔آپ اکیلی ہیں۔۔کہاں دھوپ میں"
خوار ہوں گی۔۔کیوں ناں آپ کے گھر کے لیے بھی سامان لے لوں۔۔تو یہ
لے آیا۔۔۔آپ ذرا ہٹیں تو میں اندر رکھ دوں۔۔۔" وہ کہتے
ہوئے۔۔۔خود ہی اندر گھسا چلا آیا تھا۔۔۔۔

وہ تو ایسے کچن کی جانب بڑھا۔۔۔ جیسے پہلے ہی خبر ہو۔۔۔کے کچن کہاں ہے۔۔۔فائزہ یہی دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔۔۔

"مگر اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔میں تو ویسے بھی رات کو اپنے جہلم واپس جا رہی ہوں بیٹا۔۔۔۔" وہ اکیلے رہ کر کیا کرتی۔۔وہ واپس جا رہی تھی آج۔۔۔

بس کان میں بیٹے لفظ کا پڑنا تھا۔۔۔کے زوبیر جز بز ہو کر۔۔اس بھاری شاپر کو کچن میں فرش پر پٹخنے والے انداز میں رکھ کر۔۔۔سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔

"آپ سے کتنی بار کہا ہے میں نے۔۔۔بیٹا مت بولا کریں مجھے۔۔۔آپ کی اور میری عمر میں اب اتنا بھی کوئی فرق نہیں۔۔۔۔" وہ بگڑ کر گویا ہوا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر سرخی بکھرتی دیکھ۔۔۔فائزہ الجھی۔۔۔

ایسا بھی کیا بول دیا تھا اس نے۔۔۔جو مقابل اِس قدر آگ بگولہ ہوا۔۔۔

اچھا اچھا غصہ کیوں ہوتے ہو۔۔۔" وہ نہایت ٹھنڈی خاتون"
تھیں۔۔۔فوراہی جھم کر مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

غصہ ہی ہو گا ناں بندہ۔۔۔آپ ہر بار منع کرنے کے باوجود بیٹا بنا لیتی"
ہیں۔۔۔" وہ خاصہ چڑتے ہوئے۔۔۔ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی
مسل۔۔۔دوسرا ہاتھ کمر پر ہاتھ ٹکا کر۔۔۔منہ بسور کر جواب دہ ہوا۔۔۔۔

اس لمحے وہ لڑکا بہت کیوٹ لگ رہا تھا۔۔۔فائزہ اس کے لال ہوتی ناک
دیکھ۔۔۔بے اختیار مسکرادی تھی۔۔۔۔

بھ ئی بیٹے کی عمر کے ہو۔۔۔تو بیٹا ہی بولوں گی ناں۔۔۔" وہ اپنے محبت "
بھرے انداز میں بولیں۔۔۔جیسے ان کی عادت تھی۔۔۔

کوئ ی اتنا ننھا کا کا نہیں ہوں میں۔۔۔۔زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سے سال "
ہی بڑی ہوں گی آپ مجھ سے۔۔۔" وہ چڑ کر تیزی سے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔زیادہ ہی ہوں گی۔" مقابل کا سر تا پاؤں جائ زہ "
لیتے۔۔۔اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

سونا کتنا بھی پرانا ہو سونا ہی رہتا ہے۔۔۔اس لیے یہ بحث بے کار "
ہے۔۔۔" وہ مفاہمانہ انداز میں کہتا ہوا۔۔۔باہر چل دیا۔۔۔

وہ مزید اس موضوع پر بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔جبکے پیچھے فائزہ اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

نیچے منزل پر آتے ہی اس نے نعمان کو کال کی۔۔۔

یار۔۔۔کہاں پھنسا دیا ہے تم نے مجھے؟؟۔۔۔انٹی صاحبہ جب دیکھو بیٹا بول" کر سارا موڈ ہی اف کر دیتی ہیں۔۔۔" وہ خاصہ چڑھتے ہوئے نعمان سے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

اوپر سے رات کو جہلم جا رہی ہیں۔۔اب بتاؤ میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔"اس" نے پریشان لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

دوسری جانب مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

وہ پہلے ہی تپا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے الماس کی کال آئی ی تھی۔۔۔

اس نے گھر میں ہوئی ی لڑائی ی کے متعلق اسے انفارم کیا۔۔۔جس کے بعد سے وہ چاہ کر بھی اپنا ذہن کام میں نہیں لگا پا رہا تھا۔۔۔

"دفع کرؤ۔۔۔۔واپس آجاؤ۔۔۔دوسرے اور بھی ضروری کام ہیں۔۔۔"کرختگی سے اپنا حکم صادر کر۔۔۔وہ کال منقطع کرنے لگا۔۔۔

وہیں دوسری جانب زوبیر کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب دفع کرؤ؟؟۔۔"وہ خود بھی نہیں جانتا۔۔۔کس قدر احتجاج ابھرا تھا اس کی آواز میں۔۔۔۔

مقابل اس کی آواز میں ابھرتا احتجاج سن۔۔۔اچھنبے نگاہوں سے سیل کو کان سے ہٹا کر دیکھنے لگا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ابھی دو منٹ پہلے رونا نہیں رو رہے تھے تم۔۔کے کہاں پھنسا دیا تمھیں۔۔۔اب جب آزاد کر رہا ہوں۔۔۔تو بجائے خوش ہونے کے احتجاج کر رہے ہو۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟۔۔۔یا انٹی پسند آ گ ئی یں ہیں؟۔۔۔" وہ آخری جملہ پر خاصہ زور دیتے۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔دنیا کی ساری خوبصورت لڑکیاں مر گ ئی یں ہیں کیا جو مجھے وہ انٹی پسند آئی یں گی۔۔۔" ایک لمحے کے لیے وہ بوکھلا گیا۔۔۔جیسے کوئی ی چوری پکڑی گ ئی ہو۔۔۔

دل گدھی پر آجائے تو حور بھی کیا چیز۔۔۔اور وہ نادان عمر پر اٹکا تھا۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل۔۔۔اکڑ کر بولا۔۔۔ بھرم بھی تو قائم رکھنا تھا ناں اپنا۔۔۔

شکر۔۔۔ورنہ مجھے لگا تمھیں بھی محبت کا بخار چڑھ گیا۔۔۔دوست بن کر "مشورہ دے رہا ہوں۔۔۔مت کرنا محبت۔۔۔"

وہ دوستانہ مشورہ دیتے ہوئے۔۔۔

ہاں تو کون کر رہا ہے۔۔۔" وہ اپنے دل میں مچی ہل چل پر جبر کرتے "۔۔۔ تیزی سے بولا۔۔۔

یہ چھوڑو۔۔۔ان لوگوں کا کچھ پتا چلا؟'' خاصہ سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ مشکل ہو رہی ہے تھوڑی۔۔۔۔ لیکن۔۔۔بہت جلدی پتا چل'' جائے گا۔۔۔بندے کام پر لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ایک بات کہوں۔۔۔مجھے ناجانے کیوں لگ رہا ہے۔۔۔دال میں کچھ کالا ہے۔۔۔۔ معاملات اتنے سیدھے نہیں جتنے نظر آرہے ہیں۔۔۔۔رخسار کا انعم کے اور اس کی سوتلی ماں کے سوا کوئی نہ تھا۔۔۔پھر اچانک کچھ لوگوں کا اسے ڈھونڈنے نکلنا۔۔۔وہ بھی اتنے سالوں بعد۔۔۔۔۔اور پھر دوبارا غائب ہو جانا۔۔۔۔یقینا ان سارے معاملات کے پیچھے کوئی بہت بڑی طاقت ہے۔۔۔۔۔'' وہ گمبھیر لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس لمحے نعمان خاموش رہا۔۔۔کیونکے کہیں ناں کہیں وہ" بہت فکر مند ہو گیا تھا انعم کو لے کر۔۔۔

ایک خوف تھا جو دل پر طاری ہوا۔۔۔

ذہن میں ایک لمحے کے لیے اپنی منگیتر کا خیال آیا۔۔۔

"کہیں علشبہ میراج تو ان سب کے پیچھے نہیں۔۔ہو سکتا ہے اسے بھنک لگ گ ئی ہو۔۔۔ مگر انعم نے کہا تھا وہ کسی لڑکے سے ٹکرائی ی تھی۔۔۔ لیکن رخسار کا کسی لڑکے سے کیا تعلق؟؟؟۔۔"

وہ اپنی سوچوں میں ڈوبا ہونٹ کاٹ رہا تھا۔۔۔وہ بھی اس قدر زور سے۔۔۔۔کے دو تین ثانیوں میں ہی اس کے ہونٹوں سے خون نکلنے لگا۔۔۔۔

اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کر۔۔۔اپنے عنابی ہونٹوں پر انگوٹھا مس کیا۔۔۔پھر ہٹا کر دیکھا۔۔۔تو اس پر خون لگا تھا۔۔۔

فوراً ہی پاس رکھے ٹیشو باکس سے ایک ٹیشو نکال کر ہونٹ صاف کیے۔۔۔۔

وہ بہت الجھا ہوا تھا۔۔۔الجھنے سے کہیں زیادہ پریشان و فکر مند۔۔۔

یااللہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا اب۔۔۔" وہ بہت ٹوٹ گیا تھا۔۔۔بھلے" ہی دنیا کے سامنے مضبوط بنتا ہو۔۔ مگر اندر سے وہ روز بہ روز بکھرتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔جب وہ زبردستی کا لفظ ادا کر رہی تھی۔۔۔تو مقابل کو محسوس ہوا جیسے اس نے پھر ریپ کیا ہو۔۔اس کے دل کو شدید گِلٹ نے گھیر لیا تھا۔۔۔اس لمحے تو اپنا گلٹ چھپا گیا۔۔۔ مگر دوبارا انعم کو فیس کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

اگر نکاح جیسے مقدس رشتے میں باندھنے کے بعد بھی ریپ کا ہی الزام لگنا ہے۔۔تو پھر اس رشتے میں خود کو باندھ کر پابند رکھنے کا کیا مطلب۔۔۔

اوپر سے وہ اس کے بیٹے کو اس کے خلاف کرنے پر تل گ ئی تھی۔۔۔۔جو اسے شدید اذیت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔وہ بھولا نہیں تھا اب تک۔۔۔کیسے عرشمان کل رات اپنی ماں کی خاطر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

اولاد بلاشبہ ایک ماں کا ہتھیار ہوتی ہے۔۔خاص طور پر بیٹا۔۔۔اب وہ ڈر رہا تھا۔۔۔کے کہیں وہ عرشمان کو اس کی پیٹھ پیچھے مکمل طور پر بد ظن نہ کر دے۔۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اپنی فکروں میں ڈوبے پھر ہونٹ کاٹنے لگا۔۔۔۔یہاں تک کے پھر ان عنابی لبوں سے خون چھلکا۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

زوبیر لٹکا ہوا منہ لے کر۔۔۔سیل کی خالی اسکرین کو تک رہا تھا۔۔۔۔

زوبیر دفع کر۔۔۔ویسے بھی انٹی کو پٹانا بہت مشکل ہے۔۔۔" وہ اپنے دل"
کے مقام پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سہلاتے۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔ جیسے خودی کو
تسیلی دے رہا ہو۔۔۔۔

مگر نا جانے کیوں جاتے جاتے۔۔۔ایک نظر اٹھا کر اوپر کی جانب رنجیدہ
نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔ جہاں فائزہ کا فلیٹ تھا۔۔۔

دل کچھ بوجھل بوجھل سہ ہو گیا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔فائزہ۔۔۔"اپنے ہونٹوں کو چباتے۔۔۔آخری الوداع"
لی۔۔۔۔چاہ کر بھی فائزہ کے آگے انٹی کا لفظ نہیں لگا سکا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر لوٹا۔۔۔تو ڈائی ریکٹ اپنے کمرے کی جانب آیا۔۔۔

اک نگاہ بھی نہ اٹھائی اس لڑکی کی جانب۔۔۔اپنا سامان صوفے پر رکھ کر۔۔۔۔فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔۔۔

انعم اسے دیکھتے ہی۔۔ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے لال رنگ کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔بال کھلے کمر پر بکھرے۔۔۔کچھ آوارا لٹیں چہرے پر بھی اپنا حسن بکھیر رہی تھیں۔۔۔

اسکی آنکھیں شدید رونے کے سبب نشیلی نشیلی سی ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ صرف نعمان کے واش روم۔سے نکلنے کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

نعمان۔۔مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔" وہ زکام جیسی بھرئی ی آواز"
سے۔۔روتے ہوئے چیخی۔۔۔

ویٹ۔۔۔میں ذرا کھانا کھالوں۔۔۔ صبح سے کچھ کھایا نہیں ہے میں"
نے۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان خاصہ لچکدار انداز میں گویا ہوا۔۔

اس لڑکی کو لگا وہ اسے ٹال رہا ہے۔۔۔۔

وہ تیزی سے بیڈ سے اتر کر۔۔۔اس کا راستہ روکنے لگی۔۔۔۔

کھانا میری بات سننے کے بعد بھی تو کھا سکتے ہو" مقابل کے روبرو کھڑے ہو۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے ڈر ہے۔۔تم کچھ ایسا بولو گی کے پھر نہیں کھا سکوں" گا۔۔۔کل رات بھی نہیں کھا سکا تھا۔ تمھیں شاید خبر بھی نہ ہو کل رات سے بھوکا ہوں میں۔۔۔۔ صبح خوشی خوشی ناشتہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر تم نے وہ بھی حرام کر دیا۔۔۔۔۔ صبح سے مشین کی طرح کام کر کے تھکا ہارا گھر لوٹا ہوں۔۔۔پلیز۔۔۔۔پلیز انعم مجھے کچھ سکون لینے دو۔۔۔۔میں کہ رہا ہوں ناں۔۔۔ منظور ہے مجھے تمھاری سزا۔۔۔کہ تو رہا ہوں چلا جاؤں گا جیل۔۔۔۔ مگر جب تک میری جزا چل رہی ہے۔۔۔تب تک تو بندے کو سکون لینے دو۔۔۔۔کیوں میری زندگی کو جہنم بنا رہی ہو؟؟۔۔۔کیوں میرے بچے کو میرے خلاف کرنے پر تل گ ئی

ہو؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔"کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا اس سے۔۔۔۔دل میں غصے کا لاوا ابل رہا تھا۔۔۔مگر ہونٹ بھینچ گیا۔۔۔۔کچھ نہ کہا۔۔۔۔

چپ کیوں ہو؟؟۔۔"اس کی خاموشی مقابل کو چبھ سی رہی تھی۔۔۔۔"

بولو۔۔۔کیا کہنا ہے۔۔۔"بمشکل اپنے ہونٹ بھینچتے۔سنجیدگی چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔اسے بولنے کی اجازت دی۔۔۔۔

تمھارے ملازمین میری عزت نہیں کرتے۔۔۔۔مجھ سے بدتمیزی کرتے ہیں۔۔۔"وہ الماس کی شکایت لگا رہی تھی۔۔۔۔

میرے سامنے وہ الماس میر ابیٹا اٹھا کر لے گ ئی۔۔۔"اس کا دل اِسی"
بات پر اٹک کر رہ گیا تھا۔۔کے الماس اس کا بیٹا اس کے سامنے اٹھا کر لے
گ ئی۔۔۔اور وہ ماں ہوتے ہوئے بھی روک نہ سکی۔۔۔

یہ عورت کی نفسیات ہے۔۔۔کے وہ لاکھ اپنے شوہر کو ناپسند کرے مگر کسی
دوسری عورت کی جھولی میں نہیں ڈال سکتی۔۔۔ مگر یہاں تو معاملہ مزید
سنگین تھا۔۔۔شوہر کے ساتھ ساتھ الماس نامی بلا اس کا بیٹا بھی اس کی
آنکھوں کے سامنے اٹھا کر لے گ ئی تھی۔۔۔۔

الماس سے حسد و جلن میں ہی صحیح۔۔اس کے منہ سے میر ابیٹا نکلا۔۔۔۔

جو نعمان کو چونکا دینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ وجیہہ مرد خاموشی سے اپنے حال پر استہزائی یہ مسکرادیا۔۔۔اور کیا کرتا؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔مقابل حسینہ نے معصومیت کی انتہا جو کی تھی۔۔۔اُسی سے شکایت کر رہی تھی کے تمھارے وفادار مجھے تمھاری خوشیوں کی بستی میں آگ نہیں لگانے دے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

یا پھر یقیناوہ اسے بے وقوف سمجھ رہی تھی۔۔۔کے وہ اپنا بیٹا خود اسے سونپے گا۔۔ہتھیار بنا کر اس کے خلاف استعمال کرنے کے لیے۔۔۔

تم رومت۔۔۔میں خبر لیتا ہوں اس کی۔۔۔۔"ذہن میں بہت کچھ چل رہا" تھا۔۔۔مگر لبوں پر آکر ٹھر گیا۔۔۔

خیال آیا۔۔۔چاہے کسی بھی وجہ سے ہو۔۔عرشمان کو پہلی بار بیٹا مانا ہے اس نے اپنا۔۔۔۔

جواس کے لیے کسی تپتے صحرا میں پانی کی راحت بھری چھینٹوں کی مانند تھا۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا۔۔۔سائیڈ سے گزرنے لگا۔۔۔جب وہ اچانک دوبارا راستہ روکتے۔۔۔ڈیمانڈنگ لہجے میں بولی۔۔۔

خبر نہیں لو۔۔۔۔نکالو اسے۔۔۔ابھی اسی وقت۔۔۔۔"الماس کا وجود" اسے ایک لمحے کے لیے بھی اس گھر میں برداشت نہیں تھا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی مقابل نے اپنی آنکھیں میچیں۔۔۔۔جیسے اس کا ڈر سامنے آیا ہو۔۔۔۔

تم نے قسم کھا رہی ہے کیا؟؟۔ مجھ مظلوم پر کھانا حرام کرنے"
کی۔؟؟۔۔" مقابل کو دیکھ۔۔۔۔دنیا جہاں کی مظلومیت چہرے پر طاری
کیے۔۔۔اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ شدید بے زاری کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔۔

تم میری بات کو ہوا میں مت اڑاؤ۔۔۔۔ابھی کے ابھی نکالو اس لڑکی"
کو۔۔۔۔" نعمان کا ٹھنڈا ری۔ایکشن۔۔۔اس کے تن بدن میں مزید آگ
بھڑکا رہا تھا۔۔۔۔وہ خاصہ حاکمانہ انداز میں بولی تھی۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ تمھیں یہ بات سمجھنی چاہیے۔۔۔عرشمان کی بے بی"
سیٹر ہے وہ۔۔۔۔دلی طور پر بہت زیادہ اٹیچ ہے عرشمان اس سے۔۔۔۔میں

اسے یوں اچانک کیسے نکال سکتا ہوں" وہ سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"وہ بچہ ہے۔۔۔کچھ دن لگیں گے۔۔۔وہ بھول جائے گا۔۔۔"

عرشمان کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا۔۔۔پھر وہ تو اس کی ماں جیسی" ہے۔۔۔وہ بہت مانوس ہے اس سے۔۔۔اب تم ناجائی زضد کر رہی ہو انعم۔۔۔۔" وہ مزید اپنے اندر غصے کے اٹھتے لاوے کو نہ روک سکا۔۔۔دونوں مٹھیاں بھینچے۔۔۔نہایت دانت پیستے ہوئے۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

عرشمان مانوس ہے یا اس کا باپ؟؟" اس دشمنِ جاں نے ٹکا کا طنز کا تیر" مارا۔۔۔

جس پر وہ تلملا اٹھا۔۔۔

اگر اس کا باپ ہے۔۔تو پھر تو تمھیں جشن منانا چاہیے۔۔کم از کم اب" رات میں تمھارے ساتھ زبردستی کرنے نہیں آؤں گا میں۔۔۔"اس کی رگیں تنا رہی تھیں۔۔۔لگ رہا تھا پھٹ جائیں گی غصے کی شدت سے۔۔۔۔

وہ اس کی نازک کمر کے گرد ہاتھ اپنا ہاتھ حائل کر۔۔۔اسے خود سے لگاتے۔۔۔ان گرے رنگ آنکھوں میں شعلہ بار نگاہوں سے جھانکتے۔۔۔۔۔طنزیہ بولا۔۔۔

تو سچ زبان پر آ ہی گیا۔۔۔ عرشمان کی آڑ میں اپنے لیے رکھ رکھا ہے تم نے" اسے۔۔۔۔" وہ بیوی تھی۔۔۔ تو بیوی والی جلن نہ ہو۔۔۔ یہ کہاں ممکن؟؟۔۔۔ جب عورت اپنا تن دیتی ہے۔۔۔ بھلے ہی جبراً ہو۔۔۔۔ بدلے میں وفاداری مانگتی ہے۔۔۔۔ اتنی ہی وفاداری جتنی وہ اس رشتے میں ڈال رہی ہے۔۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں بے خوف دیکھتے۔۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔ سختی سے بولی۔۔۔

پہلے تو نہیں رکھا تھا۔۔۔ مگر اب ضرور۔۔۔۔۔ آخر کو میں درندہ ہوں" ۔۔۔اور درندوں کی کوئی ی لمٹس نہیں ہوتیں۔۔۔۔۔۔" اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر۔۔۔ ایک ایک لفظ چبا چبا کر اعلانیہ ادا کیا۔۔۔۔ پھر

جھٹکے سے چھوڑتے۔۔۔وہ طوفان کی طرح راہ میں آنے والی چیزوں کو اڑاتا۔۔۔۔باہر چلا گیا۔۔۔۔

اس کے دماغ کی رگ پھٹنے کو تھی۔۔۔کس قدر گرا ہوا سمجھتی تھی وہ اسے۔۔۔اتنا۔۔کے اپنے گھر میں کام کرنے والی ملازماؤں کو بھی نہ چھوڑئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکر ہے کسی ملازم نے نہ سنا۔۔۔ورنہ کیا عزت رہ جاتی اس کی۔۔۔۔

ملازم تو کجا۔۔۔اگر اس کا بیٹا سن لے تو؟؟۔۔۔وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

اب اسے انعم کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے فیصلے پر شدید پچھتاوہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

لیکن بات ابھی ختم کہاں ہوئی تھی۔۔۔انعم تیزی سے پیچھے آئی ی۔۔۔اس کے تن بدن میں آگ لگی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے بیوی کہتا ہے۔۔۔جبراً بیوی والے حقوق ادا کرواتا ہے۔۔۔لیکن اس سے بد تمیزی کرنے پر معمولی سی ملازمہ کو نہیں نکال رہا۔۔۔کیونکے اسے تو عرشمان کی آڑ میں اپنی عیاشی کے لیے رکھ رکھا ہے۔۔۔۔۔

"نعمان ولید۔۔۔"وہ زور سے حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔اس کی آواز نے مجبور کیا تھا مقابل کو اپنے قدم روکنے پر۔۔۔۔۔

ابھی کے ابھی الماس کو نکالو۔۔۔ورنہ میں اپنے گھر چلی جاؤں"
گی۔۔۔۔"اس کے روبرو آکر۔۔۔آنکھوں میں شعلے بھرے۔۔۔وہ
اعلانیہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

"تم صرف ایک سال کے لیے یہاں ہو۔۔۔جن میں سے ڈھائی ی ماہ تو پہلے
ہی گزر چکے ہیں۔۔۔بس کچھ ماہ اور صبر کر لو۔۔۔۔پھر صرف الماس ہی
نہیں۔۔میں اور عرشمان بھی تمھاری زندگی سے نکل جائیں
گے۔۔۔۔"۔اس کے نازک بازو کو دبوچ کر۔۔۔اپنے قریب
کرتے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے کرختگی سے کہا۔۔۔۔

شادی کے بعد آج پہلی بار اس ستمگر نے ایک سال کی مدت کا ذکر چھیڑا
تھا۔۔۔جیسے یاد دلا رہا ہو۔۔کے وہ تو صرف مہمان ہے اس کی اور عرشمان کی
زندگی میں۔۔۔۔۔

یعنی اسے نہیں نکالو گے ؟؟" مقابل دانت پیستے ہوئے۔۔۔ابرو" اچکا کر۔۔۔ سرخ ڈوریں آنکھوں میں سجائے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے نفی میں سر جھٹکتے۔۔۔منہ پر انکار کیا۔۔۔"

ان دونوں کے درمیان کوئی ی مان کا رشتہ تو تھا نہیں۔۔۔ لیکن اس کے باوجود اسے تکلیف ہوئی ی۔۔۔کیوں تکلیف ہو رہی تھی اسے ؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔ مگر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

تو اس سنگ دل کے نزدیک وہ اس کی ملازمہ سے بھی کم تر تھی۔۔۔۔۔یہ سوچ۔۔۔۔وہ تلخی سے مسکرادی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔" بے اختیار سوال کیا۔۔وہ شاید خود بھی نہیں جانتی کس" قدر جلن تھی اس کی آواز میں۔۔۔

سننا چاہتی تھی وہ۔۔۔ کس قدر عزیز ہے وہ لڑکی اسے۔۔۔کے اس کی بیوی ہونے کے باوجود وہ اسے نہیں نکال سکتی۔۔۔۔

کیونکے وہ تمھارے حصے کے فرائض ادا کرتی ہے۔۔۔میرے بیمار بیٹے کا" خیال رکھتی ہے۔۔۔جو اس کی ماں کا کام تھا۔۔جب ایک بار اس کے دل میں شدت سے تکلیف اٹھی اور اس سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔۔۔۔تو وہ تم نہیں تھیں جو اسے لے کر ننگے پاؤں ہسپتال بھاگیں۔۔۔وہ الماس تھی۔۔۔جب مجھے اس کے ننھے سے دل میں سوراخ کی اطلاع ملی۔۔۔اور میں بکھرا تو اس وقت تم نہیں تھیں جو میرا حوصلہ بڑھا رہی تھیں۔۔۔وہ الماس تھی۔۔۔۔جب جب اسے بخار ہوتا تو وہ تم نہیں تھی انعم جو رات

رات بھر اس کے پاس بیٹھ کر اس کا خیال رکھتیں۔۔۔وہ، وہ معمولی سی ملازمہ تھی جسے تم نکالنے کی ضد پکڑے بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔تم تو صرف ایک سال کی مہمان ہو یہاں۔۔۔ تمھاری خاطر۔۔۔میں اس لڑکی کو کیسے نکال دوں جو میرے بچے پر ایک ماں کی طرح چھائی ی رہتی ہے۔۔۔۔اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتی ہے۔۔۔۔اگر میں نے عرشمان کو بتایا ہوتا تو کوئی ی بعید نہیں کے وہ الماس کو ہی اپنی ماں تمھارے متعلق نہ سمجھتا۔۔۔۔۔۔"اس کا دیا جواب۔۔۔انعم کی توقع کے بالکل برعکس تھا۔۔۔

وہ غضبناک نظروں سے مقابل کو جتاتے ہوئے۔۔۔ایک ایک بات بتا رہا تھا۔۔۔۔کے کہاں کہاں اس کی شدید ضرورت تھی ان کی زندگی میں۔۔۔ مگر وہ نہیں تھی۔۔۔اور اس کی جگہ الماس نے وہ ذمہ داریاں نبھائی یں۔۔۔۔

اپنے بیٹے کی بیماری کے متعلق بتاتے ہوئے۔۔۔انعم نے دیکھا۔۔اس کے ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔۔اس کی آنکھیں شدید سرخ ہوتی نظر آرہی تھیں۔۔۔۔جن میں کرب ورنج جھلکتا نمایا تھا۔۔۔

پھر اس کا ہاتھ جٹھکے سے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔

دل میں سوراخ'' وہ بے یقینی سے مقابل کھڑے اس نوجوان کو دیکھتے'' ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔۔۔

انعم کو شدید صدمہ پہنچا تھا۔۔۔اس قدر شدید۔۔۔کے اسے اپنا دل بند ہوتے محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں عرشمان کا مسکراتا چہرہ گھومنے لگا۔۔۔۔

اس کا بچہ اتنی بڑی بیماری سے لڑ رہا تھا اور اسے کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔۔

او۔۔۔پلیز انعم اب یہ دیکھانے کی کوشش مت کرؤ کے تم نہیں جانتیں" کے وہ بیمار ہے۔۔۔۔۔۔جتنے دھڑلے سے مجھ سے لڑ رہی ہو۔۔انتے ہی دھڑلے سے قبول کرؤ۔۔۔کے تم ایک نہایت ہی لاپرواہ وسنگ دل ماں ہو۔۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔یہ اس کے صبر کے پیمانے کی انتہا تھی۔۔۔۔وہ سامنے کھڑی لڑکی کیسے معصوم بن رہی تھی؟؟۔۔۔سب کچھ جانتے بوجھتے بھی۔۔۔

کیا اس نے اِن ڈھائی ماہ میں عرشمان کو دوائی کھاتے نہیں دیکھا؟۔۔کیا اس نے نہیں دیکھا۔۔۔ہر پندرہ دن بعد ڈاکٹر آکر اس کا چیک۔اپ کرتا

تھا۔۔۔کیا نہیں دیکھا۔۔۔عام بچوں کی نسبت اس کا زیادہ خیال رکھتا ہے نعمان۔۔۔۔

وہ آپریشن سے ہوا تھا۔۔۔اینٹی بائیوٹک کے انجکشن تک نہیں لگوائے تھے" تم نے اسے۔۔۔یہاں تک کے اس کا گلا تک صاف نہیں ہوا تھا۔۔۔تم نے اسے جھولے میں نہیں پھینکا تھا تم نے اسے مرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔وہ بچہ تھا۔۔۔سانسیں چل رہی تھیں اس کی۔۔۔۔تمھیں رحم نہیں آیا؟؟۔۔۔۔۔اپنی ہی اولاد کو مرنے کے لیے پھینکتے وقت؟؟۔۔۔میں گناہ گار۔۔۔کیونکے تمھارے ساتھ زیادتی کی۔۔۔اور اپنے بارے میں کیا کہو گی؟؟۔۔۔تم نے اس بچے کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی؟؟۔۔۔۔میں تمھیں کبھی اپنے بیٹے کی زندگی میں واپس نہ لاتا۔۔۔اگر اسے اپنی ماں کے ساتھ رہنے کی یوٹیوب ویڈیوز دیکھ دیکھ کر چاہ نہ اٹھتی۔۔۔۔" وہ جوالا مکھی کی طرح پھٹ پڑا تھا۔۔۔اس کے نزدیک اگر

اس نے پندرہ سالہ لڑکی کے ساتھ زیادتی کی۔۔تو مقابل بھی دودھ کی دھلی نہیں تھی۔۔۔۔اسکے معصوم بچے کو مرنے کے لیے پھینک کر اس نے اپنا بدلا لے لیا تھا۔۔۔اگر وہ نہ پہنچتا اسے لینے۔۔۔تو یقیناوہ بچہ مر جاتا۔۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے؟؟۔۔"وہ اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لے" کر۔۔۔۔سختی سے جھنجھوڑتے۔۔۔۔

کیوں ہو اِس وقت تم یہاں؟؟۔۔۔کیوں لایا میں تمھیں اپنے اور اپنے بیٹے" کی زندگی میں؟؟۔۔۔۔"وہ لڑکی جانتی تھی مقابل سوال نہیں کر رہا۔۔۔وہ تو جتا رہا ہے۔۔۔۔اس کا مقام اسے دیکھا رہا ہے۔۔۔۔

انعم اسے ماؤف ذہن کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے واقعی نہیں پتا تھا کے عرشمان بیمار ہے۔۔۔۔

الماس کو دوائی پیلاتے دیکھتی تھی وہ۔۔ مگر کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی۔۔۔کے وہ کس چیز کی دوائی یاں ہیں۔۔۔

وہ حتی المکان عرشمان سے دور رہنے کی کوشش میں لگی رہتی تھی۔۔۔اس لیے کبھی دیھان ہی نہ دیا۔۔۔ڈاکٹر کیوں آتا ہے اس کا چیک۔اپ کرنے۔۔۔

تم جانا چاہتی ہو ناں؟؟۔۔۔چلی جاؤ۔۔۔۔میں اب نہیں روک رہا" تمھیں۔۔۔۔ سمجھالوں گا میں اپنے بیٹے کو۔۔۔کے ہر خواب پورا نہیں ہوا کرتا۔۔۔ہر بچے کے ماں باپ دونوں نہیں ہوتے۔۔۔ہر کسی کی ہیپی فیملی

نہیں ہوتی۔۔" وہ رنجیدہ لہجے میں کہتا ہوا۔۔اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا۔۔۔۔

ایک انجان سی تکلیف ہوئی ی دل کو۔۔۔

تمھاری بھی جہلم کی ٹکٹ بک کروا دیتا ہوں۔۔۔اپنی پھوپھو کے ساتھ ہی" چلی جاؤ۔۔۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

انعم صرف اس کا چہرہ تک رہی تھی۔۔۔۔

اس سنگ دل نے تو ایک لمحہ بھی نہ لگایا اسے اپنی زندگی سے نکالنے میں۔۔۔۔

وہ اسے آزاد کر رہا تھا۔۔۔

ہمارا تو ایک سال کا معائدہ تھا ناں۔۔۔" بے اختیار ہی منہ سے "
نکلا۔۔۔۔۔

ایک ہل چل سی مچ گ ئی تھی دل میں۔۔۔۔

اپنے بیٹے کی بیماری کا سننے کے بعد۔۔۔اسکا دماغ مفلوج سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے نعمان و عرشمان سے دوری چاہتی تھی۔۔۔آج جب وہ خود اسے آزاد کر رہا تھا۔۔۔تو ہونا تو یہ چاہیے تھا کے باخوشی راضی ہوتی۔۔۔جان جو چھوٹ رہی تھی اس ظالم درندے سے۔۔۔۔ مگر اِس دل کا کیا
کرئے؟؟۔۔۔۔جو الٹے سائیڈ پر تھا۔۔۔اور کام بھی الٹے ہی انجام دے

رہا تھا۔۔۔بجائے خوش ہونے کے وہ غمگیں واضطرابی کیفیت میں مبتلا ہوا۔۔۔

عرشمان کو کب مانا تھا اُس نے اپنا بیٹا؟؟۔۔کیا وہ انعم نہ تھی جو اس کے پیدا ہونے سے قبل ہی اس کے مرنے کی دعا کیا کرتی تھی۔۔۔آج جب پتا چلا کے وہ واقعی مر رہا ہے۔۔۔اس کی بد دعا اس ننھے شہزادے کو لگ گ ئی ہے۔۔۔تو کیوں دل خوش نہ تھا؟؟۔۔

وہ تو نعمان کو برباد ہوتے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔اسے تڑپتے دیکھنا چاہتی تھی۔۔اور آج جب وہ تڑپ تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔خوف تھا۔۔۔اپنے جان سے عزیز بیٹے کو کھو دینے کا خوف۔۔۔۔تو وہ خوش کیوں نہ ہوئی ی؟؟۔۔۔کیوں اسے سکون میسر نہ آیا؟؟۔۔۔

کیوں بجائے روح اطمینان پانے کے تڑپ اٹھی؟؟ط۔۔

بھول جاؤ۔۔۔میں نے ہی تمھیں اس معائی دے میں باندھا"
"تھا۔۔۔۔میں ہی تمھیں اس معائی دے سے آزاد کر رہا ہوں۔۔

وہ یہی سوچتا تھا۔۔۔کے انعم عرشمان سے نفرت صرف اس کی وجہ سے کرتی ہے۔۔۔لیکن جب وہ عرشمان کے قریب آئے گی۔۔۔۔اس کے ساتھ رہے گی۔۔تو اسکی سوئی ہوئی ممتا جاگ ہی جائے گی۔۔۔مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس سامنے آئی تھی۔۔وہ اس کے بیمار بیٹے کو اس سے بدظن کرنے پر تل گئی تھی۔۔۔اور یہی بات نعمان کو شدت سے احساس دلا رہی تھی کے بہت بڑی غلطی کی اس نے انعم کو اپنے اور اپنے بیٹے کی زندگی میں لا کر۔۔۔۔

وہ تو اپنے بیمار بیٹے کے ہیپی فیملی کے خواب کو پورا کرنے کی کوشش میں لگا تھا۔۔۔ مگر بھول گیا تھا یہ دنیا ہے۔۔۔ ہر تمنا ہر خواہش ہر چیز حاصل ہو۔۔۔۔ یہ کہاں ممکن؟؟۔۔۔۔ وہ نہیں کر سکا۔۔۔

انعم کی نفرت کے آگے آج ہار مان گیا تھا وہ۔۔۔۔ تھک گیا تھا لڑتے لڑتے۔۔۔۔۔

اسے انعم کا دور چلے جانا ہی بہتر لگا۔۔۔۔

مانا دل کے کسی کونے میں دکھ ہو رہا تھا اسے خود سے یوں جدا کرتے۔۔۔۔ مگر بعد کی بڑی تکلیف سے یہ چھوٹا سہ دکھ کہیں گنا بہتر تھا۔۔۔۔

اسے انعم سے ڈر لاحق ہو گیا تھا۔۔۔ڈر۔۔۔کے وہ اس کا بیٹا چھین کر اپنے ساتھ لے جائے گی۔۔۔۔کیونکے الماس نے بتایا تھا اسے۔۔۔کے وہ عرشمان سے ساتھ چلنے کا پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ جملے ادا کرتے وقت اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔انعم نے حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

گمان ہوا جیسے وہ کوئی ی پتھر ہو۔۔۔۔۔

کتنا سنگ دل تھا وہ۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اگر وہ پتھر دل تھا۔۔۔تو مقابل بھی کچھ کم نہ تھی۔۔۔۔"

اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو واپس اندر دھکیلنے کی کوشش کرتے۔۔۔۔چہرے پر اگلے ہی لمحے دل جلانے والی مسکان سجائے کہا۔۔۔

جیسے کوئی ی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔۔۔

پتھر دل عورت۔۔۔" وہ نارمل انداز میں کہ کر۔۔۔پلٹ کر اپنے کمرے "
کی جانب چل دی۔۔۔وہ خوبرو نوجوان بلا کی حسرت آنکھوں میں
لیے۔۔۔۔اس کی پشت تک رہا تھا۔۔۔۔

کیسی ماں تھی وہ۔۔۔یہ جاننے کے باوجود کے اس کا بیٹا بیمار ہے۔۔۔وہ رکنے
کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

اس نے کہا اور ایسی چل دی۔۔۔جیسے اِسی انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہی۔۔۔آنکھیں شدتِ کرب سے بند کئی یں۔۔۔۔

وہ کس پتھر دل عورت سے امید لگا رہا تھا۔۔۔۔

پھر سر جھٹک کر۔۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کار میں آکر بیٹھتے ہی۔۔اسنے زوبیر کو کال کی۔۔۔

ہیلو۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ کہتا۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔دوسری جانب "
سے... عجلت سے زوبیر بولا۔۔۔۔

رخسار کی سوتیلی ماں رومیسا انٹی۔۔۔۔طارق روڈ پر شاپنگ کر رہی ہیں اس "
"وقت میرے سامنے۔

بس اس خبر کا سننا تھا کے نعمان انعم کی ٹکٹ بک کروانے کا کہنا بھول
کر۔۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے ساکت ہوا۔۔۔

یہ خبر اس کے لیے کوئی ی عام خبر نہ تھی۔۔۔

کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔۔میری گاڑی پیچھے ہی ہے ان کے۔۔۔اٹھا "
لوں؟؟۔۔"زوبیر صرف حکم کے تابعے بیٹھا تھا۔۔۔سامنے رومیسا خاتون پر

نظر رکھے۔۔۔۔جو جیولری کی شاپ پر کھڑی نیکلس لینے میں مگن نظر آ رہی تھیں۔۔۔

وہ باخوبی جانتا تھا رخسار کے قاتلوں سے یہ عورت ملی ہوئی ہے۔۔۔۔اگر وہ پکڑ میں آگ ئی۔۔۔تو یقینا بہت جلد رخسار کے قاتل بھی آجائی یں گے۔۔۔

دور رہو اس سے۔۔۔۔"وہ رعب دار آواز میں بولا۔۔۔"

کیا؟۔۔"زوبیر کو گمان ہوا۔۔۔جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔۔۔"

وہ عورت جسے وہ سالوں سے ڈھونڈ رہے تھے۔۔وہ اچانک ہی سامنے آ گ ئی تھی۔۔۔بجائے اس موقعے کا بھرپور فائدہ اٹھانے کے۔۔۔نعمان دور رہنے کا حکم صادر کر رہا تھا۔۔۔وہ خاصہ الجھا۔۔۔

بے وقوف۔۔۔وہ مچھلی کو پھنسانے کے لیے اِس عورت کو چارہ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔۔۔ابھی صرف اس پر نظر رکھو۔۔۔کیا کر رہی ہے۔۔۔کہاں رہ رہی ہے۔۔۔کس سے مل رہی ہے۔۔۔ہر ایک چیز پر کڑی نگاہ رکھو۔۔۔یہ چارہ ہی اب ہمیں چارہ ڈالنے والے تک لے کر جائے گا۔۔۔"نعمان گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

رومیسا خاتون رخسار کے قتل کے بعد ایسی غائب ہوئی یں تھیں۔۔۔کے انھیں زمین کھا گ ئی تھی یا آسمان سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔پھر اچانک اتنے سالوں بعد۔۔۔ان کا یوں پایا جانا۔۔محض ایک اتفاق نہیں ہو سکتا

تھا۔۔۔وہ واقف تھا۔۔۔رومیسا خاتون فقط چارہ ہیں۔۔۔رخسار کو باہر لانے
کے لیے۔۔۔۔تاکے وہ جہاں کہیں بھی چھپی ہو اپنی ماں سے ملنے
آئے۔۔۔۔مگر پریشانی یہ تھی۔۔۔رخسار زندہ ہی کب تھی جو باہر
آتی۔۔۔رخسار تو مٹی تلے سو رہی تھی۔۔۔وہ لڑکی تو اس کی انعم
تھی۔۔۔۔جنھیں وہ لوگ رخسار سمجھ کر ڈھونڈنے نکلے تھے۔۔۔۔

"انعم کی جان خطرے میں ہے۔۔۔"وہ منہ ہی منہ خوفزدہ لہجے میں
بڑبڑایا۔۔۔۔

"انعم کی؟؟۔۔"زوبیر الجھ کر۔۔۔۔"

"تم بس اس عورت پر کڑی نظر رکھو۔۔۔دیکھنا اس بار وہ بھاگنے نہ
پائے۔۔۔۔"وہ سخت لہجے میں تاکیدی حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔

اوکے باس۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔"

نعمان نے کال منقطع کر دی۔۔۔۔

وہ اب اپنی دشمنِ جاں کو جہلم بھیجنے کا ارادہ ترک کر چکا تھا۔۔۔کیونکے اس وقت اسے حفاظت کی ضرورت تھی۔۔۔۔

"رخسار ان اندھیروں میں اب مجھے امید کی کرن نظر آنے لگی ہے۔۔۔تم دیکھنا میں تمھارے قاتلوں کو اپنے ہاتھوں سے چن چن کر ایسی موت ماروں گا کے ان کی روح تک کانپ جائے۔۔۔۔۔"وہ اسٹیرنگ پر اپنی پکڑ مضبوط کر۔۔۔جنونی انداز میں ہم کلام ہوا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس کا دل عجیب سی بے چینی میں مبتلا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا سامان پیک کرتے ہوئے۔۔۔آنکھوں میں اترنے والی نمی کو بار بار بے دردی سے صاف کرتی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کیوں یہ آنکھیں باولے بادلوں کی طرح جھم جھم کے برس رہی ہیں۔۔۔۔

وہ تو خوش ہے۔۔۔اسے آخر کار آزادی مل ہی گ ئی۔۔۔اس درندے نے خود آزاد کر دیا اسے۔۔۔۔مگر دل میں اس خوشی کا احساس دور دور تک کہیں محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ نعمان کا بیٹا ہے۔۔۔ تمھارا نہیں۔۔۔۔ سنبھالو خود کو۔۔۔۔" وہ بار بار"
خود کو باور کرا رہی تھی کے عرشمان نعمان کا بیٹا ہے۔۔۔اس نعمان کا جس
نے اس کے ساتھ زیادتی کی۔۔۔دن رات اسے شدید اذیت میں
رکھا۔۔۔۔اسے بھولنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔ نعمان کی دی ہر اذیت اس
کی آنکھوں میں فلم کی طرح چلتی تھی۔۔۔ لیکن اب۔۔۔۔اب ان آنکھوں
کے پردوں میں ایک اور کردار نمایا ہو رہا تھا۔۔۔وہ تھا اس کا بیٹا۔۔۔اس کا
عرشمان۔۔۔۔وہ عرشمان۔۔ جس کی آنکھیں چمکتی ہیں اسے ماں کہتے
وقت۔۔۔وہ عرشمان جو الماس و نعمان سب کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اس
کی خاطر۔۔۔

وہ لاکھ باور کروائے دل کو۔۔۔۔کے وہ بچہ نعمان کا ہے۔۔۔۔۔۔۔

مگر سچ تو یہی تھا۔۔۔کے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اپنے بیٹے سے محبت ہوگ ئی تھی۔۔۔وہ ماننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر وہ اس وقت صرف اس کے پاس رہنا چاہتی تھی۔۔۔اسے اپنے سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔اس کا خیال رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ابھی وہ کپڑے سوٹ کیس میں پیک کرا ٹھی ہی تھی۔۔کے اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی ی۔۔۔

نعمان۔۔۔"وہ تیزی سے بیڈ پر لیٹی۔۔اور کمفرٹر منہ تک اوڑھ" لیا۔۔۔تا کے مقابل سمجھے کے وہ سو رہی ہے۔۔۔اور وہ اسے جہلم نہ بھیجے۔۔۔۔

جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں میچ لیتا ہے۔۔بس وہ ہی اس معصوم کا حال تھا۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔ نعمان بہت پریشانی کے عالم میں کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اس کا گمان یہی تھا وہ حسین لڑکی جانے کے لیے بالکل تیار بیٹھی ہو گی۔۔۔۔

اسے اب روکے گا تو وہ دشمن جاں خوب لڑے گی۔۔۔ سمجھے گی زبردستی پھر قید کر رہا ہے۔۔۔۔

اس گرے آنکھوں والی گڑیا کو روکنے کی کوئی ی معقول وجہ سوجھ نہیں رہی تھی اسے۔۔اور اصل وجہ بتا کر خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن توقع کے بالکل برعکس۔۔۔وہ تو بیڈ پر سوتی ہوئی ی نظر آئی ی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔

اس نے سامنے کی جانب تیار سوٹ کیس دیکھا۔۔۔۔

ہر بار اس کے بے وقت سونے کی عادت اسے جھنجھلاہٹ میں مبتلا کرتی تھی ۔۔مگر آج یہی عادت اسے بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

کمر الاک کر۔۔۔۔۔وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔وہ اپنی دشمنِ جاں کے برابر میں آکر ٹک گیا۔۔۔۔

ہلکا سے اس کے چہرے سے کمفرٹر کو نیچے کیا۔۔۔تا کے وہ چاند نظر آئے۔۔۔۔وہ اسی کی جانب کروٹ لے کر سو رہی تھی۔۔۔

اس کے نزدیک وہ دشمنِ جاں سو رہی تھی۔۔۔اور اسے سوتا دیکھ۔۔۔وہ خاصہ پر سکون ہو گیا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر آتی لٹیں۔۔۔وہ نرمی سے کان کے پیچھے کرنے لگا۔۔۔۔

پھر کھسک کر بالکل اس کے قریب ہو کر لیٹا۔۔۔۔اتنا قریب کے اس کی گرم سانسیں چہرے کو جھلساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

اس کے گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح خوبصورت ہونٹوں کو دیکھ۔۔۔طلب از خود امٹنے لگی۔۔۔۔کل رات کی یادیں اسے گھرنے لگیں تھیں۔۔۔اوپر سے اس کی سانسوں کی مہک دعوت دیتی معلوم ہوئی۔۔۔۔

وہ مزید خود کو روک نہ سکا۔۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔۔اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چوما۔۔۔۔

جس پر مقابل مزید ضبط نہ کر سکی۔۔۔اور نہایت جھنجھلا کر۔۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔اپنے ہونٹ کراہت سے رگڑتے ہوئے۔۔۔اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورا۔۔۔

تم جاگ رہی تھی؟۔۔"وہ اچانک اس کے اٹھنے پر چونکا۔۔۔۔"

وہ بہت اچھے سے واقف تھا انعم کس قدر پکی نیند کی مالک ہے۔۔۔اس کا یوں اٹھ جانا۔۔۔اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کافی تھا کے وہ جاگ رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔مگر تم نے نیند خراب کر دی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔"

اور۔۔۔"نعمان کو لگا وہ جہلم جانے کا بولے گی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ" کہتی۔۔۔اس خوبرو نوجوان نے اس کا نازک ودودھیائی ی بازو پکڑ کر خود پر گرایا۔۔۔

سو جاؤ۔۔۔اس سے پہلے میرے ارمان جاگیں۔۔۔۔" وہ دانستہ طور پر" اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔۔اسے خود میں بھینچ کر۔۔۔ذو معنی انداز میں وارن کرتا۔۔۔آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔۔

نعمان ولید۔۔۔پاؤں تو ہٹاؤ مجھ پر سے اپنا۔۔۔اتنا بھاری ہے۔۔"نعمان" نے اسے اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔حصار میں باندھا ہوا تھا۔۔۔کیا یہ کسر کم تھی۔۔۔جو تھوڑی دیر بعد اس کے نازک پاؤں پر اپنا بھاری بھر کم پاؤں بھی رکھ دیا تھا۔۔۔وہ خاصہ جھنجھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

ایک سوال پوچھوں۔۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں کھول۔۔لچکدار انداز میں" بولا۔۔۔

پہلے پاؤں ہٹاؤ۔۔۔اور چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر تیزی سے بولی۔۔۔"

پہلے سوال کا جواب دو میرے۔۔۔"اس کے نرم گالوں سے اپنے ہونٹ" مس کرتے۔۔۔ مسکرا کر بضد لہجے میں کہا۔۔۔

پوچھو۔۔۔"سخت بیزاری سے۔۔اپنا چہرہ اس کے چہرے سے دور کرنے" کی کوشش میں پیچھے کرتے۔۔۔منہ بیگاڑ کر اجازت دی۔۔۔۔

تم اتنی مکھن ملائی ی کیوں ہو؟؟۔۔اتنی سوفٹ سوفٹ سی نرم نرم" سی۔۔۔۔کیا دنیا کی ساری عورتیں اتنی سوفٹ ہوتی ہیں؟؟۔۔۔"اس کا سوال سنتے ہی مقابل کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں تھیں۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس کے علاوہ کبھی کسی عورت کو چھوا ہی نہ ہو۔۔۔

نعمان ولید۔۔۔۔ولید خاندان کا واحد چشم چراغ۔۔جو سونے کا چمچہ منہ ”
میں لے کر پیدا ہوا۔۔ جس کے ارد گرد نوکروں کی لائن بنی رہتی
ہے۔۔۔۔نہ جانے کتنی ہی لڑکیوں کے ساتھ رنگین راتیں گزارئی یں ہوں
اس نے۔۔۔۔جب کے میرے سامنے کتنا شریف بن رہا ہے۔۔۔۔شاید
اِسی طرح کی جھوٹی تعریفیں کر کے لڑکیوں کو اپنی باتوں میں پھنساتا ہو گا
یہ۔۔“۔۔۔انعم یہی سوچ کر۔۔طنزیہ مسکرادی۔۔۔۔۔

کیا اس نے نہیں دیکھا تھا الماس کو۔۔۔جو کوئی ی موقع ہاتھ سے نہیں جانے
دیتی تھی اس کے قریب آنے کا۔۔۔۔یا اس کی منگیتر کو۔۔۔جو ہر تصویر
میں اس سے چپکی نظر آتی تھی۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔جواب دو۔۔۔"اس کے نازک وجود کو مزید اپنی" باہوں کے حصار میں بھینچتے۔۔۔ان گرے رنگ آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

ان دونوں میاں بیوی کو دیکھ کر کون کہ سکتا تھا کے کچھ وقت پہلے وہ کتے بلی کی طرح لڑ رہے تھے۔۔۔میاں بیوی کا رشتہ ایسا ہی تو ہوتا ہے۔۔۔کمرے میں کچھ۔۔۔کمرے کے باہر کچھ۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔اپنی الماس سے پوچھو جا کر۔۔یا اپنی علشبہ سے۔۔۔"وہ" چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔جل ککڑے سے لہجے میں بولی۔۔۔۔

مسز نعمان ولید آپ کو اس چیز کے لیے جلنے کی کیا ضرورت۔۔۔جو پہلے" ہی آپ کے مکمل دسترس میں ہے۔۔۔وہ تو آپ ہی ظالم بنی ہیں جو نظرِ کرم

نہیں کرتیں۔۔۔" وہ بھرائی ی آواز میں کہتا اس کے سرخ ہوتے گالوں پر لب رکھ گیا۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان دیکھ سکتا تھا۔۔۔اس حسینہ کے گالوں کو جلن کی شدت سے سرخ پڑتے۔۔۔۔۔

جلنے ؟؟۔۔۔کیا وہ جل رہی تھی ؟؟۔۔۔کیا واقعی وہ نعمان کے سبب علشبہ و الماس سے جلنے لگی تھی ؟؟۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وہ سوچ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

اس قدر گہری سوچ میں۔۔۔کے مقابل موقعے کا بھرپور فائی دہ اٹھا کر اس کے نزدیک آگیا۔۔۔لیکن اسے خبر نہیں۔۔۔خبر تو تب ہوئی ی۔۔جب اس کا شدت بھرا لمس اپنے گالوں پر محسوس ہوا۔۔۔

وہ چڑھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ مگر نعمان کے حصار نے اس نازک صفت کو اجازت نہ دی۔۔۔

"تم واقعی بہت سوفٹ ہو یار۔۔۔۔ بالکل ریشم کی طرح۔۔۔ مخملی مخملی سی۔۔۔۔" انعم نے محسوس کیا تعریفیں کرتے ہوئے مزید اس کے نازک وجود کو خود میں بھینچ رہا ہے۔۔۔۔

وہ اسے یوں بھینچ رہا تھا جیسے خود میں سمو لینا چاہتا ہو۔۔۔۔

"نعمان بس کرؤ۔۔۔ میری ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔ مجھے پتا ہے تم جان بوجھ کر مجھے سزا دے رہے ہو۔۔ تم سے لڑنے کی۔۔۔"

وہ نازک صفت خاصہ جھنجھلا کر خود کو اس کی قید سے آزاد کرنے کی سعی کرتے ہوئے چیخنے لگی۔۔۔۔

اتنے رومانٹک ماحول میں بھی وہ لڑکی لڑائی ی کا سوچ رہی تھی۔۔۔ نعمان" کا شدت سے دل کیا۔۔اپنا سر سامنے دیوار سے دے مارے۔۔۔۔

تمھارے ہاتھ کتنے نرم و ملائی م ہیں۔۔۔ تمھاری اسکن کچھ زیادہ ہی" سوفٹ ہے۔۔ میرے دیکھو۔۔۔ کتنے سخت ہیں۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر مقابل کی بات کو مکمل اگنور کرتے۔۔۔اپنے موضوع کو جاری رکھا۔۔۔۔ لیکن ساتھ ساتھ اسے اپنے حصار کی قید سے بھی آزاد کیا۔۔۔۔ کیونکے واقف تھا حد سے زیادہ اس نازک وجود کو جکڑ چکا ہے۔۔۔۔ڈر لاحق ہوا۔۔ کوئی ی ہڈی وڈی نہ نوٹ جائے اس کی۔۔۔۔ویسے بھی اتنی نازک سی گڑیا تھی وہ۔۔۔۔

اپنا ہاتھ کا پنجا اس کے آگے کرتے۔۔۔ چھونے کی دعوت دی۔۔۔۔

مجھے نہیں جاننا۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے۔"

چھو کر تو دیکھو۔۔۔ بے فکر رہو۔۔۔ ہاتھ کاٹتا نہیں ہے میرا۔۔۔" وہ"
مضحکہ خیز انداز میں۔۔۔ اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر
۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

انعم اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔ کتنے سالوں بعد اسے محسوس ہوا وہ
پرانے نعمان کو دیکھ رہی ہے۔۔۔۔ جو اس کی آپی کے زمانے میں ہوا کرتا
تھا۔۔۔۔

وہ مسکراتا۔۔ باتیں کرتا نعمان۔۔۔۔

دیکھو۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتے۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ ہوا میں بلند۔۔۔ انعم کا منتظر تھا۔۔۔۔

جبکے مقابل منہ بگاڑتی ہوئی ی۔۔۔ کروٹ لے کر۔۔۔ منہ پھیرنے لگی تھی۔۔۔۔

ڈرتی ہو مجھے چھونے سے ؟؟۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں بھول کیسے "
گیا۔۔۔۔ تمھاری تو پہلی محبت ہوں میں۔۔۔ ڈر تو لگے ناں پھر۔۔۔ کہیں دوبارا محبت نہ جاگ جائے۔۔۔" پلے فل مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔ چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وہ تپ کر۔۔۔بجائے کروٹ لینے کے۔۔۔اس کے ہوا میں بلند پنجے پر۔۔۔اپنا پنجار کھ گ ئی۔۔۔

اگلے لمحے محسوس ہوا۔۔۔وہ سچ کہ رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ سخت تھے۔۔۔۔

وہ ابھی یہی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔کے مقابل نے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی یں۔۔۔۔اور ایک لمحہ بھی ضائ ع کیے بغیر۔۔۔اس پر کسی کالی گھٹا کی طرح چھا گیا۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

کچھ کھاؤ گی آرڈر کرؤں؟؟۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے سیل ہاتھ میں" پکڑے پوچھ رہا تھا۔۔۔

زہر منگادو۔۔۔"وہ جز بز ہو کر۔۔۔روہانسہ لہجے میں پھنکاری۔۔۔"

خدا کرئے تم مر جاؤ نعمان ولید۔۔۔یا کسی ٹرک کے نیچے" آجاؤ۔۔۔تمھاری ایک ایک ہڈی ٹوٹ جائے۔۔۔تمھیں کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو۔۔۔"وہ مسلسل روتے ہوئے۔۔۔اسے کوسے چلی جا رہی تھی۔۔اور زندہ دلیری کا عالم یہ تھا۔۔۔کے جس نعمان ولید کی لوگ پیٹھ پیچھے برائی کرتے ڈرتے ہیں۔۔۔وہ اسی نعمان ولید کو سامنے بیٹھ کر۔۔۔حتی کے اس کے منہ پر کوسیں دے رہی تھی۔۔۔

اور مزے کی بات یہ تھی نہ صرف وہ لڑکا سن رہا تھا۔۔۔بلکے بار بار ٹیشو بھی پاس کر رہا تھا اسے۔۔۔۔

وہ آن لائی ن کھانا آرڈر کر چکا تھا۔۔۔۔

اس حسین دشمنِ جاں کے ناک و گال سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔۔ گرے آنکھوں میں نشیلان مزید ابھر آیا تھا۔۔۔۔

لال رنگ کے کپڑوں میں اس کا سرخ و سفید چہرہ مزید کھل رہا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔مقابل کی نگاہوں کو کس قدر بھ رہی تھی وہ۔۔۔۔

اس کا حسین سراپا ایک لمحے کے لیے بھی خود پر سے نظریں ہٹانے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

اسے شدید بھوک لگ رہی تھی۔۔۔انعم کی بدولت کل رات سے اسے کھانا نصیب نہیں ہو سکا تھا۔۔۔

وہ ٹیشو کا باکس اسے پکڑا کر۔۔۔نہانے چلا گیا۔۔۔

فریش ہو کر باہر نکلا۔۔تو اس دشمنِ جاں کو ابھی بھی روتے ہوئے پایا۔۔۔

چپ کرانے کی کوشش نہ کی۔۔۔کیونکے واقف تھا وہ چپ نہ ہو گی۔۔۔

خاموشی سے باہر چلا گیا۔۔۔

سارے ملازمین سرونٹ کوارٹر میں جا چکے تھے۔۔۔۔جبکے الماس لاونج میں صوفے پر بیٹھی کسی سے واٹس ایپ پر باتیں کرتی نظر آئی ی۔۔۔۔

بغیر کوئی ی آواز کیے۔۔۔وہ خاوشی سے کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

فرتج سے خود دودھ نکالا۔۔۔پیٹ میں چوہے دھما چوکڑی مچا رہے تھے۔۔۔۔

مزید بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اس لیے خود ٹھنڈا ہی ایک گلاس دودھ کا پی لیا۔۔۔۔جبکے انعم کے لیے گرم کیا۔۔۔۔

جب وہ دودھ کا گلاس لے کر واپس کمرے کی جانب جا رہا تھا۔۔۔تو الماس کی نگاہ اس پر پڑئی ی۔۔۔۔

سر آپ کو کچھ چاہیے تھا تو مجھ سے کہ۔دیتے۔۔۔" وہ فوراہی صوفے سے کھڑے ہو کر۔۔۔۔اس کے آگے آکر لچکدار انداز میں۔۔۔ایک پیاری سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔ تم عرشمان کا خیال رکھو بس۔۔۔۔میرے کاموں کے لیے" میری وائف موجود ہے۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔ سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

انعم لاکھ کہے وہ الماس سے نہیں جل رہی۔۔۔ مگر وہ واقف تھا۔۔وہ جل رہی ہے۔۔۔۔اس لیے الماس کو صاف انکار کیا۔۔۔

وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا کے یہ جلن مزید بڑھے۔۔۔۔۔

الماس کو مقابل کا لہجہ دل کو کاٹتا ہوا معلوم ہوا۔۔۔

وہ ہونٹوں کو چباتی ہوئی ی۔۔۔اثبات میں سر ہلا گ ئی۔۔۔

نعمان دودھ کا گلاس لے کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

"یہ لو۔۔۔یہ پی لو۔۔۔ تمھیں طاقت کی ضرورت ہے۔۔۔" وہ دودھ کا گلاس اس کے آگے بڑھاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

"مجھے اس کی نہیں۔۔۔مجھے موت کی ضرورت ہے۔۔۔" سرخ انگارے بھری آنکھیں اٹھا کر۔۔۔اسے کھا جانے والی نگاہ سے تکتی ہوئی ی۔۔۔ جز بز ہو کر بولی۔۔۔

مرے تمھارے دشمن۔۔۔" وہ سختی سے بول اٹھا۔۔۔ شدید ناگوار" گزرا تھا اس کا خود کو بددعائیں دینا۔۔۔۔

اسے دے تو ٹھیک۔۔۔ بلکے قبول۔۔۔ مگر خود کو نہ دے۔۔۔۔

تم جیسوں کو اتنی آسانی سے موت کہاں آتی ہے۔۔۔" وہ زچ کرنے" والے انداز میں۔۔۔ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ گویا ہوئی ی۔۔۔

جس کے جواب میں فقط اس نے اپنے ہونٹ سو کیڑے۔۔۔۔

بددعائیں دینے کا کام جاری رکھو۔۔۔ کبھی نا کبھی تو لگ ہی جائے" گی۔۔۔" وہ تلخی سے مسکرا کر بولا۔۔۔۔

مگر پہلے یہ پیو۔۔۔۔زندہ رہو گی۔۔۔تب ہی کوسیں دے سکو گی"
مجھے۔۔۔"اس کے ہونٹوں سے دودھ کا گلاس لگا کر۔۔۔نرمی سے گویا
ہوا۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے صرف مقابل ہی بھوکا تھا۔۔۔اس نے بھی کل رات سے
کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔شاید یہی سبب تھا۔۔۔وہ دودھ کا گلاس منہ سے لگنے
کے بعد۔۔۔ہٹا نہ سکی۔۔۔

لگتا ہے آرڈر آ گیا۔۔۔"ابھی وہ دودھ پی ہی رہی تھی۔۔۔کے دروازہ نوک"
ہوا۔۔۔

نعمان فوراً ہی دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے فاسٹ فوڈ آرڈر کیا تھا۔۔۔جو انعم کو بہت پسند تھا۔۔۔خاص طور پر چکن بروسٹ۔۔۔۔

چلو۔۔۔دیکھ کیا رہی ہو۔۔۔شروع کرؤ۔۔۔۔" ویسے وہ بہت صفائی ی" پسند واصولوں والا تھا۔۔۔اگر وہ اکیلا ہوتا تو ضرور کھانا ٹیبل پر سجاتا۔۔۔لیکن اسے خبر تھی۔۔۔انعم نخرے کرئے گی۔۔۔۔بھوکی ہے پھر بھی انا دیکھائے گی۔۔۔اس لیے کھانوں کی ٹرئے سجا کر۔۔۔بیڈ پر اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا

۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانا۔۔۔" وہ منہ پھیر کر بولی۔۔۔"

وہ الگ بات ہے۔۔۔ کھانے کی خوشبو سے ہی۔۔۔ پیٹ کے سارے بھوک کی تڑپ سے سوہے ہوئے چوہے الرٹ ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔

نخرے مت کرؤ۔۔۔ چلو جلدی شروع کرؤ۔۔۔۔ مجھے بہت بھوک لگ" رہی ہے۔۔۔ کل سے کچھ نہیں کھایا ہے میں نے۔۔۔" وہ عجلت سے بولا۔۔۔۔

انعم اپنی جگہ سے فوراً اٹھ کر۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر جھکی۔۔۔۔ اپنے انگوٹھے سے اس کے ہونٹوں کے کناروں پر لگا دودھ صاف کیا۔۔۔۔

وہ ساکت سہ ہو کر اپنی دشمن جاں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ دل نے اسپیڈ پکڑی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں کھایا۔۔۔ نظر آرہا ہے۔۔۔" واپس اپنی جگہ پر بیٹھتے۔۔۔اپنے "
انگوٹھے پر دودھ کی تری کو دیکھ۔۔ چھوٹی آنکھوں سے مقابل کو گھور
کر۔۔۔۔۔طنزیہ کہا۔۔۔۔

دودھ پیا ہے بس۔۔۔ تمھارے لیے بھی تولایا ہوں ناں" خاصہ "
معصومیت سے جواب دیا۔۔۔۔

اب کھانا شروع کر بھی لو۔۔۔" وہ بے زاری سے بولا۔۔۔ "

مگر وہ منہ پھیر کر بیٹھی رہی۔۔۔۔

جیسی تمھاری مرضی۔۔۔۔" خاصہ لاپرواہی سے کندھے اچکا کر "
۔۔۔۔۔وہ کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔۔۔

کھانے کی مہک۔۔۔انعم کا صبر آزما رہی تھی۔۔۔۔

وہ کھنکیوں سے اسے کھاتا ہوا دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم وہاں جا کر کھاؤ ناں۔۔۔میری جگہ پر بیٹھ کر کیوں کھا رہے ہے"
ہو۔۔۔"تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد۔۔۔وہ خاصہ چڑھتے ہوئے بول
اٹھی۔۔۔

میرا گھر ہے۔۔۔کہیں بھی بیٹھ کر کھاؤں۔۔"مقابل نے جتاتے ہوئے"
جواب دیا۔۔۔۔جس پر وہ دانت کچکچانے لگی۔۔۔۔

اللہ تیرا شکر۔۔۔تو نے کھلایا پیلایا۔۔۔اور مسلمان بنایا۔۔۔بغیر میری" طاقت و قوت کے۔۔۔" وہ کھانے کی ٹرے۔۔۔اسی کی سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔خدا کا شکر ادا کرنے لگا۔۔۔۔

پھر آرام سے اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔۔۔۔اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

انعم کی آنکھیں بھٹک بھٹک کر بار بار اپنے برابر میں رکھی ٹرے پر جا رہی تھیں۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ خود پر قابو کرتی رہی۔۔۔۔مگر پھر اس کا صبر جواب دے گیا۔۔۔۔

اس نے نعمان پر نظر ڈالی۔۔۔جو کمفرٹر منہ تک اوڑھے۔۔۔آرام سے سو رہا تھا۔۔۔ حتی کے اس نے دوسری جانب کروٹ لی۔۔۔اب اس کی پشت تھی انعم کی جانب۔۔۔۔

انعم نے آہستگی سے ٹرے میں سے چکن چیز رول اٹھایا۔۔۔اور کھانے لگی۔۔۔۔

نعمان نے آنکھیں کھولیں۔۔۔سامنے ہی مرر لگا تھا۔۔۔جس میں انعم کا رول کھاتا ہوا عکس صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔چہرے پر ایک پُر سکون مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ ہلکے سے کمفرٹر سے نکال کر دیکھنے لگا۔۔۔اس ہاتھ میں ابھی بھی اس دشمنِ جاں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔۔

وہ لمحہ آنکھوں میں گھوما۔۔۔جب اس نازک صفت نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مس کیا تھا۔۔۔۔

اپنی انگلیوں کے پوروں کو نرمی سے ایک دوسرے سے مسلنے لگا۔۔۔جیسے سکون پا رہا ہو اِس عمل۔۔سے۔۔۔۔۔

نرم و گرم لمس۔۔۔اس لمس سے ملتا سکون۔۔۔۔سکون جس کا وہ متلاشی تھا۔۔۔۔۔۔۔واقعی وہ انعم تھی۔۔۔اس کا انعام۔۔۔۔خدا کا اس پر فضل

۔۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کچھ وقت پہلے وہ اپنے غصے میں اسے اپنی زندگی سے نکالنے چلا تھا۔۔۔۔

غصہ انسان کی عقل پر پردے ڈال دیتا ہے۔۔۔۔وہ اب عہد کر رہا تھا دل ہی دل۔۔۔غصے کے وقت اس کا سامنا ہی نہیں کرے گا آئندہ۔۔۔۔

وہ رول کھانے کے بعد۔۔۔اپنے پورے جسم میں سنسناہٹ ہوتی محسوس کرنے لگی۔۔۔۔کل سے اب جا کر پیٹ میں کچھ گیا تھا۔۔۔

وہ دبے پاؤں بیڈ سے نیچے اتری ی۔۔۔۔عرشمان کے کمرے میں جانے کے ارادے سے۔۔۔۔

۔اس کے پاؤں سن پڑ رہے تھے۔۔۔۔ سر رونے کے سبب شدید بھاری

۔۔۔۔

اچانک ہی اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔دوبارا بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔۔کچھ وقت یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔ مگر جانے کا ارادہ ترک نہ کیا۔۔۔

اس کا دل اپنے بیٹے میں اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا سامان لے کر ابھی دروازے تک پہنچی ہی تھیں۔۔۔۔کے باہر سے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

انھوں نے زیادہ نہ سوچا۔۔۔اور دروازہ کھول دیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔انکے نازک وجود پر کسی کا بھاری بھر کم وجود گرا۔۔۔

وہ اپنا بیلنس قائم نہ رہ سکیں۔۔اور پیچھے فرش پر گرئی یں۔۔۔اور وہ وجود ان کے اوپر۔۔۔

اک دو ثانیوں کے لیے انھیں سمجھ ہی نہ آیا کے چل کیا رہا ہے۔۔۔

زوبیر۔۔۔"اگلے پل۔۔۔انھوں نے زوبیر کی گرم سانسیں اپنی گردن" پر محسوس کئی یں۔۔۔۔

زوبیر نے ہلکاسہ چہرہ اٹھاکر انھیں دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں شدید کرب میں نظر آرہی تھیں۔۔۔۔وہ اک لمحے بعد ہی ان کی گردن پر جھکا۔۔۔۔شاید وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔

بمشکل اس کے بھاری وجود کو خود سے ہٹایا۔۔

اچانک نظر اس کے بازو پر گئی۔۔۔جس سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔یہ سب کیسے ہوا؟؟۔۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔اب میں کیا'' کرؤں؟؟'' وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔فائزہ بہت نرمی سے اس کا چہرہ تھپتھپانے لگی۔۔۔۔

اس لڑکے کے بازو سے خون نکلتے دیکھ۔۔۔اس کی جان ہوا ہوئی ی۔۔۔

سب سے پہلے اپنے حواسوں پر قائم رہتے ہوئے۔۔ تیزی سے دروازہ بند کیا۔۔۔ پھر زوبیر کے ایک بازو کو اپنے کندھے پر ڈال کر۔۔۔ اسے اپنے سہارے سے اپنے کمرے میں لائی۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔۔ اس کی لیدر کی بلیک جیکٹ اتارنے لگی۔۔۔۔ جیکٹ اترتے ہی۔۔۔ گولی بازو میں پیوست نظر آئی۔۔۔

گولی دیکھتے ہی۔۔۔ فائزہ کا چہرہ مکمل سفید پڑھ گیا تھا۔۔۔۔

یامیرے خدا۔۔ رحم۔۔۔۔ زوبیر ہوش میں آؤ۔۔ تھوڑا ہمت سے کام" لو۔۔۔ میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔۔۔" وہ کہ کر ابھی اٹھنے ہی لگی تھی۔۔۔ کے اچانک اپنا ہاتھ انجانی گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔

آپ کسی کو کال نہ کریں۔۔۔میرا ڈاکٹر۔۔۔۔آ۔۔آتاہ۔۔ہی" ہو گا۔۔۔"زوبیر کو ہوش آگیا تھا۔۔اس نے فائی زہ کا ہاتھ پکڑ کر۔۔اسے ڈاکٹر کو کال کرنے سے روکا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔"وہ ڈرے ڈرے لہجے میں کہ کر۔۔اثبات میں سر ہلانے" لگی۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا؟؟۔۔۔۔"زوبیر کی حالت دیکھ۔۔ان کی آنکھوں سے" آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

ان کے لہجے میں جھلکتی فکر۔۔۔۔مقابل کے کانوں کو بڑی بھہ رہی تھی۔۔۔۔

آفس سے آتے وقت۔۔۔ڈکیت راستے میں مل ”
گ ئ ے۔۔۔۔موبائی ل وپیسے مان۔۔۔مانگ رہے تھے۔۔۔میں نے
ن۔۔ نہیں۔۔۔د۔۔دیے۔۔۔تو گولی مار کر چلے گ ئ ے۔۔۔“تکلیف
سے کراہتے ہوئے۔۔۔ بمشکل اپنے ساتھ ہونے والا واقعہ بیان کیا۔۔۔

جسے وہ بھولی عورت سچ بھی مان بیٹھی۔۔۔

اصل میں تو۔۔۔وہ رومیسا خاتون کا پیچھا کرتے کرتے۔۔۔ایک سنسان گلی
میں پہنچا۔۔۔۔شاید وہ باخبر تھی کے زوبیر اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔گلی کے
اینڈ پر پہنچتے ہی۔۔۔وہ رائی ٹ سائی ڈ پر مڑی۔۔ابھی وہ ان کا پیچھا کرتا اِس
سے قبل ہی۔۔۔۔اچانک پیچھے سے اس پر گولیاں برسنا شروع
ہو گ ئ یں۔۔۔۔

جن میں سے ایک بازو پر لگی۔۔۔۔
وہ تو شکر ہے گن تھی اس کے پاس۔۔۔۔

جس طرح وہ لوگ اندھا دھن گولیاں چلا رہے تھے۔۔۔یقین تھا کے وہ مارنے کا ارادہ لیے ہوئے تھے۔۔۔

زوبیر نعمان کا باڈی گارڈ تھا۔۔۔اسپیشل ٹرینگ لی ہوئی ی تھی اس نے۔۔۔۔ان چار پانچ بندوں کو اکیلا مار کر واپس آیا تھا۔۔۔۔ مگر بجائے اپنے اپارٹمنٹ جانے کے۔۔۔۔ناجانے کیوں فائی زہ کے گھر چلا آیا۔۔۔

شاید اس کا دل کھینچ لایا تھا اسے۔۔۔

او۔۔۔تم دے دیتے ناں پیسے و موبائی ل۔۔۔جان سے بڑھ کر تھوڑی ہیں یہ چیزیں۔۔" وہ ڈپٹ والے لہجے میں روتے ہوئے بولی۔۔۔"

اس کا اپنے لیے رونا۔۔۔زوبیر کے دل میں ہل چل مچا رہا تھا۔۔۔

وہ محبت بھری ڈپٹ بھی اسے بہت پیاری لگی۔۔۔۔

جب تک ڈاکٹر نہیں آرہا تمھارا۔۔۔یہ باندھو۔۔۔" سارا سامان پیک تھا سوٹ کیس میں۔۔۔ان کے پاس اپنے دوپٹے کے علاوہ کوئی ی چیز نہ تھی ۔۔۔جسے باندھ کر زوبیر کا خون بہنے سے روکیں۔۔۔اس لیے۔۔۔تیزی سے اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر۔۔۔۔مضبوطی سے اس کے بازو پر باندھا۔۔۔۔

زوبیر انھیں دیکھتے دیکھتے دوبارا غشی میں چلا گیا تھا۔۔۔

اس کا دماغ زوبیر کی حالت دیکھ مکمل مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔۔

شدید خوف لاحق ہوا۔۔کے کہیں اسے کچھ ہو نہ جائے۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ سرہانے بیٹھ۔۔آیت الکرسی پڑھ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگی۔۔

اس لمحے جیسے جان نکل رہی تھی۔۔۔
ابھی وہ آیت الکرسی کا دم کر ہی رہی تھی۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

فائزہ کو لگا کے زوبیر کا ڈاکٹر آیا ہو گا۔۔۔

دوپٹے سے بے نیاز۔۔۔۔وہ تیزی سے دروازے کی جانب لپکی۔۔۔۔

وہ زوبیر کی حالت کے پیش نظر اتنا ڈر ئی ہوئی تھی کے اس کا ذہن کام ہی نہیں کر رہا تھا ٹھیک طرح۔۔۔اس لیے نام تک نہ پوچھا۔۔اور دروازہ کھول دیا۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک کر پیچھے ہوئی ی۔۔۔سامنے تین چار پہلوان نما مرد کھڑے تھے۔۔۔جن کی نگاہیں فائی زہ کو اپنے جسم کا معائی نہ کرتے محسوس ہوئی یں۔۔۔۔۔

یہاں کوئی ی لڑکا آیا ہے؟؟۔۔۔بلیک کپڑوں میں؟؟۔۔۔اس کے ہاتھ پر" گولی لگی ہوئی ی ہے۔۔۔"ان میں سے ایک۔۔۔۔جو لائی ٹ نیلے رنگ کے قمیض شلوار زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔اپنے ہاتھ سے سینے پر گن پکڑ کر

مسلتے ہوئے۔۔۔اس کے وجود کو ہوس بھری نگاہ سے دیکھ۔۔۔کر ختگی کے ساتھ استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی نگاہوں سے شدید گھن آرہی تھی فائزہ کو۔۔۔مگر ساتھ ساتھ خوف بھی لاحق ہوا۔۔۔انکے ہاتھوں میں گن دیکھ کر۔۔۔۔جیسے جان جسم سے نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

وہ کتنا کھلے عام گن لے کر پھر رہے تھے۔۔۔۔

ن۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔"اس نے تیزی سے کہتے ہوئے دروازہ بند کرنا" چاہا۔۔

کے ان میں سے ایک نے شرارت سے اپنا پاؤں دروازے میں اڑا دیا۔۔۔ جس کے سبب دروازہ بند نہ ہوا۔۔۔۔

باقی اس کے تینوں ساتھی یہ دیکھ کر۔۔ قہقہہ لگانے لگے۔۔۔

فائزہ کا چہرہ مارے خوف و وحشت کے سفید پڑ چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا۔۔ب۔۔بدتمیزی ہے؟؟۔۔۔پاؤں۔۔ہ۔۔ہٹاؤ اپنا۔۔۔" اس موٹے و پہلوان جیسی جسامت والے نوجوان کو دیکھ۔۔۔۔ بمشکل اپنے خوف پر قابو پاتے۔۔۔غصے سے کہا۔۔۔

"سوری۔۔۔" وہ خاصہ شوخی سے مسکراتے ہوئے کہ کر پاؤں ہٹانے لگا۔۔۔

اس کا پاؤں ہٹانے کی دیر تھی فائزہ نے برق کی پھرتی سے دروازہ بند کیا۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ تیزی سے اپنے سوٹ کیس کے پاس گئی۔۔۔اسے کھولا۔۔۔اور ایک سوٹ کا دوپٹہ نکال کر۔۔۔خود پر اچھی طرح اوڑھا۔۔اس کے ہاتھ پاؤں مارے خوف کے ابھی بھی لرز رہے تھے۔۔۔۔

یااللہ یہ لوگ کون تھے؟؟۔۔۔اور یہ زوبیر کو کیوں ڈھونڈ رہے تھے؟؟۔۔۔"وہ خوفزدہ لہجے میں بڑبڑائی ی۔۔۔

ابھی وہ اسی خوف کے عالم میں اپنے سوٹ کیس کے پاس بیٹھی ہوئی ی تھی ۔۔۔کے دروازہ پھر نوک ہوا۔۔۔۔

اِس بار تو مارے خوف کے پاؤں ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

ک۔۔۔کون۔؟۔۔۔"اسے کہیں ناں کہیں ڈر لاحق تھا کے وہ خطرناک" لوگ دوبارانہ آگ ئی ے ہوں۔۔۔

اگر انھیں پتا چل گیا کے اس نے جھوٹ کہا ہے ان سے زوبیر کے متعلق۔۔تو وہ کیا کریں گے ؟؟۔۔۔۔ان کے ہاتھوں میں گن اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی فائی زہ نے۔۔۔۔

اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ بمشکل کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

میں ڈاکٹر علی۔۔۔مجھے زوبیر نے بلایا ہے۔۔۔" باہر سے آتی ایک نرم و"
مردانہ آواز پر۔۔۔اس نے دروازہ کھولا۔۔۔

زوبیر کہاں ہے؟؟۔۔"ڈاکٹر علی نے اپنے سامنے کھڑی عورت کا چہرہ"
دیکھا۔۔۔جس پر ہوائی یاں اڑی نظر آرہی تھیں۔۔۔۔

وہ فائزہ کو زوبیر کی بیوی گمان کرتے ہوئے۔۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔

اندر۔۔۔"فائزہ اسے فوراہی اندر کمرے میں لے گئی تھی۔۔۔۔"

جہاں ڈاکٹر نے فوراً زوبیر کا ٹریٹمنٹ شروع کیا۔۔۔اور اس کے بازو سے گولی
نکالی۔۔۔۔

فائزہ وہیں کھڑی آیت الکرسی کا ورد کرتی رہی۔۔۔

زندگی میں پہلی بار ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ شدید خوفزدہ تھی۔۔۔۔

آپ فکر نہ کریں بھابھی۔۔ گولی نکال دی ہے میں نے۔۔۔۔ تھوڑا سہ " آرام کی ضرورت ہے بس۔۔۔ پھر زوبیر کا تو آئے دن کا یہی معاملہ ہے۔۔۔ یہ بڑی سخت جان ہے۔۔ اسے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔ آپ اطمینان رکھیں۔۔۔۔۔" محترمہ فائزہ نہایت پتلی دبلی خاتون تھیں۔۔۔۔ ساتھ ساتھ خوش شکل بھی۔۔۔ ان کے چہرے سے ان کی عمر کا بالکل بھی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کے ڈاکٹر علی انھیں زوبیر کی بیوی سمجھ کر تسلی دینے لگے۔۔۔۔

آئے دن کا معاملہ ؟؟"فائی زہ ڈاکٹر علی کے الفاظ سنتے ہی الجھی۔۔۔"

اس نے بھابھی کے لفظ پر تو دیھان ہی نہ دیا تھا۔۔۔

لگتا ہے میں کچھ زیادہ بول گیا۔۔۔"وہ زبان دانتوں میں دباتے"
۔۔۔زبردستی کی مسکان چہرے پر سجائے گویا ہوئے۔۔۔

اسے لگا زوبیر نے اپنے کام کے متعلق اپنی بیوی کو آگاہ نہیں کیا ہوا۔۔۔

چلیں۔۔۔یہ دوائی کھلا دیجیے گا۔۔۔اور مکمل ریسٹ کروائی یے"
گا۔۔۔اس والے ہاتھ سے یہ کوئی کام نہ کرئے۔۔۔ورنہ زخم ابھی تازہ
ہے۔۔۔۔۔تکلیف بڑھ سکتی ہے۔۔۔"ڈاکٹر علی کے کہنے پر وہ الجھے ذہن

کے ساتھ بیڈ پر بے ست لیٹے زوبیر کو دیکھ۔۔اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

ناجانے کیوں اب اس نوجوان زوبیر نامی لڑکے سے انھیں ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ زوبیر والے کمرے میں آکر۔۔۔سامنے صوفے پر بیٹھ گ ئی یں۔۔۔۔ان کی فلائی ٹ مس ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ بیٹھی اس نوجوان لڑکے کو تکتی رہیں۔۔۔جو چہرے سے تو نہایت بھلا معلوم ہوتا تھا۔۔۔ مگر شاید تھا نہیں۔۔۔۔

یہی سوچتے سوچتے۔۔۔وہ صوفے پر ہی سو گ ئی یں۔۔۔۔

تھوڑی دیر وہ ایسے ہی سر پکڑے بیٹھی رہی۔۔۔پھر پاس رکھے جگ سے گلاس میں پانی بھرا۔۔۔ تھوڑا سہ پانی پی کر۔۔۔وہ پھر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اب وہ تھوڑا بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ دبے پاؤں کمرے سے نکلی۔۔۔۔

یہ کہاں جا رہی ہے؟"۔۔اس کے کمرے سے نکلتے ہی۔۔۔نعمان اٹھ کر" بیٹھا تھا۔۔۔

میم؟۔۔۔آپ کو کچھ چاہیے تھا؟؟۔۔۔"وہ باہر آئی ی۔۔۔تو لاونج میں" کالی بلی کی طرح الماس اس کا راستہ کاٹ گ ئی۔۔۔

نہیں۔۔۔اور اگر چاہیے ہوا۔۔۔تو خود لے لوں گی۔۔۔یہ میرا ہی گھر" ہے۔۔۔"اس نے خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔منہ بگاڑ کر جواب دیا۔۔۔

جس پر الماس دانت پیستے ہوئے۔۔اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

آپ اوپر کہاں جا رہی ہیں اِس وقت؟؟۔۔اگر عرشمان سے ملنے۔۔۔تو وہ" سو رہا ہے۔۔۔"انعم کو سیڑھیوں پر چڑھتا دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔پھر ساتھ ہی اس کے جانے کی وجہ کا اندازہ لگاتے ہوئے۔۔۔۔عرشمان کے سونے کی اطلاع دی۔۔۔

انعم اس وقت صرف اپنے بیٹے سے ملنے کی خواہش مند تھی۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے الماس سے لڑے۔۔۔کیونکے کہیں ناں کہیں دل کو ڈر جو لاحق تھا۔۔۔کے الماس سے لڑنے پر نعمان اسے جہلم نہ بھیج دے۔۔۔۔

بغیر کوئی ی جواب دیے۔۔۔وہ آگے بڑھ گ ئی۔۔

ضرور اِس فساد ن کے دماغ میں پھر کوئی ی پلان چل رہا ہو گا بیٹے کو باپ ”سے بد ظن کرنے کا۔۔۔مجھے اسے روکنا چاہیے۔۔۔ویسے بھی یہ بہت ڈسٹرب کر دیتی ہے عرشمان کو۔۔۔“۔الماس کو وہ وقت یاد آیا۔۔۔جب وہ عرشمان کو گود میں اٹھا کر۔۔۔دوپہر میں انعم کے سامنے سے لے آئی ی تھی۔۔۔۔

(ماضی کی یاد)

الماس آنی عرشمان کے ڈیڈ نے کوئی ی غلط کام کیا ہے کیا؟؟۔۔۔کیا وہ" اچھے نہیں ہیں؟؟۔۔۔"عرشمان ماشاءاللہ سے بڑھا ہو رہا ہے۔۔۔اِس وجہ سے۔۔اب الماس پہلے کی طرح اسے گود میں اٹھا کر سیڑھیاں نہیں چڑھ پاتی۔۔۔اِس لیے اُسے پہلی سیڑھی پر پہنچتے ہی گود سے اتارا۔۔۔۔

جس پر وہ اس کی جانب مڑ کر۔۔۔۔معصوم چہرے پر پریشانی سجائے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس کا چہرہ بتا رہا تھا۔۔۔بس وہ ہاں کرئے گی۔۔۔اور وہ رونا شروع کر دے گا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آتا اس عورت کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔بچے کو باپ سے بدظن" کرتے شرم آنی چاہیے اِسے۔۔۔۔جس کا کھاتی ہے اسے غراتی ہے۔۔۔بے شرم عورت۔۔۔"عرشمان کا سوال سنتے ہی الماس کے دل میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔اسے انعم کا وجود اس گھر میں ذرا بھی برداشت نہ تھا۔۔۔بس نہ چلتا ہو۔۔۔ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کر دے۔۔۔اِس گھر سے بھی۔۔۔اور نعمان و عرشمان کی زندگی سے بھی۔۔۔۔

بولیں ناں آنی۔۔۔۔عرشمان کے ڈیڈ اچھے نہیں ہیں کیا؟۔۔۔"وہ بچہ" تھا۔۔۔۔اور ایک بچہ اپنی ماں کے کہے جملوں کو پتھر پر لکیر مانتا ہے۔۔۔وہ بھی مان لیتا۔۔۔مگر اسکا ننھا ذہن الجھ گیا تھا۔۔۔آخر کو۔۔۔جس کو اس کی ماں برا کہہ رہی تھی وہ کوئی ایرا غیرا نہیں۔۔۔اس کا باپ تھا۔۔۔جو بہت ناز و سے پال رہا تھا اسے۔۔۔اس کی ہر خواہش پوری کرتا۔۔یہاں تک کے

اس کی ماں تک کو اس کی زندگی میں واپس کھینچ لایا تھا۔۔۔وہ کیسے مان لے؟؟؟۔۔۔کے اس کا باپ برا آدمی ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔اور آپ بھی کس کی بات سن رہے ہو۔۔۔آپ کی مام بیمار ہیں۔۔۔کیا بھول گ ئی ے آپ؟؟۔۔وہ بیمار ہیں اس لیے عجیب عجیب باتیں کرتی ہیں۔۔۔ان کی باتوں کو سیر س مت لیا کرؤ۔۔۔۔۔آپ کے ڈیڈ بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔۔اتنے اچھے کے ان جتنا اچھا انسان میں نے آج تک زندگی میں دیکھا ہی نہیں۔۔۔"وہ جھوٹ نہیں کہ رہی تھی اس بچے کا دل رکھنے کے لیے۔۔۔وہ سچ تھا۔۔۔بالکل سچ۔۔۔۔نعمان ایک آئیڈیل باپ تھا اس کی نظر میں۔۔۔۔جو اپنے بیٹے کی ہر خواہش پر لبیک کہتا۔۔۔۔

نعمان کو دیکھ۔۔۔۔ کبھی کبھار وہ آرزو کرنے لگتی۔۔۔کے کاش نعمان جیسا باپ اس کے بچوں کو بھی ملے۔۔۔بلکے جیسا کیوں۔۔۔۔وہ ہی مل جائے تو اِس میں کوئی ی حرج نہ تھا۔۔۔۔دل ہی دل وہ نعمان کی دوسری بیوی بننے کے لیے بھی تیار تھی۔۔۔۔ مگر وہ واقف تھی یہ حق علشبہ میراج کے پاس ہے۔۔۔

وہ صرف خواب ہی دیکھ سکتی ہے نعمان جیسے کئی یرنگ ولونگ مرد کا۔۔۔۔

(حال)

میم۔۔۔آپ صبح مل لیجیے گا۔۔۔۔ابھی عرشمان سو رہا ہے۔۔۔"اس نے" پھر روکنے کی نیت سے کہا۔۔۔۔

مگر انعم سنی اَن سنی کرتی آگے بڑھ گ ئی۔۔۔ جس پر وہ دانت پیستے ہوئے۔۔ابھی ایک قدم ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔۔۔انعم کے پیچھے جانے کی نیت سے۔۔۔کے اس کا ہاتھ پیچھے سے کسی نے گرفت میں لیا۔۔۔ جس پر وہ چونک کر پیچھے مڑی تھی۔۔۔

جانے دو۔۔۔"نعمان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔"

مگر سر۔۔۔"وہ اعتراضاً بولنے ہی لگی تھی۔۔۔"

وہ ماں ہے عرشمان کی۔۔۔۔ مجھ سے زیادہ حق ہے اس کا۔۔۔۔ تمھیں" بھی سمجھنا چاہیے۔۔۔کے وہ اس گھر کی مالکن و عرشمان کی ماں ہے۔۔۔"الماس کو پہلی بار نعمان کا لہجہ چبھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

گھر کی مالکن کا لفظ نہایت جتاتے ہوئے ادا کیا تھا مقابل نے۔۔۔۔جسے سن۔۔۔۔اسے احساس ہوا۔۔کے وہ دبے لفظوں میں اسے بتا رہا ہے۔۔۔کے وہ اس کی ملازمہ ہے۔۔۔۔مالکن بننے کی کوشش نہ کرئے۔۔۔۔

اس گھر میں چھ سالوں سے تھی وہ۔۔۔۔اور ایسے رہتی تھی۔۔جیسے گھر کی مالکن ہو۔۔۔۔سب اسی کے حکم کے تابعے چلتا تھا۔۔۔کیونکے عرشمان پر ماں کی طرح چھائی ی رہتی تھی وہ۔۔۔اس لیے نعمان بھی اسے کچھ نہیں کہتا تھا۔۔۔۔

مگر آج چھ سالوں میں وہ پہلی بار احساس دلا رہا تھا کے وہ ملازمہ ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

جیسے دل پر گہرا زخم لگا ہو۔۔

وہ تو عرشمان کو اپنا بیٹا ہی ماننے لگی تھی اور اِس گھر کو اپنا گھر۔۔۔۔

یس۔۔۔ سر۔۔۔ "بمشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے۔۔۔۔اثبات میں" سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر کم بخت آنسو پھسل ہی آئے رخسار پر۔۔۔۔

رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔ "وہ مانے یا نہ مانے۔۔۔الماس کافی اونچا مقام" رکھتی تھی اسکے دل میں۔۔۔۔اسے روتا ہوا دیکھ۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو بالکل اچھا نہ لگا۔۔۔۔

اسے پھولوں کی طرح کھلتی۔۔۔۔ مسکراتی الماس دیکھنے کی عادت تھی۔۔۔۔

وہ فوراہی پوچھنے لگا۔۔۔۔شاید وہ خود بھی نہیں جانتا۔۔۔ کتنی فکر تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔

نازک صفت (لڑکی) کو یہ کمال حاصل ہے کے وہ سخت سے سخت مرد کو موم کردے۔۔۔۔اور الماس کر چکی تھی۔۔۔۔اپنے بیٹے کے سوا کسی کی پرواہ نہ کرنے والا۔۔۔اگر اس کے رونے کی پرواہ کر رہا تھا۔۔تو یقینا یہ اس کی جیت تھی۔۔۔۔ مگر یہ کمال کا ادنی درجہ ہے۔۔۔۔اعلی کمال صرف دل میں نرمی پیدا کرنا نہیں ہوتا۔۔۔۔اُس نرمی کو اپنے لئے ہمیشہ قائم رکھنا بھی ہوتا ہے۔۔۔۔اور یہی سب سے مشکل مرحلہ ہے۔۔۔۔ جس پر باہر کی عورت کچھ وقت کے لیے تو جیت حاصل کر سکتی ہے مگر مستقل نہیں۔۔۔۔کیونکے مرد ذمہ داریوں سے باندھا جاتا ہے صرف دل میں پیدا ہونے والے نرم

گوشے سے نہیں۔۔۔اور یہ اعلی کمال بیوی کے حصے آتا ہے۔۔۔گھر کو چلانے سے لے کر بچوں کی اچھی پرورش تک کی ذمہ داریوں میں اپنے ساتھ باندھ جو لیتی ہے وہ مرد کو۔۔۔۔ہاں وہ باندھ لیتی ہے۔۔۔ایک ایسی پکی ڈور سے جو بظاہر نظر نہیں آتی مگر روز بہ روز مرد کو اپنے حصار میں جکڑتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں نہیں رو رہی۔۔۔آنکھوں میں شاید کچرا آ گیا ہو۔۔" وہ اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے بولی۔۔

تم رو رہی ہو۔۔۔صاف نظر آ رہا ہے۔" وہ نرمی سے ہلکا سہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔جیسے اس کے بھولے پن پر بے اختیار مسکرا دیا ہو۔۔۔۔

ہاں۔۔۔رو رہی ہوں۔۔۔اور کیا کرؤں۔۔۔پہلی بار کسی نے مجھے ڈانٹا" ہے۔۔۔رونا تو آئے گا ناں۔۔۔میں عرشمان کو اپنا بیٹا مانتی ہوں۔۔۔مجھے نہیں پتا آپ کے اور آپ کی وائی ف کے درمیان کیا مسائل ہیں۔۔مگر ان مسائل کی وجہ سے میرا بیٹا ذہنی طور پر ڈسٹرب ہو رہا ہے۔۔۔جو میں قطعی برداشت نہیں کر سکتی۔۔وہ بیمار ہے۔۔۔اس کا بھی کوئی لحاظ نہیں رکھتیں میم۔۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے میں اپنی حد پار کر رہی ہوں تو بے شک مجھے نکال دیں۔۔۔بلکے میں خود چلی جاتی ہوں۔۔۔۔" وہ جوالا مکھی کی طرح پھٹ پڑئی تھی۔۔۔۔

عرشمان کو اپنی اولاد کی طرح پالا تھا اس نے۔۔۔اسے لگ رہا تھا کے انعم عرشمان کو دانستہ طور پر تنگ کر رہی ہے۔۔اور نعمان سب کچھ جانتے بوجھتے اپنی بیوی کی اندھی محبت میں اسے کرنے بھی دے رہا ہے۔۔۔

شاید اپنی بیوی کی محبت میں مقابل بھول بیٹھا تھا کے اس کا بیٹا بیمار ہے۔۔۔یہ ذہنی دباؤ یہ آئے روز کی لڑائی ی اس کے لیے بالکل اچھی نہیں۔۔۔۔مگر وہ نہیں بھولی تھی۔۔۔وہ کام چھوڑ دینے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔مگر عرشمان کی صحت کے ساتھ کمپرومائز کرنے کے لیے نہیں۔۔۔۔

میں نے ڈانٹا نہیں آپ کو۔۔ سمجھایا ہے۔۔۔۔"نعمان کے سمجھ نہیں آرہا" تھا وہ کہاں جا کر اپنا سر پھوڑئے۔۔۔۔

انعم والماس کو بیٹھے بیٹھائے کیوں اک دوسرے سے اتنے مسائی ل پیدا ہوگ ئی ے تھے؟؟۔۔۔

وہ دونوں ہی عورتیں اس کے بیٹے کے لیے بہت ضروری تھیں۔۔۔ایک ماں تھی تو ایک ماں جیسی تھی۔۔۔۔

ایک سال۔۔ جہاں اتنے سال کام کیا ہے یہاں۔۔۔ وہاں ایک سال اور" صحیح۔۔۔۔ میرے بیٹے کی اللہ کے کرم سے کامیاب سرجری ہو جائے۔۔۔ پھر جسے جانا ہے جاتا رہے۔۔۔ میری بھلا سے۔۔۔ مگر ابھی میں آپ کو جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔۔" کیا اب ہر عورت کا غصہ دیکھنے کے لیے رہ گیا تھا نعمان ولید؟؟۔۔۔ مانا اسے ضرورت تھی۔۔۔۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کے عورتیں اس کے سر پر چڑھ کر ناچیں۔۔۔۔

جب تک وہ جھم کر بات کر رہی تھی۔۔۔ نعمان لچکدار رہا۔۔۔ مگر جیسے ہی اس نے غصے میں نوکری چھوڑ کر جانے کی تڑی لگائی۔۔۔ اس خوبرو نوجوان کی ٹھیک ٹھاک ہٹ گئی۔۔۔۔

انعم تو انعم۔۔۔ اب الماس بھی چھوڑ کر چلے جانے کی تڑی لگا رہی تھی۔۔۔

انعم کا غصہ تو وہ فقط اس لیے برداشت کرتا ہے کیونکے وہ اس کے بچے کی ماں اور بیوی ہے۔۔۔ مگر الماس؟؟۔۔۔ وہ کس حق سے اسے غصہ دیکھا رہی تھی؟؟۔۔۔۔

ٹیڑھی کھوپڑی کا مرد تھا وہ۔۔۔ لمحہ نہیں لگاتا وہ۔۔۔ آسمانوں سے زمین پر پٹخنے میں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے غرا کر دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ سپاٹ سے لہجے میں کہ کر۔۔۔ وہ اپنے کمرے کی جانب لوٹ گیا۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

انعم عر شمان کے کمرے میں دبے پاؤں داخل ہوئی ی۔۔۔۔

وہ شہزادہ سامنے ہی سو رہا تھا۔۔۔

پہلی بار اسے دیکھتے ہی دل چاہا۔۔۔کے اپنے سینے سے لگا لے۔۔۔۔

اس کی ممتا تڑپی تھی آج۔۔۔۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے دروازے پر کھڑی اسے تکتی رہی۔۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی۔۔۔۔اس کے سرہانے آن بیٹھی۔۔۔۔

کب سوچا تھا جس کے پیدا ہونے سے قبل مرنے کی بد دعائیں
کیں۔۔۔آج جب وہ واقعی مرنے کے قریب کھڑا تھا تو دل تڑپ رہا
تھا۔۔اس کی زندگی مانگنے کے لیے۔۔۔خدا سے اُس کے لیے لمبی عمر مانگنے
کے لیے۔۔۔۔خوشیاں مانگنے کے لیے۔۔۔۔بہتر مستقبل مانگنے کے
لیے۔۔۔۔

آج خود کو روک نہ سکی۔۔۔۔اس کی پیشانی پر جھک کر۔۔۔نرمی مگر شدتِ
محبت سے بوسہ لیا۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس ننھے شہزادے کی پیشانی کو بھیگونے
لگے۔۔۔۔

وہ ماں تھی۔۔۔ایک بوسے سے کہاں دل کو سکون ملتا۔۔۔۔وہ جکڑنا چاہتی تھی اسے اپنی ممتا بھری باہوں میں۔۔۔۔

اس کے سر کو اپنے سینے سے لگا کر دبی دبی آواز میں رونے لگی۔۔۔۔

وہ مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا کے آپ بیمار ہو۔۔۔ماما کو بالکل نہیں پتا تھا۔۔۔اگر ذرا بھی علم ہوتا تو میں کبھی آپ کو نعمان کے خلاف استعمال کرنے کی نہ سوچتی۔۔۔۔نہ ہی آپ کے ساتھ برا سلوک کرتی۔۔نہ آپ کو ڈانٹتی۔۔پلیز۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔پلیز۔۔۔ماما بہت شرمندہ ہیں عرشمان۔۔۔۔۔"

عرشمان اسی کا بیٹا تھا۔۔۔ نیند کا پکا تو ہونا ہی تھا۔۔۔۔وہ مسلسل روتی رہی۔۔ معافیاں مانگتی رہی۔۔۔ مگر عرشمان ٹچ سے مچ نہ ہوا۔۔۔

حتی کے وہ خود روتے روتے اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے سو گئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سورج کی کرنیں اس کی ننھی آنکھوں پر پڑ رہی تھیں۔۔۔۔

اس نے اٹھنا چاہا تو۔۔۔اپنے پیٹ کے مقام پر وزن محسوس کیا۔۔۔

جب دیکھا۔۔۔تو وہ اپنے ماں باپ کے درمیان میں پھنسا ہوا۔۔۔لیٹا ہوا تھا۔۔۔اس کے پیٹ پر پہلے اس کی ماں کا ہاتھ تھا۔۔۔پھر ماں کے ہاتھ پر باپ کا۔۔۔

نعمان کا برابر میں سونا کوئی ی ن ئی بات نہ تھا۔۔۔وہ تو خوش صرف اپنی ماں کو دیکھ کر ہوا تھا۔۔۔

وہ پہلی بار اپنے والدین کے بیچ میں سویا تھا۔۔۔کیونکر خوش نہ ہوتا۔۔۔

پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔فدا فدا نظروں سے اپنی ماں کو سوتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ڈیڈ ڈیڈ۔۔۔دیکھیں۔۔۔مام عرشمان کے ساتھ سو رہی ہیں۔۔۔"آہستگی" سے نعمان کا ہاتھ ہلا کر۔۔۔۔کان کے پاس منہ لے جا کر۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں سرگوشی کی۔۔۔۔

نعمان کی آنکھ۔۔۔۔اس کے ہاتھ ہلاتے ہی کھل گ ئی تھی۔۔۔اس شہزادے کی آواز میں جو خوشی کی کھنک تھی۔۔۔بس وہ ہی تو سننے کے لیے وہ نوجوان اتنی محنت کر رہا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔دیکھ رہا ہوں۔۔۔اب تو خوش ہے ناں عرشمان؟؟۔۔۔۔۔"وہ" اپنے بیٹے کی پیشانی کا محبت سے مسکرا کر بوسہ لیتے ہوئے۔۔۔اطمینان بخش انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

صرف خوش۔۔۔بہت خوش۔۔۔شکریہ ڈیڈ۔۔۔آپ بیسٹ ڈیڈ ہو دنیا" کے۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہل رہا تھا۔۔۔وجہ۔۔۔کہیں انعم اٹھ نہ جائے۔۔۔کہیں اٹھ کر چلی نہ جائے۔۔۔۔

اس کے ننھے سے دل کو خوف لاحق تھا۔۔۔۔

نعمان کو جگمگاتی آنکھوں سے تکتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔۔۔

دنیا کی ہزاروں نعمتیں ایک طرف۔۔۔اور اس کی ماں ایک طرف۔۔۔۔جسے وہ کسی قیمت پر اب دوبارا کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔اٹھ بھی جاؤ نیستی۔۔۔۔قسم سے تم جیسی نیستی عورت" نہیں دیکھی میں نے۔۔۔جب دیکھو سوئی ی پڑئی ی رہتی ہو۔۔۔۔" کافی

دیر تک وہ باپ بیٹے انعم کو مسکرا مسکرا کر دیکھتے رہے۔۔۔ مگر اب نعمان کو دیر ہو رہی تھی آفس جانے کی۔۔۔

اس نازک گڑیا کی ناک کو پکڑ کر ہلاتے ہوئے۔۔۔اپنے ہی انداز میں اٹھایا۔۔۔

ڈیڈ نہ کریں۔۔۔ عرشمان کی مام کو تکلیف ہو رہی ہو گی۔۔۔۔"عرشمان" فوراً ہی انعم کی ناک اس کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ؟؟۔۔۔جب دیکھو نیند خراب کرتے" رہتے ہو۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے اٹھی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے جب حواس بحال ہوئے۔۔۔تو نعمان کی آنکھیں سوال کرتی نظر آئی یں۔۔۔کے یہاں عرشمان کے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔۔ جنھیں پڑھ کر بھی مکمل اگنور کرتے۔۔۔وہ منہ بسور کر اسے غراتے ہوئے دیکھنے لگی۔۔۔

چلو اٹھ جاؤ اب عرشمان۔۔۔۔بستر چھوڑو۔۔۔۔میں تیار ہونے جا رہا ہوں۔۔۔ناشتہ کی ٹیبل پر ملتا ہوں۔۔۔" وہ عرشمان کو پیار سے کہتا ہوا بیڈ سے اترانے لگا۔۔۔

تم بھی سو تو مشین۔۔۔ناشتے کی ٹیبل پر ملو مجھے۔۔۔" وہ بیٹھے بیٹھے نیند کے جھونکے لے رہی تھی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے دانستہ طور پر تنگ کرنے کی نیت سے اس کے بالوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر مسلتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔۔

جس پر وہ جز بز ہو کر اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگی۔۔۔ جس نے اس کے سارے بالوں کو اجڑا چمن بنا دیا تھا۔۔۔۔

مام۔۔۔اُپس۔۔۔۔ مطلب۔۔۔انعم۔۔۔۔"عرشمان اس کے بکھرے" بال جو اس کے باپ کا کارنامہ تھے۔۔۔اپنے ننھے ہاتھ سے ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر مخاطب کرنے لگا۔۔۔۔ مگر اگلے ہی پل ۔۔۔۔ تیزی سے زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔

غلطی سے مام جو کہ بیٹھا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے اپنے کسی بھی عمل سے اسے غصہ دلائے۔۔۔۔

مام ہی ٹھیک ہے۔۔۔"انا کی دیوار کو ہلکا سہ مسمار کرتے۔۔۔ سنجیدگی سے" کہا۔۔۔

عرشمان بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

واقعی؟؟۔۔کیا اب عرشمان آپ کو مام کہ سکتا ہے؟؟"وہ خاصہ مسرت" بھرے لہجے میں۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔۔

اب لکھ کر دوں کیا؟؟"مصنوعی جھنجھلاہٹ کے ساتھ مگر آہستگی سے" بولی۔۔۔

اس کی جھنجھلاہٹ بے معنی سی تھی روبرو بیٹھے اُس بچے کے لیے۔۔۔۔

جواس کی ڈانٹ میں بھی محبت تلاش کرتا تھا وہ اس کی محبت کو محبت کیسے نہ مانے؟؟۔۔۔

اگر انعم نے آج اسے اجازت دی تھی ماں پکارنے کی۔۔۔تو پھر یہ یقینا محبت تھی جسے وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ خوش ہو کر اپنی ننھی باہیں پھیلا کر اس کے وجود سے لپٹ گیا۔۔۔۔جس سے ایک انجانی مگر میٹھی سی مہک آتی تھی اسے۔۔۔وہ ہی مہک۔۔۔۔جو ایک بچے کو اپنی ماں کے وجود سے آتی ہے۔۔۔

مام۔۔۔عرشمان کی مام۔۔۔"وہ اتنا خوش تھا۔۔کے رو دیا۔۔۔۔۔وہ ننھا" شہزادہ رو دیا۔۔۔

اس لمحے کا نا جانے کب سے انتظار کیا تھا اس بچے نے۔۔۔۔ماں کی قدر۔۔۔
بناماں والے باخوبی جانتے ہیں۔۔۔۔اور وہ جانتا تھا۔۔۔۔چھ سال بغیر اس
نے اپنی ماں کے گزارے تھے۔۔۔۔

وہ جس قدر محبت و گرم جوشی سے گلے لگا۔۔۔انعم کا سانس رک گیا۔۔۔
وہ شرمندگی سے مرنے کو تھی۔۔۔۔

اسے یقین نہ آیا۔۔۔۔کیا واقعی وہ اپنی نفرت میں اتنی اندھی ہو گئی تھی کہ
اپنے ہی بیٹے کا استعمال کر رہی تھی۔۔۔۔وہ بھی اس بچے کا جو اس پر جان وارتا
ہے۔۔۔۔جو اس کے لیے اپنے باپ تک سے لڑ جاتا ہے۔۔۔جس کا ہر عمل
چیخ چیخ کر از خود بتاتا ہے کے اپنی ماں کے آنچل کے لیے کتنا ترسا ہے وہ۔۔۔۔

سوری۔۔۔"فقط اتنا ہی لفظ ساتھ دے سکے۔۔۔وہ بھی رونے لگی۔۔۔۔"

اپنے بیٹے کو اپنی ممتا بھری باہوں میں بھینچنے لگی۔۔۔۔

آہ۔۔عرشمان دب رہا ہے۔۔۔"انعم کو احساس ہی نہ ہوا۔۔۔کے اپنی" محبت میں کس قدر خود میں بھینچ چکی تھی اس کے ننھے وجود کو۔۔۔وہ ہلکا سہ احتجاج کرنے لگا۔۔۔

جس پر آہستگی سے اپنا حصار کھولا۔۔۔مگر مکمل آزاد نہ کیا۔۔۔

ابھی دل کہاں بھرا تھا؟؟۔۔۔اسے سینے سے لگائے رکھنا چاہتی تھی بس۔۔۔۔اسے اپنے آنچل میں چھپائے رکھنا چاہتی تھی بس۔۔۔۔

مام۔۔۔اب آپ چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی ناں عرشمان کو؟؟؟" وہ تھوڑا" سہ ہٹ کر۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔پُرامید لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔اگر جاؤں گی بھی تو آپ کو اپنے ساتھ لے کر" جاؤں گی۔۔۔"اس کے قطعی لہجے میں کہتے ہی۔۔۔ عرشمان کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں اداسی چھا گ ئی۔۔۔۔

انعم اس کے ننھے چہرے کے بدلتے تاثرات بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔

عرشمان نہیں جاسکتا آپ کے ساتھ۔۔۔" وہ رنجیدہ سہ ہو کر۔۔۔اس کے گلے سے ہٹتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیوں؟؟" بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی۔۔۔"

کیونکے عرشمان چلا گیا تو ڈیڈا کیلے ہو جائیں گے۔۔۔اور آپ کو تو عرشمان" کے بغیر رہنا آتا ہے۔۔۔ مگر ڈیڈ کو نہیں آتا۔۔۔وہ نہیں رہ سکتے۔۔۔۔وہ کہتے ہیں وہ عرشمان کے بغیر مر جائیں گے۔۔۔"اپنے ننھے چہرے پر بلا کا بھولا پن سجائے۔۔۔وہ اپنے نہ جانے کی وجہ بیان کرنے لگا۔۔۔۔

جسے سن۔۔۔۔انعم چند لمحوں کے لیے لاجواب ہوئی ی۔۔۔۔

بات تو ٹھیک کہ رہا تھا وہ ننھا شہزادہ۔۔۔انعم کو آتا ہے اس کے بغیر جینا۔۔۔ نعمان کو نہیں آتا۔۔۔۔۔

وہ جی ہی نہیں سکتا اپنے بیٹے کے بغیر۔۔۔ایک لمحے کے کروڑوے حصے کے لیے بھی نہیں۔۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔ جینا سیکھ لیں گے۔۔۔" وہ نعمان تھا جو عرشمان کو" ماں باپ دونوں کی محبت دینے کا خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔ایک ہیپی فیملی کا خواب۔۔۔۔جبکے انعم کی ہیپی فیملی میں نعمان حصہ بن جائے۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔

وہ نہایت لاپرواہی سے بولی۔۔۔ جیسے کوئی ی عام بات کہ رہی ہو۔۔۔۔

اگراس لمحے نعمان اس کی بات سن لیتا۔۔۔تو یقیناً اسے اپنے بیٹے سے زندگی بھر کے لیے دور کر دیتا۔۔۔۔

ابھی انعم نے کوئی ی فیصلہ نہیں کیا تھا۔۔۔مگر اتنا ضرور جانتی تھی کے اپنے بیٹے کو اِس حالت میں چھوڑ کر ہر گز نہیں جائے گی۔۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو اپنے سر پر اس بھولی بھالی خاتون کو چمٹا لے کر کھڑا پایا۔۔۔۔جسے دیکھتے ہی وہ چونک کر اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

یہ کیا ہے؟؟"خاصہ کنفیوز لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

تم ہو کون لڑکے ؟؟۔۔۔اور میرے گھر کیوں آئے ؟؟۔۔۔اور وہ لوگ "
کون تھے جو تمھارے پیچھے گن لے کر آئے
تھے ؟؟۔۔۔دیکھو۔۔۔شرافت سے بتادو۔۔۔۔ورنہ تم جیسوں سے نمٹنا
اچھے سے آتا ہے مجھے۔۔۔۔" وہ چمٹا اس کی گردن سے لگا کر۔۔۔ چھوٹی
آنکھوں سے غراتے ہوئے۔۔۔کسی تفتیشی افسران کی طرح پوچھ رہی
تھی۔۔۔۔

جس پر وہ بے اختیار ہی مسکرا دیا۔۔۔۔

اِسے توڈرنا چاہیے تھا۔۔" فائزہ اس کے چہرے پر ایک دلفریب "
مسکراہٹ رقصاد یکھ۔۔الجھ کر بڑبڑاہی۔۔۔۔

چلو شکر۔۔۔مانا تو صحیح کے میں لڑکا ہوں۔۔۔ورنہ بیٹا کہ کہ کر میرا سارا" موڈ اف کر دیتی تھیں آپ۔۔۔" وہ خاصہ شکر گزار لہجے میں بولا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دور دور تک کوئی ی خوف نہ تھا۔۔۔جبکے فائی زہ اپنے سیلف ڈیفنس میں چمٹا پکڑ کر بھی اس سامنے بیٹھے شخص سے انجانے خوف میں مبتلا تھی۔۔۔

آخر کتنے بندے تھے اس عورت کے پیچھے۔۔۔۔چار پانچ کو تو میں خود مار" کر آیا تھا۔۔۔یعنی باس ٹھیک کہ رہے تھے۔۔۔وہ عورت صرف چارہ ہے۔۔۔۔ایسا چارہ جسے نگلنے والی مچھلی زندہ نہیں بچے گی۔۔۔۔ مگر اتنے خطرناک لوگوں کا رخسار سے کیا تعلق؟؟۔۔۔۔" اگلے ہی لمحے وہ سوچ میں پڑا۔۔۔۔

اسے اپنے سوالوں کے جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔فائزہ نے چمٹے کے سر ہے مزید اس کی گردن میں گاڑھے۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہیں؟؟۔۔۔تکلیف ہو رہی ہے؟؟۔۔۔" وہ چمٹے کو اپنے الٹے ہاتھ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔بیچارگی والا چہرہ بنائے۔۔۔کراہ کر بولا۔۔۔۔

"دیکھو لڑکے۔۔۔سیدھے شرافت سے بتادو۔۔۔ہو کون تم؟؟۔۔۔اور وہ لوگ کون تھے جو تمھارے پیچھے آئے تھے؟؟۔۔۔" اسے الٹے ہاتھ سے چمٹا ہٹاتا دیکھ۔۔ تیزی سے چمٹے سے ہی اس کے الٹے ہاتھ پر مارا۔۔۔جس پر اس نے تیزی سے کراہتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔اسے بالکل امید نہیں تھی کے وہ دشمنانِ جاں ہاتھ پر حملہ کر دے گی۔۔۔

پھر دوبارہ چمٹا اس کی گردن سے لگا کر۔۔۔غصے سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

اچھا اپنا ہتھیار تو ہٹائیں۔۔۔آرام سے بھی تو بات کی جا سکتی ہے" ناں۔۔۔۔" دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔التجائی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔تم سوال کا جواب دو میرے۔۔۔۔میرے گھر کیوں آئے" تم؟؟۔۔۔" وہ چمٹے کو مزید اس کی سفید کھال سے لگاتے ہوئے۔۔۔سخت لہجے میں اپنے سوالات دوہرانے لگی۔۔۔۔

زوبیر کو گمان ہوا۔۔کے جواب نہ دیا۔۔تو اب کے وہ چمٹا اس کی گردن میں پیوست کرنے میں دیر نہیں لگائے گی۔۔۔

کیونکے مجھے چوٹ لگی تھی۔۔۔اپنے گھر اِس حالت میں جاتا تو امی جان اور" بہن بہت پریشان ہو جاتے۔۔۔میں انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اُس وقت مجھے کسی اپنے کی ضرورت تھی جو میرا خیال رکھے۔۔۔پتا نہیں کیوں میرے پاؤں از خود ہی آپ کے دروازے تک مجھے کھینچ لائے۔۔۔"اس نے روبرو کھڑی فائزہ کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔ معصومیت سے جواب دیا۔۔۔

تمھیں کیوں لگا کے میں تمھارا خیال کرؤں گی؟؟"وہ ناچاہتے ہوئے بھی" پوچھ اٹھی۔۔۔

کیونکے میں نے دیکھا ہے آپ کو۔۔۔لوگوں کا خیال کرتے۔۔۔"فائزہ" کے لیے وہ اجنبی تھا۔۔۔زوبیر کے لیے وہ خاتون اجنبی ہر گز نہ تھی۔۔۔

ان پر سالوں سے نظر رکھ رہا تھا وہ۔۔۔ کس قدر نیک و پرہیز گار و دوسروں کے مشکل کے وقت کام آنے والی عورت تھی وہ۔۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا

۔۔۔۔

میں باڈی گارڈ کی جاب کرتا ہوں۔۔۔۔ کل مجھ پر میرے باس کے "
دشمنوں نے حملہ کر دیا تھا۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ میرے پیچھے پیچھے
یہاں تک آ جائیں گے۔۔۔ ورنہ میں یہاں کبھی نہ آتا۔۔۔۔" اس نے نرمی
سے جواب دیا۔۔۔ تو مقابل نے آہستگی سے چمٹا ہٹایا۔۔۔

جس کے ہٹتے ہی اس نے سکھ کا سانس بھرا۔۔۔

اب اگر آپ کی پوچھ تاچھ پوری ہو گئی ہو۔۔۔تو کیا مجھے واش روم تک" لے چلیں گی۔۔۔مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔"خاصہ لچکدار انداز میں کہا۔۔۔۔

مگر مقابل کھڑی وہ دشمنانِ جاں ابھی بھی اسے مشکوک نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔سب تو بتادیا آپ کو۔۔۔۔اب کیوں ایسے دیکھ رہی" ہیں؟؟۔۔۔"وہ انجان بنتے ہوئے۔۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔معصومانہ چہرہ بنا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

تم باڈی گارڈ کیسے ہو سکتے ہو؟؟۔۔"وہ تنقیدی نگاہ اس کے پورے وجود پر" ڈالتے۔۔۔بے اعتباری سے بولیں۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کیوں نہیں ہو سکتا میں باڈی گارڈ؟۔۔۔"وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

ساتھ ساتھ ان کی نگاہوں کو اپنا جائی زہ لیتا ہوا بھی دیکھنے لگا۔۔۔۔

اتنے کمزور سے تو دیکھتے ہو۔۔۔۔تم۔۔۔"ابھی وہ کمتری کی نگاہ سے۔۔۔"
اسکی باڈی کے شیپ کو وائی ٹ شرٹ میں دیکھتے ہوئے بول ہی رہی
تھی۔۔۔کے مقابل نے برق کی پھرتی سے اس کی کمر کے گرد اپنا الٹا ہاتھ
حائی ل کر۔۔۔

پلک جھپکنے کی رفتار سے اسے بیڈ پر گرا دیا۔۔۔

اگلے پل۔۔۔فائزہ نے خود کو بیڈ پر چت پایا۔۔۔اُس کے پاؤں بیڈ سے لٹک رہے تھے۔۔جبکے مقابل اسی پر سکون انداز میں اپنی جگہ پر بیٹھا۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسے تک رہا تھا۔۔۔۔

"never judge a book by its cover"۔۔۔۔۔
فائزہ حیران رہ گئی تھی اسے دیکھ۔۔۔جو لمحے میں اسے چت کر گیا تھا۔۔۔بغیر اپنی جگہ سے ہلے۔۔۔۔۔

ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا وجود صرف ہوا کا جھونکا ہو اس لڑکے کے لیے۔۔۔جسے اس نے ایک لمحہ نہ لگایا پٹخنے میں۔۔۔۔

ہونٹوں کو گول کر۔۔۔فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔۔

اب اگر یقین آگیا ہو میری قابلیت پر۔۔۔۔تو پلیز۔۔۔مجھے واش روم تک لے چلیں۔۔۔"وہ سنبھل کر تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

اب تو جیسے پہلے سے زیادہ خوف لاحق ہوا اس کم عمر نوجوان سے۔۔۔فورا اٹھ کر کمرے سے باہر کی جانب جانے لگی۔۔

"کہاں جا رہی ہیں؟؟۔۔۔واش روم سامنے کی سائیڈ ہے"اس کے کہتے ہی فائزہ کے قدم از خود رکے۔۔۔۔

"کیا ایک باڈی گارڈ کو یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ کسی کے گھر میں واش روم اور دیگر چیزیں کہاں پر ہیں؟؟۔۔۔"انہوں نے پہلے بھی محسوس کیا تھا اسے بن بتائے معلوم تھا کہ کچن کہاں پر ہے ان کے گھر میں۔۔۔۔

انھوں نے چھوٹی آنکھیں کر تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

"شاید آپ بھول رہی ہیں میرا بھی فلیٹ اسی بلڈنگ میں ہے تو جیسا آپ کا گھر ڈیزائن ہوا ہے بالکل ویسا ہی میرا بھی ہے۔۔۔میرے کمرے میں سامنے کی جانب واش روم ہے۔۔۔تو مجھے لگا آپ کے کمرے میں بھی سامنے ہی کی جانب ہو گا۔۔۔اس لیے میں نے اندازا کہا۔۔۔" وہ لڑکا خاصہ جتاتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔جس پر فائزہ لاجواب ہو گئی۔۔۔

"کھڑے کھڑے کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔اب مجھ غریب کی مدد کر بھی دیں۔۔۔" وہ التجائی یہ انداز میں فائزہ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔

"چوٹ ہاتھ پر لگی ہے۔۔۔پیروں میں نہیں۔۔۔جب مجھے اٹھا کر بیڈ پر ایک لمحے میں پھینک سکتے ہو۔۔۔تو خود اٹھ کر واش روم تو جا ہی سکتے ہو

گے۔۔۔اور پلیز فریش ہو جانے کے بعد۔۔میرے گھر سے اپنی تشریف کا ٹوکرا لے جائی یے گا۔۔۔آپ کی وجہ سے ویسے بھی میری کل کی فلائٹ مس ہو گئی ہے۔۔۔" وہ منہ بسور کر کہتی ہوئی ی۔۔باہر چلی گ ئی ی۔۔۔

ارے واہ زوبیر۔۔۔۔بیٹے سے ڈائی ریکٹ آپ۔۔۔۔شاباش۔۔۔ترقی" مبارک۔۔۔" وہ اپنے الٹے ہاتھ سے باخوشی اپنا کندھا خود تھپتھپاتے ۔۔۔ مسکراتے ہوئے شاباشی دینے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ناشتے کی ٹیبل پر جمع تھے۔۔۔

مکھن ملائی ی۔۔۔مجھے پلیٹ پاس کرنا تو۔۔"تینوں خاموشی سے ناشتہ کر" رہے تھے۔۔۔کے اچانک اس خوبرو نوجوان نے انعم کے نرم گال کو چٹکی میں بھر کر۔۔۔ہلاتے ہوئے۔۔۔شرارت سے کہا۔۔۔

جس پر سامنے بیٹھا عرشمان منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے پیٹ میں اڑنے والی تتلیوں کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

نعمان نے دانستہ طور پر لڑائی ی چھیڑئی ی تھی۔۔۔مزاجو نہیں آرہا تھا یوں خاموش بیٹھ کر پوری فیملی کے ساتھ پہلی بار اپنے گھر میں ناشتہ کرنے میں۔۔۔۔

انعم شدید چڑھ کر۔۔ابھی اس کی جانب لڑنے کی نیت سے متوجہ ہوئی ی ہی تھی کے نگاہ اپنے بیٹے کے پیارے سے چہرے پر پڑئی ی۔۔۔جو منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر دبی دبی ہنسی ہنستے ہوئے خاصہ کیوٹ لگ رہا تھا۔۔۔

انعم نے دیکھ لیا تھا۔۔۔نعمان نے اس ننھے شہزادے کو آنکھ مارئی ی تھی۔۔۔

نعمان کی حرکت پر شدید چڑھوئی ی تھی مگر اپنے بیٹے کو ہنستا دیکھ۔۔۔دل ہی نہ کیا اس ظالم سے لڑنے کا۔۔۔۔

خاموشی سے پلیٹ پاس کر دی۔۔۔تو نعمان الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

طبیعت خراب ہے کیا تمھاری؟؟"اس نازک گڑیا کا نہ لڑنا نعمان کو"
پریشان کر گیا تھا۔۔وہ فوراہی سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔۔۔اس کی پیشانی پر
اپنے ہاتھ کی پشت رکھ کر ٹمپریچر چیک کرنے لگا۔۔۔۔

ڈیڈ کیا مام کو بخار ہے؟؟۔۔"عرشمان بھی ہنسنا بھول۔۔۔فوراہی فکر مند"
لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔آپ پریشان نہ ہو۔۔۔بخار نہیں ہے"
مجھے۔۔۔"نعمان کے ہاتھ کو اپنی پیشانی سے جھٹکتے ہوئے۔۔۔عرشمان سے
مخاطب ہو کر۔۔۔مسکراتے ہوئے۔۔تسلی بخش لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔اس وجیہہ مرد کو دوسرا شاکڈ لگا تھا۔۔۔۔

کیاوہ خواب دیکھ رہا تھا؟؟۔۔انعم عرشمان سے پیار سے بات کر رہی تھی۔۔۔نہ صرف پیار سے بلکے اسے خود کو مام بلانے پر ڈپٹ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

اب کون سہ نیا کھیل ہے یہ اِس لڑکی کا؟؟"نعمان کو ڈر لاحق ہوا۔۔۔۔"

انعم کا ضرورت سے زیادہ میٹھا ہونا اس سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں اس کا دل انعم سے ڈرتا تھا۔۔۔کے وہ اس کے بیٹے کو اپنے ساتھ نہ لے جائے۔۔۔

او۔۔شکر۔۔۔"عرشمان نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے شکر ادا" کیا۔۔۔جس پر انعم مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"نعمان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔۔۔کے عرشمان کی میٹھی سی آواز" پر۔۔۔اپنے حواسوں میں لوٹا۔۔۔

"جی۔۔"عرشمان کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔

"کتنے دن ہو گ ئی ے ڈیڈ۔۔۔ہم نانی سے ملنے نہیں گ ئی ے۔۔۔وہ یاد کر رہی ہوں گی عرشمان کو۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی انعم نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے کہا۔۔"ہاں۔۔۔مجھے بھی اپنی امی سے ملنے جانا ہے۔۔۔"

انعم کا باہر جانا اس وقت بالکل سیف نہیں تھا۔۔۔خاص طور پر کراچی میں رہ کر۔۔۔مگر یہ بات وہ ڈائی ریکٹ اسے نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔

جانتا تھا اگر انکار کرے گا۔۔۔تو دو منٹ بھی نہ لگیں گے ناشتے کی ٹیبل کو جنگ کا میدان بننے میں۔۔۔اس لیے موضوع بدلنے کی کوشش کی۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں۔۔۔کیوں ناں ہم گھومنے چلیں کچھ دنوں کے لیے۔۔۔۔۔۔" عرشمان کی ہمیشہ سے خواہش تھی اپنے ماں باپ کے ساتھ فیملی پکنک پر جانے کی۔۔۔۔جس کا اظہار وہ اَن گنت بار نعمان سے کر چکا تھا۔۔۔۔

اِس سے اچھا موقع اور کیا ہو گا۔۔۔عرشمان کی خواہش پوری کرنے کا۔۔۔

ویسے بھی وہ انعم کو کچھ وقت کے لیے کراچی سے باہر لے جانا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے سوچتے ہوئے نارمل انداز میں۔۔۔ عرشمان کو دیکھ کہا۔۔۔۔

واو پکنک۔۔۔۔ضرور۔۔۔اب تو مام بھی ساتھ ہوں گی۔۔۔۔کتنا مزا آئے" گا۔۔۔ عرشمان اور عرشمان کے مام ڈیڈ☺۔۔۔"عرشمان تو سنتے ہی ایکسائی ٹڈ ہو گیا تھا۔۔۔اس کی ننھی گرے آنکھیں چمکنے لگیں۔۔۔۔

جبکے انعم اسے دیکھ کر بس مسکرائے چلی جا رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے اقرار نہ کیا۔۔۔ مگر پلس پوائنٹ یہ تھا کے انکار بھی نہ کیا۔۔۔ جس کے سبب وہ خاموشی کو اس کی رضامندی گمان کرنے لگا۔۔۔۔

آج میں عرشمان کوامی سے ملانے لے جاؤں گی۔۔۔"جس بات کو وہ گل" کر رہا تھا۔۔۔انعم اس موضوع کو واپس کھینچ لائی ی تھی۔۔۔

اس نے اطلاع دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

آج نہیں۔۔۔آج ہفتہ ہے۔۔۔ہسپتال میں بہت رش ہوتا" ہے۔۔۔عرشمان کا رش والی جگہ پر جانا ٹھیک نہیں۔۔۔"اس نے ٹالنے کے لیے بہانا کیا۔۔۔

او۔۔۔اچھا۔۔۔چلو تو پھر کل لے جاؤں گی۔۔۔"عرشمان کو دیکھتے ہوئے" گویا ہوئی ی۔۔۔

جس پر اس حسین نوجوان نے چائے کا کپ منہ سے لگالیا۔۔۔اور خاموشی اختیار کی۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آپ کے یہاں مہمان کو بھوکا پیاسا واپس لوٹا دیتے ہیں؟؟۔۔" وہ کچن میں ناشتہ تیار کر رہی تھیں۔۔جب زوبیر وہاں آکر۔۔۔شکوہ بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

بغیر کوئی جواب دیے۔۔۔وہ پاس سے گزر کر ناشتے کی ٹیبل پر چیزیں سجانے لگیں۔۔۔

انھیں ٹیبل پر چائے کے دو کپ سجاتے دیکھ۔۔۔وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔۔

ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔" وہ لڑکا دانستہ طور پر سامنے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

چاہتا تھا کے خود آواز لگا کر بلائے۔۔۔۔

کبھی کبھار اچھا لگتا ہے کسی سے اپنے ناز اٹھوانا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ انتظار کرتی رہی۔۔۔۔ مگر جب وہ آ کر نہ بیٹھا۔۔۔ تو مڑ کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔ آہستگی سے اطلاع دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔ ناشتے کی ٹیبل کی جانب آیا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر سے ایک لمحے کے لیے بھی مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

دشمنانِ جاں کے روبرو بیٹھ کر ناشتہ شروع کیا۔۔۔۔

"مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔اور میں وعدہ کرتا ہوں میرے کام سے وابستہ لوگ آئندہ آپ کے دروازے پر نہیں آئیں گے۔۔۔" وہ حد سے زیادہ ہی خاموش و سنجیدہ تھی آج۔۔۔جو زوبیر کو بالکل اچھا نہ لگا۔۔۔۔

اسے چبھ رہی تھی وہ خاموشی۔۔۔۔

زوبیر۔۔۔۔میں واقعی ڈر گ ئی ہوں۔۔۔وہ لوگ بہت خطرناک نظر آ" رہے تھے۔۔۔ان کی غلاظت بھری نگاہیں میری آنکھوں میں گھوم رہی ہیں اب تک۔۔۔۔میں۔۔" وہ ابھی اپنے ہاتھ میں پکڑا کپ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔بغیر نظر اٹھائے۔۔۔کپ کے اندر کچھ تلاش کرنے والے انداز میں دیکھتے ہوئے۔۔۔بول ہی رہی تھیں کے۔۔۔مقابل بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

یقین کریں میرا۔۔۔وہ لوگ دوبارا آپ کے دروازے پر نہیں آئیں" گے۔۔۔آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔" پُر اعتماد لہجے میں انھیں یقین دہانی کرانے لگا۔۔۔

ناجانے کیوں اس کم عمر لڑکے کی باتیں دل کو سکون دے رہی تھیں۔۔۔

پہلے کے مقابل اب وہ بہتر محسوس کرنے لگی۔۔۔

ناشتے کے لیے شکریہ۔۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔۔"اس کے سیدھے ہاتھ" پر پٹی بندھی تھی۔۔۔وہ مسکرا کر شکریہ ادا کر کے اٹھ کر جانے لگا۔۔۔

اس ہاتھ سے کوئی ی کام مت کرنا۔۔۔اور دوائیاں وقت پر لے" لینا۔۔۔"ان کے لہجے میں اپنے لیے فکر جھلکتی محسوس کر سکتا تھا وہ۔۔۔

بغیر مڑے۔۔۔اثبات میں سر ہلا کر کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔اور کچھ منٹوں بعد۔۔۔دوائی ی کی شاپر ہاتھ میں لیے گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اپنے اپارٹمنٹ میں آتے ہی اس نے نعمان کو کال کی۔۔۔

اور اپنے ساتھ ہوئے پورے واقعے کی اطلاع دی۔۔۔۔

تم آرام کرو۔۔۔کام پر آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔میں ویسے "
بھی اپنی فیملی کو یہاں سے کچھ دنوں کے لیے باہر لے جارہا ہوں۔۔۔"زوبیر
پر حملے کا ہونا اس کے لئے کوئی شاکنگ نیوز نہ تھا۔۔

اس کی چھٹی حس پہلے ہی کام کر گئی تھی۔۔یہی سبب تھا کہ اس نے زوبیر کو
دور رہنے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔

یوں اچانک؟؟"زوبیر تیزی سے بول اٹھا۔۔۔۔"

میں اپنی فیملی کو کراچی سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔مگر میرا سارا بزنس "
یہیں ہے اس لیے زیادہ وقت کے لیے کراچی سے دور نہیں جا سکتا

ابھی۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔۔جب مجھے میراج انکل کے ذریعے بڑے ڈیلرز کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ دل ہی دل سوچنے لگا۔۔۔۔

علشبہ میراج سے ایسے ہی تو منگنی نہ کی تھی اس نے۔۔۔۔ان کے ذریعے کاروباری دنیا میں اپنے قدم جما رہا تھا وہ۔۔۔

اپنے باپ سے کہیں بڑا اور پاور فل بزنس مین بننا چاہتا تھا۔۔۔۔جس کے لیے وہ دن رات محنت کر رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان اپنی مام کے ساتھ شروع سے گھومنا پھرنا چاہتا تھا۔۔۔اس" لیے۔۔۔"اس نے سرسری سہ جواب دیا۔۔۔۔

زوبیر میں یہاں سے جارہاہوں تواس کاہر گزیہ مطلب نہیں کے میرے"
پیچھے کام ہلکاپڑ جائے۔۔۔۔وہ عورت کراچی سے نکلنی نہیں
چاہیے۔۔۔۔میں جب واپس آؤں تونہ صرف ان حملہ کرانے والوں کی
ساری ڈیٹیل تمہارے پاس ہو بلکے وہ عورت بھی تمھارے قبضے میں
ہو۔۔۔۔اس بار وہ عورت بچ کر نہ جانے پائے۔۔جتنے آدمی لگتے ہیں لگادو
اس کام کے لیے اپنے۔۔۔ مگر مجھے اس بار ناامید مت کرنا۔۔۔۔ورنہ ڈیڈ کی
جگہ میں تمھاری چمڑی ادھیڑ دوں گا۔۔"مانازوبیر دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔۔ مگر
مقابل کی رعب دار آواز سے ہی وہ اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔۔کے وہ کس قدر
غضبناک عالم میں ہے اِس وقت۔۔۔۔۔

کال منقطع کرنے کے بعد۔۔۔۔۔اس نے اپنی چی ئی رسے سر ٹکا کر آنکھیں
موندلی تھیں۔۔۔۔۔رومیسا خاتون کاان کے قبضے سے بچ کر نکلنا ایسا تھا جیسے

پھر اندھیری گلیوں میں بھٹکنا۔۔۔جن میں بھٹک بھٹک کر تھک چکا تھا وہ۔۔۔۔

پھر ایک انجانا خوف بھی تو اسے ہر لمحے اپنی جکڑ میں لے رہا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں واقف۔۔۔کن لوگوں سے مقابلہ ہے اس کا۔۔۔۔وہ کتنے طاقتور ہیں اور کس حد تک جا سکتے ہیں۔۔۔۔

جب انسان کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ بڑا بے خوف ہوتا ہے بڑا نڈر بڑا بہادر۔۔انجام کی پرواہ کیے بغیر لڑتا ہے۔۔وہ ایسا ہی تو تھا رخسار کے قتل کے بعد۔۔۔

مگر اب۔۔۔اب حالات بدل گ ئ ے تھے۔۔۔اس کی ایک چھوٹی مگر پیاری سی فیملی تھی جسے وہ کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اپنی فیملی سے یہ محبت اسے کمزور کر رہی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آفس سے گھر لوٹا۔۔۔تو کمرے میں وہ لڑکی موجود نہ تھی۔۔۔اپنا سامان رکھ کر لاونج میں آیا۔۔۔وہاں بھی کوئ ی نہ تھا۔۔۔

پھر ملازمہ سے پوچھا تو اس نے بتایا کے انعم عرشمان کے لیے کھیر بنا رہی ہے۔۔

یہ بات سنتے ہی وہ خاصہ حیران ہو کر کچن کی جانب آیا۔۔

پہلے تو وہ خاموشی سے کچن میں آ کر۔۔۔ سلپ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔اور حیرت سے نور مجسم کو کھیر بناتے دیکھتا رہا۔۔۔

اسے اے۔ سی میں کام کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔اس لیے کچن میں کام کرتے وقت اے۔ سی اف کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ سفید رنگ کی فراک و پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اپنی گھنی آبشار کو پونی میں قید کیا ہوا تھا اس حسینہ نے۔۔۔

پونی مسلسل کام کرتے وقت ہل رہی تھی۔۔۔۔وہ تو کیا ہل رہی تھی۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے دل کے سارے تاروں کو ہلا رہی تھی۔۔

اس کی دودھیائی گردن پر آتی پسینے کی بوندیں۔۔۔جو الگ ہی لائٹس کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔۔۔

وہ اپنے کام میں اتنی مگن تھی کے اسے خود پر ٹکی اس وجیہہ مرد کی نظروں کی کچھ خبر نہیں۔۔۔۔

وہ آہستگی سے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔پھر ہلکے سے اس کے کان پر پھونک مارئی ی۔۔۔

اچانک اپنے کانوں پر اس کی پھونک محسوس کر۔۔۔وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔

نعمان نہایت قریب کھڑا تھا۔۔۔اتنا قریب۔۔۔کے اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔

"تم کب آئے؟؟" وہ ڈر کر ایک قدم دور ہٹ کر کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔بولی۔۔

نعمان نے دیکھا وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ رہی تھی۔۔۔اسے اب اندازہ ہوا تھا۔۔۔کے اس نے ڈرا دیا ہے مقابل کو۔۔۔۔

"کچھ دیر پہلے۔۔۔" اس نے پاس رکھے پیالے میں سے پاپکارن اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے۔۔۔نرمی سے جواب دیا۔۔۔

یہ تم نے بنائے ہیں؟؟؟" وہ پاپکارن کھانے کے بعد۔۔۔ایک ابرو"
اچکا کر۔۔۔۔ تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔اب ہٹو۔۔۔کام کرنے دو مجھے۔۔۔۔" وہ بے زاری سے مقابل"
کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

مزے دار ہیں۔۔۔" وہ پھر پاپکارن اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر"
تعریفی کلمات ادا کرنے لگا۔۔۔۔

تمھارے لیے نہیں ہیں۔۔۔ عرشمار کے لیے ہیں۔۔۔" وہ پاپکارن سے"
بھرا کانچ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے۔۔۔منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔

خرافاتی دماغ۔۔۔۔سچ بتاؤ۔۔۔۔چل کیا رہا ہے یہاں؟؟"اپنی شہادت "
کی انگلی کو موڑ کر اس کی پیشانی پر ٹھوکنے والے انداز میں مارتے ہوئے ایک
ابرو اچکا کر تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔"کیوں اتنی محبت برسا
رہی ہو اچانک میرے بیٹے پر؟؟۔۔۔"وہ کیسے مان لے انعم جیسی پتھر دل
عورت جو ڈھائی ماہ سے اپنے بیٹے کے ساتھ رہتے ہوئے لاپرواہ بنی
رہی۔۔اس کے لاکھ محبت دینے کے باوجود جواب میں سنگ دلی کا مظاہرہ
کرتی رہی۔۔۔۔وہ اچانک راتوں رات اس کے بیٹے پر محبت برسانے لگی
ہے۔۔۔۔

وہ میرا بھی بیٹا ہے۔۔اور اس سے محبت کرنے کے لیے مجھے تمھاری"
اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور نہ تمہیں کسی قسم کی کوئی وضاحت دینے کی
ضرورت ہے"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔غرا کر مقابل کو دیکھتے۔۔۔ایک
ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔گویا ہوئی۔۔۔

آخر کار اس نے نعمان کے سامنے مان لیا تھا کے عر شمان اس کا بیٹا ہے۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے مقابل کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔

کچھ لمحوں کے لیے وہ لاجواب ہوا۔۔۔

اب ہٹو۔۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے کہتی۔۔۔واپس مڑنے لگی۔۔۔"

شکریہ۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے آہستگی سے کہتے ہی وہ الجھ کر اسے دیکھنے پر مجبور ہوئی۔۔۔

نعمان ولید میرا شکریہ ادا کر رہا ہے۔۔جان سکتی ہوں کیوں؟؟" وہ خاصہ "
حیرانگی والے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔

کیونکے تم نے اسے حرام و حلال کے ترازو سے نکال دیا۔۔۔" وہ اپنے "
ہونٹ چباتے ہوئے۔۔۔روہانسہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کی نظریں نیچے ہاتھوں کی جانب تھیں۔۔۔وہ دیکھ نہیں پا رہی تھی اس کی
سیاہ آنکھوں کو۔۔ مگر محسوس کر رہی تھی جیسے وہ رو رہا ہو۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں سمجھ سکتی تھی اس لمحے کی خوشی۔۔۔وہ کیسے سمجھتی۔۔۔۔جس
پر بیتی ہے وہ ہی جانتا ہے۔۔۔اس نے اپنے بیٹے کو بن ماں کے پانچ سال پالا
تھا۔۔۔

ان پانچ سالوں میں کتنی ہی بار اس نے عرشمان کو اپنی ماں کی خواہش کرتے دیکھا تھا۔۔۔وہ اس کی ننھی خواہشات کو پورا نہ کر پانے پر اکثر افسردہ ہو جایا کرتا۔۔۔

کب سوچا تھا کے ایک دن وہ لڑکی بغیر کسی جبر کے خود سے قبول کرے گی کے ماں ہے اس کی۔۔۔

بس اتنی سی تو خواہش تھی کے اپنے بیٹے کا ہیپی فیملی کا خواب پورا کر دے۔۔۔اور آج وہ خواب پورا ہوتے صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

چھ سال میں پہلی بار عرشمان اپنی ماں کے ممتا بھرے ہاتھوں سے کھانا کھانے جا رہا تھا۔۔۔وہ کیونکر خوش نہ ہوتا۔۔۔

اب اور کچھ نہیں چاہیے تھا اسے انعم سے۔۔۔

بس نو ماہ اور برداشت کر لو مجھ درندے کو۔۔۔ پھر اپنے وعدے کے مطابق تمھاری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔" اس نے نظر اٹھائی ی۔۔۔ تو آنکھوں میں نمی جھلک رہی تھی۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھیں انعم کو مقناطیسی طاقت کی طرح اپنی جانب کھینچتی محسوس ہوئی یں۔۔۔

پہلی بار وہ شکستہ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ ہار گیا ہو۔۔۔ کیا ہار گیا تھا وہ؟؟۔۔۔ انعم نہیں جانتی۔۔۔ مگر جاننے کا اشتیاق ضرور تھا۔۔۔

نو ماہ بعد کیا ہونے والا ہے؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔۔۔"

عرشمان کی پہلی سرجری۔۔۔۔جو سات سال کی عمر میں ہونی ہے۔"اس" نے پھر نظر جھکالی۔۔۔۔

جب وہ عرشمان کی سرجری کا سوچتا تھا۔۔۔تو صرف یہ سوچ ہی اسے مار دیتی تھی کے اس کا ننھا شہزادہ کتنی اذیت سے گزرنے والا ہے۔۔۔اور وہ چاہ کر بھی اسے بچا نہیں سکتا اس اذیت سے۔۔۔۔

عرشمان بہت چھوٹا تھا۔۔۔وہ تو انجیکشن سے بھی ڈر جاتا تھا۔۔۔نعمان کے لیے یہ خیال ہی سوہان روح ہوا کرتا کے وہ ننھی جان اتنی بڑی سرجری کیسے کروائے گی۔۔۔۔

انعم کا دل پارے پارے ہوا تھا یہ سن۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو از خود بہہ نکلے۔۔۔۔

آج نعمان اکیلا نہ تھا رونے والا۔۔۔انعم اسکے غم میں برابر کی شریک تھی۔۔۔

میرے۔۔۔ نہیں۔۔۔ہمارے۔۔۔ہمارے بیٹے کی ہیپی فیملی کا خواب" پورا کرنے میں میری مدد کر دو۔۔۔بس نو ماہ دے دو اپنی زندگی کے مجھے۔۔۔۔۔پھر میں تمھیں خود آزاد کر دوں گا۔۔۔نہ صرف آزاد۔۔۔۔بلکے گھر گاڑی جیولری جو مانگو گی دے دوں گا۔۔۔"پہلے اس نے عادت کے مطابق خود سے منسوب کیا عرشمان کو۔۔۔ مگر پھر یاد آیا۔۔۔وہ مقابل شریک ہے اس کے غم میں۔۔۔اب وہ واقعی ہمسفر ہے۔۔۔۔مانا کچھ وقت کے لیے۔۔۔ مگر ہے۔۔۔اور اس کا ہونا ہی اہمیت کا حامل تھا۔۔۔۔

عرشمان کی،ہیپی فیملی اس کے بغیر کبھی کمپلیٹ نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

توسیدھے سیدھے نہیں بول سکتے تھے۔۔۔ضروری تھا جبر اسب کچھ" کرنا۔۔۔ایک بار انسانوں کی طرح بیٹھ کر بات کر لیتے مجھ سے۔۔"اسے شدید غصہ آیا تھا مقابل پر۔۔۔

کیا چلا جاتا اگر وہ اسے پہلے سب کچھ بتا دیتا۔۔۔کم از کم وہ عرشمان کے ساتھ اتنا برا سلوک تو نہ کرتی۔۔۔نہ آج اپنے بیمار بیٹے کے سامنے اتنا شرمندہ ہوتی۔۔۔۔نہ یوں پچھتاؤ میں گھری ہوتی۔۔۔۔اس کے نزدیک یہ سب نعمان کی غلطی تھی۔۔۔بجائے اسے عرشمان کی بیماری کا بتانے کے۔۔۔وہ جبرا اس کی زندگی پر قابض آنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔

وہ کیا۔۔۔کوئی بھی اس کی جگہ ہوتا تو ایسے ہی ری۔ایکٹ کرتا۔۔۔۔

بھلا کون خود پر شدید ظلم ڈھانے والے کے بچے پر پیار برسا سکتا ہے؟؟۔۔۔۔جو مقابل اس سے امید رکھ رہا تھا۔۔۔۔

"بیٹھ کر بات کرتا؟؟۔۔واقعی؟؟۔۔۔" وہ جل ککڑے انداز میں چھوٹی آنکھوں سے مقابل کو گھورتے ہوئے۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"تم تو میری اولاد کو مرنے کے لیے پھینک کر عشق لڑانے میں مشغول تھیں۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے میں نے نہیں دیکھا کس طرح بارش میں بھیگ رہی تھیں تم اس بلال کے ساتھ۔۔۔کیسے اس کے کندھے پر سر رکھ کر ریسٹورنٹ میں آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔۔کیسے۔۔۔" ابھی وہ غصے سے آگ

بگولہ ہو کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول ہی رہا تھا کے اسے کسی چیز کے جلنے کی بو محسوس ہوئی ی۔۔۔۔ جس پر وہ بولتے بولتے رکا۔۔۔

کچھ جلنے کی بو آ رہی ہے۔۔" وہ سونگھتے ہوئے۔۔۔بے ساختہ ہی بول اٹھا" تھا۔۔۔

ہاں۔۔ تم جل رہے ہو ناں۔۔۔۔بد بو تو آئے گی۔۔۔" وہ اترا" کر۔۔۔ طنزیہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔ نرمی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔ یقیناوہ مرچیں لگا رہی تھی اسے۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے دماغ کام کیا۔۔۔۔

میری کھیر۔۔۔" وہ تیزی سے کہ کر۔۔۔ چولھے کی جانب مڑی۔۔۔"

اس کی کھیر نیچے سے لگ چکی تھی۔۔۔اور اسکی جلی جلی سی مہک پورے کچن میں پھیل رہی تھی۔۔۔

ہڑبڑاہٹ و جلد بازی میں ہاتھ میں پکڑا پیالہ سائیڈ سلپ پر رکھا۔۔۔اور تیزی سے دیگچی میں موجود چمچہ پکڑا۔۔۔۔

کیونکے چمچہ کافی دیر سے گرم دیگچی میں تھا۔۔۔تو وہ آگ کی طرح جل رہا تھا۔۔۔انعم کے ہاتھ لگاتے ہی اس کی انگلیاں جل گ ئ یں۔۔۔

آہ۔۔۔"اس نے چیختے ہوئے اپنا ہاتھ ہٹایا چمچے سے۔۔۔۔"

آرام سے۔۔۔"نعمان نے فوراہی اس کا جلنے والا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور ساتھ" ہی دوسرے ہاتھ سے چولھا بند کیا۔۔۔

وہ ہاتھ چھڑانا چاہتی تھی مقابل سے۔۔۔ مگر وہ چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔۔

نرمی سے ہاتھ پر پھونک مارنے لگا۔۔۔۔

انعم فقط اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ جس پر ازلی سنجیدگی کی جگہ فکر کا عنصر نما یا تھا۔۔۔۔

کیا اِس ظالم کو فرق پڑتا ہے جب مجھے تکلیف ہوتی ہے ؟؟۔۔۔ نا جانے کیوں یہ خیال ذہن میں اچانک گردش کرنے لگا۔۔۔

اس کا چہرہ پڑھ کر۔۔۔۔ دل نے ہاں کہا۔۔۔ جبکے دماغ۔۔۔۔ سختی سے نفی کرنے لگا۔۔۔۔

وہ بس اس کا اپنے ہاتھ پر جھکا ہوا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مسلسل پھونک مار رہا تھا وہ۔۔مانا صرف ایک دو ثانیے تک اس نے یہ عمل کیا۔۔۔ مگر پھر بھی دل کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر دیا۔۔۔۔ایسی کیفیت جسے سمجھنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔

کبھی کبھار دل میں پیدا ہونے والے احساسات کو ہم خود بھی نہیں سمجھ پاتے۔۔۔۔

ادھر بیٹھو۔۔۔میں کریم لگا دیتا ہوں۔۔۔" وہ کہہ کر تیزی سے کریم لینے" کے لیے باہر گیا۔۔۔

جبکے انعم اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی چی ئی رپر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

وہ ظالم ستمگر کیوں ایسے دکھا رہا تھا جیسے بہت فکر کرتا ہو اس کی۔۔۔۔ کیوں ایسا ظاہر کر رہا تھا جیسے اسے تکلیف ہو تو تڑپتا وہ بھی ہے۔۔۔ جب کے اب تو اس نے واضح کر دیا ہے اپنی دنیا میں اسے زبردستی لانے کے مقصد کو۔۔۔ وہ محبت یا پچھتاوے میں نہیں لایا۔۔۔ وہ تو اپنے بیٹے کے لیے لایا تھا۔۔۔۔ یعنی بالذت خود اس سے کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔ بس اپنے بیٹے کی ماں چاہیے تھی اسے۔۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے دل کے کسی کونے میں کچھ ٹوٹا۔۔۔۔ سینے پر بھاری پن محسوس ہونے لگا۔۔۔۔

دیکھاؤ۔۔۔" وہ تیزی سے چی ئی راس کے برابر میں لگاتے ہوئے "
بیٹھا۔۔۔

انعم کی کلائی ی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر۔۔۔اس کی لمبی لمبی انگلیوں پر نرمی سے کریم لگانے لگا۔۔۔۔

لگتاہے نظر لگ گ ئی تمھارے ہاتھ کو۔۔۔۔اتنے پیارے جو "
ہیں۔۔۔" وہ جوبن موسم بادل کی طرح برستا تھا بس وہ ہی ادا تو اس کی دل کو لگ جاتی تھی۔۔۔۔ کتنی سادگی سے تعریف کرنے لگا اس کے ہاتھ کی۔۔۔۔

کون سی عورت ہو گی جسے اپنی تعریف سننا پسند نہ ہو۔۔۔

انعم اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کتنی ہی عورتیں ہوں گی اس کی زندگی میں۔۔۔اس کی منگیتر بھی کوئی ی کم خوبصورت نہ تھی۔۔۔پھر وہ کیوں ایسے تعریف کرتا تھا جیسے دنیا کی واحد حسین ترین عورت وہ ہی ہو۔۔۔۔

"یہ بہت شاطر مرد ہے انعم۔۔۔کس قدر خوبصورتی سے یہ تمھارے ارد گرد محبت کا جال بن رہا ہے۔۔۔۔اس کی میٹھی باتوں میں مت آنا۔۔۔ضرور ریہ ایسے ہی پھنساتا ہو گا اور لڑکیوں کو بھی۔"اس کے دماغ نے الرٹ الارم بجادیا تھا۔۔۔انعم نے اگلے ہی لمحے تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچنا چاہا۔۔۔مگر مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

کریم لگانے کے بعد۔۔۔اس نے آہستگی سے خود ہی اس کی کلائی ی پر اپنی گرفت ڈھیلی کی۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔"اس نے اپنا کورٹ اتار کر چی ئی ر پر لٹکا دیا۔۔۔"

اپنے کف کے بٹن کھول کر۔۔۔۔آستینوں کو فولڈ کیا۔۔۔پھر ایپرن پہن کر۔۔۔فریج کی جانب بڑھا۔۔۔دودھ سے بھرا کانچ کا جگ نکال کر۔۔ابھی وہ دیگچی کی جانب بڑھا ہی تھا۔۔کے انعم فورا اس کے پاس آکر تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

کھیر بنا رہا ہوں۔۔"وہ ن ئی دیگچی میں چینی و دودھ ڈالتے ہوئے۔۔۔بغیر" اس کی جانب دیکھنے کی زحمت کیے۔۔۔جواب دہ ہوا۔۔۔۔

او۔۔تو مسٹر نعمان ولید کو کھیر بنانی آتی ہے۔۔۔"وہ ہونٹوں کو گول کر کے" ۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

عرشمان صرف میرے ہاتھ کی ہی کھیر کھانا پسند کرتا ہے۔۔۔"مقابل"
خاصہ مغرور لہجے میں۔۔۔اس حسین گڑیا کی جانب دیکھ۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

ابھی اس نے اپنی ماں کے ہاتھ کی نہیں کھائی ی ناں اِس لیے۔۔۔۔"وہ"
پھولوں سی نازک لڑکی۔۔۔اکڑ کر۔۔۔اس کے نزدیک کھڑی
ہو۔۔۔بھرم سے بولی۔۔۔۔جس پر مقابل اس کی پُر اعتمادی
دیکھ۔۔۔مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

چیلنج کر رہی ہو؟؟؟"اگلے ہی پل۔۔۔چہرے پر سنجیدگی طاری کیے۔۔ایک"
ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

چیلنج کمپیٹیشن میں ہوتا ہے نعمان ولید۔۔۔اور تم سے میرا کوئی ی" مقابلہ نہیں۔۔۔" وہ خاصہ مغروریت و پر اعتماد لہجے میں۔۔۔ منہ چڑھا کر کہتی ہوئی۔۔۔اپنے الٹے ہاتھ میں پاپکارن کا پیالہ لے کر چل دی۔۔۔۔۔

جبکے مقابل اس کی ادا پر۔۔۔اپنے دل کی اسپیڈ بڑھتی ہوئی ی پا رہا تھا۔۔۔۔

اچھا سنو مخملی گڑیا۔۔۔" خاصہ پیار سے مخاطب کیا تھا اس وجیہہ مرد" نے۔۔۔

اس کے کہتے ہی انعم اچھنبے سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کل سے اب تک کتنے نام دے چکا تھا وہ اسے۔۔۔ نیستی۔۔۔ مکھن ملائی ی۔۔۔۔ سوتو مشین۔۔۔ خرافاتی دماغ۔۔۔۔ اُور اب مخملی گڑیا۔۔۔۔

اب کیا مصیبت ہے؟؟۔۔"جس قدر پیار سے بلایا گیا تھا۔۔۔اس سے" کہیں زیادہ بے زاری سے ریپلائے آیا۔۔۔۔

فیملی پکنک پر چلو گی؟؟۔۔۔"پُر امید لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

فیملی پکنک پر چلو گی؟؟۔۔۔"پُر امید لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

لفظ فیملی سنتے ہی اس لڑکی کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔مگر چہرے پر تاثر نہ لائی ی۔۔۔۔

اگر انکار کرؤں تو؟؟۔۔"مقابل کو مڑ کر دیکھ۔۔۔دونوں ہاتھ بھرم سے" فولٹ کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

یعنی تم نہیں جانا چاہتیں۔۔"اس کی بات سے مطلب اخذ کرتے۔۔۔"

اپنے بیٹے کے ساتھ میں کیوں نہ جاؤں؟؟۔۔وہ تم ہو۔۔۔جسے میں لے" جانا نہیں چاہتی۔۔۔وہ تم ہو مسٹر نعمان ولید جسے میں اپنی فیملی میں شامل نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اور نہ کبھی کرؤں گی۔۔"اس کے قریب آکر۔۔۔سیاہ آنکھوں میں جھانک کر اپنا عکس دیکھتے۔۔۔۔اکڑ کر۔۔اپنی شہادت کی انگلی اس خوبرو نوجوان کے سینے کے مقام پر ٹھوکنے والے انداز میں مارتے۔۔۔ منہ بسور کر قطعی لہجے میں بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔تم بس اپنے بیٹے کا دیھان رکھو۔۔مجھے اور کچھ چاہیے بھی نہیں تم"
سے۔۔۔۔"اس کے جملے شدید ناگوار گزرئے تھے مقابل کو۔۔۔نہایت
لاپرواہی سے اپنے الٹے ہاتھ سے اس کی انگلی پکڑ کر نیچے جھٹکتے
ہوئے۔۔۔"یقین جانو۔۔۔ہمارے جذبات ایک جیسے ہیں۔۔۔۔اگر
عرشمان کی خواہش نہ ہوتی تو میں کبھی تمھیں اپنی زندگی میں آنے نہ دیتا
۔۔۔فیملی بنانا تمھارے ساتھ تو بہت دور کی بات ٹھرا۔۔۔"طنزیہ
مسکراہٹ عنابی ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔بے نیازی سے اس کے
وجود کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔پھر مڑ کر واپس اپنی کھیر بنانے لگا۔۔۔۔

اس کے جملے نشتر کی طرح چبھے تھے مقابل کے دل کو۔۔۔۔

وہ منہ بسور کر۔۔۔باہر آگ ئی تھی۔۔۔۔

چلو۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔"وہ سارا سامان گاڑی میں رکھ کر بیٹھ چکا" تھا۔۔۔

عرشمان پیچھے پیسنجر سیٹ پر بیٹھا۔۔۔کھڑکی سے باہر انعم کی راہ تک رہا تھا بالکل اسی طرح جیسے نعمان تک رہا تھا۔۔۔

نعمان مسلسل ہارن پر ہارن دے رہا تھا۔۔۔۔

کہاں رہ گ ئی یں تمھاری مام عرشمان؟؟؟"اس نے بیک ویو مرر میں اپنے" ننھے شہزادے کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"جس پر وہ لاعلمی کے ساتھ کندھے اچکانے لگا۔۔۔"

دس منٹ گزر چکے تھے۔۔۔ مگر انعم کا کچھ پتا نہ تھا۔۔۔ جس کے سبب نعمان کے غصے کا پارہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔۔۔

"کہاں تھی تم؟؟۔۔۔جب بتا دیا تھا کے آٹھ بجے نکلنا ہے۔۔۔تو پھر اتنی دیر لگانے کا کیا مطلب۔؟؟"۔۔۔وہ آسمانی رنگ کے قمیض و پاجامے میں ملبوس۔۔۔ سر پر دوپٹہ تمیز سے اوڑھے۔۔۔ سفید رنگ کا پرس ہاتھ میں ٹانگے ہوئے ابھی گاڑی کے پاس پہنچی ہی تھی کے ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھا نوجوان آگ بگولہ ہو کر برس پڑا۔۔۔

لڑکیوں کو تیار ہونے میں دیر لگتی ہے اتنا بھی نہیں پتا تمھیں۔۔۔"اس" کے غصے کو خاطر میں لانے والی کہاں تھی وہ۔۔۔نروٹھے پن سے

کہتی۔۔۔پیچھے پیسنجر سیٹ پر عرشمان کے ساتھ بیٹھنے کی نیت سے آگے بڑھی۔۔۔

کہاں؟۔۔۔"وہ گاڑی سے تیزی سے اتر کر اس کی سائیڈ آیا تھا۔۔۔وہ" ڈور کھولتی اس سے قبل ہی نعمان نے ڈور پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔دانت پیستے۔۔۔دنیا جہاں کی بے زاری آنکھوں میں سجائے استفسار کیا۔۔۔

نظر نہیں آرہا کیا؟؟۔۔اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھنے جارہی ہوں۔۔۔"وہ بھی" سپاٹ سے لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

تمھارے باپ کا ڈرائیور نہیں ہوں میں۔۔۔میرے ساتھ آگے بیٹھو" بغیر مزید وقت ضائع ک ئی یے۔۔۔"وہ حاکمانہ انداز میں کہتا۔۔۔اس کے لیے ڈور کھول کر کھڑا ہوا۔۔۔

اورنہ بیٹھوں تو؟؟۔۔"وہ حسین مخملی گڑیا چیلنجنگ انداز میں۔۔۔۔"

بھولی نہیں تھی وہ۔۔۔۔صرف اپنے بیٹے کے لیے لایا ہے اسے۔۔۔لگا جیسے بذات خود اس کی کوئی ی اہمیت و وقعت نہیں اس سنگ دل کی نگاہ میں۔۔۔۔تو جب بیٹے کے لیے لایا ہے تو خود کیوں ہر وقت قریب آنے کی کوشش کرتا ہے؟؟۔۔۔۔کیوں اپنی بیوی بنانے کی سعی میں جُتا رہتا ہے؟؟۔۔۔۔

کیا ضروری ہے ہر وقت سین کریٹ کرنا؟؟۔۔۔"وہ خاصہ جھنجھلاتے" ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

میں سین کریٹ کر رہی ہوں یا تم؟۔۔۔میں صرف اپنے بیٹے کے لیے اس" پکنک پر جا رہی ہوں۔۔۔تم کسی خوش گمانی میں مت رہنا۔۔۔"انعم خاصہ جتاتے ہوئے دانت پیستے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

اپنے آپ کو اتنی اہمیت مت دو۔۔۔میں بھی تمھیں صرف اپنے بیٹے کی" خوشی کے لیے ہی لے کر جا رہا ہوں۔۔۔"وہ تڑاک سہ جواب دیتے ہوئے ۔۔۔جس پر مقابل کے تن بدن میں آگ سی لگی تھی۔۔۔اپنا سینہ بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔۔کانوں سے جیسے دھواں نکلنے لگا ہو۔۔۔وہ لڑکا شدید تذلیل کر کے۔۔ڈور زور سے بند کر۔۔۔اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

عرشمان آپ ڈیڈ کے ساتھ آگے آجاؤ۔۔۔"اس کا غصہ آسمانوں سے" باتیں کر رہا تھا۔۔۔بمشکل اپنے غصے پر ضبط کر۔۔۔سیٹ سے سر ٹکا کر ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔

عرشمان کھڑکی سے دیکھ چکا تھا اپنے والدین کو بحث کرتے۔۔۔۔

عرشمان کے والدین کوئی ہیپی کمپل نہیں وہ تو ہر وقت لڑتے رہتے" ہیں۔۔۔" وہ ننھا شہزادہ دل ہی دل سوچتے ہوئے۔۔۔اداس ہو کر اثبات میں سر ہلاتا ہوا۔۔۔اپنے والد کے کہنے پر گاڑی سے اترا۔۔۔۔

جہاں انعم ڈور کھول کر پیسنجر سیٹ پر بیٹھی۔۔۔وہیں عرشمان دوسرے ڈور سے اتر کر۔۔۔آگے اپنے ڈیڈ کے ساتھ بیٹھنے چل دیا تھا۔۔۔

نعمان نے دل جلی نگاہوں سے ایک بار مرر میں انعم کو دیکھا۔۔۔جو اسے ہی غصیلی و خفگی بھری نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔۔

گاڑی اسٹارٹ ہوئی ی تو انعم کو اپنے اکیلے ہونے کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔

عرشمان نے اسکرین اون کرلی تھی۔۔۔اور اس پر کارٹون لگا کر دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔ نعمان اور وہ وقفے وقفے سے کارٹون کے کرداروں پر تبصرے کر رہے تھے۔۔۔ جس سے انعم کو محسوس ہوا کے نعمان کارٹون بہت شوق سے دیکھتا ہے۔۔۔۔

وہ دونوں باپ بیٹے کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نو ماہ بعد وہ باپ بیٹے اسی طرح ساتھ ہوں گے مگر وہ۔۔۔وہ تو ان کی زندگی میں کہیں نہ ہو گی۔۔۔

نعمان اس سے عرشمان کو چھین کر لے جائے گا۔۔۔یہ خیال اب اس کے دل کو ستانے لگا۔۔

وہ بہت اکیلا پن محسوس کرنے لگی۔۔۔آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر آئے۔۔۔

دل چاہا کے زور زور سے روئے۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب عرشمان بہت اداس ہو گیا تھا اپنے والدین کو لڑتا دیکھ۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ کچھ نہیں بول رہا تھا انعم سے۔۔۔

چپ چاپ بیٹھ کر کارٹون دیکھ کر اپنا سفر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں ننھے سے دل کو ڈر لاحق تھا کے کوئی ی بات کہے گا تو اس کے والدین پھر سے لڑنا شروع ہو جائی یں گے۔۔۔۔

چائے پیو گی؟؟۔۔۔"دو گھنٹے کی ڈرائی یو کے بعد۔۔۔نعمان نے گاڑی" اک ہوٹل پر روکی تھی۔۔۔۔

ایسا نہیں کے وہ نوجوان نہیں جانتا کے اس کی مخملی گڑیا کافی دیر سے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے مسلسل اپنے آنسو صاف کر رہی ہے۔۔۔۔

اس نے گاڑی سے اتر کر۔۔۔انعم کی سائی یڈ کا ڈور کھول کر۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس گڑیا کی گرے آنکھیں شدید سرخ تھیں۔۔۔۔"

وہ نروٹھے پن سے کہ کر منہ پھیر کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

نعمان وقت کا بڑا پابند تھا۔۔۔پھر کبھی کسی لڑکی کے ساتھ بھی تو نہ رہا تھا وہ۔۔۔نہ بہن وماں کے۔۔۔جو خبر ہو کے لڑکیاں تیار ہونے میں تھوڑی دیر لگاتی ہیں۔۔۔۔

اب جب غصہ ٹھنڈا ہوا۔۔۔تو نظر بھر کر اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔جس پر روز معمول سے ہٹ کر اس کا چہرہ زیادہ چمکتا ہوا پایا۔۔۔۔۔

آنکھوں کو لائی نر سے سجا کر۔۔۔۔۔مزید حسن دو بالا کر دیا تھا اس ظالم حسینہ نے۔۔۔۔پھر ستم یہ کے جی بھر کر دیکھنے کی اجازت بھی نہیں دے رہی تھی اسے۔۔۔۔جو متمنی تھا اسے دیوانا وار تکنے کا۔۔۔

تھوڑی سی پی لو۔۔۔"وہ نرمی سے کہہ کر ہوٹل کی جانب بڑھ گیا تھا آرڈر"
دینے۔۔۔۔

باہر آجاؤ دونوں۔۔۔۔فریش ہو جاؤ۔۔۔جب تک ناشتہ تیار ہو جائے"
گا۔۔۔"اس نے پہلے عرشمان کو پھر انعم کو گاڑی سے اتارا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میرے ساتھ چلو۔۔۔۔اندر لیڈیز کی طرف بہت سناٹا ہو رہا ہے۔۔۔تم"
باہر کھڑے ہو جانا۔۔۔"انعم اندر لیڈیز واش روم کی سائیڈ سناٹا دیکھ
کر۔۔۔فوراً ڈر کر واپس آگئی تھی۔۔۔نعمان و عرشمان ہوٹل کی چیئرز
پر بیٹھے اپنے اپنے سیل میں مگن تھے۔۔۔جب انعم اس خوبرو نوجوان کے

قریب آکر۔۔۔اس کے کان کے پاس جھکی۔۔۔اور آہستگی سے سرگوشی کی۔۔۔۔

عرشمان کو نہیں علم۔۔۔۔انعم کیا بات کر رہی تھی اتنی رازداری سے۔۔۔ مگر یہ دیکھ سکون آیا تھا۔۔۔کے اس کے والدین کی لڑائی ی اب ختم ہو گ ئی تھی۔۔۔

عرشمان آپ یہاں بیٹھو۔۔۔خان بابا آرہے ہیں۔۔۔۔میں آپ کی مام کے ساتھ جارہا ہوں۔۔۔اوکے۔۔"انعم لاکھ کہ لے وہ نعمان کو اپنا شوہر نہیں مانتی۔۔ مگر اس کا عمل ظاہر کرتا تھا وہ مانتی ہے۔۔۔۔

عورت اس طرح کے معاملے میں خاصہ شرمیلی سی ہو جاتی ہے۔۔۔تب صرف واحد اپنا شوہر ہوتا ہے جس سے بلا جھجک عورت بات کر پاتی ہے۔۔۔ جیسے وہ کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا۔۔ مگر اس لمحے وہ نعمان کو اپنا محافظ مان رہی تھی۔۔۔

"میرا پرس پکڑ لو۔۔۔"اس نے لچکدار انداز میں اپنا پرس اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو ٹیبل پر رکھ آتی ناں۔۔۔"وہ منہ بگاڑتے ہوئے تیزی سے بولا۔۔۔۔

بھول گ ئی۔۔۔ پکڑ لوناں۔۔۔"اس نے معصومانہ چہرہ بنائے مزید لچک" سے کہا۔۔تو مزید بحث کیے بغیر اس نے پرس پکڑ لیا۔۔۔

جاؤ۔۔۔"نعمان لیڈیز واش روم کے باہر کھڑا ہو گیا تھا۔۔جبکے انعم اندر" جا چکی تھی۔۔۔

جس آدمی کے دو منٹ پانے کے لیے لوگ سالوں انتظار کرتے ہیں۔۔۔وہ نعمان ولید اپنی بیوی کے لیے لیڈیز واش روم کے باہر کھڑا تھا۔۔۔۔
اگر یہ اس کی اپنے رشتے کو لے کر سیریسنس و وفاداری نہیں تھی تو اور کیا تھا؟؟۔۔۔۔

وہ دونوں واپس ہوٹل میں آئے۔۔۔تو کوئی ی پٹھان عرشمان کے ساتھ بیٹھا نظر آیا۔۔۔

نعمان کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

خان بابا۔۔۔کیسے ہیں آپ؟؟۔۔"نعمان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

اللہ کا کرم۔۔۔آپ کیسے ہو؟؟"مانا وہ اردو بول رہے تھے۔۔مگر لہجہ تھوڑا الگ تھا۔۔جیسے پنجابی بول رہے ہوں۔۔۔۔

وہ دونوں آرام سے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔۔۔جبکے انعم کو سامنے والی ٹیبل پر بیٹھا دیا تھا اس نے۔۔۔اور عرشمان کو بھی اس کے پاس بھیج دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔دونوں ٹیبلوں پر ناشتہ لگا۔۔۔۔

تم نے اپنے دوست کے ساتھ ہمیں ناشتہ کیوں نہیں کرایا؟؟۔۔۔کیا شرم" آرہی تھی اس کے سامنے مجھے اپنی بیوی بتاتے ہوئے؟۔۔۔" وہ اس پٹھان کو نعمان کا دوست تصور کر۔۔۔۔خوب دل ہی دل کڑنے لگی۔۔۔۔

جیسے ہی وہ پٹھان باہر گیا۔۔انعم تیزی سے اس کے پاس آئی ی۔۔۔اس لمحے نعمان بھی چئیر سے اٹھنے ہی لگا تھا۔۔۔جب اس مخملی گڑیا نے اس کا راستہ روکتے ہوئے۔۔۔دونوں ہاتھ اس کی چئیر پر جماتے۔۔۔۔جھک کر۔۔۔ان سیاہ گہری آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔غصے سے استفسار کیا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔" نعمان پہلے تو اس حسین لڑکی کے اچانک حملہ آور ہونے پر ہی" چونک گیا تھا۔۔۔۔پھر اس کا اتنے قریب آکر۔۔۔اپنی حسین گرے آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کرنا۔۔۔الگ ستمِ جاں تھا۔۔۔۔

پہلی بات۔۔۔میں ہر کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ ناشتہ کرنے کی اجازت" نہیں دے سکتا۔۔۔چاہے وہ میرا کتنا بھی قریبی یار ہو۔۔۔۔"اس لڑکی کی بات سنتے ہی شدید غصہ امٹ آیا تھا ان سیاہ آنکھوں میں۔۔۔۔اگلے ہی لمحے ۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔خاصہ جتا کر جواب دیا۔۔۔۔

اور دوسرا۔۔۔۔"وہ اپنے رعب دار انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔کھڑا ہونے" لگا۔۔۔انعم کو اب اپنے جذباتی غصہ ہو جانے اور اس شیر کو چھیڑ دینے پر پچھتاوہ ہونا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس حسین دشمن جاں نے اسے کھڑا ہوتا دیکھ۔۔۔اپنا ہاتھ چی ئی رسے ہٹایا۔۔۔اور سیدھے کھڑی ہونے لگی۔۔۔

شرمائے وہ جو گناہ کر رہا ہو۔۔۔الحمدُ للہ میری قانونا و شرعا بیوی ہو تم"
۔۔۔میں بھلا کیوں کسی کے سامنے یہ کہنے سے شرمانے لگا۔۔۔؟؟"اس کا
نازک بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے
ہوئے۔۔اس کی خوبصورت گرے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

پھر جھٹکے سے اس کا بازو اپنی گرفت سے آزاد کر۔۔۔اپنا سیل ٹیبل سے
اٹھا کر۔۔۔باہر چل دیا۔۔۔

میں ہر کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ ناشتہ کرنے کی اجازت نہیں دے"
سکتا"اس ستم گر کا یہ جملہ بارہا کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔۔

اس جملے میں ایسا کیا خاص تھا؟؟۔۔۔جو وہ چاہ کر بھی اس جملے کے لمس سے
اپنے دل کو بچا نہیں پا رہی تھی۔۔۔ہاں لمس۔۔۔۔کچھ جملے کچھ الفاظ اپنا

لمس رکھتے ہیں۔۔۔ایسا لمس جو دل کو اپنا گرویدہ و ذہن کو جکڑ لیتا ہے۔۔۔کچھ ایسا ہی لمس وہ محسوس کر رہی تھی اس سادہ مگر اثر رکھنے والے جملے میں۔۔۔

وہ گاڑی کے پاس چلتی ہوئی ی آئی ی۔۔۔تو اس خوبرو نوجوان کو پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولے اپنا منتظر کھڑا پایا۔۔۔

انعم خاموشی سے بیٹھ گ ئی۔۔۔

نعمان دوسری سائیڈ سے آکر اس کے برابر میں بیٹھا۔۔۔

بسکٹی رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس وہ خان نامی نوجوان اب گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

عرشمان اس کے ساتھ آگے بیٹھا اپنے کارٹون دیکھنے میں مگن نظر آرہا تھا۔۔

نعمان دو گھنٹے کی ڈرائی یو کر کے اب کافی تھک چکا تھا۔ ''عرشمان آواز کم کرؤ۔۔۔ڈیڈ کو نیند آرہی ہے۔۔۔''۔۔اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انعم کے کندھے پر اپنا سر رکھتے ہوئے۔۔۔آگے عرشمان کو دیکھ۔۔۔ حکم صادر کیا۔۔۔

جس پر عرشمان نے تیزی سے آواز کم کر دی۔۔۔

نعمان اسے ہینڈ فری وغیر یوس نہیں کرنے دیتا تھا۔۔۔کیونکے والیوم کا زیادہ ہونا نہ صرف کانوں بلکے دل کے لیے بھی مضرِ صحت ہے۔۔۔

اس سے قبل انعم احتجاج کر پاتی۔۔وہ آنکھیں موند چکا تھا۔۔۔

کچھ لمحے گزرے۔۔۔تو نعمان نے اس کے سیدھے ہاتھ کو تھام لیا۔۔۔

تم زیادہ مت پھیلو۔۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔" وہ دشمنِ جاں اپنا ہاتھ " چھڑانے کی سعی کرتے ہوئے۔۔۔دبے دبے غصے کے ساتھ آہستگی سے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

چھوڑو۔۔۔" وہ اس قدر تھک چکا تھا کے اب انعم سے لڑنے کی بھی طاقت " نہ تھی۔۔

اس کے نازک کندھے سے اپنی سر کو رگڑتے۔۔۔مزید پر سکون ہو کر سونے لگا۔۔۔

انعم کچھ منٹوں تک الجھتی رہی۔۔۔ مگر پھر تھک کر۔۔۔ہار مان کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

آج موسم کافی بہتر تھا۔۔۔نہ زیادہ سردی تھی نہ گرمی۔۔۔۔

وہ باہر کے نظارے دیکھنے لگی۔۔۔

گاڑی میں اے۔ سی چل رہا تھا۔۔۔ جس کے سبب اب تھوڑی سردی کا احساس ہونے لگا تھا انعم کو۔۔۔۔

گاڑی میں صرف عرشمان کے کارٹون کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔

جب نعمان نے میرا ریپ کیا تھا۔۔۔تب مجھے لگا زندگی ختم۔۔۔اب اس ''
میں کوئی ی رنگ نہ آسکے گا۔۔۔کوئی ی خوشی داخل نہ ہو سکے
گی۔۔۔۔اب صرف رسوائی ی ہی میرا مقدر ہے۔۔۔تنہائی ی ہی میری
ساتھی۔۔۔وہ ظالم تو اپنی زندگی میں بدمست ہو گیا مجھے تڑپتا و بلکتا چھوڑ
کر۔۔۔پھر جب مجھے اپنے پریگننٹ ہونے کی اطلاع ملی۔۔۔مجھے گمان ہوا
اس سے بدتر اب کچھ اور نہیں ہو سکتا میرے ساتھ۔۔۔عرشمان کو جھولے
میں ڈلوانے کے بعد بھی میں کتنے مہینوں تک بے سکون بے قرار
رہی۔۔۔۔مگر کون جانتا تھا۔۔میری زندگی یوں بدلے گی ایک
دن۔۔۔میری خوشیوں و خوابوں کا قاتل میری زندگی میں بے بس ہو کر
واپس چلا آئے گا۔۔۔ہاں بے بس ہو کر آیا ہے وہ۔۔۔اسے بے بس کیا ہے
قسمت نے۔۔۔کے میرے پاس آئے۔۔۔اسے میری ضرورت مجھ تک
کھینچ لائی ی۔۔۔۔میں نے تو کبھی نہ سوچا تھا کے ایک دن اس ظالم و امیر
شہزادے کو میری ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔یقیناً اس نے بھی نہ سوچا

ہو گا۔۔۔ مگر یہ زندگی ہے۔۔ جس میں ایسے ایسے عجیب اتفاق رونما ہوتے ہیں کے انسان کی عقل حیران رہ جائے۔۔۔۔ذہن کام نہ کرئے۔۔۔۔ حواس ساتھ چھوڑ جائیں۔۔۔۔اس امیر دولت وطاقت کے نشے میں بگڑے شہزادے کو میری وہ ہی اولاد کھینچ لائی جس کے پیدا ہونے پر میں نے ماتم کیا تھا۔۔۔ کوسا تھا۔۔۔ سوچا تھا کیونکر ہوا؟؟۔۔ مگر آج میں نے جان لیا خدا نے کوئی ی جان عبث پیدا نہ فرمائی ی۔۔اگر عرشمان نہ آتا تو کیا یہ ظالم واپس میری زندگی میں آتا؟؟۔۔۔۔۔کیا یہ اپنے حصے کی سزا کو قبول کرتا؟؟۔۔ کیا یہ اپنے کیے ظلم کی معافی مانگتا؟؟۔۔۔ نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔بہت مجبور ہو کر آیا ہے وہ۔۔۔ نہیں بلکے لایا گیا ہے۔۔۔۔ کھینچ کر لایا گیا ہے۔۔۔۔انسان دوسروں پر ظلم کی آندھیاں ڈاھ کر خود آرام سے نرم بستر پر سوتا ہے۔۔۔ مگر وہ خدا ہے جو سب کا ہے۔۔۔۔۔وہ نہیں بھولتا۔۔۔اس کا وعدہ حق ہے۔۔۔۔بے شک وہ اپنے وعدے کا پکا

ہے۔۔۔۔"وہ باہر قدرت کے حسین نظارے دیکھتے ہوئے۔۔۔اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی ہوئی ی تھی۔۔۔

اس نے آہستگی سے آنکھیں موند لیں۔۔۔

کچھ دیر بعد نعمان کی آنکھ کھلی۔۔۔تو اس نے انعم کو دونوں ہاتھ فولٹ کر ۔۔۔سر سیٹ سے ٹکائے سوتا ہوا پایا۔۔۔۔

چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔۔

آے سی تھوڑا کم کر دو خان بابا۔۔۔۔"اس نے آہستگی سے حاکمانہ انداز" میں کہا۔۔۔۔

جسے سنتے ہی خان بابا نے اے سی کا ٹمپریچر کم کر دیا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے اپنا کوٹ اتار کر انعم کے کندھے پر آگے سے ڈالا ۔۔۔اور پھر خود مزید اس سے لگ کر بیٹھ گیا۔۔۔اس کے سر کو آہستگی سے اپنے ہاتھ سے اپنے کندھے پر گرایا۔۔۔وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔۔

اس کے مضبوط بازوں سے اپنے دونوں ہاتھوں کو لپیٹ کر۔۔۔مزید کمفرٹیبل ہو کر سونے لگی۔۔۔

نعمان مسکراتے ہوئے اسے اپنے کندھے پر سوتے ہوئے تک رہا تھا۔۔۔بلاشبہ یہ زندگی کا خوبصورت ترین سفر تھا اس لڑکے کے لیے۔۔۔۔جس میں اس کا بیٹا و بیوی اس کے ساتھ تھے۔۔۔۔

وہ کافی وقت بعد خود کو اتنا پُر سکون پا رہا تھا۔۔۔۔

گاڑی چلتی رہی۔۔۔یہاں تک کے سورج ڈھل گیا۔۔۔۔

انعم کی آنکھ کھلی تو رات ہو چکی تھی۔۔۔گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔

یقیناً عرشمان بھی تھک کر سو چکا تھا۔۔۔اس کی سیٹ کافی کمفرٹیبل کر دی تھی نعمان نے۔۔۔۔

نیند پوری ہو گئی؟؟''نعمان نے مسکراتے ہوئے آہستگی سے پوچھا۔۔۔''

ہاں۔۔۔اور کتنی دیر باقی ہے؟؟۔۔۔"اس کے معصوم سوال پر وہ مسکرا" دیا۔۔۔

ابھی تو سکھر پہنچے ہیں جانی۔۔۔ صبح تک جہلم پہنچ جائیں گے۔۔۔۔ویسے" بھی اس پکنک میں سارا مزا سفر کا ہے۔۔۔باقی ساری جگاؤں پر ہم کچھ وقت کے لیے ہی رکیں گے بس۔۔۔"اس نے ڈرائی یونگ سیٹ کے بیک پر لگی جالی سی اپنا چھوٹا بلیک رنگ کا بیگ نکالتے ہوئے بتایا۔۔۔پھر بیگ سے بسکٹ کا باکس نکال کر۔۔۔۔اسے کھولا۔۔۔

یہ لو۔۔"پہلے بسکٹ کا خود اک لقمہ لیا۔۔۔پھر اپنا بچا ہوا اس مخملی گڑیا کے" آگے کر دیا۔۔۔

یہ والا خود ی کھالو اور مجھے نیا دے دو"وہ منہ بسور کر گویا ہوئی ی۔۔۔"

اچھا۔۔۔پھر یہ لو۔۔۔"اس نے دوسرا بسکٹ باکس سے نکالا اور پھر پہلے" کی طرح خود اس کا لقمہ لینے کے بعد اس کے آگے کیا۔۔۔جس پر وہ خوبصورت گرے آنکھوں والی گڑیا جز بز ہو کر اسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔۔

مجھے تمھارا جھوٹا نہیں کھانا۔۔۔"وہ تیزی سے منہ بسورتے ہوئے بول" اٹھی۔۔۔

یہی ملے گا۔۔۔کھانا ہے تو کھالو۔۔ورنہ بھوکی رہو۔۔۔ویسے میں بتادوں" ہوٹل پہنچنے میں کم از کم چار گھنٹے تو لگیں گے۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی انعم کا شاکڈ سے منہ کھلا تھا۔۔۔

چار گھنٹے۔۔۔"اس نے صرف صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا۔۔اب کافی بھوک "
لگی ہوئی تھی اسے۔۔۔

تمھیں کیا ملے گا مجھے اپنا جھوٹا کھلا کر؟۔۔"وہ لڑنے والے انداز میں ایک "
ابرو اچکا کر۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

"محبت۔۔۔"

ہاں؟؟۔۔۔"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔"

وہ۔۔۔میں نے سنا ہے کے جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے۔۔ابھی ناشتہ "
کے وقت خان بابا نے بتایا۔۔۔تو اس لیے ایک چھوٹی سی کوشش کر رہا

تھا۔۔۔"خاصہ معصومانہ جواب موصول ہوا۔۔۔جس کی ہر گز انعم کو امید نہ تھی۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اس کا حسین چہرہ جو اس کے بہت نزدیک تھا۔۔۔تکنے لگی۔۔۔

بول تو ایسے رہے ہو جیسے خود کا تو پور پور میری محبت میں ڈوبا" ہے۔۔۔"اس نے گہرا طنز کیا۔۔۔

تو لو۔۔۔تم بھی کھلا دو مجھے اپنا جھوٹا۔۔۔میں کھانے کے لیے تیار" ہوں۔۔۔"اس کا جواب توقع کے بر عکس تھا۔۔۔

کچھ لمحوں کے لیے وہ ساکت ہو کر مقابل کو دیکھنے لگی۔۔۔

ایسے نہ دیکھو۔۔۔پیار ہو جائے گا۔۔۔"اس کی گرئے آنکھوں میں جھلکتی" بے یقینی و حیرت وہ باآسانی پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

ان خوبصورت آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔شوخی سے مسکرا کر کہا۔۔۔

جس پر وہ تیزی سے نظر جھکا گ ئی۔۔۔

اس کا چہرہ و جسم گرم پڑنے لگا تھا۔۔۔کانوں سے دھوا نکلتا محسوس ہوا۔۔۔

یہ کون سہ نیا احساس تھا جو اپنے اندر محسوس کرنے لگی تھی وہ۔۔۔۔

بسکٹ۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اس بار مسکراتے ہوئے بسکٹ کا باکس" اس کے آگے کیا۔۔۔

تم ہی کھالو۔۔"مصنوعی غصہ چہرے پر طاری کیے۔۔۔منہ پھیر کر بیٹھ" گ ئی۔۔

یہاں رکھ رہا ہوں۔۔۔۔جب بھوک لگے کھالینا۔۔۔"بسکٹ کے باکس" کو اس کی گود میں رکھ کر۔۔۔اپنا سیل چلانے لگا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب انعم کو محسوس ہوا وہ اپنے سیل میں مگن ہے تو اس نے بسکٹ باکس سے نکالا۔۔۔ مگر وہ آدھا کھایا ہوا تھا۔۔۔

اس نے وہ واپس رکھا اور دوسرا نکالا۔۔۔وہ بھی آدھا کھایا ہوا نکلا۔۔۔

انعم نے تیسرا دیکھا۔۔۔وہ بھی کھایا ہوا تھا۔۔۔

اس بار اس نے بسکٹ کے باکس میں ہاتھ ڈال کر اندر سے بسکٹ نکالا۔۔۔ مگر یہ دیکھ لال پیلی ہوئی ی کے وہ بھی نعمان آدھا کھا کر چھوڑ چکا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔وہ نعمان ولید جیسے مرد سے اس قدر بچپنے کی امید نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی نعمان نے سارے بسکٹ دانستہ طور پر آدھے کھا کر اس کے لیے چھوڑئی یں ہیں۔۔۔ فلحال اپنی انا کو سائی یڈ رکھ۔۔۔اس نے بسکٹ کھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

کنکھیوں سے وہ نوجوان دیکھ رہا تھا اس دشمنِ جاں کو بسکٹ کھاتے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

رات کو ان کا قیام ہوٹل میں ہوا۔۔۔

نعمان فریش ہو کر آیا تو انعم بیڈ پر سوتی ہوئی ی نظر آئی ی۔۔۔

ڈیڈ آجائی یں ویڈیو گیم کھیلتے ہیں۔۔۔مام تو ویسے بھی سو گ ئی ”
ہیں۔۔۔“عر شمان کی دعوت پر وہ اپنی کالی ٹی۔شرٹ پہنتے ہوئے۔۔۔اس
کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھا۔۔۔

وہ دونوں باپ بیٹے کافی دیر رات تک ویڈیو گیم کھیلتے رہے۔۔۔

نعمان یہ کیا حرکت ہے؟؟۔۔ٹائم دیکھا ہے تم نے؟؟۔۔۔بجائے بچے" کو منع کرنے کے خود اس کے ساتھ بچہ بن کر دیر رات تک بیٹھ کر گیم کھیل رہے ہو۔۔۔ چلو۔۔۔دونوں باپ بیٹے بستر پر چلو۔۔"انعم کی آنکھ کھلی۔۔۔تو رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔وہ اٹھ کر باہر کی سائیڈ آئی ی۔۔۔تو صوفوں پر باپ بیٹے کو گیم کی دنیا میں مگن پایا۔۔۔جس پر وہ اسکرین کے سامنے آکر۔۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔برہم ہو کر دونوں کو ڈپٹنے لگی۔۔

جس پر نعمان و عرشمان۔۔۔دونوں نے ہی زور سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔

میں تو بس سونے ہی جا رہا تھا۔۔۔"نعمان اس کا غصے سے لال پیلا چہرہ" دیکھ۔۔ فوراہی گیم چھوڑ کر سیدھا ہو کر بیڈ کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

آپ کو انویٹیشن کارڈ دوں؟؟۔۔"اب کے اس نے عرشمان کو گھورا کر" پوچھا۔۔۔ جس پر وہ نفی میں سر ہلاتے۔۔ تیزی سے بھاگا۔۔۔۔۔

اس کے بھاگنے کے انداز پر انعم بے اختیار ہنس پڑی ی تھی۔۔۔

دونوں ہی باپ بیٹے اس کے آنے سے قبل ہی منہ تک کمبل اوڑھ کر سونے کی ناکام ایکٹنگ کر رہے تھے۔۔۔۔ جس پر وہ کمرے کی ساری لائی ٹس اف کر کے۔۔۔ لیمپ کی ہلکی پیلی لائی ٹ اون کر۔۔۔ بیڈ پر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

اس کے لیٹتے ہی عرشمان نے اس کے پیٹ کے مقام پر اپنا حصار باندھا۔۔۔۔

گڈ نائی ٹ مام۔۔۔"اس کے گال کو نرمی سے چومتے اس نے مسکراتے"
ہوئے کہ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

سوتے وقت کی دعا پڑھتے ہیں عرشمان۔۔۔۔"اس نے بڑے پیار سے اس"
کے ریشمی بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دعا؟؟۔۔"عرشمان کنفیوز نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔"

ہاں دعا۔۔۔۔اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی"
.ترجمہ:

اے اللہ ! میں تیرا نام لے کر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔۔۔۔"اس کے دعا پڑھاتے ہی عرشمان نے دعا پڑھی۔۔۔جبکے نعمان آنکھیں موندے ان دونوں ماں بیٹے کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

دلی طور پر وہ بہت خوش ہوا تھا۔۔۔کیونکے اس کے بیٹے کی تربیت نہایت ہی اچھے طریقے سے کر رہی تھی انعم۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ جہلم کے چڑیا گھر میں گھوم رہے تھے۔۔۔۔

انعم و عرشمان پانی کے تالاب میں پاپکارن ڈال رہے تھے جسے کھانے کے لیے بہت ساری رنگ برنگی مچھلیاں آ رہی تھیں۔۔۔

عرشمان کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

تم ماں بیٹے کیا پورے دن یہیں کھڑے رہنے والے ہو؟؟"نعمان تھکے" تھکے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

مام یہ دیکھیں۔۔۔"عرشمان جب کوئی جانور دیکھتا نہایت ایکسائیڈ" ہو کر انعم کو متوجہ کرتا۔۔۔۔

انعم کو بہت مزا آرہا تھا۔۔

وہ جہلم میں کافی سال رہی تھی۔۔۔ مگر کبھی چڑیا گھر نہیں دیکھا تھا۔۔۔اگر دیکھتی بھی تو شاید اتنا خوبصورت نہ لگتا جتنا آج لگ رہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ان کی فیملی اسلام آباد سے ہوتے ہوئے مری پہنچی۔۔۔۔

وہاں کا موسم کافی سرد تھا۔۔۔۔

نعمان نے انعم و عرشمان کو ساری شاپنگ وہیں سے کروائی ی۔۔۔۔

مکھن ملائی ی یہ والا کوٹ دیکھو۔۔۔یہ اچھا لگے گا تم پر۔۔۔ہے ناں'' عرشمان۔۔۔''اس نے بلیک کوٹ دیکھاتے ہوئے عرشمان سے رائے مانگی۔۔۔وہ کوٹ انعم کو بھی پہلی ہی نگاہ میں پسند آگیا تھا۔۔۔

جی مام۔۔۔آپ بہت اچھی لگو گی۔۔۔یہ ٹرائے کرؤ۔۔۔"عرشمان چمکتی" آنکھوں کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔

اگر صرف نعمان کہتا تو وہ کبھی ٹرائے نہ کرتی۔۔۔مگر اب اس کے بیٹے نے بھی کہا تھا۔۔۔اس لیے وہ تیار ہوئی ی۔۔۔

بلیک کوٹ پہن کر آئی ینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔تو واقعی اچھی لگ رہی تھی

۔۔۔۔

اسی لمحے نعمان کا عکس اس کے ساتھ آئی ینے میں نظر آنے لگا۔۔۔

اس نے انگوٹھے و شہادت کی انگلی کو ملا کر گول بناتے۔۔۔خوبصورت ہونے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں ستائی شی تھیں۔۔۔۔نہ صرف ستائی شی۔۔۔اور بھی بہت سے احساسات وجذبات کی عکاسی کررہی تھیں وہ سیاہ خوبصورت آنکھیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں جیسے کوئی جام پلارہی ہوں۔۔۔۔۔

وہ تاب نہ لاسکی۔۔۔۔

مجھے پتاہے میں خوبصورت ہوں۔۔۔تم نہ بھی تعریف کرؤ تو" بھی۔۔۔" وہ پلٹ کر اس لڑکے کی جانب دیکھ۔۔۔مغرور لہجے میں بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔پتا تو ہو گا۔۔۔۔آخر میری رخسار کی چھایا ہو تم۔۔۔" وہ کان کے "
پاس منہ لا کر مدھم سی سرگوشی کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس لمحے انعم کو پہلی بار احساس ہوا۔۔وہ اسے نہیں دیکھتا۔۔۔وہ تو اپنی رخسار
کا متلاشی ہے اس میں۔۔۔۔

وہ کہیں نہیں ہے اس کی نگاہ میں۔۔۔جو ہے۔۔۔رخسار ہے۔۔۔۔

یہ بات دل کو دکھی کر دینے والی ہر گز نہ تھی۔۔۔۔اور کیونکر ہوتی وہ کون
سہ نعمان سے محبت کرتی تھی۔۔۔یا کوئی ی جذبہ رکھے ہوئے تھی اپنے دل
میں۔۔۔۔مگر پھر بھی۔۔۔۔دل دکھا۔۔۔۔ایک انجانی سی تکلیف دل نے
محسوس کی۔۔۔۔

گمان ہوا وہ ہو کر بھی اس کی زندگی میں کہیں نہ ہو۔۔۔جبکے رخسار۔۔۔۔وہ نہ ہو کر بھی ہر جگہ تھی۔۔۔۔

اسے پرانی بھولی بسری یادوں نے جکڑ لیا۔۔۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔۔

"یہ کیا ہے انعم؟؟۔۔۔۔" وہ بہت چھوٹی تھی۔۔۔۔تقریبا تیرا سال کے قریب۔۔۔۔

یہ وہ وقت تھا جب نعمان ور خسار کی ملاقات کا سلسلہ پروان چڑھ رہا تھا۔۔۔۔دونوں کی منگنی ہو چکی تھی۔۔۔

والد کی موت کے بعد گھر کے حالات بہت خراب تھے۔۔۔۔۔ کبھی کبھار تو بھوکے ہی سونا پڑ جاتا۔۔۔۔۔ پھر رخسار کو نوکری ملی۔۔۔ تو گھر کے حالات تھوڑے بہتر ہوئے۔۔ مگر پھر بھی اتنے اچھے نہ تھے جتنے والد کی حیات میں تھے۔۔۔۔

اس کی اسکول کی دوستیں سب امیر زادیاں تھیں۔۔۔ جو آئے دن ن ئی ے بیگ و سامان کا شواف کرتیں۔۔۔۔۔ انھیں دیکھا دیکھی وہ بھی رخسار سے ضد کرتی۔۔۔ اسے بھی ان جیسا سامان لا کر دے۔۔۔۔

رخسار اسے تو کچھ نہ دلاتی۔۔۔ مگر خود اس نے اچھے برانڈڈ کپڑے و جیولری و نیا سیل خرید لیا تھا۔۔۔۔

وہ حساس تھی بچپن سے ہی۔۔۔۔پھر اپنے والد کی موت کے بعد جیسے مزید حساسیت میں اضافہ ہوا۔۔۔

اسے ہمیشہ سے یہی لگتا تھا کے اس کے والدین رخسار سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔۔۔وہ جو فرمائ ش کرتی ہے اسے دلا دیتے ہیں۔۔۔جبکے اس کی بار پر پیسے نہ ہونے کا رونا روتے ہیں۔۔۔۔اس سے کوئ ی پیار نہیں کرتا۔۔۔۔

والد کے انتقال کے بعد وہ رخسار کے ٹھاٹ بھاٹ دیکھ کر مزید جلن و حسد میں مبتلا ہوئ ی۔۔۔۔کہنے کو وہ اسے اپنی جان کہتی۔۔۔مگر اپنے لیے آئے دن ن ئ ے کپڑے لے آتی۔۔۔اور اس کی بار پر ہمیشہ پیسے نہ ہونے کا رونا روتی۔۔۔

پھر ایک دن رخسار کو چھوڑنے ایک نہایت حسین لڑکا ان کے گھر آیا۔۔۔وہ سفید ٹی شرٹ پر بلیک رنگ کی شرٹ پہنے۔۔۔اور نیلی جینز میں ملبوس تھا۔۔۔اس کی سیاہ آنکھیں نہایت جھلملاتی سی تھیں۔۔۔ جنھیں دیکھ ۔۔۔۔وہ مسکرانے لگی۔۔۔وہ پہلی ہی نگاہ میں اچھا لگا۔۔۔

رخسار نے بتایا وہ اس کا بوائے فرینڈ ہے۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

اب اسے سمجھ آ گیا تھا۔۔۔رخسار کے پاس وہ برانڈڈ کپڑے و جیولری و سیل و دیگر مہنگی و قیمتی چیزیں کہاں سے آتی ہیں۔۔

نعمان اکثر گھر آنے جانے لگا۔۔۔رخسار ہمیشہ اپنے ساتھ اسے لے کر جاتی۔۔۔۔وہ خود تو بہت خاموش طبیعت کی مالکن تھی ساتھ ساتھ سنجیدہ بھی۔۔۔۔جبکے وہ لڑکا بہت شرارتی و باتونی و ہنس مکھ سہ تھا۔۔۔۔

وہ رخسار کو تنگ کرنے اور بات کرنے کے لیے ہمیشہ اس سے بات کرتا۔۔۔۔

ایک کے پاس کچھ نہ ہو۔۔۔اسکول میں اس کے پرانے کپڑوں و ٹوٹے جوتوں پر خوب مزاق اڑ رہا ہو۔۔وہیں دوسری جانب دوسری بہن ہر روز ن ئی ی سینڈل و برانڈڈ کپڑے پہن کر گھر سے کام کرنے کے لیے نکلتی ہو۔۔۔تو دل میں جلن و حسد کا پیدا ہونا عام بات ہے۔۔۔اس کے دل میں بھی پیدا ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

اسے لگنے لگا کے اگر نعمان اسے مل جائے تو یہ سب اسے بھی مل جائے گا۔۔۔۔پھر اسکول میں کوئی ی اس کا مزاق نہیں اڑائے گا۔۔۔۔

وہ محبت نہ تھی۔۔۔وہ حسرت تھی۔۔۔۔۔وہ حسد تھا۔۔۔وہ جلن تھی۔۔۔۔

وہ برانڈڈ کپڑوں و چیزوں کے حصول کا ذریعہ تصور کرتی اس حسین وامیر زادے لڑکے کو۔۔۔۔

وہ بہت چھوٹی عمر سے ڈائری لکھنے کی عادی تھی۔۔۔۔
اکثر وہ اپنی جلن ڈائری میں لکھ دیتی۔۔۔۔اور ایک دن وہ ڈائری رخسار کے ہاتھ لگ گئی۔۔۔۔

آپی وہ۔۔۔۔وہ۔۔" وہ بہت شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید کچھ بول پاتی رخسار نے ایک زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔

"یہ ہونے والا بہنوئی ہے تمھارا۔۔۔ تمھاری بہن کا شوہر۔۔۔۔۔۔یہ سب کیا لکھ رکھا ہے تم نے؟؟۔۔۔اتنی سی ہو کر اتنی گندی سوچ۔۔۔۔۔شرم آنی چاہیے تمھیں۔۔۔۔بلکے شرم سے مر جانا چاہیے چلو بھر پانی میں۔۔۔۔میں یہاں دن رات محنت کر کے تمھیں دو وقت کی روٹی کھلاتی ہوں۔۔ تمھارے اسکول کی فیس بھرتی ہوں۔۔۔۔گھر کی بجلی کا بل گیس کا بل۔۔امی کے ہسپتال کی فیس۔۔۔۔ہزار جھنجھٹوں سے الجھ رہی ہوں تنہا۔۔۔اور تم۔۔۔ تم میرے پیچھے یہ سب لکھ رہی ہو۔۔۔ تم کیا جانو میں

تمھیں کیسے کھلاتی ہوں۔۔۔کیسے تمھارے پیٹ کی آگ بھرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ رودی تھی یہ جملہ ادا کرتے ہی۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھوں میں شدید رنج ابھرا تھا۔۔۔۔

انعم کو شدت سے اس لمحے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔

سو۔۔۔سوری آپی۔۔۔۔وہ میری دوستوں نے کہا تھا کے اگر نعمان" بھائی جیسا لڑکا تمھیں مل جائے تو تمھیں بھی اچھے کپڑے و کھانے کو مل جائے گا۔۔۔۔میں ان کی باتوں میں آگ ئی۔۔۔یقین کریں۔۔۔میں ایسا دوبارا کبھی نہیں سوچوں گی۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔پلیز آپی۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ روتے ہوئے دونوں ہاتھ جوڑ۔۔۔۔زمین پر گر گ ئی تھی۔۔۔۔

رخسار اسے وہیں زمین پر روتا چھوڑ۔۔۔وہ ڈائری جلانے کا کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔

اس دن کے بعد سے اس لڑکی نے کبھی دوبارا ڈائری نہ لکھی نہ کبھی نعمان کے متعلق سوچا۔۔۔وہ بہت شرمندہ رہتی تھی رخسار سے۔۔۔۔

رخسار اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی مگر اس دن کے بعد سے۔۔۔اس نے کبھی نہ کیا۔۔۔۔

وہ نعمان کے ساتھ بھی اکیلے آنے جانے لگی۔۔۔۔اسے لے کر نہ جاتی۔۔۔۔

چھ سات ماہ گزر گ ئی ے۔۔۔اس ڈائی ری کا ذکر پھر کبھی نہ ہوا۔۔۔انعم کا گمان یہی تھا کے رخسار نے اسے جلا دیا۔۔۔اس کی بچپنے میں کی جانے والی بے وقوفی سمجھ کر۔۔۔۔

مگر اس ڈائی ری کا ذکر ہوا۔۔۔اور اِس طرح ہوا۔۔۔جس کا اس نے کبھی گمان بھی نہ کیا تھا۔۔۔۔

اس ڈائی ری کو اس کے خلاف دلائی ل بنا کر اسے قاتل قرار دے دیا گیا ۔۔اپنی ہی بہن کا۔۔

وہ ڈر گ ئی تھی۔۔۔ماناڈائی ری اس نے لکھی تھی۔۔۔مگر قتل اس نے ہر گز نہ کیا تھا۔۔۔وہاں موجود کوئی ی شخص اس پر یقین نہ کرتا اگر وہ قبول کر لیتی کے ڈائی ری اسی کی ہے۔۔۔اس لیے اس نے آج تک قبول نہ

کیا۔۔۔اور نہ کبھی کرنے کا سوچا۔۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک وہ فقط اس کی بچپن میں کی جانے والی ایک نادانی سے بھری بے وقوف سوچ تھی۔۔۔۔

وہ کب جانتی تھی ایک بچپنے میں لکھی ڈائری اسے قاتل قرار دے دے گی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کے رخسار نے اس ڈائری کو کیوں نہ جلایا؟؟۔۔۔۔۔اس نے تو صاف لفظوں میں کہا تھا کے وہ جلادے گی۔۔۔۔پھر یہ بات تو صرف ان دو بہنوں کے درمیان تھی۔۔۔اس ڈائری کے متعلق اس کی سوتیلی ماں کو کیسے علم ہوا؟؟۔۔۔

حال

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں ڈوبی ہوئی ی تھی۔۔۔کے اس کی آنکھوں کے آگے نعمان نے مسکراتے ہوئے چٹکی بجائی۔۔۔۔جس پر وہ ہڑ بڑاہٹ کے ساتھ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

اس نے اپنے سامنے کھڑے اس خوبصورت و میچور دکھنے والے وجیہہ مرد کو دیکھا۔۔۔۔وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔۔کہنے کو پورا وجود اس کا تھا۔۔۔مگر روح۔۔۔روح ہر گز نہ تھی۔۔۔۔روح تو متلاشی تھی اسکی۔۔۔۔وہ تلاش کر رہی تھی اس میں اپنی محبت کو۔۔۔۔

وہ سامنے ہو کر بھی اسے نظر نہیں آتی۔۔۔
جبکے وہ سارے اپنے حقوق مانا زبردستی و جبرا لیکن ادا تو اس سے ہی کروا رہا تھا۔۔۔اپنی محبوبہ سے تھوڑی۔۔۔

کہیں ناں کہیں اسے اپنا آپ بے وقعت لگا۔۔۔۔

لگا جیسے وہ ریپلیسمنٹ ہے رخسار کا۔۔۔۔

مانا آپ لاکھ اپنی بہن سے محبت کرتے ہوں۔۔۔ مگر اپنی ذات کا یوں اگنور ہونا کسی کو بھی تکلیف میں مبتلا کر سکتا ہے۔۔۔اسے بھی کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔کہاں گم ہو؟؟۔۔" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

اسے کیا ہو گیا اچانک؟؟" وہ ناسمجھی سے مقابل حسینہ کو منہ بسور کر۔۔۔" باہر کی جانب بڑھتے دیکھ۔۔۔بڑبڑایا۔۔۔۔

مجھے روم میں جانا ہے۔۔۔چابی دو" وہ مزید شاپنگ کرنے کا اب کوئی ی" موڈ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔مال روڈ پر پہنچتے ہی۔۔۔۔اس نے نعمان سے ہوٹل کے کمرے کی چابی طلب کی۔۔۔۔

اکیلے کیوں جا رہی ہو؟؟ پھر کھانا۔۔۔۔"نعمان نے احتجاجی انداز میں" لچکدار لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد محسوس کر چکا تھا اسکے بدلے رویے کو۔۔۔۔

بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔۔خود کھالو۔۔۔"سپاٹ سے لہجے میں جواب" دے کر۔۔۔وہ عرشمان کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

عرشو۔۔۔آپ ڈیڈ کے ساتھ کھانا کھا کر۔۔۔فورا کمرے میں "
آجانا۔۔۔آپ کو دوائی ی پیلانی ہے مام کو۔۔۔اوکے جانی۔۔۔"اس کے
گال کو نرمی سے چومتے ہوئے۔۔۔محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ساری محبت صرف اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔اس کے باپ نے کیا بگاڑا ہے "
۔۔۔"وہ منہ بسور۔۔۔شکوتا لہجے میں بڑبڑا کر۔۔گردن نفی میں جھٹکنے
لگا۔۔۔۔

دانستہ طور پر اتنی بلند آواز میں شکوہ کیا تھا کے اس لڑکی کے کانوں تک
رسائی ی ہو سکے۔۔۔

اس کا معصومانہ شکوہ سن۔۔۔جہاں عرشمان گمنہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر ۔۔۔دبی دبی ہنسی ہنسا۔۔۔وہیں اس خوبصورت لڑکی نے کھا جانے والی نگاہ سے مقابل کو گھورا۔۔۔۔

چلو عرشمان۔۔۔۔کھانا کھانے چلتے ہیں۔۔۔۔تمھاری مام نے تو دوسروں" کے خوبصورت ارمانوں کا خون پی پی کر ہی اپنا پیٹ بھر لیا ہے۔۔۔"وہ سر نفی میں جھٹکتے۔۔۔اس حسین دشمن جاں کو دیکھ۔۔دانت پیستے ہوئے جوابی کاروائی ی کرنے لگا۔۔۔۔

چابی دو۔۔۔"ناک و منہ چڑھا کر۔۔۔اس کے آگے ہاتھ" بڑھایا۔۔۔ساتھ ساتھ حاکمانہ انداز میں چابی طلب کی۔۔۔۔

بجائے چابی ہاتھ پر رکھنے کے۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

انعم اس کے عمل پر۔۔۔ گھوری سے ابھی نواز ہی رہی تھی۔۔۔ کے مقابل نے اس کا نرم و ملائم ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ کھینچنا شروع کر دیا۔۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ ؟۔۔۔ اور مجھے چابی دو۔۔۔ کہاں ناں میں نے۔۔۔ مجھے ”
بھوک نہیں ہے۔۔۔“ وہ مال روڈ پر تھے۔۔۔ جہاں برفباری کسی بھی وقت شروع ہونے کو تھی۔۔۔

لوگ گرم ملبوسات پہنے گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔ جن میں زیادہ تر سیاح تھے۔۔۔۔

وہ دبی دبی آواز میں احتجاج کرنے لگی۔۔۔ مگر نعمان اسے کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔۔

بھوک نہیں لگی تو کیا۔۔۔ ہمیں کھاتا ہوا دیکھ لینا۔۔۔ شاید پھر لگ" جائے۔۔ ویسے یاد ہے کسی نے مجھے کہا تھا میں بہت کیوٹ لگتا ہوں کانٹے چمچوں سے کھاتے ہوئے۔۔۔" وہ اسے ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے زبردستی کھینچ لایا تھا۔۔۔

عرشمان کو بیٹھانے کے بعد۔۔۔ اب اس نے انعم کے بیٹھنے کے لیے چیئر کھسکائی تھی۔۔۔ وہ اب بھی احتجاجی نظروں سے تک رہی تھی۔۔۔ جس پر۔۔۔ اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ آخری جملہ خاصہ شوخی سے ادا کیا۔۔۔

انعم اپنی پوری زندگی میں پہلی بار ریسٹورینٹ نعمان ور خسار کے ساتھ آئی ی fork spoon تھی۔۔۔۔وہ سادہ سے لوگ تھے۔۔یہ کانٹے چمچوں سے کھانا اسے کہاں آتا تھا۔۔۔۔

ان کے یہاں کھانا عام طور پر اپنے ہاتھوں سے کھایا جاتا اور چاولوں کے لیے کبھی چمچہ یوس کر لیتے۔۔۔۔جب کے نعمان جنٹلمین کی طرح اسپون و فورک سے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ اسے بہت کیوٹ و خوبصورت لگا۔۔۔۔ جس کا بچپنے میں اس نے اظہار بھی کر دیا۔۔۔ مگر وہ کہاں جانتی تھی کے نعمان کو انتی پرانی بات آج بھی یاد ہو گی۔۔۔۔

تب میں بچی تھی نعمان ولید۔۔۔بے وقوف تھی۔۔۔یہ مت کہنا اب ”۔۔کے میری بے وقوفی میں کی ہوئی ی تعریف تم آج بھی دل پر لکھے بیٹھے ہو۔۔۔“ وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔پلے فل انداز میں بول

کر۔۔۔اپنے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتی۔۔۔اترا کر چی ئی ر پر بیٹھی۔۔۔۔

مقابل نہیں جانتی اس کا یوں منہ چڑھانا۔۔۔یوں اترا کر اپنی ادائی یں دیکھانا۔۔۔کس قدر گھائی ل کر رہا تھا اس نوجوان کو۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے سامنے والی چی ئی ر پر بیٹھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بندر گلی میں بندروں کو کیلے کھلا رہے تھے۔۔۔عرشمان کو بڑا مزا آرہا تھا۔۔۔جبکے انعم ان بندروں سے خوفزدہ ہو کر گاڑی سے نکلنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

جیسے تیسے کر کے نعمان اسے گاڑی سے باہر لانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک کیلا پکڑایا۔۔۔

ارے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔بس جب بندر آئے تو اس کے آگے کیلا" کر دینا۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"نعمان نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کیلا پکڑایا۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے نہیں کھلانا۔۔۔"وہ فوراً اس کے مضبوط بازوں پر اپنا منہ" چھپا کر۔۔ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مام کچھ نہیں ہوتا۔۔۔دیکھیں عرشمان بھی تو کھلا رہا ہے۔۔یہ تو بہت کیوٹ" ہیں۔۔۔"عرشمان بھی اس کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

چلو شاباش بہادر بنو۔۔۔ جلدی پکڑو ہاتھ میں۔۔۔اس سے پہلے کے یہ" بندر کیلا دیکھ کر خود ہی حملہ آوار ہو جائیں۔۔۔"اس نے زبردستی انعم کو کیلا پکڑا دیا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔"وہ کیلا کسی صورت پکڑنے کے لیے تیار نہ" تھی۔۔۔

ارے چھوٹے والے کو کھلاؤ۔۔۔دیکھو۔۔۔یہ والا تو بہت چھوٹا سہ" ہے۔۔۔"اس روڈ پر بندر ہی بندر نظر آرے تھے۔۔وہ بھی ہر عمر کے۔۔۔۔

بڑے بندر کو انعم نے چھلانگ لگا کر وہاں موجود سیاحوں سے کیلے چھین کر لے جاتے دیکھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا ڈر مزید بڑھا۔۔۔۔

نعمان نے اسے چھوٹے سے بندر کے آگے کھڑا کرتے کہا۔۔۔۔

کچھ قریب کھڑے سیاح انعم کو ڈرتا دیکھ مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

بچوں سے زیادہ ڈرپوک ہو تم۔۔۔۔ دیکھو لوگ مزاق اڑا رہے ہیں" تمھارا۔۔۔ چلو ہمت کرو۔۔۔ شاباش۔۔۔"اس نے زبردستی اس بار اسے کیلا پکڑا ہی دیا تھا ڈپٹتے ہوئے۔۔۔۔۔

میں ساتھ ہوں۔۔۔ بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔دیکھو وہ چھوٹا آرہا ہے"
۔۔۔اسے دینا۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" وہ انعم کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا
تھا۔۔۔

کیلا انعم کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ مگر اس کا ذہن و آنکھیں صرف نعمان میں محو
۔۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کا کہا جملہ۔۔۔۔کے بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔ جیسے دل کو لگا
ہو۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لٹکے ہاتھ سے بندر کا بچہ کیلا چھین کر کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔ مگر
کسے خبر تھی؟؟؟۔۔۔

اس حسین دشمنِ جاں کے یوں دیکھنے کے سبب نعمان بھی ان طلسماتی خوبصورت گرے آنکھوں میں کھو کر رہ گیا تھا۔۔۔

مام ڈیڈ۔۔۔"اچانک عرشمان کی آواز پر وہ دونوں حواسوں میں" لوٹے۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔کھلا دیے کیلے؟؟۔۔"نعمان مسکراتے ہوئے عرشمان سے" استفسار کرنے لگا۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔اور مام نے؟؟۔۔"عرشمان نے شرارتی سی مسکراہٹ چہرے" پر سجائے پوچھا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے ایک کھلاہی دیا تمھاری ڈرپوک مام نے۔۔۔"مضحکہ خیز"
انداز میں کہتاہوا۔۔۔وہ گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔

اب خود کھلادو گی یا پھر میں مدد کرؤں؟؟"اس نے استہزائی یہ مسکراہٹ"
ہونٹوں کے کناروں پر سجائے مدد کی آفر کی۔۔۔

تمھاری مدد لینے سے کہیں بہتر ہے۔۔۔میں موت کے کنوئے میں"
چھلانگ لگادوں۔۔۔بڑے آئے۔۔۔میں مدد کرؤں۔۔۔"وہ منہ بگاڑ
کر۔۔۔اس کی نکل اتار کر کہتی ہوئی ی۔۔اس کے ہاتھ سے کیلے چھیننے
والے انداز میں اکڑ سے لے کر۔۔۔خود کیلے کھلانے آگے بڑھی۔۔۔۔

آہ۔۔۔"وہ پہلی بار آئی ی تھی۔۔اسے کیا خبر۔۔۔کے بندر حملہ بھی"
کر دیتے ہیں۔۔

پورے درجن کیلے لے کر جیسے ہی وہ آگے بڑھی بڑا سہ بندر کیلے لینے کے چکر میں۔۔۔اس پر جھپٹ پڑا۔۔۔

وہ کیلے وہیں پھینک کر بھاگتی ہوئی آکر نعمان سے چپکی۔۔۔۔

اس کا یوں اچانک بھاگتے ہوئے واپس آکر بازو سے منہ لگا کر چپک جانا۔۔۔نعمان کے چہرے پر بے اختیار ایک دلفریب مسکراہٹ بکھیر لایا تھا۔۔۔۔

♥”*Husny Kanwal*♥

واو۔۔۔ عرشمان دیکھو۔۔۔ کتنی خوبصورت جھیل ہے۔۔۔"انعم و"
عرشمان گاڑی کی کھڑکی سے منہ لگائے باہر کے نظارے دیکھنے میں مگن
تھے۔۔۔۔

اس کا پانی بالکل بلو ہے۔۔۔دیکھو نعمان۔۔۔"اس جھیل کا پانی بالکل نیلا و"
شفاف تھا۔۔۔جو پتھروں سے نکل کر بہتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔اسکی
خوبصورتی دیکھ۔۔۔اس لڑکی نے بے اختیار ہی ایکسائٹڈ ہو کر نعمان کو اس
جھیل کی جانب متوجہ کیا۔۔۔

کیونکے جھیل انعم کی کھڑکی کے سائیڈ تھی۔۔۔اس لیے نعمان اس کے
بلانے پر فوراہی اس سے لگ کر بیٹھ۔۔۔وہ خوبصورت جھیل دیکھنے لگا۔۔۔۔

ایسا نہیں کے وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے لیے یہ خوبصورت نظارے عام کی سی بات تھے۔۔۔ مگر بلانے والا خاص تھا۔۔۔اور صرف اس خاص شخص کا دل رکھنے کے لیے وہ مصنوعی دلچسپی چہرے پر طاری کیے کھڑکی سے باہر جھیل دیکھنے لگا۔۔۔

بھابھی ہم آپ کو یہاں کے مشہور چلی کباب کھلائے گا۔۔۔آپ دیکھنا" آپ کو بہت پسند آئے گا۔۔۔"ناران پہنچتے ہی خان بابا نے گاڑی ڈرائی یو کرتے ہوئے۔۔۔انعم کو مخاطب کر کے کہا۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

کچھ دیر میں ہی وہ ایک آبادی کے علاقے میں پہنچے۔۔۔وہاں ایک تندور نما شاپ پر خان صاحب نے گاڑی روک دی۔۔۔۔

مام یہاں کے کباب بہت مزے دار ہوتے ہیں۔۔۔ عرشمان اور ڈیڈ نے" پہلے بھی کھائے ہیں۔۔۔۔"عرشمان خاصہ مسرت بھرے لہجے میں بتانے لگا۔۔۔

پھر وہ تینوں اس چھوٹے سے ہوٹل میں داخل ہوئے۔۔۔۔دوپہر کا وقت تھا۔۔۔ مگر ہوٹل میں ان کی فیملی کے سوا کوئی نہ تھا۔۔۔

فریش ہونا ہے؟"اس خوبصورت نوجوان نے کان کے پاس منہ" لا کر۔۔۔آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

وہ واقف تھا انعم بہت شرملی ہے اس معاملے میں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔" پھر انعم نے دیکھا اس نے عرشمان سے پوچھا۔۔۔اس نے بھی" انکار کر دیا۔۔۔۔

نعمان نے کام کے لیے اپنا سیل نکالا۔۔۔ مگر نیٹ ورک پر بلم کے سبب ۔۔۔واپس اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔۔۔

انعم و عرشمان باتیں کرنے میں مگن نظر آرہے تھے۔۔۔جبکے نعمان خاموشی سے بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک نوجوان جس کا چہرہ سرخ و سفید تھا۔۔۔۔دو پلیٹوں میں کباب روٹی و چٹنی لایا۔۔۔۔جو ٹیبل پر سجا کر وہ نظریں جھکا کر واپس لوٹ گیا۔۔۔

مزے دار ہے ناں؟؟؟" انعم کے لقمہ منہ میں ڈالتے ہی نعمان نے تجسس "
سے استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔بہت۔۔۔" اسے واقعی بہت مزے دار لگے تھے وہ "
کباب۔۔۔۔لیکن ساتھ ساتھ حیرت بھی ہوئی ی تھی کے نعمان جیسا امیر
زادہ معمولی سے ہوٹلز میں بھی کھانا کھالیتا ہے۔۔۔۔شاید یہ اس کی سادگی
تھی۔۔۔۔اور شاید یہی سادگی انعم کو اس کی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔

عرشمان آپ صرف تھوڑا سہ کھانا۔۔۔" نعمان نے فوراہی عرشمان کو "
زیادہ کھانے سے روکا تھا۔۔۔۔

انعم نے بہت قریب سے محسوس کیا کے وہ اپنے بیٹے پر جان وارتا
ہے۔۔۔۔ہر لمحہ سائے کی طرح چھایا رہتا ہے۔۔۔

اس کے ساتھ بالکل نرمی سے پیش آنا۔۔۔بچوں کی طرح اس کے ساتھ کارٹون دیکھنا۔۔ویڈیو گیمز کھیلنا۔۔۔اس کے لیے فجر میں اٹھ کر ناشتہ بنانا اور اپنے ہاتھ سے اسے دوائی پیلانا۔۔۔۔وہ واقعی ایک آئیڈیل والد ہے۔۔۔مانا وہ انسان اچھا نہیں۔۔۔ مگر باپ بڑا کمال کا ہے۔۔۔۔ایک ایسا باپ۔۔۔کے دنیا کی ہر عورت اپنے بچے کے لیے اس جیسے باپ کی خواہش کرئے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہم کہاں جارہے ہیں آج؟؟۔۔"وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی نعمان کو دیکھ" استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

سری پائے۔۔۔"نعمان کے بتاتے ہی عرشمان جوان دونوں کے بیچ میں"
بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر خان بابا کی سیٹ پر لٹکنے والے انداز میں
کھڑے ہو کر بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگا۔۔۔"خان بابا۔۔وہ جگہ تو بہت
خوبصورت ہے۔۔۔اسکا نام سری پائے کیوں رکھا گیا؟؟۔۔۔"

کیونکے وہاں تک پہنچتے پہنچتے لوگوں کے سر نیچے اور پاؤں چھت سے لگ"
جاتے ہیں۔"انھوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

نعمان بھی ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے ہنسا۔۔۔جبکے انعم الجھی نگاہ
سے اسے ہنستے ہوئے تک رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ایک پہاڑی مقام پر پہنچے۔۔۔جہاں ان کی گاڑی تبدیل
ہوئی ی۔۔۔

اب ان کا ڈرائی یور خان بابا کا بیٹا تھا۔۔۔جو انھیں سری پائے گھومانے لے جانے والا تھا۔۔۔

انعم کافی تجسس سے اس نوجوان کو گاڑی کے پیوں سے چھیڑ چھڑ کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔کے نعمان نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟؟۔۔"

یہ لڑکا کیا کر رہا ہے؟؟"اسکا سوال سن۔۔نعمان مسکرا دیا۔۔۔"

پتھریلا راستہ ہے۔۔۔اس لیے گاڑی کے چاروں ٹائی راستعمال ہوں"
"گے۔۔۔اس لیے سیٹ کر رہا ہے۔۔۔

اُوو۔۔۔"ہونٹوں کو گول کر۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔"

گاڑی کا سفر شروع ہوا۔۔۔تو اس نازک لڑکی کی جان ہوا ہوئی ی۔۔۔

اتنا خطرناک راستہ۔۔۔

کھڑکی سے باہر جھانکنے پر علم ہوتا کے ہزاروں فٹ کی بلندی پر ہیں۔۔۔جب کے روڈ اس قدر پتھریلا و کچا کے پوری گاڑی بری طرح ہل رہی تھی۔۔۔۔بالکل اسی طرح جیسے سمندر میں خطرناک طوفان آنے پر کشتی پانی کی اوپری سطح پر جھولے لیتی ہے۔۔۔

ہر کچھ دیر بعد گاڑی پہاڑی راستے پر ٹرن لے کر۔۔۔مزید اونچائی پر جاتی۔۔۔۔

انعم کی اس لمحے جان نکلی۔۔۔جب اپنی سائیڈ کے ٹائر کو روڈ کے بالکل کنارے سے لگتا پایا۔۔۔

آہ" وہ زور زور سے چیخنے لگی تھی۔۔۔۔"

نعمان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔" وہ چیخ کر عرشمان سے چپکی۔۔۔۔"

تو کون کہ رہا ہے باہر دیکھو۔۔۔۔"اس نے ڈپٹ والے لہجے میں سنجیدگی" سے کہا۔۔۔جس پر وہ خوف کے مارے آنکھ میچ گئی۔۔اور کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔۔

جب سامنے سے ایک اور گاڑی آئی ی۔۔۔۔تو ان کے ڈرائی یور کو بیک لینا پڑا۔۔۔بیک جاتے وقت۔۔انعم نے آنکھیں کھول کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔۔اب کی بار۔۔۔ان کی گاڑی کا پیچھے کا ایک ٹائی رجو انعم کی سائیڈ کا تھا وہ مکمل ہوا میں تھا۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد وہ مزید زور زور سے کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔

وہ تنہا نہ تھی کلمہ پڑھنے والی۔۔۔سامنے والی گاڑی سے بھی لڑکیوں کے چیخ چیخ کر کلمہ شہادت پڑھنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔۔

عرشمان۔۔۔آپ ڈیڈ کی گود میں آجاؤ۔۔۔مام کو میں اپنے قریب کرلیتا" ہوں۔۔۔ان کا پہلی بار ہے ناں۔۔۔اس لیے وہ بہت ڈر رہی

ہیں۔۔۔"نعمان نے آہستگی سے اپنے بیٹے کے کان میں کہا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے باپ کی گود میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے نعمان نے اس گڑیا کا نازک بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اسے خود سے لگایا۔۔۔۔

وہ بھی اپنا منہ اس کے بازو سے لگا کر۔۔۔۔۔کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔

"مام ڈرئی یں مت۔ عرشمان نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔۔۔۔اب آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"نعمان نے اس کے خوبصورت وجود کے گرد اپنا ہاتھ حائی ل کیا۔۔۔اور اس کے نازک سراپے کو اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔۔جبکے عرشمان نے اپنے ایک ننھے ہاتھ سے اپنے باپ کی گردن پر حصار باندھا۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اپنی ماں کا خوف سے لرزتا ہاتھ اپنے

ننھے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔پھر نہایت محبت و پُر اعتمادی سے کہا۔۔۔جسے سن ۔۔۔انعم نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ لمحہ دل کو چھو گیا۔۔۔وہ اس کی فیملی تھی جو اسے اپنے اپنے طریقے سے حفاظت میں ہونے کا اعتماد دلا رہی تھی۔۔۔۔

جیسے دل کو قرار آ گیا ہو۔۔۔یقین آ گیا ہو کے اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس کا بیٹا و شوہر اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔کچھ نہیں ہونے دوں گا تمھیں۔۔۔۔ابھی تو تمھیں" عرشمان کے بہن بھائی ی بھی لانے ہیں۔۔۔بیچارا کب تک اکیلا رہے

گا۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ شوخی بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ اپنا خوف بھول۔۔۔ اسے کچا کھا جانے والی نگاہوں سے نوازنے لگی۔۔۔۔

نعمان نے صرف اس کا دھیان ہٹانے کے لیے کہا تھا۔۔۔ اور یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہوا۔۔۔۔

اس دشمنِ جاں کی غراتی نگاہوں کا احتجاج دیکھ۔۔۔ بمشکل اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبانے لگا۔۔۔

عرشمان آپ کو بہن بھائی ی پسند ہیں؟؟"اس نے دانستہ طور پر عرشمان" سے پوچھا۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔بہت پسند ہیں۔۔۔بلکے عرشمان کو تو ہمیشہ سے ایک چھوٹی" بہن چاہیے تھی۔۔۔۔جس کے ساتھ وہ بہت سارا کھیل سکے۔۔۔۔"وہ معصوم بچہ فوراہی ایکسائی ٹڈ ہو کر اپنی خواہشات کا اظہار کرنے لگا۔۔۔۔جبکے انعم دانت پیستے ہوئے نعمان کو گھور رہی تھی۔۔۔

تو کہو ناں اپنی مام سے۔۔۔کے تمھیں بہن لا کر دیں۔۔۔۔"انعم کے پیچھے" عرشمان کو لگا کر۔۔۔وہ بمشکل اپنی ہنسی روک رہا تھا۔۔۔۔

مام عرشمان کو بہن لا کر دیں ناں۔۔۔"اس ننھے شہزادے نے معصومانہ" ضد کی۔۔۔۔

اس لمحے انعم کا سرخ چہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔

پہنچ گ ئی ے۔۔۔"ڈرائی یور کے اعلان کرتے ہی۔۔۔ان کا ٹاپک وہیں" رک گیا تھا۔۔۔

ویسے کوئی ی ارادہ ہے؟؟۔۔۔مطلب اگر تم چاہو۔۔۔تو ہم کانٹریکٹ" ختم کر سکتے ہیں۔۔۔۔بس تمھیں مجھے عرشمان کی طرح پیاری سی بیٹی دینی ہو گی۔۔۔بیٹا بھی ہو جائے تو مجھے کوئی ی مس ئی لہ نہیں۔۔۔۔مگر بیٹی ہماری فیملی کمپلیٹ کر دے گی ناں۔۔۔اس لیے بیٹی پر زیادہ زور دے رہا ہوں۔۔۔ہمارے نبی کریم ﷺ کی بھی تو بیٹیاں تھیں ناں۔۔۔ہر لڑائی ی میں عرشمان تمھاری سائی یڈ ہو کر مجھے اکیلا چھوڑ دیتا ہے۔۔۔بیٹی ہو

گی تو میرے لیے بھی کوئی ی لڑنے والا ہو گا۔۔۔۔" وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر پہنچ گ ئی ے تھے۔۔۔۔ window

پہاڑ کا نام ہے۔۔۔ وہاں سے دکھنے والا ویو دل کو جیسے Window۔۔۔ چھو لیتا ہے۔۔۔ ذہن کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔۔۔ وہاں کی ہوا میں بھی جیسے کوئی ی جادو ہو۔۔۔۔

نہایت پر سکون ماحول۔۔۔۔ حد نگاہ تک پہاڑ ہی پہاڑ نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

دور ایک پہاڑ پر برف گرتی نظر آ رہی تھی۔۔۔ نعمان نے اسے بتایا۔۔۔ کے بہت جلد یہاں بھی برف باری شروع ہو جائے گی۔۔۔ اس کے بعد یہ سب بند کر دیا جائے گا۔۔۔۔ کیونکے یہ سارے پہاڑ برف کی خوبصورت و چمکتی سفید چادر اوڑھ لیں گے۔۔۔۔

وہاں سے دکھنے والا نظارہ روح کو سکون بخش رہا تھا۔۔۔۔

اب نا جانے یہ اس جگہ کا جادو تھا یا اس پاس کھڑے خوبصورت نوجوان کا۔۔۔کے آج اس کی باتیں دل پر اپنا اثر چھوڑ رہی تھیں۔۔۔۔

خاص طور پر اس کا آخری جملہ دل کی گہرائی یوں تک اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

انعم نے اس کی بات سنتے ہی بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔ کہیں سے بھی نہ لگا کے وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔یا غیر سنجیدہ ہے۔۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ نعمان ولید زندگی بھر کے لیے مل جائے گا تمھیں۔۔۔" وہ" قریب آکر۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ محبت کے جال پھینکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

نعمان ولید۔۔۔ اگر کوئی ی تمھیں مجھے فری میں بھی دے ناں۔۔۔ تو " بھی میں نہ لوں۔۔۔۔ بڑے آئے۔۔۔۔" مانا اس کی باتوں کا دل نے اثر قبول کیا تھا۔۔۔ مگر اس جانی دشمن پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

منہ چڑھا کر۔۔۔ مغرورانہ انداز میں کہتی ہوئی ی۔۔۔۔ تیزی سے چل کر عرشمان کے پاس پہنچی۔۔۔ جو اپنی سیلفی بنانے میں مشغول تھا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اس لڑکی کو بلا کی حسرت سے تکتے ہوئے۔۔۔ سر جھٹک کر اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

اس کے نزدیک انعم اس کی بات کو مزاق میں اڑا گئی تھی۔۔۔

اب کیسے بتائے اس ظالم حسینہ کو۔۔وہ مزاق نہیں کر رہا تھا۔۔۔وہ واقعی اس کے ساتھ اپنی خوبصورت فیملی کے خواب دیکھنے لگا ہے۔۔

آہ۔۔۔میرے پاؤں دکھ گئی ے چلتے چلتے۔۔ایک کام کرؤ۔۔۔تم" باپ بیٹے آگے جاؤ۔۔۔میں یہیں بیٹھ کر انتظار کر رہی ہوں۔" وہ مزید آگے پہاڑوں پر چڑھنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اب اس کے پاؤں شدید درد کرنے لگے تھے۔۔۔

اسے کہاں عادت تھی اتنا چلنے کی۔۔۔وہ وہیں ہری گھاس میں بیٹھتے ہوئے ۔۔۔تھکے تھکے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

چلو اٹھو۔۔۔میری پیٹھ پر آجاؤ۔۔۔"نعمان اس کے آگے بیٹھتے ہوئے" نرمی سے بولا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔جلدی آؤ۔۔۔"انعم سمجھی وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔۔اس لیے" منہ موڑ گ ئی۔۔۔جس پر وہ اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے۔۔۔زور دینے لگا۔۔۔۔

مگر؟؟۔۔۔۔تم تھک جاؤ گے"اس کے کہتے ہی اس لڑکے کے چہرے پر" بڑی سی مسکراہٹ بکھر ئی ی تھی۔۔۔

او۔۔۔تو مسز نعمان ولید کو میری فکر ہو رہی ہے۔۔۔"وہ خاصہ شوخی سے" جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر ایک پلے فل مسکراہٹ نمودار تھی۔۔۔جو نا جانے کیوں انعم کو اپنا دل اس کی جانب راغب کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ فورا نظریں چوراگ ئی۔۔۔

لائی یں مام۔۔۔میں آپ کا پرس پکڑ لیتا ہوں۔۔۔"عرشمان نے فورا ہی" اس کا پرس اٹھالیا تھا۔۔۔۔

مگر انعم خاصہ ہچکچاہٹ کا شکار نظر آرہی تھی۔۔۔"کسی نے دیکھا تو بڑا عجیب لگے گا۔۔۔"

یہاں ہے کون۔۔۔ سوائے ہمارے اور ان دور بیٹھے گھوڑے والوں"
کے۔۔۔۔ اگر کوئی ی دیکھ بھی رہا ہے تو کیا؟؟۔۔۔ ہم میاں بیوی
ہیں۔۔۔۔ اگر تم تھک گ ئی ہو اور تم سے چلا نہیں جا رہا۔۔۔ تو کیا میں
تمھیں تنہا چھوڑ جاؤں۔۔۔۔ وہ بھی صرف اس لیے کیونکے لوگ دیکھیں
گے تو عجیب لگے گا۔۔۔ او۔۔۔ پلیز۔۔۔ نعمان ولید کب سے لوگوں کی پرواہ
کرنے لگا۔۔۔ اگر مجھے پرواہ ہے تو صرف تمھاری اور اپنے بیٹے
کی۔۔۔۔" کہنے کو اس نوجوان نے خاصہ برہمی سے کہا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا
۔۔۔ دل کی گہرائی یوں تک ان جملوں کی تاثیر اترتی مقابل حسینہ نے محسوس
کی۔۔۔

مانا وہ اپنے ساتھ ہونے والا ظلم نہیں بھولی تھی۔۔۔ مگر اس کی اچھائی ی و
نیک سلوک و محبت کو نظر انداز کر پانا۔۔۔ یہ بھی تو اب ممکن نہ تھا۔۔۔۔

پورا دن نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے ہمیں" نیچے بھی اترنا ہے۔۔۔"انعم اس کے پیچھے کھڑے ہو کر۔۔۔ابھی بھی سوچوں میں الجھی تھی۔۔۔

اک انجانا سہ کچھاؤ تھا۔۔۔جو اسے روک رہا تھا۔۔۔

نعمان کی بات سن۔۔۔مزید سوچے بغیر۔۔۔اس نے پیچھے سے اپنی باہوں کا ہار نعمان کے گلے میں ڈالا۔۔۔۔

وہ پہلی بار کسی لڑکے کی پیٹھ پر سفر کرنے والی تھی۔۔۔جو اسے خاصہ نروس کر رہا تھا۔۔

جبکے نعمان کو اس دشمنِ جاں کی نزدیکی دلی سکون بخش رہی تھی۔۔۔

نازک پری۔۔۔۔تم تو بہت ہلکی ہو بالکل پھولوں کی طرح۔۔۔۔تم تو"
میرا نام ڈبو رہی ہو۔۔۔۔کیا میں تمھیں کھانے کو نہیں دیتا؟؟۔۔۔"وہ پیٹھ
پر سوار ہوئی ی۔۔۔تو نعمان آہستہ آہستہ چلنے لگا۔۔۔۔

انعم اس کی توقع سے زیادہ ہلکی تھی۔۔۔جس کے سبب وہ ٹوکے بغیر نہ رہ
سکا۔۔۔

انعم نے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر ٹکالی۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کے پرفیوم کی میٹھی سی مہک اسے اپنے حصار میں جکڑ رہی
تھی۔۔۔۔

وہ مسلسل باتیں کر رہا تھا۔۔۔ جس کا وہ جواب تو نہیں دے رہی تھی۔۔۔ مگر سن کر۔۔۔۔ مسکرائے بغیر بھی نہیں رہ پا رہی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحے اتنے خوبصورت ہوتے ہیں کے آپ چاہتے ہیں انھیں قید کر لیں۔۔۔۔ وہ لمحہ کچھ ایسا ہی تھا انعم کے لیے۔۔۔۔

وہ باپ بیٹے اسے کسی مہارانی کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے۔۔۔۔ وہ کیونکر خوش نہ ہوتی۔۔۔۔

یہ خوشیاں نصیب والوں کو ہی ملا کرتی ہیں۔۔۔ وہ ان کی قدر دان تھی۔۔۔۔

تھک گئی ے؟؟۔۔۔ ''انعم نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔''

یہ چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔اور آگے جانا ہے؟؟" وہ پھولے پھولے سانس "
لیتے ہوئے۔۔۔اس کے سوال کو کاٹتے۔۔ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

انعم واقف تھی وہ تھک گیا ہے۔۔۔۔مگر ظاہر نہیں کر رہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بس یہی ٹھیک ہے۔۔۔آگے بھی تو صرف پہاڑ ہی "
ہیں۔۔۔۔یہیں پک بنا لیتے ہیں۔۔۔"اس نے خاصہ نرمی سے جواب
دیا۔۔۔

اس کے لہجے کی مٹھاس۔۔۔اک لمحے کے لیے نعمان کو چونکا گئی۔۔۔

اس نے گردن موڑ کر ان گرے آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔جو اسے ہی مشکور
نگاہ سے تک رہی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں کچھ ثانیوں کے لیے ایک دوسرے کو خاموشی سے تکتے رہے۔۔۔

مام ڈیڈ۔۔۔اسمائیل۔۔۔"عرشمان نے اس حسین لمحے کو کیمرے" میں باخوشی قید کیا۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔۔۔آخر اس کی ہیپی فیملی کا خواب جو پورا کر دیا تھا انعم نے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سونے ہی لگے تھے۔۔۔جب نعمان کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

ہم واپس جارہے ہیں" وہ فون پر بات کر کے واپس آیا۔۔۔تو خاصہ "
پریشان معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

یوں اچانک ؟؟۔۔۔ مگر ہم تو ایک ماہ کے لیے۔۔۔"ابھی انعم احتجا جا بول "
ہی رہی تھی۔۔۔کے وہ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

سامان پیک کرؤ جلدی۔۔۔ صبح ہی واپس جارہے ہیں۔۔۔"خاصہ سپاٹ "
سے لہجے میں کہ کر۔۔۔وہ دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

مجھے پتا ہے میں خوبصورت ہوں۔۔۔تم نہ بھی تعریف کرؤ تو"
بھی۔۔۔"وہ پلٹ کر اس لڑکے کی جانب دیکھ۔۔۔ مغرور لہجے میں
بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔پتا تو ہو گا۔۔۔۔آخر میری رخسار کی چھایا ہو تم۔۔۔" وہ کان کے پاس منہ لا کر مدھم سی سرگوشی کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس لمحے انعم کو پہلی بار احساس ہوا۔۔وہ اسے نہیں دیکھتا۔۔۔وہ تو اپنی رخسار کا متلاشی ہے اس میں۔۔۔۔

وہ کہیں نہیں ہے اس کی نگاہ میں۔۔۔جو ہے۔۔۔رخسار ہے۔۔۔۔

یہ بات دل کو دکھی کر دینے والی ہر گز نہ تھی۔۔۔۔اور کیونکر ہوتی وہ کون سہ نعمان سے محبت کرتی تھی۔۔۔یا کوئی ی جذبہ رکھے ہوئے تھی اپنے دل میں۔۔۔۔مگر پھر بھی۔۔۔۔دل دکھا۔۔۔۔ایک انجانی سی تکلیف دل نے محسوس کی۔۔۔۔

گمان ہوا وہ ہو کر بھی اس کی زندگی میں کہیں نہ ہو۔۔۔جبکے رخسار۔۔۔۔وہ نہ ہو کر بھی ہر جگہ تھی۔۔۔۔

اسے پرانی بھولی بسری یادوں نے جکڑ لیا۔۔۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔۔

یہ کیا ہے انعم؟؟۔۔۔۔"وہ بہت چھوٹی تھی۔۔۔۔تقریبا تیرا سال کے" قریب۔۔۔۔

یہ وہ وقت تھا جب نعمان ور خسار کی ملاقات کا سلسلہ پروان چڑھ رہا تھا۔۔۔۔دونوں کی منگنی ہو چکی تھی۔۔۔

والد کی موت کے بعد گھر کے حالات بہت خراب تھے۔۔۔۔۔ کبھی کبھار تو بھوکے ہی سونا پڑ جاتا۔۔۔۔۔ پھر رخسار کو نوکری ملی۔۔۔ تو گھر کے حالات تھوڑے بہتر ہوئے۔۔ مگر پھر بھی اتنے اچھے نہ تھے جتنے والد کی حیات میں تھے۔۔۔۔

اس کی اسکول کی دوستیں سب امیر زادیاں تھیں۔۔۔ جو آئے دن ن ئی ے بیگ و سامان کا شواف کرتیں۔۔۔۔۔ انھیں دیکھا دیکھی وہ بھی رخسار سے ضد کرتی۔۔۔ اسے بھی ان جیسا سامان لا کر دے۔۔۔۔

رخسار اسے تو کچھ نہ دلاتی۔۔۔ مگر خود اس نے اچھے برانڈڈ کپڑے و جیولری و نیا سیل خرید لیا تھا۔۔۔۔

وہ حساس تھی بچپن سے ہی۔۔۔۔پھر اپنے والد کی موت کے بعد جیسے مزید حساسیت میں اضافہ ہوا۔۔۔

اسے ہمیشہ سے یہی لگتا تھا کے اس کے والدین رخسار سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔۔۔وہ جو فرمائ ش کرتی ہے اسے دلا دیتے ہیں۔۔۔جبکے اس کی بار پر پیسے نہ ہونے کا رونا روتے ہیں۔۔۔۔اس سے کوئ ی پیار نہیں کرتا۔۔۔۔

والد کے انتقال کے بعد وہ رخسار کے ٹھاٹ بھاٹ دیکھ کر مزید جلن و حسد میں مبتلا ہوئ ی۔۔۔۔کہنے کو وہ اسے اپنی جان کہتی۔۔۔مگر اپنے لیے آئے دن ن ئ ے کپڑے لے آتی۔۔۔اور اس کی بار پر ہمیشہ پیسے نہ ہونے کا رونا روتی۔۔۔

پھر ایک دن رخسار کو چھوڑنے ایک نہایت حسین لڑکا ان کے گھر آیا۔۔۔وہ سفید ٹی شرٹ پر بلیک رنگ کی شرٹ پہنے۔۔۔اور نیلی جینز میں ملبوس تھا۔۔۔اس کی سیاہ آنکھیں نہایت جھلملاتی سی تھیں۔۔۔ جنھیں دیکھ ۔۔۔۔وہ مسکرانے لگی۔۔۔وہ پہلی ہی نگاہ میں اچھا لگا۔۔۔

رخسار نے بتایا وہ اس کا بوائے فرینڈ ہے۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

اب اسے سمجھ آگیا تھا۔۔۔رخسار کے پاس وہ برانڈڈ کپڑے و جیولری و سیل و دیگر مہنگی و قیمتی چیزیں کہاں سے آتی ہیں۔۔

نعمان اکثر گھر آنے جانے لگا۔۔۔رخسار ہمیشہ اپنے ساتھ اسے لے کر جاتی۔۔۔۔وہ خود تو بہت خاموش طبیعت کی مالکن تھی ساتھ ساتھ سنجیدہ بھی۔۔۔۔جبکے وہ لڑکا بہت شرارتی و باتونی و ہنس مکھ سہ تھا۔۔۔۔

وہ رخسار کو تنگ کرنے اور بات کرنے کے لیے ہمیشہ اس سے بات کرتا۔۔۔۔

ایک کے پاس کچھ نہ ہو۔۔۔اسکول میں اس کے پرانے کپڑوں و ٹوٹے جوتوں پر خوب مزاق اڑ رہا ہو۔۔وہیں دوسری جانب دوسری بہن ہر روز ن ئی ی سینڈل و برانڈڈ کپڑے پہن کر گھر سے کام کرنے کے لیے نکلتی ہو۔۔۔تو دل میں جلن و حسد کا پیدا ہونا عام بات ہے۔۔۔اس کے دل میں بھی پیدا ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

اسے لگنے لگا کے اگر نعمان اسے مل جائے تو یہ سب اسے بھی مل جائے گا۔۔۔۔پھر اسکول میں کوئی ی اس کا مزاق نہیں اڑائے گا۔۔۔۔

وہ محبت نہ تھی۔۔۔وہ حسرت تھی۔۔۔۔۔وہ حسد تھا۔۔۔وہ جلن تھی۔۔۔۔

وہ برانڈڈ کپڑوں و چیزوں کے حصول کا ذریعہ تصور کرتی اس حسین وامیر زادے لڑکے کو۔۔۔۔

وہ بہت چھوٹی عمر سے ڈائری لکھنے کی عادی تھی۔۔۔۔
اکثر وہ اپنی جلن ڈائری میں لکھ دیتی۔۔۔۔اور ایک دن وہ ڈائری رخسار کے ہاتھ لگ گئی۔۔۔۔

آپی وہ۔۔۔۔وہ۔۔" وہ بہت شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید کچھ بول پاتی رخسار نے ایک زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔

"یہ ہونے والا بہنوئی ہے تمھارا۔۔۔ تمھاری بہن کا شوہر۔۔۔۔۔۔یہ سب کیا لکھ رکھا ہے تم نے؟؟۔۔۔اتنی سی ہو کر اتنی گندی سوچ۔۔۔۔۔شرم آنی چاہیے تمھیں۔۔۔۔بلکے شرم سے مر جانا چاہیے چلو بھر پانی میں۔۔۔۔میں یہاں دن رات محنت کر کے تمھیں دو وقت کی روٹی کھلاتی ہوں۔۔ تمھارے اسکول کی فیس بھرتی ہوں۔۔۔۔گھر کی بجلی کا بل گیس کا بل۔۔امی کے ہسپتال کی فیس۔۔۔۔ہزار جھنجھٹوں سے الجھ رہی ہوں تنہا۔۔۔اور تم۔۔۔ تم میرے پیچھے یہ سب لکھ رہی ہو۔۔۔ تم کیا جانو میں

تمھیں کیسے کھلاتی ہوں۔۔۔کیسے تمھارے پیٹ کی آگ بھرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ رودی تھی یہ جملہ ادا کرتے ہی۔۔۔۔

اس کی گرے آنکھوں میں شدید رنج ابھرا تھا۔۔۔۔

انعم کو شدت سے اس لمحے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔

سو۔۔۔سوری آپی۔۔۔۔وہ میری دوستوں نے کہا تھا کے اگر نعمان" بھائی جیسا لڑکا تمھیں مل جائے تو تمھیں بھی اچھے کپڑے و کھانے کو مل جائے گا۔۔۔۔میں ان کی باتوں میں آگ ئی۔۔۔یقین کریں۔۔۔میں ایسا دوبارا کبھی نہیں سوچوں گی۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔پلیز آپی۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ روتے ہوئے دونوں ہاتھ جوڑ۔۔۔۔زمین پر گر گ ئی تھی۔۔۔۔

رخسار اسے وہیں زمین پر روتا چھوڑ۔۔۔وہ ڈائری جلانے کا کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔

اس دن کے بعد سے اس لڑکی نے کبھی دوبارا ڈائری نہ لکھی نہ کبھی نعمان کے متعلق سوچا۔۔۔وہ بہت شرمندہ رہتی تھی رخسار سے۔۔۔۔

رخسار اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی مگر اس دن کے بعد سے۔۔۔اس نے کبھی نہ کیا۔۔۔۔

وہ نعمان کے ساتھ بھی اکیلے آنے جانے لگی۔۔۔۔اسے لے کر نہ جاتی۔۔۔۔

چھ سات ماہ گزر گ ئی ے۔۔۔اس ڈائی ری کا ذکر پھر کبھی نہ ہوا۔۔۔انعم کا گمان یہی تھا کے رخسار نے اسے جلا دیا۔۔۔اس کی بچپنے میں کی جانے والی بے وقوفی سمجھ کر۔۔۔۔

مگر اس ڈائی ری کا ذکر ہوا۔۔۔اور اِس طرح ہوا۔۔۔جس کا اس نے کبھی گمان بھی نہ کیا تھا۔۔۔۔

اس ڈائی ری کو اس کے خلاف دلائی ل بنا کر اسے قاتل قرار دے دیا گیا ۔۔اپنی ہی بہن کا۔۔

وہ ڈر گ ئی تھی۔۔۔ماناڈائی ری اس نے لکھی تھی۔۔۔مگر قتل اس نے ہر گز نہ کیا تھا۔۔۔وہاں موجود کوئی ی شخص اس پر یقین نہ کرتا اگر وہ قبول کر لیتی کے ڈائی ری اسی کی ہے۔۔۔اس لیے اس نے آج تک قبول نہ

کیا۔۔۔اور نہ کبھی کرنے کا سوچا۔۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک وہ فقط اس کی بچپن میں کی جانے والی ایک نادانی سے بھری بے وقوف سوچ تھی۔۔۔۔

وہ کب جانتی تھی ایک بچپنے میں لکھی ڈائری اسے قاتل قرار دے دے گی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کے رخسار نے اس ڈائری کو کیوں نہ جلایا؟؟۔۔۔۔۔اس نے تو صاف لفظوں میں کہا تھا کے وہ جلادے گی۔۔۔۔پھر یہ بات تو صرف ان دو بہنوں کے درمیان تھی۔۔۔اس ڈائری کے متعلق اس کی سوتیلی ماں کو کیسے علم ہوا؟؟۔۔۔

حال

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں ڈوبی ہوئی ی تھی۔۔۔کے اس کی آنکھوں کے آگے نعمان نے مسکراتے ہوئے چٹکی بجائی۔۔۔۔ جس پر وہ ہڑ بڑاہٹ کے ساتھ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

اس نے اپنے سامنے کھڑے اس خوبصورت و میچور دکھنے والے وجیہہ مرد کو دیکھا۔۔۔۔وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔۔کہنے کو پورا وجود اس کا تھا۔۔۔ مگر روح۔۔۔روح ہر گز نہ تھی۔۔۔۔روح تو متلاشی تھی اسکی۔۔۔۔وہ تلاش کر رہی تھی اس میں اپنی محبت کو۔۔۔۔

وہ سامنے ہو کر بھی اسے نظر نہیں آتی۔۔۔
جبکے وہ سارے اپنے حقوق مانا زبردستی و جبرا لیکن ادا تو اس سے ہی کروا رہا تھا۔۔۔اپنی محبوبہ سے تھوڑی۔۔۔

کہیں ناں کہیں اسے اپنا آپ بے وقعت لگا۔۔۔۔

لگا جیسے وہ ریپلیسمنٹ ہے رخسار کا۔۔۔۔

مانا آپ لاکھ اپنی بہن سے محبت کرتے ہوں۔۔۔ مگر اپنی ذات کا یوں اگنور ہونا کسی کو بھی تکلیف میں مبتلا کر سکتا ہے۔۔۔اسے بھی کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔کہاں گم ہو؟؟۔۔" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

اسے کیا ہو گیا اچانک؟؟" وہ نا سمجھی سے مقابل حسینہ کو منہ بسور کر۔۔۔" باہر کی جانب بڑھتے دیکھ۔۔۔بڑبڑایا۔۔۔۔

مجھے روم میں جانا ہے۔۔۔چابی دو" وہ مزید شاپنگ کرنے کا اب کوئی ی"
موڈ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔مال روڈ پر پہنچتے ہی۔۔۔۔اس نے نعمان سے
ہوٹل کے کمرے کی چابی طلب کی۔۔۔۔

اکیلے کیوں جا رہی ہو؟؟ پھر کھانا۔۔۔۔"نعمان نے احتجاجی انداز میں"
لچکدار لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد محسوس کر چکا تھا اسکے بدلے رویے کو۔۔۔۔

بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔۔خود کھالو۔۔۔"سپاٹ سے لہجے میں جواب"
دے کر۔۔۔وہ عرشمان کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

عرشو۔۔۔آپ ڈیڈ کے ساتھ کھانا کھا کر۔۔۔فورا کمرے میں "
آجانا۔۔۔آپ کو دوائی ی پیلانی ہے مام کو۔۔۔اوکے جانی۔۔۔"اس کے
گال کو نرمی سے چومتے ہوئے۔۔۔محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ساری محبت صرف اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔اس کے باپ نے کیا بگاڑا ہے "
۔۔۔" وہ منہ بسور۔۔۔شکوتا لہجے میں بڑبڑا کر۔۔گردن نفی میں جھٹکنے
لگا۔۔۔۔

دانستہ طور پر اتنی بلند آواز میں شکوہ کیا تھا کے اس لڑکی کے کانوں تک
رسائی ی ہو سکے۔۔۔

اس کا معصومانہ شکوہ سن۔۔۔جہاں عرشمان گمنہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر ۔۔۔دبی دبی ہنسی ہنسا۔۔۔وہیں اس خوبصورت لڑکی نے کھا جانے والی نگاہ سے مقابل کو گھورا۔۔۔۔

چلو عرشمان۔۔۔۔کھانا کھانے چلتے ہیں۔۔۔۔تمھاری مام نے تو دوسروں کے خوبصورت ارمانوں کا خون پی پی کر ہی اپنا پیٹ بھر لیا ہے۔۔۔"وہ سر نفی میں جھٹکتے۔۔۔اس حسین دشمن جاں کو دیکھ۔۔دانت پیستے ہوئے جوابی کاروائی ی کرنے لگا۔۔۔۔

چابی دو۔۔۔"ناک و منہ چڑھا کر۔۔۔اس کے آگے ہاتھ" بڑھایا۔۔۔ساتھ ساتھ حاکمانہ انداز میں چابی طلب کی۔۔۔۔

بجائے چابی ہاتھ پر رکھنے کے۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

انعم اس کے عمل پر۔۔۔ گھوری سے ابھی نواز ہی رہی تھی۔۔۔ کے مقابل نے اس کا نرم و ملائم ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ کھینچنا شروع کر دیا۔۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ ؟۔۔۔ اور مجھے چابی دو۔۔۔ کہاں ناں میں نے۔۔۔ مجھے ”
بھوک نہیں ہے۔۔۔“ وہ مال روڈ پر تھے۔۔۔ جہاں برفباری کسی بھی وقت شروع ہونے کو تھی۔۔۔

لوگ گرم ملبوسات پہنے گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔ جن میں زیادہ تر سیاح تھے۔۔۔۔

وہ دبی دبی آواز میں احتجاج کرنے لگی۔۔۔ مگر نعمان اسے کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔۔

بھوک نہیں لگی تو کیا۔۔۔ ہمیں کھاتا ہوا دیکھ لینا۔۔۔ شاید پھر لگ" جائے۔۔ ویسے یاد ہے کسی نے مجھے کہا تھا میں بہت کیوٹ لگتا ہوں کانٹے چمچوں سے کھاتے ہوئے۔۔۔" وہ اسے ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے زبردستی کھینچ لایا تھا۔۔۔

عرشمان کو بیٹھانے کے بعد۔۔۔ اب اس نے انعم کے بیٹھنے کے لیے چیئر کھسکائی تھی۔۔۔ وہ اب بھی احتجاجی نظروں سے تک رہی تھی۔۔۔ جس پر۔۔۔ اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ آخری جملہ خاصہ شوخی سے ادا کیا۔۔۔

انعم اپنی پوری زندگی میں پہلی بار ریسٹورینٹ نعمان ور خسار کے ساتھ آئی ی fork spoon تھی۔۔۔۔وہ سادہ سے لوگ تھے۔۔یہ کانٹے چمچوں سے کھانا اسے کہاں آتا تھا۔۔۔۔

ان کے یہاں کھانا عام طور پر اپنے ہاتھوں سے کھایا جاتا اور چاولوں کے لیے کبھی چمچہ یوس کر لیتے۔۔۔۔جب کے نعمان جنٹلمین کی طرح اسپون و فورک سے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ اسے بہت کیوٹ و خوبصورت لگا۔۔۔۔ جس کا بچپنے میں اس نے اظہار بھی کر دیا۔۔۔ مگر وہ کہاں جانتی تھی کے نعمان کو انتی پرانی بات آج بھی یاد ہو گی۔۔۔۔

تب میں بچی تھی نعمان ولید۔۔۔بے وقوف تھی۔۔۔یہ مت کہنا اب ”۔۔کے میری بے وقوفی میں کی ہوئی ی تعریف تم آج بھی دل پر لکھے بیٹھے ہو۔۔۔“ وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔پلے فل انداز میں بول

کر۔۔۔اپنے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتی۔۔۔اترا کر چی ئی ر پر بیٹھی۔۔۔۔

مقابل نہیں جانتی اس کا یوں منہ چڑھانا۔۔۔یوں اترا کر اپنی ادائی یں دیکھانا۔۔۔کس قدر گھائی ل کر رہا تھا اس نوجوان کو۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے سامنے والی چی ئی ر پر بیٹھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بندر گلی میں بندروں کو کیلے کھلا رہے تھے۔۔۔عرشمان کو بڑا مزا آرہا تھا۔۔۔جبکے انعم ان بندروں سے خوفزدہ ہو کر گاڑی سے نکلنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

جیسے تیسے کر کے نعمان اسے گاڑی سے باہر لانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک کیلا پکڑایا۔۔۔

ارے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔بس جب بندر آئے تو اس کے آگے کیلا" کر دینا۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"نعمان نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کیلا پکڑایا۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے نہیں کھلانا۔۔۔"وہ فوراً اس کے مضبوط بازوں پر اپنا منہ" چھپا کر۔۔ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مام کچھ نہیں ہوتا۔۔۔دیکھیں عرشمان بھی تو کھلا رہا ہے۔۔یہ تو بہت کیوٹ" ہیں۔۔۔"عرشمان بھی اس کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

چلو شاباش بہادر بنو۔۔۔ جلدی پکڑو ہاتھ میں۔۔۔اس سے پہلے کے یہ" بندر کیلا دیکھ کر خود ہی حملہ آوار ہو جائیں۔۔۔"اس نے زبردستی انعم کو کیلا پکڑا دیا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔"وہ کیلا کسی صورت پکڑنے کے لیے تیار نہ" تھی۔۔۔

ارے چھوٹے والے کو کھلاؤ۔۔۔دیکھو۔۔۔یہ والا تو بہت چھوٹا سہ" ہے۔۔۔"اس روڈ پر بندر ہی بندر نظر آرے تھے۔۔وہ بھی ہر عمر کے۔۔۔۔

بڑے بندر کو انعم نے چھلانگ لگا کر وہاں موجود سیاحوں سے کیلے چھین کر لے جاتے دیکھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا ڈر مزید بڑھا۔۔۔۔

نعمان نے اسے چھوٹے سے بندر کے آگے کھڑا کرتے کہا۔۔۔۔

کچھ قریب کھڑے سیاح انعم کو ڈرتا دیکھ مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

بچوں سے زیادہ ڈرپوک ہو تم۔۔۔۔ دیکھو لوگ مزاق اڑا رہے ہیں" تمھارا۔۔۔ چلو ہمت کرو۔۔۔ شاباش۔۔۔"اس نے زبردستی اس بار اسے کیلا پکڑا ہی دیا تھا ڈپٹتے ہوئے۔۔۔۔۔

میں ساتھ ہوں۔۔۔ بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔دیکھو وہ چھوٹا آرہا ہے"
۔۔۔اسے دینا۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" وہ انعم کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا
تھا۔۔۔

کیلا انعم کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ مگر اس کا ذہن و آنکھیں صرف نعمان میں محو
۔۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کا کہا جملہ۔۔۔۔کے بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔ جیسے دل کو لگا
ہو۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لٹکے ہاتھ سے بندر کا بچہ کیلا چھین کر کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔ مگر
کسے خبر تھی؟؟؟۔۔۔

اس حسین دشمنِ جاں کے یوں دیکھنے کے سبب نعمان بھی ان طلسماتی خوبصورت گرے آنکھوں میں کھو کر رہ گیا تھا۔۔۔

مام ڈیڈ۔۔۔"اچانک عرشمان کی آواز پر وہ دونوں حواسوں میں" لوٹے۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔کھلا دیے کیلے؟؟۔۔"نعمان مسکراتے ہوئے عرشمان سے" استفسار کرنے لگا۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔اور مام نے؟؟۔۔"عرشمان نے شرارتی سی مسکراہٹ چہرے" پر سجائے پوچھا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے ایک کھلاہی دیا تمھاری ڈرپوک مام نے۔۔۔"مضحکہ خیز" انداز میں کہتا ہوا۔۔۔وہ گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔

اب خود کھلادو گی یا پھر میں مدد کرؤں؟؟"اس نے استہزائی یہ "مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے مدد کی آفر کی۔۔۔

تمھاری مدد لینے سے کہیں بہتر ہے۔۔۔میں موت کے کنوئے میں" چھلانگ لگادوں۔۔۔بڑے آئے۔۔۔میں مدد کرؤں۔۔۔"وہ منہ بگاڑ کر۔۔۔اس کی نکل اتار کر کہتی ہوئی ی۔۔اس کے ہاتھ سے کیلے چھیننے والے انداز میں اکڑ سے لے کر۔۔۔خود کیلے کھلانے آگے بڑھی۔۔۔۔

آہ۔۔۔"وہ پہلی بار آئی ی تھی۔۔اسے کیا خبر۔۔۔کے بندر حملہ بھی" کر دیتے ہیں۔۔

پورے درجن کیلے لے کر جیسے ہی وہ آگے بڑھی بڑا سہ بندر کیلے لینے کے چکر میں۔۔۔اس پر جھپٹ پڑا۔۔۔

وہ کیلے وہیں پھینک کر بھاگتی ہوئی آکر نعمان سے چپکی۔۔۔۔

اس کا یوں اچانک بھاگتے ہوئے واپس آکر بازو سے منہ لگا کر چپک جانا۔۔۔نعمان کے چہرے پر بے اختیار ایک دلفریب مسکراہٹ بکھیر لایا تھا۔۔۔۔

♥”*Husny Kanwal*♥

واو۔۔۔ عرشمان دیکھو۔۔۔ کتنی خوبصورت جھیل ہے۔۔۔"انعم و"
عرشمان گاڑی کی کھڑکی سے منہ لگائے باہر کے نظارے دیکھنے میں مگن
تھے۔۔۔۔

اس کا پانی بالکل بلو ہے۔۔۔دیکھو نعمان۔۔۔"اس جھیل کا پانی بالکل نیلا و"
شفاف تھا۔۔۔جو پتھروں سے نکل کر بہتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔۔اسکی
خوبصورتی دیکھ۔۔۔اس لڑکی نے بے اختیار ہی ایکسائٹڈ ہو کر نعمان کو اس
جھیل کی جانب متوجہ کیا۔۔۔

کیونکے جھیل انعم کی کھڑکی کے سائیڈ تھی۔۔۔اس لیے نعمان اس کے
بلانے پر فوراہی اس سے لگ کر بیٹھ۔۔۔وہ خوبصورت جھیل دیکھنے لگا۔۔۔۔

ایسا نہیں کے وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے لیے یہ خوبصورت نظارے عام کی سی بات تھے۔۔۔ مگر بلانے والا خاص تھا۔۔۔اور صرف اس خاص شخص کا دل رکھنے کے لیے وہ مصنوعی دلچسپی چہرے پر طاری کیے کھڑکی سے باہر جھیل دیکھنے لگا۔۔۔

بھابھی ہم آپ کو یہاں کے مشہور چلی کباب کھلائے گا۔۔۔آپ دیکھنا" آپ کو بہت پسند آئے گا۔۔۔"ناران پہنچتے ہی خان بابا نے گاڑی ڈرائی یو کرتے ہوئے۔۔۔انعم کو مخاطب کر کے کہا۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

کچھ دیر میں ہی وہ ایک آبادی کے علاقے میں پہنچے۔۔۔وہاں ایک تندور نما شاپ پر خان صاحب نے گاڑی روک دی۔۔۔۔

مام یہاں کے کباب بہت مزے دار ہوتے ہیں۔۔۔ عرشمان اور ڈیڈ نے" پہلے بھی کھائے ہیں۔۔۔۔"عرشمان خاصہ مسرت بھرے لہجے میں بتانے لگا۔۔۔

پھر وہ تینوں اس چھوٹے سے ہوٹل میں داخل ہوئے۔۔۔۔دوپہر کا وقت تھا۔۔۔ مگر ہوٹل میں ان کی فیملی کے سوا کوئی نہ تھا۔۔۔

فریش ہونا ہے؟"اس خوبصورت نوجوان نے کان کے پاس منہ" لا کر۔۔۔آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

وہ واقف تھا انعم بہت شرملی ہے اس معاملے میں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔" پھر انعم نے دیکھا اس نے عرشمان سے پوچھا۔۔۔اس نے بھی" انکار کر دیا۔۔۔۔

نعمان نے کام کے لیے اپنا سیل نکالا۔۔۔ مگر نیٹ ورک پر بلم کے سبب ۔۔۔واپس اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔۔۔

انعم و عرشمان باتیں کرنے میں مگن نظر آرہے تھے۔۔۔جبکے نعمان خاموشی سے بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک نوجوان جس کا چہرہ سرخ و سفید تھا۔۔۔۔دو پلیٹوں میں کباب روٹی و چٹنی لایا۔۔۔۔جو ٹیبل پر سجا کر وہ نظریں جھکا کر واپس لوٹ گیا۔۔۔

مزے دار ہے ناں؟؟؟" انعم کے لقمہ منہ میں ڈالتے ہی نعمان نے تجسس "
سے استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔بہت۔۔۔" اسے واقعی بہت مزے دار لگے تھے وہ "
کباب۔۔۔۔لیکن ساتھ ساتھ حیرت بھی ہوئی ی تھی کے نعمان جیسا امیر
زادہ معمولی سے ہوٹلز میں بھی کھانا کھالیتا ہے۔۔۔۔شاید یہ اس کی سادگی
تھی۔۔۔۔اور شاید یہی سادگی انعم کو اس کی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔

عرشمان آپ صرف تھوڑا سہ کھانا۔۔۔" نعمان نے فوراہی عرشمان کو "
زیادہ کھانے سے روکا تھا۔۔۔۔

انعم نے بہت قریب سے محسوس کیا کے وہ اپنے بیٹے پر جان وارتا
ہے۔۔۔۔ہر لمحہ سائے کی طرح چھایا رہتا ہے۔۔۔

اس کے ساتھ بالکل نرمی سے پیش آنا۔۔۔بچوں کی طرح اس کے ساتھ کارٹون دیکھنا۔۔ویڈیو گیمز کھیلنا۔۔۔اس کے لیے فجر میں اٹھ کر ناشتہ بنانا اور اپنے ہاتھ سے اسے دوائی پیلانا۔۔۔۔وہ واقعی ایک آئیڈیل والد ہے۔۔۔مانا وہ انسان اچھا نہیں۔۔۔ مگر باپ بڑا کمال کا ہے۔۔۔۔ایک ایسا باپ۔۔۔کے دنیا کی ہر عورت اپنے بچے کے لیے اس جیسے باپ کی خواہش کرئے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہم کہاں جارہے ہیں آج؟؟۔۔"وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی نعمان کو دیکھ" استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

سری پائے۔۔۔"نعمان کے بتاتے ہی عرشمان جوان دونوں کے بیچ میں"
بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر خان بابا کی سیٹ پر لٹکنے والے انداز میں
کھڑے ہو کر بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگا۔۔۔"خان بابا۔۔وہ جگہ تو بہت
خوبصورت ہے۔۔۔اسکا نام سری پائے کیوں رکھا گیا؟؟۔۔۔"

کیونکے وہاں تک پہنچتے پہنچتے لوگوں کے سر نیچے اور پاؤں چھت سے لگ"
جاتے ہیں۔"انھوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

نعمان بھی ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے ہنسا۔۔۔جبکے انعم الجھی نگاہ
سے اسے ہنستے ہوئے تک رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ایک پہاڑی مقام پر پہنچے۔۔۔جہاں ان کی گاڑی تبدیل
ہوئی ی۔۔۔

اب ان کا ڈرائی یور خان بابا کا بیٹا تھا۔۔۔جو انھیں سری پائے گھومانے لے جانے والا تھا۔۔۔

انعم کافی تجسس سے اس نوجوان کو گاڑی کے پیوں سے چھیڑ چھڑ کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔کے نعمان نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟؟۔۔"

یہ لڑکا کیا کر رہا ہے؟؟"اسکا سوال سن۔۔نعمان مسکرا دیا۔۔۔"

پتھریلا راستہ ہے۔۔۔اس لیے گاڑی کے چاروں ٹائی راستعمال ہوں"
"گے۔۔۔اس لیے سیٹ کر رہا ہے۔۔۔

اُوو۔۔۔"ہونٹوں کو گول کر۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔"

گاڑی کا سفر شروع ہوا۔۔۔تو اس نازک لڑکی کی جان ہوا ہوئی ی۔۔۔

اتنا خطرناک راستہ۔۔۔

کھڑکی سے باہر جھانکنے پر علم ہوتا کے ہزاروں فٹ کی بلندی پر ہیں۔۔۔جب کے روڈ اس قدر پتھریلا و کچا کے پوری گاڑی بری طرح ہل رہی تھی۔۔۔۔بالکل اسی طرح جیسے سمندر میں خطرناک طوفان آنے پر کشتی پانی کی اوپری سطح پر جھولے لیتی ہے۔۔۔

ہر کچھ دیر بعد گاڑی پہاڑی راستے پر ٹرن لے کر۔۔۔مزید اونچائی پر جاتی۔۔۔۔

انعم کی اس لمحے جان نکلی۔۔۔جب اپنی سائیڈ کے ٹائر کو روڈ کے بالکل کنارے سے لگتا پایا۔۔۔

آہ" وہ زور زور سے چیخنے لگی تھی۔۔۔۔"

نعمان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔" وہ چیخ کر عرشمان سے چپکی۔۔۔۔"

تو کون کہ رہا ہے باہر دیکھو۔۔۔۔"اس نے ڈپٹ والے لہجے میں سنجیدگی" سے کہا۔۔۔جس پر وہ خوف کے مارے آنکھ میچ گئی۔۔اور کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔۔

جب سامنے سے ایک اور گاڑی آئی ی۔۔۔۔تو ان کے ڈرائی یور کو بیک لینا پڑا۔۔۔بیک جاتے وقت۔۔انعم نے آنکھیں کھول کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔۔اب کی بار۔۔۔ان کی گاڑی کا پیچھے کا ایک ٹائی رجو انعم کی سائی یڈ کا تھا وہ مکمل ہوا میں تھا۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد وہ مزید زور زور سے کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔

وہ تنہا نہ تھی کلمہ پڑھنے والی۔۔۔سامنے والی گاڑی سے بھی لڑکیوں کے چیخ چیخ کر کلمہ شہادت پڑھنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔۔

عرشمان۔۔۔آپ ڈیڈ کی گود میں آجاؤ۔۔۔مام کو میں اپنے قریب کرلیتا" ہوں۔۔۔ان کا پہلی بار ہے ناں۔۔۔اس لیے وہ بہت ڈر رہی

ہیں۔۔۔"نعمان نے آہستگی سے اپنے بیٹے کے کان میں کہا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے باپ کی گود میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے نعمان نے اس گڑیا کا نازک بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اسے خود سے لگایا۔۔۔۔

وہ بھی اپنا منہ اس کے بازو سے لگا کر۔۔۔۔۔کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔

"مام ڈرئی یں مت۔ عرشمان نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔۔۔۔اب آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"نعمان نے اس کے خوبصورت وجود کے گرد اپنا ہاتھ حائی ل کیا۔۔۔اور اس کے نازک سراپے کو اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔۔جبکے عرشمان نے اپنے ایک ننھے ہاتھ سے اپنے باپ کی گردن پر حصار باندھا۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اپنی ماں کا خوف سے لرزتا ہاتھ اپنے

ننھے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔پھر نہایت محبت و پُر اعتمادی سے کہا۔۔۔جسے سن ۔۔۔انعم نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ لمحہ دل کو چھو گیا۔۔۔وہ اس کی فیملی تھی جو اسے اپنے اپنے طریقے سے حفاظت میں ہونے کا اعتماد دلا رہی تھی۔۔۔۔

جیسے دل کو قرار آ گیا ہو۔۔۔یقین آ گیا ہو کے اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

اس کا بیٹا و شوہر اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔کچھ نہیں ہونے دوں گا تمھیں۔۔۔۔ابھی تو تمھیں" عرشمان کے بہن بھائی ی بھی لانے ہیں۔۔۔بیچارا کب تک اکیلا رہے

گا۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ شوخی بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ اپنا خوف بھول۔۔۔ اسے کچا کھا جانے والی نگاہوں سے نوازنے لگی۔۔۔۔

نعمان نے صرف اس کا دھیان ہٹانے کے لیے کہا تھا۔۔۔ اور یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہوا۔۔۔۔

اس دشمنِ جاں کی غراتی نگاہوں کا احتجاج دیکھ۔۔۔ بمشکل اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبانے لگا۔۔۔

عرشمان آپ کو بہن بھائی ی پسند ہیں؟؟"اس نے دانستہ طور پر عرشمان" سے پوچھا۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔بہت پسند ہیں۔۔۔بلکے عرشمان کو تو ہمیشہ سے ایک چھوٹی" بہن چاہیے تھی۔۔۔۔جس کے ساتھ وہ بہت سارا کھیل سکے۔۔۔۔"وہ معصوم بچہ فوراہی ایکسائی ٹڈ ہو کر اپنی خواہشات کا اظہار کرنے لگا۔۔۔جبکے انعم دانت پیستے ہوئے نعمان کو گھور رہی تھی۔۔۔

تو کہو ناں اپنی مام سے۔۔۔کے تمھیں بہن لا کر دیں۔۔۔۔"انعم کے پیچھے" عرشمان کو لگا کر۔۔۔وہ بمشکل اپنی ہنسی روک رہا تھا۔۔۔۔

مام عرشمان کو بہن لا کر دیں ناں۔۔۔"اس ننھے شہزادے نے معصومانہ" ضد کی۔۔۔۔

اس لمحے انعم کا سرخ چہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔

پہنچ گ ئی ے۔۔۔"ڈرائی یور کے اعلان کرتے ہی۔۔۔ان کا ٹاپک وہیں" رک گیا تھا۔۔۔

ویسے کوئی ی ارادہ ہے؟؟۔۔۔مطلب اگر تم چاہو۔۔۔تو ہم کانٹریکٹ" ختم کر سکتے ہیں۔۔۔۔بس تمھیں مجھے عرشمان کی طرح پیاری سی بیٹی دینی ہو گی۔۔۔بیٹا بھی ہو جائے تو مجھے کوئی ی مس ئی لہ نہیں۔۔۔۔مگر بیٹی ہماری فیملی کمپلیٹ کر دے گی ناں۔۔۔اس لیے بیٹی پر زیادہ زور دے رہا ہوں۔۔۔ہمارے نبی کریم ﷺ کی بھی تو بیٹیاں تھیں ناں۔۔۔ہر لڑائی ی میں عرشمان تمھاری سائی ڈ ہو کر مجھے اکیلا چھوڑ دیتا ہے۔۔۔بیٹی ہو

گی تو میرے لیے بھی کوئی ی لڑنے والا ہو گا۔۔۔۔" وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر پہنچ گ ئی ے تھے۔۔۔۔ window

پہاڑ کا نام ہے۔۔۔ وہاں سے دکھنے والا ویو دل کو جیسے Window۔۔۔ چھو لیتا ہے۔۔۔ ذہن کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔۔۔ وہاں کی ہوا میں بھی جیسے کوئی ی جادو ہو۔۔۔۔

نہایت پر سکون ماحول۔۔۔۔ حد نگاہ تک پہاڑ ہی پہاڑ نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

دور ایک پہاڑ پر برف گرتی نظر آ رہی تھی۔۔۔ نعمان نے اسے بتایا۔۔۔ کے بہت جلد یہاں بھی برف باری شروع ہو جائے گی۔۔۔ اس کے بعد یہ سب بند کر دیا جائے گا۔۔۔۔ کیونکے یہ سارے پہاڑ برف کی خوبصورت و چمکتی سفید چادر اوڑھ لیں گے۔۔۔۔

وہاں سے دکھنے والا نظارہ روح کو سکون بخش رہا تھا۔۔۔۔

اب نا جانے یہ اس جگہ کا جادو تھا یا اس پاس کھڑے خوبصورت نوجوان کا۔۔۔کے آج اس کی باتیں دل پر اپنا اثر چھوڑ رہی تھیں۔۔۔۔

خاص طور پر اس کا آخری جملہ دل کی گہرائی یوں تک اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

انعم نے اس کی بات سنتے ہی بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔ کہیں سے بھی نہ لگا کے وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔یا غیر سنجیدہ ہے۔۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ نعمان ولید زندگی بھر کے لیے مل جائے گا تمھیں۔۔۔" وہ" قریب آکر۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ محبت کے جال پھینکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

نعمان ولید۔۔۔ اگر کوئی ی تمھیں مجھے فری میں بھی دے ناں۔۔۔ تو " بھی میں نہ لوں۔۔۔۔ بڑے آئے۔۔۔۔" مانا اس کی باتوں کا دل نے اثر قبول کیا تھا۔۔۔ مگر اس جانی دشمن پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

منہ چڑھا کر۔۔۔ مغرورانہ انداز میں کہتی ہوئی ی۔۔۔۔ تیزی سے چل کر عرشمان کے پاس پہنچی۔۔۔ جو اپنی سیلفی بنانے میں مشغول تھا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اس لڑکی کو بلا کی حسرت سے تکتے ہوئے۔۔۔ سر جھٹک کر اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

اس کے نزدیک انعم اس کی بات کو مزاق میں اڑا گئی تھی۔۔۔

اب کیسے بتائے اس ظالم حسینہ کو۔۔وہ مزاق نہیں کر رہا تھا۔۔۔وہ واقعی اس کے ساتھ اپنی خوبصورت فیملی کے خواب دیکھنے لگا ہے۔۔

آہ۔۔۔میرے پاؤں دکھ گئی ے چلتے چلتے۔۔ایک کام کرؤ۔۔۔تم" باپ بیٹے آگے جاؤ۔۔۔میں یہیں بیٹھ کر انتظار کر رہی ہوں۔" وہ مزید آگے پہاڑوں پر چڑھنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اب اس کے پاؤں شدید درد کرنے لگے تھے۔۔۔

اسے کہاں عادت تھی اتنا چلنے کی۔۔۔وہ وہیں ہری گھاس میں بیٹھتے ہوئے ۔۔۔تھکے تھکے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

چلو اٹھو۔۔۔میری پیٹھ پر آجاؤ۔۔۔"نعمان اس کے آگے بیٹھتے ہوئے" نرمی سے بولا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔جلدی آؤ۔۔۔"انعم سمجھی وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔۔اس لیے" منہ موڑ گ ئی۔۔۔جس پر وہ اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے۔۔۔زور دینے لگا۔۔۔۔

مگر؟؟۔۔۔۔تم تھک جاؤ گے"اس کے کہتے ہی اس لڑکے کے چہرے پر" بڑی سی مسکراہٹ بکھر ئی ی تھی۔۔۔

او۔۔۔تو مسز نعمان ولید کو میری فکر ہو رہی ہے۔۔۔"وہ خاصہ شوخی سے" جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر ایک پلے فل مسکراہٹ نمودار تھی۔۔۔جو نا جانے کیوں انعم کو اپنا دل اس کی جانب راغب کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ فورا نظریں چورا گ ئی۔۔۔

لائی یں مام۔۔۔میں آپ کا پرس پکڑ لیتا ہوں۔۔۔"عرشمان نے فورا ہی" اس کا پرس اٹھا لیا تھا۔۔۔۔

مگر انعم خاصہ ہچکچاہٹ کا شکار نظر آ رہی تھی۔۔۔"کسی نے دیکھا تو بڑا عجیب لگے گا۔۔۔"

یہاں ہے کون۔۔۔ سوائے ہمارے اور ان دور بیٹھے گھوڑے والوں"
کے۔۔۔۔ اگر کوئی ی دیکھ بھی رہا ہے تو کیا؟؟۔۔۔ ہم میاں بیوی
ہیں۔۔۔۔ اگر تم تھک گ ئی ہو اور تم سے چلا نہیں جا رہا۔۔۔ تو کیا میں
تمھیں تنہا چھوڑ جاؤں۔۔۔۔ وہ بھی صرف اس لیے کیونکے لوگ دیکھیں
گے تو عجیب لگے گا۔۔۔ او۔۔۔ پلیز۔۔۔ نعمان ولید کب سے لوگوں کی پرواہ
کرنے لگا۔۔۔ اگر مجھے پرواہ ہے تو صرف تمھاری اور اپنے بیٹے
کی۔۔۔۔" کہنے کو اس نوجوان نے خاصہ برہمی سے کہا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا
۔۔۔ دل کی گہرائی یوں تک ان جملوں کی تاثیر اترتی مقابل حسینہ نے محسوس
کی۔۔۔

مانا وہ اپنے ساتھ ہونے والا ظلم نہیں بھولی تھی۔۔۔ مگر اس کی اچھائی ی و
نیک سلوک و محبت کو نظر انداز کر پانا۔۔۔ یہ بھی تو اب ممکن نہ تھا۔۔۔۔

پورا دن نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے ہمیں" نیچے بھی اترنا ہے۔۔۔"انعم اس کے پیچھے کھڑے ہو کر۔۔۔ابھی بھی سوچوں میں الجھی تھی۔۔۔

اک انجانا سہ کچھاؤ تھا۔۔۔جو اسے روک رہا تھا۔۔۔

نعمان کی بات سن۔۔۔مزید سوچے بغیر۔۔۔اس نے پیچھے سے اپنی باہوں کا ہار نعمان کے گلے میں ڈالا۔۔۔۔

وہ پہلی بار کسی لڑکے کی پیٹھ پر سفر کرنے والی تھی۔۔۔جو اسے خاصہ نروس کر رہا تھا۔۔

جبکے نعمان کو اس دشمنِ جاں کی نزدیکی دلی سکون بخش رہی تھی۔۔۔

نازک پری۔۔۔۔تم تو بہت ہلکی ہو بالکل پھولوں کی طرح۔۔۔۔تم تو"
میرا نام ڈبو رہی ہو۔۔۔۔کیا میں تمھیں کھانے کو نہیں دیتا؟؟۔۔۔"وہ پیٹھ
پر سوار ہوئی ی۔۔۔تو نعمان آہستہ آہستہ چلنے لگا۔۔۔۔

انعم اس کی توقع سے زیادہ ہلکی تھی۔۔۔جس کے سبب وہ ٹوکے بغیر نہ رہ
سکا۔۔۔

انعم نے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر ٹکالی۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کے پرفیوم کی میٹھی سی مہک اسے اپنے حصار میں جکڑ رہی
تھی۔۔۔۔

وہ مسلسل باتیں کر رہا تھا۔۔۔ جس کا وہ جواب تو نہیں دے رہی تھی۔۔۔ مگر سن کر۔۔۔۔ مسکرائے بغیر بھی نہیں رہ پا رہی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحے اتنے خوبصورت ہوتے ہیں کے آپ چاہتے ہیں انھیں قید کر لیں۔۔۔۔ وہ لمحہ کچھ ایسا ہی تھا انعم کے لیے۔۔۔۔

وہ باپ بیٹے اسے کسی مہارانی کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے۔۔۔۔ وہ کیونکر خوش نہ ہوتی۔۔۔۔

یہ خوشیاں نصیب والوں کو ہی ملا کرتی ہیں۔۔۔ وہ ان کی قدر دان تھی۔۔۔۔

تھک گئی ے؟؟۔۔۔ ''انعم نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔''

یہ چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔اور آگے جانا ہے؟؟" وہ پھولے پھولے سانس "
لیتے ہوئے۔۔۔اس کے سوال کو کاٹتے۔۔ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

انعم واقف تھی وہ تھک گیا ہے۔۔۔۔مگر ظاہر نہیں کر رہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بس یہی ٹھیک ہے۔۔۔آگے بھی تو صرف پہاڑ ہی "
ہیں۔۔۔۔یہیں پک بنا لیتے ہیں۔۔۔"اس نے خاصہ نرمی سے جواب
دیا۔۔۔

اس کے لہجے کی مٹھاس۔۔۔اک لمحے کے لیے نعمان کو چونکا گئی۔۔۔

اس نے گردن موڑ کر ان گرے آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔جو اسے ہی مشکور
نگاہ سے تک رہی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں کچھ ثانیوں کے لیے ایک دوسرے کو خاموشی سے تکتے رہے۔۔۔

مام ڈیڈ۔۔۔۔اسمائیل۔۔۔۔"عرشمان نے اس حسین لمحے کو کیمرے" میں باخوشی قید کیا۔۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔۔۔آخر اس کی ہیپی فیملی کا خواب جو پورا کر دیا تھا انعم نے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سونے ہی لگے تھے۔۔۔۔جب نعمان کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

ہم واپس جارہے ہیں" وہ فون پر بات کر کے واپس آیا۔۔۔تو خاصہ "
پریشان معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

یوں اچانک ؟؟۔۔۔ مگر ہم تو ایک ماہ کے لیے۔۔۔"ابھی انعم احتجاجا بول "
ہی رہی تھی۔۔۔کے وہ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

سامان پیک کرؤ جلدی۔۔۔ صبح ہی واپس جارہے ہیں۔۔۔"خاصہ سپاٹ "
سے لہجے میں کہ کر۔۔۔وہ دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ گلگت راکاپوشی میں ان کی آخری رات تھی۔۔۔۔

انعم و عرشمان کا ابھی واپس جانے کا ذرا بھی دل نہ تھا۔۔۔

نعمان۔۔۔سوگ ئی ے؟"وہ آنکھیں موندے کافی دیر سے لیٹی"
ہوئی ی تھی۔۔۔پھر کروٹ لے کر نعمان کی جانب رخ کیا۔۔۔ان کے
درمیان میں عرشمان سو رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔"کمرے میں اندھیرا ہونے کے سبب اسے نعمان ٹھیک طرح"
نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اس نوجوان نے خالی چھت کو تکتے ہوئے نفی کی۔۔۔

ہم واپس اتنی جلدی کیوں جارہے ہیں؟؟۔۔۔مجھے برف باری دیکھنے کا"
بچپن سے بہت شوق ہے۔۔۔تم نے کہا تھا بابو سر ٹاپ پر برف باری شروع
ہو جائے گی۔۔دو تین دنوں میں۔۔۔۔۔مگر۔۔۔"اس نے اپنی جانب کا

لیمپ اون کیا۔۔۔ پھر آہستگی سے اٹھ کر بیٹھ۔۔۔۔۔ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولنے لگی۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی تاکے عرشمان کی نیند میں خلل نہ ہو ان کے باتیں کرنے کے سبب۔۔۔

آخری جملہ اداسی سے کہتے ہوئے وہ اچانک خاموش ہو گئی۔۔۔ ذہن نے جھنجھوڑ جو ڈالا تھا۔۔۔ ”کیا ہو گیا ہے انعم تمھیں؟؟۔۔۔ تم کیسے اس ظالم سے اپنے دل کی باتیں کر سکتی ہو؟؟۔۔ کیسے اِس سے اپنے ارمان پورے کرنے کی منت سماجت کر سکتی ہو؟؟۔۔۔ کیا بھول گ ئی یں۔۔۔ کون ہے وہ؟؟۔۔۔۔“

انعم کے نزدیک وہ اس کے ارمانوں کو بھلا کیوں اہمیت دینے لگا؟؟۔۔۔وہ آخر کون تھی اس کی؟؟۔۔۔۔اس کی محبوبہ مر چکی تھی۔۔۔اور بیوی کا مرتبہ علشبہ میراج نے پانا تھا۔۔۔تو اُس کا کیا کردار ہے؟؟۔۔۔۔ناجانے کیوں ذہن میں آنے والے اِن سوالوں نے اس لڑکی کا دل بوجھل کر دیا۔۔۔اس قدر بوجھل و دکھی کے اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی ی۔۔۔

مگر کیا؟؟" اپنے ہاتھ کی کونی تکیے پر لگا کر۔۔۔ہاتھ کے پیالے میں اپنا" حسین چہرہ رکھ۔۔۔ سر کو اونچا کیا۔۔۔تا کے اس دشمنِ جاں کا چہرہ صاف دیکھ سکے۔۔۔

انعم نے محسوس نہیں کیا۔۔۔اس کی آنکھیں شدید رنجیدہ تھیں۔۔۔

وہ انٹرسٹ رکھتا تھا جاننے میں۔۔۔کے وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔۔۔۔پہلی بار تو وہ دشمنِ جاناپنا کوئی ی ارمان ظاہر کر رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"واپس لیٹتے ہوئے۔۔۔سنجیدگی" سے گویاہوئی ی۔۔۔اور لیمپ اف کر دیا۔۔۔

مکھن ملائی ی میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی" جانب آیا۔۔۔اور کمبل کو اس سے جدا کر۔۔۔۔اس کی نازک کلائی ی اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

کہاں؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔"وہ گھبرا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔"

دوسرے کمرے میں۔۔۔اور کیوں کا کیا مطلب؟؟۔۔۔کیا میں اپنی بیوی" کے ساتھ اکیلے ٹائم اسپینڈ کرنے کے لیے بھی تم سے اجازت لوں؟؟۔۔"آخری جملے میں نروٹھا پن نمایا تھا۔۔۔جیسے خفا ہوا ہو اس کے سوال سے۔۔۔

مگر۔۔میں پکنک پر صرف عرشمان کی ماں بن کر آئی ہوں۔۔"اس کی تو" جیسے جان ہوا ہوئی تھی اس خوبرو نوجوان کے معنی خیز جملے سنتے ہی۔۔۔۔

بہت ٹھنڈا لطیفہ تھا۔۔۔چلو اٹھو۔۔۔۔"اِس بار ہاتھ کھینچا تھا اس نوجوان" نے۔۔۔

کون سہ لطیفہ؟؟۔۔میں سیریس ہوں بالکل۔۔۔میں بیوی بن کر نہیں" آئی ہوں تمھاری۔۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔تم نے خود کہا تھا۔۔۔۔تم

عرشمان کی ماں ہونے کے سبب مجھے اپنی زندگی میں لائے ہو۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

تو اٹھا کر تھوڑی لایا۔۔۔ نکاح کر کے لایا ہوں۔۔۔ میرا حق ہے تم" پر۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔ ساتھ ساتھ اس کی سائیڈ کا لیمپ بھی اون کیا۔۔۔

میں نہیں مانتی۔۔۔ اور اس وقت میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔۔۔ مجھے" نیند آرہی ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ مجھے بہت تیز نیند آرہی ہے۔۔۔" اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے اس وجیہہ مرد سے چھوڑا کر۔۔۔ آنکھیں زور سے میچتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے کھا جاؤں گا اکیلے میں تمھیں۔۔۔ صرف تھوڑا" سہ ٹائی م ہی تو اسپینڈ کرنا چاہتا ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔اب اٹھو۔۔۔۔اس سے قبل میں ٹھیک طرح اٹھاؤں تمھیں۔۔۔۔" وہ چڑ کر۔۔۔۔۔آخری جملہ خاصہ وارننگ آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

مجھے تمھارے ساتھ ٹائی م اسپینڈ کرنے میں کوئی ی انٹرسٹ"
نہیں۔۔۔ سونے دو مجھے۔۔۔دیکھو میں کتنی نیند میں ہوں۔۔۔بس دو لمحے یہاں خاموشی سے کھڑے رہو۔۔دیکھنا میرے خراٹے بھی اسٹارٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔"اس نے بند آنکھوں کے ساتھ کمبل منہ تک کھینچ کر معصومیت سے کہا۔۔۔ جس پر مقابل اب دانت پیس رہا تھا۔۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔" دبی دبی غراہٹ سے گویا ہوا۔۔ساتھ ہی اگلے "
ہی پل۔۔۔اس کا کمبل کھینچنے لگا۔۔۔جسے وہ کسی صورت چھوڑنے کے لیے
تیار نہ تھی۔۔۔۔

نعمان ولید کے ساتھ اکیلے ہونے کا تصور اس لڑکی کی جان پر بنا تھا۔۔۔

نعمان۔۔۔چھو۔۔" وہ چیخی۔۔۔۔مگر اگلے ہی پل اس کے عنابی لبوں پر "
نعمان کا بھاری ہاتھ تھا۔۔۔جس کے سبب اس کی چیخ منہ میں ہی کہی دم توڑ
گ ئی تھی۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

چپ۔۔۔ عرشمان اٹھ جائے گا۔۔۔۔"اس پر مکمل جھک کر۔۔۔آنکھوں" سے وارننگ جاری کرتے ہوئے۔۔مدھم آواز میں حکم صادر کیا۔۔۔

ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہی تھی کے مقابل نے ہلکے سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔

اب اٹھ رہی ہو یا میں اپنے طریقے سے اٹھاؤں؟؟"دھمکی آمیز لہجے میں" استفسار کیا۔۔۔

جس پر مزید کوئی ی احتجاج کیے وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

وہ آہستگی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔ابھی اپنے پاؤں فرش پر جما کر کھڑی ہوتی۔۔۔اس سے قبل ہی وہ خوبصورت لڑکا اسے اپنی باہوں کے حصار میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

مگر صرف بات کریں گے۔۔۔"اس کا معصومانہ جملہ سن۔۔۔وہ"
بے اختیار ہی مسکرا دیا۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔وعدہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔تم اتنی پیاری ہو کے میرا خود پر قابو"
نہیں رہتا۔۔"مقابل نے مسکراتے ہوئے۔۔۔اسکا حسین چہرہ تکتے ہوئے
کہا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی انعم کے کانوں سے دھوئیں نکلنے لگے۔۔۔

تھوک بھی بمشکل گلے میں نگلا۔۔۔۔

وہ اسے برابر والے کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔۔

وہاں لا کر آہستگی سے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔اور خود دروازہ لوک کرنے چلا گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔انعم فوراً اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

ہاتھ پاؤں خوف کی شدت سے ٹھنڈے پڑنے لگے۔۔۔

پسینہ کیوں آرہا ہے اتنی ٹھنڈ میں تمھیں؟؟۔۔۔"روبرو آکر بیٹھ۔۔۔اس" کی روشن پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمکتی دیکھ۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھے ٹیشو باکس سے ایک ٹیشو پیپر نکال کر۔۔اس کی پیشانی پر آتا پسینہ صاف کیا۔۔۔

آرام سے لیٹ جاؤ۔۔۔ہم لیٹ کر باتیں کر لیں گے۔۔۔کل واپسی" ہے۔۔پورا دن سفر میں ہی گزرے گا۔۔۔کمر کا درد کہیں بڑھ نہ جائے تمھارا۔۔۔" وہ واقف تھا انعم اس سے بہت ڈرتی ہے۔۔۔اسے ریلیکس کرنے کے لیے خود ہی دوسرے تکیے پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔اور اسے بھی لیٹ کر باتیں کرنے کا کہنے لگا۔۔۔۔

پتا ہے آج ہماری آخری رات ہے ساتھ۔۔۔"انعم اس کے کہنے پر آہستگی" سے لیٹ گ ئی تھی۔۔۔

کچھ دیر تک ماحول پر خاموشی کا راج رہا۔۔۔۔

آخری رات؟؟۔۔۔"اس کی جانب مڑ کر۔۔۔وہ نا سمجھی سے دوہرانے" لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔اس کے بعد میری ہر رات پر کسی اور کا حق ہو گا۔۔۔۔"اس کے جملے تھے یا نشتر۔۔۔اس لڑکی نے اپنے پورے وجود میں ان کی چبھن شدت سے محسوس کی۔۔۔

کی؟؟۔۔کیا مطلب؟؟۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھ۔۔۔کنفیوز حالت میں"
۔۔۔ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

میری شادی طے ہو گئی ہے۔۔ایک ہفتے بعد کی۔۔۔۔۔۔"اس نے"
مدھم سی آواز میں انکشاف کیا۔۔۔

کچھ لمحے وہ بس بت بنے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

تواس لیے اتنی جلد بازی مچا رہے ہو واپسی کی۔۔۔"دل کو روگ سہ لگا" تھا۔۔۔آنکھیں سرخ پڑنے لگیں۔۔۔۔یقین نہ آیا کے صرف ایک ہفتے بعد وہ کسی اور کا ہو جائے گا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔

اسنے اپنے ہاتھ کی مٹھی میں دامن بھینچا۔۔۔۔

کس قدر مشکل تھا اس لمحے اپنے جذبات کو سمجھنا۔۔۔

وہ اس کی ہو نا ہر گز نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر اس نے ایک ہیپی فیملی کا مزا چک لیا تھا۔۔۔اب اس کے بغیر کیسے رہے گی یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

سامنے بیٹھا شخص نعمان ولید ہے وہ بار ہا اپنے دل کو یہ بتا رہی تھی۔۔۔۔وہ اس کا تھا ہی کب۔۔۔جو کوئی ی چھینے۔۔۔وہ تو شروع سے یا تو رخسار کا تھا یا

علشبہ کا۔۔۔اس کا تو کبھی نہ تھا۔۔۔۔پھر یہ دکھ کیوں؟؟۔۔۔پھر یہ تڑپ کیوں؟؟۔۔کیا وہ اس کی قید سے آزادی نہیں چاہتی تھی؟؟۔۔۔علشبہ سے شادی کے بعد یقیناً آدھی آزادی تو پکی تھی۔۔۔۔پھر دل میں کوئی ی خوشی داخل کیوں نہ ہوئی ی؟؟۔۔۔کیوں وہ اس لمحے کرب میں مبتلا ہوئی ی؟؟۔۔۔

یہ کیسا عجیب احساس تھا؟؟۔۔۔

یہ کیسی تڑپ تھی؟؟۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔"اس نے اٹھ کر بیٹھ۔۔آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب۔۔۔"

بس اوکے ؟؟۔۔۔" وہ خاصہ حیران ہوا تھا اس کا ٹھنڈا ری۔ایکشن "
دیکھ۔۔۔۔

وہ جیسا بھی تھا۔۔۔ تھا تو اس کا شوہر۔۔۔۔ کیا پتھر کا دل رکھتی تھی وہ
؟؟۔۔۔ جو کوئی ی جذبہ ہی نہیں تھا۔۔۔ کوئی ی احساس نہیں۔۔۔ کوئی ی
دکھ نہیں۔۔۔

تو اور کیا بولوں ؟؟" مقابل نہیں جانتا۔۔۔۔ کتنا مشکل تھا اس لمحے خود کو "
نارمل دیکھانا۔۔۔۔

نہایت سادگی سے استفسار کیا۔۔۔ کے اب تم ہی بتادو ظالم۔۔۔ میری جاں
پہ یہ ظلم ڈھانے پر۔۔۔ اب کیا کہوں تم سے ؟؟۔۔۔

اب یہ بھی میں بتاؤں۔۔۔۔ تمھیں واقعی کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا؟؟۔۔ کوئی دکھ نہیں؟؟۔۔ کوئی گلہ نہیں؟؟۔۔ کوئی شکایت نہیں؟؟؟" وہ غصے سے بپھر کر۔۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

یقیناوہ اپنی ذات کا احساس دلانا چاہتا تھا اس پتھر دل لڑکی کو۔۔۔۔

انعم اسے کنفیوز نگاہوں سے تکنے لگی۔۔۔

چاہتا کیا تھا آخر وہ ظالم۔۔۔ایک تو ظلم ڈھ رہا ہے۔۔۔۔اوپر سے چاہتا ہے کے اس کے سامنے روئے۔۔۔ منتیں کرئے کے اسے نہ چھوڑئے۔۔ کیوں؟؟۔۔۔ کیوں کرئے وہ منت؟؟۔۔۔۔ان کی شادی کون سہ محبت میں ہوئی تھی۔۔۔۔ پھر اگر ایک وقت کو اپنی انا سائیڈ میں رکھ

کر وہ اس سے منت کر بھی لے۔۔۔کے نہ کرئے دوسری شادی۔۔۔تو کیا وہ مان جائے گا؟؟۔۔۔کیا صرف اس کے کہنے پر شادی روک دے گا؟؟۔۔۔نہیں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔

انعم کو محسوس ہوا۔۔۔شاید وہ آج بھی کہیں ناں کہیں اسے رخسار کا قاتل گمان کرتا ہے۔۔۔تب ہی اسے اذیتیں دے رہا ہے۔۔۔پہلے اپنا عادی بنایا۔۔فکر جتائی ی خیال رکھا۔۔۔ہر لمحہ سائے کی طرح ساتھ رہا۔۔۔اور اب جب اسے عادت ہونے لگی۔۔۔تو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہا ہے۔۔۔۔مگر وہ اتنی کمزور نہ تھی جتنا مقابل اسے سمجھ بیٹھا ہے۔۔۔۔

وہ نہیں ٹوٹنے والی۔۔۔نہیں بکھرنے والی۔۔۔۔کچھ بھی کر لے۔۔۔۔وہ نہ کہے گی کے شادی روک دو۔۔۔مر جائے گی۔۔۔منت نہ کرئے گی اس سنگ دل کے سامنے۔۔۔۔

تمھیں احساس بھی ہے کے تم کیا کھونے جا رہی ہو؟؟۔۔۔ تم مجھے کھونے جا رہی ہو انعم۔۔۔ مجھے۔۔۔ اپنے شوہر کو۔۔۔ اس کے بعد میری محبت پر صرف تمھارا راج نہیں رہے گا۔۔۔ وہ بٹ جائے گی۔۔۔۔ میں بٹ جاؤں گا۔۔۔ تمھاری راتیں میرے بغیر سونی ہو جائیں گی۔۔۔۔ میں نہیں ہوں گا تمھارا خیال رکھنے کے لیے تمھیں پیار کرنے کے لیے تمھاری تعریفیں کرنے کے لیے۔۔۔۔ تمھاری نظریں اُس خاموش کمرے میں ڈھونڈیں گی مجھے۔۔۔ پر میں نہیں ملوں گا۔۔۔۔ تمھارے آواز دینے پر بھی نہیں آؤں گا۔۔۔۔ کیا تمھیں کوئی ی فرق نہیں پڑتا؟؟۔۔۔" اس کی سیاہ آنکھیں لہو رنگ تھیں۔۔۔ جن میں نمی تیرتے ہوئے مقابل صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔ یہ الگ بات ہے وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ اسے جنجھجنھوڑ کر احساس دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔کے بہت جلد ان کے درمیان کوئی تیسرا آجائے گا۔۔۔۔

تم یہ سب بتا کر کیا حاصل کرنا چاہتے ہو؟"کیا وہ لڑکی نہیں جانتی تھی کے" مقابل صرف اسے روتا و تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔مگر وہ نہیں رونے والی تھی۔۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو بمشکل واپس پیچھے دھکیلتے۔۔۔بھرم سے ان سیاہ آنکھوں سے آنکھیں ملا کر پوچھا۔۔۔۔

میں صرف تمھیں احساس دلانا چاہتا ہوں انعم۔۔۔کے کھو دو گی تم" مجھے۔۔۔اپنی اس اکڑ میں۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔خاصہ جتا کر گویا ہوا۔۔۔

او۔۔۔پلیز نعمان۔۔۔۔مجھے نہ تو تمھاری ذات میں پہلے کوئی ی انٹرسٹ ”
تھااور نہ اب ہے۔۔۔۔میری بھلاسے تم چار شادیاں کرؤ۔۔۔اور چاروں کو
میرے سامنے اپنے ساتھ رکھو۔۔۔۔مجھے کک فرق نہیں پڑھتا
۔۔۔سمجھے۔۔۔۔اب چھوڑو مجھے۔۔۔“وہ لڑکی شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ
کہتی ہوئی۔۔۔اس کے ہاتھ اپنے بازوں سے ہٹانے لگی۔۔۔۔

اس کا بے نیاز رویہ۔۔۔نعمان کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔

تمھارے نزدیک کیا میری کوئی ی اہمیت نہیں ؟“۔نازک بازو”
چھوڑ۔۔۔اسکی گھنی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔انگوٹھا نرم گالوں پر
مسلتے۔۔۔چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔غصے سے اُستفسار کیا۔۔۔

آخر تم سننا کیا چاہتے ہو نعمان ولید؟؟۔۔۔" وہ حُسن دلربا بپھر کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس کا چہرہ شدتِ غصے سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

"وہ ہی جو تمھارے دل میں ہے۔۔۔۔"

"میرے دل میں تمھارے لیے کچھ نہیں۔۔۔ سمجھے۔۔۔اب ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔۔۔" کراہت محسوس کر رہی تھی وہ اس کے شدت بھرے لمس سے۔۔۔جو اس کے انگوٹھے کا پورا اس کے رخسار پر چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کدورت بھری آنکھوں سے مقابل کو تک۔۔۔۔ بپھر کر اعلانیہ چیخی۔۔۔۔

جھوٹ۔۔۔تم محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔میں محبت ہوں"
تمھاری۔۔۔پہلی محبت۔"اس کی زلفوں کو جڑ سے جکڑتے۔۔۔غصے سے
ایک ایک لفظ جتا کر کہا۔۔۔

محبت؟؟۔۔۔اور تم سے؟؟۔۔۔نعمان ولید۔۔۔کھلی آنکھوں سے"
خواب دیکھنا بند کرؤ۔۔۔۔"وہ طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے۔۔۔۔آنکھوں میں
آنکھیں ڈال بولی۔۔۔

مانا اسے بالوں کی جڑئی یں کھینچنے کے سبب تکلیف ہو رہی تھی مگر مقابل پر
ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

ایسے ہنسی کے مقابل کو سر تا پاؤں جلا گئی۔۔۔وہ جل کر خاک ہوا تھا۔۔۔۔

تم بند کرؤ اپنا یہ بے نیازی کا ڈرامہ۔۔۔کیا میں نہیں جانتا کے میں پہلی" محبت ہوں تمھاری۔۔۔۔اور پہلی محبت انسان کبھی نہیں بھولتا۔۔۔۔تم کیوں اتنی بے نیاز بن رہی ہو جبکے تم اور میں دونوں آشنا ہیں کے تمھارے جسم کا کوئی ی حصہ نہیں جو میری طلب نہ کرتا ہو۔۔۔جو میری چاہ نہ رکھتا ہو۔۔۔اتنا مشکل کیوں ہے تمھارے لیے زبان سے اس حقیقت کو قبول کرنا؟؟۔۔۔"اس کی گھنی زلفوں کو جھنجھوڑ کر۔۔۔چہرے کو مزید اپنے قریب کر۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔خاصہ زور دیتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

اہ ”وہ ظالم بالوں کی جڑئی یں جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔جس کے سبب وہ کراہ ”
اٹھی۔۔۔۔اک سسکی بے اختیار ہی منہ سے نکلی۔۔۔۔جو مقابل کو احساس
دلا گ ئی کے وہ اپنے غصے میں اسے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے تیزی سے پکڑ ڈھیلی کی۔۔۔۔

تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا اس دلربا کو۔۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو؟؟۔۔روؤں تمھارے ”
سامنے؟؟۔۔گڑگڑاؤں؟؟۔۔بھیک مانگوں کے نہ کرؤ دوسری
شادی۔۔۔مگر سوری نعمان ولید۔۔۔تمھاری خواہش پوری نہیں ہونے
والی۔۔۔۔مجھے رتی برابر فرق نہیں پڑتا۔۔۔اور اپنی ان خوش فہمیوں سے
باہر نکلو کے مجھے تمھاری طلب ہے۔۔۔۔جیسے پہلے تمھارے وجود سے مجھے

گھن آتی تھی۔۔۔ویسے ہی آج بھی آتی ہے۔۔۔۔میں نے صرف بلال سے محبت کی ہے۔۔اسی سے کرتی تھی۔۔۔اور اسی سے۔۔۔"ابھی وہ قطعی لہجے میں بول ہی رہی تھی کے۔۔۔مقابل نے اپنے ہونٹوں سے اس کے الفاظوں کا گلا گھونٹ دیا۔۔۔۔

اتنی ضدی کیوں ہو تم؟؟۔۔۔کیوں نہیں مان جاتیں کے محبت ہوں میں" تمھاری۔۔۔۔"اس کے ہونٹوں سے ہٹ کر۔۔۔اپنی ناک اس کی ناک سے مَس کرئے۔۔۔۔پھولی سانس کے ساتھ۔۔بھرائی ی آواز وٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔

انعم کا سانس بھی بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔دونوں اس قدر نزدیک تھے کے ایک دوسرے کی گرم سانسیں چہرے پر محسوس کر سکتے تھے۔۔

اس بار وہ خاموش رہی۔۔۔اور آنکھیں میچ گ ئی۔۔۔۔اس کی آنکھ سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

اگر وہ سنگ دل سمجھتا ہے کے اس کی کچھ ماہ کی محبت سالوں پرانی نفرت پر حاوی ہو سکتی ہے تو یقینا یہ اس کی خوش گمانی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔۔۔

تم جیسی پتھر دل عورت میں نے نہیں دیکھی۔۔۔ تمھیں تمھارا یہ غرور و" اکڑ مبارک ہو۔۔۔۔اب رہنا ان ہی کے ساتھ۔۔۔۔۔" بلاشبہ وہ اکھسار ہا تھا اس سخت دل لڑکی کو۔۔۔کے اقرار کرئے اپنی چھپی محبت کا۔۔۔ مگر وہ کہاں ہار ماننے والی تھی۔۔۔اسے کچھ نہ کہتا دیکھ۔۔۔وہ دل جلے انداز میں کہ کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔انعم نے آنکھیں کھولیں۔۔۔وہ آنسوؤں سے بھرئی ی آنکھیں لیے۔۔۔۔اس کی پشت تک رہی تھی۔۔۔

اس سنگ دل نے پلٹ کر نہ دیکھا۔۔۔۔

وہ وہیں لیٹ گ ئی۔۔۔۔خود پر کمبل ڈھک لیا۔۔۔۔

کمبل منہ پر ڈھکتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

نہیں جانتی کیوں رو رہی تھی۔۔۔کس کے لیے رو رہی تھی۔۔۔۔لیکن بس روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔دل کو قرار نہیں آ رہا تھا۔۔۔روح عجیب سی بے چینی کا شکار معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔یہ کیا جادو کیا تھا اس سنگ دل

نے؟؟۔۔۔کے سب کچھ اس کے حق میں ہوتے ہوئے بھی اسے اپنے حق میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

نعمان کی شادی یقیناً اس کے لیے آدھی آزادی تھی۔۔۔وہ آزاد ہو جاتی اس کے جبر ادا کیے جانے والے فرائض سے۔۔۔مگر پھر یہ بے چینی کیسی؟؟۔۔۔یہ بے سکونی کیسی؟؟۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

گاڑی میں آج مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔پورا دن سفر میں گزرا۔۔۔۔

ابھی ان کی گاڑی اسلام آباد پہنچی ہی تھی۔۔۔کے پیچھے سے دھڑا دھڑ فائر ان کی گاڑی پر اچانک برسنے لگیں۔۔۔۔

اچانک ہوئے حملے کے سبب عرشمان وانعم بری طرح ڈرگ ئی ے۔۔۔جبکے نعمان حواس بحال رکھتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے ان کے سر جھکا گیا۔۔۔

گاڑی تیز چلاؤ خان۔۔۔"اپنے کوٹ کے اندرونی حصے سے گن نکالتے" ہوئے چیخ کر حکم صادر کیا۔۔۔ان کی گاڑی مکمل بلڈپروف تھی۔۔۔اس کے باوجود وہ ڈر گیا تھا۔۔۔اور کیوں نہ ڈرتا۔۔۔وہ اکیلا نہ تھا اس لمحے۔۔۔وہ اپنی فیملی کے ساتھ تھا۔۔۔۔

یہ۔۔یہ کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔"اس حسین گڑیا نے ہلکا سہ سر اٹھا کر نعمان کو" وحشت زدہ نظروں سے تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔بس نیچے سر" رکھو۔۔۔کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ بھروسہ رکھو۔"گاڑی پر مسلسل فائرنگ ہو رہی تھے۔۔۔۔ان کی آوازیں انعم کا دل بند کر رہی تھیں۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ خوف کے مارے بالکل سن پڑ گیا تھا۔۔۔۔انعم مکمل اس پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنی ماں کے سینے سے لگا ہوا تھا۔۔۔

سب ٹھیک ہے اوکے۔۔۔۔ریلیکس رہو دونوں۔۔۔۔میں انھیں خود دیکھتا" ہوں۔۔۔ان کمینو کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری فیملی پر حملہ کرنے کی۔۔۔۔" وہ دانت پیس۔۔۔غصے سے چنگھاڑتا ہوا۔۔۔ابھی گن لے کر ۔۔گاڑی سے نکلنے کے لیے مڑنے ہی لگا تھا کے انعم نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

نہیں۔۔۔ باہر مت جاؤ۔۔۔ وہ فائر کر رہے ہیں۔۔۔ تمھیں کچھ ہو گیا" تو۔۔۔۔" نہیں جانتی وہ لڑکی۔۔۔ کون تھے وہ ظالم درندے۔۔۔ جوان کی گاڑی کو نشانا بنا رہے تھے اپنی اندھا دھند گولیوں کا۔۔۔ مگر ان کے جارحانہ فائر کے انداز سے سمجھ گئی تھی کے ارادہ مارنے کا ہی ہے۔۔۔۔

ایسے حال میں وہ کیسے نعمان کو باہر جانے دے سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا۔۔۔ اس کی جان کا ایک حصہ اب نعمان میں بھی بس گیا تھا۔۔۔۔

جس فکر مند لہجے میں اس نے روکا۔۔۔ وہ نعمان کو حیران کر دینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

اک لمحے کے لیے۔۔۔خیال آیا۔۔۔کے کیا یہ وہ چیز نہیں جو وہ لڑکی ہمیشہ سے چاہتی ہے۔۔۔یہی بد دعا دیتی ہے ناں اسے۔۔۔کے وہ مر جائے۔۔۔آج جب واقعی موت سامنے کھڑی ہے۔۔۔اور بس باہیں پھیلانے کی دیر ہے۔۔۔وہ جھپٹ لے گی آکر۔۔۔تو بجائے رستہ ہموار کرنے کے۔۔۔بیچ میں کیوں حائل ہو رہی ہے؟؟۔۔۔۔

کہتی ہے کے محبت نہیں۔۔۔۔مگر اعمال پھر کیوں مخالف کرتی ہے؟؟۔۔۔کیا وہ نہیں جانتی۔۔نفرت کیسے کی جاتی ہے؟؟۔۔۔کوئی ی بتائے اسے۔۔۔جیسے وہ نفرت کرتی ہے ویسے عام لوگ محبت کرتے ہیں۔۔۔۔

اس لمحے وہ مسکرا دیا۔۔۔۔جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔کیونکے اس کی فیملی اس وقت خطرے میں تھی۔۔۔لیکن پھر بھی مسکرا دیا۔۔۔لگا جیسے اس دشمنِ

جاں نے اپنی انا توڑئی ہوا سے روکنے کے لیے۔۔۔۔پھر کیسے ممکن تھا وہ اس کے تھامے ہوئے ہاتھ کی لاج نہ رکھتا۔۔۔۔۔

خان بابا پوری اسپیڈ میں گاڑی چلانے لگے۔۔۔۔کچھ لمحے بعد۔۔مکمل خاموشی طاری ہوگئی۔۔۔

نعمان نے پیچھے دیکھا۔۔۔اب ان کی گاڑی سڑک پر اکیلے دوڑ رہی تھی۔۔۔۔

خان۔۔۔۔گاڑی ائی یر پورٹ پر روکو۔۔۔"اس نے بائے روڈ جانے کا" پلان اب کینسل کر دیا تھا۔۔۔اور کیوں نہ کرتا۔۔۔وہ مزید خطرہ مور نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔

خان کو آرڈر دیتے ہی۔۔۔اس نے سیل نکالا اور زوبیر کو کال کی۔۔۔۔

مجھے گارڈز کی ضرورت ہے۔۔۔میں لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں" تمھیں۔۔۔"اس نے لوکیشن سینڈ کرنے کے بعد اپنے بیٹے کی جانب دیکھا۔۔۔

جو ڈرا سہما اپنی ماں سے لگا ہوا تھا۔۔۔اس کے بعد۔۔۔اپنی بیوی پر نظر ڈالی۔۔۔جس کا پورا وجود بری طرح لرز رہا تھا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"انعم کا ہاتھ" ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

اس نے عرشمان کی کمر سہلاتے ہوئے۔۔۔ بڑے پیار سے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ یہ سنتے ہی۔۔۔انعم سے ہٹ کر۔۔۔اپنے باپ سے چپک گیا۔۔۔۔

دشمنِ جاں بھی اس کے بازو سے منہ ٹکا کر رونے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔ڈیڈ ہیں ناں چیم۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں کچھ ”نہیں ہونے دوں گا۔۔۔نہ آپ کو نہ آپ کی مام کو۔۔۔“اس نے عرشمان کو مضبوطی سے اپنے ایک ہاتھ سے حصار میں جکڑتے۔۔۔اس کی سر پر بوسہ لیتے ہوئے اطمینان بخش انداز میں کہا۔۔۔۔

جب اس نے مام کا لفظ ادا کیا۔۔۔تو انعم نے تیزی سے نظر اٹھا کر۔۔اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں حیرت جھلک رہی تھی۔۔۔

وہ نہیں سمجھ پایا کیوں ابھرئی ی تھی ان گرے رنگ آنکھوں میں حیرت۔۔۔۔

نعمان نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی پیشانی کا بھی بوسہ لیا۔۔اور جواب میں مقابل نے کوئی ی احتجاج نہ کیا۔۔۔بلکے اس کے بازو سے منہ ٹکا کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیوں میں اس شخص کے معمولی جملے سن کر ہی اپنے دل کو" دھڑکتا ہوا محسوس کرنے لگتی ہوں۔۔۔"وہ واقعی حیران ہوئی ی تھی۔۔۔کے کل کی لڑائی ی کے باوجود بھی وہ خوبرو نوجوان اسے اس طرح ٹریٹ کر رہا ہے جیسے وہ پوری دنیا میں سب سے خاص عورت ہو اس کے لیے۔۔۔۔جسے وہ کھونے سے ڈرتا ہو۔۔۔جس کی وہ حفاظت کرنا چاہتا ہو۔۔۔۔

اس شخص کی قربت جہاں پہلے دل کو بے سکون کر دیتی تھی وہیں آج سکون بخشتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی موجودگی ہمت دے رہی تھی۔۔۔۔ورنہ کچھ لمحوں پہلے لگا تھا کے دل خوف سے بند ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ ائی یر پورٹ پر پہنچے۔۔۔تو گاڑی کا ڈور باہر سے نعمان نے ایک گارڈ نے کھولا۔۔۔۔

انعم جب گاڑی سے اترئی۔۔۔۔تو آگے پیچھے گارڈز ہی گارڈز کھڑے نظر آئے۔۔۔۔

عرشمان کو گود میں لیے اور انعم کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ ائی یر پورٹ میں داخل ہوا۔۔۔۔

ابھی وہ دو تین قدم ہی چلے تھے۔۔۔کے سامنے ایک شخص کو کھڑا دیکھ۔۔نعمان کے پاؤں از خود اپنی جگہ جم گ ئی ے۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"نعمان کی جان نکلی تھی اپنے باپ کو سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔۔"

حملے کے بعد سے۔۔۔۔وہ یہی الجھا تھا۔۔کے کون ہو سکتا ہے جو نعمان ولید پر حملہ کرنے کی جرأت کرئے وہ بھی یوں دھڑلے سے۔۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب وہ میراج صاحب کا داماد بننے والا ہے۔۔۔۔لیکن اب ۔۔۔اپنے والد کو سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔ساری گتھی سلجھ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ صرف ڈرایا جارہا تھا اسے۔۔۔اس کے والد کی جانب سے۔۔۔۔

"تو یہ لڑکی زندہ ہے۔۔۔۔"انھوں نے نعمان کے ساتھ کھڑی انعم کو بغور سر تا پاوں تنقیدی نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔حیرت سے کہا۔۔

"مان گیا آج تمھیں۔۔۔۔"انعم کو ان کی نگاہیں خوف میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔وہ فورا نعمان کے پیچھے ہو گ ئی۔۔۔

ولید صاحب دانت پیستے ہوئے۔۔۔طنزیہ بولے۔۔۔

ان کا چہرہ غصے کی شدت سے لال پڑ رہا تھا۔۔۔

ہم گھر چل کر بات کریں؟؟۔۔۔"مانا وہ اپنا راز کھل جانے پر ڈر گیا" تھا۔۔۔کیونکے وہ باخوبی واقف تھا اس کا باپ کس نیچر کا مالک ہے۔۔۔۔

لیکن اپنے بیٹے و بیوی کے لیے وہ دنیا سے تنہا لڑ سکتا تھا۔۔۔پھر اپنے باپ سے لڑ جانا کیا عجب؟۔۔۔۔

اس کی فیملی اس کا سب کچھ تھی۔۔۔۔اور اس بار وہ کسی کو اجازت نہیں دینے والا تھا انھیں ذرہ برابر بھی نقصان پہچانے کا۔۔۔مانا وہ رخسار کو نہ بچا

سکا۔۔کیونکے کمزور تھااُس وقت۔۔۔۔مگراب نہیں۔۔۔۔اب کوئی ی اس کی خوشیوں کی جانب غلط نگاہ سے دیکھے۔۔تو دیکھے کیسے ؟؟۔۔وہ آنکھیں نہ نکال لے۔۔۔۔

کون سے گھر ؟؟۔۔۔باپ کے یا بیوی کے ؟؟۔۔۔"طنزیہ مسکراہٹ کے " ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

باپ کے۔۔۔۔"دوبدو اکڑ کر جواب دیا اس نوجوان نے۔۔۔۔"

اس عورت و بچے کو میں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہیں دینے " والا۔۔۔۔"وہ حقارت سے عرشمان کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔سپاٹ سے لہجے میں بولے۔۔۔۔

یہ عورت آپ کی بہو ہے۔۔۔اور یہ بچہ آپ کا پوتا۔۔۔۔اگر آپ انھیں ”
گھر آنے کی اجازت نہیں دے رہے تو کوئی ی بات نہیں۔۔۔۔یہ آپ کی
محرومی ہے۔۔۔“جواب بھی انہی کی طرز میں دیا تھا اس نڈر نوجوان
نے۔۔۔۔

نعمان دل ہی دل بس یہ شکر ادا کر رہا تھا کے عرشمان سو رہا ہے۔۔۔ورنہ اگر
وہ آج ولید صاحب کو دیکھ لیتا۔۔۔تو یقینا بہت سے سوال کرتا۔۔۔جن کے
اس کے پاس کوئی ی جواب نہ تھے۔۔۔۔

اس نے عرشمان سے کہ دیا تھا۔۔۔کے اس کے دادا دادی اب حیات
نہیں۔۔۔

ایک ناں ایک دن تو اس کے گھر والوں کو پتا چلنا ہی تھا عرشمان وانعم کا۔۔۔تو آج ہی صحیح۔۔۔۔

نعمان" وہ غصے سے دھاڑے۔۔۔۔"

محرومی کا لفظ ان کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

کیوں غصہ کر کے اپنا بلڈ پریشر بڑھا رہے ہیں۔۔" ولید صاحب کا چہرہ اس" کی بات سنتے ہی سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔جبکے وہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے خان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔جو اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔

خان بابا۔۔۔میری فیملی آپ کے پاس میری امانت ہے۔۔۔۔انھیں گھر " پہنچا دیجیے گا۔۔۔"

خان ایک پٹھان تھا۔۔۔اور پٹھان جان دے دیتا ہے مگر دغا نہیں کرتا۔۔خدا کے بعد اس پر بھروسہ کر کے اپنی فیملی اس کے ساتھ بھیجنے کے لیے تیار ہوا۔۔۔

وہ واقف تھا ولید صاحب کسی صورت انعم و عرشمان کو قبول نہیں کریں گے۔۔۔اور نہ ہی وہ انھیں اس کام کے لیے فورس کرنے والا تھا۔۔۔

ایک بار پہلے بھی وہ فورس کر کے رخسار کو ان سے زبردستی قبول کروانے کی غلطی کر چکا ہے۔۔۔انجام کس قدر بھیانک ہوا۔۔۔ابھی بھولا نہیں ہے وہ۔۔۔۔اور نہ ہی بھول سکتا ہے کبھی۔۔۔۔

اس لمحے نعمان کی اولین ترجیح صرف اپنی بیوی بچے کو صحیح سلامت ان کے محفوظ مقام پر پہنچانا تھا۔۔۔جبکے وہ خود ولید صاحب کے ساتھ گھر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

کہنے کو وہ باپ تھے۔۔۔ مگر دل پتھر کا تھا۔۔۔۔پتھر بھی وہ۔۔جو سیاہ ہو چکا ۔۔۔یہ ان کے دل پر چھائی ی سیاہی نہ تھی تو اور کیا تھا؟؟۔۔۔جو اپنے پوتے کا منہ تک دیکھنا گوارا نہ کیا۔۔۔

عرشمان سگا پوتا تھا ان کا۔۔۔۔دادا تو پوتوں پر جان نچھاور کرتے ہیں۔۔۔ مگر وہ۔۔۔وہ تو اس کے ننھے وجود پر نگاہ بھی ڈالتے تو حقارت سے ڈالتے۔۔۔۔

جی بالکل۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔میں پہنچادوں گا۔۔۔"خان بابا نے" تیزی سے پُر اعتماد انداز میں۔۔۔ نظر جھکائے۔۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

انعم اس لمحے خاموشی سے بس اپنے اور نعمان کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس سنگ دل نے کہا تھا کے ان کی آخری رات ہے ساتھ۔۔تو کیا واقعی وہ آخری تھی؟؟۔۔۔کیا اس کے بعد وہ کبھی نہیں ملنے والے؟؟۔۔۔کیا وہ عرشمان کو بھی اس کے ساتھ چھوڑ کر جارہا ہے؟؟۔۔اگر ایسا تھا تو اسے تو بہت خوش ہونا چاہیے تھا۔۔۔کے آخر بیٹا بھی مل گیا اور آزادی بھی۔۔۔مگر خوشی تو دور کی بات۔۔۔دل جیسے بند ہونے کو تھا۔۔۔۔

ناجانے کتنے ہی سوال ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔جن کا جواب صرف وہ ستمگر دے سکتا تھا۔۔۔مگر حالات ایسے نہ تھے کے وہ اس سے کچھ پوچھ پاتی۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔۔بے بسی کی انتہا کو چھوتی۔۔۔۔بس بت بنے۔۔۔نم آنکھوں کے ساتھ اسے عرشمان کی پیشانی بڑی محبت سے چومتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا واقعی سب ختم ہو گیا؟؟۔۔۔اس لمحے اس کے دل نے چیختے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ خاموش تھی مگر صرف بظاہر۔۔۔۔کوئی ی اگر دل و دماغ میں اس لمحے جھانک کر دیکھ لیتا۔۔۔تو جانتا۔۔۔کس قدر چیخ رہی ہے وہ۔۔۔رو رہی

ہے۔۔۔تڑپ رہی ہے۔۔۔کہ رہی ہے کے ابھی مت چھوڑو۔۔۔ابھی تو میں ٹھیک سے سنبھل بھی نہیں سکی ہوں۔۔۔ابھی تو مجھے اپنے ناز اٹھوانے کی عادت بھی نہیں پڑئی ی ہے۔۔۔۔

ابھی تو مجھے ایک ہیپی فیملی کی تصویر برف باری میں بنوانی ہے تمھارے ساتھ۔۔۔تم مجھے کیا واقعی بس یوں ہی چھوڑ جاؤ گے ؟؟۔۔۔۔سب کچھ بس یوں ہی ختم ہو جائے گا؟؟۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان ہی جانتا ہے کس دل سے اپنے بیٹے کو۔۔۔اپنے لخت جگر کو۔۔۔اپنی جان کو خود سے الگ کیا۔۔۔

سب سے بڑا ڈر تھا کے کہیں وہ اٹھ نہ جائے۔۔۔کہیں ہاتھ نہ تھام لے۔۔۔

وہ چھڑا نہیں سکے گا۔۔۔کمزور پڑھ جائے گا۔۔۔رونے لگے گا۔۔تڑپنے لگے گا۔۔۔۔

خان کی گود میں نرمی سے دیا۔۔۔

بڑی محبت سے اس کے بال سہلا کر۔۔۔۔اپنے والد کی جانب مڑ گیا۔۔۔۔

چلیں۔۔۔"انعم کو لگا تھا۔۔۔کے وہ اسے کچھ کہے گا۔۔۔۔اس لمحے وہ سننا" چاہتی تھی۔۔۔چاہتی تھی کے کچھ کہے۔۔۔کوئی وعدہ کرئے۔۔۔۔کوئی ی بات کرئے۔۔۔کوئی ی امید دلائے۔۔۔۔۔کچھ نہیں تو اطمینان ہی دلا دے۔۔۔۔کے آئے گا واپس۔۔۔۔

مگر یہ دیکھ حیران رہ گ ئی۔۔۔کے اس نے ایک بار بھی اس کی جانب نہ دیکھا۔۔۔بس ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔۔ایک قدم اپنے باپ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ بے یقینی سے اس کی پشت تک رہی تھی۔۔

کوئی ی وعدہ یا بات کرنا تو دور کی بات اس ہر جائی ی نے تو دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔۔

دل میں جیسے ایک درد کی زوردار ٹیس اٹھی۔۔۔۔

چلیں بھابھی۔۔۔"خان نے تیزی سے کہا۔۔۔۔"

نعمان ہمیشہ سے ذہنی طور پر الرٹ رہتا تھا۔۔۔یہی سبب تھا کے اس نے خان کو پہلے ہی سمجھا دیا تھا کے اگر کسی دن کوئی ی مس ئی لہ ہو جائے۔۔۔تو اسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

وہ انعم و عرشمان کو جلد سے جلد با حفاظت نعمان کے بتائے ایڈریس پر پہنچا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ انتظار میں تھی کے شاید پلٹ کر دیکھے۔۔۔مگر اس سنگ دل نے نہ دیکھا۔۔۔وہ تو اپنے باپ کے ساتھ چلتا چلا گیا۔۔۔

ان کے ساتھ سارے گارڈز بھی چلے گ ئی ے تھے۔۔

چلو بھابھی۔۔۔دیر مت کرؤ اب۔۔۔" خان بابا اس کی گرئے آنکھیں "
دیکھ رہے تھے۔۔۔جو سامنے کی جانب ٹکی تھیں۔۔۔جہاں کچھ وقت پہلے
نعمان کھڑا تھا۔۔۔

ان کے دوبارا کہتے ہی وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

اپنے دل میں برپے شور کو سینے میں دبائے۔۔ان کے ساتھ خاموشی سے
چل دی۔۔۔۔

خان بابا پہلے سے زیادہ کی اسپیڈ میں گاڑی بھاگا رہے تھے۔۔۔۔ساتھ ساتھ
یہ بھی خیال رکھ رہے تھے۔۔۔۔کے کوئی ی پیچھا تو نہیں کر رہا۔۔۔۔

بس کچھ ہی وقت بعد۔۔۔وہ ایک فارم ہاوس پر پہنچے۔۔۔۔

جہاں پہنچتے ہی خان بابا نے اتر کر دروازہ کھولا۔۔۔

خاصہ خاموش علاقہ تھا وہ۔۔۔لگا جیسے جنگل ہو۔۔۔

یہ ہم کہاں آئی یں ہیں؟؟" وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔"

جہاں نعمان سر نے کہا تھا آپ کو چھوڑنے کے لیے۔۔۔"اس نے آہستگی" سے کہا۔۔۔

انعم نے نظر گھما کر دیکھا۔۔۔وہاں ہر جگہ گارڈز کھڑے نظر آئے۔۔۔

میں نے زوبیر کو میسج کر دیا ہے۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔آرام سے "
رہیں یہاں۔۔"خان بابا نے کہتے ہوئے۔۔۔عرشمان کو گود میں اٹھا کر گاڑی
سے اتارا۔۔۔۔

لائیں مجھے دیں۔۔"وہ عرشمان کو ان کی گود سے مانگنے لگی۔۔۔"

نہیں۔۔۔میں اندر تک چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"انعم نے اثبات میں سر "
ہلایا۔۔۔

یہ تو اچھا تھا کے عرشمان کی نیند بڑی پکی تھی۔۔۔خان بابا نے اسے اندر لے
جا کر لاونج کے بڑے سے سفید صوفے پر لیٹا دیا۔۔۔

اور اللہ حافظ کہہ کر چلے گئے۔۔۔۔

کل جب عرشمان اٹھے گا تو میں کیا بتاؤں گی؟؟۔۔کہاں گیا اس کا"
باپ۔۔۔۔ایک منٹ میں کیوں فکر مند ہو رہی ہوں۔۔۔وہ ہی بولوں گی جو
سچ ہے۔۔۔بھاگ گیا اس کا باپ ہمیں چھوڑ کر دوسری شادی
کرنے۔۔۔۔۔۔جو ایک ناں ایک دن ہونا ہی تھا۔۔۔۔مگر نہیں۔۔۔اس
نے کبھی عرشمان کے دل میں میری نفرت نہیں ڈالی۔۔۔جبکے میں نے
تو جھولے میں بقول نعمان کے مرنے کے لیے ڈال دیا تھا اسے۔۔۔جب
اس نے کبھی نفرت نہیں ڈالی۔۔۔تو اصولا مجھے بھی چاہیے کہ میں بھی نہ
ڈالوں۔۔۔۔ویسے بھی ہو سکتا ہے کے وہ عرشمان کے لیے واپس
آجائے۔۔"وہ عرشمان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر۔۔اسے تکتے
ہوئے۔۔۔الجھ کر خود کلامی کرنے لگی۔۔۔۔۔

عجیب کشمکش کا شکار تھی وہ۔۔۔

اس کی آنکھوں سے وہ لمحہ نہیں جا رہا تھا جب نعمان نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

ناجانے کیوں ذہن و دل اس لمحے میں اٹک گ ئی ے۔۔۔

وہ سنگ دل کب آئے گا؟؟۔۔آئے گا بھی یا نہیں۔۔۔کچھ بھی تو نہیں جانتی تھی وہ۔۔۔۔

مانے یا نہ مانے۔۔۔اس کی آنکھیں و دل منتظر تھے۔۔۔

تھکن سے چور چور ہونے کے سبب۔۔۔وہ وہیں لاونج میں سو گ ئی۔۔۔۔

صبح آنکھ کھلی۔۔۔تو سامنے ہی ایک عمر رسیدہ خاتون کو ہاتھ باندھے کھڑا پایا۔۔۔

کیونکے وہ عورت اچانک سامنے آئی ی تھی۔۔۔اس لیے انعم ڈر کر۔۔ تیزی سے ہڑ بڑا کر اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

سوری میم۔۔میرا آپ کو ڈرانے کا کوئی ی ارادہ نہیں تھا۔۔۔میں تو یہ" پوچھنے کے لیے کھڑی تھی کے ناشتے میں آپ کے لیے کیا بناؤں؟؟۔۔۔"وہ عورت فوراہی پیچھے ہٹ۔۔ تیزی سے معذرت طلب کرتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

ڈرا دیا آپ نے تو مجھے"وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔ایک گہرا" سانس لیتے ہوئے بولی۔۔۔

سوری۔۔۔میرا نام روبی ہے۔۔۔مجھے زوبیر سر نے بھیجا ہے۔۔۔۔"اس"
نے پھر معذرت کرتے ہوئے اپنا تعرف دیا۔۔۔جس پر انعم اثبات میں سر
ہلانے لگی۔۔۔۔

مام۔۔ہم کہاں پر ہیں؟۔۔۔اور ڈیڈ نظر کیوں نہیں آرہے؟۔۔"عرشمان"
نے اٹھتے ہی۔۔۔۔اپنی ماں کے سینے سے لگتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔
وہ ابھی بھی ڈرا ہوا تھا۔۔۔

بیٹا۔۔ڈیڈ کو اک ضروری کام آگیا تھا۔۔۔تو وہ چلے گ ئی ے۔۔۔ہم کچھ"
دن یہیں رہیں گے اسلام آباد میں۔۔۔جب آپ کے ڈیڈ واپس آجائی یں

گے تو پھر گھر چلیں گے۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے بہت محبت سے اسے سمجھایا۔۔۔

عرشمان کو بغیر نعمان کے سنبھالنا بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔وہ لڑکی یہ بات باخوبی جانتی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہاں الماس وزوبیر بھی پہنچ گ ئی ے۔۔۔

دل تو بہت چاہا کے زوبیر سے نعمان کے متعلق پوچھے۔۔۔مگر پھر یہ خیال آیا کے کہیں وہ نعمان کو نہ بتادے کے انعم پوچھ رہی تھی اس کا۔۔۔۔جس کے سبب وہ مزید خوش گمانی میں مبتلا ہو۔۔۔کے وہ پیار یا فکر جیسے جذبے کو اپنے دل میں رکھ رہی ہے اس کے لیے۔۔۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا۔۔۔مگر نعمان واپس نہ آیا۔۔۔

اب گھر میں انعم کے ساتھ عرشمان الماس اور روبی رہتے۔۔۔۔

زوبیر بھی ایک ہفتے سے نعمان کی طرح مکمل غائب تھا۔۔۔۔

وہ ایک دن ایسے ہی اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی فیس بک اسکرول کر رہی تھی۔۔۔کے ایک تصویر پر آکر۔۔۔اس کی انگلی از خود رکی۔۔۔

وہ اس خوبرو نوجوان کی تصویر تھی۔۔۔اس کے ساتھ بالکل چپک کر کھڑی علشبہ کو دیکھ۔۔۔۔۔۔۔دل جل کر خاک ہوا۔۔۔۔

نعمان سفید شیر وانی جبکے علشبہ نہایت خوبصورت و مہنگے لال رنگ کے شرارے میں ملبوس تھی۔۔۔

وہ علبشہ کی گ ئی پوسٹ تھی۔۔۔جس میں اس نے اپنی شادی کی تصاویر شی ئی ر کی تھیں۔۔

الحمدُ للہ،پپی میر ڈ۔۔۔۔۔بس کیپشن کا پڑھنا تھا۔۔۔کے دل کو زبردست دھچکا لگا۔۔۔۔۔

سانس پھولنے لگی۔۔۔

اچانک گھبراہٹ کا احساس ہونے لگا۔۔۔

لگا جیسے سانس نہیں آ رہا۔۔۔

اس کی آنکھیں پھٹی پھٹی سی۔۔۔ جیسے باہر نکل آئیں گی۔۔۔۔

اتفاق سے الماس اسی لمحے کھانے کا پوچھنے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔

انعم کی حالتِ غیر دیکھ۔۔اس کی بے ساختہ چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی۔۔۔

انعم چھت کو تک رہی تھی۔۔۔جبکے منہ کھلا ہوا تھا۔۔۔۔

اسے دیکھ کر الماس کو محسوس ہوا۔۔۔کے وہ سانس نہیں لے پا رہی۔۔۔۔

انعم۔۔۔انعم میم۔۔۔۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟؟۔"وہ انعم کی حالت " دیکھ ڈر گ ئی۔۔۔۔

وہ نہیں سمجھ سکی کے اس لڑکی کو پینک اٹیک آیا ہے۔۔

روبی انٹی جلدی اندر آؤ۔۔۔دیکھو۔۔۔انعم میم کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔"وہ " انعم کے ہاتھ اپنے ہاتھوں سے رگڑتے ہوئے۔۔۔۔باہر کی جانب دیکھ کر ۔۔۔حلق کے بل چیخی۔۔۔

اس کی پکار سن کر۔۔۔روبی خاتون تیزی سے اندر آئی یں تھیں۔۔۔

جبکے انعم کے ہاتھ پاؤں اب ٹھنڈے پڑنے لگے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں زندگی کی چاہ میں مچل رہی تھیں۔۔۔

روبی کیونکے عمر رسیدہ خاتون تھی تو وہ انعم کی حالت دیکھ سمجھ گئی۔۔۔کے اسے ہینک
اٹیک آیا ہے۔۔۔۔

آرام سے۔۔۔آرام سے۔۔۔سب ٹھیک ہے میم۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے انعم کے ہاتھ رگڑتے ہوئے۔۔۔الماس سے عرشمان کو لانے کا کہا۔۔۔

مام۔۔۔مام۔۔۔۔مام"اس کا دماغ مارے شاکڈ کے مفلوج ہو گیا" تھا۔۔۔مگر اس کے باوجود جب عرشمان نے اپنا ننھا ہاتھ اس کے رخسار پر

رکھتے ہوئے۔۔۔ محبت سے پکارا۔۔ تو وہ اپنے بیٹے کو منہ کھولے دیکھنے لگی۔۔۔

"مام۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ دیکھیں۔۔۔ میں آپ کا بیٹا۔۔۔ میں عرشمان آپ کی جان۔۔۔ میں آپ کے پاس ہوں۔۔۔ سانس لیں مام ۔۔۔۔۔ پلیز سانس لیں۔۔۔" وہ روتے ہوئے منتیں کرنے لگا۔۔۔

روبی والماس مسلسل اس کے ہاتھ پاؤں رگڑ رہے تھے۔۔۔

"مام۔۔۔۔ مجھے دیکھیں ناں۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہے مام۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے بڑی محبت سے کہنے لگا۔۔۔

اس نے ایک بار پہلے بھی دیکھ رکھا تھا انعم کو پینک اٹیک کی حالت
میں۔۔۔۔تب نعمان نے جس طرح اسے محبت سے ٹریٹ کیا
تھا۔۔۔عرشمان بھی اسی طرح کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔مگر وہ بچہ
تھا۔۔۔اس لیے ٹھیک طرح نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

میم۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔آپ کا بیٹا و آپ کا شوہر آپ کے منتظر"
ہیں۔۔۔وہ دونوں آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔ان کی زندگی ہیں
آپ۔۔۔آپ کے بغیر آپ کی اس خوبصورت فیملی کا کیا
ہو گا۔۔۔پلیز۔۔۔سانس لیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔سانس لیں
میم۔۔۔"روبی اس کی آنکھوں میں جھانک کر۔۔۔بڑی محبت سے اسے
زندگی کی جانب واپس لانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر۔۔۔اس کا سانس بحال ہوا۔۔۔

وہ نارمل حالت میں آتے آتے بے ہوش ہوگئی تھی۔۔۔۔

جب آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو ہسپتال کے ایک کمرے میں پایا۔۔۔۔

سب سے پہلے ہوش میں آتے ہی جو ذہن میں آیا۔۔۔وہ تھا اس ہرجائی کا دوسری شادی کر لینا۔۔۔

اس نے دوسری شادی کر لی۔۔۔اس نے واقعی کر لی۔۔" وہ بے یقینی سے " کہتے ہوئے۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

میم۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"الماس جو"
سامنے ہی صوفے پر سو رہی تھی۔۔۔اس لڑکی کے رونے کی آوازیں
سن۔۔۔فوراہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔۔

الماس نے اس کے سیل پر نعمان وعلشبہ کی شادی کی تصاویر دیکھ لیں
تھیں۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد۔۔۔وہ سمجھ گ ئی تھی۔۔۔انعم کی یہ حالت
نعمان کی دوسری شادی کی اچانک ملنے والی نیوز سے ہوئی ی ہے۔۔۔

وہ الجھی تھی اور حیران بھی۔۔۔۔

انعم کب نعمان کی پرواہ کرتی تھی۔۔۔۔یا اس سے پیار جتاتی تھی۔۔۔وہ
عورت تو ہر وقت منہ بسور کر لڑتی ہوئی ی یا سوتی ہوئی ی نظر آتی۔۔۔مگر
اب جو اس کی حالت تھی وہ کسی پر بھی ظاہر کرنے کے لیے از خود کافی

تھی۔۔۔کے پرواہ ہے۔۔۔۔محبت ہے۔۔۔دلی وابستگی ہے۔۔مانتی ہے کے شوہر ہے اس کا۔۔۔۔جواب چھن گیا ہے۔۔۔۔

الماس بھی دلی طور پر وہ تصاویر دیکھ کر بہت غمگیں ہو گ ئی تھی۔۔۔اس لیے وہ سمجھ سکتی تھی انعم کے دکھ کو۔۔۔انعم کی تکلیف کو۔۔۔۔

اس نے انعم کو گلے لگا کر چپ کرانا چاہا۔۔۔مگر وہ لڑکی چپ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔ہوتی بھی کیسے۔۔۔وہ ہر جائی ی اس کا سب پھر ایک بار لوٹ کر لے گیا تھا۔۔۔اسے تباہ کر گیا تھا۔۔۔۔

جب تک آپ نے شہد چکا ہی نہیں۔۔۔آپ کیا جانو۔۔۔اس کا مزا کیا ہے۔۔۔کچھ ایسی ہی حالت تھی اس کی۔۔۔وہ نعمان و عرشمان سے ملنے سے قبل نہیں جانتی تھی کے،ہیپی فیملی کا مزا کیا ہے۔۔اب جب وہ مزا اسے لگ گیا

تھا۔۔۔تو وہ سنگ دل سب ختم کر۔۔۔اسے ادھورا چھوڑ کر بیچ رستے میں چلا گیا۔۔۔۔

ماناوہ نہیں مانتی اسے نعمان کی دوسری شادی کا غم ہے۔۔۔مگر دل کے کسی کونے میں وہ جانتی تھی۔۔کے اسے ہے۔۔۔اور شدت سے ہے۔۔۔۔

وہ رو رو کر ہلکان ہو گ ئی۔۔۔تو الماس نے اسے واپس لیٹا دیا۔۔۔۔

صبر کریں۔۔۔۔خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔"اس لمحے" کوئی ی اسے کیا دے سکتا تھا سوائے حوصلے اور صبر کی تلقین و دلاسوں کے۔۔۔۔

الماس ڈاکٹر کو بلانے چلی گ ئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیاہو گیاہے ؟؟۔۔۔یہ رونا کیوں آرہاہے مجھے ؟؟۔۔۔میں کیوں خود کو" روک نہیں پارہی اس ظالم کے لیے رونے سے ؟؟۔۔۔کیوں ؟؟۔۔۔میں اتنی کمزور تو نہیں ہوں۔۔۔اور نہ ہی ہو سکتی ہوں۔۔وہ ظالم جان بوجھ کر مجھے تکلیف دے رہاہے۔۔۔وہ چاہتاہی یہی تھا کے میں تڑپوں۔۔۔انعم سنبھالو خود کو۔۔وہ ہر جائی ی تمھارا کبھی نہ تھا۔۔۔۔اور نہ کبھی ہو گا۔۔۔۔۔" وہ جیسے خود کو سمجھانے کی سعی میں لگی تھی۔۔۔۔مگر کیا کرئے ان آنکھوں کا۔۔۔جو نا جانے کیوں جھر جھر موتی برسائے چلی جارہی تھیں۔۔۔

انعم کو یقین نہ آیا۔۔۔۔کے اس ظالم کے چھونے پر جب وہ آٹیک کا انتظار کرتی رہی تو آٹیک نہ آیا۔۔۔آج جب وہ آزاد ہو گ ئی اس کی پابندیوں

سے۔۔۔اس کے جبر ارشتہ ادا کروانے سے۔۔۔تو پھر اس پینک آٹیک کے آنے کا کیا مطلب؟؟۔۔وہ الجھی ہوئی ی تھی خود میں ہی۔۔۔

اسے تو خوشی سے ناچنا چاہیے تھا کے وہ نعمان ولید جیسے درندے صفت انسان سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گ ئی۔۔۔اور نہ صرف آزاد ہوئی ی بلکے بیٹا بھی مل گیا۔۔۔۔

سب کچھ اس کے حق میں ہوا۔۔۔۔پھر یہ آنسو کیوں؟؟۔۔۔۔یہ سو گوار دل کیوں؟؟۔۔۔

نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔چل کیا رہا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔

انعم گھر واپس آگ ئی تھی۔۔۔۔

الماس اس دن کے بعد سے۔۔۔انعم کے ساتھ کافی نرمی سے پیش آنے لگی۔۔۔۔

ہر کام گھر میں ویسے ہی ہوتا جیسے نعمان کی موجودگی میں ہوتا۔۔۔۔بس وہ نہیں تھا۔۔۔۔

اس کی آئے دن خبریں نیوز میں آتیں۔۔۔

کبھی ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے وقت کی خوبصورت تصاویر علشبہ کے سوشل اکاؤنٹ سے شیئر ہوتیں۔۔۔تو کبھی گھومنے پھرنے کی نعمان کے اکاؤنٹ سے۔۔۔۔

عرشمان اکثر نعمان کے متعلق پوچھتا۔۔۔۔

دس دن گزر جانے کے بعد۔۔۔ عرشمان نے اپنے باپ کی یاد میں رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

انعم کے لیے بہت مشکل ہوتا اسے سنبھالنا اور جھوٹے دلاسے دینا۔۔۔۔

عرشو۔۔۔رومت۔۔۔ورنہ ماما بھی رونے لگیں گی۔۔۔ڈیڈ نے کہا" ہے۔۔کے وہ بس اگلے ہفتے آجائیں گے۔۔۔" وہ خود بھی کہاں جانتی تھی کے وہ ستمگر واپس آئے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔

زوبیر کی جانب سے سب ملازمین کو سختی سے منع کر دیا گیا تھا نعمان سے کسی بھی قسم کا رابطہ کرنے کے لیے۔۔۔ورنہ الماس ضرور اسے فون کر کے عرشمان کے رونے وضد کرنے کے متعلق بتا دیتی۔۔۔

انعم والماس کا کلیجہ پھٹتا تھا اس ننھے شہزادے کو روتا دیکھ۔۔۔

انعم کو آئے ابھی چھ ماہ بھی ٹھیک طرح نہیں ہوئے تھے۔جبکے الماس چھ سالوں سے ساتھ تھی نعمان کے۔۔۔اس نے دیکھا تھا۔۔۔کتنی محبت کرتا تھا وہ اپنے بیٹے سے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیتا تھا وہ۔۔۔پھر اب اچانک کیا ہو گیا؟؟؟۔۔۔

کیسے وہ اپنے بیمار بیٹے کو رولنے کے لیے یوں چھوڑ کر اپنا دوسرا ہنی مون منانے وسیر و تفریح میں مصروف ہے؟؟۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آتا تھا کوئی ی اتنا بھی بدل سکتا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈیڈ پہلے تو کبھی اتنے دنوں کے لیے مجھے چھوڑ کر نہیں"
گ ئی ے۔۔۔الماس آنی آپ ڈیڈ سے میری فون پر بات کرواؤ
ناں۔۔۔"وہ اب الماس سے ضد کرنے لگا تھا۔۔۔

الماس وانعم دونوں ایک دوسرے کا بے بسی سے چہرہ دیکھنے لگیں۔۔۔۔

وہ۔۔۔آپ کے ڈیڈ۔۔۔ضروری میٹنگ میں ہیں۔۔۔مگر ڈیڈ نے کہا" ہے۔۔۔کے فری ہوتے ہی خود کال کر لیں گے۔۔۔آپ تھوڑا انتظار کر لو۔۔۔۔"الماس بڑی محبت سے انعم کے برابر میں۔۔۔اس ننھے شہزادے کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

"چلو ایک کام کرتے ہیں۔۔۔باہر گھومنے چلتے ہیں۔۔۔۔پھر ڈیڈ کو جلانے کے لیے تصویریں سینڈ کریں گے۔۔۔بڑا مزا آئے گا۔۔۔اور میسج میں لکھ دیں گے۔۔۔جلدی واپس آجاؤ۔۔۔ورنہ ہم سارے مزے اکیلے اکیلے کر لیں گے۔۔۔"انعم نے اس کا دماغ بٹانے کی کوشش کی۔۔۔جس پر ننھا شہزادہ راضی بھی ہو گیا۔۔۔۔

نعمان کی اجازت نہ تھی انعم و عرشمان کو فارم ہاوس سے باہر جانے دینے کی۔۔۔اس لیے انعم نے روبی خاتون کا ڈوپٹہ والا برقعہ۔۔۔۔جو وہ باہر آنے

جانے کے لیے پہنتی تھیں زیب تن کر لیا۔۔۔اور اسی میں عرشمان کو بھی چھپالیا۔۔۔۔

الماس کے ساتھ وہ آرام سے فارم ہاوس سے باہر آگ ئی تھی۔۔۔

ان تینوں نے تھوڑا باہر آکر ٹیکسی کی۔۔۔۔

آج پورے پندرہ دن گزر گ ئی ے تھے نعمان کی دوسری شادی کو۔۔۔وہ تو جیسے ہر دن گن کر گزارتی تھی۔۔۔۔یہ خیال آنے پر۔۔۔دل شدید اداس ہو گیا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"الماس نے اس کے اترئے ہوئے چہرے کو دیکھ پوچھا۔۔۔"

نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔"۔۔پہلے خود کو تو خبر ہو۔۔۔کے کیا ہوا ہے۔۔۔۔"

حال تو یہ تھا۔۔۔کے اب تک خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔اپنے جذبات کو۔۔۔اپنے احساسات کو۔۔۔

مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔۔پھر کھڑکی کھول لی۔۔۔تا کے تازہ ہوا ذہن کو سکون دے۔۔۔

کھڑکی کھولتے ہی فر فر ہوا۔۔۔اس کے منہ پر لگنے لگی۔۔۔

اسلام آباد کی ہوائیں اسے پرانے وقتوں کی یاد دلا رہی تھیں۔۔۔۔کتنا وقت ہوا اسے ان تازہ ہواؤں میں سانس لیے۔۔۔

ناجانے کتنی ہی پرانی یادوں نے دل میں ڈیرے ڈالے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"وہ کنجری زندہ ہے۔۔۔۔ تمھاری خبر ٹھیک نکلی۔۔۔۔" ولید صاحب سیل کان سے لگائے۔۔۔ رازدارانہ انداز میں کسی کو اطلاع دے رہے تھے۔۔۔

زوبیر وہیں سے گزر رہا تھا۔۔۔ جب ان کی بات سن۔۔۔ اس کے قدم رکے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ابھی چڑیا کو کچھ نہ کرنا۔۔۔۔ پہلے ذرا نعمان کو ٹھنڈا ہو جانے دو۔۔۔۔ وہ۔۔" ۔۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہے تھے کے انھیں کمرے میں کسی

وجود کے موجود ہونے کا احساس ہوا۔۔۔ جس پر وہ بولتے بولتے اچانک تیزی سے پلٹے۔۔۔

زوبیر کو موقع ہی نہ ملا۔۔ وہاں سے بھاگنے کا۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔ کچھ سنا تم نے؟؟۔۔" انھوں نے سرخ آنکھوں کے "
ساتھ۔۔۔ رعب دار انداز میں استفسار کیا۔۔۔

ان کی آنکھیں بہت شارپ و خطرناک تھیں۔۔۔
جن سے کسی کو بھی وحشت ہونے لگے۔۔۔

نہیں سر۔۔۔۔ میں گونگا و بہرا ہوں۔۔ جب تک آپ نہ چاہیں مجھے زبان و "
کان دینا۔۔۔۔" وہ فوراً ہی سہمے ہوئے۔۔۔۔ نظر جھکائے بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اگر نعمان کے کانوں تک یہ بات پہنچی۔۔۔تو پتا ہے میں کیا" کرؤں گا؟؟۔۔میں اسے بتاؤں گا کے مجھے تم نے بتایا ہے کے رخسار زندہ ہے۔۔۔" وہ اس کے قریب چلتے ہوئے۔۔۔بھرم سے آئے۔۔۔

ان کے ہر قدم پر زوبیر کی جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔۔

پاس پہنچ کر۔۔۔اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ۔۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے۔۔۔وارننگ دی۔۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔۔زوبیر کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

تو رخسار کو جو لوگ ڈھونڈتے پھر رہے تھے وہ کوئی اور نہیں نعمان کے والد کے بندے تھے۔۔۔۔

مگر ساتھ ساتھ اس پر یہ بھی آشکار ہو گیا تھا۔۔۔کے ولید صاحب انعم کو رخسار سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔

اس لمحے وہ سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔کیا انھیں بتائے کے وہ رخسار نہیں۔۔۔اس کی چھوٹی بہن انعم ہے۔۔۔۔جو بہت حد تک اپنی بڑی بہن میں ملتی ہے۔۔۔۔

وہ اکیلے کمرے میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔دل بہت رنجیدہ سی کیفیت میں گرفتار تھا۔۔۔

ایک پورا مہینہ گزر گیا تھا اس ہر جائی کی دوسری شادی کو۔۔۔اس ایک ماہ میں وہ ایک بار بھی اس سے یا اپنے بیٹے سے ملنے نہ آیا۔۔۔۔

اپنے برابر کا تکیہ خالی دیکھ کر۔۔۔منہ سے بے ساختہ ایک آہ نکلی۔۔۔۔

وہ لمحے آنکھوں میں گھومنے لگے جب وہ برابر میں پُر سکون نیند سوتا۔۔۔اور نہ صرف خود سوتا بلکے اس کی موجودگی اسے بھی پُر سکون نیند کی آغوش میں پہنچا دیتی۔۔۔۔

کیوں اس ظالم شخص کی موجودگی سکون بخشتی تھی؟؟۔۔۔آج جیسے وہ خود سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

جواب میں دل بے ساختہ ہی بول اٹھا۔۔۔کیونکے وہ محبت بڑی کمال کی کرتا تھا کمبخت۔۔۔۔۔ایسی محبت جو چین لوٹ لے۔۔۔ سکون برباد کردے۔۔۔وہ ہو تو سب کچھ ہو۔۔وہ نہ ہو تو کچھ نہیں۔۔۔۔ایسی محبت کی جسے عادت پڑئی ی ہو اسے تو خالی کمرا کاٹنے کو ہی دوڑئے گاناں۔۔۔۔

وہ رودی۔۔۔۔اپنی حالت پر۔۔۔یقین نہیں آرہا تھا کے وہ یاد کر رہی ہے اسے۔۔۔۔اس ہرجائی ی کو۔۔۔ جس نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔۔۔جو اپنی نئی دنیا میں ایسا مگن ہے کے اسے اپنے بیمار بیٹے تک کی یاد نہیں آتی۔۔۔۔

اس کے الفاظ کانوں میں گونجتے معلوم ہوئے۔۔۔ تمھیں احساس بھی ہے کے تم کیا کھونے جارہی ہو؟؟۔۔۔ تم مجھے کھونے جارہی ہو
انعم۔۔۔مجھے۔۔۔اپنے شوہر کو۔۔۔۔اس کے بعد میری محبت پر صرف تمھارا راج نہیں رہے گا۔۔۔وہ بٹ جائے گی۔۔۔۔میں بٹ جاؤں

گا۔۔۔ تمھاری راتیں میرے بغیر سونی ہو جائیں گی۔۔۔۔ میں نہیں ہوں گا تمھارا خیال رکھنے کے لیے تمھیں پیار کرنے کے لیے تمھاری تعریفیں کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ تمھاری نظریں اُس خاموش کمرے میں ڈھونڈیں گی مجھے۔۔۔ پر میں نہیں ملوں گا۔۔۔۔ تمھارے آواز دینے پر بھی نہیں آؤں گا۔۔۔۔ کیا تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟؟۔۔۔

نہیں پڑتا۔۔۔۔ بالکل نہیں پڑتا۔۔۔ میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم" نعمان ولید۔۔۔" اس کے کہے جملے ہتھوڑے کی طرح دماغ و دل پر برس رہے تھے۔۔۔ جس کے سبب وہ شدید اذیت میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

اس نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔ چیخنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

پھر غصے سے نعمان کا تکیہ اٹھا کر فرش پر پھینک دیا۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان خود بھی نہیں جانتا اسے چاہیے کیا۔۔۔ کس چیز کا متلاشی ہے۔۔۔۔کسے ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔کچھ ایسی ہی الجھی حالت تھی اس لڑکی کی۔۔۔۔

جو اوندھے منہ لیٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔وہ ظالم درندہ ہنسے گا مجھ پر۔۔۔۔مزاق اڑائے گا میرا۔۔۔۔یہی تو چاہتا تھا وہ۔۔۔مجھے اذیت دینا۔۔۔مجھے رولانا۔۔۔تڑپانا۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔میں نہیں رونے والی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔اور میں کیوں روؤں؟؟۔۔۔رونے کی کوئی ی وجہ بھی تو ہو۔۔۔۔مجھے تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔اپنی آزادی کا جشن منانا چاہیے۔۔وہ چلا گیا ہے ہمیشہ کے

لیے۔۔۔میں اس کی قید سے اب آزاد ہوں۔۔۔۔میں اپنی زندگی پھر سے شروع کر سکتی ہوں۔۔۔ہاں۔۔۔ چلو انعم۔۔۔آج سے اپنی نئی زندگی کا آغاز کرو۔۔۔ بھول جاؤ اسے کسی خوفناک خواب کی طرح۔۔۔۔ہاں۔۔ بھول جاؤ۔۔۔" وہ سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے آنسو پونچھ کر۔۔خود ی کو ہمت دینے لگی۔۔۔۔جینے کا نیا حوصلہ دینے لگی۔۔۔۔

اسے گھٹن ہو رہی تھی اس خاموش کمرے سے۔۔۔۔اس لیے باہر جانے کا سوچا۔۔۔

گھڑی پر نظر کی۔۔تو رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

عرشمان آج جلدی سو گیا تھا۔۔۔اس لیے سوچا کے اکیلے ہی تازہ ہوا کھانے نکل جائے۔۔۔۔

روبی والماس دونوں کو باہر سے ضرورت کا سامان لانے کی مکمل اجازت تھی۔۔۔یہی سبب تھا کے روبی کو کوئی ی گارڈ نہیں روکتا تھا۔۔خاص طور پر تب۔۔جب اس کے ہاتھ میں ٹوکری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روبی کا برقعہ پہن کر۔۔۔ٹوکری ہاتھ میں لیے۔۔۔وہ باآسانی گھر سے نکل آئی ی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دور آکر۔۔۔ ٹیکسی کی۔۔۔

وہ بے مقصد ہی گھوم رہی تھی۔۔۔

کہاں جانا ہے باجی؟'' ٹیکسی والے کے سوال پر۔۔۔وہ سوچ میں ''
پڑ ئی ی۔۔۔۔

بچے کے کھلونے خریدنے ہیں۔۔قریب کے مال لے چلو۔۔۔''ذہن میں ''
آیا کیوں ناں عرشمان کے لیے کچھ کھلونے لے لے۔۔۔وہ بھی خوش
ہو جائے گا۔۔۔

ٹیکسی ڈرائی یور نے اسے مال کے دروازے پر چھوڑ دیا۔۔۔

وہ خوش رہنا چاہتی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے رہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ذہن
بار بار گھوم پھر کر اس ہر جائ ی کی آخری پوسٹ پر جا رہا تھا۔۔۔جس میں وہ

دونوں میاں بیوی اسی طرح کے ایک مال میں شاپنگ کرتے ہوئے بڑے خوش نظر آرہے تھے۔۔۔۔

اس نے چینجنگ روم میں جاکر برقعہ اتار کر۔۔۔شاپنگ بیگ میں ڈال لیا تھا۔۔۔

وہ سبز رنگ کی کرتی وسفید شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔سر پر نیٹ کا سفید دوپٹہ تمیز سے اوڑھے چینجنگ روم سے نکلی۔۔۔

عرشمان کے لیے کھلونے خریدنے کے بعد۔۔۔وہ یوں ہی مال میں گھومتی پھر رہی تھی۔۔۔

کے اچانک اس کا گزر مردانہ کپڑوں کی شاپ سے ہوا۔۔۔

اپنی سوچوں میں ڈوبی وہ لڑکی۔۔۔۔ شیشے کے دروازے کے سامنے سے گزر گئی۔۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔ شیشے کے اس پار۔۔۔ کسی کا دل زور سے دھڑکا تھا اسے دیکھ۔۔۔

انعم۔۔۔۔" وہ بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔۔ہاتھ میں پکڑی شرٹ تیزی سے" واپس لٹکاتے۔۔۔ برق کی پھرتی سے باہر نکلا۔۔۔

انعم نے کھلونوں سے بھری شاپنگ ٹرالی سائیڈ میں کھڑی کی۔۔۔اور لیڈیز کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔ابھی وہ کپڑے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے سامنے سے اک نوجوان آندھی طوفان کی مانند آکر۔۔۔ تیزی سے اس کے گلے لگا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے اپنی باہوں کے حصار میں مضبوطی سے جکڑ کر اس کے نازک وجود کو اٹھایا۔۔۔۔

اس نازک گڑیا نے اپنے پاؤں کو ہوا میں بلند پایا۔۔۔

وہ لڑکی ہکا بکا ہوئی۔۔۔۔۔ابھی سمجھ پاتی کے کیا چل رہا ہے۔۔۔کے وہ نوجوان اسے یوں ہی اٹھا کر۔۔۔ پیچھے کی جانب تیزی سے لے جانے لگا۔۔۔۔

اور صرف دو تین ثانیے بعد انعم نے اپنی کمر پر دیوار کی سختی محسوس کی۔۔۔

اس کے دونوں سائیڈ کپڑوں سے گھرے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

حملہ اس قدر اچانک ہوا تھا کے وہ چہرہ نہ دیکھ سکی اس نوجوان کا۔۔۔۔

مگر اس شخص سے آنے والی خوشبو وہ مخملی گڑیا باخوبی پہچانتی تھی۔۔۔

نعمان۔۔۔۔" وہ ابھی بھی اسے اپنے حصار میں جکڑے کھڑا تھا۔۔۔اس "
دشمنِ جاں کے لبوں سے
اپنا نام سنتے ہی۔۔۔وہ ہلکا سہ دور ہٹا۔۔۔اب انعم و نعمان دونوں ہی ایک
دوسرے کے چہرے دیکھ سکتے تھے۔۔۔

ایک مہینے بعد دیکھا تھا اپنے ہر جائی کو۔۔۔آنکھیں نم
ہو گئی یں۔۔۔۔جبکے مقابل کی نگاہیں شدید ترسی و بے اعتباری سے بھری
نظر آرہی تھیں۔۔۔۔۔۔

کتنا کچھ کہنا تھا اس سے۔۔۔کتنا کچھ پوچھنا تھا۔۔۔بتانا تھا کے عرشمان بہت یاد
کرتا ہے اسے۔۔۔۔

تم یہاں کیسے ؟؟" انعم تو اسے دیکھ بھول ہی گ ئی تھی۔۔۔کے وہ چھپ "
کر۔۔۔بغیر اجازت کے باہر نکلی ہوئی ہو۔۔۔۔اس وجیہہ مرد کے دانت
پیس کر سوال کرتے ہی۔۔۔انعم حواسوں میں لوٹی۔۔۔

کچھ پوچھا ہے میں نے انعم۔۔۔تم باہر کیسے نکلیں فارم ہاوس "
سے ؟؟۔۔۔" انعم کو جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔اسکا سیدھے ہاتھ کا بازو غصے سے
جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔اپنے سوال کا جواب دینے پر زور ڈالنے لگا۔۔۔

نہ مکھن ملائی ی۔۔۔نہ مخملی گڑیا۔۔۔اس نے تو انعم کہ کر۔۔۔نہایت
پرائے لہجے میں بات کی۔۔۔۔

پاؤوں سے۔۔۔۔"طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے زچ کرنے والے"
انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

اور ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو۔۔مجھے اور عرشمان کو کسی گناہ کی"
طرح دنیا سے چھپا کر ایک فارم ہاوس میں قید کر دو گے۔۔۔اور میں کچھ نہیں
کرؤں گی۔۔۔۔خود عیاشیاں کرتے پھر۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی
تھی۔۔۔کے مقابل نے غصے سے تلملا کر۔۔۔دیوار پر زوردار ہاتھ مارتے
ہوئے۔۔۔۔دھاڑ کر کہا۔۔"بکواس بند کرؤ اپنی۔۔۔اور چلو میرے
ساتھ"۔۔۔

نازک کلائی کو مضبوطی سے تھام کر وہ اسے کھینچتے ہوئے باہر لے جانے
لگا۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ نعمان۔۔۔ورنہ میں شور مچادوں گی۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" وہ"
پُرزور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔ مگر مقابل اس احتجاج کو خاطر میں نہ
لاتے۔۔۔اسے کسی بے جان گڑیا کی مانند کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی تک لے آیا
تھا۔۔۔

شور مچاؤ گی۔۔۔ مچاؤ۔۔۔ میں بھی تو دیکھوں ایسا کون سہ مائی کا لال پیدا"
ہو گیا جو میری بیوی کا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑوانے کی ہمت کر سکتا
ہے۔۔۔۔ایک مہینے گھر نہیں آیا۔۔۔تو اس کا مطلب یہ نہیں کے تم بھول
جاؤ کے تمھارا قانونا و شرعا شوہر ہوں میں۔۔۔۔اب بغیر کوئی تماشہ کیے
۔۔۔چپ چاپ بیٹھو۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ غراہٹ کے ساتھ
بھرم دار انداز میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال گویا ہوا۔۔۔۔

اسے گاڑی میں بیٹھانے کے بعد۔۔۔خود دوسری سائیڈ سے ڈرائی یونگ سیٹ پر آکر ٹک گیا۔۔۔

"ڈارلنگ۔۔۔ہم کہاں جانے والے ہیں؟؟۔۔"وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے ہی لگا تھا کے اچانک ہی انعم کے منہ سے اپنے لیے ڈارلنگ کا لفظ سن۔۔۔حیرت کے غوطے کھاتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

وہ زچ کرنے والے انداز میں مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔یقینا کچھ تو گڑبڑ تھی۔۔۔

"بولو ناں ڈارلنگ۔۔۔کہاں لے کر جاؤ گے آج مجھے۔۔۔؟؟"وہ دشمنِ جاں قریب آکر۔۔اس کی شرٹ کو سینے کے مقام سے مٹھی میں بھینچ کر ۔۔۔اپنی جانب کھینچتے ہوئے لہک کر پوچھنے لگی۔۔۔

جو ہمیشہ نفرت سے پھنکار کر نعمان ولید بلاتی ہے وہ یوں اچانک ہی ڈارلنگ جیسے خوبصورت ورومانی لفظوں کا استعمال کرنے لگی۔ذہن کا کھٹکنا تو بنتا تھا۔۔۔

مانا علم تھا کے کچھ تو گڑبڑ ہے۔۔۔ مگر پھر بھی وہ مسکرا دیا۔۔۔اچھا جو لگ رہا تھا اس دشمنِ جاں کے منہ سے اپنے لیے ان رومانی لفظوں کا ادا کرنا۔۔۔

سامنے کی جانب دیکھو۔۔۔ تمھاری بیوی کھڑی ہمیں ہی جلی بھنی نظروں" سے تک رہی ہے۔۔افف۔۔۔لگتا ہے کوئی آج اپنی بیوی کے ہاتھوں قتل ہونے والا ہے۔۔۔" وہ مزید قریب آئی ی۔۔۔تو دل نے اسپیڈ پکڑی۔۔۔

وہ اس لمحے صرف اس کی خوبصورت گرے آنکھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن عجیب بات یہ تھی۔۔۔کے آج ان آنکھوں کو دیکھتے ہوئے۔۔۔اک لمحے کے لیے بھی اسے رخسار یاد نہ آئی ی۔۔۔۔

اس نے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔تو نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔اس نے تیزی سے سامنے۔۔ مگر تھوڑا فاصلے پر کھڑی علشبہ کو دیکھا۔۔۔۔

علشبہ۔۔۔" منہ میں بڑبڑاتے ہوئے۔۔۔وہ گاڑی سے اترنے لگا۔۔۔"

یہیں انتظار کرؤ تم۔۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔۔" وہ جلد بازی سے حکم" صادر کرتے ہوئے۔۔۔ فورا اتر کر چل دیا۔۔۔

انعم اس کے سامنے تو مسکرا رہی تھی۔۔۔ مگر اس ہر جائی کے جاتے ہی۔۔۔ آنکھوں میں نمی بھر آئی ی۔۔۔

وہ صاف دیکھ رہی تھی نعمان کے علشبہ کی جانب بڑھتے ہوئے قدموں کو۔۔۔

ہر قدم۔۔۔ دل پر شدید بھاری تھا۔۔۔

لگا جیسے وہ نہیں جا رہا۔۔۔ وہ ہیپی فیملی کا خواب جا رہا ہے۔۔۔ جو عرشمان کی آنکھوں میں بستا ہے۔۔۔۔ وہ خواب جس کی خاطر وہ اسے لڑ کر زبردستی اپنی زندگی میں لایا تھا۔۔۔ کیسے وہ خود اس خواب کو بھول گیا؟؟۔۔۔ کیسے خود اس خواب کو چکنا چور کر دیا؟؟۔۔۔

دل چاہا کے روئے۔۔۔ مگر نہ روئی ی۔۔۔ خود پر قابو رکھے۔۔۔ ان دونوں میاں بیوی کو باتیں کرتا دیکھنے لگی۔۔۔

سمجھ نہیں آیا یہ اس نوجوان کی بہادری تھی یا ڈھٹائی ی۔۔۔ کے وہ اسے گاڑی میں بیٹھا کر اپنی دوسری بیوی کے سامنے دھڑلے سے چلا گیا تھا۔۔۔ اسکے عمل سے محسوس ہوا۔۔۔ کے وہ نہ صرف اس سے۔۔۔ بلکے علشبہ سے بھی نہیں ڈرتا۔۔۔۔

انعم کی نگاہیں ان دونوں پر ہی جمی تھیں۔۔۔۔ انھیں دیکھ کر بالکل بھی نہ لگا کے وہ ایک ہیپی کپل ہیں۔۔۔ جیسے وہ میڈیا پر نظر آتے ہیں۔۔۔

ایک لمحے کو ذہن میں آیا وہ کیوں اس ظالم کے حکم کے تابعے بیٹھی ہے۔۔۔ اتر کر گاڑی سے چلی جائے۔۔۔

مگر اگلے ہی پل دوسرے خیال نے ذہن کو جھنجھوڑا۔۔۔کیوں اترئے؟؟۔۔۔وہ وہیں بیٹھی ہے جو اس کی جگہ ہے۔۔۔۔اس کا رشتہ کوئی ی گناہ تو نہیں جو علشبہ کے سامنے وہ چھپائے۔۔۔

بلکے علشبہ کو بھی علم ہونا چاہیے کے پہلی بیوی وہ ہے۔۔۔

اگر وہ بالفرض اس وقت گاڑی میں آکر بیٹھنا چاہے گی۔۔۔تو پیچھے پیسنجر سیٹ پر بیٹھے۔۔۔کیونکے پہلی بیوی وہ ہے اس لیے پہلا حق بھی اس کا ہے۔۔۔

بس خیال کا آنا تھا۔۔وہ فورا اکڑ کر بیٹھی۔۔۔۔

ہو گی وہ کروڑوں کی مالک۔۔۔

ہو گا اس کا باپ ارب پتی۔۔۔

پھرتے ہونگے اس کے ارد گرد نوکر چاکر۔۔۔

مگر وہ نہیں جھکنے والی۔۔۔

وہ نہیں ہٹنے والی۔۔۔۔۔۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔۔

کچھ ہی منٹوں بعد نعمان واپس آکر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

انعم حیرانگی سے علشبہ کو غصے سے لال پیلا ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ان کی گاڑی دھواں اڑاتے ہوئے علشبہ کے سامنے سے گزرئی ی۔۔۔

تم تو اپنی دوسری بیوی کے ساتھ بالکل بھی لووی ڈووی نہیں ہو۔۔۔۔بلکے" بڑے اکھڑ سے لگے۔۔۔"انعم چاہ کر بھی اپنی زبان روک نہ سکی۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی نعمان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

تو تم چاہتی ہو کے میں اس سے محبت کرؤں؟؟۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان" نے عجیب سہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

ایسے بول رہے ہو جیسے اب تک چھوا بھی نہیں ہے اسے۔۔۔ بڑے" آئے۔۔۔ محبت کرؤں والے۔۔۔۔ تمھارا تو کمرے سے نکلنے کا دل ہی نہیں کرتا ہو گا۔۔۔ اتنی خوبصورت جو ہے وہ۔۔۔۔ شاید یہ اس کا حسن ہی ہے جو بیٹے کی محبت کو بھی بھولا گیا ہے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ خوب بھیگو بھیگو کر جوتے مارنے لگی۔۔۔

تم کیوں جل رہی ہو؟؟۔۔تم بھی مت نکلنے دینا اپنے کمرے سے۔۔۔یہ تو" عورت پر ہوتا ہے۔۔۔کے وہ اپنے مرد کو کیسے اپنے پاس روکے رکھتی ہے۔۔۔" وہ محسوس کر چکا تھا کے مقابل جل بھن کر خاک ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اپنے مرد؟؟۔۔۔کون سے اپنے مرد؟؟۔۔۔وہ جو ایک ماہ سے غائب" ہے۔۔۔" وہ جل ککڑے انداز میں تیزی سے طنزیہ بولی۔۔۔۔

تم ایسا کیوں دیکھا رہی ہو۔۔جیسے بڑا فرق پڑا ہے تمھیں میرے چلے جانے" سے۔۔۔" وہ بھی چپ نہ رہ سکا۔۔۔

سمجھ نہیں پاتا تھا وہ اس لڑکی کو۔۔۔جو کہتی ہے کے مر جائے گی محبت نہ کرئے گی اس سے۔۔۔مگر اعمال سارے محبتوں والے کرتی ہے۔۔۔

وہ جلتی ہے کسی اور عورت کے ان کے درمیان آجانے سے۔۔۔ مگر اقرار نہیں کرتی۔۔۔۔

ابھی وہ جواب دیتی۔۔۔اس سے قبل ہی گاڑی سگنل پر رکی۔۔۔

شیشے پر ہلکے سے باہر کی جانب سے ہوئی دستک پر نعمان نے کھڑکی نیچے کی۔۔۔

ایک تیرا سالہ بچہ گجرے بیچ رہا تھا۔۔۔۔ ”صاحب اپنی بیوی کے لیے خرید لوناں۔۔۔“ اس نے منتی انداز میں کہا۔۔۔

گجرے بالکل تازی تھے۔۔ان سے آنے والی مہک۔۔۔اسے پرانی یادوں میں لے گ ئی تھی۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔۔

وہ بہت سادہ مزاج لڑکی تھی۔۔۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں اسے خوش کر دیا کرتی تھیں۔۔۔ جیسے بارش۔۔۔ ٹھیلے کے پکوڑے سموسے۔۔۔۔یونی کی کینٹین کی گرما گرم چائے۔۔۔اور گجرے۔۔۔

اسے یاد ہے آخری بار جب وہ ساتھ فلم دیکھنے گ ئی ے تھے تو اس نے ایسے ہی سگنل پر گاڑی روکی تھی۔۔۔۔اور ایسے ہی ایک بچہ گجرے بیچنے آگیا تھا۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے وہ گجرے خرید کر رخسار کے نازک ہاتھوں میں اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔۔۔۔

اس لمحے رخسار کے حسین چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان بکھری ہوئی تھی۔۔۔

حال

بس اس کے چہرے کی وہ مسکان۔۔۔آج دل کو شدت سے تڑپا گئی۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی مگر چہرے پر مسکان سجائے۔۔۔۔گجرے بچے سے خرید لیے۔۔۔

اس لمحے وہ کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے گجرے لاپرواہی کے ساتھ اس دشمنِ جاں کی جھولی میں ڈال دیے۔۔

اس طرح جھولی میں ڈالنے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔ پھینکنا ہے تو باہر پھینکو" ناں۔۔۔" وہ جز بز ہو کر بول اٹھی۔۔۔

انعم ہر بات پر لڑنا ضروری ہے کیا؟؟۔۔۔ تم اچھے سے جانتی ہو پھینکیں" نہیں ہیں میں نے۔۔۔۔ تم میرے ہاتھ سے پہننا پسند نہ کرتیں۔۔۔اس لیے تمھارے پاس رکھ دیے۔۔۔" وہ خاصہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔۔اس کی جانب رخ کر جواب دینے لگا۔۔۔

ہر بات پر زبردستی کرنے والے کو آج اچانک میری پسند کا خیال آگیا"
۔۔۔واہ۔۔"طنز کا تیر چلاتے ہوئے۔۔۔اس نے گجرے جھولی سے
اٹھا کر۔۔۔گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔۔

نعمان واقف تھا اگر اس نے نہ روکا تو وہ گجرے باہر پھینکنے میں دیر نہ لگائے
گی۔۔

اور ہوا بھی کچھ یوں ہی۔۔۔ابھی وہ جوابی کاروائی ی کرتا اس سے قبل ہی وہ
گجرے باہر پھینکنے لگی۔۔۔

نعمان کے اوپر سے جاتی تھی وہ لڑکی۔۔۔کیا سوچتی ہے۔۔۔کیا چاہتی ہے
کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔

زبردستی کرؤ تو مصیبت۔۔۔زبردستی نہ کرؤ تو بھی مصیبت۔۔۔۔

اس نے جھپٹنے والے انداز میں۔۔ برق کی پھرتی سے اس لڑکی کے نازک ہاتھ سے گجرے لیے۔۔۔۔

اسی وقت سگنل اون ہوا۔۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ میں گجرے پکڑے۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اسٹیرنگ تھامے گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔

تھوڑی آگے لے جا کر۔۔۔۔گاڑی سائیڈ میں لگاتے۔۔۔۔نرمی سے انعم "کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔۔۔"لاؤ ہاتھ دو اپنے۔۔۔

مجھے نہیں پہننے تمھارے ہاتھ سے گجرے۔۔۔"وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔"

اس لمحے شدت سے دل چاہا کے اپنا سر گاڑی کے بونٹ پر دے
مارے۔۔۔۔ لیکن اپنا غصہ کنڑول کر۔۔۔۔ایک ثانیے کے لیے آنکھیں
موند کر گہرا سانس لیا۔۔۔۔ پھر آنکھیں کھول کر۔۔۔ بڑے حق سے اس کا
نازک ودودھیائی ہاتھ تھام کر۔۔۔اپنے ہاتھ سے گجرے پہنانے
لگا۔۔۔۔

سبز رنگ شہزادی بہت نخریلو ہو تم۔۔۔"گجرے اس کے خوبصورت"
ہاتھوں پر قیامت برپا کر رہے تھے۔۔۔۔ نعمان نے گجرے پہناتے ہی اک
حسین مسکراہٹ دیکھنے کی امید میں نگاہ اس کے چہرے کی جانب
اٹھائی۔۔۔۔ مگر وہاں خفگی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کا دل
مایوس ہوا۔۔۔۔

اس نے شکوے بھرے انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔دوبارا گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

فارم ہاوس پہنچتے ہی اس نے سارے گارڈز کی ٹھیک ٹھاک کلاس لگادی تھی۔۔۔ مع سمیت روبی والماس کے۔۔۔۔

ان سب کو کچھ مت کہو۔۔۔سب میری غلطی ہے۔۔۔۔میں نے خود" روبی انٹی کے کمرے سے برقعہ چورایا۔۔۔۔ان بیچاری کو تو پتا بھی نہیں تھا۔۔۔"نعمان شعلے برسارہا تھا سب پر۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب کو الٹا لٹکا کر کوڑے برسائے۔۔۔آخر کیسے انعم کو انھوں نے اتنی رات کو اکیلے باہر نکلنے دیا۔۔۔

اپنی بیوی بچے کی حفاظت اس کی اولین ترجیح تھی۔۔۔۔

الماس وروبی دونوں ہی بہت خوفزدہ نظر آرہی تھیں۔۔۔۔ان کی حالت دیکھ اسے گلٹ ہونے لگا۔۔۔۔۔

غصے کے وقت انعم ہی واحد تھی وہاں جو اپنے بندے کو سنبھال سکتی تھی۔۔ صرف اپنے ملازمین کو بچانے کے لیے۔۔۔اس نے سب کے سامنے نعمان کا ہاتھ تھاما۔۔۔اور لچکدار انداز میں بولی۔۔۔۔

یقیناوہ خوبرونوجوان اس کے عمل سے سمجھ چکا تھا کے وہ دلربا سفارش کررہی ہے۔۔۔اوراس لمحے چاہتی ہے کے اسکا بھرم رکھے۔۔۔۔

اور یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔کے وہ نہ رکھتا۔۔۔

آئی یندہ اگر تم باہر نکلیں۔۔۔تو یقین جانو میں ان سب کی چمڑی ادھیڑ وا دوں گا۔۔۔" وہ وارننگ آمیز لہجے و سرخ انگارے بھری آنکھوں کے ساتھ کہ کر وہاں سے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

انعم اسے کمرے کی جانب جاتا دیکھ۔۔۔حیرانگی کے عالم میں اس کے پیچھے آئی ی۔۔۔۔

کیاوہ آج رات واپس اپنی دوسری بیوی کے پاس جانے کاارادہ نہیں رکھتا ؟؟۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

نعمان فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔جبکے وہ سوچوں میں گم سم اپنے ہاتھوں میں اس ہرجائی ی کے پہنائے گجرے تک رہی تھی۔۔۔۔

نعمان واش روم سے باہر آیا۔۔۔تواس دشمن جاں کواپنے گجرے بغور دیکھتا ہوا پایا۔۔۔

خوبصورت ہیں ناں ؟؟۔۔"اس کے اچانک سوال پر وہ حواسوں میں" لوٹی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"وہ لاعملی میں کندھے اچکاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔"

نعمان الجھ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔"گجرے تو سب کو اچھے لگتے ہیں۔۔۔خاص طور پر تم جیسی سادہ مزاج لڑکیوں کو۔۔۔"

"سادہ مزاج لڑکیاں۔۔۔یار خسار؟؟"کیا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔اس نے اپنی محبوبہ کو یاد کرتے ہوئے وہ گجرے خریدے تھے۔۔۔۔

وہ اس لمحے اپنے محبوبہ کے خوبصورت ہاتھوں میں یہ پہنانے کی چاہ رکھتا تھا۔۔۔

جن کے بدل میں اس کی جھولی میں ڈال دیے تھے۔۔۔مگر کیوں ڈالے؟؟۔۔کیا اس نے کہا تھا کے ڈالے؟؟۔۔منت سماجت کی تھی؟؟۔۔۔۔۔

اس نے رخسار کے ساتھ آپی کا لفظ نہیں لگایا۔۔۔جو وہ عموما استعمال کرنے کی عادت رکھتی تھی۔۔۔

وہ آئی ینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے گیلے بال ٹاول سے سوکھانے لگا تھا۔۔۔جب اس کے سوال نے ہاتھ روکے۔۔۔

مڑ کر تیزی سے اس بیڈ پر بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔جو گم سم سی ابھی بھی اپنے گجرے نہارتی نظر آرہی تھی۔۔

رخسار آپی کہو۔۔۔بڑی تھی تم سے۔۔۔۔"وہ غراتے ہوئے حکم صادر" کرنے لگا۔۔۔۔

اس نے انعم کی پوری ڈائری پڑھ رکھی تھی۔۔۔وہ واقف تھا انعم کتنا جلتی و حسد کرتی تھی اس سے۔۔۔

بڑے تو تم بھی تھے۔۔۔۔تم نے کیا کیا میرے ساتھ۔۔۔"اس کی" آنکھوں کے آگے۔۔۔وہ بھیانک راتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔

وہ چیخیں۔۔۔

وہ سفید چادر۔۔۔

وہ اپنا تڑپنا۔۔۔

وہ خودکشی کی کوشش۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر سیدھے ہاتھ کے گجرے پر گرا۔۔۔جس پر وہ نگاہ جمائے۔۔۔دل جلے انداز میں بول رہی تھی۔۔۔

کیا ہم آگے نہیں بڑھ سکتے ؟؟۔۔۔ضروری ہے ہر وقت ماضی کو گھسیٹ کر لانا۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

نہیں بڑھ سکتے۔۔۔۔کیونکے تم نہیں بڑھ رہے۔۔۔"وہ اٹھ کر۔اس کے مقابل کھڑی ہو۔۔۔شدتِ کرب سے چیخی۔۔۔"

انعم تم پاگل ہو چکی ہو۔۔۔۔پہلے الماس پھر علشبہ اور اب اپنی ہی مرحوم بہن سے جل رہی ہو۔۔۔حد ہوتی ہے ہر چیز کی۔۔۔"وہ اپنا غصہ مزید ضبط نہ کر سکا۔۔۔۔بلند آواز سے ٹاول بیڈ پر پٹکتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

ہاں۔۔۔سچ کہا۔۔شاید میں پاگل ہو چکی ہوں۔۔۔۔تم نے پاگل کر دیا ہے مجھے۔۔۔۔پہلے میرا ریپ کیا۔۔پھر مجھے کراچی کے ایک ہسپتال میں پھینک گ ئی ے۔۔۔پھر زبردستی میری خوشحال زندگی میں گھس کر مجھ سے

شادی کی۔۔۔زبردستی اپنے حقوق ادا کروائے۔۔۔اور اب مجھے اور میری اولاد کو دنیا سے ایسے چھپا کر رکھ رہے ہو جیسے ہمارا وجود ہی گناہ ہے۔۔۔اور پتا ہے ان سب میں مزے کی بات کیا ہے۔۔۔کے میرا وجود جو ساری اذیتیں سہہ رہا ہے۔۔وہ تمھیں کہیں نظر آ ہی نہیں رہا۔۔۔ نظر آتی ہے تو صرف اپنی محبوبہ۔۔۔اگر اتنی ہی اپنی محبوبہ پیاری ہے تو قبرستان میں جا کر رہو ناں۔۔۔میرے ساتھ میرے کمرے میں اس وقت کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت وہ جنونی انداز میں چیخنے لگی۔۔۔

اگر کوئی ی آپ میں آپ کی جگہ کسی اور کو تلاش کرے تو یہ اذیت کا باعث ہے اور یہ اذیت مزید بڑھ جاتی جب تلاشنے والا کوئی ی اور نہیں آپ کا اپنا شوہر ہو۔۔ گویا کے تم ہو کے بھی کہیں نہیں۔۔۔وہ نہ ہو کر بھی سب جگہ ہے۔۔۔

ریلیکس۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔" وہ فوراہی قریب "
آکر۔۔۔اس کے چہرے پر دونوں ہاتھوں سے پیالہ بنا کر۔۔۔۔نرمی سے
گویاہوا۔۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کے وہ لڑکی جانتی ہے کے وہ اس میں اپنی لاحاصل
تمنا۔۔اپنی خواہشات کا مہور۔۔۔اپنی محبوبہ کو تلاش کرتا ہے۔۔۔

ہاتھ ہٹاؤ اپنے۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔" وہ دانت پیس کر "
۔۔۔کدورت سے کہتی۔۔۔اس کے ہاتھ جھٹک کر۔۔۔۔کمرے سے باہر
نکل گ ئی۔۔۔

وہ مزید ایک لمحہ بھی اس آدمی کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

دروازے پر پہنچ کر جیسے کچھ یاد آجانے پر وہ رکی۔۔۔پلٹ کر واپس آئی ی۔۔۔

وہ مڑا ہی تھا اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔کے مقابل نے اپنے ہاتھوں سے گجرے اتار کر۔۔۔اس کے ہاتھ میں تھما دیے۔۔۔"جا کر اپنی محبوبہ کو پہناؤ۔۔۔"

اس لمحے نعمان نے ان گرے رنگ آنکھوں میں شدید کرب ورنج محسوس کیا۔۔۔

اس سے کہیں زیادہ اس کی آنکھیں چیختی معلوم ہوئی ی مقابل کو۔۔۔

ایک نگاہ اس نے اپنے ہاتھ پر موجود گجروں پر ڈالی۔۔۔۔پھر اس کے کپکپاتے ولرزتے وجود پر۔۔۔۔

وہ شدید غصے میں تھی۔۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

یہ وہ پہلا لمحہ تھا جب اسے شدت سے احساس ہوا کے وہ بہت غلط کرتا آیا ہے انعم کے ساتھ۔۔۔

رخسار کو اس میں تلاش کر کے۔۔۔اس کے پورے وجود کو بے وقعت کرتا ہے وہ ستمگر۔۔جو یقیناً اس لڑکی کو قابل قبول نہ تھا۔۔۔نہ ہی کسی کو ہو سکتا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گجروں کو ہاتھ میں پکڑے۔۔۔صوفے پر بیٹھا کب سے اس دشمن جاں کا کمرے میں واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جب ایک گھنٹہ گزر جانے کے بعد بھی وہ واپس نہ آئی ی۔۔۔تو خود ی باہر نکلا۔۔۔۔

لاونج میں پہنچتے ہی۔۔۔آنکھوں میں سکون اترا۔۔۔اور کیو نکر نہ اترتا۔۔۔وہ حسین دلربا صوفے پر سوتی ہوئی ی جو نظر آگ ئی تھی۔۔۔

شاید روتے روتے وہ وہیں سو گ ئی۔۔۔

نعمان اس کے چہرے کے پاس فرش پر بیٹھا۔۔

اس کا چہرہ ابھی بھی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔خاص طور پر اس کی ناک۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"ابھی وہ انعم کو دیکھ ہی رہا تھا کے پیچھے سے آنے والی آواز"
سن۔۔۔اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔جیسے اسے تھاما
ہو۔۔۔۔

وہ اکیلے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔دل بہت رنجیدہ سی کیفیت میں
گرفتار تھا۔۔۔

ایک پورا مہینہ گزر گیا تھا اس ہر جائی کی دوسری شادی کو۔۔۔اس ایک ماہ میں وہ ایک بار بھی اس سے یا اپنے بیٹے سے ملنے نہ آیا۔۔۔۔

اپنے برابر کا تکیہ خالی دیکھ کر۔۔۔منہ سے بے ساختہ ایک آہ نکلی۔۔۔۔

وہ لمحے آنکھوں میں گھومنے لگے جب وہ برابر میں پُر سکون نیند سوتا۔۔۔اور نہ صرف خود سوتا بلکے اس کی موجودگی اسے بھی پُر سکون نیند کی آغوش میں پہنچا دیتی۔۔۔۔

کیوں اس ظالم شخص کی موجودگی سکون بخشتی تھی؟؟۔۔۔آج جیسے وہ خود سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

جواب میں دل بے ساختہ ہی بول اٹھا۔۔۔کیونکے وہ محبت بڑی کمال کی کرتا تھا کمبخت۔۔۔۔۔ایسی محبت جو چین لوٹ لے۔۔۔ سکون برباد

کر دے۔۔۔وہ ہو تو سب کچھ ہو۔۔وہ نہ ہو تو کچھ نہیں۔۔۔۔ایسی محبت کی جسے عادت پڑ ئی ی ہو اسے تو خالی کمرا کاٹنے کو ہی دوڑ ئے گاناں۔۔۔۔

وہ رو دی۔۔۔۔اپنی حالت پر۔۔۔یقین نہیں آ رہا تھا کے وہ یاد کر رہی ہے اسے۔۔۔۔اس ہر جائ ی کو۔۔۔ جس نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔۔۔جو اپنی ن ئ ی دنیا میں ایسا مگن ہے کے اسے اپنے بیمار بیٹے تک کی یاد نہیں آتی۔۔۔۔

اس کے الفاظ کانوں میں گونجتے معلوم ہوئے۔۔۔ تمھیں احساس بھی ہے کے تم کیا کھونے جا رہی ہو؟؟۔۔۔تم مجھے کھونے جا رہی ہو

انعم۔۔۔مجھے۔۔۔اپنے شوہر کو۔۔۔۔اس کے بعد میری محبت پر صرف تمھارا راج نہیں رہے گا۔۔۔وہ بٹ جائے گی۔۔۔۔میں بٹ جاؤں گا۔۔۔ تمھاری راتیں میرے بغیر سونی ہو جائ یں گی۔۔۔۔میں نہیں ہوں گا تمھارا خیال رکھنے کے لیے تمھیں پیار کرنے کے لیے تمھاری تعریفیں

کرنے کے لیے۔۔۔۔ تمھاری نظریں اُس خاموش کمرے میں ڈھونڈیں گی مجھے۔۔۔پر میں نہیں ملوں گا۔۔۔۔ تمھارے آواز دینے پر بھی نہیں آؤں گا۔۔۔۔کیا تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟؟۔۔۔"

"نہیں پڑتا۔۔۔۔ بالکل نہیں پڑتا۔۔۔میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم نعمان ولید۔۔۔"اس کے کہے جملے ہتھوڑے کی طرح دماغ ودل پر برس رہے تھے۔۔۔ جس کے سبب وہ شدید اذیت میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

اس نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔چیخنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

پھر غصے سے نعمان کا تکیہ اٹھا کر فرش پر پھینک دیا۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان خود بھی نہیں جانتا اسے چاہیے کیا۔۔۔کس چیز کا متلاشی ہے۔۔۔۔کسے ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔کچھ ایسی ہی الجھی حالت تھی اس لڑکی کی۔۔۔۔

جو اوندھے منہ لیٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ ظالم درندہ ہنسے گا مجھ پر۔۔۔۔مزاق اڑائے گا میرا۔۔۔۔یہی" تو چاہتا تھا وہ۔۔۔مجھے اذیت دینا۔۔۔مجھے رولانا۔۔۔تڑپانا۔۔۔مگر نہیں۔۔۔میں نہیں رونے والی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔اور میں کیوں روؤں؟؟۔۔۔رونے کی کوئی ی وجہ بھی تو ہو۔۔۔۔مجھے تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔اپنی آزادی کا جشن منانا چاہیے۔۔وہ چلا گیا ہے ہمیشہ کے لیے۔۔۔میں اس کی قید سے اب آزاد ہوں۔۔۔۔میں اپنی زندگی پھر سے شروع کر سکتی ہوں۔۔۔ہاں۔۔۔چلو انعم۔۔۔آج سے اپنی ن ئی زندگی کا

آغاز کرؤ۔۔۔بھول جاؤ اسے کسی خوفناک خواب کی
طرح۔۔۔۔ہاں۔۔بھول جاؤ۔۔۔"وہ سیدھے ہو کر بیٹھتے
ہوئے۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے آنسو پونچھ کر۔۔خودی کو ہمت دینے
لگی۔۔۔۔جینے کا نیا حوصلہ دینے لگی۔۔۔۔

اسے گھٹن ہو رہی تھی اس خاموش کمرے سے۔۔۔۔اس لیے باہر جانے کا
سوچا۔۔۔

گھڑی پر نظر کی۔۔تورات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

عرشمان آج جلدی سو گیا تھا۔۔۔اس لیے سوچا کے اکیلے ہی تازہ ہوا کھانے
نکل جائے۔۔۔۔

روبی والماس دونوں کو باہر سے ضرورت کا سامان لانے کی مکمل اجازت تھی۔۔۔یہی سبب تھا کے روبی کو کوئی ی گارڈ نہیں روکتا تھا۔۔خاص طور پر تب۔۔جب اس کے ہاتھ میں ٹوکری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روبی کا برقعہ پہن کر۔۔۔ٹوکری ہاتھ میں لیے۔۔۔وہ باآسانی گھر سے نکل آئی ی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دور آکر۔۔۔ ٹیکسی کی۔۔۔

وہ بے مقصد ہی گھوم رہی تھی۔۔۔

کہاں جانا ہے باجی ؟'' ٹیکسی والے کے سوال پر۔۔۔وہ سوچ میں '' پڑئی ی۔۔۔۔

بچے کے کھلونے خریدنے ہیں۔۔قریب کے مال لے چلو۔۔۔"ذہن میں" آیا کیوں ناں عرشمان کے لیے کچھ کھلونے لے لے۔۔۔وہ بھی خوش ہو جائے گا۔۔۔

ٹیکسی ڈرائی یور نے اسے مال کے دروازے پر چھوڑ دیا۔۔۔

وہ خوش رہنا چاہتی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے رہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ذہن بار بار گھوم پھر کر اس ہر جائی کی آخری پوسٹ پر جا رہا تھا۔۔۔جس میں وہ دونوں میاں بیوی اسی طرح کے ایک مال میں شاپنگ کرتے ہوئے بڑے خوش نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

اس نے چینجنگ روم میں جا کر برقعہ اتار کر۔۔۔شاپنگ بیگ میں ڈال لیا تھا۔۔۔

وہ سبز رنگ کی کرتی و سفید شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔سر پر نیٹ کا سفید دوپٹہ تمیز سے اوڑھے چینجنگ روم سے نکلی۔۔۔

عرشمان کے لیے کھلونے خریدنے کے بعد۔۔۔وہ یوں ہی مال میں گھومتی پھر رہی تھی۔۔۔

کے اچانک اس کا گزر مردانہ کپڑوں کی شاپ سے ہوا۔۔۔

اپنی سوچوں میں ڈوبی وہ لڑکی۔۔۔۔شیشے کے دروازے کے سامنے سے گزر گئی۔۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔شیشے کے اس پار۔۔۔کسی کا دل زور سے دھڑکا تھا اسے دیکھ۔۔۔

انعم۔۔۔" وہ بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔۔ہاتھ میں پکڑی شرٹ تیزی سے "
واپس لٹکاتے۔۔۔ برق کی پھرتی سے باہر نکلا۔۔۔

انعم نے کھلونوں سے بھری شاپنگ ٹرالی سائیڈ میں کھڑی کی۔۔۔اور لیڈیز
کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔ابھی وہ کپڑے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے سامنے سے
اک نوجوان آندھی طوفان کی مانند آکر۔۔۔ تیزی سے اس کے گلے لگا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے اپنی باہوں کے حصار میں مضبوطی سے جکڑ کر اس
کے نازک وجود کو اٹھایا۔۔۔۔

اس نازک گڑیا نے اپنے پاؤں کو ہوا میں بلند پایا۔۔۔

وہ لڑکی ہکا بکا ہوئی۔۔۔۔۔ابھی سمجھ پاتی کے کیا چل رہا ہے۔۔۔کے وہ نوجوان اسے یوں ہی اٹھا کر۔۔۔ پیچھے کی جانب تیزی سے لے جانے لگا۔۔۔۔

اور صرف دو تین ثانیے بعد انعم نے اپنی کمر پر دیوار کی سختی محسوس کی۔۔۔

اس کے دونوں سائیڈ کپڑوں سے گھرے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

حملہ اس قدر اچانک ہوا تھا کے وہ چہرہ نہ دیکھ سکی اس نوجوان کا۔۔۔۔

مگر اس شخص سے آنے والی خوشبو وہ مخملی گڑیا باخوبی پہچانتی تھی۔۔۔

نعمان۔۔۔" وہ ابھی بھی اسے اپنے حصار میں جکڑے کھڑا تھا۔۔اس "
دشمنِ جاں کے لبوں سے
اپنا نام سنتے ہی۔۔۔وہ ہلکا سہ دور ہٹا۔۔۔اب انعم و نعمان دونوں ہی ایک
دوسرے کے چہرے دیکھ سکتے تھے۔۔۔

ایک مہینے بعد دیکھا تھا اپنے ہر جائی کو۔۔۔آنکھیں نم
ہو گئی یں۔۔۔جبکے مقابل کی نگاہیں شدید ترسی و بے اعتباری سے بھری
نظر آ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

کتنا کچھ کہنا تھا اس سے۔۔۔کتنا کچھ پوچھنا تھا۔۔۔بتانا تھا کے عرشمان بہت یاد
کرتا ہے اسے۔۔۔۔

تم یہاں کیسے ؟؟" انعم تو اسے دیکھ بھول ہی گ ئی تھی۔۔۔کے وہ چھپ "
کر۔۔۔بغیر اجازت کے باہر نکلی ہوئی ہو۔۔۔۔اس وجیہہ مرد کے دانت
پیس کر سوال کرتے ہی۔۔۔انعم حواسوں میں لوٹی۔۔۔

کچھ پوچھا ہے میں نے انعم۔۔۔تم باہر کیسے نکلیں فارم ہاوس "
سے ؟؟۔۔۔" انعم کو جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔اسکا سیدھے ہاتھ کا بازو غصے سے
جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔اپنے سوال کا جواب دینے پر زور ڈالنے لگا۔۔۔

نہ مکھن ملائی ی۔۔۔نہ مخملی گڑیا۔۔۔اس نے تو انعم کہ کر۔۔۔نہایت
پرائے لہجے میں بات کی۔۔۔۔

پاؤ وں سے۔۔۔۔" طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے زچ کرنے والے "
انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

اور ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو۔۔مجھے اور عرشمان کو کسی گناہ کی" طرح دنیا سے چھپا کر ایک فارم ہاوس میں قید کر دو گے۔۔۔اور میں کچھ نہیں کرؤں گی۔۔۔خود عیاشیاں کرتے پھر۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے غصے سے تلملا کر۔۔۔دیوار پر زوردار ہاتھ مارتے ہوئے۔۔۔دھاڑ کر کہا۔۔"بکواس بند کرؤ اپنی۔۔۔اور چلو میرے ساتھ۔۔۔"

نازک کلائی کو مضبوطی سے تھام کر وہ اسے کھینچتے ہوئے باہر لے جانے لگا۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ نعمان۔۔۔ورنہ میں شور مچا دوں گی۔۔۔چھوڑو۔۔۔"وہ پُرزور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔مگر مقابل اس احتجاج کو خاطر میں نہ

لاتے۔۔۔اسے کسی بے جان گڑیا کی مانند کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی تک لے آیا تھا۔۔۔

شور مچاؤ گی۔۔۔ مچاؤ۔۔۔ میں بھی تو دیکھوں ایسا کون سہ مائی کا لال پیدا'' ہو گیا جو میری بیوی کا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑوانے کی ہمت کر سکتا ہے۔۔۔ایک مہینے گھر نہیں آیا۔۔۔تو اس کا مطلب یہ نہیں کے تم بھول جاؤ کے تمھارا قانونا و شرعا شوہر ہوں میں۔۔۔اب بغیر کوئی تماشہ کیے ۔۔۔چپ چاپ بیٹھو۔۔۔'' وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔غراہٹ کے ساتھ بھرم دار انداز میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال گویا ہوا۔۔۔۔

اسے گاڑی میں بیٹھانے کے بعد۔۔۔خود دوسری سائیڈ سے ڈرائی یونگ سیٹ پر آکر ٹک گیا۔۔۔

ڈارلنگ۔۔۔ہم کہاں جانے والے ہیں؟؟۔۔"وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے
ہی لگا تھا کے اچانک ہی انعم کے منہ سے اپنے لیے ڈارلنگ کا لفظ
سن۔۔۔حیرت کے غوطے کھاتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

وہ زچ کرنے والے انداز میں مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔یقینا کچھ تو گڑبڑ
تھی۔۔۔

بولوناں ڈارلنگ۔۔۔کہاں لے کر جاؤ گے آج مجھے۔۔۔؟؟"وہ دشمنِ"
جاں قریب آکر۔۔اس کی شرٹ کو سینے کے مقام سے مٹھی میں بھینچ کر
۔۔۔اپنی جانب کھینچتے ہوئے لہک کر پوچھنے لگی۔۔۔

جو ہمیشہ نفرت سے پھنکار کر نعمان ولید بلاتی ہے وہ یوں اچانک ہی ڈارلنگ جیسے خوبصورت ورومانی لفظوں کا استعمال کرنے لگی۔ذہن کا کھٹکنا تو بنتا تھا۔۔۔

مانا علم تھا کے کچھ تو گڑبڑ ہے۔۔۔مگر پھر بھی وہ مسکرا دیا۔۔۔اچھا جو لگ رہا تھا اس دشمنِ جاں کے منہ سے اپنے لیے ان رومانی لفظوں کا ادا کرنا۔۔۔

سامنے کی جانب دیکھو۔۔۔تمھاری بیوی کھڑی ہمیں ہی جلی بھنی نظروں" سے تک رہی ہے۔۔افف۔۔۔لگتا ہے کوئی آج اپنی بیوی کے ہاتھوں قتل ہونے والا ہے۔۔۔" وہ مزید قریب آئی ی۔۔۔تو دل نے اسپیڈ پکڑی۔۔۔

وہ اس لمحے صرف اس کی خوبصورت گرے آنکھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن عجیب بات یہ تھی۔۔۔کے آج ان آنکھوں کو دیکھتے ہوئے۔۔۔اک لمحے کے لیے بھی اسے رخسار یاد نہ آئی ی۔۔۔۔

اس نے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔تو نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔اس نے تیزی سے سامنے۔۔ مگر تھوڑا فاصلے پر کھڑی علشبہ کو دیکھا۔۔۔۔

علشبہ۔۔۔" منہ میں بڑبڑاتے ہوئے۔۔۔وہ گاڑی سے اترنے لگا۔۔۔"

یہیں انتظار کرؤ تم۔۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔۔" وہ جلد بازی سے حکم" صادر کرتے ہوئے۔۔۔ فورا اتر کر چل دیا۔۔۔

انعم اس کے سامنے تو مسکرا رہی تھی۔۔۔ مگر اس ہر جائی کے جاتے ہی۔۔۔ آنکھوں میں نمی بھر آئی ی۔۔۔

وہ صاف دیکھ رہی تھی نعمان کے علشبہ کی جانب بڑھتے ہوئے قدموں کو۔۔۔

ہر قدم۔۔۔ دل پر شدید بھاری تھا۔۔۔

لگا جیسے وہ نہیں جا رہا۔۔۔ وہ ہیپی فیملی کا خواب جا رہا ہے۔۔۔ جو عرشمان کی آنکھوں میں بستا ہے۔۔۔۔ وہ خواب جس کی خاطر وہ اسے لڑ کر زبردستی اپنی زندگی میں لایا تھا۔۔۔ کیسے وہ خود اس خواب کو بھول گیا؟؟۔۔۔ کیسے خود اس خواب کو چکنا چور کر دیا؟؟۔۔۔

دل چاہا کے روئے۔۔۔ مگر نہ روئی ی۔۔۔ خود پر قابو رکھے۔۔۔ ان دونوں میاں بیوی کو باتیں کرتا دیکھنے لگی۔۔۔

سمجھ نہیں آیا یہ اس نوجوان کی بہادری تھی یا ڈھٹائی ی۔۔۔ کے وہ اسے گاڑی میں بیٹھا کر اپنی دوسری بیوی کے سامنے دھڑلے سے چلا گیا تھا۔۔۔ اسکے عمل سے محسوس ہوا۔۔۔ کے وہ نہ صرف اس سے۔۔۔ بلکے علشبہ سے بھی نہیں ڈرتا۔۔۔۔

انعم کی نگاہیں ان دونوں پر ہی جمی تھیں۔۔۔۔ انھیں دیکھ کر بالکل بھی نہ لگا کے وہ ایک ہیپی کپل ہیں۔۔۔ جیسے وہ میڈیا پر نظر آتے ہیں۔۔۔

ایک لمحے کو ذہن میں آیا وہ کیوں اس ظالم کے حکم کے تابعے بیٹھی ہے۔۔۔ اتر کر گاڑی سے چلی جائے۔۔۔

مگر اگلے ہی پل دوسرے خیال نے ذہن کو جھنجھوڑا۔۔۔کیوں اترئے؟؟۔۔۔وہ وہیں بیٹھی ہے جو اس کی جگہ ہے۔۔۔۔اس کا رشتہ کوئی ی گناہ تو نہیں جو علشبہ کے سامنے وہ چھپائے۔۔۔

بلکے علشبہ کو بھی علم ہونا چاہیے کے پہلی بیوی وہ ہے۔۔۔

اگر وہ بالفرض اس وقت گاڑی میں آکر بیٹھنا چاہے گی۔۔۔تو پیچھے پیسنجر سیٹ پر بیٹھے۔۔۔کیونکے پہلی بیوی وہ ہے اس لیے پہلا حق بھی اس کا ہے۔۔۔

بس خیال کا آنا تھا۔۔وہ فورا اکڑ کر بیٹھی۔۔۔۔

ہو گی وہ کروڑوں کی مالک۔۔۔

ہو گا اس کا باپ ارب پتی۔۔۔

پھرتے ہونگے اس کے ارد گرد نوکر چاکر۔۔۔

مگر وہ نہیں جھکنے والی۔۔۔

وہ نہیں ہٹنے والی۔۔۔۔۔۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔۔

کچھ ہی منٹوں بعد نعمان واپس آکر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

انعم حیرانگی سے علشبہ کو غصے سے لال پیلا ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ان کی گاڑی دھواں اڑاتے ہوئے علشبہ کے سامنے سے گزرئی ی۔۔۔

تم تو اپنی دوسری بیوی کے ساتھ بالکل بھی لووی ڈووی نہیں ہو۔۔۔۔بلکے" بڑے اکھڑ سے لگے۔۔۔"انعم چاہ کر بھی اپنی زبان روک نہ سکی۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی نعمان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

تو تم چاہتی ہو کے میں اس سے محبت کرؤں؟؟۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان" نے عجیب سہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

ایسے بول رہے ہو جیسے اب تک چھوا بھی نہیں ہے اسے۔۔۔ بڑے" آئے۔۔۔ محبت کرؤں والے۔۔۔۔ تمھارا تو کمرے سے نکلنے کا دل ہی نہیں کرتا ہو گا۔۔۔ اتنی خوبصورت جو ہے وہ۔۔۔۔ شاید یہ اس کا حسن ہی ہے جو بیٹے کی محبت کو بھی بھولا گیا ہے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ خوب بھیگو بھیگو کر جوتے مارنے لگی۔۔۔

تم کیوں جل رہی ہو؟؟۔۔تم بھی مت نکلنے دینا اپنے کمرے سے۔۔۔یہ تو" عورت پر ہوتا ہے۔۔۔کے وہ اپنے مرد کو کیسے اپنے پاس روکے رکھتی ہے۔۔۔" وہ محسوس کر چکا تھا کے مقابل جل بھن کر خاک ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اپنے مرد؟؟۔۔۔کون سے اپنے مرد؟؟۔۔۔وہ جو ایک ماہ سے غائب" ہے۔۔۔" وہ جل ککڑے انداز میں تیزی سے طنزیہ بولی۔۔۔۔

تم ایسا کیوں دیکھا رہی ہو۔۔جیسے بڑا فرق پڑا ہے تمھیں میرے چلے جانے" سے۔۔۔" وہ بھی چپ نہ رہ سکا۔۔۔

سمجھ نہیں پاتا تھا وہ اس لڑکی کو۔۔۔جو کہتی ہے کے مر جائے گی محبت نہ کرئے گی اس سے۔۔۔مگر اعمال سارے محبتوں والے کرتی ہے۔۔۔

وہ جلتی ہے کسی اور عورت کے ان کے درمیان آجانے سے۔۔۔ مگر اقرار نہیں کرتی۔۔۔۔

ابھی وہ جواب دیتی۔۔۔اس سے قبل ہی گاڑی سگنل پر رکی۔۔۔

شیشے پر ہلکے سے باہر کی جانب سے ہوئی دستک پر نعمان نے کھڑکی نیچے کی۔۔۔

ایک تیرا سالہ بچہ گجرے بیچ رہا تھا۔۔۔۔ ”صاحب اپنی بیوی کے لیے خرید لوناں۔۔۔“ اس نے منتی انداز میں کہا۔۔۔

گجرے بالکل تازی تھے۔۔ان سے آنے والی مہک۔۔۔اسے پرانی یادوں میں لے گ ئی تھی۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔۔

وہ بہت سادہ مزاج لڑکی تھی۔۔۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں اسے خوش کر دیا کرتی تھیں۔۔۔ جیسے بارش۔۔۔ ٹھیلے کے پکوڑے سموسے۔۔۔۔یونی کی کینٹین کی گرما گرم چائے۔۔۔اور گجرے۔۔۔

اسے یاد ہے آخری بار جب وہ ساتھ فلم دیکھنے گ ئی ے تھے تو اس نے ایسے ہی سگنل پر گاڑی روکی تھی۔۔۔۔اور ایسے ہی ایک بچہ گجرے بیچنے آگیا تھا۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے وہ گجرے خرید کر رخسار کے نازک ہاتھوں میں اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔۔۔۔

اس لمحے رخسار کے حسین چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان بکھری ہوئی تھی۔۔۔

حال

بس اس کے چہرے کی وہ مسکان۔۔۔آج دل کو شدت سے تڑپا گئی۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی مگر چہرے پر مسکان سجائے۔۔۔۔گجرے بچے سے خرید لیے۔۔۔

اس لمحے وہ کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے گجرے لاپرواہی کے ساتھ اس دشمنِ جاں کی جھولی میں ڈال دیے۔۔

اس طرح جھولی میں ڈالنے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔ پھینکنا ہے تو باہر پھینکو" ناں۔۔۔" وہ جز بز ہو کر بول اٹھی۔۔۔

انعم ہر بات پر لڑنا ضروری ہے کیا؟؟۔۔۔ تم اچھے سے جانتی ہو پھینکیں" نہیں ہیں میں نے۔۔۔۔ تم میرے ہاتھ سے پہننا پسند نہ کرتیں۔۔۔اس لیے تمھارے پاس رکھ دیے۔۔۔" وہ خاصہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔۔اس کی جانب رخ کر جواب دینے لگا۔۔۔

ہر بات پر زبردستی کرنے والے کو آج اچانک میری پسند کا خیال آگیا"
۔۔۔واہ۔۔"طنز کا تیر چلاتے ہوئے۔۔۔اس نے گجرے جھولی سے
اٹھا کر۔۔۔گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔۔

نعمان واقف تھا اگر اس نے نہ روکا تو وہ گجرے باہر پھینکنے میں دیر نہ لگائے
گی۔۔

اور ہوا بھی کچھ یوں ہی۔۔۔ابھی وہ جوابی کاروائی ی کرتا اس سے قبل ہی وہ
گجرے باہر پھینکنے لگی۔۔۔

نعمان کے اوپر سے جاتی تھی وہ لڑکی۔۔۔کیا سوچتی ہے۔۔۔کیا چاہتی ہے
کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔

زبردستی کرؤ تو مصیبت۔۔۔زبردستی نہ کرؤ تو بھی مصیبت۔۔۔۔

اس نے جھپٹنے والے انداز میں۔۔ برق کی پھرتی سے اس لڑکی کے نازک ہاتھ سے گجرے لیے۔۔۔۔

اسی وقت سگنل اون ہوا۔۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ میں گجرے پکڑے۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اسٹیرنگ تھامے گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔

تھوڑی آگے لے جا کر۔۔۔۔گاڑی سائیڈ میں لگاتے۔۔۔۔نرمی سے انعم "کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔۔۔"لاؤ ہاتھ دو اپنے۔۔۔

مجھے نہیں پہننے تمھارے ہاتھ سے گجرے۔۔۔" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔"

اس لمحے شدت سے دل چاہا کے اپنا سر گاڑی کے بونٹ پر دے
مارے۔۔۔۔ لیکن اپنا غصہ کنڑول کر۔۔۔۔ایک ثانیے کے لیے آنکھیں
موند کر گہرا سانس لیا۔۔۔۔ پھر آنکھیں کھول کر۔۔۔ بڑے حق سے اس کا
نازک ودودھیائی ہاتھ تھام کر۔۔۔اپنے ہاتھ سے گجرے پہنانے
لگا۔۔۔۔

سبز رنگ شہزادی بہت نخریلو ہو تم۔۔۔" گجرے اس کے خوبصورت"
ہاتھوں پر قیامت برپا کر رہے تھے۔۔۔۔ نعمان نے گجرے پہناتے ہی اک
حسین مسکراہٹ دیکھنے کی امید میں نگاہ اس کے چہرے کی جانب
اٹھائی۔۔۔۔ مگر وہاں خفگی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کا دل
مایوس ہوا۔۔۔۔

اس نے شکوے بھرے انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔دوبارا گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

فارم ہاوس پہنچتے ہی اس نے سارے گارڈز کی ٹھیک ٹھاک کلاس لگادی تھی۔۔۔ مع سمیت روبی والماس کے۔۔۔۔

ان سب کو کچھ مت کہو۔۔۔سب میری غلطی ہے۔۔۔۔میں نے خود" روبی انٹی کے کمرے سے برقعہ چورایا۔۔۔۔ان بیچاری کو تو پتا بھی نہیں تھا۔۔۔"نعمان شعلے برسارہا تھا سب پر۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب کو الٹا لٹکا کر کوڑے برسائے۔۔۔آخر کیسے انعم کو انھوں نے اتنی رات کو اکیلے باہر نکلنے دیا۔۔۔

اپنی بیوی بچے کی حفاظت اس کی اولین ترجیح تھی۔۔۔۔

الماس وروبی دونوں ہی بہت خوفزدہ نظر آرہی تھیں۔۔۔۔ان کی حالت دیکھ اسے گلٹ ہونے لگا۔۔۔۔۔

غصے کے وقت انعم ہی واحد تھی وہاں جو اپنے بندے کو سنبھال سکتی تھی۔۔ صرف اپنے ملازمین کو بچانے کے لیے۔۔۔اس نے سب کے سامنے نعمان کا ہاتھ تھاما۔۔۔اور لچکدار انداز میں بولی۔۔۔۔

یقیناوہ خوبرونوجوان اس کے عمل سے سمجھ چکا تھا کے وہ دلربا سفارش کررہی ہے۔۔۔اوراس لمحے چاہتی ہے کے اسکا بھرم رکھے۔۔۔۔

اور یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔کے وہ نہ رکھتا۔۔۔

آئی یندہ اگر تم باہر نکلیں۔۔۔تو یقین جانو میں ان سب کی چمڑی ادھیڑ وا دوں گا۔۔۔" وہ وارننگ آمیز لہجے و سرخ انگارے بھری آنکھوں کے ساتھ کہ کر وہاں سے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

انعم اسے کمرے کی جانب جاتا دیکھ۔۔۔حیرانگی کے عالم میں اس کے پیچھے آئی ی۔۔۔۔

کیا وہ آج رات واپس اپنی دوسری بیوی کے پاس جانے کا ارادہ نہیں رکھتا ؟؟۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

نعمان فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔جبکے وہ سوچوں میں گم سم اپنے ہاتھوں میں اس ہرجائی ی کے پہنائے گجرے تک رہی تھی۔۔۔۔

نعمان واش روم سے باہر آیا۔۔۔تو اس دشمن جاں کو اپنے گجرے بغور دیکھتا ہوا پایا۔۔۔

خوبصورت ہیں ناں ؟؟۔۔"اس کے اچانک سوال پر وہ حواسوں میں" لوٹی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"وہ لاعملی میں کندھے اچکاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔"

نعمان الجھ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔"گجرے تو سب کو اچھے لگتے ہیں۔۔۔خاص طور پر تم جیسی سادہ مزاج لڑکیوں کو۔۔۔"

"سادہ مزاج لڑکیاں۔۔۔یار خسار؟؟"کیا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔اس نے اپنی محبوبہ کو یاد کرتے ہوئے وہ گجرے خریدے تھے۔۔۔۔

وہ اس لمحے اپنے محبوبہ کے خوبصورت ہاتھوں میں یہ پہنانے کی چاہ رکھتا تھا۔۔۔

جن کے بدل میں اس کی جھولی میں ڈال دیے تھے۔۔۔مگر کیوں ڈالے؟؟۔۔کیا اس نے کہا تھا کے ڈالے؟؟۔۔منت سماجت کی تھی؟؟۔۔۔۔۔

اس نے رخسار کے ساتھ آپی کا لفظ نہیں لگایا۔۔۔جو وہ عموما استعمال کرنے کی عادت رکھتی تھی۔۔۔

وہ آئی مینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے گیلے بال ٹاول سے سوکھانے لگا تھا۔۔۔جب اس کے سوال نے ہاتھ روکے۔۔۔

مڑ کر تیزی سے اس بیڈ پر بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔جو گم سم سی ابھی بھی اپنے گجرے نہارتی نظر آرہی تھی۔۔

رخسار آپی کہو۔۔۔بڑی تھی تم سے۔۔۔۔"وہ غراتے ہوئے حکم صادر" کرنے لگا۔۔۔۔

اس نے انعم کی پوری ڈائری پڑھ رکھی تھی۔۔۔وہ واقف تھا انعم کتنا جلتی و حسد کرتی تھی اس سے۔۔۔

بڑے تو تم بھی تھے۔۔۔۔تم نے کیا کیا میرے ساتھ۔۔۔"اس کی" آنکھوں کے آگے۔۔۔وہ بھیانک راتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔

وہ چیخیں۔۔۔

وہ سفید حادر۔۔۔

وہ اپنا تڑپنا۔۔۔

وہ خودکشی کی کوشش۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر سیدھے ہاتھ کے گجرے پر گرا۔۔۔۔جس پر وہ نگاہ جمائے۔۔۔دل جلے انداز میں بول رہی تھی۔۔۔

کیا ہم آگے نہیں بڑھ سکتے ؟؟۔۔۔ضروری ہے ہر وقت ماضی کو گھسیٹ کر لانا۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

نہیں بڑھ سکتے۔۔۔۔کیونکے تم نہیں بڑھ رہے۔۔۔"وہ اٹھ کر۔اس کے مقابل کھڑی ہو۔۔۔شدتِ کرب سے چیخی۔۔۔"

انعم تم پاگل ہو چکی ہو۔۔۔۔پہلے الماس پھر علشبہ اور اب اپنی ہی مرحوم بہن سے جل رہی ہو۔۔۔حد ہوتی ہے ہر چیز کی۔۔۔"وہ اپنا غصہ مزید ضبط نہ کر سکا۔۔۔۔بلند آواز سے ٹاول بیڈ پر پٹکتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

ہاں۔۔۔سچ کہا۔۔شاید میں پاگل ہو چکی ہوں۔۔۔۔تم نے پاگل کر دیا ہے مجھے۔۔۔۔پہلے میرا ریپ کیا۔۔پھر مجھے کراچی کے ایک ہسپتال میں پھینک گ ئی ے۔۔۔پھر زبردستی میری خوشحال زندگی میں گھس کر مجھ سے

شادی کی۔۔۔زبردستی اپنے حقوق ادا کروائے۔۔۔اور اب مجھے اور میری اولاد کو دنیا سے ایسے چھپا کر رکھ رہے ہو جیسے ہمارا وجود ہی گناہ ہے۔۔۔اور پتا ہے ان سب میں مزے کی بات کیا ہے۔۔۔کے میرا وجود جو ساری اذیتیں سہہ رہا ہے۔۔وہ تمھیں کہیں نظر آ ہی نہیں رہا۔۔۔ نظر آتی ہے تو صرف اپنی محبوبہ۔۔۔اگر اتنی ہی اپنی محبوبہ پیاری ہے تو قبرستان میں جا کر رہو ناں۔۔۔میرے ساتھ میرے کمرے میں اس وقت کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت وہ جنونی انداز میں چیخنے لگی۔۔۔

اگر کوئی ی آپ میں آپ کی جگہ کسی اور کو تلاش کرے تو یہ اذیت کا باعث ہے اور یہ اذیت مزید بڑھ جاتی جب تلاشنے والا کوئی ی اور نہیں آپ کا اپنا شوہر ہو۔۔ گویا کے تم ہو کے بھی کہیں نہیں۔۔۔وہ نہ ہو کر بھی سب جگہ ہے۔۔۔

ریلیکس۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔" وہ فوراہی قریب "
آکر۔۔۔اس کے چہرے پر دونوں ہاتھوں سے پیالہ بنا کر۔۔۔۔نرمی سے
گویا ہوا۔۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کے وہ لڑکی جانتی ہے کے وہ اس میں اپنی لاحاصل
تمنا۔۔اپنی خواہشات کا مہور۔۔۔اپنی محبوبہ کو تلاش کرتا ہے۔۔۔

ہاتھ ہٹاؤ اپنے۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔" وہ دانت پیس کر "
۔۔۔کدورت سے کہتی۔۔۔اس کے ہاتھ جھٹک کر۔۔۔۔کمرے سے باہر
نکل گ ئی۔۔۔

وہ مزید ایک لمحہ بھی اس آدمی کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

دروازے پر پہنچ کر جیسے کچھ یاد آجانے پر وہ رکی۔۔۔پلٹ کر واپس آئی۔۔۔

وہ مڑا ہی تھا اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔کے مقابل نے اپنے ہاتھوں سے گجرے اتار کر۔۔۔اس کے ہاتھ میں تھما دیے۔۔۔"جا کر اپنی محبوبہ کو پہناؤ۔۔۔"

اس لمحے نعمان نے ان گرے رنگ آنکھوں میں شدید کرب ورنج محسوس کیا۔۔۔

اس سے کہیں زیادہ اس کی آنکھیں چیختی معلوم ہوئی ی مقابل کو۔۔۔

ایک نگاہ اس نے اپنے ہاتھ پر موجود گجروں پر ڈالی۔۔۔پھر اس کے کپکپاتے ولرزتے وجود پر۔۔۔۔

وہ شدید غصے میں تھی۔۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

یہ وہ پہلا لمحہ تھا جب اسے شدت سے احساس ہوا کے وہ بہت غلط کرتا آیا ہے انعم کے ساتھ۔۔۔

رخسار کو اس میں تلاش کر کے۔۔۔اس کے پورے وجود کو بے وقعت کرتا ہے وہ ستمگر۔۔جو یقیناً اس لڑکی کو قابل قبول نہ تھا۔۔۔نہ ہی کسی کو ہو سکتا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گجروں کو ہاتھ میں پکڑے۔۔۔صوفے پر بیٹھا کب سے اس دشمن جاں کا کمرے میں واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جب ایک گھنٹہ گزر جانے کے بعد بھی وہ واپس نہ آئی ی۔۔۔تو خود ی باہر نکلا۔۔۔۔

لاونج میں پہنچتے ہی۔۔۔آنکھوں میں سکون اترا۔۔۔اور کیو نکر نہ اترتا۔۔۔وہ حسین دلربا صوفے پر سوتی ہوئی ی جو نظر آگ ئی تھی۔۔۔

شاید روتے روتے وہ وہیں سو گ ئی۔۔۔

نعمان اس کے چہرے کے پاس فرش پر بیٹھا۔۔

اس کا چہرہ ابھی بھی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔خاص طور پر اس کی ناک۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"ابھی وہ انعم کو دیکھ ہی رہا تھا کے پیچھے سے آنے والی آواز"
سن۔۔۔اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔جیسے اسے تھاما
ہو۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔"وہ پکار لگاتے ہوئے۔۔۔سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔"

پہلے وہ بچہ اپنی ماں کے لیے چھ سال ترستا رہا۔۔۔۔اب جب خدا نے اسے ماں جیسی عزیم نعمت دے دی۔۔۔تو اس کا باپ جس کے بغیر اسے جینا آتا ہی نہیں وہ اچانک ایک رات غائب ہو گیا۔۔۔۔ایسا غائب۔۔۔کے ایک مہینے گزرنے کو آیا تھا مگر وہ نہ آیا۔۔۔نہ کوئی کال۔۔۔نہ کوئی میسج۔۔۔

وہ کتنا روتا تھا اسے یاد کر کر کے۔۔۔۔

جیسے اچانک ایک رات وہ غائب ہوا تھا ویسے ہی اچانک وہ لاونج میں بیٹھا نظر آیا آج۔۔۔۔اس ننھے شہزادے کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے پیچھے سے آکر۔۔۔۔کمر سے چپکا۔۔۔۔اپنی دونوں ننھی باہوں سے اس کی گردن کے گرد حصار باندھا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔شکر ہے آپ آگ ئی ے۔۔۔عرشمان نے آپ کو بہت مِس ”
کیا۔۔۔آپ کہاں چلے گ ئی ے تھے عرشمان کو چھوڑ کر؟؟۔۔۔“وہ
روہانسہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

جبکے نعمان ابھی بھی اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے بیٹھا۔۔۔آنکھیں شدتِ
کرب سے موند گیا۔۔۔

اس معصوم کے شکوے بھرے سوالات سن۔۔۔جیسے کلیجہ پھٹنے کو تھا اس
نوجوان کا۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کو کبھی یوں نہ چھوڑتا۔۔۔اگر اچانک ولید صاحب ان کی گاڑی پر
حملہ نہ کرواتے۔۔

ڈر گیا تھا وہ۔۔۔۔دنیا کے سامنے وہ بہت بہادر اور پاوور فل بزنس مین کی لسٹ میں تھا اب۔۔۔ مگر ولید صاحب کی طاقت اب بھی اس سے دوگنا تھی۔۔۔۔

ان کے ہاتھ ایک بار پھر اسکی کمزوری لگ گ ئی تھی۔۔۔اس لیے اسے دوری قائم کرنا ہی بہتر لگا۔۔۔تا کے وہ سمجھیں پہلے کی طرح شدتِ الفت نہیں اب۔۔۔۔پہلے کی طرح محبت نہیں اب۔۔۔۔

وہ لاپرواہی ظاہر کر کے ان سے ولید صاحب کا دیھان ہٹا رہا تھا۔۔۔۔

پکا عزم کر چکا تھا وہ۔۔۔کے جیسے ہی معاملات ٹھنڈے پڑ ئی یں گے وہ باہر ملک شفٹ کر دے گا ہمیشہ کے لیے اپنی فیملی کو۔۔۔۔اسے ذرہ برابر بھی اعتبار نہیں تھا اپنے باپ پر۔۔۔

اس کے نزدیک۔۔۔۔ مخملی گڑیا نہیں سمجھتی۔۔۔یا شاید سمجھتی ہے مگر ظاہر نہیں کرتی۔۔۔کے وہ اور اس کا بیٹا زندگی ہیں اب اس کی۔۔۔۔۔ہر انسان جب کوئی ی جنگ لڑتا ہے تو پہلے اپنی فیملی کو سیف مقام پر پہنچاتا ہے ۔۔۔۔تا کے انھیں کوئی ی تکلیف نہ پہنچا سکے۔۔۔وہ بھی یہی تو کر رہا ہے۔۔۔پھر اس کی نگاہوں میں اتنی خفگی کیوں؟؟۔۔۔کیوں وہ بات بات پر لڑ رہی تھی؟؟۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے موقع ڈھونڈ رہی ہو بس غصہ کرنے کا۔۔اس پر چیخنے کا۔۔۔۔

بتائی یں ناں ڈیڈ۔۔۔۔ایسی کون سی میٹنگ تھی جو ختم ہی نہیں ہو رہی تھی؟؟۔۔۔" وہ ذرا خفگی سے پوچھنے لگا۔۔جبکے نعمان کو اُس کے سوال نے چونکایا۔۔۔

کیا انعم نے اسے نہیں بتایا۔۔۔کے دوسری شادی کرلی ہے اس نے؟؟۔۔

کیا وہ لڑکی ہر وقت اس کے بیٹے کے دل میں زہر نہیں بھرتی اب؟؟۔۔۔

مگر ایسا کیسے ممکن؟؟۔۔۔وہ تو اس کی موجودگی میں بھی عرشمان کو اسکے خلاف کرنے پر تلی رہتی تھی۔۔۔لیکن اب۔۔۔جب اس کے پاس اتنا اچھا موقع تھا۔۔۔اس کے متعلق زہر بھر کر عرشمان کو اس سے ہمیشہ کے لیے دور کرنے کا۔۔۔بدظن کرنے کا۔۔۔۔تو اس لڑکی نے نہیں کیا۔۔۔کیوں نہیں کیا؟؟۔۔وہ حیران تھا۔۔۔الجھ کر۔۔۔قریب لیٹی اس دشمنِ جاں کو دیکھنے لگا۔۔۔

اور کیا ڈر تھا اِس کے سوا اُس خوبرو نوجوان کے دل میں۔۔۔کے اس کا بیٹا سوال کرئے گا۔۔۔پوچھے گا کیوں لائے میری ماں پر سوتن۔۔۔وہ اتنا چھوٹا

ہے۔۔کے اسے ابھی کچھ نہیں سمجھا سکتا۔۔۔اس لیے چاہتا تھا کے اس سے سامنا نہ ہو۔۔۔کیونکے اس کے معصوم سوالوں کے جواب نہیں ہیں اس کے پاس ابھی۔۔۔مگر شکر ہے خدا کا۔۔۔کے اس نے انعم کے دل میں رحم ڈالا۔۔۔اور اس نے ایک بیٹے کے سامنے باپ کی عزت رکھ لی۔۔۔۔

اس لمحے اگر انعم جاگ رہی ہوتی۔۔تو دیکھتی۔۔کس قدر مشکور نگاہوں سے وہ اس کے حسین، گلاب نما خوبصورت و سرخ چہرے کو تک رہا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔میں پھنس گیا تھا کام میں۔۔۔۔آئی یندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"آنکھوں میں نمی و ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے۔۔۔مڑ کر اپنے شہزادے کو دیکھا۔۔۔پھر اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے۔۔۔۔معذرت طلب کی۔۔۔۔

آپ فون تو کر سکتے تھے۔۔ عرشمان اور مام کتنا یاد کرتے تھے آپ کو۔۔پتا'' ہے عرشمان تو بہت روتا بھی تھا۔۔۔۔ مگر مام بالکل آپ کی طرح رونے نہیں دیتی تھیں وہ عرشمان کو گھومانے باہر لے جاتی تھیں۔۔۔۔۔۔اچھا۔۔۔آپ کو وہ ساری تصاویر ملیں ہمارے اسلام آباد گھومنے کی۔۔جو مام و عرشمان نے آپ کو بھیجیں تھیں جلانے کے لیے۔۔۔تاکے آپ جل کر جلدی سے واپس آجاؤ۔۔۔''اس ننھے شہزادے کے بھولے چہرے کو دیکھتے ہوئے۔۔۔اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

کہاں علم تھا اسے۔۔۔کے اس کے پیٹھ پیچھے اس کی بیوی نہ صرف اس کی عزت و اولاد کی بلکے اس کے وقار تک کی حفاظت کرتی رہی ہے۔۔۔۔

اس نے پھر ایک بار اس دشمنِ جاں کو دیکھا۔۔۔۔

اب تو وہ پہلے سے بھی زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔"اور پھر کہتی ہے کے محبت نہیں کرتی مجھ سے۔۔۔" وہ ہلکا سہ منہ ٹیڑھا کر۔۔۔۔ مسکرا کر ۔۔۔میٹھا سہ طنز کر اٹھا۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹے کافی دیر وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔۔۔۔

آپ نے یہ کیوں کہا۔۔۔کے آپ کی مام بھی مجھے یاد کرتی" تھیں؟؟۔۔انھوں نے کبھی کہا آپ سے۔۔۔کے وہ مجھے یاد کر رہی ہیں؟؟؟" اچانک ہی اس کے ذہن میں یہ سوال گردش کرنے لگا۔۔۔۔ جس کے بعد وہ اپنے بیٹے سے پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

نہایت پُر امید تھا اس کا لہجہ یہ سوال کرتے وقت۔۔۔۔ جیسے یقین ہو۔۔۔یاد تو کرتی ہو گی۔۔۔۔

کہا تو نہیں۔۔۔"عرشمان تیزی سے نفی کرنے لگا۔۔۔۔"

اس کی نفی سنتے ہی۔۔۔سارے ارمانوں پر پانی پھرتا محسوس ہوا۔۔۔

تو پھر؟؟۔"اک آس لگی تھی دل کو۔۔۔۔"

اگر عرشمان کہ رہا ہے کے اس کی مام نے یاد کیا تو بلاوجہ تو نہیں کہ رہا ہو گا۔۔۔۔کچھ تو دیکھا ہو گا اس کی ننھی آنکھوں نے۔۔

"آپ کے جانے کے کچھ دنوں بعد انھیں پینک اٹیک آیا تھا۔۔۔پوری رات وہ ہسپتال میں رہیں۔۔۔اٹیک کے وقت ان کا سیل ہاتھ سے نیچے گر کر بیڈ کے نیچے چلا گیا تھا۔۔۔آپ کو تو پتا ہے بیڈ کے نیچے صرف عرشمان کا ہاتھ

جاسکتا ہے۔۔۔تو جب الماس آنی کے کہنے پر عرشمان نے سیل نکالا۔۔۔تو دیکھا تھا۔۔۔آپ کو ایک لڑکی کے ساتھ کھڑے۔۔۔الماس آنی نے وہ تصویر دیکھتے ہی عرشمان کے ہاتھ سے سیل چھین لیا تھا۔۔مگر عرشمان سمجھ گیا تھا مام کی طبیعت آپ کی تصویر دیکھنے کی وجہ سے خراب ہوئی ی۔۔۔یعنی وہ "چپکے چپکے آپ کو یاد کرتی تھیں۔۔۔۔۔

یہ تو شکر تھا کے عرشمان نے صرف تصویر دیکھی تھی اس کا کیپشن نہیں پڑھا تھا۔۔۔بلکے کیوں کہنا بہتر ہو گا کے الماس نے کیپشن پڑھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اسے۔۔۔

آخری جملہ اس نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نعمان کو شدید دکھ پہنچا تھا یہ سن۔۔۔کے انعم کی طبیعت خراب ہو گ ئی تھی اس کی علشبہ کے ساتھ تصاویر دیکھ کر۔۔۔۔

چلو۔۔۔کافی رات ہو گ ئی ہے۔۔۔آپ اپنے کمرے میں جا کر" سو۔۔۔شاباش۔۔۔۔ورنہ آپ کی مام اٹھ گ ئی یں۔۔تو دونوں کی کلاس لگادیں گی۔۔۔۔" وہ انعم سے ڈرنے کی مصنوعی اداکاری کرتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر۔۔۔۔اس کے ریشمی بالوں کو سہلاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔اب تو عرشمان ومام کو چھوڑ کر نہیں جائی یں گے" ناں؟؟۔۔۔" عرشمان نے اس کے گال کو چومتے ہوئے۔۔۔ننھے چہرے پر فکر سجائے۔۔۔پوچھا۔۔۔

ابھی وعدہ نہیں کر سکتا میں۔۔۔ مگر کل صبح آپ کے ساتھ ناشتہ کرؤں گا" یہ پکا ہے۔۔۔۔" وہ بھی بدل میں اس کے گال کو چومتے ہوئے۔۔۔ معذرتی انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔ مع اِس کے۔۔۔ صبح ناشتہ ساتھ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔۔۔

تو کیا آپ پھر چلے جائیں گے عرشمان ومام کو چھوڑ کر؟؟۔۔" اس کی بات" کا مطلب سمجھتے۔۔۔۔ وہ ننھا شہزادہ پریشان ہو کر پوچھ اٹھا۔۔۔

کل صبح تک یہیں ہوں چیم۔۔۔۔ باقی باتیں صبح ناشتے کی ٹیبل پر۔۔ ابھی" جا کر سو۔۔۔ بہت لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔ اور دوائی یاں وقت پر کھا رہے ہو ناں؟؟۔۔" وہ بات کو ٹالنے کی کوشش میں لگا تھا۔۔۔

ساری۔۔۔مام اب خود کھلاتی ہیں۔۔۔"انداز بڑا فخرانہ تھا اس کا۔۔۔اور"
کیونکر نہ ہوتا۔۔۔ماں جیسے ناز بھلا کون اٹھا سکتا ہے۔۔۔۔

اس ننھے شہزادے کے بولنے کے انداز نے از خود بتایا۔۔۔کے فکر نہ کرئے
وہ۔۔۔۔انعم ہے اس کے ساتھ۔۔۔وہ گھنے بادلوں کی طرح چھائی ی رہتی
ہے اس پر۔۔

شاباش۔۔اب اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔میں آپ کی مام کو بھی کمرے"
میں لے جاتا ہوں۔۔۔ان کی کمر میں درد ہو جائے گا یوں صوفے پر ایک
کروٹ سونے سے۔۔۔"اس کے کہتے ہی عرشمان نے اثبات میں سر
ہلایا۔۔۔اور مسکراتے ہوئے اپنے باپ کو الوداع (ٹاٹا) میں اپنا ننھا ہاتھ ہلاتا
ہوا۔۔۔اوپر اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔۔

اس کے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد۔۔۔ نعمان نے بڑی نرمی سے اس نازک سراپے کو اپنی باہوں میں بھرا۔۔۔۔

برائی یڈل اسٹائی ل میں اسے اٹھا کر۔۔۔اپنے کمرے میں بیڈ پر لا کر لیٹایا۔۔۔۔

ابھی کمبل اوڑھانے ہی لگا تھا اس کے خوبصورت وجود پر۔۔۔کے اچانک آنکھوں میں شوخی مچلی۔۔۔اور ہاتھ رک گیا۔۔۔۔

کمبل اس کے پاؤوں پر ڈال کر۔۔۔خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

تم میرے ساتھ ہو۔۔۔"

اور مجھے نیند آجائے۔۔۔

ابھی محبت میں اتنے بھی شریف نہیں ہوئے ہم۔۔۔"اسکی زلفوں کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔۔خوبصورت چہرے کو ذو معنی نگاہوں سے تکتے۔۔۔۔شوخی سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔

"انعم اٹھ جاؤ۔۔۔ نیستی عورت۔۔۔کتنا سو گی؟؟۔۔۔صبح کے گیارہ بج گ ئ ے ہیں۔۔۔"وہ تو تنگ کر رہا تھا اٹھانے کی نیت سے۔۔۔لیکن مقابل ہڑبڑا کر تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

"صبح ہو گ ئ ی۔۔۔عرشمان کی دوائی ی۔۔۔اونو۔۔۔میرے عرشو کا ناشتہ۔۔۔وہ بھوکا ہو گا"سر پکڑ کر عجلت و پریشانی کے عالم میں کہتی ہوئی ی۔۔وہ بیڈ سے ہڑبڑاہٹ کے ساتھ اترنے لگی۔۔۔

ریلیکس۔۔۔ابھی رات ہی ہے۔۔۔۔" وہ باہر نکل جاتی کمرے "
سے۔۔۔۔۔۔اگر نعمان تیزی سے اس کی کلائی ی اپنی گرفت میں لے کر
نہ روکتا۔۔۔

کیونکے وہ لڑکی بہت گہری نیند سے جاگی تھی اس لیے ذہن ٹھیک سے کام
نہیں کر رہا تھا اس کا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے گھڑی کی جانب دیکھا۔۔۔۔رات کا ایک بج رہا
تھا۔۔۔

گھڑی دیکھنے کے بعد۔۔۔وہ جز بز ہو کر اس خوبرو نوجوان کو گھورنے
لگی۔۔جو زبان دانتوں میں دبا کر۔۔۔۔الٹے ہاتھ سے کان کی لو پکڑ

کر۔۔۔دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔معذرت کرتا نظر آیا۔۔۔"سوری۔۔۔میں تو صرف تنگ کر رہا تھا۔۔۔"

"تم گئی ے نہیں ابھی تک؟؟۔۔۔تمھاری بیوی انتظار کر رہی ہو گی تمھارا۔۔۔"وہ حسین گڑیا چڑ کر کہتی ہوئی ی۔۔۔اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی نیت سے کھینچنے لگی۔۔۔

"تو اپنی بیوی کے پاس ہی تو ہوں۔۔۔"وہ مطمئن انداز میں گویا ہوا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کی کلائی ی پر گرفت مضبوط کرتے۔۔۔اپنی جانب ایک جھٹکے سے کھینچا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وہ سینے سے آ لگی۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

"اپنی محبوبہ کو ڈھونڈ رہے ہو اِن آنکھوں میں ؟؟" اچانک ہی اس نے دل جلے انداز میں سوال کیا۔۔۔

جیسے وہ علم رکھتی ہو۔۔۔جب وہ اسے دیکھتا ہے تو دراصل اسے نہیں دیکھتا۔۔۔وہ تو اپنی محبوبہ کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

"اگر کہوں ہاں۔۔۔۔تو؟؟۔۔۔" وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔جیلسی کس حد تک ہے۔۔۔۔

تو تمھاری قسم نعمان ولید۔۔۔۔میں ان آنکھوں کو پھوڑ دوں گی۔۔۔جن" میں تم اپنی محبوبہ تلاشتے ہو۔۔۔"کدورت بھری آنکھوں سے مقابل کو تک۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔جواب دیا۔۔۔۔

افف۔۔۔۔اتنا غصہ۔۔۔۔"وہ حسین نوجوان مسکراتے ہوئے" بولا۔۔۔۔

مقابل اس کی مسکراہٹ دیکھ۔۔۔۔مزید آگ بگولہ ہوئی ی۔۔

اگر تم اس خوش فہمی میں ہو۔۔۔۔کے اپنی محبوبہ کو تصور کر کے مجھے" استعمال کرؤ گے۔۔۔تو میں بتادوں نعمان ولید۔۔میں جان سے مار لوں گی خود کو آج۔۔۔۔مگر تمھاری۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے مقابل نے تیزی سے اس کے عنابی لبوں پر۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی رکھی۔۔۔۔

ششششش۔۔۔استعمال نہیں کرتا میں تمھارا۔۔۔مانا متلاشی ہوں میں اپنی ”
لاحاصل تمنا کا۔۔چاہے تو قسم لے لو جو کبھی ہمارے پرائی یوٹ لمحوں میں
اسے اک لمحے کے لیے بھی یاد کیا ہو تم میں ڈھونڈنا تو بہت دور کی بات
ٹھرا۔۔۔۔وہ محبت ضرور تھی مگر میری بیوی نہیں تھی۔۔۔۔میرے بیٹے
کی ماں نہیں تھی۔۔۔اگر بالفرض آج وہ واپس آجائے۔۔۔اور مجھے اختیار ہو
تم دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنے کا۔۔۔تو یقین جانو اک لمحہ بھی نہیں
لگے گا مجھے فیصلہ کرنے میں۔۔۔۔کیونکے وہ اس مقام پر کبھی پہنچی ہی نہیں
جس پر تم ڈیرے ڈالے بیٹھی ہو۔۔۔۔تمھارا دنیا کی کسی بھی عورت سے
کوئی مقابلہ نہیں میرے نزدیک اور نہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔ہزاروں لاحاصل
تمنائیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک۔۔۔وہ بھی صحیح۔۔۔مگر بیوی
۔۔۔بیوی ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔اور وہ تم ہو مکھن ملائی ی۔۔۔“ان حسین
لبوں پر انگلی کیا رکھی۔۔۔دل کے سارے ارمان مچل اٹھے۔۔۔۔

جہاں ایک طرف وہ خاموش ہوئی ی تھی وہیں دوسری جانب مقابل کے پورے جسم میں طلب کا شور برپا ہو گیا تھا۔۔۔

اس دشمنِ جاں کے خاموش ہوتے ہی۔۔۔اپنی انگلی اس کے لبوں سے ہٹائی ی۔۔۔

دونوں ہاتھوں کا پیالہ اس کے چہرے پر بنا کر۔۔۔۔ تحمل سے اسے سمجھانے لگا۔۔۔۔

کیونکے بہت ضروری تھا اسے سمجھانا۔۔۔کے جس مقام پر وہ فائی زہے وہاں لاحاصل تمناؤں کا گزر بھی ناممکن ہے اب۔۔۔

فریب میں مت ڈالو مجھے۔۔۔۔میں ایک واحد نہیں ہوں تمھاری زندگی" میں۔۔"اس کے ہاتھوں کو جھنجھلا کر جھٹک۔۔۔بے اعتباری سے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر۔۔۔خود سے دور دھکیلتے۔۔بپھر کر گویا ہوئی ی۔۔۔

تم ہو۔۔۔۔اور صرف تم ہی ہو۔۔۔۔"اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے" دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سینے سے لگاتے۔۔۔۔نرمی سے۔۔مگر خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

جس پر وہ اعتبار کرنا تو دور۔۔۔کان بھی نہیں دَھر رہی تھی۔۔۔

اگر صرف میں ہوں۔۔۔تو علشبہ کا کیا؟؟۔۔۔"وہ تیزی سے اعتراضاً" بولی۔۔۔۔

وہ بیوی نہیں ہے میری۔۔۔۔ہمارے درمیان کانٹریکٹ سائن ہوا" ہے۔۔۔ہم اپنے اپنے والدین ودنیا کے سامنے ایک میرڈ کپل کی طرح رہیں گے کچھ ماہ تک۔۔۔بس۔۔۔۔"اس کا انکشاف سن۔۔انعم کو زبردست شاکڈ لگا تھا۔۔۔۔

سمجھ ہی نہ آیا کس کیفیت کا اظہار کرئے۔۔خوشی کا یا غم کا؟؟۔۔۔

خوشی۔۔۔کے وہ اس پر سوتن نہیں لایا۔۔۔۔یا غم۔۔۔کے اب بھی وہ اپنے جانی دشمن کے ساتھ ہی رہنے والی ہے۔۔۔

وہ پہلی ایسی قیدی تھی دنیا کی۔۔۔جو واحد ہی رہنا چاہتی تھی اپنے پنجرے میں۔۔۔۔کسی کی شراکت برداشت نہیں تھی اسے۔۔۔۔۔

کیا دنیا کے سارے مرد ایسے ہی جھوٹ بولتے ہیں کے حقیقت کا گمان" ہونے لگے ؟؟۔۔یا تم میں یہ ٹیلنٹ زیادہ ہے ؟؟" وہ بے یقینی کے عالم میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

یقین کرنا بہت مشکل تھا اس کے لیے۔۔۔کے اس ہر جائی نے اپنی منگیتر سے شادی نہیں کی۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔کیوں نہیں کی ؟؟۔۔۔وہ کون سہ اس سے محبت کرتا ہے ؟؟۔۔۔نہ ہی وہ زندگی بھر کے ساتھی ہیں۔۔۔ان کا رشتہ تو فقط ایک سال کا ہے۔۔۔پھر علشبہ جیسی حسین وامیر باپ کی بیٹی کو کیسے چھوڑ سکتا ہے وہ ؟؟۔۔۔۔

ذہن میں ان گنت سوالات تھے۔۔۔۔

مجھے پتا تھا میری بات پر یقین نہیں کرؤ گی تم۔۔۔اس لیے یہ"
دیکھو۔۔۔"اس کا ایک ہاتھ چھوڑ۔۔۔ تیزی سے اپنی پینٹ کی جیب سے
سیل نکالا۔۔۔۔

دو ثانیے بعد۔۔۔۔اس کے سامنے سیل کی اسکرین کی۔۔۔ جس پر اک کاغذ
کی تصویر چمک رہی تھی۔۔۔

پکڑؤ۔۔۔خود دیکھ لو۔۔۔۔"اس نے سیل ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔۔"

وہ کانٹریکٹ کا پیپر تھا۔۔۔ جس پر نعمان وعلشبہ دونوں کے دستخط موجود
تھے۔۔۔

صرف چند ماہ ہم میاں بیوی ہونے کا ڈرامہ کریں گے۔۔۔پھر دنیا کے سامنے ہم دونوں باہر ملک شفٹ ہو جائیں گے۔۔۔جبکے اصل میں تم اور عرشمان میرے ساتھ باہر جائیں گے۔۔۔۔"

اور علشبہ؟؟؟"تیزی سے استفسار کیا۔۔۔۔"

علشبہ اپنے لور کے ساتھ چلی جائے گی امریکہ۔۔۔۔۔جس سے شادی کرنے کے لیے وہ پورا یہ ڈرامہ کھیل رہی ہے۔۔"وہ حسین نوجوان لاپرواہی سے کہتا ہوا۔۔۔سیل واپس لے کر۔۔۔اپنی جیب میں ڈالنے لگا۔۔۔۔

تمھیں فرق نہیں پڑتا؟؟۔۔۔وہ منگیتر تھی تمھاری" وہ بے ساختہ ہی پوچھ "
اٹھی تھی۔۔۔

تم چاہتی ہو مجھے فرق پڑے؟؟۔۔۔"سوال پر سوال کر کے۔۔۔اس "
حسین گڑیا کو لمحہ بھر میں لاجواب کیا۔۔۔

ظالم نے پھنسا دیا تھا اسے۔۔۔نہ وہ ہاں کر سکتی تھی۔۔۔نہ وہ نہ کر سکتی
تھی۔۔۔۔

اب مطمئن ہوئی یں یا علشبہ سے بات کرواؤں؟؟۔۔"نعمان کو اندازہ "
نہیں تھا وہ اس کی دوسری شادی کی خبروں کو اس قدر دل پر لے گی۔۔۔کے
ہسپتال ہی پہنچ جائے گی۔۔۔اگر ذرا بھی علم ہوتا تو اسے پہلے ہی پورے
ڈرامے سے آگاہ کر دیتا۔۔۔۔

lover علشبہ کا چہرہ دیکھ کر تو نہیں لگا۔۔۔کے اس کا کوئی ی اور لور" ہے۔۔۔وہ تو سرخ ہو رہی تھی غصے سے۔۔۔جب تم مجھے اپنے ساتھ اس کے سامنے گاڑی میں بیٹھا کر لائے۔۔۔"انعم نے خود دیکھا تھا اسے لال پیلے ہوتے۔۔۔۔

اگر اس کا کوئی ی اور لور ہے تو پھر وہ غصہ کیوں ؟؟؟۔۔۔وہ جلن و حسد بھری نگاہ کیوں ؟؟۔۔۔۔۔وہ الجھ کر استفسار کر رہی تھی۔۔

وہ تو ایگریمنٹ توڑنے پر غصہ کر رہی تھی۔۔۔۔کیونکے اسے ڈر ہے کے" کہیں اس کے باپ کو نہ پتا چل جائے سارے ڈرامے کا۔۔"وہ ابھی بھی لاپرواہی سے جواب دے رہا تھا۔۔۔

ان کے درمیان ایگریمنٹ تھا۔۔۔کے نہ نعمان اپنی بیوی سے ملے گا اِن کانٹریکٹ کے چند ماہ میں۔۔۔۔۔اور نہ وہ اپنے لور سے۔۔خاص طور پر پبلک میں۔۔۔۔

اسے وہ وقت یاد آیا۔۔۔جب ولید صاحب کے ساتھ وہ واپس اپنے گھر ... گیا۔۔

ماضی۔۔۔

"آخر تم نے اس بد چلن لڑکی سے شادی کر ہی لی۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر حقارت سے بولے۔۔۔۔

"میری بیوی ہے وہ۔۔۔۔انعم نام ہے اس کا۔۔۔۔پورا نام انعم نعمان ولید ۔۔۔۔آپ کا نام لگتا ہے اب اس کے نام کے ساتھ۔۔۔اس لیے گالی دینے

سے قبل ہزار بار سوچیں۔۔۔۔"انعم کو گالی۔۔دراصل اسے گالی دینا تھا۔۔۔کیونکے بیوی تھی وہ اس کی۔۔۔۔

کیسے برداشت کرئے وہ۔۔۔کے گالی دیناوالا کوئی ی غیر نہیں اپناہی باپ ہے۔۔۔۔

باپ کاوقارورتبہ ایک طرف۔۔۔مگراپنی بیوی کی عزت کے لیے وہ لڑنے کھڑاہو گیا تھا۔۔۔

تم مجھے سوچنے کا کہ رہے ہو؟؟۔۔۔مجھے؟؟۔اپنے باپ کو۔۔۔دماغ" خراب کردیاہے اس لڑکی نے تمھارا۔۔۔"وہ حلق کے بل چیخے تھے اس پر۔۔۔۔

ان کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا مارے غضب و غصے کے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ سر پھرا ہو گیا ہوں میں۔۔ میری محبت کو مجھ سے چھین"
کر۔۔۔ آپ نے بنا دیا ہے مجھے سر پھرا۔۔۔ مگر میں آپ کو اپنا باپ ہونے
کے ناطے ایک نصیحت دینا چاہوں گا ولید صاحب۔۔۔۔ کے اِس سر پھرے
سے الجھنے کی جرأت نہ کیجیے گا۔۔۔۔ ورنہ انجام آپ کی سوچ سے کہیں گنا
بدتر ہو گا۔۔۔۔ یقین جانیں اس بار آپ کی پوری دنیا جلا کر خاک کر دوں گا
اگر میری چھوٹی سی دنیا کی جانب آپ نے نگاہ بھی اٹھائی ی۔۔۔ میں پہلے والا
"کمزور نعمان نہیں رہا اب۔۔

اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ وہ نوجوان وارننگ آمیز لہجے
میں۔۔ ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے۔۔۔

پاس رکھی میز کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتا ہوا۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اس لڑکے کے الفاظ کھلی دھمکی تھے۔۔۔۔یہی سبب تھا کے ولید صاحب نے کچھ وقت خاموشی سے بیٹھنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

اپنی مٹھیاں بھینچے وہ کچھ لمحے یوں ہی کھڑے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر خباثت بھری مسکراہٹ چہرے پر نمودار ہوئی ی۔۔۔۔۔۔۔

انھوں نے علشبہ کو کال کی۔۔۔۔انھیں اپنے بیٹے کو اِس رخسار عرف انعم نامی بلا سے کیسے چھٹکارا دلانا ہے۔۔۔وہ سوچ چکے تھے۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔آج کیسے یاد آگ ئی میری؟؟۔۔۔۔"نعمان نے اسے ملنے ہوٹل" کے اک روم میں بلایا تھا۔۔۔

وہ خاصہ خوش نظر آرہی تھی۔۔

مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"وہ گھوما پھرا کر بات کرنے" کی جگہ ڈائی ریکٹ اپنے موضوع پر آیا۔۔۔۔

ہاں کر لینا۔۔۔پہلے بیٹھنے تو دو۔۔"وہ مسکراتے ہوئے ٹوکنے لگی۔۔۔"

پھر آرام سے سامنے صوفے پر۔۔۔ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں ٹکائے ۔۔اطمینان سے بیٹھ گ ئی۔۔۔

ویٹ۔۔۔کیا تم میرے سر پر ہی کھڑے رہنے والے ہو۔۔۔بیٹھ جاؤ" پلیز۔۔۔ایسی بھی کیا بات ہو گ ئی جو تم بیٹھ بھی نہیں پا رہے۔۔۔۔"اس نے استہزائی یہ انداز میں کہا۔۔۔تو نعمان سامنے والے صوفے پر ٹک گیا۔۔۔

علشبہ۔۔۔میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں" کہا۔۔۔

تو مقابل کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

مگر اس کی توقع کے بر عکس۔۔۔۔وہ لڑکی بجائے رونے کے۔۔۔پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔۔۔

اور میں وجہ جان سکتی ہوں؟؟۔۔کیوں نہیں کرنا چاہتے تم مجھ سے شادی؟؟؟"یوں ہی ہنستے ہنستے اس نے استفسار کیا۔۔۔"

نعمان اسے یوں پاگلوں کی طرح بنا بات کے ہنستے دیکھ۔۔۔الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

کیونکے میں پہلے سے شادی شدہ ہوں۔۔۔اور میرا ایک چھ سال کا بیٹا بھی ہے۔۔۔"نعمان نے بلا جھجک اسے بتایا۔۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ نم آنکھوں کے ساتھ پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگی۔۔۔

اس میں اتنا ہنسنے والی کیا بات ہے؟؟" وہ خوبرو نوجوان الجھ کر پوچھ اٹھا۔۔۔"

علشبہ کاری۔ایکشن نہایت غیر سنجیدہ تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔" بمشکل اپنی ہنسی روکتے۔۔۔وہ پیٹ پکڑ کر بولی۔۔۔"

اف۔۔۔۔میرے تو۔۔۔پیٹ میں۔۔۔درد ہو گیا ہے۔۔۔ہنس ہنس" کے۔۔۔"اپنا پیٹ پکڑے۔۔۔سرخ چہرے کے ساتھ بمشکل گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کا چہرہ مکمل سرخ پڑھ گیا تھا پاگلوں کی طرح ہنسنے کے سبب۔۔۔۔نعمان کو محسوس ہوا وہ شدید ہنسنے کے سبب سانس تک نہیں لے پا رہی۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟"فکر مند ہو کر مقابل نے استفسار کیا۔۔۔"

بالکل۔۔۔مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔اف۔۔۔"اچانک ہی وہ بالکل نارمل ہو کر" بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

مقابل اس کے برتاؤ کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

مجھے بھی تمھیں ایک ضروری بات بتانی تھی۔۔۔میں بھی یہ شادی نہیں" کرنا چاہتی۔۔۔مجھے کسی اور سے محبت ہے مگر ڈیڈ راضی نہیں ہو رہے تو مجبوراً مجھے تم سے شادی کرنی پڑ رہی تھی۔۔۔مگر اب جب دونوں ہی یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تو چلو پھر ایک کانٹریکٹ سائن کر لیتے ہیں۔۔۔"علشبہ نہایت گمبھیر لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔۔

کیسا کانٹریکٹ؟؟۔۔۔"تجسس کے سبب دوبدو سوال کیا۔۔۔"

کانٹریکٹ۔۔۔کے ہم دونوں دنیا کے سامنے میاں بیوی بننے کا ڈرامہ کریں"
گے خاص طور پر میرے والدین کے۔۔۔کچھ ماہ تک ہم یہی شو کریں
گے۔۔۔۔کے ہم بہت خوش وہیپی کپل ہیں۔۔۔پھر کچھ ماہ بعد۔۔۔ہم
دونوں باہر ملک شفٹ ہو جائیں گے اپنے اپنے والدین کی نظر
میں۔۔۔جبکے ریل میں، میں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ شادی کر کے امریکہ
"چلی جاؤں گی اور تم اپنی فیملی کے ساتھ چلے جانا۔۔۔

اور میں یہ ڈرامہ کیوں کرنے لگا؟۔"اس نے شارپ نگاہوں سے مقابل کو"
تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیونکے ہم دونوں باخوبی واقف ہیں کے ہم چاہ کر بھی اپنے والدین کی ”
مرضی کے خلاف نہیں جا سکتے۔۔۔ بالفرض میں شادی سے بھاگ کر اپنے
بوائے فرینڈ کے ساتھ چلی بھی جاؤں تو میرے ڈیڈ کے پکڑ لینے کا ڈر ہمیشہ
لاحق رہے گا۔۔۔ وہ کتنے پاور فل ہیں کیا میں نہیں جانتی۔۔۔ اِس ڈرامے
سے۔۔۔ ہم دونوں ہی اپنی اپنی لائف اپنی خواہشات کے مطابق اپنے من
چاہے لائف پارٹنر کے ساتھ جی سکیں گے بغیر کسی خوف کے۔۔۔“ علشبہ
کی باتیں سن۔۔۔ وہ قائل ہوا۔۔۔

یہ واقعی اک اچھا پلان تھا اس کے نزدیک۔۔۔

اس پلان کی وجہ سے نہ صرف وہ علشبہ سے شادی کرنے سے بچ رہا تھا۔۔۔
بلکے اپنی فیملی کو بھی باحفاظت باہر ملک شفٹ کر کے ان کے ساتھ آرام سے
رہ سکتا تھا۔۔۔

چلو منظور ہے۔۔۔" وہ نوجوان راضی ہوا اس کانٹریکٹ کے لیے۔۔۔"

مگر یاد رکھنا نعمان یہ کانٹریکٹ صرف ہم دو کے درمیان رہے گا۔۔۔ کیسی" تیسرے کو اس بارے میں بھنک تک نہ لگے۔۔۔ تمھاری بیوی کو بھی نہیں۔۔۔" آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

میری بیوی بہت حساس ہے خاص طور پر میرے معاملے میں۔۔۔ اس لیے" سوری۔۔۔ یہ راز تین لوگوں کے درمیان رہے گا۔۔۔۔" انعم مانے یا نہ مانے۔۔۔۔ وہ وجیہہ مرد واقف تھا۔۔۔ کے جلتی ہے وہ۔۔ جب کسی دوسری عورت کو اس کے قریب آتا دیکھتی ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں تمھاری بیوی کو نہیں جانتی۔۔۔اس لیے مجھے اس پر اعتبار" نہیں۔۔۔"علشبہ فورا اعتراضا واحتجاجا بول اٹھی۔۔۔

ایسے تو میں بھی تمھارے بوائے فرینڈ کو نہیں جانتا۔۔۔مجھے بھی اس پر" اعتبار نہیں۔۔۔"اپنی شارپ نگاہیں اس لڑکی کے چہرے پر ٹکائے۔۔۔تیزی سے مفاہمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔میں نہیں بتاؤں گی اسے۔۔۔مگر پھر تم بھی اپنا وعدہ" قائم رکھنا۔۔۔کیونکے تم بھی اچھے سے جانتے ہو اپنے والدین کے فیصلے کے خلاف جا کر ہم آگ سے کھیلنے والے ہیں۔۔۔جتنے لوگوں کو اس کانٹریکٹ کی خبر ہو گی اتنا ہی خطرہ زیادہ ہو گا۔۔۔اس لیے یہ کانٹریکٹ کی بات صرف ہمارے درمیان رہے گی۔۔۔"نعمان نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے ہونٹ سکیڑے۔۔۔پھر اثبات میں ہلکا سہ سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔۔

انعم ایک عورت تھی۔۔۔اور ایک عورت دوسری عورت کی نظر کو نہ بھاپ سکے۔۔۔یہ کیسے ممکن؟؟۔۔۔

اگر واقعی علشبہ یہ پورا ڈرامہ صرف اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ شادی کر کے خوشحال زندگی گزارنے کے لیے کر رہی تھی تو پھر اس کی آنکھوں میں وہ جلن و غصہ کیسا؟۔۔۔۔

کیوں وہ جل کڑ رہی تھی اسے دیکھ؟؟۔۔۔

کہیں ناں کہیں کچھ تو غلط تھا۔۔۔مگر کیا؟؟۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔

ابھی وہ نازک گڑیا ان ہی سوچوں میں الجھی کھڑی تھی۔۔۔کے نعمان نے اس کا خوبصورت ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔

اچانک حملے کے سبب وہ بری طرح چونکی۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں شاکڈ سے پھیلیں تھیں۔۔۔جبکے مقابل کھڑا وہ حسین نوجوان۔۔۔اس کاری۔ایکشن دیکھ محظوظ ہو کر۔۔۔زیرِ لب مسکرایا۔۔۔۔

مجھے یاد کیا؟؟''اس کا سوال مقابل کو حیرت کے غوطے کھلا گیا تھا۔۔۔۔''

لیکن جس قدر پُر امید نگاہوں سے تکتے ہوئے اس نے پوچھا۔۔۔۔ہمت ہی جواب دے گ ئی اس کا دل توڑنے کی۔۔۔

نہ اقرار کر سکتی تھی۔۔۔نہ انکار کر سکتی تھی۔۔۔۔

بولو۔۔۔یاد کیا مجھے۔۔۔؟؟"اپنے الٹے ہاتھ سے اس کے کانوں کی بالیوں" سے کھیلتے ہوئے۔۔۔پھر سے اپنا سوال دوہرایا۔۔۔۔

اتنے عجیب سوال کیوں کر رہے ہو؟" جان جیسے حلق میں اٹکی تھی اس کی" نگاہوں میں ابھرتی رومانیت دیکھ۔۔۔۔

عجیب سوال؟؟۔۔۔اپنی بیوی سے پوچھنا کے مجھے یاد کیا۔۔۔یہ عجیب" سوال کیسے ہو گیا؟؟" وہ الجھ کر۔۔ایک ابرو اچکائے۔۔۔چھوٹی آنکھوں سے مقابل کے حسین چہرے کو گھورتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

میں کیوں یاد کرنے لگی بھلا؟؟۔۔۔" بمشکل اپنے لفظوں کو ترتیب "
دیتے۔۔۔۔ بھرم سے پوچھا۔۔۔

وہ بھرم سے ضرور بول رہی تھی مگر نظریں نہیں ملا رہی تھی۔۔۔اور یہ بات
مقابل کیسے نہ غور کرتا؟؟۔۔۔

اور تم کیوں یاد نہیں کرؤ گی بھلا؟۔۔۔ایک میں ہی تو ہوں پوری دنیا میں "
۔۔۔۔جسے تم پورے حق سے یاد کر سکتی ہو۔۔۔۔" ہاتھ کی چار انگلیاں اس
کی گھنی زلفوں میں الجھا کر۔۔۔انگوٹھا اس کے نرم گالوں پر
سہلاتے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

اس حسین دشمنِ جاں نے اک نگاہ اٹھا کر اس کی سیاہ آنکھیں دیکھیں۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں رومانیت برسا رہی تھیں۔۔۔جن سے وہ لڑکی ڈر جایا کرتی تھی۔۔۔اس لمحے بھی حالت کچھ جدا نہ تھی۔۔۔۔وہ گھبرا کر فورا نظر جھکا گئی۔۔۔۔

اس کی گھبرائی ٹ کو محسوس کر۔۔۔اگلے ہی پل وہ گلے لگا۔۔۔۔

"تمھارا اور میرا رشتہ بہت خاص ہے انعم۔۔۔تم چاہے مانو یا نہ مانو۔۔۔۔تم نہیں دیکھ سکتیں مجھے کسی اور کے ساتھ۔۔۔وہ الگ بات ہے تم میری ہونا بھی نہیں چاہتیں۔۔۔۔۔تم جل جاتی ہو جب کسی اور کے قریب جاتا ہوں میں۔۔مگر خود قریب نہ آکر مجھے بھی جلا دیتی ہو۔۔۔۔تم ہمیشہ سے میری تھیں۔۔۔۔اور مزے دار بات پتا ہے کیا ہے۔۔۔تم آج بھی صرف میری ہو۔۔۔۔مجھ سے شدید نفرت کی دعوے دار ہو تم۔۔ایسی نفرت جو محبت کا گمان دے۔۔۔۔ایسی نفرت کے میں نظر نہ آؤں تو تم ڈھونڈنے لگتی

ہو۔۔۔دیوانوں کی طرح تلاشتی ہو تم مجھے۔۔۔۔کب تک۔۔۔آخر کب تک یوں پتھر کی مورت بنے رہو گی؟؟۔۔۔کب تک میرے حصے میں صرف سزا رہے گی؟؟۔۔۔ظالم حسینہ کچھ جزا کا بھی تو بدوبست کرؤ ناں۔۔۔میرا بھی تو کچھ حق ہے خوشیو پر۔۔۔کیوں خود بھی جلتی ہو اور مجھے بھی جلاتی ہو؟؟۔۔۔۔۔کیوں نہیں مان لیتیں۔۔۔میں محبت ہوں تمھاری۔۔ قلبی محبت۔۔۔۔ہاں انعم۔۔۔۔میں قلبی محبت ہوں تمھاری۔۔۔۔"اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔بھرائی ی آواز میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

اس کے محبت میں ڈوبے جملے اپنے سحر میں جکڑتے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔

اپنے سینے سے لگائے۔۔۔۔وہ اس کے نازک وجود کو آہستہ آہستہ خود میں بھینچتا رہا۔۔۔حال تو یہ تھا کے مقابل اس کے سحر میں ایسی کھوئی ی تھی کے خبر ہی نہ ہوئی ی کے کب اس خوبرو نوجوان نے اپنے باہوں کے حصار میں اسے کے وجود کو مکمل جکڑ لیا۔۔۔

اس کا ہر جملہ رومانیت سے بھرپور تھا۔۔۔۔

نعمان کی تیز چلتی دھڑکنیں وہ سن سکتی تھی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی گرم سانسیں کانوں کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھیں اُس لمحے۔۔۔۔

آخری جملہ سنتے ہی۔۔۔انعم نے تیزی سے احتجاجی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

میں محبت نہیں کرتی تم سے۔۔۔" وہ چیخنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر آواز ساتھ " نہیں دے رہی تھی۔۔۔اپنی آواز کسی دور کھائی ی سے آتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

تم کرتی ہو انعم۔۔۔ تم کرتی ہو۔۔۔ ورنہ پینک اٹیک نہ آتا تمھیں میری " دوسری شادی کی تصاویر دیکھ کر۔۔۔۔"اس نازک گڑیا نے احتجاج کرتے ہوئے دور جانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر اس نے جانے نہ دیا۔۔۔

ان گرے رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پُر اعتمادی سے دعوہ کیا۔۔۔۔

اس کی بھرائی ی آواز دھیمی مگر سحر انگیز تھی۔۔۔

وہ اپنے دعوے پر قائم تھا۔۔۔۔

میں نہیں کرتی۔۔۔" دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ۔۔۔اپنے جملے پر خاصہ جماؤ دے کر بولی۔۔۔

تم کرتی ہو انعم۔۔۔۔ تم کرتی ہو۔۔۔ میں ہی وہ شخص ہوں۔۔۔ جس کی خاطر تم نے پہلی بار اپنے ہونٹوں پر لپ۔اسٹک لگائی تھی۔۔۔مجھے تو کالر بھی یاد ہے۔۔۔۔ کیا تمھیں یاد نہیں؟؟۔۔۔۔۔۔۔" انعم کا وجود اب لرزنے لگا تھا۔۔۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔۔جسم سے جان نکلتی معلوم ہو رہی تھی

۔۔۔۔

اس دشمنِ جاں کے کپکاتے عنابی لبوں کو ترسی نگاہوں سے تکتے۔۔۔۔وہ پھر بھرائی ی آواز میں بولا۔۔۔۔

اس کی سانسیں اب پھول رہی تھیں۔۔۔۔

میں نہیں کرتی۔۔۔۔۔اور کتنی بار کہوں وہ ڈائی ری میری نہیں ہے۔۔۔۔"اس کی گرم سانسیں۔۔۔اب مقابل کو کمزور کر رہی تھیں۔۔۔۔

اگر وہ ضدی تھا تو مقابل بھی کم نہ تھی۔۔۔

میں نے تو ڈائی ری کا ذکر کیا ہی نہیں۔۔۔۔اگر وہ تمھاری ڈائی ری" نہیں۔۔۔۔تو تم کیسے جانتی کے یہ بات ڈائی ری میں لکھی ہوئی ی ہے۔۔۔" وہ اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔۔۔۔

انعم بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی۔۔۔۔

تیزی سے دور جانے کی پھر ایک بار سعی کی۔۔۔۔ مگر وہ خوبرو نوجوان اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔خود سے ذرا بھی فاصلہ قائم کرنے کا۔۔۔۔

ہائے۔۔۔۔ان خوبصورت ہونٹوں کو پہلی بار زینت بھی میری خاطر ہی" دی گئی تھی۔۔۔۔" گہری بولتی نگاہوں سے ان عنابی لبوں کو تکتے

۔۔۔ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔۔۔۔۔رشک بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اس کی دماغ کی رگیں پھٹنے لگی تھیں اب۔۔۔۔وہ نہیں مان سکتی تھی۔۔۔۔ کے وہ ڈائری اس کی ہے۔۔۔۔ورنہ یقیناً نعمان قاتل بھی اسے ہی گمان کرتا۔۔۔۔جبکے قتل اس نے نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔"تم ان باتوں سے حاصل کیا کرنا چاہتے ہو؟؟"

تمھیں۔۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب تھا۔۔۔۔مگر وہ کل تھا۔۔۔۔اب" اس کے بعد نہ کسی سوال کی حاجت تھی نہ کسی جواب کی۔

بس اک بار کہ دو تم۔۔۔کے کرتی۔۔۔ہو۔۔۔۔مان لوانعم۔۔۔تم کرتی" ہو۔۔۔۔۔۔"اس کے ہونٹوں کے پاس اپنے ہونٹ لا کر۔۔اس کی میٹھی مہک محسوس کرتے۔۔۔۔بضد لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔نعمان کا پریشرائز کرنا اس کا ذہن برداشت نہ میں۔۔۔ کر سکا۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ کمزورسہ احتجاج کرتے۔۔۔بے ہوش ہو کر گرنے لگی۔۔۔۔

نعمان نے فوراہی اس کے ڈھیلے پڑتے وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں اٹھالیا۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

علشبہ نے بے چینی وغصے سے لال پیلے ہوتے ہوئے ولید صاحب کو کال کی۔۔۔

آپ نے کہا تھا میں نعمان کو خود میں الجھائے رکھوں آپ اس نیچ ذات لڑکی" کا بندوبست کر دیں گے۔۔۔ مگر ایک ماہ گزر گیا۔۔۔آپ نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر فون پر چیخی۔۔۔

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا نعمان کا اسے اگنور کر کے۔۔۔۔پبلک میں اکیلا چھوڑ جانا۔۔۔۔وہ بھی صرف اس رخسار نامی لڑکی کی خاطر۔۔۔۔

وہ کوئی ی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی بن سکتی تھی۔۔۔ نعمان ولید نے سوچ بھی کیسے لیا کے وہ اسے ریجیکٹ کر سکتا ہے؟؟۔۔۔۔وہ بھی ایک دو

کوڑی کی پنچ عورت کی خاطر۔۔۔جو اس کے نزدیک اس کی ملازمہ سے بھی بدتر تھی۔۔۔۔

کہاں وہ ارب پتی باپ کی اکلوتی بیٹی۔۔۔ جس کے منہ سے خواہش نکلتے ہی پوری ہو۔۔۔اور کہاں وہ معمولی وحشیہ۔۔۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا جو آگ سینے میں لگی ہے اس سے رخسار کو اس کے چھ سالہ بیٹے کے ساتھ جلا کر خاک کر دے۔۔۔

پہلے نعمان منہ کو آرہا تھا کیا یہ کم ذلت تھی جو اب علشبہ بھی آن پہنچی۔۔۔

اس کا خود پر چیخنا شدید ناگوار گزرا۔۔۔ مگر وقت کی نزاکت کو سمجھتے۔۔۔اپنے غصے پر بمشکل قابو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے تحمل سے

بولے۔۔۔ ”میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا اب پھر کہہ رہا ہوں صبر رکھو لڑکی۔۔اس کام کے لیے تھوڑا وقت درکار ہے۔۔۔ پھر تم خود بھی کون سہ اسے اپنے محبت کے جال میں پھانس سکیں۔۔۔ بڑے دعوے کر رہی تھیں تم۔۔۔کے صرف چند دن دوں تمھیں۔۔۔اور تم نعمان کے دل و دماغ سے اس لڑکی کو نکال پھینکو گی۔۔۔ایک ماہ بیت گیا۔۔۔وہ تمھارے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہ رہا ہے۔۔۔ گھوم پھر رہا ہے۔۔۔ مگر تم اس کے دل پر قابض نہ آسکیں۔۔۔۔اس کی چھ سال پرانی بیوی کی محبت سے جیت نہ سکیں۔۔۔۔“ ولید صاحب نے پلٹ وار میں بھیگو کر جوتا مارا۔۔۔۔تو علشبہ بیڈ سے دو دو فٹ اچھلی۔۔۔۔

ولید صاحب نے گویا اس کے تن بدن میں سر تا پاؤں آگ سلگا دی تھی۔۔۔۔

آپ کے بیٹے کی پسند اگر اتنی گری ہوئی ہے تو اس میں میرا کیا" قصور؟؟۔۔۔فلحال۔۔۔اس رخسار کا کچھ کریں۔۔۔اور نہیں کر سکتے۔۔۔تو یہ معاملہ میرے حوالے کر دیں میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ بھرم سے بولی۔۔۔اور کہتے ہی کال ان کے منہ پر کاٹ دی۔۔۔

جس پر ولید صاحب جز بز ہو کر سیل کان سے ہٹا کر۔۔۔ برہمی سے اسکرین دیکھنے لگے۔۔۔۔

دودھ کے دانت جھڑے نہیں اور مجھے غرا رہی ہے۔۔۔کم عقل" لڑکی۔۔۔۔۔یہ سب نعمان کی غلطی ہے۔۔۔" اپنے سیل کو زمین پر زور سے مارتے۔۔غصے سے دھاڑے۔۔۔

اگلے ہی لمحے پھولے پھولے سانس لیتے ہوئے ابھی صوفے پر بیٹھنے ہی لگے تھے کے دروازہ کھلا۔۔۔اور ان کی وائف کمرے میں انٹر ہوئی ی۔۔۔

وہ پارٹی سے لوٹی تھیں۔۔۔لڑکھڑاتے ہوئے ان کا پاؤں صوفے سے ٹکرایا۔۔۔۔

نشے میں دھت اس عورت کو کچھ صاف دیکھائی ی نہیں دے رہا تھا۔۔۔حالت تو یہ تھی کے کمرے کے دروازے تک بھی ان کا گارڈ چھوڑ کر گیا۔۔۔۔

کہاں تھیں تم؟؟۔۔کچھ خبر بھی ہے اپنے بیٹے کی۔۔۔کے کیا گل کھلاتا پھر رہا ہے؟؟۔۔"ابھی وہ گرنے ہی لگیں تھیں کے ولید صاحب نے ان کی کلائی تھام کر۔۔۔ گرنے سے بچایا۔۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گ ئی یں۔۔۔ان کی حالت دیکھ۔۔۔۔ولید صاحب غصے سے آگ بگولہ ہو کر۔۔۔انھیں کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

اوپلیز ولید۔۔۔مجھے ابھی سونے دو۔۔۔میں بہت تھکی ہوئی ی آئی ی ہوں۔۔۔" وہ ہر بار کی طرح لاپرواہ لہجے میں بولیں۔۔۔۔

وہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھیں دنیا کے لیے بھلائی ی کا کام کرنا تھا ۔۔۔۔۔۔۔یتیموں کے لیے ویلفیئر چلانا تھا۔۔۔۔بوڑھوں کے لیے اولڈ ہاوس بنوانے تھے۔۔۔۔۔دنیا جہاں کی فکر تھی انھیں۔۔۔ گر نہیں تھی تو صرف اپنے شوہر و بیٹے کی نہیں تھی۔۔۔۔

آئے دن ان کی تصاویر کسی شوشل ورک کے سبب اخبار میں آتی۔۔۔

وہ عورتوں کے حق کے لیے آواز اٹھایا کرتی تھیں۔۔۔ مگر چراغ تلے ہمیشہ اندھیرا ہوتا ہے۔۔۔۔ تو ان کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

ان کا بھائی احتشام ابرار بہت بڑا مافیا کا سردار تھا۔۔۔

نشہ آور اشیاء و انسانی اسمگلنگ خاص طور پر کم عمر لڑکیوں کی۔۔۔۔ اس کا پرانا پیشہ۔۔۔۔ کہیں غیر قانونی دھندے اس کی سرپرستی میں ہی پورے ملک میں چل رہے تھے۔۔۔۔۔ اسی کے بل بوتے پر انھوں نے سیاست میں قدم رکھا تھا۔۔۔ اور ولید صاحب سے شادی کی۔۔۔

احتشام کے خوف کے سبب ولید صاحب انھیں کچھ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

احتشام ابرار موت کا دوسرا نام سمجھا جاتا تھا۔۔۔

اس کی عدالت میں اسی کے فیصلے چلتے تھے۔۔۔۔ گویا کے اندھیر نگری چوپٹ راج۔۔۔۔ کوئی ی اس کے فیصلے کے خلاف جانے کی سعی بھی کرے تو اس کی سزا صرف موت ہوتی۔۔۔۔

نہایت پتھر دل شخص تھا وہ۔۔۔ مگر اس کے باوجود اپنی بہن و بھتیجے پر جان نچھاور کرتا۔۔۔۔

اس کی واحد کمزوری صرف اس کی بہن تھی۔۔۔۔

سوتی رہو تم۔۔۔" وہ دانت پستے ہوئے کہ کر۔۔۔ تیز قدم لیتے کمرے" سے باہر نکل گ ئی ے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اسلام آباد سے کراچی صرف انھیں دیکھنے آیا تھا۔۔۔ عجیب کشش تھی اس عورت میں۔۔۔ جو سکون نہیں لگنے دیتی تھی دل کو۔۔۔۔

نہیں سمجھ پاتا تھا اپنے جذبات کو۔۔۔ جو بے قابو ہو جاتے اس کا ایک دیدار کرنے کی تڑپ میں۔۔۔۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے۔۔۔اوپر کی جانب۔۔۔فائزہ کی کھڑکی کو تک رہا تھا۔۔۔

ناجانے کتنی دیر سے کھڑا تھا وہ۔۔۔اور ناجانے کتنی ہی دیر اور کھڑے رہنے والا تھا۔۔۔

"ارے زوبیر۔۔۔"اچانک پیچھے سے کھنکتی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

وہ حیرت سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔

"آپ اتنی صبح کہاں سے آرہی ہیں؟"فائزہ کو دیکھتے ہی۔۔۔دل کو جیسے سکون سہ آگیا تھا۔۔۔

چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر آئی ی۔۔۔۔

وہ فوراہی اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"پارک میں واک کرنے گ ئی تھی۔۔۔ تم سناؤ۔۔۔ کہاں غائی ب ہوگ ئی ے اچانک ؟"ان کے پوچھتے ہی۔۔۔۔ مقابل کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

"توآپ کواحساس تھامیری غیر موجودگی کا۔۔۔"اس کے مسکرا کر کہتے ہی۔۔ فائی زہ نا سمجھی سے مسکرادی۔۔۔

وہ دراصل۔۔۔میری جہلم میں ایک دوست ہے۔۔۔اس کی بیٹی کی جاب" کراچی میں لگی تھی۔۔۔تو اکیلے بھیجنے سے ڈر رہی تھی وہ۔۔۔پھر اس نے مجھ سے رابطہ کیا۔۔۔۔اب اس کی بیٹی میرے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔۔اس کی ماں چاہتی ہے کے میں کراچی کے ہی کسی اچھے لڑکے سے اس کا رشتہ کروا دوں۔۔۔۔اس لیے تمھیں یاد کر رہی تھی۔۔"ان کے یاد کرنے کی وجہ سنتے ہی اس بیچارے نوجوان کا منہ لٹک گیا تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔آؤ۔۔۔ تمھیں اچھی سی چائے بنوا کر پلاؤں۔۔۔ورنہ پھر شکوہ" کرؤ گے۔۔۔کے چائے نہیں پوچھتی میں تم سے۔۔۔۔چلو۔۔۔۔"انھوں نے بے تکلف انداز میں ہاتھ تھام کر کھینچنا شروع کیا۔۔۔۔

زوبیر ان کے ہاتھ تھامنے پر اپنے پورے جسم میں ایک نیا جذبہ بیدار ہوتا پا رہا تھا۔۔۔۔

پورے راستے وہ صرف ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھ۔۔۔۔ مسکراتا رہا۔۔۔۔

وہ کوئی ی سولہ سال کا کم عمر لڑکا نہیں تھا۔۔۔ جسے پہلی بار کسی لڑکی پر ہوا ہو۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ خود کو اس لمحے سولہ سال کا لڑکا crush ہی پا رہا تھا۔۔۔ جس کے پیٹ میں گدگدی سی مچی ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ نیا احساس بہت پیارا سہ لگا دل کو۔۔۔۔

وہ کھینچتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آئی ی تھیں۔۔۔

ثناء۔۔۔۔ذرا چائے تو بنا کر لانا۔۔۔" وہ اندر کی جانب آواز "
لگا کر۔۔۔۔ اسے لاونج کے صوفے پر بیٹھانے لگیں۔۔۔۔

بہت پیاری و سگھڑ بچی ہے۔۔۔۔ باپ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا" تھا۔۔ماں نے بڑی محنت سے پالا ہے۔۔۔۔ تمھاری اور اس کی عمر میں انیس بیس کا ہی فرق ہو گا۔۔دیکھنے میں بھی بڑی خوبصورت ہے۔۔۔ تمھیں اچھی لگے گی۔۔۔۔" وہ اس کے برابر میں بیٹھ کر خوب ثناء کی تعریفیں کرنے لگیں۔۔۔

آپ کب سے رشتے کرانے والی انٹی بن گ ئی یں؟؟" "ان کی ساری" تعریفیں خاموشی و تحمل سے سننے کے بعد۔۔۔۔نہایت سپاٹ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

اس کا چبھتا ہوا لہجہ محسوس کرنے کے باوجود بھی۔۔۔وہ عادتا مسکراتے "ہوئے بولیں۔۔۔ "کیا برائی ہے رشتہ کرانے میں بھلا؟؟۔۔۔

تو پہلے اپنا کریں ناں۔۔۔"دبی دبی غراہٹ کے ساتھ چہرے پر مسکان" سجائے۔۔۔جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنا؟؟۔۔۔وہ بھی اس عمر میں؟؟۔۔۔کیا پاگل واگل ہو گ ئی ے ہو" میری بھتیجی کی طرح۔۔۔"مارے حیرت کے۔۔۔وہ فوراہی احتجاجا بول اٹھی۔۔۔

اس میں پاگل ہونے کی کیا بات ہے؟؟۔۔۔آپ عورت نہیں ہیں" کیا؟؟۔آپ کا کوئ ی ارمان وخواہش نہیں کیا؟؟۔۔آپ کی جسمانی ضروریات نہیں کیا؟؟۔۔زندگی بھریوں ہی تنہا رہنے کا ارادہ ہے ؟؟۔۔۔۔"اچانک ہی زوبیر آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کے اچانک یوں سوالات کرنے پر۔۔۔وہ اک لمحے کے لیے لاجواب ہوئی یں۔۔۔

ان دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو پلک جھپکائے بغیر دیکھ ہی رہے تھے۔۔۔کے ”چائے۔۔۔“ثناء آواز لگاتی ہوئی ی وہاں چائے لے کر آن پہنچی۔۔۔۔

زوبیر نے اک نگاہ بے دلی سے ٹرئے سامنے ٹیبل پر سجاتی لڑکی پر ڈالی۔۔۔۔

وہ محترمہ فائزہ کی تعریفوں کے مقابلے دکھنے میں زیادہ خوبصورت تھی۔۔یقیناً اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے دیکھنے کے بعد بے دلی کا مظاہرہ نہ کر پاتا۔۔۔۔ مگر اس نوجوان نے توجہ نہ دی۔۔۔۔

دیتا بھی کیسے۔۔۔دل تو پہلے ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

ثناء یہ ہے زوبیر۔۔۔۔اور زوبیر یہ ہے ثناء۔۔۔" وہ دونوں کا ایک "دوسرے سے تعارف کرانے لگیں۔۔۔

ثناء اسے دیکھ۔۔۔رسمی طور پر مسکرادی۔۔۔جبکے مقابل نے۔۔۔۔ سنجیدگی چہرے پر سجائے۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ثناء یہ باڈی گارڈ کی جاب کرتا ہے۔۔۔بہت پیارا و سلجھے ذہن کا مالک" ہے۔۔۔دوسروں کے کام آنے میں ہمیشہ پہل کرتا ہے۔۔۔" وہ رشتہ کرانے والی آنٹیوں کی طرح بیٹھ کر اب زوبیر کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھیں۔۔۔

جب میں اتنا ہی اچھا ہوں۔۔۔تو آپ نظرِ کرم کیوں نہیں" کرتیں؟؟" اپنی حد سے زیادہ تعریفیں سن۔۔۔وہ بے ساختہ ہی پوچھ اٹھا۔۔۔۔

کرئی ی تو ہے۔۔تب ہی تو اپنی سہیلی کی بیٹی تم سے مل وا رہی" ہوں۔۔۔" وہ سادگی سے مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

اس لمحے ثناء نے زوبیر کی آنکھوں میں شکوہ ابھرتا محسوس کیا۔۔۔

وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔کیا محترمہ فائزہ واقعی نہیں سمجھ پائیں زوبیر کی بات کا مفہوم یا وہ دانستہ طور پر نا سمجھی کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

کہاں؟؟۔۔چائے تو پی لو۔۔۔ثناء بہت اچھی چائے بناتی ہے۔۔۔"وہ" تیزی سے بولیں۔۔۔

بناتی ہو گی۔۔۔مگر مجھے کسی اور کے ہاتھ کی پسند ہے۔۔۔اگر وہ بناتی تو یقینا" میں پی کر جاتا۔۔۔شکریہ۔۔۔"وہ نروٹھے پن سے کہتا۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس کے لہجے سے جھلکتی خفگی مقابل نے محسوس کرلی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے مکمل نظرانداز کرگ ئی یں۔۔۔

شاید وہ آپ کو پسند کرتا ہے آنی۔۔۔۔"ثناء نے چائے ٹرے سمیت ٹیبل" سے اٹھاتے۔۔۔۔لچکدار انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا بول رہی ہو کچھ خبر بھی ہے؟؟۔۔۔۔بے وقوفوں والی باتیں نہ" کرؤ۔۔۔بچہ ہے میرے آگے کا۔۔کم از کم سات آٹھ سال چھوٹا ہو گا مجھ سے۔"وہ برہمی سے بولتی ہوئی ی۔۔۔اٹھ کھڑی ہوئی یں۔۔۔۔

تو کیا ہوا؟؟۔۔۔اگر اسے آپ پسند ہیں اور آپ کو وہ۔۔۔تو عمر کوئی ی" "معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔

ثناء تمھاری ماں نے مجھے تمھاری شادی کی ذمہ داری دی ہے نہ کے تمھیں" میری۔۔۔۔اب زیادہ انعم نہ بنو۔۔۔وہ کم تھی کیا جو تم بھی شروع ہو گ ئی یں۔۔۔۔"خاصہ بگڑتے ہوئے کہ کر۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔۔

ثناء نے محسوس کیا۔۔۔وہ بھاگ رہی ہیں اپنے جذبات سے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو اس کے کشادہ سینے سے لگا پایا۔۔۔اک دو ثانیوں کے لیے وہ اس کی مہک کو قریب سے محسوس کر۔۔۔ہلکا سہ مسکرائی ی۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے ذہن نے کام کیا۔۔۔اور وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

وہ پر سکون نیند سو رہا تھا۔۔۔اِس قدر پر سکون۔۔۔کے گمان ہوا جیسے ناجانے کتنی راتوں کا جاگا ہوا ہو۔۔۔

پھر نگاہ اپنے ہاتھوں کی کلائی یوں پر گ ئی۔۔۔جن میں گجرے سجے تھے۔۔۔جنھیں دیکھ وہ چونکی۔۔۔۔

اب وہ سفید گجرے مرجھا سے گ ئی ے تھے۔۔۔لیکن اہمیت کے حامل وہ پہلے سے زیادہ لگے۔۔۔وجہ۔۔۔کیونکے اس سنگ دل نے اعتراف کیا ہے کے پرائی یوٹ لمحوں میں۔۔۔صرف وہ ہوتی ہے۔۔۔رخسار کا تو تصور بھی نہیں ہوتا۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔مگر گجرے اب اچھے لگ رہے تھے۔۔۔۔

چہرے پر از خود ہی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے آگے ماضی کی تلخ یادیں۔۔۔۔ فلم کی طرح چلنے لگیں۔۔۔۔

وہ چیخیں۔۔

وہ جنونی گرفت۔۔۔

وہ سفید چادر۔۔

وہ ٹوٹا لیمپ۔۔۔۔

وہ خودکشی کی کوشش۔۔۔

عورت کی فطرت ہے وہ کچھ نہیں بھولتی۔۔۔۔

درگزر کر دیتی ہے مگر بھولتی نہیں ہے۔۔۔۔
وہ بھی بھول نہیں سکتی تھی اپنے ساتھ ہوئی ی زیادتی کو۔۔۔۔

آنکھوں میں سرخی امٹ آئی ی۔۔۔۔بے دلی سے وہ گجرے
اتار کر۔۔فرش پر پھینکتی ہوئی ی۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئی ی۔۔۔۔تو وہ وجیہہ نوجوان اب بھی پر سکون نیند سوتا
نظر آیا۔۔۔۔

کتنا سوئے گا یہ ؟؟۔۔۔" وہ جل ککڑے انداز میں کہتی ہوئی ی۔۔۔باہر "
چلی گ ئی تھی۔۔۔عرشمان کو ناشتہ اور دوائی ی پلانے۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔۔نعمان کی آنکھ کھلی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔۔

اپنے بستر پر۔۔خاص طور پر اس نرم و ملائی م وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں بھر کر سونے سے نیند بڑی میٹھی آئی ی تھی اسے۔۔۔۔

جیسے ہی فریش ہونے کے لیے بیڈ سے اترا۔۔۔ نظر فرش پر پڑئے گجروں پر گ ئی۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔ چہرے پر بکھرئی ی اطمینانی اگلے ہی پل غائی ب ہوئی ی۔۔۔۔

ایک وقت۔۔۔ میں پوری دنیا فتح کر سکتا ہوں مگر اس لڑکی کے ذہن میں " کیا چلتا ہے یہ نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔پہلے گجرے اس لیے ہاتھ میں پکڑا کر گ ئی کے رخسار کو گمان کر کے اسے دیے تھے میں نے۔۔۔۔اب جب

سب کل ئی یر کر دیا۔۔۔تو پھر بھی پھینک گ ئی۔۔۔حد ہے
۔۔۔"اس کی بھی ٹھیک ٹھاک تپ گ ئی تھی ان گجروں کو زمین بوس
دیکھ۔۔۔۔

تیار ہو کر کمرے سے نکلا۔۔۔تو انعم کو عرشمان کے ساتھ ناشتہ کرتے دیکھ
۔۔۔مزید تپ چڑھی۔۔۔۔

کیا اسے پتا نہیں۔۔۔کے میں موجود ہوں گھر میں۔۔۔کیا تھوڑا انتظار"
نہیں کر سکتی تھی میرا؟؟۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا۔۔چی ئی رکھسکا کر
۔۔ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا۔۔۔۔

میم اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟۔۔"الماس نے فکر مند لہجے میں انعم"
کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔تو وہ الجھی۔۔

"میری طبیعت کو کیا ہوا ہے؟؟"

"رات کو ڈاکٹر آیا تھا ناں آپ کو دیکھنے۔۔۔"

"مجھے دیکھنے؟؟۔۔"انعم کو کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔سوائے اس بات کے
۔۔۔کے نعمان اسے پریشرائز کر رہا تھا رات کو۔۔۔یہ ماننے پر کے وہ
ڈائری اس کی ہے۔۔۔

کہتے ہیں ناں چور کی داڑھی میں تنکا۔۔۔وہ نعمان کی باتوں کا اصل مفہوم
اپنے خوف کے سبب سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔

تمھیں واقعی یاد نہیں؟؟۔۔۔یاڈرامہ کر رہی ہو؟؟"نعمان ترچھی" نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔کل رات کتنی کوشش کی اس نے۔۔۔کے جان سکے۔۔آخر دل میں چل کیا رہا ہے اِس لڑکی کے۔۔۔ مگر وہ دشمن جاں۔۔۔۔میں نہ مانو بنی رہی۔۔۔ حتی کے بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔

اس کے لیے نعمان نے فوراہی ڈاکٹر کو بلوایا۔۔۔

ڈاکٹر اسے ذہنی سکون کا انجیکشن لگا کر۔۔۔کچھ دوائیاں لکھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے مطابق انعم ذہنی دباؤ کے سبب بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کیا بہت مشکل ہے یہ ماننا۔۔کے آپ کو آپ کے شوہر سے محبت ہے؟؟۔۔۔وہ بھی اُس شوہر سے۔۔۔جو آپ کو اعتماد دلا رہا ہے کے اسکی زندگی کی واحد عورت ہو تم۔۔۔۔

کیوں وہ لڑکی اپنی پہلی محبت کا اقرار کرنے کے لیے کسی صورت تیار نہیں اس سے؟؟۔۔۔

کوئی ی اپنی پہلی محبت نہیں بھولتا۔۔۔پھر وہ کیسے بھول گ ئی؟؟۔۔۔۔وہ اسے بیوی والی عزت دے رہا ہے۔۔۔اسے مان دے رہا ہے۔۔۔اس کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔اس کے بچے کو باپ کا پیار دے رہا ہے۔۔۔۔ہر فرض تو نبھا رہا ہے وہ۔۔۔پھر وہ کیا چیز ہے جو اب تک ان کے رشتے میں کھچاؤ کا سبب بنی ہوئی ی ہے؟؟۔۔۔۔

جو جیسا ہوتا ہے دوسروں کو ویسا ہی سمجھتا ہے۔۔۔یہ ڈرامے بازیاں تم" جیسے لوگ کرتے ہیں۔۔۔۔"مقابل کے جملے انعم کو خاصہ ناگوار گزرے۔۔۔۔اس نے تڑاک سہ جواب دے کر منہ پھیر لیا۔۔۔

نعمان بھی پھر کہاں چپ رہنے والا تھا۔۔۔۔

عرشمان الجھی نگاہ سے اپنے والدین کو لڑتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔

وہ ننھا بچہ سمجھ نہیں پاتا تھا کیوں اس کے والدین ہمیشہ لڑتے رہتے ہیں؟؟؟؟۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی بحث میں اتنے مشغول تھے کے انھوں نے عرشمان کو اپنی آنکھیں میچتے دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

اس کا ننھا منھا سہ دل بہت دکھا۔۔۔یہاں تک کے اسے تکلیف ہونے لگی۔۔۔۔

پہلے اس کی ماں چھ سال تک اس سے دور رہی۔۔۔پھر باپ اچانک ایک ماہ کے لیے غائب ہو گیا۔۔۔۔دونوں ملتے ہیں تو سوائے لڑائی ی جھگڑے اور منہ پھولانے کے کچھ نہیں کرتے۔۔۔۔کیا ایسی ہوتی ہے ایک ہیپی فیملی؟؟؟۔۔۔

یہی سوچتے سوچتے اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔اور آنکھیں اور زور سے میچ لیں۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان کیاہوا؟؟۔۔"انعم و نعمان دونوں ہی اپنی بحث میں مگن"
تھے۔۔۔وہ الماس تھی جس نے عرشمان کو آنکھیں میچتا دیکھا۔۔۔

اس کے فکر مند ہو کر کہتے ہی۔۔۔نعمان وانعم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔"الماس اس پر جھک کر پوچھ رہی تھی۔۔۔"

عرشمان کیاہوابیٹا؟؟۔۔"نعمان تیزی سے آیا تھا۔۔۔جان جو نکلی تھی"
اسکی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔عرش۔۔عرشمان کے بہ۔۔۔بہت درد ہو رہا۔۔۔۔"
ہے۔۔"اس ننھے شہزادے نے بمشکل یہ جملہ ادا کیا۔۔۔جس پر انعم کی جان
ہوا ہوئی ی۔۔۔

سوائے اس ننھے شہزادے کے۔۔۔زندگی میں بچا کیا تھا اس کے پاس۔۔۔وہ
ڈر گ ئی۔۔۔اِس قدر ڈر گ ئی۔۔۔کے اپنی جگہ سے ہل تک نہ
سکی۔۔۔۔

تم نے دوائی ی وقت پر نہیں پلائی ی کیا؟؟۔۔۔"نعمان نے آگ بگولہ "
ہو کر الماس کو دیکھ۔۔۔۔پوچھا۔۔۔

جس پر وہ نظر جھکا گ ئی۔۔۔کیونکے عرشمان کی ساری دوائی یوں اور ڈاکٹر کو
چیک۔اپ کرانے کی ذمہ داری انعم نے لے لی تھی۔۔۔۔

اِن محترمہ سے تو کچھ بولنا ہی بے کار ہے۔۔۔"انعم کی جانب دیکھ۔۔۔اس" نے خاصہ چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

اس کا جملہ ڈائی ریکٹ دل پر جا کر لگا تھا۔۔۔

کیا مطلب تھا اس کی بات کا؟؟۔۔اگر وہ باپ تھا۔۔۔تو وہ بھی ماں تھی عرشمان کی۔۔۔وہ سوچ بھی کیسے سکتا ہے۔۔۔کے اپنی ذمہ داریاں ٹھیک طرح نہیں نبھائی ہوں گی اس نے۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"عرشمان گہرے سانس لیتے ہوئے۔۔۔"

ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بس ابھی۔۔۔چیم ڈیڈ ہیں ناں۔۔۔۔ڈیڈ آپ" کو ڈاکٹر کے لے کر چلتے ہیں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسے گود میں اٹھا کر سینے سے لگا۔۔۔دلاسہ و حوصلہ دیتے ہوئے۔۔۔وہ باہر کی جانب دوڑا۔۔۔

الماس اس کے ساتھ ہی چلی گ ئی تھی۔۔۔جبکے انعم خوف کی کیفیت سے دوچار۔۔۔۔نم آنکھیں و لرزتا ہوا وجود لیے۔۔۔۔انھیں جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟میم۔۔۔"روبی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر" ۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی ی۔۔۔ کھڑے ہو کر ان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

عرشمان کو کچھ ہو گیا تو وہ مر جائے گی۔۔اب نہیں جی سکتی اپنے بیٹے کے بغیر۔۔۔۔۔اس کا بیٹا اس کی کل کائی نات تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا عرشو بابا کو۔۔۔آپ خدا سے دعا کریں۔۔۔ماں کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔۔ حوصلہ کریں۔۔۔۔اگر آپ یوں کمزور پڑ جائی یں گی تو عرشمان و نعمان سر کو کون سنبھالے گا؟؟۔۔۔"انھوں نے اسے بہت حوصلہ دیا۔۔۔ جس کی اُس وقت اُسے سخت ضرورت تھی۔۔۔

جانماز بچھا کر۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے۔۔۔اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعائی یں کرنے لگی۔۔۔۔

یامیرے خدا۔۔۔تو مجھے مجھ سے بہتر جانتا ہے۔۔۔تو جانتا ہے میں کتنی" اذیت میں ہوں۔۔۔تجھے خبر ہے میں کس پریشانی سے دوچار ہو کر تیری بارگاہ میں مدد کی پکار لگانے آئی ہوں۔۔۔تو نہ سنے گا تو کون سنے گا میری۔۔۔میرا تو تیرے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔میرا تو واحد سہارا ہی تو ہے۔۔۔۔۔میں نے تو عرشمان کو پیدا ہوتے ہی جھولے میں ڈلوا دیا تھا۔۔۔وہ تو ہے جس نے مجھے میری اولاد سے واپس ملایا۔۔۔میری سوئی ہوئی ممتا جگائی۔۔اب جب میری ممتا جاگ اٹھی ہے۔۔تو میری گود سونی نہ ہونے دینا۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔تو، تو جانتا ہے ناں۔۔۔۔روبی انٹی کہ رہی تھیں کے ماں کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔یامیرے خدا۔۔۔۔مجھے میرا بیٹا صحیح سلامت واپس لوٹا دے۔۔۔۔۔مجھے میری زندگی لوٹا دے۔۔۔۔مجھے میرا عرشمان لوٹا دے۔۔۔" وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

اس نے کب سوچا تھا کے وہ بچہ جسے وہ نعمان کا حرام فعل قرار دے کر۔۔ جھولے میں ڈلوا رہی ہے۔۔۔اس کے لیے خود رو رو کر خدا سے دعا مانگے گی ایک دن۔۔۔

دل عرشمان میں ہی اٹکا ہوا تھا اس کا۔۔۔

بڑی ہمت جمع کر۔۔۔۔الماس کو کال کی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بیل رنگ ہونے کے بعد کال ریسیو ہوئی ی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

وہ رنج و غم و خوف کے مارے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

عبید کیا ہوا ہے اچانک ؟؟۔۔اسے درد کیوں ہو رہا ہے ؟؟"ڈاکٹر عرشمان کا" چیک۔اپ کر کے باہر آیا۔۔۔تو نعمان فورا ہی فکر مند و پریشان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

پہلے تو۔۔تم ریلیکس ہو۔۔۔"وہ نعمان کا چہرہ سفید پڑتا دیکھ۔۔۔۔اسے" پر سکون کرنے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

لیکن اس کی جان اٹکی تھی عرشمان میں۔۔۔وہ کہاں پر سکون ہو سکتا تھا۔۔۔۔

میری چھوڑو۔۔۔عرشمان کا بتاؤ۔۔۔"وہ بے صبری سے بولا۔۔۔"

ہم اسے وینٹ پر ڈال رہے ہیں۔۔۔کیونکے اگر ایسا نہ کیا تو اس کی جان کو" خطرہ ہے۔۔۔سر جن باہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔ہم نے انھیں انفارم consult form کر دیا ہے وہ جلدی پہنچ جائے گے۔۔۔۔۔۔اور یہ سائن کر دو۔۔۔۔۔"اس کے آہستگی و تحمل سے جملے ادا کرتے ہی۔۔۔نعمان کے ہوش اڑ ئے۔۔۔۔

"اس میں لکھا ہے۔۔۔۔کے آپ کی اجازت سے ہم بچے کو وینٹ پر رکھ رہے ہیں۔۔۔اگر بچے کو کچھ ہو جاتا ہے تو ہسپتال کی انتظامیہ اس کی ذمہ دار نہیں ہے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے ساتھ کھڑی نرس نے تیزی سے فارم اس کے آگے کیا۔۔۔۔

مگر وہ سات سال کا نہیں ہوا ہے ابھی" وہ روہانسہ لہجے میں تیزی سے احتجاجا" بول اٹھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے عرشمان کی سرجری کا سوچ کر ہی خوفزدہ ہو جایا کرتا تھا۔۔۔۔

کوئی ی اسٹریس لیا ہے اس نے۔۔۔۔میں نے تمھیں پہلے ہی سمجھایا تھا" کسی بھی طرح کا کوئی ی اسٹریس مت لینے دینا اسے۔۔۔۔۔جتنا ہو سکے خوش رکھنا۔۔۔۔اس کی دو سے زائی دل کی شریانیں متاثر ہیں تم جانتے ہو۔۔۔"اس کے کہتے ہی نعمان کے پاؤوں سے جان نکلنے لگی۔۔۔

اس نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی تھی عرشمان کو ہمیشہ خوش رکھنے کی۔۔۔۔۔

صرف اس کی خوشی کی خاطر وہ انعم کو بھی اپنی زندگی میں لے آیا۔۔۔پھر یہ سب کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔

اللہ پر بھروسہ رکھو یار۔۔۔تمھیں پہلے ہی ہر چیز سے آگاہ کیا ہوا ہے میں" نے۔۔۔اس لیے حوصلہ رکھو۔۔۔۔میں اوپن ہارٹ سرجری کی تیاری کرتا ہوں۔۔۔"اس کے جملے ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر آن گرے تھے۔۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔نرس سے فارم لیتے وقت۔۔۔

فارم آنکھوں میں نمی اترنے کے سبب دھندلا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں الٹے ہاتھ سے رگڑئی یں۔۔۔پورا فارم خود پڑھا ایک بار۔۔۔۔

اس کا دل ڈوبے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے کتنی بڑی بڑی ڈیل کے پیپر زپر سائی ن کیے ہوں گے اس نے۔۔۔ مگر ہاتھ نہ کپکپائے۔۔۔آج اس فارم پر سائی ن کرتے وقت۔۔۔۔ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

عرشمان اس وقت وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔نعمان اسے دیکھ نہیں رہا تھا مگر جانتا تھا اس کا بیٹا اِس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔

اوپن ہارٹ سرجری۔۔۔کم از کم چھ گھنٹے سے طویل آپریشن کو سہنا تھا اُس ننھی سی جان نے۔۔۔۔یہ سوچ کر ہی نعمان کا دل پھٹنے لگا۔۔۔۔

الماس نے تھوڑا فاصلے پر کھڑے۔۔۔ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔۔

سرجری کا سنتے ہی وہ بھی رونے لگی۔۔۔۔

نعمان کچھ ثانیوں کے لیے اپنا سر پکڑے بیٹھ گیا۔۔۔۔اسی لمحے الماس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

میم کی کال۔۔۔"الماس نے اسکرین پر انعم میم نام چمکتا دیکھ۔۔۔ہلکے سے" کہا۔۔۔

مجھے دو۔۔۔"نعمان کے کانوں سے جیسے ہی الماس کی آواز"
ٹکرائی ی۔۔۔وہ فورا کھڑے ہو کر سیل مانگنے لگا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔الماس۔۔۔"دوسری جانب سے آواز آتے ہی۔۔۔وہ فورا"
بولا۔۔۔

"الماس نہیں۔۔۔۔نعمان۔۔۔"

نعمان۔۔۔عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"اس کی زکام بھری آواز"
۔۔مقابل کو بتانے کے لیے کافی تھی کے وہ روتے ہوئے پوچھ رہی ہے۔۔۔

کب آؤ گے ہسپتال سے اسے لے کر؟؟۔۔۔"پے در پے سوال کیے۔۔۔"

وہ منتظر تھی۔۔۔اپنے بیٹے کی صحیح سلامت واپسی کی۔۔۔

سر جری کا کہا ہے۔۔۔۔تم یہاں آجاؤ ڈرائی یور کے ساتھ۔۔۔"اس نے"
بمشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔

جسے سنتے ہی۔۔۔انعم کی جان نکلی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ بے یقینی سے۔۔۔"

تم آرہی ہو؟؟۔۔مجھے اور ہمارے بیٹے کو بہت ضرورت ہے"
تمھاری۔۔۔۔"وہ روہانسہ لہجے میں۔۔پُرامیدی سے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ نہیں کہا۔۔۔کے صرف عرشمان کو ضرورت ہے۔۔۔پہلے اپنے جملے میں (مجھے) کا لفظ ادا کیا۔۔۔جو مقابل کو اس کی اہمیت جتانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

کے صرف اس کے بیٹے کو نہیں۔۔۔آج اس کے شوہر کو بھی اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آرہی ہوں۔۔۔"وہ تیزی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سر جھکائے۔۔۔۔عرشمان کے روم میں۔۔۔سامنے صوفے پر ایک ہی حالت میں کافی دیر سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

الماس کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں۔۔۔

منجمد ہونے کے باوجود بھی بے چین لگ رہا تھا وہ۔۔۔۔

عرشو۔۔۔"اس ننھے شہزادے کی ماں دروازے سے ہی روتی اور اس کا"
نام بڑے پیار سے پکارتی داخل ہوئی ی۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔"نعمان نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔وہ ڈائی ریکٹ عرشمان"
کے پاس گ ئی۔۔۔۔جو وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔اسے دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگی۔۔۔۔

نعمان میرے عرشو کو اٹھاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ اسے روتا دیکھ۔۔۔۔فورا"
ہی اٹھ کر اس دشمنِ جاں کو خود سے لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

مرد تھا ناں وہ۔۔۔رو نہیں سکتا تھا۔۔۔وہ الگ بات ہے دل اپنے لخت جگر
کی حالت دیکھ۔۔۔خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

انعم اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔" وہ سیاہ آنکھوں میں سرخ ڈوریں"
سجائے۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔دلاسہ دینے لگا۔۔۔

الماس ان میاں بیوی کو دیکھ۔۔۔خاموشی سے کمرے سے باہر نکلنے
لگی۔۔۔۔۔اسی لمحے سامنے سے ایک عورت سے ٹکرائی ی۔۔۔وہ اسے

نہیں جانتی تھی۔۔۔مگر وہ عورت الماس کو دیکھ چونک کر۔۔۔تیزی سے پلٹ کر بھاگی۔۔۔

الماس اس کا چہرہ بھی ٹھیک طرح نہ دیکھ سکی۔۔۔

"یہ عورت مجھے دیکھ کر بھاگی کیوں؟؟"الماس ناسمجھی سے بڑبڑائی ی۔۔۔"

"میں کیوں کچھ ٹھیک نہیں کر پاتا انعم؟؟۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے اچانک کیے سوال پر۔۔۔انعم نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں و چہرہ مکمل سرخ تھا۔۔۔۔

اس کی لہو رنگ آنکھیں یقیناً اس کے درد کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

میں کتنی بھی کوشش کرلوں نہ تمھیں خوش رکھ پارہاہوں نہ اپنے بیٹے" کو۔۔۔مجھے ایسا لگتا ہے میرا خدا مجھ سے ناراض ہے۔۔۔میں نے اس کی بندی کے ساتھ اتنی زیادتی جو کی۔۔یقینا یہ اسی کی سزا ہے۔۔۔شاید تمھاری آہ لگ گ ئی ہے مجھے۔۔۔میں کتنی ہی کوشش کرلوں خوشیاں سمیٹنے کی اپنے دامن میں۔۔۔ مگر دامن بھر کانٹوں سے ہی جاتا ہے۔۔" وہ سر جھکائے۔۔۔ غمگیں و کرب بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

انعم نے اس کے عنابی ہونٹوں کو لرزتے و آنکھوں کو آنسو برساتے دیکھا۔۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔ہاں۔۔۔واقعی نعمان ولید اس کے سامنے رو رہا تھا۔۔۔

وہ اس بے بس لڑکی کے سامنے رو رہا تھا جس کا نہ باپ تھا نہ بھائی ی۔۔۔جو اس کی عزت لوٹنے پر اس سے لڑتے و جیل بھجواتے۔۔۔۔۔۔نہ ماں نہ بہن جو اس کا گریبان پکڑ کر سزا دلواتے۔۔۔نہ پیسہ و دولت و نام۔۔۔۔کچھ بھی تو نہ تھا بظاہر اس لڑکی کے پاس۔۔۔ سوائے خدا کے۔۔۔۔اور وہ کافی تھا۔۔۔۔بے شک وہ کافی تھا۔۔۔۔

بظاہر ایک معمولی لڑکی تھی وہ۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود نعمان کے لیے وہ کبھی معمولی نہ رہی۔۔۔۔

میرا بیٹا میری جان ہے۔۔۔اسے کچھ ہو گیا تو مجھے نہیں لگتا میں جی سکوں" گا۔۔۔۔اس لیے پلیز انعم مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں۔۔۔۔ تمھیں تباہ کرنے کے بعد میں خود بھی کبھی آباد نہیں ہو سکا۔۔۔ میں مانتا ہوں مجھ سے گناہ ہوا۔۔۔۔مجھے پہلے اچھی طرح چھان

بین کرنی چاہیے تھی۔۔۔ لیکن اس وقت سارے ثبوت تمھارے خلاف تھے۔۔۔ میں اس وقت اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔۔۔ سوری۔۔۔" اس نے دونوں ہاتھ جوڑے۔۔۔ توانعم کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

وہ آج نشے میں نہیں تھا۔۔۔ مکمل ہوش و حواس میں معافی مانگ رہا تھا۔۔۔ نعمان ولید ندامت کے آنسو لیے۔۔۔ دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے۔۔۔ نظریں جھکائے روتے ہوئے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

اس کے تو گمان میں بھی کبھی نہ گزرا تھا کے نعمان ولید جیسا امیر زادہ۔۔۔ جسے وہ نیوز میں ٹھاٹ سے زندگی جیتا دیکھ کر کڑتی تھی۔۔۔ تڑپتی تھی۔۔۔ جلتی تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک دن یوں ہاتھ جوڑ کر۔۔۔ اپنے گناہ و زیادتی و ظلم کی۔۔۔ اس سے معافی مانگے گا۔۔۔

وہ شدید خوفزدہ تھا۔۔۔خوف۔۔۔کے کہیں اس کا کیا۔۔اس کی اولاد کے آگے نہ آجائے۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔صرف تمھارا بیٹا نہیں ہے عرشمان۔۔۔۔میرا بھی" ہے۔۔۔خدا بہت رحمان وعدل فرمانے والا ہے۔۔وہ کسی کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دیتا۔۔۔۔"

آپ نے کہا تھا میں نعمان کو خود میں الجھائے رکھوں آپ اس نیچ ذات لڑکی" کا بندوبست کردیں گے۔۔۔مگر ایک ماہ گزر گیا۔۔۔آپ نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"وہ آگ بگولہ ہو کر فون پر چیخی۔۔۔

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا نعمان کا اسے اگنور کر کے۔۔۔۔پبلک میں اکیلا چھوڑ جانا۔۔۔۔وہ بھی صرف اس رخسار نامی لڑکی کی خاطر۔۔۔۔

وہ کوئی ی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی بن سکتی تھی۔۔۔ نعمان ولید نے سوچ بھی کیسے لیا کے وہ اسے ریجیکٹ کر سکتا ہے؟؟۔۔۔۔وہ بھی ایک دو کوڑی کی پنچ عورت کی خاطر۔۔۔جو اس کے نزدیک اس کی ملازمہ سے بھی بدتر تھی۔۔۔۔

کہاں وہ ارب پتی باپ کی اکلوتی بیٹی۔۔۔ جس کے منہ سے خواہش نکلتے ہی پوری ہو۔۔۔اور کہاں وہ معمولی وحشیہ۔۔۔۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا جو آگ سینے میں لگی ہے اس سے رخسار کو اس کے چھ سالہ بیٹے کے ساتھ جلا کر خاک کر دے۔۔۔

پہلے نعمان منہ کو آرہا تھا کیا یہ کم ذلت تھی جو اب علشبہ بھی آن پہنچی۔۔۔

اس کا خود پر چیخنا شدید ناگوار گزرا۔۔۔ مگر وقت کی نزاکت کو سمجھتے۔۔۔۔اپنے غصے پر بمشکل قابو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے تحمل سے بولے۔۔۔ ”میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا اب پھر کہ رہا ہوں صبر رکھو لڑکی۔۔اس کام کے لیے تھوڑا وقت درکار ہے۔۔۔ پھر تم خود بھی کون سہ اسے اپنے محبت کے جال میں پھانس سکیں۔۔۔ بڑے دعوے کر رہی تھیں تم۔۔۔کے صرف چند دن دوں تمھیں۔۔۔اور تم نعمان کے دل و دماغ سے اس لڑکی کو نکال پھینکو گی۔۔۔ایک ماہ بیت گیا۔۔۔وہ تمھارے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہ رہا ہے۔۔۔ گھوم پھر رہا ہے۔۔۔ مگر تم اس کے دل پر قابض نہ آسکیں۔۔۔۔اس کی چھ سال پرانی بیوی کی محبت سے جیت نہ سکیں۔۔۔۔“ ولید صاحب نے پلٹ وار میں بھیگو کر جوتا مارا۔۔۔۔تو علشبہ بیڈ سے دو دو فٹ اچھلی۔۔۔۔

ولید صاحب نے گویا اس کے تن بدن میں سر تا پاؤں آگ سلگادی تھی۔۔۔۔

آپ کے بیٹے کی پسند اگر اتنی گری ہوئی ہے تو اس میں میرا کیا" قصور؟؟۔۔۔۔ فلحال۔۔۔۔اس رخسار کا کچھ کریں۔۔۔اور نہیں کر سکتے۔۔۔تو یہ معاملہ میرے حوالے کر دیں میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ بھرم سے بولی۔۔۔۔اور کہتے ہی کال ان کے منہ پر کاٹ دی۔۔۔

جس پر ولید صاحب جز بز ہو کر سیل کان سے ہٹا کر۔۔۔ برہمی سے اسکرین دیکھنے لگے۔۔۔۔

دودھ کے دانت جھڑے نہیں اور مجھے غرا رہی ہے۔۔۔کم عقل ''
لڑکی۔۔۔۔۔یہ سب نعمان کی غلطی ہے۔۔۔''اپنے سیل کو زمین پر زور
سے مارتے۔۔غصے سے دھاڑے۔۔۔

اگلے ہی لمحے پھولے پھولے سانس لیتے ہوئے ابھی صوفے پر بیٹھنے ہی لگے
تھے کے دروازہ کھلا۔۔۔اور ان کی وائی ف کمرے میں انٹر ہوئی ی۔۔۔

وہ پارٹی سے لوٹی تھیں۔۔۔لڑکھڑاتے ہوئے ان کا پاؤں صوفے سے
ٹکرایا۔۔۔۔

نشے میں دھت اس عورت کو کچھ صاف دیکھائی ی نہیں دے رہا
تھا۔۔۔حالت تو یہ تھی کے کمرے کے دروازے تک بھی ان کا گارڈ چھوڑ کر
گیا۔۔۔۔

کہاں تھیں تم؟؟۔۔کچھ خبر بھی ہے اپنے بیٹے کی۔۔۔کے کیا گل کھلاتا پھر رہا ہے؟؟۔۔" ابھی وہ گرنے ہی لگیں تھیں کے ولید صاحب نے ان کی کلائی تھام کر۔۔۔ گرنے سے بچایا۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گ ئی یں۔۔۔ان کی حالت دیکھ۔۔۔۔ولید صاحب غصے سے آگ بگولہ ہو کر۔۔۔انھیں کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

اوپلیز ولید۔۔۔مجھے ابھی سونے دو۔۔۔میں بہت تھکی ہوئی ی آئی ی ہوں۔۔۔" وہ ہر بار کی طرح لاپرواہ لہجے میں بولیں۔۔۔۔

وہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھیں دنیا کے لیے بھلائی ی کا کام کرنا تھا ۔۔۔۔۔۔۔ یتیموں کے لیے ویلفیئر چلانا تھا۔۔۔۔ بوڑھوں کے لیے اولڈ ہاوس بنوانے تھے۔۔۔۔۔ دنیا جہاں کی فکر تھی انھیں۔۔۔ گر نہیں تھی تو صرف اپنے شوہر و بیٹے کی نہیں تھی۔۔۔۔

آئے دن ان کی تصاویر کسی شوشل ورک کے سبب اخبار میں آتی۔۔۔

وہ عورتوں کے حق کے لیے آواز اٹھایا کرتی تھیں۔۔۔ مگر چراغ تلے ہمیشہ اندھیرا ہوتا ہے۔۔۔۔ تو ان کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

ان کا بھائی احتشام ابرار بہت بڑا مافیا کا سردار تھا۔۔۔

نشہ آور اشیاء وانسانی اسمگلنگ خاص طور پر کم عمر لڑکیوں کی۔۔۔اس کا پرانا پیشہ۔۔۔ کہیں غیر قانونی دھندے اس کی سرپرستی میں ہی پورے ملک میں چل رہے تھے۔۔۔۔اسی کے بل بوتے پر انھوں نے سیاست میں قدم رکھا تھا۔۔۔اور ولید صاحب سے شادی کی۔۔۔

احتشام کے خوف کے سبب ولید صاحب انھیں کچھ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

احتشام ابرار موت کا دوسرا نام سمجھا جاتا تھا۔۔۔

اس کی عدالت میں اسی کے فیصلے چلتے تھے۔۔۔گویا کے اندھیر نگری چوپٹ راج۔۔۔کوئی ی اس کے فیصلے کے خلاف جانے کی سعی بھی کرے تو اس کی سزا صرف موت ہوتی۔۔۔

نہایت پتھر دل شخص تھاوہ۔۔۔مگر اس کے باوجود اپنی بہن و بھتیجے پر جان نچھاور کرتا۔۔۔۔

اس کی واحد کمزوری صرف اس کی بہن تھی۔۔۔۔

سوتی رہو تم۔۔۔"وہ دانت پستے ہوئے کہ کر۔۔۔تیز قدم لیتے کمرے سے باہر نکل گ ئی ے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اسلام آباد سے کراچی صرف انھیں دیکھنے آیا تھا۔۔۔عجیب کشش تھی اس عورت میں۔۔۔جو سکون نہیں لگنے دیتی تھی دل کو۔۔۔۔

نہیں سمجھ پاتا تھا اپنے جذبات کو۔۔۔جو بے قابو ہو جاتے اس کا ایک دیدار کرنے کی تڑپ میں۔۔۔۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے۔۔۔۔اوپر کی جانب۔۔۔فائی زہ کی کھڑکی کو تک رہا تھا۔۔۔۔

ناجانے کتنی دیر سے کھڑا تھا وہ۔۔۔اور ناجانے کتنی ہی دیر اور کھڑے رہنے والا تھا۔۔۔۔

ارے زوبیر۔۔۔"اچانک پیچھے سے کھنکتی آواز کانوں کی سماعت سے" ٹکرائی ی۔۔۔

وہ حیرت سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔

آپ اتنی صبح کہاں سے آرہی ہیں؟" فائزہ کو دیکھتے ہی۔۔۔دل کو جیسے "
سکون سہ آگیا تھا۔۔۔۔

چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر آئی ی۔۔۔۔

وہ فوراہی اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے استفسار کرنے
لگا۔۔۔۔

پارک میں واک کرنے گ ئی تھی۔۔۔ تم سناؤ۔۔۔ کہاں غائ ب "
ہوگ ئی ے اچانک؟" ان کے پوچھتے ہی۔۔۔۔ مقابل کے چہرے کی
مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

تو آپ کو احساس تھا میری غیر موجودگی کا۔۔۔"اس کے مسکرا کر کہتے"
ہی۔۔فائزہ نا سمجھی سے مسکرا دی۔۔۔

"وہ دراصل۔۔۔میری جہلم میں ایک دوست ہے۔۔۔اس کی بیٹی کی جاب
کراچی میں لگی تھی۔۔۔تو اکیلے بھیجنے سے ڈر رہی تھی وہ۔۔۔پھر اس نے مجھ
سے رابطہ کیا۔۔۔۔اب اس کی بیٹی میرے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔۔اس کی
ماں چاہتی ہے کے میں کراچی کے ہی کسی اچھے لڑکے سے اس کا رشتہ کروا
دوں۔۔۔۔اس لیے تمھیں یاد کر رہی تھی۔۔"ان کے یاد کرنے کی وجہ
سنتے ہی اس بیچارے نوجوان کا منہ لٹک گیا تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔آؤ۔۔۔ تمھیں اچھی سی چائے بنوا کر پلاؤں۔۔۔ورنہ پھر شکوہ" کرؤ گے۔۔۔کے چائے نہیں پوچھتی میں تم سے۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔"انھوں نے بے تکلف انداز میں ہاتھ تھام کر کھینچنا شروع کیا۔۔۔۔

زوبیر ان کے ہاتھ تھامنے پر اپنے پورے جسم میں ایک نیا جذبہ بیدار ہوتا پا رہا تھا۔۔۔۔

پورے راستے وہ صرف ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھ۔۔۔۔ مسکراتا رہا۔۔۔۔

وہ کوئی ی سولہ سال کا کم عمر لڑکا نہیں تھا۔۔۔جسے پہلی بار کسی لڑکی پر ہوا ہو۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ خود کو اس لمحے سولہ سال کا لڑکا crush ہی پا رہا تھا۔۔۔ جس کے پیٹ میں گدگدی سی مچی ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ نیا احساس بہت پیارا سہ لگا دل کو۔۔۔۔

وہ کھینچتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آئی تھیں۔۔۔

ثناء۔۔۔ذرا چائے تو بنا کر لانا۔۔۔" وہ اندر کی جانب آواز "
لگا کر۔۔۔۔اسے لاونج کے صوفے پر بیٹھانے لگیں۔۔۔۔

بہت پیاری و سگھڑ بچی ہے۔۔۔۔باپ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا "
تھا۔۔ماں نے بڑی محنت سے پالا ہے۔۔۔۔ تمھاری اور اس کی عمر میں انیس
بیس کا ہی فرق ہو گا۔۔دیکھنے میں بھی بڑی خوبصورت ہے۔۔۔ تمھیں اچھی
لگے گی۔۔۔۔" وہ اس کے برابر میں بیٹھ کر خوب ثناء کی تعریفیں کرنے
لگیں۔۔۔

آپ کب سے رشتے کرانے والی انٹی بن گ ئی یں؟؟"ان کی ساری" تعریفیں خاموشی و تحمل سے سننے کے بعد۔۔۔نہایت سپاٹ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

اس کا چبھتا ہوا لہجہ محسوس کرنے کے باوجود بھی۔۔۔وہ عادتا مسکراتے "ہوئے بولیں۔۔۔"کیا برائی ہے رشتہ کرانے میں بھلا؟؟۔۔۔

تو پہلے اپنا کریں ناں۔۔۔"دبی دبی غراہٹ کے ساتھ چہرے پر مسکان" سجائے۔۔۔جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنا؟؟۔۔۔وہ بھی اس عمر میں؟؟۔۔۔کیا پاگل واگل ہو گ ئی ے ہو" میری بھتیجی کی طرح۔۔۔"مارے حیرت کے۔۔۔وہ فورا ہی احتجاجا بول اٹھی۔۔۔

اس میں پاگل ہونے کی کیا بات ہے؟؟۔۔۔آپ عورت نہیں ہیں" کیا؟؟۔آپ کا کوئی ی ارمان وخواہش نہیں کیا؟؟۔۔آپ کی جسمانی ضروریات نہیں کیا؟؟۔۔زندگی بھریوں ہی تنہا رہنے کا ارادہ ہے ؟؟۔۔۔۔"اچانک ہی زوبیر آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کے اچانک یوں سوالات کرنے پر۔۔۔وہ اک لمحے کے لیے لاجواب ہوئی یں۔۔۔

ان دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو پلک جھپکائے بغیر دیکھ ہی رہے تھے۔۔۔کے
"چائے۔۔۔"ثناء آواز لگاتی ہوئی وہاں چائے لے کر آن پہنچی۔۔۔۔

زوبیر نے اک نگاہ بے دلی سے ٹرے سامنے ٹیبل پر سجاتی لڑکی پر ڈالی۔۔۔۔

وہ محترمہ فائزہ کی تعریفوں کے مقابلے دکھنے میں زیادہ خوبصورت
تھی۔۔یقیناً اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے دیکھنے کے بعد بے دلی کا مظاہرہ
نہ کر پاتا۔۔۔۔مگر اس نوجوان نے توجہ نہ دی۔۔۔۔

دیتا بھی کیسے۔۔۔دل تو پہلے ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

ثناء یہ ہے زوبیر۔۔۔۔اور زوبیر یہ ہے ثناء۔۔۔"وہ دونوں کا ایک"
دوسرے سے تعارف کرانے لگیں۔۔۔

ثناءاسے دیکھ۔۔۔رسمی طور پر مسکرادی۔۔۔جبکے مقابل نے۔۔۔۔سنجیدگی چہرے پر سجائے۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ثناء یہ باڈی گارڈ کی جاب کرتا ہے۔۔۔بہت پیارا و سلجھے ذہن کا مالک ہے۔۔۔دوسروں کے کام آنے میں ہمیشہ پہل کرتا ہے۔۔۔"وہ رشتہ کرانے والی آنٹیوں کی طرح بیٹھ کر اب زوبیر کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھیں۔۔۔

جب میں اتنا ہی اچھا ہوں۔۔۔تو آپ نظرِ کرم کیوں نہیں" کرتیں؟؟"اپنی حد سے زیادہ تعریفیں سن۔۔۔وہ بے ساختہ ہی پوچھ اٹھا۔۔۔۔

کرئی ی تو ہے۔۔تب ہی تو اپنی سہیلی کی بیٹی تم سے مل وار ہی ہوں۔۔۔"وہ سادگی سے مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

اس لمحے ثناء نے زوبیر کی آنکھوں میں شکوہ ابھرتا محسوس کیا۔۔۔

وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔۔کیا محترمہ فائزہ واقعی نہیں سمجھ پائی یں زوبیر کی بات کا مفہوم یا وہ دانستہ طور پر نا سمجھی کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

کہاں؟؟۔۔چائے تو پی لو۔۔۔ثناء بہت اچھی چائے بناتی ہے۔۔۔"وہ" تیزی سے بولیں۔۔۔

بناتی ہو گی۔۔۔ مگر مجھے کسی اور کے ہاتھ کی پسند ہے۔۔۔اگر وہ بناتی تو یقینا" میں پی کر جاتا۔۔۔ شکریہ۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے کہتا۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس کے لہجے سے جھلکتی خفگی مقابل نے محسوس کر لی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے مکمل نظر انداز کر گ ئی یں۔۔۔

شاید وہ آپ کو پسند کرتا ہے آنی۔۔۔۔" ثناء نے چائے ٹرے سمیت ٹیبل " سے اٹھاتے۔۔۔۔ لچکدار انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا بول رہی ہو کچھ خبر بھی ہے؟؟۔۔۔۔بے وقوفوں والی باتیں نہ " کرؤ۔۔۔بچہ ہے میرے آگے کا۔۔ کم از کم سات آٹھ سال چھوٹا ہو گا مجھ سے۔" وہ برہمی سے بولتی ہوئی ی۔۔۔اٹھ کھڑی ہوئی یں۔۔۔۔

تو کیا ہوا؟؟۔۔۔اگر اسے آپ پسند ہیں اور آپ کو وہ۔۔۔تو عمر کوئی ی"
"معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔

ثناء تمھاری ماں نے مجھے تمھاری شادی کی ذمہ داری دی ہے نہ کے تمھیں"
میری۔۔۔۔اب زیادہ انعم نہ بنو۔۔۔وہ کم تھی کیا جو تم بھی شروع
ہو گ ئی یں۔۔۔۔"خاصہ بگڑتے ہوئے کہ کر۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے
چلی گ ئی یں۔۔۔۔

ثناء نے محسوس کیا۔۔۔۔وہ بھاگ رہی ہیں اپنے جذبات سے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو اس کے کشادہ سینے سے لگا پایا۔۔۔اک دو ثانیوں کے لیے وہ اس کی مہک کو قریب سے محسوس کر۔۔۔ہلکا سہ مسکرائی ی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے ذہن نے کام کیا۔۔۔اور وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

وہ پر سکون نیند سو رہا تھا۔۔۔اِس قدر پر سکون۔۔۔کے گمان ہوا جیسے ناجانے کتنی راتوں کا جاگا ہوا ہو۔۔۔

پھر نگاہ اپنے ہاتھوں کی کلائی یوں پر گ ئی۔۔۔جن میں گجرے سجے تھے۔۔۔جنھیں دیکھ وہ چونکی۔۔۔۔

اب وہ سفید گجرے مرجھا سے گ ئی ے تھے۔۔۔لیکن اہمیت کے حامل وہ پہلے سے زیادہ لگے۔۔۔وجہ۔۔۔کیونکے اس سنگ دل نے اعتراف کیا ہے

کے پرائی یوٹ لمحوں میں۔۔۔ صرف وہ ہوتی ہے۔۔۔ رخسار کا تو تصور بھی نہیں ہوتا۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر گجرے اب اچھے لگ رہے تھے۔۔۔۔

چہرے پر از خود ہی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے آگے ماضی کی تلخ یادیں۔۔۔۔ فلم کی طرح چلنے لگیں۔۔۔۔

وہ چیخیں۔۔

وہ جنونی گرفت۔۔۔

وہ سفید چادر۔۔

وہ ٹوٹا لیمپ۔۔۔۔

وہ خودکشی کی کوشش۔۔۔

عورت کی فطرت ہے وہ کچھ نہیں بھولتی۔۔۔۔

درگزر کر دیتی ہے مگر بھولتی نہیں ہے۔۔۔۔

وہ بھی بھول نہیں سکتی تھی اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کو۔۔۔۔

آنکھوں میں سرخی امٹ آئی۔۔۔۔بے دلی سے وہ گجرے

اتار کر۔۔فرش پر پھینکتی ہوئی۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئی۔۔۔۔تو وہ وجیہہ نوجوان اب بھی پر سکون نیند سوتا

نظر آیا۔۔۔۔

کتنا سوئے گا یہ ؟؟۔۔۔" وہ جل ککڑے انداز میں کہتی ہوئی ی۔۔۔ باہر " چلی گ ئی تھی۔۔۔ عرشمان کو ناشتہ اور دوائی ی پلانے۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔۔ نعمان کی آنکھ کھلی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔۔

اپنے بستر پر۔۔ خاص طور پر اس نرم و ملائی م وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں بھر کر سونے سے نیند بڑی میٹھی آئی ی تھی اسے۔۔۔۔

جیسے ہی فریش ہونے کے لیے بیڈ سے اترا۔۔۔ نظر فرش پر پڑے گجروں پر گ ئی۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔ چہرے پر بکھری ی اطمینانی اگلے ہی پل غائی ب ہوئی ی۔۔۔۔

ایک وقت۔۔۔میں پوری دنیا فتح کر سکتا ہوں مگر اس لڑکی کے ذہن میں" کیا چلتا ہے یہ نہیں سمجھ سکتا۔۔۔پہلے گجرے اس لیے ہاتھ میں پکڑا کر گ ئی کے رخسار کو گمان کر کے اسے دیے تھے میں نے۔۔۔اب جب سب کل ئی یر کر دیا۔۔۔تو پھر بھی پھینک گ ئی۔۔۔حد ہے ۔۔۔"اس کی بھی ٹھیک ٹھاک تپ گ ئی تھی ان گجروں کو زمین بوس دیکھ۔۔۔

تیار ہو کر کمرے سے نکلا۔۔۔تو انعم کو عرشمان کے ساتھ ناشتہ کرتے دیکھ ۔۔۔مزید تپ چڑھی۔۔۔

کیا اسے پتا نہیں۔۔۔کے میں موجود ہوں گھر میں۔۔۔کیا تھوڑا انتظار" نہیں کر سکتی تھی میرا؟؟۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا۔۔چیئر کھسکا کر ۔۔ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا۔۔۔۔

"میم اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟۔۔"الماس نے فکر مند لہجے میں انعم کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔تو وہ الجھی۔۔

"میری طبیعت کو کیا ہوا ہے؟؟؟"

"رات کو ڈاکٹر آیا تھا ناں آپ کو دیکھنے۔۔۔"

مجھے دیکھنے ؟؟۔۔"انعم کو کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔سوائے اس بات کے"
۔۔۔کے نعمان اسے پریشرائز کر رہا تھا رات کو۔۔۔یہ ماننے پر کے وہ
ڈائری اس کی ہے۔۔۔

کہتے ہیں ناں چور کی داڑھی میں تنکا۔۔۔وہ نعمان کی باتوں کا اصل مفہوم
اپنے خوف کے سبب سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔۔

تمھیں واقعی یاد نہیں ؟؟۔۔۔یا ڈرامہ کر رہی ہو ؟؟"نعمان ترچھی"
نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔کل رات کتنی
کوشش کی اس نے۔۔۔کے جان سکے۔۔آخر دل میں چل کیا رہا ہے اِس
لڑکی کے۔۔۔مگر وہ دشمن جاں۔۔۔۔میں نہ مانو بنی رہی۔۔۔حتی کے
بے ہوش ہو گئی۔۔۔

اس کے لیے نعمان نے فوراہی ڈاکٹر کو بلوایا۔۔۔

ڈاکٹر اسے ذہنی سکون کا انجیکشن لگا کر۔۔۔کچھ دوائیاں لکھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے مطابق انعم ذہنی دباؤ کے سبب بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کیا بہت مشکل ہے یہ ماننا۔۔کے آپ کو آپ کے شوہر سے محبت ہے؟؟۔۔۔وہ بھی اُس شوہر سے۔۔۔جو آپ کو اعتماد دلا رہا ہے کے اسکی زندگی کی واحد عورت ہو تم۔۔۔۔

کیوں وہ لڑکی اپنی پہلی محبت کا اقرار کرنے کے لیے کسی صورت تیار نہیں اس سے؟؟۔۔۔

کوئی ی اپنی پہلی محبت نہیں بھولتا۔۔۔پھر وہ کیسے بھول گ ئی؟؟۔۔۔۔وہ اسے بیوی والی عزت دے رہا ہے۔۔۔اسے مان دے رہا ہے۔۔۔اس کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔اس کے بچے کو باپ کا پیار دے رہا ہے۔۔۔۔ہر فرض تو نبھا رہا ہے وہ۔۔۔پھر وہ کیا چیز ہے جو اب تک ان کے رشتے میں کھچاؤ کا سبب بنی ہوئی ی ہے؟؟۔۔۔۔

"جو جیسا ہوتا ہے دوسروں کو ویسا ہی سمجھتا یے۔۔۔یہ ڈرامے بازیاں تم جیسے لوگ کرتے ہیں۔۔۔۔" مقابل کے جملے انعم کو خاصہ ناگوار گزرے۔۔۔۔اس نے تڑاک سہ جواب دے کر منہ پھیر لیا۔۔۔

نعمان بھی پھر کہاں چپ رہنے والا تھا۔۔۔۔

عرشمان الجھی نگاہ سے اپنے والدین کو لڑتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔

وہ ننھا بچہ سمجھ نہیں پاتا تھا کیوں اس کے والدین ہمیشہ لڑتے رہتے ہیں؟؟؟۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی بحث میں اتنے مشغول تھے کے انھوں نے عرشمان کو اپنی آنکھیں میچتے دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

اس کا ننھا منھا سہ دل بہت دکھا۔۔۔ یہاں تک کے اسے تکلیف ہونے لگی۔۔۔۔

پہلے اس کی ماں چھ سال تک اس سے دور رہی۔۔۔ پھر باپ اچانک ایک ماہ کے لیے غائب ہو گیا۔۔۔۔ دونوں ملتے ہیں تو سوائے لڑائی ی جھگڑے اور

منہ پھولانے کے کچھ نہیں کرتے۔۔۔کیاایسی ہوتی ہے ایک ہیپی فیملی؟؟۔۔۔

یہی سوچتے سوچتے اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔اور آنکھیں اور زور سے میچ لیں۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان کیا ہوا؟؟۔۔"انعم و نعمان دونوں ہی اپنی بحث میں مگن" تھے۔۔۔وہ الماس تھی جس نے عرشمان کو آنکھیں میچتا دیکھا۔۔۔

اس کے فکر مند ہو کر کہتے ہی۔۔۔نعمان وانعم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔"الماس اس پر جھک کر پوچھ رہی تھی۔۔۔"

عرشمان کیاہوابیٹا؟؟۔۔"نعمان تیزی سے آیا تھا۔۔۔جان جو نکلی تھی" اسکی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔عرش۔۔عرشمان کے بہ۔۔۔بہت درد ہورہا۔۔۔۔"
ہے۔۔"اس ننھے شہزادے نے بمشکل یہ جملہ ادا کیا۔۔۔جس پر انعم کی جان ہواہوئی ی۔۔۔

سوائے اس ننھے شہزادے کے۔۔۔زندگی میں بچا کیا تھا اس کے پاس۔۔۔وہ ڈرگ ئی۔۔۔اِس قدر ڈرگ ئی۔۔۔کے اپنی جگہ سے ہل تک نہ سکی۔۔۔۔

تم نے دوائی وقت پر نہیں پلائی کیا؟؟۔۔۔"نعمان نے آگ بگولہ" ہو کر الماس کو دیکھا۔۔۔۔پوچھا۔۔۔

جس پر وہ نظر جھکا گئی۔۔۔کیونکے عرشمان کی ساری دوائی یوں اور ڈاکٹر کو چیک۔اپ کرانے کی ذمہ داری انعم نے لے لی تھی۔۔۔۔

اِن محترمہ سے تو کچھ بولنا ہی بے کار ہے۔۔۔"انعم کی جانب دیکھا۔۔۔اس" نے خاصہ چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

اس کا جملہ ڈائی ریکٹ دل پر جا کر لگا تھا۔۔۔

کیا مطلب تھا اس کی بات کا؟؟۔۔اگر وہ باپ تھا۔۔۔تو وہ بھی ماں تھی عرشمان کی۔۔۔وہ سوچ بھی کیسے سکتا ہے۔۔۔کے اپنی ذمہ داریاں ٹھیک طرح نہیں نبھائی ہوں گی اس نے۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"عرشمان گہرے سانس لیتے ہوئے۔۔۔"

ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بس ابھی۔۔۔چیم ڈیڈ ہیں ناں۔۔۔۔ڈیڈ آپ" کو ڈاکٹر کے لے کر چلتے ہیں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسے گود میں اٹھا کر سینے سے لگا۔۔۔دلاسہ و حوصلہ دیتے ہوئے۔۔۔وہ باہر کی جانب دوڑا۔۔۔

الماس اس کے ساتھ ہی چلی گ ئی تھی۔۔۔جبکے انعم خوف کی کیفیت سے دوچار۔۔۔۔نم آنکھیں ولرزتا ہوا وجود لیے۔۔۔۔انھیں جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟؟ میم۔۔۔"روبی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی ی۔۔۔کھڑے ہو کر ان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

عرشمان کو کچھ ہو گیا تو وہ مر جائے گی۔۔اب نہیں جی سکتی اپنے بیٹے کے بغیر۔۔۔۔۔اس کا بیٹا اس کی کل کائی نات تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا عرشو بابا کو۔۔۔آپ خدا سے دعا کریں۔۔۔ماں کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔۔ حوصلہ کریں۔۔۔۔اگر آپ یوں کمزور پڑ جائیں گی تو عرشمان و نعمان سر کو کون سنبھالے گا؟؟۔۔۔"انھوں نے اسے بہت حوصلہ دیا۔۔۔ جس کی اُس وقت اُسے سخت ضرورت تھی۔۔۔

جانماز بچھا کر۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے۔۔۔اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعائیں کرنے لگی۔۔۔۔

"یا میرے خدا۔۔۔۔تو مجھے مجھ سے بہتر جانتا ہے۔۔۔تو جانتا ہے میں کتنی اذیت میں ہوں۔۔۔تجھے خبر ہے میں کس پریشانی سے دوچار ہو کر تیری بارگاہ میں مدد کی پکار لگانے آئی ہوں۔۔۔تو نہ سنے گا تو کون سنے گا میری۔۔۔میرا تو تیرے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔میرا تو واحد سہارا ہی تو ہے۔۔۔۔۔میں نے تو عرشمان کو پیدا ہوتے ہی جھولے میں ڈلوا دیا

تھا۔۔۔وہ تو ہے جس نے مجھے میری اولاد سے واپس ملایا۔۔۔میری سوئی ی ہوئی ی ممتا جگائی ی۔۔اب جب میری ممتا جاگ اٹھی ہے۔۔تو میری گود سونی نہ ہونے دینا۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔تو، تو جانتا ہے ناں۔۔۔۔روبی انٹی کہ رہی تھیں کے ماں کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔یا میرے خدا۔۔۔۔مجھے میرا بیٹا صحیح سلامت واپس لوٹا دے۔۔۔۔۔مجھے میری زندگی لوٹا دے۔۔۔۔مجھے میرا عرشمان لوٹا دے۔۔۔" وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

اس نے کب سوچا تھا کے وہ بچہ جسے وہ نعمان کا حرام فعل قرار دے کر۔۔ جھولے میں ڈلوا رہی ہے۔۔۔اس کے لیے خود رو رو کر خدا سے دعا مانگے گی ایک دن۔۔۔

دل عرشمان میں ہی اٹکا ہوا تھا اس کا۔۔۔

بڑی ہمت جمع کر۔۔۔الماس کو کال کی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بیل رنگ ہونے کے بعد کال ریسیو ہوئی ی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

وہ رنج و غم و خوف کے مارے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

عبید کیا ہوا ہے اچانک ؟؟۔۔اسے درد کیوں ہو رہا ہے ؟؟"ڈاکٹر عرشمان کا" چیک۔اپ کر کے باہر آیا۔۔۔تو نعمان فوراہی فکر مند و پریشان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

پہلے تو۔۔ تم ریلیکس ہو۔۔۔" وہ نعمان کا چہرہ سفید پڑتا دیکھ۔۔۔۔اسے "
پر سکون کرنے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

لیکن اس کی جان اٹکی تھی عرشمان میں۔۔۔وہ کہاں پر سکون ہو سکتا
تھا۔۔۔۔

میری چھوڑو۔۔۔ عرشمان کا بتاؤ۔۔۔" وہ بے صبری سے بولا۔۔۔"

ہم اسے وینٹ پر ڈال رہے ہیں۔۔۔۔ کیونکے اگر ایسا نہ کیا تو اس کی جان کو"
خطرہ ہے۔۔۔۔ سرجن باہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔ ہم نے انھیں انفارم
consult form کر دیا ہے وہ جلدی پہنچ جائے گے۔۔۔۔۔۔اور یہ
سائن کر دو۔۔۔۔۔" اس کے آہستگی و تحمل سے جملے ادا کرتے
ہی۔۔۔ نعمان کے ہوش اڑے۔۔۔۔

اس میں لکھا ہے.... کے آپ کی اجازت سے ہم بچے کو وینٹ پر رکھ رہے ہے"
ہیں۔۔۔اگر بچے کو کچھ ہو جاتا ہے تو ہسپتال کی انتظامیہ اس کی ذمہ دار نہیں
۔۔۔۔"ڈاکٹر کے ساتھ کھڑی نرس نے تیزی سے فارم اس کے آگے
کیا۔۔۔۔

مگر وہ سات سال کا نہیں ہوا ہے ابھی" وہ روہانسہ لہجے میں تیزی سے احتجاجا"
بول اٹھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے عرشمان کی سرجری کا سوچ کر ہی خوفزدہ ہو جایا کرتا تھا۔۔۔۔

کوئی ی اسٹریس لیا ہے اس نے۔۔۔۔میں نے تمھیں پہلے ہی سمجھایا تھا"
کسی بھی طرح کا کوئی ی اسٹریس مت لینے دینا اسے۔۔۔۔۔جتنا ہو سکے

خوش رکھنا۔۔۔اس کی دوسے زائی ددل کی شریانیں متاثر ہیں تم جانتے ہو۔۔۔"اس کے کہتے ہی نعمان کے پاؤوں سے جان نکلنے لگی۔۔۔

اس نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی تھی عرشمان کو ہمیشہ خوش رکھنے کی۔۔۔۔۔

صرف اس کی خوشی کی خاطر وہ انعم کو بھی اپنی زندگی میں لے آیا۔۔۔پھر یہ سب کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔

اللہ پر بھروسہ رکھو یار۔۔۔۔ تمھیں پہلے ہی ہر چیز سے آگاہ کیا ہوا ہے میں" نے۔۔۔۔اس لیے حوصلہ رکھو۔۔۔۔۔میں اوپن ہارٹ سرجری کی تیاری کرتا ہوں۔۔۔۔"اس کے جملے ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر آن گرے تھے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔نرس سے فارم لیتے وقت۔۔۔

فارم آنکھوں میں نمی اترنے کے سبب دھندلا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں الٹے ہاتھ سے رگڑئی یں۔۔۔پورا فارم خود پڑھا ایک بار۔۔۔۔

اس کا دل ڈوبے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے کتنی بڑی بڑی ڈیل کے پیپر زپر سائن کیے ہوں گے اس نے۔۔۔مگر ہاتھ نہ کپکپائے۔۔۔آج اس فارم پر سائن کرتے وقت۔۔۔۔ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

عرشمان اس وقت وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔ نعمان اسے دیکھ نہیں رہا تھا مگر جانتا تھا اس کا بیٹا اِس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔

اوپن ہارٹ سرجری۔۔۔ کم از کم چھ گھنٹے سے طویل آپریشن کو سہنا تھا اُس ننھی سی جان نے۔۔۔۔ یہ سوچ کر ہی نعمان کا دل پھٹنے لگا۔۔۔۔

الماس نے تھوڑا فاصلے پر کھڑے۔۔۔ ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔۔

سرجری کا سنتے ہی وہ بھی رونے لگی۔۔۔۔

نعمان کچھ ثانیوں کے لیے اپنا سر پکڑے بیٹھ گیا۔۔۔۔ اسی لمحے الماس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

میم کی کال۔۔۔"الماس نے اسکرین پر انعم میم نام چمکتا دیکھ۔۔۔ہلکے سے"
کہا۔۔۔

مجھے دو۔۔۔"نعمان کے کانوں سے جیسے ہی الماس کی آواز"
ٹکرائی ی۔۔۔وہ فورا کھڑے ہو کر سیل مانگنے لگا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔الماس۔۔۔"دوسری جانب سے آواز آتے ہی۔۔۔وہ فورا"
بولا۔۔۔

"الماس نہیں۔۔۔۔نعمان۔۔۔"

نعمان۔۔۔عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"اس کی زکام بھری آواز"
۔۔مقابل کو بتانے کے لیے کافی تھی کے وہ روتے ہوئے پوچھ رہی ہے۔۔۔

کب آؤ گے ہسپتال سے اسے لے کر؟؟۔۔۔"پے در پے سوال کیے۔۔۔"

وہ منتظر تھی۔۔۔اپنے بیٹے کی صحیح سلامت واپسی کی۔۔۔

سر جری کا کہا ہے۔۔۔۔تم یہاں آجاؤ ڈرائی یور کے ساتھ۔۔۔"اس نے"
بمشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔

جسے سنتے ہی۔۔۔انعم کی جان نکلی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ بے یقینی سے۔۔۔"

تم آرہی ہو؟؟۔۔مجھے اور ہمارے بیٹے کو بہت ضرورت ہے"
تمھاری۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں۔۔پُرامیدی سے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ نہیں کہا۔۔۔کے صرف عرشمان کو ضرورت ہے۔۔۔پہلے اپنے جملے میں (مجھے) کا لفظ ادا کیا۔۔۔جو مقابل کو اس کی اہمیت جتانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

کے صرف اس کے بیٹے کو نہیں۔۔۔آج اس کے شوہر کو بھی اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آرہی ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

وہ سر جھکائے۔۔۔۔ عرشمان کے روم میں۔۔۔ سامنے صوفے پر ایک ہی حالت میں کافی دیر سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

الماس کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں۔۔۔

منجمد ہونے کے باوجود بھی بے چین لگ رہا تھا وہ۔۔۔۔

عرشو۔۔۔" اس ننھے شہزادے کی ماں دروازے سے ہی روتی اور اس کا" نام بڑے پیار سے پکارتی داخل ہوئی ی۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔"نعمان نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔وہ ڈائی ریکٹ عرشمان" کے پاس گ ئی۔۔۔۔جو وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔اسے دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

نعمان میرے عرشو کو اٹھاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ اسے روتا دیکھ۔۔۔۔فورا" ہی اٹھ کر اس دشمنِ جاں کو خود سے لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

مرد تھا ناں وہ۔۔۔رو نہیں سکتا تھا۔۔۔وہ الگ بات ہے دل اپنے لخت جگر کی حالت دیکھ۔۔۔خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

انعم اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔" وہ سیاہ آنکھوں میں سرخ ڈوریں"
سجائے۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔دلاسہ دینے لگا۔۔۔

الماس ان میاں بیوی کو دیکھ۔۔۔خاموشی سے کمرے سے باہر نکلنے
لگی۔۔۔۔۔۔اسی لمحے سامنے سے ایک عورت سے ٹکرائی ی۔۔۔وہ اسے
نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ مگر وہ عورت الماس کو دیکھ چونک کر۔۔۔ تیزی سے
پلٹ کر بھاگی۔۔۔

الماس اس کا چہرہ بھی ٹھیک طرح نہ دیکھ سکی۔۔۔

یہ عورت مجھے دیکھ کر بھاگی کیوں؟؟؟" الماس نا سمجھی سے بڑبڑائی ی۔۔۔"

میں کیوں کچھ ٹھیک نہیں کر پاتا انعم؟؟۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے "
اچانک کیے سوال پر۔۔۔انعم نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں و چہرہ مکمل سرخ تھا۔۔۔۔

اس کی لہو رنگ آنکھیں یقیناً اس کے درد کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

میں کتنی بھی کوشش کر لوں نہ تمھیں خوش رکھ پا رہا ہوں نہ اپنے بیٹے"
کو۔۔۔۔مجھے ایسا لگتا ہے میرا خدا مجھ سے ناراض ہے۔۔۔۔میں نے اس کی
بندی کے ساتھ اتنی زیادتی جو کی۔۔یقیناً یہ اسی کی سزا ہے۔۔۔شاید تمھاری
آہ لگ گئی ہے مجھے۔۔۔۔میں کتنی ہی کوشش کر لوں خوشیاں سمیٹنے کی
اپنے دامن میں۔۔۔مگر دامن بھر کانٹوں سے ہی جاتا ہے۔۔"وہ سر
جھکائے۔۔۔غمگیں و کرب بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

انعم نے اس کے عنابی ہونٹوں کو لرزتے و آنکھوں کو آنسو برساتے
دیکھا۔۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔ہاں۔۔۔واقعی نعمان ولید اس کے سامنے رو رہا تھا۔۔۔

وہ اس بے بس لڑکی کے سامنے رو رہا تھا جس کا نہ باپ تھا نہ بھائی ی۔۔۔جو
اس کی عزت لوٹنے پر اس سے لڑتے و جیل بھجواتے۔۔۔۔۔۔نہ ماں نہ بہن
جو اس کا گریبان پکڑ کر سزا دلواتے۔۔۔نہ پیسہ و دولت و نام۔۔۔۔کچھ بھی
تو نہ تھا بظاہر اس لڑکی کے پاس۔۔۔سوائے خدا کے۔۔۔۔اور وہ کافی
تھا۔۔۔۔بے شک وہ کافی تھا۔۔۔۔

بظاہر ایک معمولی لڑکی تھی وہ۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود نعمان کے لیے وہ کبھی معمولی نہ رہی۔۔۔۔

میرا بیٹا میری جان ہے۔۔۔اسے کچھ ہو گیا تو مجھے نہیں لگتا میں جی سکوں" گا۔۔۔۔اس لیے پلیز انعم مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں۔۔۔۔ تمھیں تباہ کرنے کے بعد میں خود بھی کبھی آباد نہیں ہو سکا۔۔۔ میں مانتا ہوں مجھ سے گناہ ہوا۔۔۔۔مجھے پہلے اچھی طرح چھان بین کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔ لیکن اس وقت سارے ثبوت تمھارے خلاف تھے۔۔۔۔ میں اس وقت اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔ سوری۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ جوڑے۔۔۔ تو انعم کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

وہ آج نشے میں نہیں تھا۔۔۔ مکمل ہوش و حواس میں معافی مانگ رہا تھا۔۔۔ نعمان ولید ندامت کے آنسو لیے۔۔۔ دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے۔۔۔ نظریں جھکائے روتے ہوئے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے تو گمان میں بھی کبھی نہ گزرا تھا کے نعمان ولید جیسا امیر زادہ۔۔۔ جسے وہ نیوز میں ٹھاٹ سے زندگی جیتا دیکھ کر کڑتی تھی۔۔۔ تڑپتی تھی۔۔۔ جلتی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ ایک دن یوں ہاتھ جوڑ کر۔۔۔ اپنے گناہ و زیادتی و ظلم کی۔۔۔ اس سے معافی مانگے گا۔۔۔۔

وہ شدید خوفزدہ تھا۔۔۔ خوف۔۔۔ کے کہیں اس کا کیا۔۔۔ اس کی اولاد کے آگے نہ آجائے۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔صرف تمھارا بیٹا نہیں ہے عرشمان۔۔۔۔میرا بھی" ہے۔۔۔خدا بہت رحمان وعدل فرمانے والا ہے۔۔وہ کسی کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دیتا۔۔۔۔"

"آپ نے کہا تھا میں نعمان کو خود میں الجھائے رکھوں آپ اس نیچ ذات لڑکی کا بندوبست کر دیں گے۔۔۔مگر ایک ماہ گزر گیا۔۔۔آپ نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر فون پر چیخی۔۔۔

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا نعمان کا اسے اگنور کر کے۔۔۔۔پبلک میں اکیلا چھوڑ جانا۔۔۔۔وہ بھی صرف اس رخسار نامی لڑکی کی خاطر۔۔۔۔

وہ کوئی ی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی بن سکتی تھی۔۔۔ نعمان ولید نے سوچ بھی کیسے لیا کے وہ اسے ریجیکٹ کر سکتا ہے؟؟۔۔۔۔وہ بھی ایک دو کوڑی کی پنچ عورت کی خاطر۔۔۔جو اس کے نزدیک اس کی ملازمہ سے بھی بدتر تھی۔۔۔۔

کہاں وہ ارب پتی باپ کی اکلوتی بیٹی۔۔۔ جس کے منہ سے خواہش نکلتے ہی پوری ہو۔۔۔اور کہاں وہ معمولی وحشیہ۔۔۔۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا جو آگ سینے میں لگی ہے اس سے رخسار کو اس کے چھ سالہ بیٹے کے ساتھ جلا کر خاک کر دے۔۔۔

پہلے نعمان منہ کو آرہا تھا کیا یہ کم ذلت تھی جو اب علشبہ بھی آن پہنچی۔۔۔

اس کا خود پر چیخنا شدید ناگوار گزرا۔۔۔ مگر وقت کی نزاکت کو سمجھتے۔۔۔۔اپنے غصے پر بمشکل قابو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے تحمل سے بولے۔۔۔ ”میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا اب پھر کہ رہا ہوں صبر رکھو لڑکی۔۔اس کام کے لیے تھوڑا وقت درکار ہے۔۔۔پھر تم خود بھی کون سہ اسے اپنے محبت کے جال میں پھانس سکیں۔۔۔ بڑے دعوے کر رہی تھیں تم۔۔۔کے صرف چند دن دوں تمھیں۔۔۔اور تم نعمان کے دل و دماغ سے اس لڑکی کو نکال پھینکو گی۔۔۔ایک ماہ بیت گیا۔۔۔وہ تمھارے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہ رہا ہے۔۔۔ گھوم پھر رہا ہے۔۔۔ مگر تم اس کے دل پر قابض نہ آسکیں۔۔۔۔اس کی چھ سال پرانی بیوی کی محبت سے جیت نہ سکیں۔۔۔۔“ ولید صاحب نے پلٹ وار میں بھیگو کر جوتا مارا۔۔۔۔تو علشبہ بیڈ سے دو دو فٹ اچھلی۔۔۔۔

ولید صاحب نے گویا اس کے تن بدن میں سر تا پاؤں آگ سلگادی تھی۔۔۔۔

آپ کے بیٹے کی پسند اگر اتنی گری ہوئی ہے تو اس میں میرا کیا" قصور؟؟۔۔۔۔ فلحال۔۔۔۔اس رخسار کا کچھ کریں۔۔۔اور نہیں کر سکتے۔۔۔تو یہ معاملہ میرے حوالے کر دیں میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ بھرم سے بولی۔۔۔۔اور کہتے ہی کال ان کے منہ پر کاٹ دی۔۔۔

جس پر ولید صاحب جز بز ہو کر سیل کان سے ہٹا کر۔۔۔ برہمی سے اسکرین دیکھنے لگے۔۔۔۔

دودھ کے دانت جھڑے نہیں اور مجھے غرا رہی ہے۔۔۔کم عقل ''
لڑکی۔۔۔۔۔یہ سب نعمان کی غلطی ہے۔۔۔''اپنے سیل کو زمین پر زور
سے مارتے۔۔غصے سے دھاڑے۔۔۔

اگلے ہی لمحے پھولے پھولے سانس لیتے ہوئے ابھی صوفے پر بیٹھنے ہی لگے
تھے کے دروازہ کھلا۔۔۔اور ان کی وائی ف کمرے میں انٹر ہوئی ی۔۔۔

وہ پارٹی سے لوٹی تھیں۔۔۔لڑکھڑاتے ہوئے ان کا پاؤں صوفے سے
ٹکرایا۔۔۔۔

نشے میں دھت اس عورت کو کچھ صاف دیکھائی ی نہیں دے رہا
تھا۔۔۔حالت تو یہ تھی کے کمرے کے دروازے تک بھی ان کا گارڈ چھوڑ کر
گیا۔۔۔۔

کہاں تھیں تم؟؟۔۔کچھ خبر بھی ہے اپنے بیٹے کی۔۔۔کے کیا گل کھلاتا پھر رہا ہے؟؟۔۔" ابھی وہ گرنے ہی لگیں تھیں کے ولید صاحب نے ان کی کلائی تھام کر۔۔۔ گرنے سے بچایا۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گ ئی یں۔۔۔ان کی حالت دیکھ۔۔۔۔ولید صاحب غصے سے آگ بگولہ ہو کر۔۔۔انھیں کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

اوپلیز ولید۔۔۔مجھے ابھی سونے دو۔۔۔میں بہت تھکی ہوئی ی آئی ی ہوں۔۔۔" وہ ہر بار کی طرح لاپرواہ لہجے میں بولیں۔۔۔۔

وہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھیں دنیا کے لیے بھلائی ی کا کام کرنا تھا ۔۔۔۔۔۔۔ یتیموں کے لیے ویلفیئر چلانا تھا۔۔۔۔ بوڑھوں کے لیے اولڈ ہاوس بنوانے تھے۔۔۔۔۔ دنیا جہاں کی فکر تھی انھیں۔۔۔ گر نہیں تھی تو صرف اپنے شوہر و بیٹے کی نہیں تھی۔۔۔۔

آئے دن ان کی تصاویر کسی شوشل ورک کے سبب اخبار میں آتی۔۔۔

وہ عورتوں کے حق کے لیے آواز اٹھایا کرتی تھیں۔۔۔ مگر چراغ تلے ہمیشہ اندھیرا ہوتا ہے۔۔۔۔ تو ان کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

ان کا بھائی احتشام ابرار بہت بڑا مافیا کا سردار تھا۔۔۔

نشہ آور اشیاء وانسانی اسمگلنگ خاص طور پر کم عمر لڑکیوں کی۔۔۔اس کا پرانا پیشہ۔۔۔ کہیں غیر قانونی دھندے اس کی سرپرستی میں ہی پورے ملک میں چل رہے تھے۔۔۔۔اسی کے بل بوتے پر انھوں نے سیاست میں قدم رکھا تھا۔۔۔اور ولید صاحب سے شادی کی۔۔۔

احتشام کے خوف کے سبب ولید صاحب انھیں کچھ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

احتشام ابرار موت کا دوسرا نام سمجھا جاتا تھا۔۔۔

اس کی عدالت میں اسی کے فیصلے چلتے تھے۔۔۔گویا کے اندھیر نگری چوپٹ راج۔۔۔کوئی ی اس کے فیصلے کے خلاف جانے کی سعی بھی کرے تو اس کی سزا صرف موت ہوتی۔۔۔

نہایت پتھر دل شخص تھاوہ۔۔۔ مگر اس کے باوجود اپنی بہن و بھتیجے پر جان نچھاور کرتا۔۔۔۔

اس کی واحد کمزوری صرف اس کی بہن تھی۔۔۔۔

سوتی رہو تم۔۔۔" وہ دانت پستے ہوئے کہ کر۔۔۔ تیز قدم لیتے کمرے سے باہر نکل گ ئی ے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اسلام آباد سے کراچی صرف انھیں دیکھنے آیا تھا۔۔۔ عجیب کشش تھی اس عورت میں۔۔۔ جو سکون نہیں لگنے دیتی تھی دل کو۔۔۔۔

نہیں سمجھ پاتا تھا اپنے جذبات کو۔۔۔جو بے قابو ہو جاتے اس کا ایک دیدار کرنے کی تڑپ میں۔۔۔۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے۔۔۔۔اوپر کی جانب۔۔۔فائی زہ کی کھڑکی کو تک رہا تھا۔۔۔۔

ناجانے کتنی دیر سے کھڑا تھا وہ۔۔۔اور ناجانے کتنی ہی دیر اور کھڑے رہنے والا تھا۔۔۔۔

ارے زوبیر۔۔۔"اچانک پیچھے سے کھنکتی آواز کانوں کی سماعت سے" ٹکرائی ی۔۔۔

وہ حیرت سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔

آپ اتنی صبح کہاں سے آرہی ہیں؟" فائزہ کو دیکھتے ہی۔۔۔دل کو جیسے" سکون سہ آگیا تھا۔۔۔۔

چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر آئی۔۔۔۔

وہ فوراہی اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

پارک میں واک کرنے گئی تھی۔۔۔ تم سناؤ۔۔۔ کہاں غائب" ہوگئی ے اچانک؟" ان کے پوچھتے ہی۔۔۔۔ مقابل کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

تو آپ کو احساس تھا میری غیر موجودگی کا۔۔۔"اس کے مسکرا کر کہتے"
ہی۔۔فائزہ نا سمجھی سے مسکرا دی۔۔۔

"وہ دراصل۔۔۔میری جہلم میں ایک دوست ہے۔۔۔اس کی بیٹی کی جاب
کراچی میں لگی تھی۔۔۔تو اکیلے بھیجنے سے ڈر رہی تھی وہ۔۔۔پھر اس نے مجھ
سے رابطہ کیا۔۔۔۔اب اس کی بیٹی میرے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔۔اس کی
ماں چاہتی ہے کے میں کراچی کے ہی کسی اچھے لڑکے سے اس کا رشتہ کروا
دوں۔۔۔۔اس لیے تمھیں یاد کر رہی تھی۔۔"ان کے یاد کرنے کی وجہ
سنتے ہی اس بیچارے نوجوان کا منہ لٹک گیا تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔آؤ۔۔۔ تمھیں اچھی سی چائے بنوا کر پلاؤں۔۔۔ورنہ پھر شکوہ" کرؤ گے۔۔۔کے چائے نہیں پوچھتی میں تم سے۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔"انھوں نے بے تکلف انداز میں ہاتھ تھام کر کھینچنا شروع کیا۔۔۔۔

زوبیر ان کے ہاتھ تھامنے پر اپنے پورے جسم میں ایک نیا جذبہ بیدار ہوتا پا رہا تھا۔۔۔۔

پورے راستے وہ صرف ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھ۔۔۔۔ مسکراتا رہا۔۔۔۔

وہ کوئی سولہ سال کا کم عمر لڑکا نہیں تھا۔۔۔جسے پہلی بار کسی لڑکی پر ہوا ہو۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ خود کو اس لمحے سولہ سال کا لڑکا crush ہی پا رہا تھا۔۔۔ جس کے پیٹ میں گدگدی سی مچی ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ نیا احساس بہت پیارا سہ لگا دل کو۔۔۔۔

وہ کھینچتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آئی تھیں۔۔۔

ثناء۔۔۔ذرا چائے تو بنا کر لانا۔۔۔" وہ اندر کی جانب آواز "
لگا کر۔۔۔۔اسے لاونج کے صوفے پر بیٹھانے لگیں۔۔۔۔

بہت پیاری و سگھڑ بچی ہے۔۔۔۔باپ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا"
تھا۔۔ماں نے بڑی محنت سے پالا ہے۔۔۔۔ تمھاری اور اس کی عمر میں انیس
بیس کا ہی فرق ہو گا۔۔دیکھنے میں بھی بڑی خوبصورت ہے۔۔۔ تمھیں اچھی
لگے گی۔۔۔۔" وہ اس کے برابر میں بیٹھ کر خوب ثناء کی تعریفیں کرنے
لگیں۔۔۔

آپ کب سے رشتے کرانے والی انٹی بن گ ئی یں؟؟"ان کی ساری" تعریفیں خاموشی و تحمل سے سننے کے بعد۔۔۔نہایت سپاٹ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

اس کا چبھتا ہوا لہجہ محسوس کرنے کے باوجود بھی۔۔۔وہ عادتا مسکراتے "ہوئے بولیں۔۔۔"کیا برائی ہے رشتہ کرانے میں بھلا؟؟۔۔۔

تو پہلے اپنا کریں ناں۔۔۔"دبی دبی غراہٹ کے ساتھ چہرے پر مسکان" سجائے۔۔۔جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنا؟؟۔۔۔وہ بھی اس عمر میں؟؟۔۔۔کیا پاگل واگل ہو گ ئی ے ہو" میری بھتیجی کی طرح۔۔۔"مارے حیرت کے۔۔۔وہ فورا ہی احتجاجا بول اٹھی۔۔۔

اس میں پاگل ہونے کی کیا بات ہے؟؟۔۔۔آپ عورت نہیں ہیں" کیا؟؟۔آپ کا کوئی ی ارمان وخواہش نہیں کیا؟؟۔۔آپ کی جسمانی ضروریات نہیں کیا؟؟۔۔زندگی بھریوں ہی تنہا رہنے کا ارادہ ہے ؟؟۔۔۔۔"اچانک ہی زوبیر آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کے اچانک یوں سوالات کرنے پر۔۔۔وہ اک لمحے کے لیے لاجواب ہوئی یں۔۔۔

ان دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کو پلک جھپکائے بغیر دیکھ ہی رہے تھے۔۔۔کے
"چائے۔۔۔"ثناء آواز لگاتی ہوئی وہاں چائے لے کر آن پہنچی۔۔۔۔

زوبیر نے اک نگاہ بے دلی سے ٹرے سامنے ٹیبل پر سجاتی لڑکی پر ڈالی۔۔۔۔

وہ محترمہ فائزہ کی تعریفوں کے مقابلے دکھنے میں زیادہ خوبصورت
تھی۔۔یقیناً اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے دیکھنے کے بعد بے دلی کا مظاہرہ
نہ کر پاتا۔۔۔۔مگر اس نوجوان نے توجہ نہ دی۔۔۔۔

دیتا بھی کیسے۔۔۔دل تو پہلے ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

ثناء یہ ہے زوبیر۔۔۔۔اور زوبیر یہ ہے ثناء۔۔۔"وہ دونوں کا ایک"
دوسرے سے تعارف کرانے لگیں۔۔۔

ثناءاسے دیکھ۔۔۔رسمی طور پر مسکرادی۔۔۔جبکے مقابل نے۔۔۔۔سنجیدگی چہرے پر سجائے۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ثناء یہ باڈی گارڈ کی جاب کرتا ہے۔۔۔بہت پیارا و سلجھے ذہن کا مالک ہے۔۔۔دوسروں کے کام آنے میں ہمیشہ پہل کرتا ہے۔۔۔" وہ رشتہ کرانے والی آنٹیوں کی طرح بیٹھ کر اب زوبیر کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھیں۔۔۔

جب میں اتنا ہی اچھا ہوں۔۔۔تو آپ نظرِ کرم کیوں نہیں" کرتیں؟؟؟" اپنی حد سے زیادہ تعریفیں سن۔۔۔وہ بے ساختہ ہی پوچھ اٹھا۔۔۔۔

کرئی ی تو ہے۔۔تب ہی تو اپنی سہیلی کی بیٹی تم سے مل وار ہی ہوں۔۔۔" وہ سادگی سے مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

اس لمحے ثناء نے زوبیر کی آنکھوں میں شکوہ ابھرتا محسوس کیا۔۔۔

وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔۔کیا محترمہ فائزہ واقعی نہیں سمجھ پائی یں زوبیر کی بات کا مفہوم یا وہ دانستہ طور پر نا سمجھی کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

کہاں؟؟۔۔چائے تو پی لو۔۔۔ثناء بہت اچھی چائے بناتی ہے۔۔۔" وہ" تیزی سے بولیں۔۔۔

بناتی ہو گی۔۔۔ مگر مجھے کسی اور کے ہاتھ کی پسند ہے۔۔۔اگر وہ بناتی تو یقینا" میں پی کر جاتا۔۔۔ شکریہ۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے کہتا۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس کے لہجے سے جھلکتی خفگی مقابل نے محسوس کر لی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے مکمل نظر انداز کر گ ئی یں۔۔۔

شاید وہ آپ کو پسند کرتا ہے آنی۔۔۔۔" ثناء نے چائے ٹرے سمیت ٹیبل " سے اٹھاتے۔۔۔۔ لچکدار انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا بول رہی ہو کچھ خبر بھی ہے ؟؟۔۔۔۔بے وقوفوں والی باتیں نہ " کرؤ۔۔۔بچہ ہے میرے آگے کا۔۔ کم از کم سات آٹھ سال چھوٹا ہو گا مجھ سے۔" وہ برہمی سے بولتی ہوئی ی۔۔۔اٹھ کھڑی ہوئی یں۔۔۔۔

تو کیا ہوا؟؟۔۔۔اگر اسے آپ پسند ہیں اور آپ کو وہ۔۔۔تو عمر کوئی ی"
"معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔

ثناء تمھاری ماں نے مجھے تمھاری شادی کی ذمہ داری دی ہے نہ کے تمھیں"
میری۔۔۔۔اب زیادہ انعم نہ بنو۔۔۔وہ کم تھی کیا جو تم بھی شروع
ہو گ ئی یں۔۔۔۔"خاصہ بگڑتے ہوئے کہ کر۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے
چلی گ ئی یں۔۔۔۔

ثناء نے محسوس کیا۔۔۔۔وہ بھاگ رہی ہیں اپنے جذبات سے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو اس کے کشادہ سینے سے لگا پایا۔۔۔اک دو ثانیوں کے لیے وہ اس کی مہک کو قریب سے محسوس کر۔۔۔ہلکا سہ مسکرائی ی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے ذہن نے کام کیا۔۔۔اور وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

وہ پر سکون نیند سو رہا تھا۔۔۔اِس قدر پر سکون۔۔۔کے گمان ہوا جیسے نا جانے کتنی راتوں کا جاگا ہوا ہو۔۔۔

پھر نگاہ اپنے ہاتھوں کی کلائی یوں پر گ ئی۔۔۔جن میں گجرے سجے تھے۔۔۔ جنھیں دیکھ وہ چونکی۔۔۔۔

اب وہ سفید گجرے مرجھا سے گ ئی ے تھے۔۔۔لیکن اہمیت کے حامل وہ پہلے سے زیادہ لگے۔۔۔وجہ۔۔۔کیونکے اس سنگ دل نے اعتراف کیا ہے

کے پرائی یوٹ لمحوں میں۔۔۔ صرف وہ ہوتی ہے۔۔۔ رخسار کا تو تصور بھی نہیں ہوتا۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر گجرے اب اچھے لگ رہے تھے۔۔۔۔

چہرے پر از خود ہی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے آگے ماضی کی تلخ یادیں۔۔۔۔ فلم کی طرح چلنے لگیں۔۔۔۔

وہ چیخیں۔۔

وہ جنونی گرفت۔۔۔

وہ سفید چادر۔۔

وہ ٹوٹا لیمپ۔۔۔۔
وہ خودکشی کی کوشش۔۔۔

عورت کی فطرت ہے وہ کچھ نہیں بھولتی۔۔۔۔
درگزر کر دیتی ہے مگر بھولتی نہیں ہے۔۔۔۔
وہ بھی بھول نہیں سکتی تھی اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کو۔۔۔۔

آنکھوں میں سرخی امٹ آئی۔۔۔۔بے دلی سے وہ گجرے
اتار کر۔۔فرش پر پھینکتی ہوئی۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئی۔۔۔۔تو وہ وجیہہ نوجوان اب بھی پر سکون نیند سوتا
نظر آیا۔۔۔۔

کتنا سوئے گا یہ ؟؟۔۔۔" وہ جل ککڑے انداز میں کہتی ہوئی ی۔۔۔ باہر " چلی گ ئی تھی۔۔۔ عرشمان کو ناشتہ اور دوائی ی پلانے۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔۔ نعمان کی آنکھ کھلی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔۔

اپنے بستر پر۔۔ خاص طور پر اس نرم و ملائی م وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں بھر کر سونے سے نیند بڑی میٹھی آئی ی تھی اسے۔۔۔۔

جیسے ہی فریش ہونے کے لیے بیڈ سے اترا۔۔۔ نظر فرش پر پڑے گجروں پر گ ئی۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔ چہرے پر بکھری ی اطمینانی اگلے ہی پل غائی ب ہوئی ی۔۔۔۔

ایک وقت۔۔۔میں پوری دنیا فتح کر سکتا ہوں مگر اس لڑکی کے ذہن میں" کیا چلتا ہے یہ نہیں سمجھ سکتا۔۔۔پہلے گجرے اس لیے ہاتھ میں پکڑا کر گ ئی کے رخسار کو گمان کر کے اسے دیے تھے میں نے۔۔۔اب جب سب کل ئی یر کر دیا۔۔۔تو پھر بھی پھینک گ ئی۔۔۔حد ہے ۔۔۔"اس کی بھی ٹھیک ٹھاک تپ گ ئی تھی ان گجروں کو زمین بوس دیکھ۔۔۔

تیار ہو کر کمرے سے نکلا۔۔۔تو انعم کو عرشمان کے ساتھ ناشتہ کرتے دیکھ ۔۔۔مزید تپ چڑھی۔۔۔

کیا اسے پتا نہیں۔۔۔کے میں موجود ہوں گھر میں۔۔۔کیا تھوڑا انتظار" نہیں کر سکتی تھی میرا؟؟۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا۔۔چیئر کھسکا کر ۔۔ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا۔۔۔۔

"میم اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟۔۔"الماس نے فکر مند لہجے میں انعم کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔تو وہ الجھی۔۔

"میری طبیعت کو کیا ہوا ہے؟؟؟"

"رات کو ڈاکٹر آیا تھا ناں آپ کو دیکھنے۔۔۔"

مجھے دیکھنے ؟؟۔۔"انعم کو کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔سوائے اس بات کے"
۔۔۔کے نعمان اسے پریشرائز کر رہا تھا رات کو۔۔۔یہ ماننے پر کے وہ
ڈائری اس کی ہے۔۔۔

کہتے ہیں ناں چور کی داڑھی میں تنکا۔۔۔وہ نعمان کی باتوں کا اصل مفہوم
اپنے خوف کے سبب سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔۔

تمھیں واقعی یاد نہیں ؟؟۔۔۔یا ڈرامہ کر رہی ہو ؟؟"نعمان ترچھی"
نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔کل رات کتنی
کوشش کی اس نے۔۔۔کے جان سکے۔۔آخر دل میں چل کیا رہا ہے اِس
لڑکی کے۔۔۔ مگر وہ دشمن جاں۔۔۔۔میں نہ مانو بنی رہی۔۔۔ حتی کے
بے ہوش ہو گئی۔۔۔

اس کے لیے نعمان نے فوراہی ڈاکٹر کو بلوایا۔۔۔

ڈاکٹر اسے ذہنی سکون کا انجیکشن لگا کر۔۔۔کچھ دوائیاں لکھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے مطابق انعم ذہنی دباؤ کے سبب بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کیا بہت مشکل ہے یہ ماننا۔۔کے آپ کو آپ کے شوہر سے محبت ہے؟؟۔۔۔وہ بھی اُس شوہر سے۔۔۔جو آپ کو اعتماد دلا رہا ہے کے اسکی زندگی کی واحد عورت ہو تم۔۔۔۔

کیوں وہ لڑکی اپنی پہلی محبت کا اقرار کرنے کے لیے کسی صورت تیار نہیں اس سے؟؟۔۔۔

کوئی ی اپنی پہلی محبت نہیں بھولتا۔۔۔پھر وہ کیسے بھول گ ئی؟؟۔۔۔۔وہ اسے بیوی والی عزت دے رہا ہے۔۔۔اسے مان دے رہا ہے۔۔۔اس کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔اس کے بچے کو باپ کا پیار دے رہا ہے۔۔۔۔ہر فرض تو نبھا رہا ہے وہ۔۔۔پھر وہ کیا چیز ہے جو اب تک ان کے رشتے میں کھچاؤ کا سبب بنی ہوئی ی ہے؟؟۔۔۔۔

"جو جیسا ہوتا ہے دوسروں کو ویسا ہی سمجھتا یے۔۔۔یہ ڈرامے بازیاں تم جیسے لوگ کرتے ہیں۔۔۔۔" مقابل کے جملے انعم کو خاصہ ناگوار گزرے۔۔۔۔اس نے تڑاک سہ جواب دے کر منہ پھیر لیا۔۔۔

نعمان بھی پھر کہاں چپ رہنے والا تھا۔۔۔۔

عرشمان الجھی نگاہ سے اپنے والدین کو لڑتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔

وہ ننھا بچہ سمجھ نہیں پاتا تھا کیوں اس کے والدین ہمیشہ لڑتے رہتے ہیں؟؟؟۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی بحث میں اتنے مشغول تھے کے انھوں نے عرشمان کو اپنی آنکھیں میچتے دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

اس کا ننھا منھا سہ دل بہت دکھا۔۔۔ یہاں تک کے اسے تکلیف ہونے لگی۔۔۔۔

پہلے اس کی ماں چھ سال تک اس سے دور رہی۔۔۔ پھر باپ اچانک ایک ماہ کے لیے غائب ہو گیا۔۔۔۔ دونوں ملتے ہیں تو سوائے لڑائی ی جھگڑے اور

منہ پھولانے کے کچھ نہیں کرتے۔۔۔کیاایسی ہوتی ہے ایک ہیپی فیملی؟؟۔۔۔

یہی سوچتے سوچتے اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔اور آنکھیں اور زور سے میچ لیں۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔۔

عرشمان کیا ہوا؟؟۔۔"انعم و نعمان دونوں ہی اپنی بحث میں مگن" تھے۔۔۔وہ الماس تھی جس نے عرشمان کو آنکھیں میچتا دیکھا۔۔۔

اس کے فکر مند ہو کر کہتے ہی۔۔۔نعمان وانعم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔"الماس اس پر جھک کر پوچھ رہی تھی۔۔۔"

عرشمان کیاہوابیٹا؟؟۔۔"نعمان تیزی سے آیا تھا۔۔۔جان جو نکلی تھی" اسکی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔عرش۔۔عرشمان کے بہ۔۔۔بہت درد ہورہا۔۔۔۔"
ہے۔۔"اس ننھے شہزادے نے بمشکل یہ جملہ ادا کیا۔۔۔جس پر انعم کی جان ہواہوئی ی۔۔۔

سوائے اس ننھے شہزادے کے۔۔۔زندگی میں بچا کیا تھا اس کے پاس۔۔۔وہ ڈرگ ئی۔۔۔اِس قدر ڈرگ ئی۔۔۔کے اپنی جگہ سے ہل تک نہ سکی۔۔۔۔

تم نے دوائی وقت پر نہیں پلائی کیا؟؟۔۔۔"نعمان نے آگ بگولہ" ہو کر الماس کو دیکھا۔۔۔۔پوچھا۔۔۔

جس پر وہ نظر جھکا گئی۔۔۔کیونکے عرشمان کی ساری دوائی یوں اور ڈاکٹر کو چیک۔اپ کرانے کی ذمہ داری انعم نے لے لی تھی۔۔۔۔

اِن محترمہ سے تو کچھ بولنا ہی بے کار ہے۔۔۔"انعم کی جانب دیکھا۔۔۔اس" نے خاصہ چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

اس کا جملہ ڈائی ریکٹ دل پر جا کر لگا تھا۔۔۔

کیا مطلب تھا اس کی بات کا؟؟۔۔اگر وہ باپ تھا۔۔۔تو وہ بھی ماں تھی عرشمان کی۔۔۔وہ سوچ بھی کیسے سکتا ہے۔۔۔کے اپنی ذمہ داریاں ٹھیک طرح نہیں نبھائی ہوں گی اس نے۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"عرشمان گہرے سانس لیتے ہوئے۔۔۔"

ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بس ابھی۔۔۔چیم ڈیڈ ہیں ناں۔۔۔۔ڈیڈ آپ" کو ڈاکٹر کے لے کر چلتے ہیں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اسے گود میں اٹھا کر سینے سے لگا۔۔۔دلاسہ و حوصلہ دیتے ہوئے۔۔۔وہ باہر کی جانب دوڑا۔۔۔

الماس اس کے ساتھ ہی چلی گ ئی تھی۔۔جبکے انعم خوف کی کیفیت سے دوچار۔۔۔نم آنکھیں ولرزتا ہوا وجود لیے۔۔۔انھیں جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟میم۔۔۔"روبی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر" ۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی ی۔۔۔کھڑے ہو کر ان کے سینے" سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

عرشمان کو کچھ ہو گیا تو وہ مر جائے گی۔۔اب نہیں جی سکتی اپنے بیٹے کے بغیر۔۔۔۔اس کا بیٹا اس کی کل کائی نات تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا عرشو بابا کو۔۔۔آپ خدا سے دعا کریں۔۔۔ماں کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔۔ حوصلہ کریں۔۔۔۔اگر آپ یوں کمزور پڑ جائیں گی تو عرشمان و نعمان سر کو کون سنبھالے گا؟؟۔۔۔"انھوں نے اسے بہت حوصلہ دیا۔۔۔ جس کی اُس وقت اُسے سخت ضرورت تھی۔۔۔

جانماز بچھا کر۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے۔۔۔اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعائیں کرنے لگی۔۔۔۔

"یا میرے خدا۔۔۔۔تو مجھے مجھ سے بہتر جانتا ہے۔۔۔تو جانتا ہے میں کتنی اذیت میں ہوں۔۔۔تجھے خبر ہے میں کس پریشانی سے دوچار ہو کر تیری بارگاہ میں مدد کی پکار لگانے آئی ہوں۔۔۔تو نہ سنے گا تو کون سنے گا میری۔۔۔میرا تو تیرے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔میرا تو واحد سہارا ہی تو ہے۔۔۔۔۔میں نے تو عرشمان کو پیدا ہوتے ہی جھولے میں ڈلوا دیا

تھا۔۔۔وہ تو ہے جس نے مجھے میری اولاد سے واپس ملایا۔۔۔میری سوئی ی ہوئی ی ممتا جگائی ی۔۔اب جب میری ممتا جاگ اٹھی ہے۔۔تو میری گود سونی نہ ہونے دینا۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔تو، تو جانتا ہے ناں۔۔۔۔روبی انٹی کہ رہی تھیں کے ماں کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔یا میرے خدا۔۔۔۔مجھے میرا بیٹا صحیح سلامت واپس لوٹا دے۔۔۔۔۔مجھے میری زندگی لوٹا دے۔۔۔۔مجھے میرا عرشمان لوٹا دے۔۔۔" وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

اس نے کب سوچا تھا کے وہ بچہ جسے وہ نعمان کا حرام فعل قرار دے کر۔۔ جھولے میں ڈلوا رہی ہے۔۔۔اس کے لیے خود رو رو کر خدا سے دعا مانگے گی ایک دن۔۔۔

دل عرشمان میں ہی اٹکا ہوا تھا اس کا۔۔۔

بڑی ہمت جمع کر۔۔۔الماس کو کال کی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بیل رنگ ہونے کے بعد کال ریسیو ہوئی ی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

وہ رنج و غم و خوف کے مارے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

عبید کیا ہوا ہے اچانک ؟؟۔۔اسے درد کیوں ہو رہا ہے ؟؟"ڈاکٹر عرشمان کا" چیک۔اپ کر کے باہر آیا۔۔۔تو نعمان فوراہی فکر مند و پریشان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

پہلے تو۔۔ تم ریلیکس ہو۔۔۔" وہ نعمان کا چہرہ سفید پڑتا دیکھ۔۔۔۔اسے "
پر سکون کرنے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

لیکن اس کی جان اٹکی تھی عرشمان میں۔۔۔وہ کہاں پر سکون ہو سکتا
تھا۔۔۔۔

میری چھوڑو۔۔۔ عرشمان کا بتاؤ۔۔۔" وہ بے صبری سے بولا۔۔۔"

ہم اسے وینٹ پر ڈال رہے ہیں۔۔۔۔ کیونکے اگر ایسا نہ کیا تو اس کی جان کو"
خطرہ ہے۔۔۔۔ سرجن باہر گئی ے ہوئے ہیں۔۔۔ ہم نے انھیں انفارم
consult form کر دیا ہے وہ جلدی پہنچ جائے گے۔۔۔۔۔۔اور یہ
سائن کر دو۔۔۔۔۔" اس کے آہستگی و تحمل سے جملے ادا کرتے
ہی۔۔۔ نعمان کے ہوش اڑ ئے۔۔۔۔

اس میں لکھا ہے.... کے آپ کی اجازت سے ہم بچے کو وینٹ پر رکھ رہے ہے"
ہیں۔۔۔اگر بچے کو کچھ ہو جاتا ہے تو ہسپتال کی انتظامیہ اس کی ذمہ دار نہیں
۔۔۔۔"ڈاکٹر کے ساتھ کھڑی نرس نے تیزی سے فارم اس کے آگے
کیا۔۔۔۔

مگر وہ سات سال کا نہیں ہوا ہے ابھی" وہ روہانسہ لہجے میں تیزی سے احتجاجا"
بول اٹھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے عرشمان کی سرجری کا سوچ کر ہی خوفزدہ ہو جایا کرتا تھا۔۔۔۔

کوئی ی اسٹریس لیا ہے اس نے۔۔۔۔میں نے تمھیں پہلے ہی سمجھایا تھا"
کسی بھی طرح کا کوئی ی اسٹریس مت لینے دینا اسے۔۔۔۔۔جتنا ہو سکے

خوش رکھنا۔۔۔اس کی دو سے زائی ددل کی شریانیں متاثر ہیں تم جانتے ہو۔۔۔"اس کے کہتے ہی نعمان کے پاؤوں سے جان نکلنے لگی۔۔۔

اس نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی تھی عرشمان کو ہمیشہ خوش رکھنے کی۔۔۔۔۔

صرف اس کی خوشی کی خاطر وہ انعم کو بھی اپنی زندگی میں لے آیا۔۔۔پھر یہ سب کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔

اللہ پر بھروسہ رکھو یار۔۔۔۔ تمھیں پہلے ہی ہر چیز سے آگاہ کیا ہوا ہے میں" نے۔۔۔۔اس لیے حوصلہ رکھو۔۔۔۔۔میں اوپن ہارٹ سرجری کی تیاری کرتا ہوں۔۔۔۔"اس کے جملے ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر آن گرے تھے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔نرس سے فارم لیتے وقت۔۔۔

فارم آنکھوں میں نمی اترنے کے سبب دھندلا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں الٹے ہاتھ سے رگڑئی یں۔۔۔پورا فارم خود پڑھا ایک بار۔۔۔۔

اس کا دل ڈوبے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے کتنی بڑی بڑی ڈیل کے پیپر زپر سائن کیے ہوں گے اس نے۔۔۔ مگر ہاتھ نہ کپکپائے۔۔۔آج اس فارم پر سائن کرتے وقت۔۔۔۔ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

عرشمان اس وقت وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔ نعمان اسے دیکھ نہیں رہا تھا مگر جانتا تھا اس کا بیٹا اِس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔

اوپن ہارٹ سرجری۔۔۔ کم از کم چھ گھنٹے سے طویل آپریشن کو سہنا تھا اُس ننھی سی جان نے۔۔۔۔ یہ سوچ کر ہی نعمان کا دل پھٹنے لگا۔۔۔۔

الماس نے تھوڑا فاصلے پر کھڑے۔۔۔ ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔۔

سرجری کا سنتے ہی وہ بھی رونے لگی۔۔۔۔

نعمان کچھ ثانیوں کے لیے اپنا سر پکڑے بیٹھ گیا۔۔۔۔ اسی لمحے الماس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

میم کی کال۔۔۔"الماس نے اسکرین پر انعم میم نام چمکتا دیکھ۔۔۔ہلکے سے"
کہا۔۔۔

مجھے دو۔۔۔"نعمان کے کانوں سے جیسے ہی الماس کی آواز"
ٹکرائی ی۔۔۔وہ فورا کھڑے ہو کر سیل مانگنے لگا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔الماس۔۔۔"دوسری جانب سے آواز آتے ہی۔۔۔وہ فورا"
بولا۔۔۔

"الماس نہیں۔۔۔۔نعمان۔۔۔"

نعمان۔۔۔عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"اس کی زکام بھری آواز"
۔۔مقابل کو بتانے کے لیے کافی تھی کے وہ روتے ہوئے پوچھ رہی ہے۔۔۔

کب آؤ گے ہسپتال سے اسے لے کر؟؟۔۔۔"پے در پے سوال کیے۔۔۔"

وہ منتظر تھی۔۔۔اپنے بیٹے کی صحیح سلامت واپسی کی۔۔۔

سر جری کا کہا ہے۔۔۔۔تم یہاں آجاؤ ڈرائی یور کے ساتھ۔۔۔"اس نے"
بمشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔

جسے سنتے ہی۔۔۔انعم کی جان نکلی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ بے یقینی سے۔۔۔"

تم آرہی ہو؟؟۔۔مجھے اور ہمارے بیٹے کو بہت ضرورت ہے"
تمھاری۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں۔۔پُرامیدی سے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ نہیں کہا۔۔۔کے صرف عرشمان کو ضرورت ہے۔۔۔پہلے اپنے جملے میں (مجھے) کا لفظ ادا کیا۔۔۔جو مقابل کو اس کی اہمیت جتانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

کے صرف اس کے بیٹے کو نہیں۔۔۔آج اس کے شوہر کو بھی اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آرہی ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

وہ سر جھکائے۔۔۔۔ عرشمان کے روم میں۔۔۔ سامنے صوفے پر ایک ہی حالت میں کافی دیر سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

الماس کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں۔۔۔

منجمد ہونے کے باوجود بھی بے چین لگ رہا تھا وہ۔۔۔۔

عرشو۔۔۔ ''اس ننھے شہزادے کی ماں دروازے سے ہی روتی اور اس کا'' نام بڑے پیار سے پکارتی داخل ہوئی ی۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔"نعمان نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔وہ ڈائی ریکٹ عرشمان" کے پاس گ ئی۔۔۔۔جو وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔اسے دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

نعمان میرے عرشو کو اٹھاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ اسے روتا دیکھ۔۔۔۔فورا" ہی اٹھ کر اس دشمنِ جاں کو خود سے لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

مرد تھا ناں وہ۔۔۔رو نہیں سکتا تھا۔۔۔وہ الگ بات ہے دل اپنے لخت جگر کی حالت دیکھ۔۔۔خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

انعم اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔" وہ سیاہ آنکھوں میں سرخ ڈوریں"
سجائے۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔دلاسہ دینے لگا۔۔۔

الماس ان میاں بیوی کو دیکھ۔۔۔خاموشی سے کمرے سے باہر نکلنے
لگی۔۔۔۔۔۔اسی لمحے سامنے سے ایک عورت سے ٹکرائی ی۔۔۔وہ اسے
نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ مگر وہ عورت الماس کو دیکھ چونک کر۔۔۔ تیزی سے
پلٹ کر بھاگی۔۔۔

الماس اس کا چہرہ بھی ٹھیک طرح نہ دیکھ سکی۔۔۔

یہ عورت مجھے دیکھ کر بھاگی کیوں؟؟؟" الماس نا سمجھی سے بڑبڑائی ی۔۔۔"

میں کیوں کچھ ٹھیک نہیں کر پاتا انعم؟؟۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے "
اچانک کیے سوال پر۔۔۔انعم نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں و چہرہ مکمل سرخ تھا۔۔۔۔

اس کی لہو رنگ آنکھیں یقیناً اس کے درد کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

میں کتنی بھی کوشش کر لوں نہ تمھیں خوش رکھ پا رہا ہوں نہ اپنے بیٹے"
کو۔۔۔۔مجھے ایسا لگتا ہے میرا خدا مجھ سے ناراض ہے۔۔۔۔میں نے اس کی
بندی کے ساتھ اتنی زیادتی جو کی۔۔یقیناً یہ اسی کی سزا ہے۔۔۔شاید تمھاری
آہ لگ گ ئی ہے مجھے۔۔۔۔میں کتنی ہی کوشش کر لوں خوشیاں سمیٹنے کی
اپنے دامن میں۔۔۔مگر دامن بھر کانٹوں سے ہی جاتا ہے۔۔"وہ سر
جھکائے۔۔۔غمگیں و کرب بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

انعم نے اس کے عنابی ہونٹوں کو لرزتے و آنکھوں کو آنسو برساتے
دیکھا۔۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔ہاں۔۔۔واقعی نعمان ولید اس کے سامنے رو رہا تھا۔۔۔

وہ اس بے بس لڑکی کے سامنے رو رہا تھا جس کا نہ باپ تھا نہ بھائی ی۔۔۔جو
اس کی عزت لوٹنے پر اس سے لڑتے و جیل بھجواتے۔۔۔۔۔۔نہ ماں نہ بہن
جو اس کا گریبان پکڑ کر سزا دلواتے۔۔۔نہ پیسہ و دولت و نام۔۔۔۔کچھ بھی
تو نہ تھا بظاہر اس لڑکی کے پاس۔۔۔سوائے خدا کے۔۔۔۔اور وہ کافی
تھا۔۔۔۔بے شک وہ کافی تھا۔۔۔۔

بظاہر ایک معمولی لڑکی تھی وہ۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود نعمان کے لیے وہ کبھی معمولی نہ رہی۔۔۔۔

میرا بیٹا میری جان ہے۔۔۔اسے کچھ ہو گیا تو مجھے نہیں لگتا میں جی سکوں" گا۔۔۔۔اس لیے پلیز انعم مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں۔۔۔۔ تمھیں تباہ کرنے کے بعد میں خود بھی کبھی آباد نہیں ہو سکا۔۔۔ میں مانتا ہوں مجھ سے گناہ ہوا۔۔۔۔مجھے پہلے اچھی طرح چھان بین کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔ لیکن اس وقت سارے ثبوت تمھارے خلاف تھے۔۔۔۔ میں اس وقت اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔ سوری۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ جوڑے۔۔۔ تو انعم کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

وہ آج نشے میں نہیں تھا۔۔۔ مکمل ہوش و حواس میں معافی مانگ رہا تھا۔۔۔ نعمان ولید ندامت کے آنسو لیے۔۔۔ دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے۔۔۔ نظریں جھکائے روتے ہوئے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے تو گمان میں بھی کبھی نہ گزرا تھا کے نعمان ولید جیسا امیر زادہ۔۔۔ جسے وہ نیوز میں ٹھاٹ سے زندگی جیتا دیکھ کر کڑتی تھی۔۔۔ تڑپتی تھی۔۔۔ جلتی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ ایک دن یوں ہاتھ جوڑ کر۔۔۔ اپنے گناہ و زیادتی و ظلم کی۔۔۔ اس سے معافی مانگے گا۔۔۔۔

وہ شدید خوفزدہ تھا۔۔۔ خوف۔۔۔ کے کہیں اس کا کیا۔۔۔ اس کی اولاد کے آگے نہ آجائے۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔صرف تمھارا بیٹا نہیں ہے عرشمان۔۔۔۔میرا بھی" ہے۔۔۔خدا بہت رحمان وعدل فرمانے والا ہے۔۔وہ کسی کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دیتا۔۔۔۔"

۔۔۔

تو تم مجھے معاف نہیں کرؤ گی؟؟؟"اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔۔۔جو" مقابل کے دل کو پارہ پارہ کر گئی۔۔۔۔

انعم کے پورے جملے میں معافی کا تو کوئی ذکر ہی نہ تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کا گمان تھا وہ اس کی پہلی محبت ہے۔۔وہ اسے معاف کر دے گی۔۔۔۔ مگر بھرم ٹوٹ گیا۔۔۔۔اس سنگ دل لڑکی کے لہجے میں تو لچک تک نہ تھی۔۔۔۔

میں تمھیں صرف اس دن معاف کرؤں گی جب تم جیل سے اپنی سزا" کاٹ کے آجاؤ گے۔۔۔اور پلیز مجھے فورس مت کرنا اس معاملے میں۔۔۔کیونکے معاف دل سے کیا جاتا ہے۔۔۔جو تم جبراً حاصل نہیں کر سکتے۔۔۔"اس کی بے اعتباری سے دیکھتی نظریں جھنجھوڑ رہی تھیں اسے۔۔۔ مگر وہ نظر جھکا گ ئی۔۔۔۔

وہ کسی صورت معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیسے معاف کر دے اس ظالم کو ۔۔جس نے درندو جیسا سلوک کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

آنکھوں کے سارے خواب نوچ لیے تھے اس نے۔۔۔کیا ان کا کوئی حساب نہیں؟؟۔۔۔

جسم سے زیادہ روح پر زخم لگائے۔۔۔کیا ان کا کوئی ی حساب نہیں؟؟۔۔۔

وہ اذیت جو آج بھی یاد آئے تو دل تڑپ کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔روح مچل جاتی ہے۔۔۔آنکھیں برسنے لگتی ہیں۔۔۔

کیا سمجھتا ہے کے بس کچھ آنکھوں سے بہے آنسو و چند جملے معافی۔۔۔۔اور وہ معاف کر دے گی۔۔۔اس نے سوچ بھی کیسے لیا؟؟۔۔۔۔۔۔

خون کے آنسو روئی ی ہے وہ۔۔۔۔وہ بھی اس عمر میں۔۔۔جس میں دیگر لڑکیاں شہزادوں کے خواب دیکھتی ہیں۔۔۔

نعمان اسے ابھی شکوہ کن نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"نعمان سر۔۔آپ کو ڈاکٹر عبید بلا رہے ہیں۔۔۔"نرس نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر اسے پیغام دیا۔۔۔اور وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔

وہ بھی اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑتے۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔

مزید نہیں بکھر سکتا تھا اس پتھر دل عورت کے آگے۔۔۔جو کسی صورت موم ہونے و معاف کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

کاش میں اپنا سینہ چیر کے دیکھا سکتا تمھیں۔۔۔کے اس لمحے میں کتنی ”
اذیت میں ہوں۔۔۔“ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے جا رہا
تھا۔۔۔یقیناً اپنے گمان میں وہ انعم سے مخاطب تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان 46 گھنٹے سے وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔

انعم کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔

وہ عرشمان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھی پورا پورا لرز رہی تھی۔۔۔خاص
طور پر اس کے ہاتھ۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔تم خود کو سنبھالو۔۔۔۔"
مسلسل کپکپاتے اُن سفید ہاتھوں پر نظر پڑتے ہی۔۔۔۔اس نے فوراان ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

نعمان کچھ کرؤ ناں۔۔۔۔۔تم کچھ کر کیوں نہیں رہے؟؟۔۔۔"وہ ماں" بے بسی سے روتی۔۔۔اس پر بگڑی۔۔۔۔

عرشمان کا ڈاکٹر باہر ملک میں ہے۔۔۔آنے میں وقت لگ رہا"
ہے۔۔۔۔۔وہ بیسٹ سرجن ہیں پورے پاکستان کے۔۔۔۔خدا نے ان کے ہاتھ میں بڑی شفا رکھی ہے۔۔۔۔ان کا ریکارڈ ہے ہمیشہ کامیاب سرجری کرنے کا۔۔۔۔ تھوڑا یقین کر لو مجھ پر۔۔۔میں نے ہمارے بیٹے کے لیے بیسٹ ڈاکٹر کا انتخاب کیا ہے۔۔۔بس تھوڑا سہ صبر اور۔۔۔"اولاد تکلیف میں ہو اور ماں کو قرار آجائے یہ کہاں ممکن۔۔۔پھر اسے کیسے آجاتا۔۔۔

وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔"وہ آہستگی سے" کہتے۔۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلانے لگا۔۔۔۔

تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔تم گھر جاؤ۔۔۔میں ہوں" یہاں۔۔۔"جہاں اسے ایک طرف اپنے بیٹے کی فکر کھا رہی تھی وہیں دوسری جانب انعم کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔۔۔یہ فکر بھی لاحق تھی۔۔۔۔

وہ اسے گھر بھیج دینا چاہتا تھا۔۔۔تا کے کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔۔انعم تھوڑا آرام کر لے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اپنے عرشو کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ ضد پر اڑی"
تھی کے اپنے بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر گھر نہیں جائے گی۔۔۔۔

انعم۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔پھر میں تمھیں"
سنبھالوں گا یا عرشمان کو۔۔۔ سمجھا کرؤ یار۔۔۔۔بچوں کی طرح ضد نہ
کرؤ۔۔۔گھر جا کر تھوڑا آرام کر لو۔۔" وہ اسے ڈپٹ بھرے لہجے میں
سمجھانے لگا۔۔۔

جانتا تھا ناں۔۔۔پیار سے کہے گا تو کبھی نہ جائے گی۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر قطعی لہجے میں گویا"
ہوئی ی۔۔۔۔

افف۔۔۔انعم۔۔۔بچی بن جاتی ہو تم بھی۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے کہ" کر۔۔۔صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

میں ڈرائی یور کو بلا رہا ہوں۔۔۔تم اس کے ساتھ گھر جاؤ۔۔۔۔مزید" کوئی بحث نہیں۔۔"ذرا سختی سے آنکھیں دیکھاتے ہوئے۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

پلیز مت بھیجو مجھے۔۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے منتی" انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کی سرخ ناک و آنکھیں۔۔۔دل پسیج گ ئی یں تھیں مقابل کا۔۔۔

"مگر صرف ایک شرط پر۔۔۔"

منظور ہے۔۔۔"بغیر شرط سنے ہی وہ راضی تھی۔۔۔دو بدو جواب دیا۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔پھر جلدی سے لیٹ جاؤ۔۔۔"اس پر جھک"
کر۔۔۔۔دونوں بازو پکڑ کر۔۔۔آہستگی سے اسے صوفے پر لیٹانے لگا۔۔۔

وہ خاموشی سے لیٹ گ ئی تھی۔۔۔۔

نعمان نے اپنا کوٹ اتار کر۔۔۔اس کے وجود پر پھیلا دیا۔۔۔۔

اب آنکھیں بند کرؤ۔۔۔۔"بڑی محبت سے اس کے سیدھے گال پر ہاتھ"
رکھ کر۔۔۔مدھم سی سرگوشی کی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی آنکھوں سے ہی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتی۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آئے گی۔۔"تیزی سے احتجاجا بولی۔۔۔۔"
جو سچ بھی تھا۔۔۔۔جس کی جان سولی پر لٹکی ہو اسے نیند آسکتی ہے بھلا؟؟۔۔۔

پھر بھی تھوڑی دیر بند کرلو۔۔۔۔آنکھوں کو تھوڑا سکون ضرور مل جائے" گا اور کمر کو بھی۔۔۔۔ تمھارے اس طرح اذیت میں بیٹھے رہنے سے عرشمان ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔اس لیے خود کو اذیت مت دو۔۔۔"اس نے بڑی محبت سے سمجھایا۔۔۔

انعم نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مسلسل رونے کے سبب جلتی ہوئی ی معلوم ہو ری تھیں۔۔۔۔بند آنکھوں سے بھی آنسو بہے۔۔۔۔جو چہرے سے بہتے بالوں میں جذب ہونے لگے

نعمان اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔اس کے آنسوؤں کو بڑی نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیا۔۔۔۔پھر اس کی پیشانی کو شدتِ الفت سے چوما۔۔۔۔

آرام کرؤ۔۔۔"نرمی سے کہ کر۔۔۔اٹھ کر عرشمان کے پاس والی چی ئی ر" پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

چیم۔۔۔ جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔۔ورنہ میں ٹوٹ جاؤں"
گا۔۔۔۔"عرشمان کا ننھا ہاتھ پکڑ کر ٹوٹے و بکھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی انعم نے آنکھ کھول کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔وہ عرشمان کا ننھا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیے۔۔۔۔اسے اپنی پیشانی سے لگا کر ۔۔۔رو رہا تھا۔۔۔۔

اس لمحے۔۔۔ نعمان پر شدید ترس آیا اسے۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔۔کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

نعمان نے بغیر نام دیکھے۔۔۔ فوراکال ریسیو کی۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے انعم کی نیند میں خلل پڑھے۔۔۔۔یہ الگ بات ہے کے وہ جاگ رہی تھی۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے دانستہ طور پر علشبہ کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

اگر آپ کو یاد ہو مسٹر نعمان ولید۔۔۔تو ہمارے درمیان ایگریمنٹ" سائن ہوا تھا۔۔اس کے رہتے تمھیں میرے ساتھ رہنا تھا۔۔۔مگر تم تو اپنی بیوی کے ساتھ ایسے گ ئے کے واپس لوٹنا ہی بھول گ ئے۔۔۔۔۔"دوسری جانب سے غصیلی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

نعمان نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ سیل کان سے منہ بسورتے ہوئے ہٹایا۔۔۔

بس اس کی کمی اور رہ گئی تھی زندگی میں۔۔۔" وہ مزید بات کیے بغیر" کال ڈسکنکٹ کرتے ہوئے۔۔ جھنجھلا کر بڑبڑایا۔۔۔

علشبہ نے نعمان سے بات کرنے کے چکر میں ن ئی ے نمبر سے کال کی تھی۔۔۔۔ مگر اسے یقین نہ آیا۔۔۔کے مقابل۔۔۔اس کے منہ پر کال ڈسکنکٹ کرنے کی جرات بھی دیکھا سکتا ہے۔۔۔۔

یقیناغضب بے عزتی تھی۔۔۔۔

اس کے تن بدن میں مانو آگ سی لگی۔۔۔۔

اتنی جرأت؟؟۔۔۔۔کے علشبہ میراج کے منہ پر کال کاٹ ”
دی۔۔۔ نعمان ولید بہت ہو گیا تمھارا ڈرامہ۔۔۔اب میں بتاتی ہوں علبشہ
میراج کیا چیز ہے۔۔۔۔“ وہ طیش کے عالم میں۔۔۔شو کیس پر سجی ساری
اشیاز مین پر دونوں ہاتھوں سے پھینکتے ہوئے جنونی انداز میں چیخی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں میاں بیوی آپریشن روم کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

دونوں کی ہی جان جیسے سولی پر لٹکی ہوئی ی تھی۔۔۔

دونوں کے لبوں پر فقط ایک ہی دعا تھی۔۔کے ان کا بیٹا صحیح سلامت واپس آجائے۔۔۔۔

اس لمحے وہاں انعم و نعمان نہیں تھے۔۔۔جن کے درمیان ڈھیروں اختلافات ہیں۔۔۔۔اس وقت صرف وہاں عرشمان کے والدین تھے۔۔۔۔جن کے نزدیک دنیا کی ہر چیز ایک طرف اور ان کا بیٹا ایک طرف۔۔۔۔

وہ اس دشمنِ جاں کو خود سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔

انعم کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔آنکھیں جھر جھر موتی برسا رہی تھیں۔۔۔۔

نعمان نے کچھ دیر گزرنے کے بعد چاہا کے وہ بیٹھ جائے۔۔۔ مگر وہ تیار نہ ہوئی ی۔۔۔

"انعم بیٹھ جاؤ۔۔۔ خود کو یوں تکلیف میں نہ ڈالو۔۔۔ بس دعا کرؤ اس کے لیے۔۔۔ جو تم بیٹھ کر بھی کر سکتی ہو۔۔۔ ان شاءاللہ جب وہ ٹھیک ہو کر واپس آئے گا تو اسے اپنی ماں کی ضرورت ہو گی۔۔۔ اس وقت کے لیے اپنی اینرجی بچا کر رکھو۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو بیٹا ڈس چارج ہو تو بیوی کو ایڈمٹ کرنا پڑ جائے۔۔۔" اسے بڑی پیار سے سمجھا کر۔۔۔ سامنے والی چیئر پر بیٹھایا۔۔۔

سمجھ نہیں پاتی تھی وہ نعمان کو۔۔۔ جو کبھی محبت برساتا ہے تو کبھی نفرت۔۔۔

کبھی ایسا ظاہر کرتا ہے جو ہے وہ ہی ہے۔۔اور کبھی مکمل بیگانگی۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی دم سادھے وہیں کھڑے رہے۔۔۔۔ حتی کے چار گھنٹے گزر گ ئی ے۔۔ہر گزرتا لمحہ جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"اس لمحے وہ نعمان نہیں تھا اس کے سامنے۔۔وہ تو اس" کے بیٹے کا باپ تھا۔۔۔۔جو بالکل اس جیسی تکلیف ورنج وکرب سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

وہ چار گھنٹوں سے بغیر ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔انعم کو اس کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔

اپنا ہاتھ بڑھا کر۔۔۔اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔جس پر اس نے چونک کر اس دشمنِ جاں کی جانب نگاہ کی۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتا۔۔۔آخر اس کی سنگ دل بیوی کو ۔۔اس کی فکر لاحق ہوئی ی تھی۔۔۔کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا کھلی آنکھوں سے۔۔۔۔

انعم نے نرمی و آہستگی سے کہا۔۔۔جس پر وہ بغیر کچھ بولے۔۔۔خاموشی سے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

وہ ٹوٹ چکا تھا اندر سے۔۔۔بکھر چکا تھا۔۔۔عرشمان کے علاوہ اس کے نزدیک اس کا بھری دنیا میں کوئی ی نہ تھا۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔اس کے پورے جسم نے جھرجھری لی۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔ابھی وہ اسی حالت میں تھا۔۔۔کے اس کے شولڈر پر ہلکا سہ ہاتھ رکھ۔۔۔انعم نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔"اللہ سب اچھا کرئے گا۔۔۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔ہمارے عرشمان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

اس نے لہو رنگ آنکھوں سے برابر میں بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔جو پُر اعتماد لہجے میں اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔جبکے آنکھیں نم تھیں اس کی بھی۔۔۔۔

پہلی بار ٹوٹ کر پیار آیا اس پر۔۔۔اِس قدر پیار۔۔۔جیسا کبھی رخسار پر بھی نہ آیا۔۔۔لگا جیسے کوئی ہے اسکا بھی اپنا۔۔۔جو اسے حوصلہ دے۔۔۔جو اسے دلاسہ دے۔۔۔۔

جو سمجھے کے وہ ٹوٹ چکا ہے۔۔۔اسے بھی ہمت کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ کیسے تنہا لڑتا رہے گا۔۔۔اسے بھی حوصلے کی حاجت ہے۔۔۔

واپس آجائے گا ناں؟؟۔۔۔مجھے جینا نہیں آتا اس کے بغیر۔۔۔"اس کی" جانب پُرامید نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔ بھری آنکھوں کے ساتھ۔۔روتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔

اس کے جملے بتانے کے لیے کافی تھے۔۔۔کے عرشمان اس کی پوری دنیا ہے۔۔۔۔

انعم کچھ ثانیوں کے لیے فقط اس کا غمگیں چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔لگ رہا تھا مر جائے گا اگر انکار کر دے گی۔۔۔۔

جیسے زندگی کی ڈور فقط اس امید پر بندھی ہو۔۔۔کے اس کا بیٹا واپس آئے گا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔آجائے گا۔۔۔۔اللہ بہت رحمان ہے۔۔۔اس پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔بے شک وہ اپنے بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔"آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ۔۔۔۔پُر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

کوئی ی اس لمحے انھیں دیکھ لیتا۔۔تو یقیناً یہی تصور کرتا۔۔۔۔کے بہت پیار کرنے والا جوڑا ہے۔۔۔۔

اس بار نعمان نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا بلکے انعم تھامے بیٹھی رہی۔۔۔۔

ایک گھنٹہ اور گزرا۔۔۔تو وہ نڈھال سی ہونے لگی۔۔۔

اپنا سر نعمان کے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔

وہ لڑکی اپنے غم میں اتنی مسرور تھی کے خود پر جمی نگاہوں کی تپش کو محسوس ہی نہ کر سکی۔۔۔۔

دوسری جانب نعمان عرشمان میں اس قدر الجھا تھا کے اسے انعم کی سیفٹی کا خیال ہی نہ رہا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈاکٹر عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"ڈاکٹر کے آتے ہی وہ دونوں میاں" بیوی بے صبری سے پوچھنے لگے۔۔۔

دونوں کی سانسیں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔آپریشن کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے مسکرا کر" جواب دیتے ہی۔۔۔

نعمان بے ساختہ چیخ کر بولا۔"اللہ۔۔۔تیرا شکر۔۔۔۔"وہ رو دیا تھا مارے خوشی کے۔۔۔۔۔

فوراہی ڈاکٹر کے نہایت جذباتی انداز میں گلے لگ کر...ان کا شکریہ ادا کیا۔۔

"شکریہ۔۔۔بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

جبکے انعم آنکھیں موند گئی ی۔۔۔اور سجدے شکر آنکھوں سے از خود جاری ہو گئی ے۔۔۔۔

ان دونوں میاں بیوی کی خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔"

ہم۔۔۔م۔۔مل۔۔۔مل سکتے ہیں؟۔۔"خوشی کی انتہا تھی کے الفاظ بھی" منہ سے ٹھیک طرح ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔ہم اسے کمرے میں شفٹ کر دیں پھر آپ لوگ مل لیجیے"
گا۔۔۔مگر ابھی وہ دوائی یوں کے زیرِ اثر ہے۔۔۔ہوش میں آنے میں وقت
لگے گا۔۔۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انعم کو دیکھ۔۔۔جواب دیا۔۔۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی۔۔۔ان کے سامنے عرشمان کو بے ہوشی کی حالت میں
شفٹ کیے جانے لگا۔۔۔وہ دونوں پیچھے پیچھے اس کے کمرے تک
آئے۔۔۔۔

جب عرشمان کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔ڈاکٹر چیک کر کے چلا گیا۔۔۔۔تو کمرے
میں صرف انعم و نعمان کھڑے تھے۔۔۔

ان کے درمیان بہت دیر تک فقط خاموشی کا تبادلہ ہوتا رہا۔۔۔۔

وہ عرشمان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گ ئی تھی چی ئی رپر۔۔۔۔

مبارک ہو خدا نے ہمارا بیٹا ہمیں صحیح سلامت واپس لوٹا دیا۔۔"اس نے"
انعم کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر۔۔۔روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔"کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا نرم ہاتھ"
رکھتے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی جانب سر اٹھا کر۔۔۔۔ گرے آنکھوں میں
سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔زکام بھری آواز میں جواب دیا۔۔۔

پھر دونوں ہی اطمینانی سے مسکرا دیے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی ی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد کو عرشمان کے پاس بیٹھ کر نیند کے جھونکے لیتا ہوا پایا۔۔۔۔

چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔۔ذہن میں خیال آیا۔۔۔عرشمان کی سرجری ہو چکی ہے۔۔۔۔

"بس نو ماہ اور برداشت کر لو مجھ درندے کو۔۔۔پھر اپنے وعدے کے مطابق تمھاری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔"اس نوجوان کے کہے جملے کانوں میں گونجتے سنائی ی دینے لگے۔۔۔

ہمارے بیٹے کی ہیپی فیملی کا خواب پورا کرنے میں میری مدد کر دو۔۔۔بس" نو ماہ دے دو اپنی زندگی کے مجھے۔۔۔۔۔پھر میں تمھیں خود آزاد کر دوں گا۔۔۔نہ صرف آزاد۔۔۔۔بلکے گھر گاڑی جیولری جو مانگو گی دے دوں گا" نشتر کی طرح چبھ رہے تھے اس کے جملے آج دل کو۔۔۔۔

وہ کیسے بھول گ ئی نعمان نے اپنے بیٹے کی سرجری تک کے لیے رکھا تھا اسے۔۔۔اب اس کے بعد۔۔۔اسے کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

ناجانے کیوں دم گھٹنے لگا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔وہ عرشمان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی اب۔۔۔

بھلا ایک ماں اپنی اولاد کو چھوڑ کر جا سکتی ہے؟؟۔۔۔

وہ سنگ دل اس کا بیٹا چھین کر لے جائے گا۔۔۔یہ خوف دل کو گھیرتا معلوم ہوا۔۔۔

وہ آنکھیں پونچھتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔اسے تازی ہوا کی ضرورت تھی۔۔۔

کیونکے کافی رات ہو چکی تھی تو ہسپتال کے گارڈن کی جانب سناٹا چھایا نظر آیا۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔وہ گھبرا کر۔۔۔واپس کمرے میں جانے کے لیے پلٹی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔

سامنے کھڑے وجود کو دیکھ۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھیں۔۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا کر گرئی ی۔۔۔۔_

تو تم مجھے معاف نہیں کرؤ گی؟؟؟"اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔۔۔جو" مقابل کے دل کو پارہ پارہ کر گ ئی۔۔۔۔

انعم کے پورے جملے میں معافی کا تو کوئی ی ذکر ہی نہ تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کا گمان تھا وہ اس کی پہلی محبت ہے۔۔وہ اسے معاف کر دے گی۔۔۔۔ مگر بھرم ٹوٹ گیا۔۔۔۔اس سنگ دل لڑکی کے لہجے میں تو لچک تک نہ تھی۔۔۔۔

میں تمھیں صرف اس دن معاف کرؤں گی جب تم جیل سے اپنی سزا" کاٹ کے آجاؤ گے۔۔۔اور پلیز مجھے فورس مت کرنا اس معاملے میں۔۔۔کیونکے معاف دل سے کیا جاتا ہے۔۔۔جو تم جبراً حاصل نہیں کر سکتے۔۔۔"اس کی بے اعتباری سے دیکھتی نظریں جھنجھوڑ رہی تھیں اسے۔۔۔ مگر وہ نظر جھکا گ ئی۔۔۔۔

وہ کسی صورت معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیسے معاف کر دے اس ظالم کو ۔۔جس نے درندو جیسا سلوک کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

آنکھوں کے سارے خواب نوچ لیے تھے اس نے۔۔۔کیا ان کا کوئی حساب نہیں؟؟۔۔۔

جسم سے زیادہ روح پر زخم لگائے۔۔۔کیا ان کا کوئی ی حساب نہیں؟؟۔۔۔

وہ اذیت جو آج بھی یاد آئے تو دل تڑپ کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔روح مچل جاتی ہے۔۔۔آنکھیں برسنے لگتی ہیں۔۔۔

کیا سمجھتا ہے کے بس کچھ آنکھوں سے بہے آنسو و چند جملے معافی۔۔۔۔اور وہ معاف کر دے گی۔۔۔اس نے سوچ بھی کیسے لیا؟؟۔۔۔۔۔۔

خون کے آنسو روئی ی ہے وہ۔۔۔۔وہ بھی اس عمر میں۔۔۔جس میں دیگر لڑکیاں شہزادوں کے خواب دیکھتی ہیں۔۔۔

نعمان اسے ابھی شکوہ کن نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"نعمان سر۔۔آپ کو ڈاکٹر عبید بلا رہے ہیں۔۔۔"نرس نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر اسے پیغام دیا۔۔۔اور وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔

وہ بھی اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑتے۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔

مزید نہیں بکھر سکتا تھا اس پتھر دل عورت کے آگے۔۔۔جو کسی صورت موم ہونے و معاف کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

کاش میں اپنا سینہ چیر کے دیکھا سکتا تمھیں۔۔۔کے اس لمحے میں کتنی ”
اذیت میں ہوں۔۔۔“ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے جا رہا
تھا۔۔۔یقیناً اپنے گمان میں وہ انعم سے مخاطب تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان 46 گھنٹے سے وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔

انعم کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔

وہ عرشمان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھی پورا پورا لرز رہی تھی۔۔۔خاص
طور پر اس کے ہاتھ۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔تم خود کو سنبھالو۔۔۔۔"
مسلسل کپکپاتے اُن سفید ہاتھوں پر نظر پڑتے ہی۔۔۔۔اس نے فوراان ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

نعمان کچھ کرؤ ناں۔۔۔۔۔تم کچھ کر کیوں نہیں رہے؟؟۔۔۔"وہ ماں" بے بسی سے روتی۔۔۔اس پر بگڑی۔۔۔۔

عرشمان کا ڈاکٹر باہر ملک میں ہے۔۔۔آنے میں وقت لگ رہا"
ہے۔۔۔۔۔وہ بیسٹ سرجن ہیں پورے پاکستان کے۔۔۔۔خدا نے ان کے ہاتھ میں بڑی شفا رکھی ہے۔۔۔۔ان کا ریکارڈ ہے ہمیشہ کامیاب سرجری کرنے کا۔۔۔۔ تھوڑا یقین کر لو مجھ پر۔۔۔میں نے ہمارے بیٹے کے لیے بیسٹ ڈاکٹر کا انتخاب کیا ہے۔۔۔بس تھوڑا سہ صبر اور۔۔۔"اولاد تکلیف میں ہو اور ماں کو قرار آجائے یہ کہاں ممکن۔۔۔پھر اسے کیسے آجاتا۔۔۔

وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔"وہ آہستگی سے" کہتے۔۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلانے لگا۔۔۔۔

تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔تم گھر جاؤ۔۔۔میں ہوں" یہاں۔۔۔"جہاں اسے ایک طرف اپنے بیٹے کی فکر کھا رہی تھی وہیں دوسری جانب انعم کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔۔۔یہ فکر بھی لاحق تھی۔۔۔۔

وہ اسے گھر بھیج دینا چاہتا تھا۔۔۔تا کے کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔۔انعم تھوڑا آرام کر لے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اپنے عرشو کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ ضد پر اڑی"
تھی کے اپنے بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر گھر نہیں جائے گی۔۔۔۔

انعم۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔پھر میں تمھیں"
سنبھالوں گا یا عرشمان کو۔۔۔ سمجھا کرؤ یار۔۔۔۔بچوں کی طرح ضد نہ
کرؤ۔۔۔گھر جا کر تھوڑا آرام کر لو۔۔" وہ اسے ڈپٹ بھرے لہجے میں
سمجھانے لگا۔۔۔

جانتا تھا ناں۔۔۔پیار سے کہے گا تو کبھی نہ جائے گی۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر قطعی لہجے میں گویا"
ہوئی ی۔۔۔۔

افف۔۔۔انعم۔۔۔بچی بن جاتی ہو تم بھی۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے کہ "
کر۔۔۔صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

میں ڈرائی یور کو بلا رہا ہوں۔۔۔تم اس کے ساتھ گھر جاؤ۔۔۔۔مزید "
کوئی ی بحث نہیں۔۔"ذرا سختی سے آنکھیں دیکھاتے ہوئے۔۔حاکمانہ انداز
میں کہا۔۔۔

پلیز مت بھیجو مجھے۔۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے منتی "
انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کی سرخ ناک و آنکھیں۔۔۔دل پسیج گ ئی یں تھیں مقابل کا۔۔۔

"مگر صرف ایک شرط پر۔۔۔"

منظور ہے۔۔۔"بغیر شرط سنے ہی وہ راضی تھی۔۔۔دو بدو جواب دیا۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔پھر جلدی سے لیٹ جاؤ۔۔۔"اس پر جھک"
کر۔۔۔۔دونوں بازو پکڑ کر۔۔۔آہستگی سے اسے صوفے پر لیٹانے لگا۔۔۔

وہ خاموشی سے لیٹ گ ئی تھی۔۔۔۔

نعمان نے اپنا کوٹ اتار کر۔۔۔اس کے وجود پر پھیلا دیا۔۔۔۔

اب آنکھیں بند کرؤ۔۔۔۔"بڑی محبت سے اس کے سیدھے گال پر ہاتھ"
رکھ کر۔۔۔مدھم سی سرگوشی کی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی آنکھوں سے ہی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتی۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آئے گی۔۔"تیزی سے احتجاجا بولی۔۔۔۔"
جو سچ بھی تھا۔۔۔۔جس کی جان سولی پر لٹکی ہو اسے نیند آسکتی ہے بھلا؟؟۔۔۔

پھر بھی تھوڑی دیر بند کرلو۔۔۔۔آنکھوں کو تھوڑا سکون ضرور مل جائے" گا اور کمر کو بھی۔۔۔۔ تمھارے اس طرح اذیت میں بیٹھے رہنے سے عرشمان ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔اس لیے خود کو اذیت مت دو۔۔۔"اس نے بڑی محبت سے سمجھایا۔۔۔

انعم نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مسلسل رونے کے سبب جلتی ہوئی ی معلوم ہو ری تھیں۔۔۔۔بند آنکھوں سے بھی آنسو بہے۔۔۔۔جو چہرے سے بہتے بالوں میں جذب ہونے لگے

نعمان اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔اس کے آنسوؤں کو بڑی نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیا۔۔۔۔پھر اس کی پیشانی کو شدتِ الفت سے چوما۔۔۔۔

آرام کرؤ۔۔۔"نرمی سے کہ کر۔۔۔اٹھ کر عرشمان کے پاس والی چی ئی ر" پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

چیم۔۔۔ جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔۔ ورنہ میں ٹوٹ جاؤں ''
گا۔۔۔۔''عرشمان کا ننھا ہاتھ پکڑ کر ٹوٹے و بکھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی انعم نے آنکھ کھول کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔ وہ عرشمان کا ننھا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیے۔۔۔۔ اسے اپنی پیشانی سے لگا کر ۔۔۔ رو رہا تھا۔۔۔۔

اس لمحے۔۔۔ نعمان پر شدید ترس آیا اسے۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔۔ کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔ کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

نعمان نے بغیر نام دیکھے۔۔۔ فوراکال ریسیو کی۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے انعم کی نیند میں خلل پڑھے۔۔۔۔یہ الگ بات ہے کے وہ جاگ رہی تھی۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے دانستہ طور پر علشبہ کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

اگر آپ کو یاد ہو مسٹر نعمان ولید۔۔۔تو ہمارے درمیان ایگریمنٹ" سائن ہوا تھا۔۔اس کے رہتے تمھیں میرے ساتھ رہنا تھا۔۔۔مگر تم تو اپنی بیوی کے ساتھ ایسے گ ئے کے واپس لوٹنا ہی بھول گ ئے۔۔۔۔۔"دوسری جانب سے غصیلی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

نعمان نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ سیل کان سے منہ بسورتے ہوئے ہٹایا۔۔۔

بس اس کی کمی اور رہ گئی تھی زندگی میں۔۔۔" وہ مزید بات کیے بغیر" کال ڈسکنکٹ کرتے ہوئے۔۔ جھنجھلا کر بڑبڑایا۔۔۔

علشبہ نے نعمان سے بات کرنے کے چکر میں ن ئی ے نمبر سے کال کی تھی۔۔۔۔ مگر اسے یقین نہ آیا۔۔۔کے مقابل۔۔۔اس کے منہ پر کال ڈسکنکٹ کرنے کی جرات بھی دیکھا سکتا ہے۔۔۔۔

یقیناغضب بے عزتی تھی۔۔۔۔

اس کے تن بدن میں مانو آگ سی لگی۔۔۔۔

اتنی جرأت؟؟۔۔۔۔کے علشبہ میراج کے منہ پر کال کاٹ ”
دی۔۔۔ نعمان ولید بہت ہو گیا تمھارا ڈرامہ۔۔۔اب میں بتاتی ہوں علشبہ
میراج کیا چیز ہے۔۔۔۔“ وہ طیش کے عالم میں۔۔۔شو کیس پر سجی ساری
اشیاز مین پر دونوں ہاتھوں سے پھینکتے ہوئے جنونی انداز میں چیخی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں میاں بیوی آپریشن روم کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

دونوں کی ہی جان جیسے سولی پر لٹکی ہوئی ی تھی۔۔۔

دونوں کے لبوں پر فقط ایک ہی دعا تھی۔۔کے ان کا بیٹا صحیح سلامت واپس آجائے۔۔۔۔

اس لمحے وہاں انعم و نعمان نہیں تھے۔۔۔جن کے درمیان ڈھیروں اختلافات ہیں۔۔۔۔اس وقت صرف وہاں عرشمان کے والدین تھے۔۔۔۔جن کے نزدیک دنیا کی ہر چیز ایک طرف اور ان کا بیٹا ایک طرف۔۔۔۔

وہ اس دشمنِ جاں کو خود سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔

انعم کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔آنکھیں جھر جھر موتی برسا رہی تھیں۔۔۔۔

نعمان نے کچھ دیر گزرنے کے بعد چاہا کے وہ بیٹھ جائے۔۔۔ مگر وہ تیار نہ ہوئی ی۔۔۔

"انعم بیٹھ جاؤ۔۔۔ خود کو یوں تکلیف میں نہ ڈالو۔۔۔ بس دعا کرؤ اس کے لیے۔۔۔ جو تم بیٹھ کر بھی کر سکتی ہو۔۔۔ ان شاءاللہ جب وہ ٹھیک ہو کر واپس آئے گا تو اسے اپنی ماں کی ضرورت ہو گی۔۔۔ اس وقت کے لیے اپنی اینرجی بچا کر رکھو۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو بیٹا ڈس چارج ہو تو بیوی کو ایڈمٹ کرنا پڑ جائے۔۔۔" اسے بڑی پیار سے سمجھا کر۔۔۔ سامنے والی چیئر پر بیٹھایا۔۔۔

سمجھ نہیں پاتی تھی وہ نعمان کو۔۔۔ جو کبھی محبت برساتا ہے تو کبھی نفرت۔۔۔

کبھی ایسا ظاہر کرتا ہے جو ہے وہ ہی ہے۔۔اور کبھی مکمل بیگانگی۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی دم سادھے وہیں کھڑے رہے۔۔۔۔ حتی کے چار گھنٹے گزر گ ئی ے۔۔ہر گزرتا لمحہ جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"اس لمحے وہ نعمان نہیں تھا اس کے سامنے۔۔وہ تو اس" کے بیٹے کا باپ تھا۔۔۔۔جو بالکل اس جیسی تکلیف ورنج وکرب سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

وہ چار گھنٹوں سے بغیر ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔انعم کو اس کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔

اپنا ہاتھ بڑھا کر۔۔۔اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔جس پر اس نے چونک کر اس دشمنِ جاں کی جانب نگاہ کی۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتا۔۔۔آخر اس کی سنگ دل بیوی کو ۔۔اس کی فکر لاحق ہوئی ی تھی۔۔۔کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا کھلی آنکھوں سے۔۔۔۔

انعم نے نرمی و آہستگی سے کہا۔۔۔جس پر وہ بغیر کچھ بولے۔۔۔خاموشی سے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

وہ ٹوٹ چکا تھا اندر سے۔۔۔بکھر چکا تھا۔۔۔عرشمان کے علاوہ اس کے نزدیک اس کا بھری دنیا میں کوئی ی نہ تھا۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔اس کے پورے جسم نے جھرجھری لی۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔ابھی وہ اسی حالت میں تھا۔۔۔کے اس کے شولڈر پر ہلکا سہ ہاتھ رکھ۔۔۔انعم نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔"اللہ سب اچھا کرئے گا۔۔۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔ہمارے عرشمان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

اس نے لہو رنگ آنکھوں سے برابر میں بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔جو پُر اعتماد لہجے میں اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔جبکے آنکھیں نم تھیں اس کی بھی۔۔۔۔

پہلی بار ٹوٹ کر پیار آیا اس پر۔۔۔اِس قدر پیار۔۔۔جیسا کبھی رخسار پر بھی نہ آیا۔۔۔لگا جیسے کوئی ہے اسکا بھی اپنا۔۔۔جو اسے حوصلہ دے۔۔۔جو اسے دلاسہ دے۔۔۔۔

جو سمجھے کے وہ ٹوٹ چکا ہے۔۔۔اسے بھی ہمت کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ کیسے تنہا لڑتا رہے گا۔۔۔اسے بھی حوصلے کی حاجت ہے۔۔۔

واپس آجائے گا ناں؟؟۔۔۔مجھے جینا نہیں آتا اس کے بغیر۔۔۔"اس کی" جانب پُرامید نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔ بھری آنکھوں کے ساتھ۔۔روتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔

اس کے جملے بتانے کے لیے کافی تھے۔۔۔کے عرشمان اس کی پوری دنیا ہے۔۔۔۔

انعم کچھ ثانیوں کے لیے فقط اس کا غمگیں چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔لگ رہا تھا مر جائے گا اگر انکار کر دے گی۔۔۔۔

جیسے زندگی کی ڈور فقط اس امید پر بندھی ہو۔۔۔کے اس کا بیٹا واپس آئے گا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔آجائے گا۔۔۔۔اللہ بہت رحمان ہے۔۔۔اس پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔بے شک وہ اپنے بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔"آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ۔۔۔۔پُر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

کوئی ی اس لمحے انھیں دیکھ لیتا۔۔تو یقیناً یہی تصور کرتا۔۔۔۔کے بہت پیار کرنے والا جوڑا ہے۔۔۔۔

اس بار نعمان نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا بلکے انعم تھامے بیٹھی رہی۔۔۔۔

ایک گھنٹہ اور گزرا۔۔۔تو وہ نڈھال سی ہونے لگی۔۔۔

اپنا سر نعمان کے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔

وہ لڑکی اپنے غم میں اتنی مسرور تھی کے خود پر جمی نگاہوں کی تپش کو محسوس ہی نہ کر سکی۔۔۔۔

دوسری جانب نعمان عرشمان میں اس قدر الجھا تھا کے اسے انعم کی سیفٹی کا خیال ہی نہ رہا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈاکٹر عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"ڈاکٹر کے آتے ہی وہ دونوں میاں" بیوی بے صبری سے پوچھنے لگے۔۔۔

دونوں کی سانسیں اٹکی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔آپریشن کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے مسکرا کر" جواب دیتے ہی۔۔۔

نعمان بے ساختہ چیخ کر بولا۔"اللہ۔۔۔تیرا شکر۔۔۔۔"وہ رو دیا تھا مارے خوشی کے۔۔۔۔۔

فوراہی ڈاکٹر کے نہایت جذباتی انداز میں گلے لگ کر...ان کا شکریہ ادا کیا۔۔

"شکریہ۔۔۔بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

جبکے انعم آنکھیں موند گئی ی۔۔۔اور سجدے شکر آنکھوں سے از خود جاری ہو گئی ے۔۔۔۔

ان دونوں میاں بیوی کی خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔"

ہم۔۔۔م۔۔مل۔۔۔مل سکتے ہیں؟۔۔"خوشی کی انتہا تھی کے الفاظ بھی" منہ سے ٹھیک طرح ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔ہم اسے کمرے میں شفٹ کر دیں پھر آپ لوگ مل لیجیے" گا۔۔۔مگر ابھی وہ دوائی یوں کے زیرِ اثر ہے۔۔۔ہوش میں آنے میں وقت لگے گا۔۔۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انعم کو دیکھ۔۔۔جواب دیا۔۔۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی۔۔۔ان کے سامنے عرشمان کو بے ہوشی کی حالت میں شفٹ کیے جانے لگا۔۔۔وہ دونوں پیچھے پیچھے اس کے کمرے تک آئے۔۔۔۔

جب عرشمان کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔ڈاکٹر چیک کر کے چلا گیا۔۔۔۔تو کمرے میں صرف انعم و نعمان کھڑے تھے۔۔۔

ان کے درمیان بہت دیر تک فقط خاموشی کا تبادلہ ہوتا رہا۔۔۔۔

وہ عرشمان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گ ئی تھی چی ئی رپر۔۔۔۔

مبارک ہو خدا نے ہمارا بیٹا ہمیں صحیح سلامت واپس لوٹا دیا۔۔"اس نے" انعم کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر۔۔۔روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔"کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا نرم ہاتھ" رکھتے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی جانب سر اٹھا کر۔۔۔۔ گرے آنکھوں میں سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔زکام بھری آواز میں جواب دیا۔۔۔

پھر دونوں ہی اطمینانی سے مسکرا دیے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی ی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد کو عرشمان کے پاس بیٹھ کر نیند کے جھونکے لیتا ہوا پایا۔۔۔۔

چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔۔ذہن میں خیال آیا۔۔۔عرشمان کی سرجری ہو چکی ہے۔۔۔۔

"بس نو ماہ اور برداشت کر لو مجھ درندے کو۔۔۔پھر اپنے وعدے کے مطابق تمھاری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔"اس نوجوان کے کہے جملے کانوں میں گونجتے سنائی ی دینے لگے۔۔۔

ہمارے بیٹے کی ہیپی فیملی کا خواب پورا کرنے میں میری مدد کر دو۔۔۔بس" نو ماہ دے دو اپنی زندگی کے مجھے۔۔۔۔۔پھر میں تمھیں خود آزاد کر دوں گا۔۔۔نہ صرف آزاد۔۔۔۔بلکے گھر گاڑی جیولری جو مانگو گی دے دوں گا" نشتر کی طرح چبھ رہے تھے اس کے جملے آج دل کو۔۔۔۔

وہ کیسے بھول گ ئی نعمان نے اپنے بیٹے کی سرجری تک کے لیے رکھا تھا اسے۔۔۔اب اس کے بعد۔۔۔اسے کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

ناجانے کیوں دم گھٹنے لگا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔وہ عرشمان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی اب۔۔۔

بھلا ایک ماں اپنی اولاد کو چھوڑ کر جا سکتی ہے؟؟۔۔۔

وہ سنگ دل اس کا بیٹا چھین کر لے جائے گا۔۔۔یہ خوف دل کو گھیرتا معلوم ہوا۔۔۔

وہ آنکھیں پونچھتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔اسے تازی ہوا کی ضرورت تھی۔۔۔

کیونکے کافی رات ہو چکی تھی تو ہسپتال کے گارڈن کی جانب سناٹا چھایا نظر آیا۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔وہ گھبرا کر۔۔۔واپس کمرے میں جانے کے لیے پلٹی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔

سامنے کھڑے وجود کو دیکھ۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھیں۔۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا کر گرئی ی۔۔۔۔

تو تم مجھے معاف نہیں کرؤ گی؟؟"اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔۔۔جو" مقابل کے دل کو پارہ پارہ کر گ ئی۔۔۔۔

انعم کے پورے جملے میں معافی کا تو کوئی ی ذکر ہی نہ تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کا گمان تھا وہ اس کی پہلی محبت ہے۔۔وہ اسے معاف کر دے گی۔۔۔۔ مگر بھرم ٹوٹ گیا۔۔۔۔اس سنگ دل لڑکی کے لہجے میں تو لچک تک نہ تھی۔۔۔۔

میں تمھیں صرف اس دن معاف کرؤں گی جب تم جیل سے اپنی سزا" کاٹ کے آجاؤ گے۔۔۔اور پلیز مجھے فورس مت کرنا اس معاملے میں۔۔۔کیونکے معاف دل سے کیا جاتا ہے۔۔۔جو تم جبراً حاصل نہیں کر سکتے۔۔۔"اس کی بے اعتباری سے دیکھتی نظریں جھنجھوڑ رہی تھیں اسے۔۔۔ مگر وہ نظر جھکا گ ئی۔۔۔۔

وہ کسی صورت معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیسے معاف کر دے اس ظالم کو ۔۔جس نے درندو جیسا سلوک کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

آنکھوں کے سارے خواب نوچ لیے تھے اس نے۔۔۔کیا ان کا کوئی حساب نہیں؟؟۔۔۔

جسم سے زیادہ روح پر زخم لگائے۔۔۔کیا ان کا کوئی ی حساب نہیں؟؟۔۔۔

وہ اذیت جو آج بھی یاد آئے تو دل تڑپ کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔روح مچل جاتی ہے۔۔۔آنکھیں برسنے لگتی ہیں۔۔۔

کیا سمجھتا ہے کے بس کچھ آنکھوں سے بہے آنسو و چند جملے معافی۔۔۔۔اور وہ معاف کر دے گی۔۔۔اس نے سوچ بھی کیسے لیا؟؟۔۔۔۔۔۔

خون کے آنسو روئی ی ہے وہ۔۔۔۔وہ بھی اس عمر میں۔۔۔جس میں دیگر لڑکیاں شہزادوں کے خواب دیکھتی ہیں۔۔۔

نعمان اسے ابھی شکوہ کن نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"نعمان سر۔۔آپ کو ڈاکٹر عبید بلا رہے ہیں۔۔۔"نرس نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر اسے پیغام دیا۔۔۔اور وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔

وہ بھی اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑتے۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔

مزید نہیں بکھر سکتا تھا اس پتھر دل عورت کے آگے۔۔۔جو کسی صورت موم ہونے و معاف کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

کاش میں اپنا سینہ چیر کے دیکھا سکتا تمھیں۔۔۔کے اس لمحے میں کتنی ”
اذیت میں ہوں۔۔۔“ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے جا رہا
تھا۔۔۔یقیناً اپنے گمان میں وہ انعم سے مخاطب تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان 46 گھنٹے سے وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔

انعم کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔

وہ عرشمان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھی پورا پورا لرز رہی تھی۔۔۔خاص
طور پر اس کے ہاتھ۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔ تم خود کو سنبھالو۔۔۔۔"
مسلسل کپکپاتے اُن سفید ہاتھوں پر نظر پڑتے ہی۔۔۔۔اس نے فوراان ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

نعمان کچھ کرؤ ناں۔۔۔۔۔ تم کچھ کر کیوں نہیں رہے؟؟۔۔۔"وہ ماں" بے بسی سے روتی۔۔۔اس پر بگڑی۔۔۔۔

عرشمان کا ڈاکٹر باہر ملک میں ہے۔۔۔آنے میں وقت لگ رہا"
ہے۔۔۔۔۔وہ بیسٹ سرجن ہیں پورے پاکستان کے۔۔۔۔خدا نے ان کے ہاتھ میں بڑی شفا رکھی ہے۔۔۔۔ان کا ریکارڈ ہے ہمیشہ کامیاب سرجری کرنے کا۔۔۔۔ تھوڑا یقین کر لو مجھ پر۔۔۔میں نے ہمارے بیٹے کے لیے بیسٹ ڈاکٹر کا انتخاب کیا ہے۔۔۔بس تھوڑا سہ صبر اور۔۔۔"اولاد تکلیف میں ہو اور ماں کو قرار آجائے یہ کہاں ممکن۔۔۔پھر اسے کیسے آجاتا۔۔۔

وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔"وہ آہستگی سے" کہتے۔۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلانے لگا۔۔۔۔

تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔تم گھر جاؤ۔۔۔میں ہوں" یہاں۔۔۔"جہاں اسے ایک طرف اپنے بیٹے کی فکر کھا رہی تھی وہیں دوسری جانب انعم کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔۔۔یہ فکر بھی لاحق تھی۔۔۔۔

وہ اسے گھر بھیج دینا چاہتا تھا۔۔۔تا کے کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔۔انعم تھوڑا آرام کر لے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اپنے عرشو کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ ضد پر اڑی"
تھی کے اپنے بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر گھر نہیں جائے گی۔۔۔۔

انعم۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔پھر میں تمھیں"
سنبھالوں گا یا عرشمان کو۔۔۔ سمجھا کرؤ یار۔۔۔۔بچوں کی طرح ضد نہ
کرؤ۔۔۔گھر جا کر تھوڑا آرام کر لو۔۔" وہ اسے ڈپٹ بھرے لہجے میں
سمجھانے لگا۔۔۔

جانتا تھا ناں۔۔۔پیار سے کہے گا تو کبھی نہ جائے گی۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر قطعی لہجے میں گویا"
ہوئی ی۔۔۔۔

افف۔۔۔انعم۔۔۔بچی بن جاتی ہو تم بھی۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے کہ "
کر۔۔۔صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

میں ڈرائی یور کو بلا رہا ہوں۔۔۔تم اس کے ساتھ گھر جاؤ۔۔۔۔مزید "
کوئی ی بحث نہیں۔۔"ذرا سختی سے آنکھیں دیکھاتے ہوئے۔۔حاکمانہ انداز
میں کہا۔۔۔

پلیز مت بھیجو مجھے۔۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے منتی "
انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کی سرخ ناک و آنکھیں۔۔۔دل پسیج گ ئی یں تھیں مقابل کا۔۔۔

"مگر صرف ایک شرط پر۔۔۔"

منظور ہے۔۔۔"بغیر شرط سنے ہی وہ راضی تھی۔۔۔دو بدو جواب دیا۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔پھر جلدی سے لیٹ جاؤ۔۔۔"اس پر جھک"
کر۔۔۔۔دونوں بازو پکڑ کر۔۔۔آہستگی سے اسے صوفے پر لیٹانے لگا۔۔۔

وہ خاموشی سے لیٹ گ ئی تھی۔۔۔۔

نعمان نے اپنا کوٹ اتار کر۔۔۔اس کے وجود پر پھیلا دیا۔۔۔۔

اب آنکھیں بند کرؤ۔۔۔۔"بڑی محبت سے اس کے سیدھے گال پر ہاتھ"
رکھ کر۔۔۔مدھم سی سرگوشی کی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی آنکھوں سے ہی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتی۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آئے گی۔۔"تیزی سے احتجاجا بولی۔۔۔۔"
جو سچ بھی تھا۔۔۔۔جس کی جان سولی پر لٹکی ہو اسے نیند آسکتی ہے بھلا؟؟۔۔۔

پھر بھی تھوڑی دیر بند کرلو۔۔۔۔آنکھوں کو تھوڑا سکون ضرور مل جائے" گا اور کمر کو بھی۔۔۔۔ تمھارے اس طرح اذیت میں بیٹھے رہنے سے عرشمان ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔اس لیے خود کو اذیت مت دو۔۔۔"اس نے بڑی محبت سے سمجھایا۔۔۔

انعم نے آنکھیں موندلیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مسلسل رونے کے سبب جلتی ہوئی ی معلوم ہو ری تھیں۔۔۔۔بند آنکھوں سے بھی آنسو بہے۔۔۔۔جو چہرے سے بہتے بالوں میں جذب ہونے لگے

نعمان اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔اس کے آنسوؤں کو بڑی نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیا۔۔۔۔پھر اس کی پیشانی کو شدتِ الفت سے چوما۔۔۔۔

آرام کرؤ۔۔۔"نرمی سے کہ کر۔۔۔اٹھ کر عرشمان کے پاس والی چی ئی ر" پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

چیم۔۔۔ جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔۔ ورنہ میں ٹوٹ جاؤں ''
گا۔۔۔۔''عرشمان کا ننھا ہاتھ پکڑ کر ٹوٹے و بکھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی انعم نے آنکھ کھول کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔ وہ عرشمان کا ننھا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیے۔۔۔۔ اسے اپنی پیشانی سے لگا کر ۔۔۔ رو رہا تھا۔۔۔۔

اس لمحے۔۔۔ نعمان پر شدید ترس آیا اسے۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔۔ کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔ کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

نعمان نے بغیر نام دیکھے۔۔۔ فوراکال ریسیو کی۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے انعم کی نیند میں خلل پڑھے۔۔۔۔یہ الگ بات ہے کے وہ جاگ رہی تھی۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے دانستہ طور پر علشبہ کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

اگر آپ کو یاد ہو مسٹر نعمان ولید۔۔۔تو ہمارے درمیان ایگریمنٹ" سائن ہوا تھا۔۔اس کے رہتے تمھیں میرے ساتھ رہنا تھا۔۔۔مگر تم تو اپنی بیوی کے ساتھ ایسے گ ئے کے واپس لوٹنا ہی بھول گ ئے۔۔۔۔۔"دوسری جانب سے غصیلی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

نعمان نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ سیل کان سے منہ بسورتے ہوئے ہٹایا۔۔۔

بس اس کی کمی اور رہ گئی تھی زندگی میں۔۔۔" وہ مزید بات کیے بغیر" کال ڈسکنکٹ کرتے ہوئے۔۔ جھنجھلا کر بڑبڑایا۔۔۔

علشبہ نے نعمان سے بات کرنے کے چکر میں ن ئی ے نمبر سے کال کی تھی۔۔۔۔ مگر اسے یقین نہ آیا۔۔۔کے مقابل۔۔۔اس کے منہ پر کال ڈسکنکٹ کرنے کی جرات بھی دیکھا سکتا ہے۔۔۔۔

یقیناغضب بے عزتی تھی۔۔۔۔

اس کے تن بدن میں مانو آگ سی لگی۔۔۔۔

اتنی جرأت؟؟۔۔۔۔کے علشبہ میراج کے منہ پر کال کاٹ ”
دی۔۔۔ نعمان ولید بہت ہو گیا تمھارا ڈرامہ۔۔۔اب میں بتاتی ہوں علشبہ
میراج کیا چیز ہے۔۔۔۔“ وہ طیش کے عالم میں۔۔۔شو کیس پر سجی ساری
اشیاز مین پر دونوں ہاتھوں سے پھینکتے ہوئے جنونی انداز میں چیخی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں میاں بیوی آپریشن روم کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

دونوں کی ہی جان جیسے سولی پر لٹکی ہوئی ی تھی۔۔۔

دونوں کے لبوں پر فقط ایک ہی دعا تھی۔۔کے ان کا بیٹا صحیح سلامت واپس آجائے۔۔۔۔

اس لمحے وہاں انعم و نعمان نہیں تھے۔۔۔جن کے درمیان ڈھیروں اختلافات ہیں۔۔۔۔اس وقت صرف وہاں عرشمان کے والدین تھے۔۔۔۔جن کے نزدیک دنیا کی ہر چیز ایک طرف اور ان کا بیٹا ایک طرف۔۔۔۔

وہ اس دشمنِ جاں کو خود سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔

انعم کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔آنکھیں جھر جھر موتی برسا رہی تھیں۔۔۔۔

نعمان نے کچھ دیر گزرنے کے بعد چاہا کے وہ بیٹھ جائے۔۔۔ مگر وہ تیار نہ ہوئی ی۔۔۔

"انعم بیٹھ جاؤ۔۔۔ خود کو یوں تکلیف میں نہ ڈالو۔۔۔ بس دعا کرؤ اس کے لیے۔۔۔ جو تم بیٹھ کر بھی کر سکتی ہو۔۔۔ ان شاءاللہ جب وہ ٹھیک ہو کر واپس آئے گا تو اسے اپنی ماں کی ضرورت ہو گی۔۔۔ اس وقت کے لیے اپنی اینرجی بچا کر رکھو۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو بیٹا ڈس چارج ہو تو بیوی کو ایڈمٹ کرنا پڑ جائے۔۔۔" اسے بڑی پیار سے سمجھا کر۔۔۔ سامنے والی چیئر پر بیٹھایا۔۔۔

سمجھ نہیں پاتی تھی وہ نعمان کو۔۔۔ جو کبھی محبت برساتا ہے تو کبھی نفرت۔۔۔

کبھی ایسا ظاہر کرتا ہے جو ہے وہ ہی ہے۔۔اور کبھی مکمل بیگانگی۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی دم سادھے وہیں کھڑے رہے۔۔۔۔ حتی کے چار گھنٹے گزر گ ئی ے۔۔ہر گزرتا لمحہ جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"اس لمحے وہ نعمان نہیں تھا اس کے سامنے۔۔وہ تو اس" کے بیٹے کا باپ تھا۔۔۔۔جو بالکل اس جیسی تکلیف ورنج وکرب سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

وہ چار گھنٹوں سے بغیر ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔انعم کو اس کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔

اپنا ہاتھ بڑھا کر۔۔۔اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔جس پر اس نے چونک کر اس دشمنِ جاں کی جانب نگاہ کی۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتا۔۔۔آخر اس کی سنگ دل بیوی کو ۔۔اس کی فکر لاحق ہوئی ی تھی۔۔۔کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا کھلی آنکھوں سے۔۔۔۔

انعم نے نرمی و آہستگی سے کہا۔۔۔جس پر وہ بغیر کچھ بولے۔۔۔خاموشی سے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

وہ ٹوٹ چکا تھا اندر سے۔۔۔بکھر چکا تھا۔۔۔عرشمان کے علاوہ اس کے نزدیک اس کا بھری دنیا میں کوئی ی نہ تھا۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔اس کے پورے جسم نے جھرجھری لی۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔ابھی وہ اسی حالت میں تھا۔۔۔کے اس کے شولڈر پر ہلکا سہ ہاتھ رکھ۔۔۔انعم نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔"اللہ سب اچھا کرئے گا۔۔۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔ہمارے عرشمان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

اس نے لہو رنگ آنکھوں سے برابر میں بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔جو پُر اعتماد لہجے میں اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔جبکے آنکھیں نم تھیں اس کی بھی۔۔۔۔

پہلی بار ٹوٹ کر پیار آیا اس پر۔۔۔اِس قدر پیار۔۔۔جیسا کبھی رخسار پر بھی نہ آیا۔۔۔لگا جیسے کوئی ہے اسکا بھی اپنا۔۔۔جو اسے حوصلہ دے۔۔۔جو اسے دلاسہ دے۔۔۔۔

جو سمجھے کے وہ ٹوٹ چکا ہے۔۔۔اسے بھی ہمت کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ کیسے تنہا لڑتا رہے گا۔۔۔اسے بھی حوصلے کی حاجت ہے۔۔۔

واپس آجائے گا ناں؟؟۔۔۔مجھے جینا نہیں آتا اس کے بغیر۔۔۔"اس کی" جانب پُرامید نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔ بھری آنکھوں کے ساتھ۔۔روتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔

اس کے جملے بتانے کے لیے کافی تھے۔۔۔کے عرشمان اس کی پوری دنیا ہے۔۔۔۔

انعم کچھ ثانیوں کے لیے فقط اس کا غمگیں چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔لگ رہا تھا مر جائے گا اگر انکار کر دے گی۔۔۔۔

جیسے زندگی کی ڈور فقط اس امید پر بندھی ہو۔۔۔کے اس کا بیٹا واپس آئے گا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔آجائے گا۔۔۔۔اللہ بہت رحمان ہے۔۔۔اس پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔بے شک وہ اپنے بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔"آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ۔۔۔۔پُر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

کوئی ی اس لمحے انھیں دیکھ لیتا۔۔تو یقیناً یہی تصور کرتا۔۔۔۔کے بہت پیار کرنے والا جوڑا ہے۔۔۔۔

اس بار نعمان نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا بلکے انعم تھامے بیٹھی رہی۔۔۔۔

ایک گھنٹہ اور گزرا۔۔۔تو وہ نڈھال سی ہونے لگی۔۔۔

اپنا سر نعمان کے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔

وہ لڑکی اپنے غم میں اتنی مسرور تھی کے خود پر جمی نگاہوں کی تپش کو محسوس ہی نہ کر سکی۔۔۔۔

دوسری جانب نعمان عرشمان میں اس قدر الجھا تھا کے اسے انعم کی سیفٹی کا خیال ہی نہ رہا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈاکٹر عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"ڈاکٹر کے آتے ہی وہ دونوں میاں" بیوی بے صبری سے پوچھنے لگے۔۔۔

دونوں کی سانسیں اٹکی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔آپریشن کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے مسکرا کر" جواب دیتے ہی۔۔۔

نعمان بے ساختہ چیخ کر بولا۔"اللہ۔۔۔تیرا شکر۔۔۔۔"وہ رو دیا تھا مارے خوشی کے۔۔۔۔۔

فوراہی ڈاکٹر کے نہایت جذباتی انداز میں گلے لگ کر...ان کا شکریہ ادا کیا۔۔

"شکریہ۔۔۔بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

جبکے انعم آنکھیں موند گئی ی۔۔۔اور سجدے شکر آنکھوں سے از خود جاری ہو گئی ے۔۔۔۔

ان دونوں میاں بیوی کی خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔"

ہم۔۔۔م۔۔مل۔۔۔مل سکتے ہیں؟۔۔"خوشی کی انتہا تھی کے الفاظ بھی" منہ سے ٹھیک طرح ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔ہم اسے کمرے میں شفٹ کر دیں پھر آپ لوگ مل لیجیے"
گا۔۔۔مگر ابھی وہ دوائی یوں کے زیرِ اثر ہے۔۔۔ہوش میں آنے میں وقت
لگے گا۔۔۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انعم کو دیکھ۔۔۔جواب دیا۔۔۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی۔۔۔ان کے سامنے عرشمان کو بے ہوشی کی حالت میں
شفٹ کیے جانے لگا۔۔۔وہ دونوں پیچھے پیچھے اس کے کمرے تک
آئے۔۔۔۔

جب عرشمان کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔ڈاکٹر چیک کر کے چلا گیا۔۔۔۔تو کمرے
میں صرف انعم و نعمان کھڑے تھے۔۔۔

ان کے درمیان بہت دیر تک فقط خاموشی کا تبادلہ ہوتا رہا۔۔۔۔

وہ عرشمان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گ ئی تھی چی ئی رپر۔۔۔۔

مبارک ہو خدا نے ہمارا بیٹا ہمیں صحیح سلامت واپس لوٹا دیا۔۔"اس نے"
انعم کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر۔۔۔روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔"کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا نرم ہاتھ"
رکھتے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی جانب سر اٹھا کر۔۔۔۔ گرے آنکھوں میں
سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔زکام بھری آواز میں جواب دیا۔۔۔

پھر دونوں ہی اطمینانی سے مسکرا دیے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی ی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد کو عرشمان کے پاس بیٹھ کر نیند کے جھونکے لیتا ہوا پایا۔۔۔۔

چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔۔ذہن میں خیال آیا۔۔۔عرشمان کی سرجری ہو چکی ہے۔۔۔۔

"بس نو ماہ اور برداشت کر لو مجھ درندے کو۔۔۔پھر اپنے وعدے کے مطابق تمھاری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔"اس نوجوان کے کہے جملے کانوں میں گونجتے سنائی ی دینے لگے۔۔۔

ہمارے بیٹے کی ہیپی فیملی کا خواب پورا کرنے میں میری مدد کر دو۔۔۔بس" نو ماہ دے دو اپنی زندگی کے مجھے۔۔۔۔۔پھر میں تمھیں خود آزاد کر دوں گا۔۔۔نہ صرف آزاد۔۔۔۔بلکے گھر گاڑی جیولری جو مانگو گی دے دوں گا" نشتر کی طرح چبھ رہے تھے اس کے جملے آج دل کو۔۔۔۔

وہ کیسے بھول گ ئی نعمان نے اپنے بیٹے کی سرجری تک کے لیے رکھا تھا اسے۔۔۔اب اس کے بعد۔۔۔اسے کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

ناجانے کیوں دم گھٹنے لگا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔وہ عرشمان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی اب۔۔۔

بھلا ایک ماں اپنی اولاد کو چھوڑ کر جا سکتی ہے؟؟۔۔۔

وہ سنگ دل اس کا بیٹا چھین کر لے جائے گا۔۔۔یہ خوف دل کو گھیرتا معلوم ہوا۔۔۔

وہ آنکھیں پونچھتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔اسے تازی ہوا کی ضرورت تھی۔۔۔

کیونکے کافی رات ہو چکی تھی تو ہسپتال کے گارڈن کی جانب سناٹا چھایا نظر آیا۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔وہ گھبرا کر۔۔۔واپس کمرے میں جانے کے لیے پلٹی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔

سامنے کھڑے وجود کو دیکھ۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھیں۔۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا کر گرئی ی۔۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا کر گرئی ی۔۔۔۔

تم واقعی زندہ ہو۔۔۔۔" بے ساختہ ہی رومیسا خاتون کے منہ سے "
نکلا۔۔۔جبکے انعم کی روح فنا ہوئی ی تھی انھیں دیکھ۔۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھی اب تک۔۔۔کے اس کی سوتیلی ماں نے ہی چیخ چیخ کر۔۔۔۔سب کے سامنے اسے قاتل قرار دیا تھا۔۔۔۔

حتی کے اس کی ڈائری کو غلط انداز سے پیش کیا۔۔۔جس سے سب کو یقین آگیا تھا۔۔۔کے قتل اسی نے کیا ہے۔۔۔۔

نعمان۔۔۔"ڈر کی شدت سے از خود ہی اپنے محافظ کا نام منہ سے" نکلا۔۔۔۔

کاش وہ سنتا اس لمحے۔۔۔۔اپنی زندگی کی طرح پکارا تھا اسے۔۔۔۔

اسے سانس لینے میں اچانک مشکل پیش آنے لگی تھی۔۔۔۔

اللہ تیرا شکر۔۔۔۔۔تم زندہ ہو۔۔۔میری بیٹی زندہ ہے۔۔۔"اس کی" جانب جھک کر۔۔۔کلائی ی تھام کر مضبطی سے کھینچتے ہوئے اٹھایا۔۔۔اور اگلے ہی پل کسی چڑیل کی طرح اس کے وجود سے چمٹ گ ئی۔۔۔

وہ مگر مچھ کے آنسو بہار ہی تھی کیا انعم نہیں جانتی۔۔۔۔

اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا۔۔۔وہ سب کبھی نہ ہوتا اگر وہ مکار و جھوٹی عورت سب کے سامنے اس پر قتل کا جھوٹا الزام نہ لگاتی۔۔۔

ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے؟؟۔۔۔سب ٹھیک ہے انعم۔۔۔میں رومیسا" ۔۔۔تمھاری ماں۔۔۔"اس کا وجود مارے خوف کے لرزنے لگا تھا۔۔۔

ایک انجانہ خوف لاحق ہوا اس عورت سے۔۔۔۔

کیونکے انعم کو یقین تھا کے کہیں ناں کہیں اس کی بہن کے قتل میں رومیسا کا کردار ہے۔۔۔

وہ گلے سے ہٹ کر۔۔۔۔اس کی وحشت سے بھرپور آنکھوں کو دیکھتے ہوئے۔۔۔چہرے پر دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر۔۔۔ بڑی محبت سے بولی۔۔۔۔

جبکے انعم کا دل خوف کی شدت سے بند ہونے کو تھا۔۔۔۔

اس کا دماغ اس قدر مفلوج ہو گیا تھا اس مکار عورت کو دیکھنے کے بعد۔۔۔کے کام ہی نہ کیا۔۔۔

وہ بس ان کی پکڑ سے کسی طرح آزاد ہو کر نعمان کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"مجج۔۔۔۔مجھے آپ سے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔۔" وہ ڈر کر۔۔ان کے دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔

ابھی وہ مڑ کر بھاگتی اس سے قبل ہی اس کے منہ پر پیچھے سے کسی نے رومال رکھا۔۔۔

اس کی ناک نے ایک عجیب سی مہک محسوس کی۔۔۔۔ جس کے سبب آنکھیں ایک لمحے کے لیے بڑی ہوئی یں۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرا چھا گیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گ ئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انعم۔۔"وہ بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔۔۔آنکھ کھلی تو وہ دشمنِ جاں کمرے میں" موجود نہ تھی۔۔۔۔

جانماز بھی سامنے صوفے پر رکھی ہوئی ی تھی۔۔۔

اس نے ایک دو آوازیں لگائی یں۔۔۔یہ سوچ۔۔کے اگر فریش ہونے واش روم گ ئی ہو گی تو کوئی ی اشارہ دے دے گی۔۔۔مگر کمرے کی خاموشی میں اس کی آوازیں جیسے غائی ب ہو گ ئی یں۔۔۔

وہ اٹھ کر تیزی سے واش روم کی جانب آیا۔۔۔دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو وہ اندر نہ تھی۔۔۔

اتنی رات کو کہاں گ ئی؟؟"فکر مندی سے بڑبڑاتے ہوئے وہ تیزی سے" کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

وہاں سے گزرتی ہوئی ی نرس کو روک کر۔۔۔اس نے انعم کے متعلق تیزی سے فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

سر آپکی وائی ف تو چلی گ ئی یں۔۔۔اور مجھے یہ آپ کو دینے کے لیے کہا" تھا۔۔۔"اس نرس کے جملے کانوں کی سماعت سے کیا ٹکرائے۔۔۔نعمان کو محسوس ہوا جیسے جسم سے جان نکلی ہو۔۔۔۔

اس نے فوراوہ سفید کاغذاس کے ہاتھ سے لیا۔۔۔۔

"کیامطلب چلی گ ئی؟؟؟" وہ الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ بڑبڑایا۔۔۔جبکے
وہ نرس تیزی سے اسے وہ خط دے کر وہاں سے رفو چکر ہو گ ئی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے تیزی سے وہ کاغذ کھولا۔۔۔۔

"میں جارہی ہوں۔۔۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔ہو سکے تو ہمیشہ
کے لیے بھول جاؤ۔۔۔۔انعم۔۔۔۔"اسے یقین نہ آیاوہ چھوڑ
گ ئی۔۔۔بس یوں ہی سب چھوڑ گ ئی۔۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔

پھر اپنا ایگریمنٹ یاد آیا۔۔۔ جس کے یاد آتے ہی دل میں ہل چل سی مچ گ ئی۔۔۔۔

"اتنی جلدی تھی تمھیں اس رشتے سے آزاد ہونے کی کے اپنے بیٹے کے ہوش میں آنے تک کا انتظار نہیں کیا۔۔۔" جانتا تھا ایک دن تو یہ ہونا تھا۔۔ہر چیز ان کے درمیان طے تھی۔۔۔ پھر دل میں اتنی تکلیف کیوں؟؟۔۔اس قدر رنج کیوں؟؟۔۔یہ آنکھوں میں نمی کیوں؟؟۔۔

وہ پیچھا نہیں کر سکتا تھا اب۔۔۔۔ کیونکے وعدہ کیا تھا کے عرشمان کے آپریشن کے بعد اسے آزاد کر دے گا۔۔۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر۔۔۔ بار بار اس خط کو پڑھنے لگا۔۔۔۔

زیادہ کوئی لمبا چوڑا خط تو نہ تھا۔۔پھر بھی دل کو سکون نہیں آرہا تھا۔۔۔گویا یقین نہیں آرہا ہو۔۔۔کے وہ اپنے بیٹے تک کو آخری بار دیکھ کر نہ گئی۔۔۔۔

اگلے ہی پل عرشمان کے خیال نے دل کو ستایا۔۔۔وہ تو اپنی ماں سے بہت اٹیچ ہو گیا تھا۔۔۔اسے کیا بتائے گا کہاں گئی اس کی ماں اچانک۔۔۔

وہ تو انعم و عرشمان کو باہر ملک لے جانے کی تیاری میں تھا۔۔۔اور یہاں وہ اسے اچانک ہی چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔کم از کم ایک الوداع ہی کر جاتی۔۔۔کچھ نہ صحیح تو آخری بار گلے ہی لگ جاتی۔۔۔

وہ کیسے رہے گا اب اس کے بن؟؟۔۔یہ سوچتے ہوئے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

ایک ہاتھ سے خط پکڑے دوسرے ہاتھ سے پیشانی مسلتے۔۔وہ ان گنت سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد جیسے خود کو سنبھالا۔۔۔۔پھر اپنا سیل پینٹ کی جیب سے نکال کر۔۔۔زوبیر کو کال لگائی ی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔زوبیر۔۔۔"

وہ سو رہا تھا۔۔۔۔جب نعمان کی کال آئی۔۔۔

نیند میں ہی سیل کان سے لگایا۔۔۔دوسری جانب سے رعب دار آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

"ہاں ہیلو۔۔۔" وہ بمشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

"انعم چلی گئی ہے۔۔۔"

"کہاں؟؟۔۔" وہ الجھ کر۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔ مگر خط چھوڑ کر گئی ہے۔۔۔ کے پیچھا نہ کرؤں۔۔۔" یہ جملے ادا کرتے وقت بمشکل ہی اپنا لہجہ نارمل رکھا۔۔۔ وہ الگ بات ہے اس کی کوشش کے باوجود آواز میں درد جھلک ہی آیا تھا۔۔۔۔

"تو نہیں کرؤ گے؟؟۔" کیا وہ جانتا نہیں تھا نعمان ولید کو۔۔۔ وہ کب اتنا شریف ہوا؟؟۔۔ کے انعم کا پیچھا چھوڑ دے۔۔۔

"ابھی تو نہیں۔۔۔میں نہیں چاہتا وہ سمجھے کے میں نے وعدہ توڑا ہے۔۔۔"

"ٹھیک۔۔۔تو پھر اس وقت کال کرنے کی وجہ؟۔۔۔یہ مت کہنا کے تمھیں میرا کندھا چاہیے رونے کے لیے۔۔۔" وہ مضحکہ خیز انداز و دوستانہ لہجے میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"دفع۔۔۔ تیرے نازک کندھوں کی ضرورت پڑے میرے دشمنوں کو۔۔۔ابھی نعمان ولید اتنا کمزور نہیں ہوا کے اس لڑکی کے لیے روئے جو کبھی اس کی تھی ہی نہیں۔۔۔ حیرانگی یہ ہے کے اپنے سگے بیٹے تک کی نہ ہوئی ی۔۔۔" دبے دبے غصے میں وہ آخری جملے ادا کر رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اسکی بات سن۔۔۔زوبیر بے اختیار اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے "
۔۔۔مسکرادیا۔۔۔۔

نعمان ولید کتناہی منکر بنارہے۔۔۔۔مگر انعم اس کی زندگی میں کیا مقام رکھتی ہے یہ اس سے وابستہ ہر شخص باخوبی جانتاہے۔۔۔۔

فلحال۔۔۔۔اس کے پیچھے دو گارڈز لگادو۔۔۔مجھے یقین ہے وہ یہاں سے "
ڈائریکٹ جہلم جائے گی۔۔۔۔۔وہاں اپنی پھوپھو کے پرانے گھر میں ہی رہے گی وہ۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان باخوبی علم رکھتا تھا۔۔۔کے جہلم میں فائزہ کے پرانے گھر کے علاوہ اسکے پاس رہنے کا کوئی ی دوسرا ٹھکانا نہیں۔۔۔تو اگر وہ خود سے گئی ہے تو یقینا جہلم ہی گئی ہو گی۔۔۔۔اپنی پرانی زندگی دوبارا جینے کی خواہش میں۔۔۔جہاں اس کی موجودہ محبت تھی۔۔۔جہاں اس کا بلال تھا۔۔۔

کہیں ناں کہیں بلال کا خیال آتے ہی دل میں شدت سے ٹھیس
اٹھی۔۔۔خون کھولنے لگا۔۔۔

کیا تھا اس عام سے دکھنے والے لڑکے میں؟؟۔۔۔جو انعم جیسی لڑکی کو وہ پسند
آیا؟؟۔۔۔

اس کے نزدیک۔۔۔۔بلال کے علاوہ اور کیا وجہ ہو سکتی ہے اس کے اتنی
جلد بازی میں جانے کی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔کیا تم نے ابھی نہیں کہا۔۔۔کے تم اپنا وعدہ نبھاؤ''
گے؟؟۔۔''وہ نا سمجھی سے اپنا سر کھجاتے ہوئے۔۔۔معصومانہ سوال کرنے
لگا۔۔۔

ہاں کہا۔۔۔تو نبھا تو رہا ہوں۔۔اب کیا جان لو گے میری۔۔۔خود تھوڑی" پیچھا کر رہا۔۔گارڈز کریں گے۔۔۔۔وعدہ تو میرا پیچھا نہ کرنے کا تھا ناں۔۔۔"جس قدر معصوم سوال تھا اس سے کہیں زیادہ معصومانہ جواب آیا تھا مقابل کی جانب سے۔۔۔

جس پر زوبیر کا بے اختیار قہقہہ خاموش فضا میں بلند ہوا۔۔

تو تم نہیں چھوڑو گے اسے کبھی؟؟۔"کچھ دیر ہنسنے کے بعد۔۔۔وہ سنجیدہ" ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔"نہایت گمبھیر لہجے مگر سادہ" انداز میں جواب دیا۔۔۔

جواب نہیں ہے یا دینا نہیں چاہتے ؟؟۔۔"وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔"

شاید دینا نہیں چاہتا۔۔۔"اک لڑکی۔۔۔بے وقعت سی وہ نازک سی"
لڑکی۔۔۔وہ جسے چھٹکی میں مسل کر رکھ دے۔۔۔کیا تھی وہ اس کے
آگے۔۔۔۔چاہتا تو اک لمحہ نہ لگاتا اسے واپس اپنی قید میں لانے
میں۔۔۔۔مگر نہیں لا سکتا تھا۔۔۔کیونکے وہ عام لڑکی نہ تھی۔۔۔۔اس نے
اپنا وعدہ نبھایا۔۔۔اور اس کے بیٹے کی سرجری تک ساتھ رہی۔۔اب اس کی
باری تھی اپنا وعدہ نبھانے کی۔۔۔مگر اب سوال یہ تھا۔۔۔کے کیا وہ نبھا سکتا
تھا؟؟۔۔۔۔کیا رہ سکتا تھا اس دشمن جاں کے بن؟؟؟۔۔۔۔

وہ لڑکی جسے گئے ابھی گھنٹے بھی نہ گزرے تھے اور وہ یاد آنا شروع
ہو چکی تھی۔۔۔کیسے رہے گا اس کے بن؟؟۔۔۔۔کیا رہ بھی سکے گا اس کے

بن؟؟۔۔۔اور نہ رہ سکا تو؟؟۔۔۔تو کیا بھیک مانگے گا اس کے ساتھ کی؟؟۔۔ نعمان ولید۔۔۔۔وہ نعمان ولید جس کے پیچھے لڑکیاں پاگل ہیں۔۔۔ جس کا اپنا ہی ایک الگ چارم ہے۔۔۔وہ اس معمولی سی لڑکی سے اس کے ساتھ کی بھیک مانگے گا؟؟؟؟۔۔۔ چلو ایک وقت انا کو سائیڈ میں رکھ۔۔۔ بھیک مانگ بھی لے۔۔۔تو کیا وہ ظالم حسینہ دے گی؟؟۔۔۔

اور یہاں آکر اس کی سوچ رک گ ئی۔۔۔

آنکھوں میں نمی بھر آئی ی۔۔۔بے اختیار ہی ایک آنسو ٹوٹ کر اس کاغذ پر گرا۔۔۔

وہ دل جلے انداز میں مسکرا دیا۔۔۔۔جواب کا سو فیصد اندازہ جو تھا۔۔۔اندازہ تھا کے چاہے اس کے ساتھ کی بھیک مانگتے مانگتے اس کے دروازے پر ہی دم

کیوں نہ توڑ دے۔۔ مگر وہ رحم کی نگاہ نہ کرئے گی۔۔۔۔ بھیک میں بھی اپنا ساتھ نہ دے گی۔۔۔

وہ اتنا گرا ہوا ہے اس کی نظر میں۔۔۔کے بھیک میں بھی محبت نہیں دینے والی۔۔۔

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم سم تھا۔۔۔کے اچانک اس نے غور کیا۔۔۔کے وہ ہینڈ رائی ٹنگ ڈائی ری والی ہینڈ رائی ٹنگ سے قدرے مختلف ہے۔۔۔۔

اور یہ غور کرتے ہی۔۔۔وہ فوراً سیدھا ہوا۔۔۔

یہ انعم کی رائی ٹنگ نہیں ہے۔" وہ بے ساختہ ہی بول اٹھا۔۔۔۔"

وہ خط اس کا لکھا نہیں۔۔۔یہ جانتے ہی۔۔دماغ کی رگیں پھٹنے لگیں۔۔۔۔

ابھی تو اس کا بیٹا موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔۔اس نے سکھ کا سانس بھی نہ لیا تھا ٹھیک سے۔۔کے اچانک اس کی بیوی کو ہسپتال سے ہی غائب کر دیا گیا۔۔۔

۔وہ دیوانہ وار اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔

سب سے پہلے ہسپتال میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹج نکلوائی ی۔۔۔جس میں انعم کو کمرے سے باہر اکیلے نکلتے ہوئے صاف دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔مگر اس کے آگے کی فوٹج غائب تھی۔۔۔

نعمان نے اس نرس کی فوٹج نکلوانی چاہی۔۔۔جو اسے خط دے کر گ ئی تھی۔۔۔مگر وہ بھی ڈیلیٹ کی جا چکی تھی۔۔۔۔۔

"بتاؤ میری بیوی کہاں ہے؟؟۔۔۔ورنہ چیر پھاڑ دوں گا تمھیں یہیں کے یہیں۔۔۔" ہسپتال کے ہیڈ آفس میں گھس کر۔۔۔۔اس کے مالک کا گریبان پکڑ۔۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔

"سر؟؟۔۔آپ کیا بول رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔" اچانک خود پر ہوئے حملے کے سبب وہ شخص گھبرا کر بول اٹھا۔۔۔۔

زیادہ معصوم نہ بن۔۔۔بتا میری بیوی کہاں ہے؟؟۔۔۔۔ورنہ یقین جان" تیرے پورے ہسپتال کو آگ لگادوں گا۔۔۔" وہ صرف دھمکی نہیں تھی۔۔۔۔وہ اپنی بیوی کی خاطر پورے دنیا کو آگ لگا سکتا تھا۔۔۔۔

سر۔۔۔میں سچ کہ رہا ہوں مجھے نہیں پتا آپ کیا بول رہے ہیں؟؟۔۔" وہ" ابھی بھی اپنی بات پر قائم رہا۔۔۔

ابھی سمجھاتا ہوں۔۔۔" یہ کہتے ہی اس کا گریبان چھوڑ کر ایک جھٹکے سے" پیچھے ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔۔اپنی پینٹ میں لگی گن نکال کر۔۔۔اس کی پیشانی سے لگادی۔۔۔

اب کچھ سمجھ آیا؟؟۔۔۔" اس کی آنکھیں کسی کو بھی اس لمحے وحشت میں" مبتلا کر دیں۔۔۔اس قدر لہو رنگ آنکھیں تھیں وہ۔۔۔۔

سر۔۔۔یقین کریں۔۔۔میں آپ کی بیوی کو جانتا تک نہیں۔۔۔آپ مجھے" اک موقع دیں اپنی بات ثابت کرنے کا۔۔۔" وہ گن اپنی پیشانی سے لگی دیکھ۔۔۔خوف میں مبتلا ہو کر۔۔۔فورا منتی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

پورا اسٹاف دو منٹ میں مجھے میرے سامنے کھڑا چاہیے۔۔بلاؤ سب" کو۔۔۔" گن ہٹا کر۔۔۔تیزی سے رعبدار انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔

ہسپتال کے پورے اسٹاف کو فوری اس کے سامنے پیش کر دیا گیا۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا نعمان ولید کو۔۔۔۔

ملک و بیرون ملک بڑی شہرت تھی اس کی۔۔۔

مگر وہاں موجود ہر شخص یہ سوچ کر الجھا کے علشبہ میراج تو وہاں آئی ہی نہیں۔۔۔تو ہسپتال سے اسکے غائب ہو جانے کا کیسے الزام لگا رہا ہے وہ۔۔۔۔

نعمان بھول بیٹھا تھا کہ دنیا کی نظر میں اس کی بیوی علشبہ میراج ہے نہ کہ انعم۔۔۔

وہ نروس۔۔۔جس نے مجھے خط دیا تھا۔۔وہ ان میں نہیں ہے۔۔۔اسے" بلاؤ۔۔۔" وہ ساری نرسوں پر مشترکہ نظر ڈالتے ہوئے۔۔۔تیزی سے چیخا۔۔۔

سر۔۔۔نائی ٹ شفٹ کا پورا اسٹاف آپ کے سامنے ہے۔۔۔"ایک" نرس لچکدار انداز میں بولی۔۔۔

اس نرس کی بات سنتے ہی نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔اسے سمجھ آ گیا تھا۔۔۔انعم خود سے نہیں گ ئی۔۔۔اسے غائ ب کیا گیا ہے۔۔۔۔

اس بار نہیں۔۔۔۔۔میں رخسار کو تو نہ بچا سکا۔۔۔مگر بے فکر رہو" انعم۔۔۔ تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔چاہے مجھے پورا اسلام آباد ایک رات میں کیوں ناں الٹ پلٹ کرنا پڑ جائے۔۔۔"وہ دونوں مٹھیاں بھینچتے ہوئے۔۔۔ تصوراتی طور پر انعم سے وعدہ کرنے لگا۔۔کے اسے بچا لے گا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

زوبیر۔۔۔پریس کنفرنس کاانتظام کرؤ فورا۔۔۔"زوبیر کودیکھ تیزی سے" حکم صادر کرتے ہوئے۔۔۔اس نے اپنی آستین کے کف کا بٹن کھولا۔۔۔

کیا کرنے کا سوچ رہے ہو تم؟؟۔۔۔"زوبیر ڈرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

بہت ہو گیا چوہے بلی کا کھیل۔۔۔انھیں کیا لگتا ہے میری عزت پر ہاتھ" ڈالیں گے اور میں چپ بیٹھا رہوں گا۔۔۔"وہ دانت پیستے۔۔۔سرخ انگارے بھرے چہرے کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔

یعنی جنگ ہونے والی ہے۔۔۔"مقابل گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے" بولا۔۔۔

میری عزت پر ہاتھ ڈال کر وہ اعلانِ جنگ کر چکے ہیں۔۔۔میری جانب" سے تو جوابِ جنگ ہو گا۔۔۔اور ایسا ہو گا۔۔۔کے ان کی نسلیں یاد رکھیں گی کے کوئی ی نعمان نامی شیر ان کی نسل میں پیدا ہوا تھا۔۔۔" وہ رعب دار انداز میں کہتا ہوا۔۔۔اس کی جانب مڑا۔۔۔جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔

اب کھڑے کیا ہو۔۔۔جاؤ۔۔۔اک اک منٹ بہت قیمتی ہے میرے" لیے۔۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔

نعمان۔۔۔مجھے تمھیں کچھ بتانا تھا۔۔۔غلطی میری ہے۔۔۔مجھے تمھیں" پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔" زوبیر شرمندہ سہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔" مقابل نہایت تجسس سے۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

دوسری جانب اس کا سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔آنکھ ہلکی سی کھلی تو چھت پر پنکھا چلتا ہوا نظر آیا۔۔

پلکیں اس قدر بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔کے لگ رہا تھا ان پر کسی نے بھاری پتھر رکھ دیا ہو۔۔۔اس قدر بوجھ۔۔کے وہ آنکھیں زیادہ دیر کھولے نہ رکھ سکی۔۔۔

آنکھیں پھر بند ہو گ ئی یں۔۔۔۔

ناجانے کتنی دیر بعد۔۔۔اس کی آنکھ پھر کھلی۔۔۔

پھر چھت پر چلتا ہوا پنکھا دیکھا۔۔۔اب دماغ تھوڑا کام کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑ کر اٹھی۔۔۔۔

باہر کی جانب سے مسلسل کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

اپنی آنکھیں مسلیں تا کے آنکھوں کے آگے سے دھندلا پن ہٹے۔۔۔اب ارد گرد کا ماحول صاف نظر آ رہا تھا۔۔

اگلے پل۔۔خود کو ایک بڑے سے کمرے میں پایا۔۔۔

جو نہایت مہنگے و خوبصورت فنیچر سے سجا ہوا تھا۔۔۔

سوائے باہر سے آنے والی آوازوں کے کوئی ی دوسری آواز نہ تھی۔۔۔

وہ اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔ لڑکھڑاتی ہوئی ی۔۔۔ بھاری ہوتے ذہن کے ساتھ۔۔۔ان آنے والی آوازوں کی سمت اپنے قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی اوپن کچن ولاونج بنا ہوا تھا۔۔۔

ارے تم اٹھ گ ئی یں۔۔۔ آؤ بیٹھو۔۔۔ میں تمھارے لیے چائے بنا دیتی ہوں۔۔۔" رومیسا خاتون اسے دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

میں کہاں ہوں اس وقت ؟؟۔۔اور مجھے یہاں کیوں لائی یں ہیں ''
آپ ؟؟۔۔'' وہ عورت اپنی ماں تو ہر گز نہ لگی۔۔۔وہ تو کوئی ی بہت پر سرار سی عورت لگی۔۔۔ جس سے خوف آرہا تھا اسے۔۔۔

وہ عورت اسے اغواہ کر کے اپنے ساتھ کسی انجان جگہ لے آئی ی تھی۔۔۔اور اب ایسا ظاہر کر رہی تھی جیسے سب نارمل ہے۔۔۔

انعم نہیں چاہتی تھی کے اس کی آواز میں خوف جھلکے۔۔۔اس لیے مضبوط لہجے میں سوالات کیے۔۔۔

وہ الگ بات ہے رومیسا خاتون اس کے لرزتے ہوئے وجود کو دیکھ۔۔۔ مسکرا رہی تھیں۔۔۔

بیٹھ جاؤ پہلے۔۔۔یہ چائے پیو۔۔۔سر کا درد کم ہو گا۔۔۔"وہ نرمی سے گویا" ہوئی یں۔۔۔

نہیں شکریہ آپ کا۔۔۔۔اس کرم نوازی کا۔۔۔"وہ تلخ لہجے مگر آہستگی" کے ساتھ۔۔۔جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

پی لو۔۔۔ضرورت ہے تمھیں۔۔۔فکر نہ کرؤ زہر نہیں ہے اس" میں۔۔۔دیکھو۔۔۔میں ایک گھونٹ پی کر دیکھا دیتی ہوں۔۔۔"انھوں نے چائے کا کپ منہ سے لگا کر۔۔۔اس کے سامنے ایک گھونٹ بھرا۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔اب پی لو۔۔۔۔اچھا فیل کرؤ گی۔۔۔"نہایت نرمی سے" کہا۔۔۔

کیوں کر رہی ہیں آپ یہ سب ؟؟۔۔۔کیوں ؟؟۔۔۔۔کیا بگڑا تھا میں نے" آپ کا؟؟۔۔یا میری بہن نے۔۔۔۔"ان کا نارمل رویہ۔۔۔اس کے اندر بسے غصے کی آگ کو سلگا گیا تھا۔۔۔وہ مزید خود پر قابو نہ رکھ سکی۔۔۔۔

وہ حلق کے بل چیخ کر پوچھنے لگی۔۔۔

جسکے مقابل اس کے سوال سن۔۔۔منہ بسورتی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے ؟؟۔۔"انھیں آرام سے دوسرا چائے کا" کپ بھر کر سلپ پر سجاتا دیکھ۔۔۔۔وہ جز بز ہو کر۔۔۔اپنے سوال پر زور دینے لگی۔۔۔۔

مگر مقابل کے کانوں پر تو مانو جوں تک نہ رینگی۔۔۔

یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی۔۔۔پہلے چائے پی لیتے ہیں۔۔۔کیونکے ایسا نہیں" کے صرف تمھیں مجھ سے سوال کرنے ہیں۔۔۔" وہ آرام سے چی ئی رکھسکا کر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔اگر اپنے سوالوں کے جواب چاہیے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے" کہنے لگیں۔۔۔

انعم الجھی نگاہ سے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیٹھ بھی جاؤ لڑکی اب۔۔۔تم تو بالکل نہیں بدلیں۔۔۔وہ ہی ضدی مزاج"
"وہ اس کی کلائی ی تھام کر کھینچتے ہوئے۔۔۔دانت پیس کر۔۔۔منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔

انعم ان کے ہاتھ سے اپنی کلائی ی چھڑاتی۔۔۔کدورت سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ان کے سامنے والی چی ئی ر پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

آپ نے مجھ پر الزام کیوں لگایا تھا؟؟۔۔"وہ پھر سوال کرنے لگی۔۔۔"

تم زندہ کیسی بچیں؟؟۔۔۔"چائے اک ایک گھونٹ گلے میں"
اتارتے۔۔۔اس لڑکی کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔اپنا سوال داغا۔۔۔

انھیں شدید تجسس تھا یہ جاننے میں کے وہ زندہ کیسے بچی؟؟۔۔پھر وہ نعمان کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟؟۔۔اور وہ بچہ کون تھا ہسپتال میں؟؟۔۔۔

یہ سوالات ان کے ذہن میں ہل چل مچائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

کیونکے نعمان جس قدر رخسار سے محبت کرتا تھا۔۔۔اس میں انعم کو سزا کے طور پر قتل کر دینا ہی لازم تھا۔۔۔ مگر یہاں تو پوری بساط ہی الٹی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

آخر نعمان نے اسے صحیح سلامت چھوڑ کیسے دیا؟؟۔۔۔

اس نے شادی کر لی تھی مجھ سے۔۔۔"انعم نے نہایت بھرم سے جواب" دیا۔۔۔جو یقیناً مقابل کے لیے کسی صورت قابلِ قبول نہ تھا۔۔۔۔

ناممکن۔۔۔اس کی شادی ابھی ایک ماہ پہلے ہی مشہور بزنس مین کی بیٹی" علشبہ میراج سے ہوئی ہے۔۔۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔۔۔بیوی کچھ زیادہ ہی ہو گیا۔۔۔اگر تم کہتیں کے اپنے دل بہلانے کے لیے ابھی تک تمھیں زندہ رکھا ہے تو ایک وقت میں مان بھی لیتی۔۔۔۔ مگر

بیوی؟؟۔۔افف۔۔۔" پھونک مار کر۔۔۔ نفی میں سر ہلاتی وہ انعم کو زہر سے کم معلوم نہ ہوئی یں۔۔

دل چاہا منہ نوچ لے اس کا۔۔۔

کس ڈھٹائی ی سے وہ پنچ عورت اس کے سامنے بیٹھ کر اسے ذلیل کر رہی تھی۔۔۔

اس کے جملے نشتر کی طرح دل کو چھلی کر گ ئی ے تھے۔۔۔

نعمان کی بیوی پوری دنیا کے سامنے علشبہ میراج تھی۔۔۔وہ مر جائے چیخ چیخ کر۔۔۔ مگر کون یقین کرئے اس کا؟؟۔۔۔اگر مقابل اس کا مزاق اڑا رہی تھی تو کہیں ناں کہیں یہ نعمان کی ہی غلطی تھی۔۔۔کے اس نے دنیا سے اسے چھپا کر کھا۔۔۔ جیسے کوئی گناہ ہو اس کا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔۔میں اسکی بیوی ہوں۔۔۔اس کے بچے کی ماں۔۔۔" مانا وہ کمزور پڑھ رہی تھی۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔۔اپنا جملہ پہلے سے کہیں زیادہ پُر اعتمادی و بھرم سے ادا کیا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی صرف انعم ہونا اس لمحے جان کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔۔۔کیونکے انعم تو بہت سال پہلے ہی دنیا کے سامنے مر چکی۔۔۔اسے تو

دفنادیا گیا۔۔۔اگر آج اسے پھر مار دیا گیا۔۔۔تو کسے خبر ہو گی؟؟۔۔۔جبکے نعمان ولید کی بیوی کو مارنا یقینا گلے کا پھندا تھا۔۔۔

مقابل کو دانستہ طور پر بار بار بتا رہی تھی کے کوئی ی عام لڑکی نہیں ہے وہ۔۔۔وہ تو مسز نعمان ولید ہے۔۔ولید خاندان کے وارث کی ماں۔۔۔۔

بس کر دو انعم۔۔۔میں مان ہی نہیں سکتی۔۔۔کے ولید صاحب جیسے امیر" کبیر بزنس مین کا اکلوتا بیٹا تم سے شادی کرئے۔۔۔اس لڑکی سے جس نے اس کی منگیتر کو قتل کیا۔۔۔۔اور اگر شادی ہوئی ی ہے تو دنیا کو کیوں خبر نہیں؟؟۔"آخری جملہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے استفسار کیا۔۔۔۔

یہ بات آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔کے میں نے اپنی بہن کو نہیں مارا" ۔۔۔۔آپ نے پھنسایا تھا مجھے۔۔"آنکھیں جوالا مکھی کی طرح آگ برسا

رہی تھیں۔۔۔وہ کدورت سے ان کا چہرہ تکتے ہوئے۔۔۔دانت پیس کر بولی۔۔۔

"میں نے نہیں پھنسایا تمھیں۔۔۔ تمھاری اپنی بہن نے پھنسایا تھا۔۔۔وہ تو اس کا پلان آخری وقت میں الٹا پڑ گیا۔۔۔" وہ اچانک ہی چیخ کر بولیں۔۔۔جیسے دل میں بھرا غبار باہر نکالا ہو۔۔۔۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔وہ مر چکی ہے۔۔۔کم از کم اسے تو اپنی گندی سیاست سے بخش دیں۔۔" انعم ان کی بات سنتے ہی۔۔۔دانت پیس کر۔۔۔دونوں ہاتھ جھنجھلا کر۔۔ہار ماننے والے انداز میں ان کے سامنے جوڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ان کی بات پر اسے ذرہ برابر بھی یقین نہ آیا۔۔۔اور آتا بھی کیسے۔۔۔انسان کی کھال میں اس لومڑی نے پہلے پوری دنیا کے سامنے اسے پھنسایا۔۔۔اور سارا الزام اسکے سر ڈالا۔۔اب سالوں بعد۔۔۔اس کے سامنے سارا الزام اس کی مرحوم بہن پر ڈال رہی تھی۔۔۔

یقیناً اس عورت پر مکاریت کی انتہا تھی۔۔۔

وہ اپنی غلطی سے مرئی ی ہے۔۔۔۔کوئی ی ہمدردی نہیں ہے مجھے اس" سے۔۔۔بلکے نفرت کرتی ہوں میں اس سے۔۔۔اتنی نفرت کے ابھی سامنے آجائے تو اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ دوں اس کا۔۔۔۔خود تو مر کر ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گئی وہ۔۔۔ مگر مجھے زندگی بھر کے لیے اس دلدل میں پھنسا گئی جس سے میرا کوئی ی واسطہ تک نہ تھا۔۔۔"رومیسا خاتون کی

آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔جبکے چہرہ مارے غضب وغصے کے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔۔

کون سہ دلدل؟؟۔۔۔۔مطلب کیا ہے آپ کی بات کا؟؟۔۔۔"وہ" نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"تمھیں کیا لگتا ہے تم ہی ایک معصوم ہو یہاں؟؟۔۔۔صرف تمھارے ساتھ غلط ہوا ہے؟؟۔۔۔۔تم جانتی کیا ہو اپنی بہن کے بارے میں؟؟۔۔۔تم جانتی کیا ہو میرے بارے میں؟؟۔"ان کی باتیں بتا رہی تھیں کے جیسے بہت تکلیف واذیت سے گزرئی ی ہوں وہ۔۔۔۔مگر انھیں کس چیز کی تکلیف؟؟۔۔۔۔

انعم یہی سوچ کر الجھی۔۔۔

میں سب جانتی ہوں۔۔۔۔میری بہن ایک شریف ونیک لڑکی"
تھی۔۔۔جو میرے بابا کی موت کے بعد پورے گھر کی ذمہ داری اپنے
نازک کندھوں پر لے کر جاب کی تلاش میں ماری ماری پھرا کرتی
تھی۔۔۔پھر اسے جاب ملی۔۔جس سے گھر کے حالات بہتر
ہوئے۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے اپنی پڑھائی بھی یونی میں جاری
رکھی۔۔۔میں۔۔۔" وہ ابھی رخسار کی شان میں قصیدے بیان کر ہی رہی
تھی۔۔۔کے مقابل نے چائے کا کپ اٹھا کر سامنے کی جانب زور سے دے
مارا۔۔۔

پھر پاگلوں کی طرح قہقہہ لگانے لگی۔۔۔

اچانک ان کے عمل پر انعم بری طرح چونکی۔۔۔۔

شریف؟؟۔۔نیک؟؟۔۔تم تو واقعی اپنی بہن کو نہیں"
جانتیں۔۔۔۔تمھیں پتا بھی ہے۔۔۔کے وہ کہاں سے تمھیں کما کر کھلاتی
تھی؟؟۔۔"ان کے سوال پر انعم خاموش ہوئی ی۔۔۔

وہ بہت چھوٹی تھی اس وقت۔۔۔اسے کیا پتا رخسار کیا جاب کرتی تھی۔۔۔

میں بتاتی ہوں۔۔۔خود کو بیچ کر۔۔۔اپنا جسم بیچنے والی وحشیہ تھی"
"وہ۔۔۔۔سنا تم نے۔۔ تمھاری وہ شریف بہن اپنا جسم بیچا کرتی تھی۔۔۔

اس عورت کا انکشاف انعم کے سر پر ایٹم بم کی طرح پھوٹا تھا۔۔۔۔

آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں اس کی۔۔۔

پ۔۔۔آپ ج۔۔ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔میری بہن۔۔۔بہت" شریف لڑکی تھی۔۔۔"اس کی آنکھوں سے موتی گرنا شروع ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔

شریف تھی۔۔۔بالکل شریف تھی۔۔۔بہت اچھی لڑکی تھی وہ۔۔بہت" پیاری۔۔۔۔ تمھیں یاد ہو گا۔۔۔میں اور وہ تو ماں بیٹی کم دوست زیادہ تھے۔۔۔۔جب تمھارے باپ کا اچانک انتقال ہوا۔۔۔تو رشتے داروں نے سب سے پہلے منہ موڑ لیا۔۔۔گھر میں تین عورتیں تھیں مگر کوئی ی کمانے والا نہ تھا۔۔۔اس لیے مجبوراوہ کمانے نکلی۔۔۔مگر بی۔اے پاس کو کون نوکری دیتا ہے؟؟۔۔وہ ہر روز نوکری ڈھونڈنے نکلتی۔۔۔مگر واپسی پر منہ لٹکائے آتی۔۔۔آہستہ آہستہ گھر میں فاقے شروع ہو گ ئی ے۔۔۔بجلی کا بل۔۔۔گیس کا بل۔۔۔۔پانی کا بل۔۔۔۔حتی کے تمھاری ماں کے ہسپتال

کابل سب سر پر آگ ئی ے تھے۔۔۔وہ تھک گ ئی تھی نوکری تلاش کرتے کرتے۔۔۔پھر ایک دن وہ جہاں جاب کے لیے گ ئی۔۔۔اس آدمی نے اسے جاب تو نہ دی۔۔۔مگر رات کو گھر آنے کی آفر دی۔۔۔اس وقت تو غصے میں اس امیر زادے کو تھپڑ مار آئی ی۔۔۔مگر گھر آکر بہت ماں کو روئی ی۔۔۔بہت برے حالات تھے۔۔۔ہسپتال والے تمھاری مزید ہسپتال میں رکھنے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔پھر ہم کون سہ جنت میں رہ رہے تھے جو انھیں گھر لے آتے۔۔۔وہ کچھ ادھار مانگنے گلی کے کورنر پر جو دوکان تھی وہاں گ ئی۔۔۔مگر وہ کمینا بھی اس پر گندی نگاہ رکھے بیٹھا تھا۔۔۔سب کو پتا تھا گھر کا واحد مرد اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔وہ اس کی مجبوری کا فائی دہ اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔وہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر پھر واپس آگ ئی۔۔۔ایک دن وہ جاب کی تلاش میں اپنی دوست کے ساتھ گ ئی۔۔۔تین گھنٹے بعد جب واپس آئی ی تو اس کے پاس پیسے تھے۔۔۔جن سے وہ گھر میں پکانے کے لیے سبزی ودالیں لے آئی ی

تھی۔۔۔پھر وہ روزانہ اسی طرح اپنی سہیلی کے ساتھ چلی جاتی۔۔۔اور تین چار گھنٹے بعد واپس آجاتی۔۔۔وہ بہت بوجھل ورنجیدہ سی رہنے لگی تھی۔۔جانماز پر بیٹھ کر خوب روتی۔۔۔مجھے محسوس ہونے لگا۔۔۔وہ کوئی ی غلط کام کر رہی ہے۔۔۔میں نے ایک دن اسے بیٹھا کر پوچھا۔۔۔کہاں کام کرتی ہے؟؟۔۔کیا کام کرتی ہے؟؟۔۔اور کس طرح کے لوگ ہیں؟؟۔۔۔آفس کا نام و پتہ مجھے لکھ کر دے۔۔تاکے کوئی ی مس ئی لہ ہو تو مجھے پتا تو ہو۔۔۔میری بیٹی کہاں کام کرتی ہے۔۔۔میرے سوالوں کے جواب نہیں تھے اس کے پاس۔۔۔بس گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔کہنے لگی۔۔میں گندی نہیں ہوں میری روح پاک ہے۔۔۔لوگ گندے ہیں ان کی روحیں بھی گندی ہیں۔۔۔سگے باپ بھائی ی کے علاوہ کوئی ی مرد بغیر اپنی غرض کے مدد نہیں کرتا۔۔۔۔۔تین دن سے گھر میں فاقے تھے۔۔۔میں نے ہر اس انسان سے مدد مانگی جس سے امید تھی کے شاید کر دے مگر امی کسی نے نہ کی۔۔۔آپ تو جانتی ہیں

ناں۔۔۔میرے پاس دو ہی راستے تھے کے زہر خریدوں اور خود سمیت
سب کو کھلا کر مر جاؤں یا اپنا یہ گوشت کا لوتھڑا بیچ دوں جسے نوچنے کے لیے
ہر کوئی تیار بیٹھا ہے۔۔۔یہاں کسی کے پاس پانچ سو روپے نہیں ہیں گھر
سائیڈ میں میں بھوک سے مرتے لوگوں کے راشن ڈلوانے کے لیے مگر
لے جانے کے بعد پانچ ہزار تک باخوشی دینے کے لیے تیار ہیں۔۔۔میں
تھک گ ئی۔۔۔اور یقین جانیں اس حرام فعل کا حساب میں نہیں دوں
گی۔۔۔میں نے تو خود کو اور اپنی فیملی کو حرام موت سے بچایا ہے۔۔۔حساب
وہ حکمران دیں گے جنھیں اپنی رعایا کا کچھ خیال نہیں۔۔۔جو ووٹ لے کر تو
بیٹھ جاتے ہیں کرسیوں پر۔۔۔مگر پھر اپنی موج مستیوں و گندی سیاست
سے باہر ہی نہیں نکلتے۔۔۔اکیلی نہیں ہوں میں۔۔۔۔مجھ جیسی نا جانے کتنی
ہی لڑکیاں ہیں اس ملک میں حتی کے اس شہر میں۔۔۔جو اپنا گھر چلا رہی ہیں
اپنے جسم کو بیچ بیچ کر۔۔۔حال تو یہ ہے کے جوان بھائی ی جاب نہ ملنے کے
سبب۔۔۔دلال بن کر اپنی ہی بہن وماں کے لیے گراہک ڈھونڈ کر لاتا

ہے۔۔۔کہنے لگی چار کا مرنا ایک کے مرنے سے بہتر ہے اس لیے میں نے
"خود کو مار دیا۔۔۔۔۔

بس کریں۔۔۔بس۔۔۔۔۔میں اور نہیں سن سکتی۔۔۔" وہ رو دی۔۔۔وہ"
چیخ چیخ کر اپنی بہن کی درد بھری باتیں سن رونے لگی۔۔۔

آج سمجھ آیا تھا اس کے کہے جملوں کا مطلب۔۔۔۔
میں یہاں دن رات محنت کر کے تمھیں دو وقت کی روٹی کھلاتی ہوں"
۔۔تمھارے اسکول کی فیس بھرتی ہوں۔۔۔۔گھر کی بجلی کا بل گیس کا بل
۔۔امی کے ہسپتال کی فیس۔۔۔۔ہزار جھنجھٹوں سے الجھ رہی ہوں تنہا
۔۔۔اور تم۔۔۔تم میرے پیچھے یہ سب لکھ رہی ہو۔۔۔تم کیا جانو میں
تمھیں کیسے کھلاتی ہوں۔۔۔کیسے تمھارے پیٹ کی آگ بھرتی

ہوں۔۔۔۔۔"اس کا وہ رونا آج بھی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلتا ہوا دیکھائی دے رہا تھا۔۔

اس کا دل شدتِ غم سے پھٹنے لگا۔۔وہ ایک نعمان کا چھوا برداشت نہ کر سکی تھی۔۔۔جبکے اس کی بہن نے کتنوں سے خود کو نوچوایا تھا۔۔۔۔صرف اسے اور باقی گھر والوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانے کے لیے۔۔۔۔اپنی ماں کو صحت یاب ہوتے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔اپنی بہن کے برائٹ فیوچر کے لیے۔۔۔۔

آج سمجھ آرہا تھا وہ اچانک سے ہنسنا کیوں بھول گ ئی تھی۔۔۔۔

اب یاد آرہا تھا کے وہ کس قدر سنجیدہ سی رہتی۔۔۔خاموش خاموش سی۔۔۔

اس کے وہ برانڈڈ کپڑے و جیولری جس سے تم جلا کرتی تھیں۔۔۔وہ"
سامان تو اسے باہر ممالک سے آئے گرائی ک کو خوش کرنے کے لیے دیا جاتا
تھا اس مافیہ کی جانب سے جن کے کہنے پر وہ ہوٹل کے کمروں میں جاتی
تھی۔۔۔۔وہ صرف انھیں اپنے کام کے وقت پہنتی۔۔ تمھیں یاد ہو گا گھر
میں تو وہ اپنے پرانے کپڑے ہی پہنا کرتی تھی۔۔بہت خوبصورت تھی
وہ۔۔۔اتنی خوبصورت کے وہ بھوکے ہوس کے کتے منہ مانگی قیمت پر اسے
حاصل کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔۔۔آہستہ آہستہ وہ اس دلدل میں گھستی چلی
گ ئی۔۔۔۔جہاں جانے کے تو بہت راستے ہیں مگر واپسی کا کوئی ی راستہ
نہیں۔۔وہ کہاں جانتی تھی یہ بات۔۔۔۔" وہ اب سانس لینے کے لیے رکی
تھیں۔۔۔

میں اکثر اسے سمجھاتی کے نکل آؤ اس دلدل سے۔۔۔۔مگر وہ کہتی بس"
میری تعلیم مکمل ہو جائے اور کوئی ی اچھی نوکری مل جائے تو میں خود اس

گندے کام کو چھوڑ دوں گی۔۔۔اور وہ صرف کہتی نہیں تھی وہ واقعی چھوڑنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کا شادی کا کوئی ی ارادہ نہ تھا۔۔۔پھر کون کرتا ایک جسم فروش سے شادی۔۔۔میں نے ایک دن اسے سمجھایا کے چھوڑ دو۔۔۔ہم کہیں دور چلتے ہیں جہاں تمھیں کوئی ی نہ جانتا ہو۔۔۔اب ہمارے حالات کافی بہتر تھے۔۔۔وہ بھی تیار ہو گ ئی۔۔ مگر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا شاید۔۔۔کچھ ہفتوں تک اس کی طبیعت بہت خراب رہی۔۔۔وہ اپنے کام پر نہ جا سکی۔۔۔ لیکن یونی پڑھنے جا رہی تھی۔۔۔اور وہیں نعمان سے اس کا ٹکراؤ ہوا۔۔۔

کاش وہ ٹکراؤ نہ ہوا ہوتا۔۔۔کاش نعمان اس کی زندگی میں کبھی نہ آتا۔۔۔رخسار کی مری ہوئی ی روح کو اس لڑکے کی چاہ نے زندہ کر دیا

تھا۔۔۔صرف نعمان نے ہی نہیں رخسار نے بھی اس سے پہلی نگاہ کی محبت کی۔۔۔وہ لڑکی جو اعلانیہ کہتی تھی کے اب شادی جیسے پاکیزہ بندھن سے اس کا کوئی ی تعلق نہیں وہ خواب دیکھنے لگی تھی۔۔۔شادی کے خواب۔۔۔۔دولہن بننے کے خواب۔۔۔نعمان کے لیے سجنے سورنے کے خواب۔۔۔۔

خاص طور پر اسے بلایا جاتا تب ہی وہ کام پر جاتی ورنہ بیماری کا بہانا بنا دیتی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی جانے انجانے ہی صحیح آگ سے کھیلنے لگی تھی وہ۔۔۔۔

نعمان اس کی محبت تھا۔۔۔بہت بار روتے ہوئے کہا اس نے مجھ سے۔۔۔کہ جسم بیچا ہے دل نہیں۔۔۔۔اب کیا کرؤں اس دل کا؟؟۔۔جسے اچھا لگتا ہے

اس کا ساتھ۔۔۔جبکے خبر ہے جس دن وہ میری حقیقت جان گیا اس دن سے سوائے نفرت کے کچھ نہ کرئے گا۔۔۔

میں نے سمجھایا۔۔ابھی بھی وقت ہے دوری اختیار کر لو۔۔۔بعد میں ورنہ زیادہ تکلیف ہو گی۔۔۔اس نے دوری قائم کرنے کی کوشش بھی کی۔۔۔ نعمان کو لگا وہ اس کی محبت پر یقین نہیں کر رہی۔۔۔تو وہ منگنی و شادی کی ضد لگا بیٹھا۔۔۔جب رخسار واس کے اپنے گھر والے نہ مانے تو اس نے اپنی نس کاٹ لی۔۔۔۔جس کے بعد رخسار کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔وہ اپنی محبت کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس لیے منگنی کے لیے رضامند ہوئی ی۔۔ان کی منگنی کے بعد اس کا کام پر جانا بہت مشکل ہو گیا۔۔۔۔وہ بہت ڈرنے لگی تھی۔۔ہر وقت اسے ایک ہی خوف لاحق رہتا۔۔۔ کہیں نعمان کو اس کی حقیقت کا علم نہ ہو جائے۔۔۔

وہ نعمان کو کھونے سے ڈرنے لگی تھی۔۔۔اور اس کا ڈر مزید بڑھایا تمھاری ڈائری نے۔۔۔

تمھاری ڈائری پڑھنے کے بعد وہ تم سے نفرت کرنے لگی۔۔۔

تم خوبصورت و کنواری تھیں۔۔۔اور نعمان کی زندگی میں اس کی جگہ لینے کی متمنی بھی۔۔۔وہ کیونکر تم سے نہ ڈرتی۔۔۔۔کیونکر تم۔سے نفرت نہ کرتی۔۔۔

خود کو نا جانے کتنی ہزار موتیں مار کر تمھارے پیٹ کی آگ بھرتی تھی وہ۔۔۔اور تم۔۔تم اسی کی محبت۔۔۔اس کی زندگی کی واحد خوشی پر نظر رکھ کر بیٹھ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔وہ کیسے نہ جلتی؟؟وہ کیسے تمھیں معاف "کر دیتی؟؟۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کے انعم کو باہر سے کچھ لوگوں کے قدموں کی آوازیں۔۔۔قریب آتی محسوس ہوئی یں۔۔۔

اٹھ گ ئی؟؟؟" وہ مڑی تو سامنے تین نوجوان لڑکے کھڑے" تھے۔۔۔جن میں آگے کھڑا لڑکا۔۔۔وہ چشمے والا تھا جس سے انعم مال میں ٹکرائی ی تھی۔۔۔۔

وہ اسے پہلی ہی نگاہ میں پہچان گ ئی تھی۔۔۔

اس لڑکے نے انعم کو دیکھ۔۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

آدھا گھنٹہ پہلے میسج کیا تھا۔۔اب آرہے ہو۔۔۔پتا ہے کتنا دماغ کھپانا پڑا"
اسے روکے رکھنے کے لیے۔۔۔لے کر جاؤ اسے۔۔۔اور پلیز اب جان
چھوڑو تم لوگ میری۔۔۔آزاد کر دو مجھے۔۔۔ تمھاری چیز تمھارے حوالے
کر دی ہے میں نے۔۔۔اب تم لوگ جانو اور یہ جانے۔۔۔۔ مجھ سے اب
"کوئی واسطہ نہیں۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ دیکھ۔۔۔۔انعم کی جان نکلی تھی۔۔۔۔

یہ سب کیا چل رہا تھا؟؟۔۔کون ہیں یہ لوگ؟؟۔۔اور اس سے کیا چاہتے
ہیں؟؟۔۔۔

وہ فوراً چیئر سے کھڑی ہو کر۔۔ پیچھے کی جانب قدم لینے لگی۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں خوف سے ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

رومیسا خاتون ان لڑکوں کو دیکھ۔۔منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔جیسے کوئی ی حساب پورا کر رہی ہوں اپنا۔۔۔۔

جبکے انعم پورے لاونج میں نظر دوڑانے لگی۔۔۔۔اسے وہاں سے بھاگنے کا کوئی رستہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اچانک ذہن نے کام کیا۔۔۔۔اسے یاد آیا۔۔۔کے جب وہ بے ہوش ہوئی ی تھی تو رومیسا اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔نہ کے پیچھے۔۔۔جبکے بے ہوش اسے پیچھے سے کچھ سونگھا کر کیا گیا تھا۔۔۔

اس کے پاس موقع تھا بھاگنے کا۔۔۔جسے اس نے رومیسا کی باتوں میں الجھ کر ضائع کر دیا۔۔اب وہ شدید پچھتا رہی تھی۔۔۔۔

اس چالاک لومڑی نے انعم کو باتوں میں الجھا کر اپنے ساتھیوں کو میسج کر دیا تھا کے وہ ہوش میں آگ ئی ہے۔۔

آخر پھنس ہی گ ئی مچھلی جال میں۔۔۔بہت خوار کیا ہے تو نے۔۔۔اب" تیرا فیصلہ تو باس ہی کریں گے۔۔۔" وہ چشمے والا۔۔۔جس کا نام ارتسام تھا۔۔۔انعم کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔دانت پیس کر بولا۔۔۔

قریب مت آنا میرے۔۔۔۔میں بتا رہی ہوں ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔" میرا شوہر جان لے لے گا تم سب کی۔۔۔تم جانتے نہیں ہو اسے۔۔۔نعمان ولید نام ہے اس کا۔۔۔۔" وہ لرزتے وجود کے ساتھ پیچھے کی جانب جاتے

ہوئے۔۔اپنے قریب آتے ان لڑکوں کو دیکھ۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں حلق کے بل چیخ کر بولی۔۔

اس کا گلا مکمل خشک پڑ گیا تھا۔۔۔

اچھا مزاق ہے۔۔۔ہمارے دھندے کی لڑکیاں صرف ہماری ہوتی ہیں وہ" کسی کی بیوی، ماں یا بیٹی نہیں ہوتیں۔۔۔وہ صرف ہمارے مہمانوں کی دل لگی کا سامان ہوتی ہیں تو بھی ان ہی میں سے ایک ہے

بس۔۔۔ سمجھی۔۔۔"ارتسام نے تیزی سے اس نازک لڑکی کو بالوں کی جڑوں سے پکڑ کر۔۔۔۔اس کا سر اونچا کر۔۔۔۔آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔استہزائی یہ انداز میں کہا لیکن آخری جملے۔۔۔اس نے خاصہ چبا چبا کر جتاتے ہوئے ادا کیے تھے۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔میرا تم لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔" وہ اپنی پوری جان سے کوشش کر رہی تھی۔۔۔خود کو اس ظالم کی پکڑ سے آزاد کرانے کی۔۔

"کیسے واسطہ نہیں؟؟۔۔۔ تیری بہن نے تجھے بیچا تھا ہمیں۔۔اب زیادہ معصوم نہ بن۔۔۔" ارتسام کے جملے کڑاکے دار بجلی بن کر گرے تھے اس کے وجود پر۔۔۔

لگا جیسے پاؤں سے زمین کھینچ لی ہو اس شخص نے۔۔۔۔

وہ انسان تھی۔۔۔کوئی چیز یا کھلونا تو نہیں۔۔۔جو اس کا سودا ہو چکا تھا۔۔۔۔

بے یقینی کے عالم میں کھڑی ارتسام کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس لمحے ذہن جیسے مفلوج ہو گیا۔۔۔۔

ارے ارے آرام سے۔۔۔۔بہت اچھی بچی ہے یہ۔۔۔ہمیشہ میرا کہنا مانتی" تھی اب بھی مانے گی۔۔۔۔ہے ناں انعم؟؟۔۔۔چھوڑو میں اسے سمجھا دیتی ہوں۔۔۔"رومیسا خاتون نے بیچ میں آکر۔۔ارتسام کے ہاتھوں سے اس کے بال آزاد کروائے۔۔۔

انعم۔۔۔میری بات سنو اور سمجھو۔۔۔کیونکے اگر تم نہیں سمجھو گی تو ان" لوگوں کو اور راستے آتے ہیں سمجھانے کے۔۔۔جو تمھیں بہت تکلیف دیں گے۔۔۔اس لیے چپ چاپ ان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔۔دیکھو ان کی خریدی ہوئی لڑکیاں صرف دھندا کرتی ہیں وہ کسی کی بیوی یا ماں نہیں

ہوتیں۔۔۔اور تم ان کی لڑکی ہو۔۔۔ تمھاری اس شریف بہن نے خود کو ہمیشہ کے لیے اس دلدل سے نکالنے کی قیمت تمھیں اپنے عوض انھیں بیچ کر ادا کرئی ی تھی۔۔۔۔"ان کی باتیں سن محسوس ہوا۔۔۔جسے کھولتا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو اس کے کانوں میں انھوں نے۔۔۔

وہ نازک گڑیا آنکھیں پھاڑے بے اعتباری کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

اس رات جو کچھ ہوا وہ رخسار کا پلان تھا۔۔وہ نعمان سے شادی کرنا چاہتی" تھی۔۔۔ مگر کر نہیں سکتی تھی۔۔۔کیسے کرتی۔۔۔ نعمان پہلی ہی رات اس کا راز جان جانتا۔۔۔۔ جس کے بعد شاید وہ اسے زندگی بھر کے لیے کھو دیتی۔۔پھر دوسری جانب جن لوگوں کے لیے وہ ہوٹل میں غیر ملکی مہمانوں کو خوش کرتی تھی وہ گروہ کوئی ی عام گروہ نہیں تھا۔۔۔وہ احتشام ابرار کے انڈر چلنے والا گروہ تھا۔۔۔

وہ ایک ایسا دلدل تھا جہاں جانے کے تو کہیں اور آسان راستے مہیا تھے مگر واپسی کا کوئی ی راستہ نہیں۔۔۔ مگر رخسار کام کرنا شروع کرتے وقت یہ بات نہیں جانتی تھی۔۔۔

جب اس نے یہ کام چھوڑنا چاہا۔۔۔ تو اس گروہ کے بڑے کسی صورت راضی نہ ہوئے۔۔۔۔

تب رخسار کو تمھارا خیال آیا۔۔۔۔ تم اسکے جیسی زندگی جینے کی چاہ رکھتی تھیں ناں۔۔۔ لو۔۔۔ اس نے دے دی۔۔۔

بتایا تھا اس نے مجھے۔۔۔وہ ان سے ڈیل کر آئی ی۔۔۔کے آج رات میرے گھر آکر میری چھوٹی بہن کو میرے عوض اٹھا کر لے جائیں۔۔۔میرے بدلے اب وہ کام کرئے گی یہاں۔۔۔۔"

اس لمحے انعم کے ذہن پر پرانی ایک یاد لہرائی ی۔۔۔جس میں رخسار دودھ کا گلاس رکھ کر۔۔۔۔چلی گ ئی تھی۔۔۔جسے پینے کے بعد۔۔۔وہ بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔

انعم کے دماغ کے پرخچے اڑ گ ئی ے تھے ان کے انکشافات سن۔۔۔۔

وہ ڈرامہ کرنے والی تھی۔۔۔۔وہ نعمان کو دیکھاتی۔۔۔کے کچھ لوگ" ہمارے گھر میں زبردستی گھس آئے جنھوں نے اسے زیادتی کا نشانا بنایا اور تمھیں اپنے ساتھ اٹھا کر لے گ ئی ے۔۔۔۔مگر پتا ہے کیا۔۔احتشام ابرار

کو ہلکے میں لے کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی اس نے۔۔۔جس کا خمیازہ نہ صرف اس نے بلکہ میں نے بھی بھرا۔۔۔مافیہ کے بندے بار بار اسے وارننگ دے کر سمجھا رہے تھے کے ایک بار جو چڑیا ان کے پنجرے میں آجاتی ہے وہ ان کی ہو جاتی ہے۔۔۔اور وہ اپنی چڑیا کو کبھی آزاد نہیں چھوڑتے۔۔بلکے اگر ہلکا سہ بھی محسوس ہو کے پر آرہے ہیں چڑیا کے۔۔تو انھیں بے دردی سے نوچ ڈالتے ہیں۔۔۔کچھ ایسا ہی تمھاری بہن کے ساتھ ہوا۔۔وہ تو پلان کے مطابق تمھیں بے ہوش کر چکی تھی۔۔۔اور مجھے باہر سامان لینے بھیج دیا تھا۔۔۔گھر میں اکیلی تھی وہ۔۔۔۔لیکن جب احتشام ابرار بہن کے کے بندے آئے تو وہ تمھیں اٹھا کر نہیں لائے۔۔۔بلکے تمھاری سارے خوابوں کو چکنا چور کر آئے۔۔۔۔انھوں نے پہلے اسے زیادتی کا نشانا بنایا۔۔۔۔پھر بے دردی سے قتل کر دیا۔۔۔کاش اسے نعمان سے محبت نہ ہوئی ہوتی۔۔۔کاش اس کی محبت کو پانے کی چاہ میں وہ جنونیت تک نہ پہنچی ہوتی۔۔۔وہ تو بس نعمان کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزارنے کی چاہ میں جی

رہی تھی۔۔۔ مگر یہی چاہا اسے موت سے ہمکنار کر گ ئی۔۔۔اِن
"لوگوں کے لیے کسی کا قتل کرنا کوئی ی بڑی بات نہیں۔۔۔۔

انعم کی آنکھیں از خود آنسو بہائے جا رہی تھیں۔۔۔

اگلے ہی پل اس کے پاؤ وں سے جان نکلی۔۔۔اور وہ نیچے گر گ ئی۔۔۔

یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔زند گی اس قدر تلخ حقیقت سے بھی روشناس کرائے
گی ایک دن۔۔۔

اس کے تو ذہن میں تصور بھی نہ گزرا تھا کبھی کے حقیقت اس قدر بھیانک
ہو گی۔۔۔

تو تم مجھے معاف نہیں کرؤ گی؟؟"اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔۔۔جو" مقابل کے دل کو پارہ پارہ کر گ ئی۔۔۔۔

انعم کے پورے جملے میں معافی کا تو کوئی ی ذکر ہی نہ تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کا گمان تھا وہ اس کی پہلی محبت ہے۔۔وہ اسے معاف کر دے گی۔۔۔۔ مگر بھرم ٹوٹ گیا۔۔۔۔اس سنگ دل لڑکی کے لہجے میں تو لچک تک نہ تھی۔۔۔۔

میں تمھیں صرف اس دن معاف کرؤں گی جب تم جیل سے اپنی سزا" کاٹ کے آجاؤ گے۔۔۔اور پلیز مجھے فورس مت کرنا اس معاملے میں۔۔۔کیونکے معاف دل سے کیا جاتا ہے۔۔۔جو تم جبراً حاصل نہیں

کر سکتے۔۔۔"اس کی بے اعتباری سے دیکھتی نظریں جھنجھوڑ رہی تھیں اسے۔۔۔ مگر وہ نظر جھکا گ ئی۔۔۔۔

وہ کسی صورت معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیسے معاف کر دے اس ظالم کو ۔۔جس نے درندو جیسا سلوک کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

آنکھوں کے سارے خواب نوچ لیے تھے اس نے۔۔۔کیا ان کا کوئی حساب نہیں؟؟۔۔۔

جسم سے زیادہ روح پر زخم لگائے۔۔۔کیا ان کا کوئی ی حساب نہیں؟؟۔۔۔

وہ اذیت جو آج بھی یاد آئے تو دل تڑپ کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔روح مچل جاتی ہے۔۔۔آنکھیں برسنے لگتی ہیں۔۔۔

کیا سمجھتا ہے کے بس کچھ آنکھوں سے بہے آنسو و چند جملے معافی۔۔۔اور وہ معاف کر دے گی۔۔۔اس نے سوچ بھی کیسے لیا؟؟۔۔۔۔۔۔

خون کے آنسو روئی ی ہے وہ۔۔۔وہ بھی اس عمر میں۔۔۔جس میں دیگر لڑکیاں شہزادوں کے خواب دیکھتی ہیں۔۔۔

نعمان اسے ابھی شکوہ کن نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"نعمان سر۔۔آپ کو ڈاکٹر عبید بلا رہے ہیں۔۔۔"نرس نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر اسے پیغام دیا۔۔۔اور وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔

وہ بھی اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑتے۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔

مزید نہیں بکھر سکتا تھا اس پتھر دل عورت کے آگے۔۔۔جو کسی صورت موم ہونے و معاف کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

کاش میں اپنا سینہ چیر کے دیکھا سکتا تمھیں۔۔۔کے اس لمحے میں کتنی اذیت میں ہوں۔۔۔" وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے جا رہا تھا۔۔۔یقینا اپنے گمان میں وہ انعم سے مخاطب تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان 46 گھنٹے سے وینٹی لیٹر پر تھا۔۔۔

انعم کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔

وہ عرشمان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھی پورا پورا لرز رہی تھی۔۔۔خاص طور پر اس کے ہاتھ۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔تم خود کو سنبھالو۔۔۔۔"
مسلسل کپکپاتے اُن سفید ہاتھوں پر نظر پڑتے ہی۔۔۔۔اس نے فوراً ان ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

"وہ ماں" نعمان کچھ کرؤ ناں۔۔۔۔۔تم کچھ کر کیوں نہیں رہے؟؟۔۔۔" بے بسی سے روتی۔۔۔اس پر بگڑی۔۔۔۔

"عرشمان کا ڈاکٹر باہر ملک میں ہے۔۔۔آنے میں وقت لگ رہا ہے۔۔۔۔۔وہ بیسٹ سرجن ہیں پورے پاکستان کے۔۔۔۔خدا نے ان کے

ہاتھ میں بڑی شفار کھی ہے۔۔۔ان کا ریکارڈ ہے ہمیشہ کامیاب سرجری کرنے کا۔۔۔ تھوڑا یقین کرلو مجھ پر۔۔۔میں نے ہمارے بیٹے کے لیے بیسٹ ڈاکٹر کا انتخاب کیا ہے۔۔۔بس تھوڑا سہ صبر اور۔۔۔"اولاد تکلیف میں ہو اور ماں کو قرار آجائے یہ کہاں ممکن۔۔۔پھر اسے کیسے آجاتا۔۔۔

وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔"وہ آہستگی سے" کہتے۔۔۔۔اس کی کمر نرمی سے سہلانے لگا۔۔۔۔

تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔تم گھر جاؤ۔۔۔میں ہوں" یہاں۔۔۔"جہاں اسے ایک طرف اپنے بیٹے کی فکر کھا رہی تھی وہیں دوسری جانب انعم کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔۔۔یہ فکر بھی لاحق تھی۔۔۔۔

وہ اسے گھر بھیج دینا چاہتا تھا۔۔۔تاکے کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔۔انعم تھوڑا آرام کر لے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اپنے عرشو کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔"وہ ضد پر اڑی" تھی کے اپنے بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر گھر نہیں جائے گی۔۔۔۔

انعم۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔پھر میں تمھیں" سنبھالوں گا یا عرشمان کو۔۔۔ سمجھا کرؤ یار۔۔۔۔بچوں کی طرح ضد نہ کرؤ۔۔۔گھر جا کر تھوڑا آرام کر لو۔۔"وہ اسے ڈپٹ بھرے لہجے میں سمجھانے لگا۔۔۔

جانتا تھا ناں۔۔۔پیار سے کہے گا تو کبھی نہ جائے گی۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"وہ روتو سہ چہرہ بنا کر قطعی لہجے میں گویا" ہوئی ی۔۔۔۔

افف۔۔۔انعم۔۔۔بچی بن جاتی ہو تم بھی۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے کہ" کر۔۔۔صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

میں ڈرائی یور کو بلا رہا ہوں۔۔۔تم اس کے ساتھ گھر جاؤ۔۔۔۔مزید" کوئی ی بحث نہیں۔۔"ذرا سختی سے آنکھیں دیکھاتے ہوئے۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

پلیز مت بھیجو مجھے۔۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے منتی" انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کی سرخ ناک و آنکھیں۔۔۔دل پسیج گ ئی یں تھیں مقابل کا۔۔۔

"مگر صرف ایک شرط پر۔۔۔"

منظور ہے۔۔۔"بغیر شرط سنے ہی وہ راضی تھی۔۔۔دو بدو جواب دیا۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔پھر جلدی سے لیٹ جاؤ۔۔۔"اس پر جھک"
کر۔۔۔دونوں بازو پکڑ کر۔۔۔آہستگی سے اسے صوفے پر لیٹانے لگا۔۔۔

وہ خاموشی سے لیٹ گ ئی تھی۔۔۔

نعمان نے اپنا کوٹ اتار کر۔۔۔اس کے وجود پر پھیلا دیا۔۔۔

اب آنکھیں بند کرؤ۔۔۔۔" بڑی محبت سے اس کے سیدھے گال پر ہاتھ "
رکھ کر۔۔۔ مدھم سی سرگوشی کی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی آنکھوں سے ہی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ کیسے نہ
دیکھتی۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آئے گی۔۔" تیزی سے احتجا جا بولی۔۔۔۔ "
جو سچ بھی تھا۔۔۔۔ جس کی جان سولی پر لٹکی ہو اسے نیند آسکتی ہے
بھلا؟؟؟۔۔۔

پھر بھی تھوڑی دیر بند کرلو۔۔۔۔ آنکھوں کو تھوڑا سکون ضرور مل جائے "
گا اور کمر کو بھی۔۔۔۔ تمھارے اس طرح اذیت میں بیٹھے رہنے سے عرشمان

ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔اس لیے خود کو اذیت مت دو۔۔۔"اس نے بڑی محبت سے سمجھایا۔۔۔

انعم نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مسلسل رونے کے سبب جلتی ہوئی ی معلوم ہو ری تھیں۔۔۔۔بند آنکھوں سے بھی آنسو بہے۔۔۔۔جو چہرے سے بہتے بالوں میں جذب ہونے لگے

نعمان اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔اس کے آنسوؤں کو بڑی نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیا۔۔۔۔پھر اس کی پیشانی کو شدتِ الفت سے چوما۔۔۔۔

آرام کرؤ۔۔۔"نرمی سے کہ کر۔۔۔اٹھ کر عرشمان کے پاس والی چی ئ ر"
پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

چیم۔۔۔جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔۔ورنہ میں ٹوٹ جاؤں"
گا۔۔۔۔"عرشمان کا ننھا ہاتھ پکڑ کر ٹوٹے و بکھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی انعم نے آنکھ کھول کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔وہ عرشمان کا
ننھا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیے۔۔۔۔اسے اپنی پیشانی سے لگا کر
۔۔۔رو رہا تھا۔۔۔۔

اس لمحے۔۔۔نعمان پر شدید ترس آیا اسے۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

نعمان نے بغیر نام دیکھے۔۔۔فوراکال ریسیو کی۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے انعم کی نیند میں خلل پڑھے۔۔۔۔یہ الگ بات ہے کے وہ جاگ رہی تھی۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے دانستہ طور پر علشبہ کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"اگر آپ کو یاد ہو مسٹر نعمان ولید۔۔۔تو ہمارے درمیان ایگریمنٹ سائن ہوا تھا۔۔اس کے رہتے تمھیں میرے ساتھ رہنا تھا۔۔۔مگر تم تو

اپنی بیوی کے ساتھ ایسے گ ئی ے کے واپس لوٹنا ہی بھول
گ ئی ے۔۔۔۔۔"دوسری جانب سے غصیلی آواز کانوں کی سماعت سے
ٹکرائی ی۔۔۔

نعمان نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ سیل کان سے منہ بسورتے ہوئے
ہٹایا۔۔۔

بس اس کی کمی اور رہ گ ئی تھی زندگی میں۔۔۔"وہ مزید بات کیے بغیر"
کال ڈسکنکٹ کرتے ہوئے۔۔ جھنجھلا کر بڑبڑایا۔۔۔

علشبہ نے نعمان سے بات کرنے کے چکر میں ن ئی ے نمبر سے کال کی
تھی۔۔۔۔ مگر اسے یقین نہ آیا۔۔۔کے مقابل۔۔۔اس کے منہ پر کال
ڈسکنکٹ کرنے کی جرات بھی دیکھا سکتا ہے۔۔۔۔

یقیناغضب بے عزتی تھی۔۔۔۔

اس کے تن بدن میں مانو آگ سی لگی۔۔۔۔

اتنی جرأت؟؟۔۔۔۔کے علشبہ میراج کے منہ پر کال کاٹ ”
دی۔۔۔نعمان ولید بہت ہو گیا تمھارا ڈرامہ۔۔۔اب میں بتاتی ہوں علبشہ
میراج کیا چیز ہے۔۔۔۔“وہ طیش کے عالم میں۔۔۔شو کیس پر سجی ساری
اشیاز مین پر دونوں ہاتھوں سے پھینکتے ہوئے جنونی انداز میں چیخی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں میاں بیوی آپریشن روم کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

دونوں کی ہی جان جیسے سولی پر لٹکی ہوئی ی تھی۔۔۔

دونوں کے لبوں پر فقط ایک ہی دعا تھی۔۔کے ان کا بیٹا صحیح سلامت واپس آجائے۔۔۔۔

اس لمحے وہاں انعم و نعمان نہیں تھے۔۔۔جن کے درمیان ڈھیروں اختلافات ہیں۔۔۔۔اس وقت صرف وہاں عرشمان کے والدین تھے۔۔۔۔جن کے نزدیک دنیا کی ہر چیز ایک طرف اور ان کا بیٹا ایک طرف۔۔۔۔

وہ اس دشمنِ جاں کو خود سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔

انعم کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔آنکھیں جھر جھر موتی برسا رہی تھیں۔۔۔۔

نعمان نے کچھ دیر گزرنے کے بعد چاہا کے وہ بیٹھ جائے۔۔۔۔ مگر وہ تیار نہ ہوئی ی۔۔۔

انعم بیٹھ جاؤ۔۔۔خود کو یوں تکلیف میں نہ ڈالو۔۔۔بس دعا کرؤ اس کے لیے۔۔۔جو تم بیٹھ کر بھی کر سکتی ہو۔۔۔۔ان شاءاللہ جب وہ ٹھیک ہو کر واپس آئے گا تو اسے اپنی ماں کی ضرورت ہو گی۔۔۔۔اس وقت کے لیے اپنی اینرجی بچا کر رکھو۔۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو بیٹا ڈس چارج ہو تو بیوی کو ایڈمٹ کرنا پڑ جائے۔۔۔۔"اسے بڑی پیار سے سمجھا کر۔۔۔سامنے والی چی ئی رپر بیٹھایا۔۔۔۔

سمجھ نہیں پاتی تھی وہ نعمان کو۔۔۔۔جو کبھی محبت برساتا ہے تو کبھی نفرت۔۔۔۔

کبھی ایسا ظاہر کرتا ہے جو ہے وہ ہی ہے۔۔اور کبھی مکمل بیگانگی۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی دم سادھے وہیں کھڑے رہے۔۔۔۔ حتی کے چار گھنٹے گزر گ ئی ے۔۔ہر گزرتا لمحہ جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"اس لمحے وہ نعمان نہیں تھا اس کے سامنے۔۔وہ تو اس" کے بیٹے کا باپ تھا۔۔۔۔جو بالکل اس جیسی تکلیف ورنج وکرب سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

وہ چار گھنٹوں سے بغیر ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔انعم کو اس کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔

اپنا ہاتھ بڑھا کر۔۔۔اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔جس پر اس نے چونک کر اس دشمنِ جاں کی جانب نگاہ کی۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔اور کیوں نکر نہ ہوتا۔۔۔آخر اس کی سنگ دل بیوی کو ۔۔اس کی فکر لاحق ہوئی ی تھی۔۔۔کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا کھلی آنکھوں سے۔۔۔۔

انعم نے نرمی و آہستگی سے کہا۔۔۔جس پر وہ بغیر کچھ بولے۔۔۔خاموشی سے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

وہ ٹوٹ چکا تھا اندر سے۔۔۔ بکھر چکا تھا۔۔۔ عرشمان کے علاوہ اس کے نزدیک اس کا بھری دنیا میں کوئی نہ تھا۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔ یہ خیال آتے ہی۔۔۔ اس کے پورے جسم نے جھرجھری لی۔۔۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔ ابھی وہ اسی حالت میں تھا۔۔۔ کے اس کے شولڈر پر ہلکا سہ ہاتھ رکھ۔۔۔ انعم نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔ ''اللہ سب اچھا کرئے گا۔۔۔ تم فکر مت کرؤ۔۔۔ ہمارے عرشمان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔''

اس نے لہو رنگ آنکھوں سے برابر میں بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔ جو پُر اعتماد لہجے میں اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔ جبکے آنکھیں نم تھیں اس کی بھی۔۔۔۔

پہلی بار ٹوٹ کر پیار آیا اس پر۔۔اِس قدر پیار۔۔۔جیسا کبھی رخسار پر بھی نہ آیا۔۔۔لگا جیسے کوئی ہے اسکا بھی اپنا۔۔۔جو اسے حوصلہ دے۔۔۔جو اسے دلاسہ دے۔۔۔۔

جو سمجھے کے وہ ٹوٹ چکا ہے۔۔۔اسے بھی ہمت کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ کیسے تنہا لڑتا رہے گا۔۔۔اسے بھی حوصلے کی حاجت ہے۔۔۔

واپس آجائے گا ناں؟؟۔۔۔مجھے جینا نہیں آتا اس کے بغیر۔۔۔"اس کی" جانب پُر امید نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔بھری آنکھوں کے ساتھ۔۔روتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔

اس کے جملے بتانے کے لیے کافی تھے۔۔۔کے عرشمان اس کی پوری دنیا ہے۔۔۔۔

انعم کچھ ثانیوں کے لیے فقط اس کا غمگیں چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔لگ رہا تھا مر جائے گا اگر انکار کر دے گی۔۔۔۔

جیسے زندگی کی ڈور فقط اس امید پر بندھی ہو۔۔۔کے اس کا بیٹا واپس آئے گا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔آجائے گا۔۔۔۔اللہ بہت رحمان ہے۔۔۔اس پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔بے شک وہ اپنے بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔"آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ۔۔۔۔پُر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

کوئی ی اس لمحے انھیں دیکھ لیتا۔۔تو یقیناً یہی تصور کرتا۔۔۔۔کے بہت پیار کرنے والا جوڑا ہے۔۔۔۔

اس بار نعمان نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا بلکے انعم تھامے بیٹھی رہی۔۔۔۔

ایک گھنٹہ اور گزرا۔۔۔تو وہ نڈھال سی ہونے لگی۔۔۔

اپنا سر نعمان کے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔

وہ لڑکی اپنے غم میں اتنی مسرور تھی کے خود پر جمی نگاہوں کی تپش کو محسوس ہی نہ کر سکی۔۔۔۔

دوسری جانب نعمان عرشمان میں اس قدر الجھا تھا کے اسے انعم کی سیفٹی کا خیال ہی نہ رہا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈاکٹر عرشمان کیسا ہے اب؟؟۔۔۔"ڈاکٹر کے آتے ہی وہ دونوں میاں" بیوی بے صبری سے پوچھنے لگے۔۔۔

دونوں کی سانسیں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔آپریشن کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے مسکرا کر" جواب دیتے ہی۔۔۔

نعمان بے ساختہ چیخ کر بولا۔ ”اللہ۔۔۔ تیرا شکر۔۔۔۔“ وہ رو دیا تھا مارے خوشی کے۔۔۔۔۔

فوراہی ڈاکٹر کے نہایت جذباتی انداز میں گلے لگ کر۔۔۔ ان کا شکریہ ادا کیا۔۔

”شکریہ۔۔۔ بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔۔“

جبکے انعم آنکھیں موند گ ئ ی۔۔۔ اور سجدے شکر آنکھوں سے از خود جاری ہو گ ئ ے۔۔۔۔

ان دونوں میاں بیوی کی خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔“

ہم۔۔۔م۔۔مل۔۔۔مل سکتے ہیں؟۔۔"خوشی کی انتہا تھی کے الفاظ بھی" منہ سے ٹھیک طرح ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔ہم اسے کمرے میں شفٹ کر دیں پھر آپ لوگ مل لیجیے" گا۔۔۔مگر ابھی وہ دوائی یوں کے زیرِ اثر ہے۔۔۔ہوش میں آنے میں وقت لگے گا۔۔۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انعم کو دیکھ۔۔۔جواب دیا۔۔۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی۔۔۔ان کے سامنے عرشمان کو بے ہوشی کی حالت میں شفٹ کیے جانے لگا۔۔۔وہ دونوں پیچھے پیچھے اس کے کمرے تک آئے۔۔۔۔

جب عرشمان کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔ڈاکٹر چیک کر کے چلا گیا۔۔۔۔تو کمرے میں صرف انعم و نعمان کھڑے تھے۔۔۔

ان کے درمیان بہت دیر تک فقط خاموشی کا تبادلہ ہوتا رہا۔۔۔۔

وہ عرشمان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی تھی چی ئی رپر۔۔۔۔

مبارک ہو خدا نے ہمارا بیٹا ہمیں صحیح سلامت واپس لوٹا دیا۔۔"اس نے" انعم کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر۔۔۔روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔"کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا نرم ہاتھ" رکھتے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی جانب سر اٹھا کر۔۔۔۔ گرے آنکھوں میں سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔زکام بھری آواز میں جواب دیا۔۔۔

پھر دونوں ہی اطمینانی سے مسکرا دیے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی ی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد کو عرشمان کے پاس بیٹھ کر نیند کے جھونکے لیتا ہوا پایا۔۔۔۔

چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔۔ذہن میں خیال آیا۔۔۔عرشمان کی سرجری ہو چکی ہے۔۔۔۔

بس نو ماہ اور برداشت کر لو مجھ درندے کو۔۔۔ پھر اپنے وعدے کے مطابق تمھاری زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔" اس نوجوان کے کہے جملے کانوں میں گونجتے سنائی دینے لگے۔۔۔

"ہمارے بیٹے کی ہیپی فیملی کا خواب پورا کرنے میں میری مدد کر دو۔۔۔ بس نو ماہ دے دو اپنی زندگی کے مجھے۔۔۔۔۔ پھر میں تمھیں خود آزاد کر دوں گا۔۔۔ نہ صرف آزاد۔۔۔۔ بلکے گھر گاڑی جیولری جو مانگو گی دے دوں گا" نشتر کی طرح چبھ رہے تھے اس کے جملے آج دل کو۔۔۔۔

وہ کیسے بھول گئی نعمان نے اپنے بیٹے کی سرجری تک کے لیے رکھا تھا اسے۔۔۔ اب اس کے بعد۔۔۔ اسے کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

ناجانے کیوں دم گھٹنے لگا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔وہ عرشمان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی اب۔۔۔

بھلا ایک ماں اپنی اولاد کو چھوڑ کر جا سکتی ہے؟؟۔۔۔۔

وہ سنگ دل اس کا بیٹا چھین کر لے جائے گا۔۔۔یہ خوف دل کو گھیرتا معلوم ہوا۔۔۔۔

وہ آنکھیں پونچھتی ہوئی ی کمرے سے باہر نکل گ ئی۔۔۔اسے تازی ہوا کی ضرورت تھی۔۔۔

کیونکے کافی رات ہو چکی تھی تو ہسپتال کے گارڈن کی جانب سناٹا چھایا نظر آیا۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔وہ گھبرا کر۔۔۔واپس کمرے میں جانے کے لیے پلٹی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے وجود کو دیکھ۔۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھیں۔۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا کر گرئی ی۔۔۔۔

—

وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا کر گرئی ی۔۔۔۔

تم واقعی زندہ ہو۔۔۔۔" بے ساختہ ہی رومیسا خاتون کے منہ سے "
نکلا۔۔۔جبکے انعم کی روح فنا ہوئی ی تھی انھیں دیکھ۔۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھی اب تک۔۔۔کے اس کی سوتیلی ماں نے ہی چیخ چیخ
کر۔۔۔۔سب کے سامنے اسے قاتل قرار دیا تھا۔۔۔۔

حتی کے اس کی ڈائ ری کو غلط انداز سے پیش کیا۔۔۔جس سے سب کو یقین
آگیا تھا۔۔۔کے قتل اسی نے کیا ہے۔۔۔۔

نعمان۔۔۔"ڈر کی شدت سے از خود ہی اپنے محافظ کا نام منہ سے "
نکلا۔۔۔۔

کاش وہ سنتا اس لمحے۔۔۔اپنی زندگی کی طرح پکارا تھا اسے۔۔۔۔

اسے سانس لینے میں اچانک مشکل پیش آنے لگی تھی۔۔۔۔

اللہ تیرا شکر۔۔۔۔۔تم زندہ ہو۔۔۔میری بیٹی زندہ ہے۔۔۔"اس کی" جانب جھک کر۔۔۔کلائی ی تھام کر مضبطی سے کھینچتے ہوئے اٹھایا۔۔۔اور اگلے ہی پل کسی چڑیل کی طرح اس کے وجود سے چمٹ گ ئی۔۔۔

وہ مگر مچھ کے آنسو بہار ہی تھی کیا انعم نہیں جانتی۔۔۔۔

اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا۔۔۔وہ سب کبھی نہ ہوتا اگر وہ مکار و جھوٹی عورت سب کے سامنے اس پر قتل کا جھوٹا الزام نہ لگاتی۔۔۔

ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے ؟؟۔۔۔سب ٹھیک ہے انعم۔۔۔میں رومیسا" ۔۔۔ تمھاری ماں۔۔۔"اس کا وجود مارے خوف کے لرزنے لگا تھا۔۔۔

ایک انجانہ خوف لاحق ہوا اس عورت سے۔۔۔۔

کیونکے انعم کو یقین تھا کے کہیں ناں کہیں اس کی بہن کے قتل میں رومیسا کا کردار ہے۔۔۔

وہ گلے سے ہٹ کر۔۔۔۔اس کی وحشت سے بھرپور آنکھوں کو دیکھتے ہوئے۔۔۔چہرے پر دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر۔۔۔ بڑی محبت سے بولی۔۔۔۔

جبکے انعم کا دل خوف کی شدت سے بند ہونے کو تھا۔۔۔

اس کا دماغ اس قدر مفلوج ہو گیا تھا اس مکار عورت کو دیکھنے کے بعد۔۔۔کے کام ہی نہ کیا۔۔۔

وہ بس ان کی پکڑ سے کسی طرح آزاد ہو کر نعمان کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

مجج۔۔۔۔مجھے آپ سے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔۔" وہ ڈر کر۔۔ان کے " دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔

ابھی وہ مڑ کر بھاگتی اس سے قبل ہی اس کے منہ پر پیچھے سے کسی نے رومال رکھا۔۔۔

اس کی ناک نے ایک عجیب سی مہک محسوس کی۔۔۔جس کے سبب آنکھیں ایک لمحے کے لیے بڑی ہوئی یں۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرا چھا گیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گ ئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انعم۔۔"وہ بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔۔۔آنکھ کھلی تو وہ دشمنِ جاں کمرے میں" موجود نہ تھی۔۔۔۔

جانماز بھی سامنے صوفے پر رکھی ہوئی ی تھی۔۔۔

اس نے ایک دو آوازیں لگائیں۔۔۔یہ سوچ۔۔کے اگر فریش ہونے واش روم گئی ہو گی تو کوئی اشارہ دے دے گی۔۔۔مگر کمرے کی خاموشی میں اس کی آوازیں جیسے غائب ہو گئیں۔۔۔

وہ اٹھ کر تیزی سے واش روم کی جانب آیا۔۔۔دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو وہ اندر نہ تھی۔۔۔

اتنی رات کو کہاں گئی؟؟"فکر مندی سے بڑبڑاتے ہوئے وہ تیزی سے" کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

وہاں سے گزرتی ہوئی نرس کو روک کر۔۔۔اس نے انعم کے متعلق تیزی سے فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

سر آپکی وائی ف تو چلی گ ئی یں۔۔۔اور مجھے یہ آپ کو دینے کے لیے کہا" تھا۔۔۔"اس نرس کے جملے کانوں کی سماعت سے کیا ٹکرائے۔۔۔ نعمان کو محسوس ہوا جیسے جسم سے جان نکلی ہو۔۔۔۔

اس نے فوراوہ سفید کاغذاس کے ہاتھ سے لیا۔۔۔۔

کیا مطلب چلی گ ئی؟؟؟" وہ الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ بڑبڑایا۔۔۔جبکے" وہ نرس تیزی سے اسے وہ خط دے کر وہاں سے رفو چکر ہو گ ئی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے تیزی سے وہ کاغذ کھولا۔۔۔۔

میں جارہی ہوں۔۔۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔ہو سکے تو ہمیشہ "
کے لیے بھول جاؤ۔۔۔۔انعم۔۔۔۔"اسے یقین نہ آیا وہ چھوڑ
گ ئی۔۔۔بس یوں ہی سب چھوڑ گ ئی۔۔۔۔کیسے ؟؟۔۔۔

پھر اپنا ایگریمنٹ یاد آیا۔۔۔جس کے یاد آتے ہی دل میں ہل چل سی مچ
گ ئی۔۔۔۔

اتنی جلدی تھی تمھیں اس رشتے سے آزاد ہونے کی کے اپنے بیٹے کے "
ہوش میں آنے تک کا انتظار نہیں کیا۔۔۔"جانتا تھا ایک دن تو یہ ہونا
تھا۔۔ہر چیز ان کے درمیان طے تھی۔۔۔پھر دل میں اتنی تکلیف
کیوں؟؟۔۔اس قدر رنج کیوں؟؟۔۔یہ آنکھوں میں نمی کیوں؟؟۔۔

وہ پیچھا نہیں کر سکتا تھا اب۔۔۔کیونکے وعدہ کیا تھا کے عرشمان کے آپریشن کے بعد اسے آزاد کر دے گا۔۔۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر۔۔۔بار بار اس خط کو پڑھنے لگا۔۔۔۔

زیادہ کوئی ی لمبا چوڑا خط تو نہ تھا۔۔پھر بھی دل کو سکون نہیں آرہا تھا۔۔۔گویا یقین نہیں آرہا ہو۔۔۔کے وہ اپنے بیٹے تک کو آخری بار دیکھ کر نہ گئی۔۔۔۔

اگلے ہی پل عرشمان کے خیال نے دل کو ستایا۔۔۔وہ تو اپنی ماں سے بہت اٹیچ ہو گیا تھا۔۔۔اسے کیا بتائے گا کہاں گئی اس کی ماں اچانک۔۔۔

وہ توانعم و عرشمان کو باہر ملک لے جانے کی تیاری میں تھا۔۔۔اور یہاں وہ اسے اچانک ہی چھوڑ کر چلی گ ئی۔۔۔کم از کم ایک الوداع ہی کر جاتی۔۔۔کچھ نہ صحیح تو آخری بار گلے ہی لگ جاتی۔۔۔

وہ کیسے رہے گا اب اس کے بن؟؟۔۔یہ سوچتے ہوئے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

ایک ہاتھ سے خط پکڑے دوسرے ہاتھ سے پیشانی مسلتے۔۔وہ ان گنت سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد جیسے خود کو سنبھالا۔۔۔پھر اپنا سیل پینٹ کی جیب سے نکال کر۔۔۔زوبیر کو کال لگائی ی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔زوبیر۔۔۔"

وہ سو رہا تھا۔۔۔جب نعمان کی کال آئی۔۔۔
نیند میں ہی سیل کان سے لگایا۔۔۔دوسری جانب سے رعب دار آواز
کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

ہاں ہیلو۔۔۔" وہ بمشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے اٹھ کر"
بیٹھا۔۔۔

"انعم چلی گ ئی ہے۔۔۔"

کہاں؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

پتا نہیں۔۔۔ مگر خط چھوڑ کر گ ئی ہے۔۔۔کے پیچھا نہ کرؤں۔۔۔" یہ "
جملے ادا کرتے وقت بمشکل ہی اپنا لہجہ نارمل رکھا۔۔۔وہ الگ بات ہے اس کی
کوشش کے باوجود آواز میں درد جھلک ہی آیا تھا۔۔۔۔

تو نہیں کرؤ گے ؟؟۔"کیا وہ جانتا نہیں تھا نعمان ولید کو۔۔۔وہ کب اتنا "
شریف ہوا؟؟۔۔کے انعم کا پیچھا چھوڑ دے۔۔۔

"ابھی تو نہیں۔۔۔میں نہیں چاہتا وہ سمجھے کے میں نے وعدہ توڑا ہے۔۔۔"

ٹھیک۔۔۔تو پھر اس وقت کال کرنے کی وجہ ؟۔۔۔یہ مت کہنا کے "
تمھیں میرا کندھا چاہیے رونے کے لیے۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز و دوستانہ
لہجے میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

دفع۔۔۔ تیرے نازک کندھوں کی ضرورت پڑے میرے دشمنوں"
کو۔۔۔ابھی نعمان ولید اتنا کمزور نہیں ہوا کے اس لڑکی کے لیے روئے جو
کبھی اس کی تھی ہی نہیں۔۔۔ حیرانگی یہ ہے کے اپنے سگے بیٹے تک کی نہ
ہوئی ی۔۔۔۔"دبے دبے غصے میں وہ آخری جملے ادا کر رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اسکی بات سن۔۔۔زوبیر بے اختیار اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے"
۔۔۔مسکرا دیا۔۔۔۔

نعمان ولید کتنا ہی منکر بنا رہے۔۔۔۔ مگر انعم اس کی زندگی میں کیا مقام رکھتی
ہے یہ اس سے وابستہ ہر شخص باخوبی جانتا ہے۔۔۔۔

فلحال۔۔۔۔اس کے پیچھے دو گارڈز لگا دو۔۔۔مجھے یقین ہے وہ یہاں سے"
ڈائریکٹ جہلم جائے گی۔۔۔۔۔وہاں اپنی پھوپھو کے پرانے گھر میں ہی رہے

گی وہ۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان باخوبی علم رکھتا تھا۔۔۔کے جہلم میں فائی زہ کے پرانے گھر کے علاوہ اسکے پاس رہنے کا کوئی ی دوسرا ٹھکانا نہیں۔۔۔تو اگر وہ خود سے گ ئی ہے تو یقینا جہلم ہی گ ئی ہو گی۔۔۔اپنی پرانی زندگی دوبارا جینے کی خواہش میں۔۔۔جہاں اس کی موجودہ محبت تھی۔۔۔جہاں اس کا بلال تھا۔۔۔

کہیں ناں کہیں بلال کا خیال آتے ہی دل میں شدت سے ٹھیس اٹھی۔۔۔خون کھولنے لگا۔۔۔

کیا تھا اس عام سے دکھنے والے لڑکے میں؟؟۔۔۔جو انعم جیسی لڑکی کو وہ پسند آیا؟؟۔۔۔

اس کے نزدیک۔۔۔بلال کے علاوہ اور کیا وجہ ہو سکتی ہے اس کے اتنی جلد بازی میں جانے کی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔کیا تم نے ابھی نہیں کہا۔۔۔کے تم اپنا وعدہ نبھاؤ" گے؟؟۔۔"وہ نا سمجھی سے اپنا سر کھجاتے ہوئے۔۔۔معصومانہ سوال کرنے لگا۔۔۔

ہاں کہا۔۔۔تو نبھا تو رہا ہوں۔۔اب کیا جان لو گے میری۔۔۔خود تھوڑی" پیچھا کر رہا۔۔گارڈز کریں گے۔۔۔۔وعدہ تو میرا پیچھا نہ کرنے کا تھا ناں۔۔۔"جس قدر معصوم سوال تھا اس سے کہیں زیادہ معصومانہ جواب آیا تھا مقابل کی جانب سے۔۔۔

جس پر زوبیر کا بے اختیار قہقہہ خاموش فضا میں بلند ہوا۔۔

تو تم نہیں چھوڑو گے اسے کبھی؟؟۔"کچھ دیر ہنسنے کے بعد۔۔۔وہ سنجیدہ" ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔"نہایت گمبھیر لہجے مگر سادہ" انداز میں جواب دیا۔۔۔

جواب نہیں ہے یا دینا نہیں چاہتے؟؟۔۔"وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔"

شاید دینا نہیں چاہتا۔۔۔"اک لڑکی۔۔۔بے وقعت سی وہ نازک سی" لڑکی۔۔۔وہ جسے چھٹکی میں مسل کر رکھ دے۔۔۔کیا تھی وہ اس کے آگے۔۔۔۔چاہتا تو اک لمحہ نہ لگاتا اسے واپس اپنی قید میں لانے میں۔۔۔۔مگر نہیں لا سکتا تھا۔۔۔کیونکے وہ عام لڑکی نہ تھی۔۔۔۔اس نے

اپنا وعدہ نبھایا۔۔۔اور اس کے بیٹے کی سرجری تک ساتھ رہی۔۔اب اس کی باری تھی اپنا وعدہ نبھانے کی۔۔۔ مگر اب سوال یہ تھا۔۔۔کے کیا وہ نبھا سکتا تھا؟؟۔۔۔۔کیا رہ سکتا تھا اس دشمن جاں کے بن؟؟؟۔۔۔۔

وہ لڑکی جسے گئے ابھی گھنٹے بھی نہ گزرے تھے اور وہ یاد آنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔کیسے رہے گا اس کے بن؟؟۔۔۔کیا رہ بھی سکے گا اس کے بن؟؟۔۔۔اور نہ رہ سکا تو؟؟۔۔۔تو کیا بھیک مانگے گا اس کے ساتھ کی؟؟۔۔ نعمان ولید۔۔۔۔وہ نعمان ولید جس کے پیچھے لڑکیاں پاگل ہیں۔۔۔ جس کا اپنا ہی ایک الگ چارم ہے۔۔۔وہ اس معمولی سی لڑکی سے اس کے ساتھ کی بھیک مانگے گا؟؟؟؟۔۔۔ چلو ایک وقت انا کو سائیڈ میں رکھ۔۔۔ بھیک مانگ بھی لے۔۔۔تو کیا وہ ظالم حسینہ دے گی؟؟۔۔۔

اور یہاں آکر اس کی سوچ رک گئی۔۔۔

آنکھوں میں نمی بھر آئی ی۔۔۔بے اختیار ہی ایک آنسو ٹوٹ کر اس کاغذ پر گرا۔۔۔

وہ دل جلے انداز میں مسکرا دیا۔۔۔جواب کا سو فیصد اندازہ جو تھا۔۔۔اندازہ تھا کے چاہے اس کے ساتھ کی بھیک مانگتے مانگتے اس کے دروازے پر ہی دم کیوں نہ توڑ دے۔۔ مگر وہ رحم کی نگاہ نہ کرئے گی۔۔۔۔بھیک میں بھی اپنا ساتھ نہ دے گی۔۔۔

وہ اتنا گرا ہوا ہے اس کی نظر میں۔۔۔کے بھیک میں بھی محبت نہیں دینے والی۔۔۔

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم سم تھا۔۔۔کے اچانک اس نے غور کیا۔۔۔کے وہ ہینڈ رائی ٹنگ ڈائی ری والی ہینڈ رائی ٹنگ سے قدرے مختلف ہے۔۔۔۔

اور یہ غور کرتے ہی۔۔۔وہ فوراسیدھا ہوا۔۔۔

یہ انعم کی رائی ٹنگ نہیں ہے۔" وہ بے ساختہ ہی بول اٹھا۔۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

وہ خط اس کا لکھا نہیں۔۔۔یہ جانتے ہی۔۔دماغ کی رگیں پھٹنے لگیں۔۔۔۔

ابھی تواس کا بیٹا موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔۔اس نے سکھ کا سانس بھی نہ لیا تھا ٹھیک سے۔۔کے اچانک اس کی بیوی کو ہسپتال سے ہی غائب کر دیا گیا۔۔۔

۔وہ دیوانہ وار اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔

سب سے پہلے ہسپتال میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج نکلوائی ی۔۔۔جس میں انعم کو کمرے سے باہر اکیلے نکلتے ہوئے صاف دیکھا جاسکتا تھا۔۔۔۔مگر اس کے آگے کی فوٹیج غائب تھی۔۔۔

نعمان نے اس نرس کی فوٹیج نکلوانی چاہی۔۔۔جو اسے خط دے کر گئی تھی۔۔۔مگر وہ بھی ڈیلیٹ کی جاچکی تھی۔۔۔۔۔

"بتاؤ میری بیوی کہاں ہے؟؟۔۔۔ورنہ چیر پھاڑ دوں گا تمھیں یہیں کے یہیں۔۔۔" ہسپتال کے ہیڈ آفس میں گھس کر۔۔۔۔اس کے مالک کا گریبان پکڑ۔۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔

"سر؟؟۔۔آپ کیا بول رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔" اچانک خود پر ہوئے حملے کے سبب وہ شخص گھبرا کر بول اٹھا۔۔۔۔

"زیادہ معصوم نہ بن۔۔۔بتا میری بیوی کہاں ہے؟؟۔۔۔۔ورنہ یقین جان تیرے پورے ہسپتال کو آگ لگا دوں گا۔۔۔" وہ صرف دھمکی نہیں تھی۔۔۔۔وہ اپنی بیوی کی خاطر پورے دنیا کو آگ لگا سکتا تھا۔۔۔۔

سر۔۔۔میں سچ کہ رہا ہوں مجھے نہیں پتا آپ کیا بول رہے ہیں؟؟۔۔"وہ"
ابھی بھی اپنی بات پر قائم رہا۔۔۔

ابھی سمجھاتا ہوں۔۔۔"یہ کہتے ہی اس کا گریبان چھوڑ کر ایک جھٹکے سے"
پیچھے ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔۔اپنی پینٹ میں لگی گن نکال
کر۔۔۔اس کی پیشانی سے لگا دی۔۔۔

اب کچھ سمجھ آیا؟؟۔۔۔"اس کی آنکھیں کسی کو بھی اس لمحے وحشت میں"
مبتلا کر دیں۔۔۔اس قدر لہو رنگ آنکھیں تھیں وہ۔۔۔۔

سر۔۔۔یقین کریں۔۔۔میں آپ کی بیوی کو جانتا تک نہیں۔۔۔آپ مجھے"
اک موقع دیں اپنی بات ثابت کرنے کا۔۔۔"وہ گن اپنی پیشانی سے لگی
دیکھ۔۔۔خوف میں مبتلا ہو کر۔۔۔فورا منتی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

پورا اسٹاف دو منٹ میں مجھے میرے سامنے کھڑا چاہیے۔۔بلاؤ سب" کو۔۔۔"گن ہٹا کر۔۔۔ تیزی سے رعبدار انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔

ہسپتال کے پورے اسٹاف کو فوری اس کے سامنے پیش کر دیا گیا۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا نعمان ولید کو۔۔۔۔

ملک و بیرون ملک بڑی شہرت تھی اس کی۔۔۔

مگر وہاں موجود ہر شخص یہ سوچ کر الجھا کے علشبہ میر اج تو وہاں آئی ی ہی نہیں۔۔۔تو ہسپتال سے اسکے غائب ہو جانے کا کیسے الزام لگا رہا ہے وہ۔۔۔۔

نعمان بھول بیٹھا تھا کہ دنیا کی نظر میں اس کی بیوی علشبہ میراج ہے نہ کہ انعم۔۔۔

وہ نروس۔۔۔ جس نے مجھے خط دیا تھا۔۔ وہ ان میں نہیں ہے۔۔۔اسے" بلاؤ۔۔۔" وہ ساری نرسوں پر مشترکہ نظر ڈالتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے چیخا۔۔۔

سر۔۔۔نائی ٹ شفٹ کا پورا اسٹاف آپ کے سامنے ہے۔۔۔"ایک" نرس لچکدار انداز میں بولی۔۔۔

اس نرس کی بات سنتے ہی نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔اسے سمجھ آ گیا تھا۔۔۔انعم خود سے نہیں گ ئی۔۔۔اسے غائ ب کیا گیا ہے۔۔۔۔

اس بار نہیں۔۔۔۔۔میں رخسار کو تو نہ بچا سکا۔۔۔مگر بے فکر رہو" انعم۔۔۔ تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔چاہے مجھے پورا اسلام آباد ایک رات میں کیوں ناں الٹ پلٹ کرنا پڑ جائے۔۔۔" وہ دونوں مٹھیاں بھینچتے ہوئے۔۔۔ تصوراتی طور پر انعم سے وعدہ کرنے لگا۔۔کے اسے بچا لے گا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

"زوبیر۔۔۔پریس کنفرنس کا انتظام کرؤ فورا۔۔۔" زوبیر کو دیکھ تیزی سے حکم صادر کرتے ہوئے۔۔۔اس نے اپنی آستین کے کف کا بٹن کھولا۔۔۔

"کیا کرنے کا سوچ رہے ہو تم؟؟۔۔۔" زوبیر ڈرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

بہت ہو گیا چوہے بلی کا کھیل۔۔۔انھیں کیا لگتا ہے میری عزت پر ہاتھ ڈالیں گے اور میں چپ بیٹھا رہوں گا۔۔۔" وہ دانت پیستے۔۔۔ سرخ انگارے بھرے چہرے کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

یعنی جنگ ہونے والی ہے۔۔۔" مقابل گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

میری عزت پر ہاتھ ڈال کر وہ اعلانِ جنگ کر چکے ہیں۔۔۔میری جانب سے تو جوابِ جنگ ہو گا۔۔۔اور ایسا ہو گا۔۔۔کے ان کی نسلیں یاد رکھیں گی کے کوئی نعمان نامی شیر ان کی نسل میں پیدا ہوا تھا۔۔۔" وہ رعب دار انداز میں کہتا ہوا۔۔۔اس کی جانب مڑا۔۔۔جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔

اب کھڑے کیا ہو۔۔۔جاؤ۔۔۔اک اک منٹ بہت قیمتی ہے میرے لیے۔۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔

نعمان۔۔۔مجھے تمھیں کچھ بتانا تھا۔۔۔غلطی میری ہے۔۔۔مجھے تمھیں پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔"زوبیر شرمندہ سہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"مقابل نہایت تجسس سے۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

دوسری جانب اس کا سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔آنکھ ہلکی سی کھلی تو چھت پر پنکھا چلتا ہوا نظر آیا۔۔

پلکیں اس قدر بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔کے لگ رہا تھا ان پر کسی نے بھاری پتھر رکھ دیا ہو۔۔۔اس قدر بوجھ۔۔کے وہ آنکھیں زیادہ دیر کھولے نہ رکھ سکی۔۔۔

آنکھیں پھر بند ہو گ ئی یں۔۔۔۔

ناجانے کتنی دیر بعد۔۔۔اس کی آنکھ پھر کھلی۔۔۔

پھر چھت پر چلتا ہوا پنکھا دیکھا۔۔۔اب دماغ تھوڑا کام کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑ کر اٹھی۔۔۔۔

باہر کی جانب سے مسلسل کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

اپنی آنکھیں مسلیں تاکے آنکھوں کے آگے سے دھندلا پن ہٹے۔۔۔اب ارد گرد کا ماحول صاف نظر آرہا تھا۔۔

اگلے پل۔۔خود کو ایک بڑے سے کمرے میں پایا۔۔۔

جو نہایت مہنگے و خوبصورت فنیچر سے سجا ہوا تھا۔۔۔

سوائے باہر سے آنے والی آوازوں کے کوئی ی دوسری آواز نہ تھی۔۔۔

وہ اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔لڑکھڑاتی ہوئی ی۔۔۔بھاری ہوتے ذہن کے ساتھ۔۔۔ان آنے والی آوازوں کی سمت اپنے قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی اوپن کچن ولاونج بنا ہوا تھا۔۔۔

ارے تم اٹھ گ ئی یں۔۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔میں تمھارے لیے چائے بنا دیتی ہوں۔۔۔"رومیسا خاتون اسے دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

میں کہاں ہوں اس وقت ؟؟۔۔اور مجھے یہاں کیوں لائی یں ہیں آپ ؟؟۔۔" وہ عورت اپنی ماں تو ہر گز نہ لگی۔۔۔وہ تو کوئی ی بہت پر سرار سی عورت لگی۔۔۔ جس سے خوف آرہا تھا اسے۔۔۔

وہ عورت اسے اغواہ کر کے اپنے ساتھ کسی انجان جگہ لے آئی ی تھی۔۔۔اور اب ایسا ظاہر کر رہی تھی جیسے سب نارمل ہے۔۔۔

انعم نہیں چاہتی تھی کے اس کی آواز میں خوف جھلکے۔۔۔اس لیے مضبوط لہجے میں سوالات کیے۔۔۔

وہ الگ بات ہے رومیسا خاتون اس کے لرزتے ہوئے وجود کو دیکھ۔۔۔ مسکرا رہی تھیں۔۔۔

بیٹھ جاؤ پہلے۔۔۔یہ چائے پیو۔۔۔ سر کا درد کم ہو گا۔۔۔"وہ نرمی سے گویا" ہوئی یں۔۔۔

نہیں شکریہ آپ کا۔۔۔۔اس کرم نوازی کا۔۔۔"وہ تلخ لہجے مگر آہستگی" کے ساتھ۔۔۔جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

پی لو۔۔۔ضرورت ہے تمھیں۔۔۔فکر نہ کرؤ زہر نہیں ہے اس" میں۔۔۔دیکھو۔۔۔میں ایک گھونٹ پی کر دیکھا دیتی ہوں۔۔۔"انھوں نے چائے کا کپ منہ سے لگا کر۔۔۔اس کے سامنے ایک گھونٹ بھرا۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔اب پی لو۔۔۔۔اچھا فیل کرؤ گی۔۔۔"نہایت نرمی سے" کہا۔۔۔

کیوں کر رہی ہیں آپ یہ سب؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔۔کیا بگڑا تھا میں نے" آپ کا؟؟۔۔یا میری بہن نے۔۔۔۔"ان کا نارمل رویہ۔۔۔اس کے اندر بسے غصے کی آگ کو سلگا گیا تھا۔۔۔وہ مزید خود پر قابو نہ رکھ سکی۔۔۔۔

وہ حلق کے بل چیخ کر پوچھنے لگی۔۔۔

جبکے مقابل اس کے سوال سن۔۔۔منہ بسورتی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے؟؟۔۔"انھیں آرام سے دوسرا چائے کا" کپ بھر کر سلپ پر سجاتا دیکھ۔۔۔۔وہ جز بز ہو کر۔۔۔اپنے سوال پر زور دینے لگی۔۔۔۔

مگر مقابل کے کانوں پر تو مانو جوں تک نہ رینگی۔۔۔

یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی۔۔۔پہلے چائے پی لیتے ہیں۔۔۔کیونکے ایسا نہیں" کے صرف تمھیں مجھ سے سوال کرنے ہیں۔۔۔"وہ آرام سے چی ئی رکھسکا کر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔اگر اپنے سوالوں کے جواب چاہیے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے" کہنے لگیں۔۔۔

انعم الجھی نگاہ سے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیٹھ بھی جاؤ لڑکی اب۔۔۔تم تو بالکل نہیں بدلیں۔۔۔وہ ہی ضدی مزاج" "وہ اس کی کلائی ی تھام کر کھینچتے ہوئے۔۔۔دانت پیس کر۔۔۔منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔

انعم ان کے ہاتھ سے اپنی کلائی ی چھڑاتی۔۔۔کدورت سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ان کے سامنے والی چی ئی ر پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

آپ نے مجھ پر الزام کیوں لگایا تھا؟؟۔۔" وہ پھر سوال کرنے لگی۔۔۔"

تم زندہ کیسی بچیں؟؟۔۔۔"چائے اک ایک گھونٹ گلے میں" اتارتے۔۔۔اس لڑکی کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔اپنا سوال داغا۔۔۔

انھیں شدید تجسس تھا یہ جاننے میں کے وہ زندہ کیسے بچی؟؟۔۔پھر وہ نعمان کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟؟۔۔اور وہ بچہ کون تھا ہسپتال میں؟؟۔۔۔

یہ سوالات ان کے ذہن میں ہل چل مچائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

کیونکے نعمان جس قدر رخسار سے محبت کرتا تھا۔۔۔اس میں انعم کو سزا کے طور پر قتل کر دینا ہی لازم تھا۔۔۔ مگر یہاں تو پوری بساط ہی الٹی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

آخر نعمان نے اسے صحیح سلامت چھوڑ کیسے دیا؟؟۔۔۔

"انعم نے نہایت بھرم سے جواب" اس نے شادی کرلی تھی مجھ سے۔۔۔ دیا۔۔۔جو یقینا مقابل کے لیے کسی صورت قابلِ قبول نہ تھا۔۔۔۔

"پھونک مار کر۔۔۔ نفی میں سر ہلاتی وہ انعم کو زہر" ناممکن۔۔۔اس کی شادی ابھی ایک ماہ پہلے ہی مشہور بزنس مین کی بیٹی علشبہ میراج سے ہوئی ہے۔۔۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔۔۔بیوی کچھ زیادہ ہی ہو گیا۔۔۔اگر تم کہتیں کے اپنے دل بہلانے کے لیے ابھی تک تمھیں زندہ رکھا ہے تو ایک وقت میں مان بھی لیتی۔۔۔۔ مگر بیوی؟؟۔۔افف۔۔۔ سے کم معلوم نہ ہوئی یں۔۔

دل چاہا منہ نوچ لے اس کا۔۔۔

کس ڈھٹائی ی سے وہ پنچ عورت اس کے سامنے بیٹھ کر اسے ذلیل کر رہی تھی۔۔۔

اس کے جملے نشتر کی طرح دل کو چھلی کر گ ئی ے تھے۔۔۔

نعمان کی بیوی پوری دنیا کے سامنے علشبہ میراج تھی۔۔۔وہ مر جائے چیخ چیخ کر۔۔۔ مگر کون یقین کرئے اس کا؟؟۔۔۔اگر مقابل اس کا مزاق اڑا رہی تھی تو کہیں ناں کہیں یہ نعمان کی ہی غلطی تھی۔۔۔کے اس نے دنیا سے اسے چھپا کر کھا۔۔۔ جیسے کوئی گناہ ہو اس کا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔۔میں اسکی بیوی ہوں۔۔۔اس کے بچے کی ماں۔۔۔"مانا وہ کمزور پڑھ رہی تھی۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔۔اپنا جملہ پہلے سے کہیں زیادہ پُر اعتمادی و بھرم سے ادا کیا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی صرف انعم ہونا اس لمحے جان کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔۔۔کیونکے انعم تو بہت سال پہلے ہی دنیا کے سامنے مر چکی۔۔۔اسے تو دفنا دیا گیا۔۔۔اگر آج اسے پھر مار دیا گیا۔۔۔تو کسے خبر ہو گی؟؟۔۔۔جبکے نعمان ولید کی بیوی کو مارنا یقینا گلے کا پھندا تھا۔۔۔

مقابل کو دانستہ طور پر بار بار بتا رہی تھی کے کوئی ی عام لڑکی نہیں ہے وہ۔۔۔وہ تو مسز نعمان ولید ہے۔۔ولید خاندان کے وارث کی ماں۔۔۔۔

بس کر دو انعم۔۔۔میں مان ہی نہیں سکتی۔۔۔کے ولید صاحب جیسے امیر" کبیر بزنس مین کا اکلوتا بیٹا تم سے شادی کرئے۔۔۔اس لڑکی سے جس نے اس کی منگیتر کو قتل کیا۔۔۔۔اور اگر شادی ہوئی ہی ہے تو دنیا کو کیوں خبر نہیں؟؟۔"آخری جملہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے استفسار کیا۔۔۔۔

یہ بات آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔کے میں نے اپنی بہن کو نہیں مارا" ۔۔۔۔آپ نے پھنسایا تھا مجھے۔۔"آنکھیں جوالا مکھی کی طرح آگ برسا رہی تھیں۔۔۔وہ کدورت سے ان کا چہرہ تکتے ہوئے۔۔۔دانت پیس کر بولی۔۔۔

میں نے نہیں پھنسایا تمھیں۔۔۔ تمھاری اپنی بہن نے پھنسایا تھا۔۔۔وہ تو" اس کا پلان آخری وقت میں الٹا پڑ گیا۔۔۔"وہ اچانک ہی چیخ کر بولیں۔۔۔جیسے دل میں بھرا غبار باہر نکالا ہو۔۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔وہ مر چکی ہے۔۔۔کم از کم اسے تو اپنی گندی" سیاست سے بخش دیں۔۔"انعم ان کی بات سنتے ہی۔۔۔دانت پیس کر۔۔۔دونوں ہاتھ جھنجھلا کر۔۔ہار ماننے والے انداز میں ان کے سامنے جوڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ان کی بات پر اسے ذرہ برابر بھی یقین نہ آیا۔۔۔اور آتا بھی کیسے۔۔۔انسان کی کھال میں اس لومڑی نے پہلے پوری دنیا کے سامنے اسے پھنسایا۔۔۔اور سارا الزام اسکے سر ڈالا۔۔اب سالوں بعد۔۔۔اس کے سامنے سارا الزام اس کی مرحوم بہن پر ڈال رہی تھی۔۔۔

یقینا اس عورت پر مکاریت کی انتہا تھی۔۔۔

وہ اپنی غلطی سے مری ہی ہے۔۔۔کوئی ہمدردی نہیں ہے مجھے اس" سے۔۔۔بلکے نفرت کرتی ہوں میں اس سے۔۔۔اتنی نفرت کے ابھی سامنے آجائے تو اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ دوں اس کا۔۔۔خود تو مر کر ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گئی وہ۔۔۔مگر مجھے زندگی بھر کے لیے اس دلدل میں پھنسا گئی جس سے میرا کوئی واسطہ تک نہ تھا۔۔۔"رومیسا خاتون کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔جبکے چہرہ مارے غضب وغصے کے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

کون سہ دلدل؟؟۔۔۔مطلب کیا ہے آپ کی بات کا؟؟۔۔۔"وہ" نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے تم ہی ایک معصوم ہو یہاں؟؟۔۔۔صرف تمھارے" ساتھ غلط ہوا ہے؟؟۔۔۔تم جانتی کیا ہو اپنی بہن کے بارے

میں ؟؟۔۔۔تم جانتی کیا ہو میرے بارے میں ؟؟۔"ان کی باتیں بتا رہی تھیں کے جیسے بہت تکلیف واذیت سے گزرئی ی ہوں وہ۔۔۔۔مگر انھیں کس چیز کی تکلیف ؟؟۔۔۔۔

انعم یہی سوچ کر الجھی۔۔۔

میں سب جانتی ہوں۔۔۔۔میری بہن ایک شریف ونیک لڑکی" تھی۔۔۔جو میرے بابا کی موت کے بعد پورے گھر کی ذمہ داری اپنے نازک کندھوں پر لے کر جاب کی تلاش میں ماری ماری پھرا کرتی تھی۔۔۔پھر اسے جاب ملی۔۔جس سے گھر کے حالات بہتر ہوئے۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے اپنی پڑھائی ی بھی یونی میں جاری رکھی۔۔۔میں۔۔۔"وہ ابھی رخسار کی شان میں قصیدے بیان کر ہی رہی

تھی۔۔۔کے مقابل نے چائے کا کپ اٹھا کر سامنے کی جانب زور سے دے مارا۔۔۔

پھر پاگلوں کی طرح قہقہہ لگانے لگی۔۔۔

اچانک ان کے عمل پر انعم بری طرح چونکی۔۔۔۔

شریف؟؟۔۔نیک؟؟۔۔تم تو واقعی اپنی بہن کو نہیں" جانتیں۔۔۔۔ تمھیں پتا بھی ہے۔۔۔کے وہ کہاں سے تمھیں کما کر کھلاتی تھی؟؟۔۔"ان کے سوال پر انعم خاموش ہوئی ی۔۔۔

وہ بہت چھوٹی تھی اس وقت۔۔۔اسے کیا پتا رخسار کیا جاب کرتی تھی۔۔۔

میں بتاتی ہوں۔۔۔خود کو بیچ کر۔۔۔اپنا جسم بیچنے والی وحشیہ تھی"
"وہ۔۔۔۔سنا تم نے۔۔ تمھاری وہ شریف بہن اپنا جسم بیچا کرتی تھی۔۔۔

اس عورت کا انکشاف انعم کے سر پر ایٹم بم کی طرح پھوٹا تھا۔۔۔۔

آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں اس کی۔۔۔

پ۔۔۔آپ ج۔۔ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔میری بہن۔۔۔بہت" شریف لڑکی تھی۔۔۔"اس کی آنکھوں سے موتی گرنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

شریف تھی۔۔۔بالکل شریف تھی۔۔۔بہت اچھی لڑکی تھی وہ۔۔بہت" پیاری۔۔۔۔ تمھیں یاد ہو گا۔۔۔میں اور وہ تو ماں بیٹی کم دوست زیادہ

تھے۔۔۔جب تمھارے باپ کا اچانک انتقال ہوا۔۔۔تو رشتے داروں نے سب سے پہلے منہ موڑ لیا۔۔۔گھر میں تین عورتیں تھیں مگر کوئی ی کمانے والا نہ تھا۔۔۔اس لیے مجبوراوہ کمانے نکلی۔۔۔مگر بی۔اے پاس کو کون نوکری دیتا ہے؟؟۔۔وہ ہر روز نوکری ڈھونڈنے نکلتی۔۔۔مگر واپسی پر منہ لٹکائے آتی۔۔۔آہستہ آہستہ گھر میں فاقے شروع ہو گ ئی ے۔۔۔بجلی کا بل۔۔۔گیس کا بل۔۔۔۔پانی کا بل۔۔۔۔حتی کے تمھاری ماں کے ہسپتال کا بل سب سر پر آگ ئی ے تھے۔۔۔۔وہ تھک گ ئی تھی نوکری تلاش کرتے کرتے۔۔۔۔پھر ایک دن وہ جہاں جاب کے لیے گ ئی۔۔۔اس آدمی نے اسے جاب تو نہ دی۔۔۔مگر رات کو گھر آنے کی آفر دی۔۔۔۔اس وقت تو غصے میں اس امیر زادے کو تھپڑ مار آئی ی۔۔۔مگر گھر آکر بہت ماں کو روئی ی۔۔۔۔بہت برے حالات تھے۔۔۔۔ہسپتال والے تمھاری مزید ہسپتال میں رکھنے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔پھر ہم کون سہ جنت میں رہ رہے تھے جو انھیں گھر لے آتے۔۔۔وہ کچھ ادھار مانگنے گلی کے کورنر پر جو

دوکان تھی وہاں گ ئی۔۔۔ مگر وہ کمینا بھی اس پر گندی نگاہ رکھے بیٹھا تھا۔۔۔ سب کو پتا تھا گھر کا واحد مرد اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔ وہ اس کی مجبوری کا فائ دہ اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر پھر واپس آگ ئی۔۔۔ ایک دن وہ جاب کی تلاش میں اپنی دوست کے ساتھ گ ئی۔۔۔ تین گھنٹے بعد جب واپس آئ ی تو اس کے پاس پیسے تھے۔۔۔ جن سے وہ گھر میں پکانے کے لیے سبزی ودالیں لے آئ ی تھی۔۔۔ پھر وہ روزانہ اسی طرح اپنی سہیلی کے ساتھ چلی جاتی۔۔۔ اور تین چار گھنٹے بعد واپس آ جاتی۔۔۔ وہ بہت بوجھل ورنجیدہ سی رہنے لگی تھی۔۔ جانماز پر بیٹھ کر خوب روتی۔۔۔ مجھے محسوس ہونے لگا۔۔۔ وہ کوئ ی غلط کام کر رہی ہے۔۔۔ میں نے ایک دن اسے بیٹھا کر پوچھا۔۔۔ کہاں کام کرتی ہے؟؟۔۔ کیا کام کرتی ہے؟؟۔۔ اور کس طرح کے لوگ ہیں؟؟۔۔۔ آفس کا نام و پتہ مجھے لکھ کر دے۔۔ تا کے کوئ ی مس ئ لہ ہو تو مجھے پتا تو ہو۔۔۔ میری بیٹی کہاں کام کرتی ہے۔۔۔ میرے

سوالوں کے جواب نہیں تھے اس کے پاس۔۔۔بس گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔کہنے لگی۔۔میں گندی نہیں ہوں میری روح پاک ہے۔۔۔لوگ گندے ہیں ان کی روحیں بھی گندی ہیں۔۔۔سگے باپ بھائی کے علاوہ کوئی مرد بغیر اپنی غرض کے مدد نہیں کرتا۔۔۔۔۔تین دن سے گھر میں فاقے تھے۔۔۔میں نے ہر اس انسان سے مدد مانگی جس سے امید تھی کے شاید کر دے مگر امی کسی نے نہ کی۔۔۔آپ تو جانتی ہیں ناں۔۔۔۔میرے پاس دو ہی راستے تھے کے زہر خریدوں اور خود سمیت سب کو کھلا کر مر جاؤں یا اپنا یہ گوشت کا لوتھڑا بیچ دوں جسے نوچنے کے لیے ہر کوئی تیار بیٹھا ہے۔۔۔یہاں کسی کے پاس پانچ سو روپے نہیں ہیں گھر سائیڈ میں میں بھوک سے مرتے لوگوں کے راشن ڈلوانے کے لیے مگر لے جانے کے بعد پانچ ہزار تک باخوشی دینے کے لیے تیار ہیں۔۔۔میں تھک گ ئی۔۔۔۔اور یقین جانیں اس حرام فعل کا حساب میں نہیں دوں گی۔۔۔میں نے تو خود کو اور اپنی فیملی کو حرام موت سے بچایا ہے۔۔۔حساب

وہ حکمران دیں گے جنھیں اپنی رعایا کا کچھ خیال نہیں۔۔۔جو ووٹ لے کر تو بیٹھ جاتے ہیں کرسیوں پر۔۔۔ مگر پھر اپنی موج مستیوں و گندی سیاست سے باہر ہی نہیں نکلتے۔۔۔اکیلی نہیں ہوں میں۔۔۔۔ مجھ جیسی نا جانے کتنی ہی لڑکیاں ہیں اس ملک میں حتی کے اس شہر میں۔۔۔جو اپنا گھر چلا رہی ہیں اپنے جسم کو بیچ بیچ کر۔۔۔حال تو یہ ہے کے جوان بھائی ی جاب نہ ملنے کے سبب۔۔۔دلال بن کر اپنی ہی بہن وماں کے لیے گراہک ڈھونڈ کر لاتا ہے۔۔۔۔کہنے لگی چار کا مرنا ایک کے مرنے سے بہتر ہے اس لیے میں نے

"خود کو مار دیا۔۔۔۔۔۔

بس کریں۔۔۔بس۔۔۔۔۔میں اور نہیں سن سکتی۔۔۔" وہ رو دی۔۔۔وہ" چیخ چیخ کر اپنی بہن کی درد بھری باتیں سن رونے لگی۔۔۔

آج سمجھ آیا تھا اس کے کہے جملوں کا مطلب۔۔۔۔

میں یہاں دن رات محنت کر کے تمھیں دو وقت کی روٹی کھلاتی ہوں"
۔۔ تمھارے اسکول کی فیس بھرتی ہوں۔۔۔۔گھر کی بجلی کا بل گیس کا بل
۔۔امی کے ہسپتال کی فیس۔۔۔۔ہزار جھنجھٹوں سے الجھ رہی ہوں تنہا
۔۔۔اور تم۔۔۔ تم میرے پیچھے یہ سب لکھ رہی ہو۔۔۔ تم کیا جانو میں
تمھیں کیسے کھلاتی ہوں۔۔۔کیسے تمھارے پیٹ کی آگ بھرتی
ہوں۔۔۔۔۔"اس کا وہ رونا آج بھی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلتا ہوا
دیکھائی دے رہا تھا۔۔

اس کا دل شدتِ غم سے پھٹنے لگا۔۔وہ ایک نعمان کا چھوا برداشت نہ کر سکی
تھی۔۔۔جبکے اس کی بہن نے کتنوں سے خود کو نوچوایا تھا۔۔۔۔صرف اسے
اور باقی گھر والوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانے کے لیے۔۔۔۔اپنی ماں کو صحت
یاب ہوتے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔اپنی بہن کے برائٹ فیوچر کے لیے۔۔۔۔

آج سمجھ آرہا تھا وہ اچانک سے ہنسنا کیوں بھول گ ئی تھی۔۔۔۔

اب یاد آرہا تھا کے وہ کس قدر سنجیدہ سی رہتی۔۔۔خاموش خاموش سی۔۔۔

اس کے وہ برانڈڈ کپڑے وجیولری جس سے تم جلا کرتی تھیں۔۔۔وہ"
سامان تو اسے باہر ممالک سے آئے گرائی ک کو خوش کرنے کے لیے دیا جاتا
تھا اس مافیہ کی جانب سے جن کے کہنے پر وہ ہوٹل کے کمروں میں جاتی
تھی۔۔۔۔وہ صرف انھیں اپنے کام کے وقت پہنتی۔۔ تمھیں یاد ہو گا گھر
میں تو وہ اپنے پرانے کپڑے ہی پہنا کرتی تھی۔۔بہت خوبصورت تھی
وہ۔۔۔اتنی خوبصورت کے وہ بھوکے ہوس کے کتے منہ مانگی قیمت پر اسے
حاصل کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔۔۔آہستہ آہستہ وہ اس دلدل میں گھستی چلی
گ ئی۔۔۔۔جہاں جانے کے تو بہت راستے ہیں مگر واپسی کا کوئی ی راستہ

نہیں۔۔وہ کہاں جانتی تھی یہ بات۔۔۔۔"وہ اب سانس لینے کے لیے رکی تھیں۔۔۔

میں اکثر اسے سمجھاتی کے نکل آؤ اس دلدل سے۔۔۔۔مگر وہ کہتی بس" میری تعلیم مکمل ہو جائے اور کوئی ی اچھی نوکری مل جائے تو میں خود اس گندے کام کو چھوڑ دوں گی۔۔۔۔اور وہ صرف کہتی نہیں تھی وہ واقعی چھوڑنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کا شادی کا کوئی ی ارادہ نہ تھا۔۔۔۔پھر کون کرتا ایک جسم فروش سے شادی۔۔۔میں نے ایک دن اسے سمجھایا کے چھوڑ دو۔۔۔ہم کہیں دور چلتے ہیں جہاں تمھیں کوئی ی نہ جانتا ہو۔۔۔اب ہمارے حالات کافی بہتر تھے۔۔۔وہ بھی تیار ہو گ ئی۔۔ مگر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا شاید۔۔۔۔کچھ ہفتوں تک اس کی طبیعت بہت خراب رہی۔۔۔وہ اپنے کام

پر نہ جا سکی۔۔۔ لیکن یونی پڑھنے جا رہی تھی۔۔۔۔اور وہیں نعمان سے اس کا ٹکراؤ ہوا۔۔۔۔

کاش وہ ٹکراؤ نہ ہوا ہوتا۔۔۔کاش نعمان اس کی زندگی میں کبھی نہ آتا۔۔۔۔رخسار کی مری ہوئی روح کو اس لڑکے کی چاہ نے زندہ کر دیا تھا۔۔۔۔ صرف نعمان نے ہی نہیں رخسار نے بھی اس سے پہلی نگاہ کی محبت کی۔۔۔وہ لڑکی جو اعلانیہ کہتی تھی کے اب شادی جیسے پاکیزہ بندھن سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ خواب دیکھنے لگی تھی۔۔۔شادی کے خواب۔۔۔۔دولہن بننے کے خواب۔۔۔ نعمان کے لیے سجنے سورنے کے خواب۔۔۔۔

خاص طور پر اسے بلایا جاتا تب ہی وہ کام پر جاتی ورنہ بیماری کا بہانا بنا دیتی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی جانے انجانے ہی صحیح آگ سے کھیلنے لگی تھی وہ۔۔۔۔

نعمان اس کی محبت تھا۔۔۔بہت بار روتے ہوئے کہا اس نے مجھ سے۔۔۔کہ جسم بیچا ہے دل نہیں۔۔۔۔اب کیا کرؤں اس دل کا؟؟۔۔جسے اچھا لگتا ہے اس کا ساتھ۔۔۔جبکے خبر ہے جس دن وہ میری حقیقت جان گیا اس دن سے سوائے نفرت کے کچھ نہ کرئے گا۔۔۔

میں نے سمجھایا۔۔ابھی بھی وقت ہے دوری اختیار کر لو۔۔۔بعد میں ورنہ زیادہ تکلیف ہو گی۔۔۔اس نے دوری قائم کرنے کی کوشش بھی کی۔۔۔نعمان کو لگا وہ اس کی محبت پر یقین نہیں کر رہی۔۔۔تو وہ منگنی و شادی کی ضد لگا بیٹھا۔۔۔جب رخسار واس کے اپنے گھر والے نہ مانے تو اس

نے اپنی نس کاٹ لی۔۔۔۔جس کے بعد رخسار کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔وہ اپنی محبت کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس لیے منگنی کے لیے رضامند ہوئی ی۔۔ان کی منگنی کے بعد اس کا کام پر جانا بہت مشکل ہو گیا۔۔۔۔وہ بہت ڈرنے لگی تھی۔۔ہر وقت اسے ایک ہی خوف لاحق رہتا۔۔۔کہیں نعمان کو اس کی حقیقت کا علم نہ ہو جائے۔۔۔

وہ نعمان کو کھونے سے ڈرنے لگی تھی۔۔۔اور اس کا ڈر مزید بڑھایا تمھاری ڈائی ری نے۔۔۔

تمھاری ڈائی ری پڑھنے کے بعد وہ تم سے نفرت کرنے لگی۔۔۔

تم خوبصورت و کنواری تھیں۔۔۔اور نعمان کی زندگی میں اس کی جگہ لینے کی متمنی بھی۔۔۔وہ کیونکر تم سے نہ ڈرتی۔۔۔۔کیونکر تم۔سے نفرت نہ کرتی۔۔۔

خود کو نا جانے کتنی ہزار موتیں مار کر تمھارے پیٹ کی آگ بھرتی تھی وہ۔۔۔اور تم۔۔تم اسی کی محبت۔۔۔اس کی زندگی کی واحد خوشی پر نظر رکھ کر بیٹھ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔وہ کیسے نہ جلتی؟؟وہ کیسے تمھیں معاف "کر دیتی؟؟۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کے انعم کو باہر سے کچھ لوگوں کے قدموں کی آوازیں۔۔۔قریب آتی محسوس ہوئی یں۔۔۔

اٹھ گ ئی؟؟" وہ مڑی تو سامنے تین نوجوان لڑکے کھڑے "
تھے۔۔۔ جن میں آگے کھڑا لڑکا۔۔۔ وہ چشمے والا تھا جس سے انعم مال میں
ٹکرائی ی تھی۔۔۔۔

وہ اسے پہلی ہی نگاہ میں پہچان گ ئی تھی۔۔۔

اس لڑکے نے انعم کو دیکھ۔۔۔ خباثت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

آدھا گھنٹہ پہلے میسج کیا تھا۔۔ اب آرہے ہو۔۔۔ پتا ہے کتنا دماغ کھپانا پڑا"
اسے روکے رکھنے کے لیے۔۔۔ لے کر جاؤ اسے۔۔۔ اور پلیز اب جان
چھوڑو تم لوگ میری۔۔۔ آزاد کر دو مجھے۔۔۔ تمھاری چیز تمھارے حوالے
کر دی ہے میں نے۔۔۔ اب تم لوگ جانو اور یہ جانے۔۔۔۔ مجھ سے اب
"کوئی ی واسطہ نہیں۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ دیکھ۔۔۔انعم کی جان نکلی تھی۔۔۔۔

یہ سب کیا چل رہا تھا؟؟۔۔کون ہیں یہ لوگ؟؟۔۔اور اس سے کیا چاہتے ہیں؟؟۔۔۔

وہ فوراً چیئر سے کھڑی ہو کر۔۔پیچھے کی جانب قدم لینے لگی۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں خوف سے ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

رومیسا خاتون ان لڑکوں کو دیکھ۔۔منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔جیسے کوئی حساب پورا کر رہی ہوں اپنا۔۔۔۔

جبکے انعم پورے لاونج میں نظر دوڑانے لگی۔۔۔اسے وہاں سے بھاگنے کا کوئی رستہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اچانک ذہن نے کام کیا۔۔۔اسے یاد آیا۔۔۔کے جب وہ بے ہوش ہوئی ی تھی تو رومیسا اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔نہ کے پیچھے۔۔۔جبکے بے ہوش اسے پیچھے سے کچھ سونگھا کر کیا گیا تھا۔۔۔

اس کے پاس موقع تھا بھاگنے کا۔۔۔جسے اس نے رومیسا کی باتوں میں الجھ کر ضائع کر دیا۔۔اب وہ شدید پچھتا رہی تھی۔۔۔۔

اس چالاک لومڑی نے انعم کو باتوں میں الجھا کر اپنے ساتھیوں کو میسج کر دیا تھا کے وہ ہوش میں آگ ئی ہے۔۔

آخر پھنس ہی گ ئی مچھلی جال میں۔۔۔بہت خوار کیا ہے تو نے۔۔۔اب" تیرا فیصلہ تو باس ہی کریں گے۔۔۔" وہ چشمے والا۔۔۔جس کا نام ارتسام تھا۔۔۔انعم کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔دانت پیس کر بولا۔۔۔

قریب مت آنا میرے۔۔۔۔میں بتا رہی ہوں ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔" میرا شوہر جان لے لے گا تم سب کی۔۔۔تم جانتے نہیں ہو اسے۔۔۔نعمان ولید نام ہے اس کا۔۔۔۔" وہ لرزتے وجود کے ساتھ پیچھے کی جانب جاتے ہوئے۔۔اپنے قریب آتے ان لڑکوں کو دیکھ۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں حلق کے بل چیخ کر بولی۔۔

اس کا گلا مکمل خشک پڑ گیا تھا۔۔۔

اچھامزاق ہے۔۔۔ہمارے دھندے کی لڑکیاں صرف ہماری ہوتی ہیں وہ"
کسی کی بیوی،ماں یا بیٹی نہیں ہوتیں۔۔۔وہ صرف ہمارے مہمانوں کی دل
لگی کا سامان ہوتی ہیں تو بھی ان ہی میں سے ایک ہے
بس۔۔۔ سمجھی۔۔۔"ارتسام نے تیزی سے اس نازک لڑکی کو بالوں کی
جڑوں سے پکڑ کر۔۔۔۔اس کا سر اونچا کر۔۔۔۔آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے۔۔۔استہزائی یہ انداز میں کہا لیکن آخری جملے۔۔۔اس نے خاصہ
چبا چبا کر جتاتے ہوئے ادا کیے تھے۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔میرا تم لوگوں سے کوئی واسطہ"
نہیں۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔"وہ اپنی پوری جان سے کوشش کر رہی
تھی۔۔۔خود کو اس ظالم کی پکڑ سے آزاد کرانے کی۔۔

کیسے واسطہ نہیں؟؟۔۔۔ تیری بہن نے تجھے بیچا تھا ہمیں۔۔اب زیادہ ''
معصوم نہ بن۔۔۔''ارتسام کے جملے کڑاکے دار بجلی بن کر گرئے تھے اس
کے وجود پر۔۔۔

لگا جیسے پاؤں سے زمین کھینچ لی ہو اس شخص نے۔۔۔۔

وہ انسان تھی۔۔۔کوئی ی چیز یا کھلونا تو نہیں۔۔۔جو اس کا سودا ہو چکا
تھا۔۔۔۔

بے یقینی کے عالم میں کھڑی ارتسام کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس لمحے ذہن جیسے مفلوج ہو گیا۔۔۔۔

ارے ارے آرام سے۔۔۔۔بہت اچھی بچی ہے یہ۔۔۔ہمیشہ میرا کہنا مانتی" تھی اب بھی مانے گی۔۔۔۔ہے ناں انعم؟؟۔۔۔چھوڑو میں اسے سمجھا دیتی ہوں۔۔۔"رومیسا خاتون نے بیچ میں آکر۔۔ارتسام کے ہاتھوں سے اس کے بال آزاد کروائے۔۔۔

"انعم۔۔۔میری بات سنو اور سمجھو۔۔۔کیونکے اگر تم نہیں سمجھو گی تو ان لوگوں کو اور راستے آتے ہیں سمجھانے کے۔۔۔جو تمھیں بہت تکلیف دیں گے۔۔۔اس لیے چپ چاپ ان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔۔دیکھو ان کی خریدی ہوئی لڑکیاں صرف دھندا کرتی ہیں وہ کسی کی بیوی یا ماں نہیں ہوتیں۔۔۔اور تم ان کی لڑکی ہو۔۔۔تمھاری اس شریف بہن نے خود کو ہمیشہ کے لیے اس دلدل سے نکالنے کی قیمت تمھیں اپنے عوض انھیں بیچ کر ادا کرئی تھی۔۔۔۔"ان کی باتیں سن محسوس ہوا۔۔۔جیسے کھولتا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو اس کے کانوں میں انھوں نے۔۔۔

وہ نازک گڑیا آنکھیں پھاڑے بے اعتباری کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

اس رات جو کچھ ہوا وہ رخسار کا پلان تھا۔۔وہ نعمان سے شادی کرنا چاہتی" تھی۔۔۔ مگر کر نہیں سکتی تھی۔۔۔کیسے کرتی۔۔۔ نعمان پہلی ہی رات اس کا راز جان جانتا۔۔۔۔ جس کے بعد شاید وہ اسے زندگی بھر کے لیے کھو دیتی۔۔پھر دوسری جانب جن لوگوں کے لیے وہ ہوٹل میں غیر ملکی مہمانوں کو خوش کرتی تھی وہ گروہ کوئی ی عام گروہ نہیں تھا۔۔۔وہ احتشام ابرار کے انڈر چلنے والا گروہ تھا۔۔۔

وہ ایک ایسا دلدل تھا جہاں جانے کے تو کہیں اور آسان راستے مہیا تھے مگر واپسی کا کوئی ی راستہ نہیں۔۔۔ مگر رخسار کام کرنا شروع کرتے وقت یہ بات نہیں جانتی تھی۔۔۔

جب اس نے یہ کام چھوڑنا چاہا۔۔۔تو اس گروہ کے بڑے کسی صورت راضی نہ ہوئے۔۔۔۔

تب رخسار کو تمھارا خیال آیا۔۔۔۔تم اسکے جیسی زندگی جینے کی چاہ رکھتی تھیں ناں۔۔۔لو۔۔۔اس نے دے دی۔۔۔

بتایا تھا اس نے مجھے۔۔۔وہ ان سے ڈیل کر آئی ی۔۔۔کے آج رات میرے گھر آکر میری چھوٹی بہن کو میرے عوض اٹھا کر لے جائیں۔۔۔میرے بدلے اب وہ کام کرئے گی یہاں۔۔۔۔"

اس لمحے انعم کے ذہن پر پرانی ایک یاد لہرائی ی۔۔۔ جس میں رخسار دودھ کا گلاس رکھ کر۔۔۔۔ چلی گ ئی تھی۔۔۔ جسے پینے کے بعد۔۔۔ وہ بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔

انعم کے دماغ کے پرخچے اڑ گ ئی ے تھے ان کے انکشافات سن۔۔۔۔

وہ ڈرامہ کرنے والی تھی۔۔۔۔ وہ نعمان کو دیکھاتی۔۔۔ کے کچھ لوگ ”
ہمارے گھر میں زبردستی گھس آئے جنھوں نے اسے زیادتی کا نشانا بنایا اور تمھیں اپنے ساتھ اٹھا کر لے گ ئی ے۔۔۔۔ مگر پتا ہے کیا۔۔ احتشام ابرار کو ہلکے میں لے کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی اس نے۔۔۔ جس کا خمیازہ نہ صرف اس نے بلکہ میں نے بھی بھرا۔۔۔ مافیہ کے بندے بار بار اسے وارننگ دے کر سمجھا رہے تھے کے ایک بار جو چڑیا ان کے پنجرے میں آجاتی ہے وہ ان کی ہو جاتی ہے۔۔۔ اور وہ اپنی چڑیا کو کبھی آزاد نہیں

چھوڑتے۔۔بلکے اگر ہلکاسہ بھی محسوس ہو کے پر آرہے ہیں چڑیا کے۔۔تو انھیں بے دردی سے نوچ ڈالتے ہیں۔۔۔کچھ ایسا ہی تمھاری بہن کے ساتھ ہوا۔۔۔وہ تو پلان کے مطابق تمھیں بے ہوش کر چکی تھی۔۔۔اور مجھے باہر سامان لینے بھیج دیا تھا۔۔۔گھر میں اکیلی تھی وہ۔۔۔۔لیکن جب احتشام ابرار بہن کے کے بندے آئے تو وہ تمھیں اٹھا کر نہیں لائے۔۔۔بلکے تمھاری سارے خوابوں کو چکنا چور کر آئے۔۔۔۔انھوں نے پہلے اسے زیادتی کا نشانا بنایا۔۔۔۔پھر بے دردی سے قتل کر دیا۔۔۔کاش اسے نعمان سے محبت نہ ہوئی ہوتی۔۔۔کاش اس کی محبت کو پانے کی چاہ میں وہ جنونیت تک نہ پہنچی ہوتی۔۔۔وہ تو بس نعمان کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزارنے کی چاہ میں جی رہی تھی۔۔۔۔مگر یہی چاہ اسے موت سے ہمکنار کر گئی۔۔۔۔اِن لوگوں کے لیے کسی کا قتل کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔۔۔۔"

انعم کی آنکھیں از خود آنسو بہائے جا رہی تھیں۔۔۔

اگلے ہی پل اس کے پاؤوں سے جان نکلی۔۔۔اور وہ نیچے گر گ ئی۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔زندگی اس قدر تلخ حقیقت سے بھی روشناس کرائے گی ایک دن۔۔۔

اس کے تو ذہن میں تصور بھی نہ گزرا تھا کبھی کے حقیقت اس قدر بھیانک ہو گی۔۔۔

تمام جرنلسٹ یہی الجھے ہوئے تھے کے اچانک نعمان ولید کو اس طرح راتوں رات پریس کانفرنس کرنے کی کیا ضرورت پڑھ گ ئی۔۔۔

وہ نوجوان اپنے شاہانہ ور عب دار انداز میں ہال میں داخل ہوا۔۔۔ تیزی سے اسٹیج پر جا کر اپنی چی ئی ر پر بیٹھا۔۔۔

اسکی آنکھیں لہور نگ تھیں۔۔۔۔ بال بکھر ئے۔۔۔ آستینیں چڑھی ہوئی یں۔۔۔ کالر کا بٹن کھلا ہوا۔۔۔

"یہ کانفرنس میں نے ایک ضروری اعلان کرنے کے لیے بلائی ہے۔۔۔۔۔۔" اس نے مائی ک کے پاس منہ لا کر۔۔۔ گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔۔

"میری وائی ف کو ہسپتال سے اغواہ کر لیا گیا ہے۔۔ وہ بھی اس وقت جب میرے چھ سالہ بیٹے کا اوپن ہارٹ سر جری کا آپر یشن ہوئے تین گھنٹے بھی

نہیں گزرے تھے۔۔" یہ جملے ادا کرتے وقت اس کا لہجہ ٹوٹا اور نجیدہ سہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

مگر اس کی بات سنتے ہی سارے جرنلسٹ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔۔ جیسے نعمان ولید نے ان کے سر پر ایٹم بم پھوڑا ہو۔۔۔۔

علشبہ میراج سے اسکی شادی کو ابھی ایک ماہ ہی گزرا تھا تو پھر چھ سالہ بیٹا کیسے؟؟؟۔۔۔

"سر چھ سالہ بیٹا؟؟؟۔۔۔"

"علشبہ میراج کو اغواہ کر لیا گیا ہے؟"

"بیٹا آپ کی شادی سے پہلے کا ہے؟؟۔۔"

وہاں فوراہی ہل چل سی مچ گ ئی۔۔۔۔پے در پے سوالات کیے جانے لگے۔۔۔

پہلی بات تو میں یہ کلی ئ رکرتا چلوں کے علشبہ میراج میری بیوی نہیں ہے" اور نہ ہی اس سے میرا کسی بھی قسم کا کوئ ی تعلق ہے۔۔۔وہ امریکہ کے کسی شہری سے محبت کرتی ہے اور اسی سے شادی کرنے کے لیے اس نے مجھ سے چھوٹا سہ ڈرامہ کرنے کے لیے مدد مانگی۔۔۔کیونکے اس کے والدین اس لڑکے کے لیے راضی نہیں تھے۔۔۔

دوسری جانب میرے والدین بھی میری بیوی بچے کو قبول کرنے کے لئے ہر گز راضی نہ تھے۔۔وجہ۔۔۔میری بیوی کا تعلق غریب گھرانے سے ہے۔۔

میں بھی راضی ہوا اس ڈرامے کے لیے۔۔۔ہمارا پلان تھا کے کچھ وقت اپنے اپنے والدین کی نظر میں میاں بیوی بن کر رہیں گے اور پھر باہر ملک شفٹ ہو جائیں گے۔۔۔وہاں جاتے ہی ہماری راہیں الگ ہو جائیں گی۔۔۔وہ اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ چلی جائے گی اور میں اپنے بیوی بچے کے ساتھ۔۔۔مگر شاید میرے والد کو اس ڈرامے کی بھنک لگ گ ئی اس لیے انھوں نے اور ان کی بیوی نے مل کر میری انعم کو اغواہ کروالیا ہے۔۔۔انعم میری وائی ف۔۔۔میری زندگی۔۔۔میرے بچے کی ماں۔۔۔۔"اس کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔۔۔آخری جملہ ادا کرتے ہی اسنے دونوں ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں بھینچے۔۔۔

وہ ٹوٹنے والا نہیں تھا اس بار۔۔۔۔

اپنی محبت ایک بار کھو چکا ہے وہ۔۔۔ مگر انعم۔۔۔۔ انعم کو نہیں کھو سکتا ۔۔۔۔ وہ محبت نہیں۔۔۔ وہ جنون ہے اس کا۔۔۔ وہ عشق ہے۔۔۔۔

وہ راہ نہیں ہے اس کی۔۔۔ وہ تو منزل ہے۔۔۔

کیا آپ کہ رہے ہیں کے آپ کے پیرنٹس نے آپ کی وائف کو اغواہ کرا لیا ہے۔۔۔" جرنلسٹ نے دوبارا تصدیق چاہی۔۔۔۔

اسے اب کسی کا ڈر نہیں تھا۔۔۔ کسی کا خوف نہیں۔۔۔ کوئی اسکی عزت پر ہاتھ ڈالے۔۔۔ تو سوچ کر ڈالے۔۔۔ پہلے ہی وارن کیا تھا اسنے۔۔۔۔

وہ بھی جھوٹی عزتوں کے تاجوں کو اپنے پاؤں تلے روندنے میں لمحہ بھی نہ لگائے گا۔۔۔

حال تو یہ تھا کے وہ ننگا کرنے پر تل گیا تھا۔۔۔

بالکل۔۔۔۔میرے پاس گواہ موجود ہے۔۔۔میری سیکرٹری زوبیر" ۔۔۔اور اتنا ہی نہیں۔۔۔اگر میری بیوی کو ایک کھروچ بھی آئی ی تو میں بتا دوں۔۔۔۔میں زندہ نہیں چھوڑوں گا کسی کو بھی۔۔۔میں آگ لگادوں گا ہر اس شخص کو جس نے میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔اس وقت میں پولیس کو لے کر ولید صاحب کے گھر جارہا ہوں۔۔۔انھیں اور ان کی بیوی آمنہ کو اپنی وائی ف کو اغواہ کروانے کے

جرم میں سزا دلوانے۔۔۔"اس کے پاس وقت نہیں تھا ضائع کرنے کے لیے۔۔۔

وہ جانتا تھا انعم کی جان خطرے میں ہے۔۔۔۔

اس لیے اپنی بات کہتے ہی تیزی سے اٹھا۔۔۔

گارڈز جرنلسٹ کے ہجوم میں سے۔۔۔۔راستہ بنا رہا تھے اس نوجوان کے لیے۔۔۔جو اعلان جنگ کر چکا تھا۔۔۔۔

جسے کسی کی کوئی ی پرواہ نہ تھی اب۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یہ کیامزاق ہے ولید؟؟۔۔۔نعمان کیابکواس کررہاہے میڈیاپر بیٹھ" کر۔۔۔"وہ گہری نیند میں تھے۔۔۔جب اندھیرے وخاموش کمرے میں سیل رنگ ہونے کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔

نیند میں ہی سائیڈ ٹیبل سے سیل اٹھاکر۔۔کال ریسیو کرکے۔۔۔سیل کان سے لگایا۔۔۔۔

دوسری جانب سے میراج صاحب کی غصیلی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکراتے ہی۔۔۔ساری نیندا گلے ہی لمحے مارے شاکڈ کے اڑئی ی۔۔

وہ پھرتی سے سیدھے ہوکر بیٹھے۔۔۔۔

کیا، کیا ہے اس نے؟؟۔۔۔" وہ الجھ کر تیزی سے پوچھ اٹھے تھے۔۔۔"

تم باپ بیٹے نے اچھا ڈرامہ لگا رکھا ہے۔۔۔بیٹا رات کے دو بجے پریس" کانفرنس کر کے اپنی بیوی کے اغواہ ہو جانے کے بیانات دے رہا ہے تمھارے خلاف اور تم کہ رہے ہو تمھیں کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔تم جانتے تھے کے تمھارا بیٹا پہلے سے شادی شدہ ہے اتنی بڑی بات تم نے ہم سے چھپائے رکھی۔۔۔اور کیا اناب شناب بک رہا ہے وہ میری بیٹی کے بارے میں۔۔۔کے اس کا امریکہ میں کوئی ی بوائے فرینڈ ہے۔۔۔جس سے شادی کے لیے وہ ڈرامے کر رہی ہے۔۔۔ تمھارے بیٹے نے آج ہر حد پار کی ہے۔۔۔ہماری عزت کا جنازہ نکالا ہے پوری دنیا کے سامنے۔۔۔"

میری بات تو سنو میراج۔۔۔" ولید صاحب انھیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش" کرنے لگے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔تم سنو۔۔۔تم لوگوں نے جو دھوکا کیا ہے میرے اور میری بیٹی" کے ساتھ۔۔۔وہ بہت مہنگا پڑنے والا ہے تمھیں۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔۔میرا ج نام ہے میرا۔۔۔۔۔میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے شاید تمھیں اور تمھارے بیٹے کو۔۔۔۔تمھاری نسلیں بھی پناہ مانگیں وہ حال کرؤں گا تم باپ بیٹے کا۔۔۔"ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔طیش کے عالم میں بولے۔۔۔

دیکھو۔۔۔میراج۔۔۔۔"ابھی ولید صاحب بول ہی رہے تھے کے ان" کے منہ پر ہی میراج صاحب نے کال منقطع کر دی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔"انھوں نے سیل کان سے ہٹایا۔۔"

کال ڈسکنکٹ ہو چکی ہے یہ دیکھ۔۔۔ان کا دل چاہا اپنا سر سامنے دیوار سے دے ماریں۔۔۔۔

کیا کرؤں میں اس لڑکے کا؟؟۔۔۔اب کیا نیا گل کھلا دیا اِس نے؟؟" وہ" دانت پیس کر کہتے ہوئے تیزی سے بستر سے اٹھے۔۔۔اور ایل سی ڈی اون کی۔۔۔۔

ہر چینل پر نعمان کی ہی پریس کانفرنس چل رہی تھی۔۔۔۔

ان کا دماغ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

نعمان سے اِس قدر جرأت وبغاوت کی توقع ہر گز نہ تھی انھیں۔۔۔

کیا ہے؟؟۔۔اتنا شور کیوں کر رہے ہو؟؟۔۔۔نیوز دیکھنی ہے تو باہر جا کر" دیکھو ناں بھئی۔۔۔۔سر پر کیوں چلا رہے ہو میرے؟؟۔۔۔"نعمان کی والدہ جز بز ہو کر۔۔۔چڑتے ہوئے۔۔۔ولید صاحب کو دیکھ بولیں۔۔۔۔

تم یہاں سو رہی ہو۔۔اور وہاں تمھارا لاڈلا ہماری عزت کا کباڑہ نکال چکا" ہے۔۔۔کچھ خبر بھی ہے تمھیں؟؟۔۔۔"وہ غضب ناک ہو کر۔۔۔۔ ریموٹ دیوار پر کھینچ کر مارتے ہوئے چیخے۔۔۔۔

ان کے یوں آگ بگولہ ہونے پر۔۔آمنہ بیگم آہستگی سے اٹھ کر بیٹھیں۔۔۔۔

کیا کر دیا اب میرے بیٹے نے؟"منہ کے زاویے بگاڑتے" ہوئے۔۔۔۔لاپرواہی سے پوچھا۔۔۔۔

کیا کر دیا؟؟۔۔۔ہماری عزت کا تماشہ بنا دیا ہے اس نے۔۔۔وہ بھی پوری" دنیا کے سامنے۔۔۔۔پوری میڈیا پر آکر بتا دیا کے وہ وحشیہ اس کی بیوی ہے۔۔۔اور اس کے بچے کی ماں۔۔۔مطلب۔۔یہ عزت رہ گ ئی ہے ہماری۔۔۔کے اب وہ دو کوڑی کی جسم فروش لڑکی ہمارے گھر کی بہو بنے۔۔۔۔ہمارے خاندان کے وارث کی ماں۔۔۔۔یہ سب تمھاری غلطی ہے۔۔۔۔"ان کا لب و لہجہ انگارے برسا رہا تھا۔۔۔مگر مقابل پھر بھی خاصہ لاپرواہ نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اتنا کیوں پریشان ہو رہے ہو؟۔۔۔۔میں احتشام سے کہ دیتی ہوں۔۔۔وہ" دیکھ لے گا یہ معاملہ۔۔۔۔آدھا گھنٹہ بھی نہیں لگے گا۔۔۔یوں۔۔۔" بڑے مغرور و مطمئن انداز میں چٹکیاں بجاتے ہوئے۔۔۔"یوں غائ ب

ہو جائے گا سب۔۔۔ جیسے اس نے کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔اور کسی نے کچھ سنا ہی نہیں۔۔۔"

احتشام خبریں تو روک سکتا ہے مگر کیا اپنے بھانجے کو روک سکتا ہے؟؟جو" پولیس لے کر اپنے ہی والدین کو اس جسم فروش لڑکی کے اغواہ کے جرم میں جیل میں ڈلوانے آرہا ہے"ان کی بات سنتے ہی مقابل کو پہلا جھٹکا لگا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ نعمان ہمیں۔۔اپنے والدین کو سزا دلوانا چاہتا ہے اس لڑکی کے" لیے"انھیں جیسے یقین نہ آیا ہو۔۔۔کے نعمان اس معمولی سی لڑکی کی خاطر اِس حد تک بھی جا سکتا ہے۔۔۔کے ان کے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔۔۔

جی ہاں۔۔۔آپ کا لاڈلا بیٹا ہمیں سزا دلوانے کے پیچھے پڑ گیا ہے۔۔۔۔"وہ" دانت پیس کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولے۔۔۔۔

مگر کس بات کی سزا؟؟۔۔ہم نے کیا کیا ہے؟؟۔"آمنہ بیگم فوراہی احتجاجا" ۔۔۔بیڈ سے اتر کر بولیں۔۔۔

شاید تم نے ٹھیک سے سنا نہیں۔۔۔وہ کیا بول رہا تھا کانفرنس" میں۔۔۔۔اس نے کہا کے ولید صاحب اوران کی بیوی آمنہ نے میری وائف کو اغواہ کروایا ہے۔۔یہ ہے تمھاری تربیت۔۔پوری دنیا کے سامنے نام لے کر ہمیں مجرموں کی طرح ٹریٹ کر رہا ہے۔۔۔۔وہ بھی کس کے لیے؟؟۔۔صرف اس وحشیہ کے لیے۔۔۔لوگ ہمارا تھوکا چاٹتے ہیں۔۔۔اور تمھارا بیٹا لوگوں کا تھوکا چاٹ رہا ہے۔۔"آخری جملے میں انھوں نے نہایت گہرا طنز کیا تھا۔۔۔لہجے میں حقارت نمایا تھی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں میاں بیوی بات کر ہی رہے تھے کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

بولو" ولید صاحب نے دروازہ کھولا۔۔۔تو سامنے اپنے ملازم کو کھڑا"
پایا۔۔۔۔

صاحب۔۔۔باہر چھوٹے۔۔۔چھوٹے بابا پولیس لے کر آئی یں"
ہیں۔۔۔" ملازم نے ڈرتے ڈرتے۔۔ نظریں جھکائے اطلاع دی۔۔۔

لو۔۔۔۔سن لو۔۔۔۔۔تمھارا لاڈلا نیچے پولیس لیے کھڑا ہے۔۔۔۔" وہ"
دانت پیس کر کہتے ہوئے۔۔۔غصے سے باہر نکلے۔۔۔جبکے آمنہ بیگم نے
تیزی سے اپنا سیل اٹھایا۔۔۔۔

کہاں ہے میری بیوی؟؟۔۔۔کہاں ہے میری انعم؟؟۔۔"ولید صاحب"
کے سیڑھیاں اتر کر نیچے آتے ہی۔۔۔وہ چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔ان کے
روبرو کھڑے ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔اور آواز نیچے رکھو۔۔۔مت بھولو اپنے باپ کے سامنے
کھڑے ہو تم۔۔۔۔" چاہتے تو وہ بھی چیختے۔۔۔غصہ انھیں بھی بلا کا
تھا۔۔۔مگر جوان بیٹا منہ کو آرہا ہو۔۔۔تو عقل سے کام لینا انھیں زیادہ بہتر
لگا۔۔۔۔آواز نارمل تھی ان کی۔۔۔مگر اس میں دبا دبا غصہ نمایا تھا۔۔۔

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔مجھے پتا ہے میری انعم کو آپ لوگوں نے
ہی اغواہ کروایا ہے۔۔۔۔"

اسے سو فیصد یقین تھا کے انعم کو غائب کرنے میں اس کے والدین کا ہاتھ ہے۔۔۔

نعمان بیٹا۔۔۔" پیچھے سے آمنہ بیگم موٹے موٹے آنسو آنکھوں میں " لیے۔۔۔اس کی جانب آئی یں۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔اور کس جرم میں پکڑوانا چاہتے ہو اپنی ہی والدین " کو؟؟۔۔۔۔"آنسو بہاتے۔۔۔۔جذباتی ہو کر۔۔۔استفسار کرنے لگیں۔۔۔

پولیس افسر اور اس کے دو ساتھی خاموش کھڑے تھے۔۔

شکل کیا دیکھ رہے ہیں آفیسر۔۔۔اریسٹ کریں انھیں۔۔۔میری وائی ف" کو اغواہ کرنے کے جرم میں۔۔۔"کیا وہ اپنی ماں کو نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

وہ نوجوان باخوبی واقف تھا۔۔۔یہ ان کی آنکھوں کے آنسو۔۔۔سوائے مگرمچھ کے آنسوؤں کے کچھ نہیں۔۔

نعمان نے بغیر ان کی بات کا جواب دیے۔۔۔پولیس آفسر سے مخاطب ہو کر ۔۔۔غصے سے کہا۔۔۔۔

کوئی ی ثبوت ہے تمھارے پاس کے ہم نے تمھاری بیوی کو اغواہ کروایا" ہے؟؟۔۔۔کیا خبر۔۔۔۔شریف عورت ہونے کا ڈھونک کرتے کرتے تھک گ ئی ہو وہ۔۔۔اس لیے واپس اپنی رنگینیوں میں لوٹ گ ئی۔۔۔"ابھی ولید صاحب مزید زہر اگلتے اِس سے قبل ہی۔۔۔نعمان

سامنے شیشے کی میز پر رکھے گلدان کو لات مار کر توڑتے ہوئے۔۔۔ بپھر کر چیخا۔۔۔۔

"میری بیوی کے خلاف ایک لفظ اور نہیں۔۔۔۔اور رہی ثبوت کی بات۔۔۔ تو ثبوت کے طور پر گواہ ہے میرے پاس۔۔۔زوبیر۔۔۔"

زوبیر اس کے کہتے ہی آگے آیا۔۔

"میں گواہ ہوں۔۔۔کے میں نے ولید سر کو کسی سے فون پر بات کرتے سنا تھا۔۔۔وہ کہہ رہے تھے۔۔۔کے اس کی دی ہوئی انفارمیشن صحیح نکلی۔۔۔۔وہ لڑکی زندہ ہے۔۔۔۔پھر کہنے لگے۔۔۔کے پہلے نعمان ٹھنڈا ہو جائے پھر اس لڑکی کا انتظام کریں گے۔۔۔۔"زوبیر شروع سے ولید صاحب سے بہت ڈرتا تھا۔۔

اس نے ولید صاحب کو بات کرتے سنا تھا۔۔۔ مگر ان کے خوف سے نعمان کو نہ بتایا۔۔۔

انعم کے غائب ہوتے ہی وہ خود کو نعمان کا قصوروار گمان کرنے لگا۔۔۔کے کاش اس نے ولید صاحب کی سنی باتیں نعمان کو پہلے ہی بتادی ہوتیں۔۔۔

نہیں چاہتا تھا کے نعمان پھر اپنی محبت کھوئے۔۔۔۔وہ بھی صرف اس کی غلطی کے سبب۔۔۔

بے وقوف۔۔۔وہ تو میں علشبہ سے بات کر رہا تھا۔۔۔اسے شک تھا کے ”رخسار زندہ ہے۔۔۔اس نے ہی مجھے رخسار کا بتایا تھا۔۔۔۔۔اور اِس بات سے یہ کیسے ثابت ہوا کے میں نے یا میری بیوی نے اس لڑکی کو اغواہ کروایا

ہے؟؟۔۔۔"ولید صاحب غصے سے بپھر کر۔۔۔زوبیر کو دیکھ۔۔۔چیخنے لگے۔۔۔۔

کام تو یہ آپ لوگوں کا ہی ہے۔۔۔کیونکے آپ دونوں کے علاوہ میری" بیوی سے کسی اور کو کیا مس ئی لہ۔۔"نعمان دانت پیستے ہوئے۔۔۔خاصہ پر اعتمادی سے بولا۔۔۔

فلحال۔۔۔باقی باتیں اب عدالت میں ہوں گی۔۔۔یقین کریں میں" کوشش کرؤں گا کے آپ کو بیل تک نہ مل سکے۔۔۔ویسے شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔اپنے ہی بیٹے کی عزت پر ہاتھ ڈالتے۔۔۔اگر آپ اس خوش فہمی میں ہیں کے میری بیوی کے ساتھ رخسار جیسا سلوک کریں گے اور میں پچھلی بار کی طرح خاموش رہوں گا تو یہ سب سے بڑی غلط فہمی ہے آپ کی۔۔۔

میری بیوی مجھے صحیح سلامت واپس لوٹادیں یہی بہتر ہے آپ کے لیے۔۔۔

"وہ آخری بار وارننگ دے رہا تھا۔۔۔۔

ولید صاحب کے نزدیک۔۔۔۔رخسار کو انعم نام دے کر ن ئی ی پہچان دینے کی کوشش کی تھی نعمان نے۔۔۔۔جو بے وقوفی و نادانی کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔نیا نام دینے سے اس کے کردار پر لگے داغ مٹ تھوڑی سکتے تھے۔۔۔۔

شرم تو تمھیں آنی چاہیے ایک وحشیہ کے لیے اپنے ماں باپ کو جیل" بجھواتے۔۔۔"ولید صاحب غصیلے لہجے میں۔۔۔دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

میری بیوی ایک پاکیزہ عورت ہے۔۔۔اس کے لیے غلط لفظوں کا استعمال ''
میں قطعی برداشت نہیں کرؤں گا۔۔۔۔''ان کی بات سنتے ہی۔۔۔اس کا
خون کھول اٹھا تھا۔۔۔اپنی پینٹ میں لگی گن نکال کر۔۔۔۔بپھر کر کہتے
ہوئے۔۔۔سامنے کھڑے زوبیر پر پے در پے دو گولیاں چلادیں۔۔۔

اس کے اچانک عمل پر ولید صاحب ہل کر رہ گ ئ ے تھے۔۔۔جبکے زوبیر
کی آنکھیں ایک لمحے کے لیے حیرت سے پھیلیں اور اگلے پل وہ زمین پر پڑا
تھا۔۔

اس کے جسم سے خون بہنے لگا۔۔۔۔

یہ منظر دیکھ آمنہ بیگم کی بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔۔

نعمان نے اپنے ہاتھ میں پکڑی گن۔۔۔ گولیاں چلانے کے بعد۔۔۔اک لمحہ ضائع کیے بغیر۔۔۔۔ولید صاحب کی جانب اچھال دی۔۔۔۔

انھوں نے گن کیچ کی۔۔۔تو نعمان کے چہرے پر ایک اسمارٹ مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔۔

تب ولید صاحب نے نعمان کے ہاتھوں میں پہنے ہوئے دستانوں پر غور کیا۔۔۔۔

تین پولیس والوں کے سامنے آپ نے میرے گواہ پر فائر رکی" ہے۔۔۔۔دعا کریں یہ بچ جائے۔۔۔ورنہ آپ کو ڈائی ریکٹ پھانسی ہو گی۔۔۔" وہ نعمان نہیں تھا۔۔۔وہ تو کوئی ی اور ہی لگا ولید صاحب کو۔۔۔۔۔

ہاں ولید صاحب جانتے تھے کے وہ پاگل ہے رخسار کے پیچھے۔۔۔ مگر اس قدر پاگل کے اپنے بچپن کے دوست کو اپنے ہاتھ سے گولیاں مار دے ۔۔۔ صرف انھیں پھنسانے کے لیے۔۔۔ یہ تو گمان و توقع سے مکمل باہر کا عمل تھا۔۔۔ انھیں زبردست شاکڈ لگا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ وہ زوبیر کا استعمال کرتے تھے اسے ڈرانے کے لیے۔۔۔ مگر آج اس نڈر و جنونی نوجوان نے بساط ہی الٹ کر رکھ دی تھی۔۔۔

نعمان۔۔۔" وہ غرائے۔۔۔۔"

جب بات میری عزت پر آئے۔۔ میری زندگی پر آئے۔۔ تو میں دوستوں کا" سگا نہیں آپ تو پھر میرے دشمنوں کی لسٹ میں کھڑے ہیں۔۔۔ آپ کو پتا

ہے میری بیوی مجھے کیا بلاتی تھی۔۔۔درندہ۔۔۔۔۔مگر وہ نہیں جانتی پہلے تو نہیں تھا مگر آج اس کی خاطر ضرور بن گیا ہوں۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔لہو رنگ آنکھوں سے ولید صاحب کو تکتے ہوئے۔۔۔۔طیش کے عالم میں بولا۔۔۔

آمنہ بیگم بے یقینی سی کیفیت میں مبتلا ہو کر۔۔۔زوبیر کو خون میں لت پت فرش پر پڑا دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

نعمان اپنے ہی باپ کو پھنسا رہے ہو وہ بھی صرف اس وحشیہ کے" لیے۔۔۔کیا پاگل ہو گئی ہے ہو تم؟؟؟۔۔"آمنہ بیگم جذباتی ہو کر چیخیں۔۔۔۔

وہ جنونی نوجوان واقعی انھیں سزا دلوانے پر تل گیا تھا۔۔۔۔

وہ وحشیہ نہیں ہے کتنی بار کہوں میں آپ سے۔۔۔" وہ دھاڑا۔۔۔ حلق"
کے بل دھاڑا۔۔۔ایسے دھاڑا کے وہاں موجود ہر شخص کو سہما گیا۔۔۔۔

آمنہ بیگم بھی ڈر کر پیچھے ہوئی یں۔۔۔

تمھارے اس طرح چیخنے سے سچ نہیں بدل جائے گا۔۔۔" ولید صاحب"
غصے سے بولے۔۔۔

اور آپ کے ایک ہی جھوٹ کو بار بار کہنے سے وہ سچ بھی نہیں بن جائے"
گا۔۔" دوبدو جواب دیا وہ بھی خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔۔

ہم جھوٹ نہیں بول رہے۔۔۔۔"آمنہ بیگم اپنی بات پر زور دیتے" ہوئے۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔یا تو میری بیوی میرے حوالے کریں یا تیار ہو جائیں" جیل کی ہوا کھانے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔

زیادہ باتیں کرنے میں وقت ضائع نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔

تمھاری جیسی اولاد ہونے سے بہتر تھا کے ہم بے اولاد ہوتے"۔۔۔ولید" صاحب رنجیدہ سے ہو کر بول اٹھے۔۔۔۔

اپنے ہی بیٹے کا انھیں پھنسانا۔۔۔انھیں شدید رنج پہنچا گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہیں دوسری جانب۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے رخسار کی سب سے بڑی غلطی کیا تھی؟؟۔۔۔مانا اس نے انجانے میں کی۔۔۔"

انعم انھیں الجھی نگاہ سے تکنے لگی۔۔۔

"نہیں پتا؟؟۔۔۔۔۔میں بتاتی ہوں۔۔۔۔احتشام ابرار کی لڑکی ہو کر نعمان ولید سے محبت کرنا۔۔۔ نہیں سمجھیں؟؟۔۔" وہ مکار عورت مفاہمانہ انداز میں مسکرائی ی۔۔۔۔

نعمان ولید کا سگا ماموں ہے احتشام ابرار۔۔۔اور اب تم بھی وہ ہی غلطی" دوہرا رہی ہو۔۔۔ڈرؤ اس وقت سے جب نعمان کی ماں اپنے بھائی ی کو تمھارے پیچھے لگائے۔۔۔کیونکے احتشام ابرار وہ بلا ہے جس سے شیطان بھی پناہ مانگے۔۔۔"وہ آرام سے جھک کر۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔آہستگی سے نصیحت آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

انعم کا ذہن مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔

اسے سانس لینے میں دکت پیش آنے لگی۔۔۔

چل۔۔۔بہت باتیں ہو گ ئی یں۔۔۔"ارتسام تیزی سے کہتا" ہوا۔۔۔انعم کی نازک کلائی ی پکڑ کر کھینچنے لگا۔۔۔

انعم اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس ظالم سے اپنی کلائی ی آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

طاقت آزمائی ی کرے گی سالی۔۔۔"اس نے چبا چبا کر کہتے ہی۔۔۔ایک" زوردار طمانچہ اس کے سیدھے گال پر رسید کیا۔۔۔

وہ تھپڑ اس قدر طاقت کے ساتھ مارا گیا تھا۔۔۔کے انعم کو اپنا گال دہکتا ہوا ۔۔۔ معلوم ہونے لگا۔۔۔

سیدھے چل۔۔۔۔ مجبور مت کر دوسرے راستے اپنانے کے" لیے۔۔۔ویسے بھی بہت آزاد زندگی گزر لی تونے۔۔۔۔"اس کے چہرے پر جھک کر۔۔اس کے جبڑوں میں اپنی انگلیاں گڑھاتے۔۔۔ جز بز ہو کر بولا۔۔۔

انعم کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

میں کہیں نہیں جانے والی تم لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔ چھوڑو ”
مجھے۔۔۔۔“ارتسام کے ہاتھ کو جھٹک کر۔۔۔وہ بے بسی سے چیخی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی ارتسام نے پھر ایک زوردار طمانچہ اس کے گال پر جڑ
دیا۔۔۔۔

اگلے ہی پل انعم کے ہونٹوں سے خون نکلنے لگا۔۔۔

ارے ارتسام کیا کر رہا ہے ؟؟۔۔۔منہ نہ بگاڑ ورنہ خریدے گا کون ”
اسے ؟۔۔آخر کو۔۔۔اس کی خوبصورتی کے ہی پیسے ہیں۔۔۔“ان ظالموں

میں سے ایک۔۔۔ جس کا نام عاشر تھا۔۔۔۔۔۔ارتسام کو مزید مارنے سے روکتے ہوئے۔۔۔۔۔انعم کے چہرے کو ہوس بھری نگاہ سے دیکھ ۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

جن نگاہوں سے وہ ظالم دیکھ رہا تھا۔۔۔انعم کا دل چاہا خود کو آگ لگا لے۔۔۔

میں تو پیار سے ہی سمجھا رہا تھا مگر سالی سمجھ ہی نہیں رہی۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

چل تو ہٹ۔۔۔میں سمجھا دیتا ہوں۔۔۔" عاشر مسکرا کر کہتے ہوئے۔۔۔انعم کے پاس بیٹھا۔۔۔اس کے بیٹھتے ہی وہ لڑکی خوف کی شدت سے فوری پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

دیکھ۔۔۔۔"عاشر نے اپنا ایک ہاتھ اس حسین پری کو چھونے کے لیے"
آگے بڑھایا۔۔۔تو وہ ڈر کر۔۔۔اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار کر۔۔۔بھاگنے کی
نیت سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

سامنے ہی کچن میں چھری پلیٹ پر رکھی نظر آئی ی۔۔۔

وہ ارتسام کو دھکا دیتے ہوئے کچن کی جانب بھاگی۔۔۔

چھری اٹھانے میں کامیاب ہوئی ی تھی وہ۔۔۔۔

میرے قریب مت آنا۔۔۔ورنہ میں مار دوں گی۔۔۔"وہ چھری ان کی"
جانب کرتے ہوئے۔۔۔اپنے کپکپاتے وجود میں ہمت جمع کر بولی۔۔۔

نیچے رکھ۔۔۔ورنہ انجام بہت برا ہو گا۔۔۔۔"ارتسام دھمکی آمیز لہجے میں" بولا۔۔۔۔

مگر کیا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔کے انجام تو چھری رکھ کر بھی اچھا نہیں ہونے والا۔۔۔۔

سوچ لیا تھا اس نے۔۔مرنا تو ہے۔۔تو کیوں ناں لڑ کر مرا جائے۔۔۔۔

کم از کم یہ دکھ نہیں رہے گا کے خود کو بچانے کی کوشش نہ کی۔۔۔۔

عاشر وار تسام چھری چھیننے کے لیے قریب آنے لگے۔۔تو اس نے اندھا دھن حملہ کر دیا۔۔۔۔

ارتسام کے گال پر اک کٹ لگا اور عاشر کے بازو پر۔۔۔۔

کنجڑی۔۔۔تو اب نہیں بچے گی۔۔"ارتسام بپھر کر قریب آیا۔۔۔انعم نے" خود کو بچانے کے لیے چھری سے پھر حملہ کیا۔۔ مگر اس نے بڑی پھرتی سے اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔اور انعم کے پیٹ پر زوردار لات ماری۔۔۔

تکلیف کی شدت سے وہ کراہ کر اپنا پیٹ پکڑنے لگی۔۔۔اور اسی لمحے اس کے ہاتھ سے چھری نیچے گر گئی۔۔۔۔

پکڑ سالی کو۔۔۔۔"عاشر نے فوراً ہی اسے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔"

جبکے ارتسام نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔۔۔

پھر تیزی سے کچن سے باہر گیا۔۔۔انعم ابھی پنجرے میں پھنسی چڑیا کی مانند پھڑ پھڑا ہی رہی تھی۔۔۔کے وہ پلاس لے کر وہاں آیا۔۔۔

اچھی طرح پکڑ۔۔۔۔۔اس چڑیا کو سمجھانے کی سخت ضرورت ہے کے ”ہماری بات نہ ماننے کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔“ارتسام نے پلاس لے کر اس کے پاؤں کے پاس بیٹھتے ہوئے۔۔شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا۔۔۔۔

انعم ڈر کر پہلے سے زیادہ پھڑ پھڑا رہی تھی عاشر کی قید میں۔۔۔جو اس کے نازک وجود کو پیچھے سے جکڑ کر کھڑا تھا۔۔۔

ایسا مت کرؤ۔۔۔۔“رومیسا خاتون تیزی سے چیخیں۔۔۔۔”

کیوں تجھے رحم آرہا ہے اس پر؟؟؟۔۔"ارتسام ترچھی نگاہوں سے دیکھتے" ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔بس مجھے یہ سب پسند نہیں۔۔۔۔ جنسی تشدد نہ" کرؤ۔۔۔۔مجھے موقع دو۔۔۔میں اسے سمجھا دیتی ہوں۔۔۔"وہ لچکدار انداز میں تیزی سے بولیں۔۔۔

تیرا کام ہو گیا ہے ناں۔۔۔تو جا سکتی ہے اب۔۔۔آج سے تو آزاد" ہے۔۔۔۔"اس نے اپنے تیسرے ساتھی کو اشارہ کرتے۔۔رومیسا کی جانب دیکھ۔۔۔ تحمل سے حکم صادر کیا۔۔

اس کے اشارہ دیتے ہی۔۔۔اس نوجوان نے ہاتھ میں پکڑی گن۔۔۔ ڈائی ریکٹ رومیسا کے دماغ کے بیچ و بیچ چلا دی۔۔۔۔۔

گولی کی آواز اس قدر گرج دار تھی کے انعم کو اپنے پاؤں سے جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس کی روح کانپ گ ئی تھی یہ ہولناک منظر دیکھ۔۔۔۔

یہ لوگ انسان نہیں تھے۔۔۔یہ درندے تھے۔۔۔۔ جسموں کا دھندا کرنے والے درندے۔۔۔۔

دے دی آزادی اسے بھی۔۔۔" وہ گھنگرالو بال والا۔۔۔۔ جس کے " چہرے سے بھی انعم کو وحشت ہو رہی تھی۔۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں سمجھ نہیں آتا۔۔۔ہم تو بار بار بتاتے ہیں۔۔۔ایک بار جو اس ''
دھندے میں آگیا اس کی آزادی صرف موت ہے۔۔۔''عاشر جو انعم کو
پیچھے سے جکڑے کھڑا تھا۔۔۔ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

انعم نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو تڑپتے ہوئے زمین پر گرتے دیکھا۔۔۔۔

ابھی وہ دم سادے انھیں دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے ارتسام نے پلاس سے
اس کے انگوٹھے کے ناخن کو کھینچ کر جڑ سے جدا کر ڈالا۔۔۔تکلیف کی شدت
سے وہ بے ساختہ چیخ اٹھی۔۔۔۔

وہ چیخ در و دیوار ہلا گئی تھی۔۔۔ مگر ان تینوں ظالموں پر اس کا کوئی اثر نہ
تھا۔۔۔

وہ تڑپ کر نیچے گرنے لگی۔۔۔مگر عاشر نے گرنے نہ دیا۔۔۔

ارتسام نے اس کے الٹے پاؤں کے انگوٹھے کی جڑ سے بھی ایک جھٹکے میں کھینچ کر ناخن الگ کیا۔۔۔

ناخن جڑ سے الگ ہوتے ہی خون کے فوارے نکلنے لگے۔۔۔
جس پر وہ کراہتے ہوئے چیخنے لگی۔۔۔

اس قدر اذیت۔۔۔کے وہ چیخ چیخ کر رونے لگی۔۔۔

چھوڑ دو۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔۔" وہ لڑکی بے بسی کی انتہا کو"
چھوتی۔۔۔روتے ہوئے منتی انداز میں کہنے لگی۔۔۔

اب اگر بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔تو ناخن نہیں ادھیڑوں گا بلکے کیل ٹھوک دوں گا تیرے خوبصورت پاؤوں میں۔۔۔ سمجھی۔۔۔" ارتسام کھڑے ہو کر۔۔۔اس کے چہرے کو جبڑوں سے پکڑ کر۔۔۔اس کی سرخ و کرب بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔۔

فرش اس نازک ونڈھال لڑکی کے خون سے رنگا تھا۔۔۔۔

ارتسام نے دھمکی دینے کے بعد عاشر کو اشارہ کیا۔۔۔جس پر اس نے تیزی سے انعم کے ہاتھوں کو کمر کے پیچھے لے جا کر۔۔۔رسی سے

باندھا۔۔۔ساتھ ساتھ ایک رومال اس کے منہ سے باندھ دیا۔۔۔تاکے وہ بول نہ سکے۔۔۔

پھر اس کے نازک وجود کو بوری کی طرح کندھے پر اٹھالیا۔۔۔۔

وہ تینوں فاتحانہ انداز میں گھر سے نکلے۔۔۔جہاں رومیسا خاتون کی لاش لاونج میں پڑئی ی تھی۔۔۔۔

عاشر نے پہلے سیٹ پر انعم کو پھینکنے والے انداز میں بیٹھایا۔۔۔پھر خود اس سے بالکل چپک کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس لڑکی کے پاؤوں سے مسلسل خون رس رہا تھا جنھیں دیکھ۔۔۔عاشر نے اپنی جیب سے رومال نکالا۔۔۔اور اس کے دو ٹکڑے کر کے۔۔۔اس کے پاؤں پر جھک کر۔۔۔۔باندھ دیے۔۔۔۔

انعم شدید اذیت میں تھی۔۔۔۔اس کی آنکھیں جھر جھر موتی برسا رہی تھیں۔۔۔آہستہ آہستہ تکلیف کی شدت سے اس پر غشی طاری ہونے لگی۔۔۔

مکمل بے ہوش ہونے سے قبل اس کے کانوں نے سیل کی رنگ سنی۔۔۔۔

وہ غشی کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔۔جب ایک مدھم سی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

وہ آواز عرشمان کی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ پہچانتی۔۔۔

پھر اتنی ہی مدھم مگر محبت سے لبریز۔۔۔نعمان کی آوازیں کانوں تک رسائی ی حاصل کرنے لگیں۔۔۔۔

ڈر لاحق تھا کے آنکھ کھلے گی تو یہ آوازیں آنا بند ہو جائی یں گی۔۔۔شاید وہ خواب تھا۔۔۔۔مگر خواب میں عرشمان آئے تو سمجھ آتا ہے۔۔۔وہ بیٹا تھا۔۔۔اس کی چاہ تھی۔۔۔مگر نعمان کی آوازیں کیوں؟؟۔۔۔کیا دل کو اس کی بھی چاہ تھی؟؟۔۔۔۔

کیا واقعی اس کا دل اب نعمان کی چاہ رکھنے لگا تھا؟؟۔۔۔۔

آواز کے ساتھ ساتھ محسوس ہوا جیسے کوئی ی اس کا ہاتھ چھو رہا ہو۔۔۔

اس لمس کو باخوبی پہچانتی تھی وہ۔۔

مانے یا نہ مانے اس لمس کی چاہ و طلب تھی اسے۔۔۔۔

مگر ایسا کیسے ممکن تھا کے نعمان اس کے پاس ہو؟؟۔۔۔وہ تو ان ظالم درندو کی قید میں تھی۔۔

ذہن آہستہ آہستہ کام کرنے لگا۔۔۔۔

جسم کو ٹھنڈک کا احساس ہونے لگا۔۔۔وہ ٹھٹھرنے لگی۔۔۔پھر محسوس ہوا ۔۔۔جیسے کسی نے کوئی نرم و گرم چیز اس کے وجود پر ڈالی ہو۔۔۔جس سے سردی کا احساس کم ہوا۔۔۔

دماغ کام کر رہا تھا۔۔۔مگر آنکھیں نہیں کھل رہیں تھیں۔۔۔یا شاید وہ خود ہی اس قدر خوفزدہ تھی کے جاگنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ کافی دیر اِسی حالت میں رہی۔۔۔

انعم۔۔۔"اپنے گالوں پر اپنے شوہر کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر۔۔۔اس" نے ڈرتے ڈرتے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔۔

آخر کار وہ مکمل ہوش میں آگ ئی تھی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی جو پہلا چہرہ نظر آیا۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟۔۔"اس کی محبت و فکر مندی سے بھری آنکھیں" دیکھ۔۔۔وہ جذباتی ہو گئی۔۔۔اس قدر جذباتی۔۔۔کے تیزی سے اٹھ کر اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

وہ اتنی گرم جوشی سے سینے سے چمٹی تھی کے نعمان ہکا بکا ہوا۔۔۔

پہلی بار نعمان نے نہیں۔۔۔اس دشمنِ جاں نے نعمان کو اپنے حصار میں جکڑا تھا۔۔۔

ایسے جکڑا۔۔۔جیسے اب کبھی جدا نہیں ہونا چاہتی اس سے۔۔۔

ایک منٹ تو وہ خاوشی سے لپٹی رہی۔۔۔ابھی تک اسے یقین نہیں آرہا تھا کے وہ واقعی اپنے شوہر کے پاس ہے۔۔۔اپنے محافظ کے پاس۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔میں ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔میں کچھ نہیں ہونے "دوں گا تمھیں۔۔۔" وہ اس کی کمر کو نرمی سے سہلاتے ہوئے دلاسہ دینے لگا۔۔۔

اس کے حوصلہ وطاقت دینے والے جملے سنتے ہی۔۔۔وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی۔۔۔

وہ بچوں کی طرح رونے لگی تھی۔۔۔

ان کچھ گھنٹوں میں اس پر کیا کیا قیامتیں ٹوٹی ہیں نعمان کو ذرا خبر نہیں۔۔۔۔

وہ بس روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

بس۔۔۔ طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔"اس نازک وجود کو"
اپنے سینے سے ہٹا کر۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے پوروں سے
۔۔۔اس کی آنکھوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔ بڑی محبت سے گویا
ہوا۔۔

اس کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔

کتنے سوال تھے اس نوجوان کے ذہن میں۔۔۔۔ مگر انعم کی حالت دیکھ
۔۔۔اس نے نہ پوچھے۔۔۔۔

وہ ڈر گیا تھا۔۔۔ڈر۔۔۔ کہیں کچھ غلط تو نہیں ہو گیا اس کے ساتھ۔۔۔

جس طرح وہ رو رہی تھی نعمان کی جگہ کوئی ی بھی ہوتا تو ڈر جاتا۔۔۔

وہ پھر سے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر نرس نے اسے پُر سکون کرنے کے لیے۔۔۔ انجیکشن لگا دیا۔۔۔ جس کے لگتے ہی وہ چند لمحوں میں واپس نیند کی آغوش میں لوٹ گ ئی۔۔۔

نعمان نے بہت آہستگی سے اسے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

وہ انعم کے بے رنگ ونڈھال چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

(ماضی)

مسٹر ولید و مسز ولید ہم آپ کو مسز نعمان ولید کے اغواہ اور ان کے گواہ پر "
جان لیوا حملہ کرنے پر اریسٹ کرتے ہیں۔۔۔"پولیس آفسر نے آگے بڑھ
کر ہتھکڑی ولید صاحب کے آگے کی۔۔۔تو انھوں نے لہو رنگ آنکھوں سے
نعمان کو دیکھا۔۔۔

ہزاروں شکوے و شکایات سے بھرپور تھیں وہ آنکھیں۔۔۔۔

ابھی دوسرا پولیس والا آمنہ بیگم کی جانب بڑھا ہی تھا کے وہ لال پیلی
ہو کر۔۔۔غراہٹ کے ساتھ بولیں۔۔۔

وہیں رک جاؤ۔۔۔مجھے اریسٹ کرنے کے لیے کسی لیڈی"
آفیسر۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھیں۔۔کے نعمان کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اس نے پینٹ کی جیب سے نکال کر سیل کی اسکرین دیکھی۔۔۔تو اسکرین پر
ایک اَن نون نمبر چمک رہا تھا۔۔۔

اس نے کال ریسیو کی۔۔۔اور سیل کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا مسٹر نعمان سے بات ہو سکتی ہے؟؟۔۔"وہ کسی انجان شخص"
کی آواز تھی۔۔۔جو وہ پہلی بار سن رہا تھا۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔"

میں نے آپ کی نیوز دیکھی تھی۔۔۔۔میں نائی ٹ شفٹ کر کے گھر لوٹ ''
رہا تھا۔۔۔تو راستے میں آپ کی وائی ف سڑک کے بیچ و بیچ بے ہوش پڑئی ی
نظر آئی یں۔۔ان کے پاؤ وں سے خون بھی رس رہا تھا۔۔۔۔۔میں انھیں
ہسپتال لے آیا ہوں مگر یہ ہسپتال والے ایڈ مٹ نہیں کر رہے۔۔۔۔۔اس
لیے آپ جلدی آجائی یں یہاں۔۔''اس شخص نے پھولے پھولے سانس
لیتے ہوئے۔۔۔ عجلت سے اپنی بات کہی۔۔۔

نعمان کو محسوس ہوا۔۔ جیسے وہ ڈرا ہوا ہو۔۔۔

آج کل پاکستان کے حالات ہی ایسے ہیں کے یہاں لوگ کسی کی مدد کرنے
سے ڈرتے ہیں۔۔۔کے کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائی یں۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔۔نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

ہسپتال کا نام بولو جلدی۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔"نعمان تیزی سے باہر کی" جانب لپکتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی وہ بات کرتے کرتے باہر نکلتا۔۔۔اس سے قبل ہی ولید صاحب نے "اسے زور سے آواز دی۔۔۔"نعمان۔۔۔

جس پر اس کے قدم رکے۔۔۔۔اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

مل گ ئی تمھاری بیوی؟؟؟۔۔"ولید صاحب تیزی سے طنزیہ لہجے میں" پوچھنے لگے۔۔۔

ان کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں۔۔۔کے بس نہ چلتا ہوا پنے بیٹے کا اپنے ہاتھ سے گلا دبا دیں۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے تمھاری بیوی کے غائب ہونے" سے۔۔۔یقین جانو اگر ہمیں اسے غائب کرانا ہوتا تو وہ تمھیں یوں زندہ واپس نہ ملتی۔۔۔اب تو یقین کرؤ۔۔۔ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ان سب میں۔۔۔۔"آمنہ بیگم آنکھوں میں آنسو بھرے۔۔زکام بھری آواز میں چیخیں۔۔۔۔

اس لمحے نعمان بہت شرمندہ سہ ہوا۔۔۔کیا واقعی اس نے جلد بازی کر دی تھی ان پر الزام لگانے میں؟؟۔۔

مگر اس کے والدین نہیں تو پھر کون؟؟۔

کون تھا وہ شخص جس نے اس قدر پلاننگ سے انعم کو ہسپتال سے غائب کیا؟؟۔۔۔

اس کے پاس وقت نہیں تھا۔۔۔ناجانے انعم کس حال میں تھی۔۔۔

وہ پولیس کو اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔۔ان پولیس والوں نے ولید صاحب کے ہاتھوں کو ہتھ کڑی سے آزاد کیا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔ولید صاحب و آمنہ بیگم نے ایمبولینس کی آواز سنی۔۔۔۔

زوبیر کے خون آلود وجود کو اسٹکچر پر لیٹا کر۔۔۔وہ لوگ تیزی سے اپنے ساتھ لے گ ئی ے تھے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈاکٹر۔۔۔کیا۔۔۔اس کے ساتھ۔۔۔مطلب۔۔۔"وہ الفاظ بھی ادا" نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس حسین نوجوان کا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔۔۔

کیسے پوچھے۔۔۔کے اس کی بیوی کے ساتھ کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔اس کی عزت۔۔۔کوئی ی بھی مرد اپنی بیوی پر کسی کی گندی نگاہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔وہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتا تھا کے کوئی ی اس کی عزت سے کھلواڑ کر کے۔۔۔اسے تباہ و برباد کر گیا ہے ان چند گھنٹوں میں۔۔۔

یہ تصور بھی جان لیوا تھا۔۔۔

انعم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کی اوپری کھال غائب تھی جس کے سبب اس کے پاؤوں سے خون رس رہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ وہ ایک سڑک پر پڑئی ی ملی تھی۔۔۔

مانا کپڑے سلامت تھے۔۔۔مگر دوپٹہ نہ تھا۔۔۔

ہوش میں آنے کے بعد جس طرح وہ روئی ی۔۔۔نعمان کی روح فنا کر گ ئی۔۔۔۔

پہلی بار شدت سے احساس ہوا۔۔۔کے عزت کس چیز کا نام ہے۔۔۔۔۔

آج سمجھ آیا تھا کے عورت کی عزت کیا شہ ہے۔۔۔۔

کیا کبھی سوچا تھا اس نے۔۔۔ایک دن اس لڑکی کی عزت اس سے کہیں زیادہ اسے محبوب ہو جائے گی۔

اتنی محبوب۔۔۔کے لگ رہا تھا جان نکل جائے گی اگر ڈاکٹرنی نے ٹیسٹ کے بعد تصدیق کر دی۔۔اس کے لاحق خوف کی تو۔۔۔۔

اس نے انعم کا مکمل ٹیسٹ کروایا تھا۔۔۔ لیکن اب رزلٹ سننے سے ڈر رہا تھا۔۔۔

جتنی دیر میں انعم کے ٹیسٹ ہوئے اور رپورٹس آئی یں۔۔۔۔ وہ پورا دورانیہ۔۔۔۔۔ کس قدر اذیت میں گزرا تھا بس وہ نوجوان ہی جانتا ہے۔۔۔

رخسار کا ریپ کیا گیا تھا قتل سے پہلے۔۔۔۔ یہ بات یاد آتے ہی وہ مزید خوفزدہ ہوا۔۔۔

اتنا خوفزدہ کے ہسپتال کے اس چھوٹے سے کمرے میں جا پہنچا۔۔ جو نماز کے لیے مخصوص تھا۔۔۔

ظہر کی نماز کا وقت بھی قضا ہونے کے قریب تھا۔۔۔۔

وہ بیٹھ گیا۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں۔۔۔بہت تھکی ہوئی سی حالت میں۔۔۔

اگر وہ اپنی بیوی کی عزت ہی نہ بچا سکا تو اب کیا باقی رہ گیا تھا زندگی میں؟؟۔۔

وہ سر سجدے میں گرا کر۔۔بلک بلک کر رونے لگا۔۔۔

الفاظ ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

پہلے اس کی محبت اور اب اسکی بیوی۔۔۔

کوئی بھی مرد ٹوٹ جائے۔۔۔۔وہ بھی ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔

کتنا عجیب ہے کے اس کی عزت لوٹنے والا ہی تیرے در پر اس کی عزت کی"
حفاظت کی دعا مانگنے آیا ہے۔۔۔مالک۔۔۔۔تو نے اس کی عزت کو میری
عزت بنا دیا۔۔۔آج اس سے کہیں زیادہ میں تڑپ رہا ہوں اس خوف سے
کے کچھ ہو نہ گیا ہو۔۔۔۔۔یہ خوف میری جان لے رہا ہے۔۔۔بے شک تو
کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔یا میرے
مالک۔۔۔میں خطا کار ہوں۔۔۔بد کار ہوں۔۔۔بہت گناہ کیے ہیں میں
نے۔۔۔مگر اس لڑکی نے نہیں کیے۔۔وہ تو مظلوم ہے۔۔۔پہلے ہی بہت
کچھ سہہ چکی ہے وہ۔۔۔۔مالک۔۔۔رحم کر۔۔۔۔تیری رحمت بہت بڑی
ہے۔۔۔میرے گناہوں کی طرف نہ دیکھ۔۔۔۔اپنی رحمت کی طرف نگاہ
کر۔۔۔بے شک تو معاف کرنے والا ہے۔۔۔بے شک صرف تو ہی ہے جو
میرے دل کا حال مجھ سے بہتر جانتا ہے۔۔۔مالک اگر تیری رحمت صرف
نیک لوگوں کے لیے ہوئی ی تو مجھ جیسا بد کار کہاں جائے گا۔۔۔تو صرف

نیکوں کا تو خدا نہیں ناں۔۔۔تو میرا بھی تو رب ہے۔۔۔۔تو کرم
کر۔۔۔میرے خوف کو حقیقت کا روپ نہ دے۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔۔
"مجھے پتا ہے وہ بھی مر جائے گی۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔پیشنٹ کے ساتھ کوئی زیادتی یا زبردستی نہیں کی"
گئی۔۔۔"ایک لمحہ لگا تھا لیڈی ڈاکٹر کو اس کی بات سمجھنے میں۔۔۔۔

لیکن وہ اگلے ہی لمحے تیزی سے مطمئن انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔جسے
سن۔۔۔نعمان کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔لگا جیسے منو بوجھ ہٹا ہو سینے
سے۔۔۔۔

اس نے ایک گہرا سکھ کا سانس بھرا۔۔۔۔

تو پھر وہ ایسے کیوں رو رہی تھی جیسے کوئی ی قیامت آ کر گزرئی ی ہو اس پر۔۔۔" وہ الجھ کر۔۔۔ ہلکے سے بڑبڑایا۔۔۔

کیا ہوا تھا اس کے ساتھ ان چند گھنٹوں میں؟؟۔۔۔ یہی سوال اب اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کے پاؤں کے ناخنوں کو جڑ سے کھینچ کر کسی آلے سے نکالا گیا" ہے۔۔۔۔ اور جس طرح ہوش میں آنے کے بعد وہ روئی ہے۔۔۔ یقیناً اسے ذہنی طور پر ٹاچر کا نشانا بنایا گیا ہے۔۔۔ اب ٹھیک طرح تو خود انعم ہی بتا سکتی ہے کے اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔ لیکن میرا آپ کو مشورہ یہی ہے۔۔۔ کے ابھی اسے ذہنی طور پر مکمل نارمل ہو جانے دیں۔۔۔۔ کسی بھی قسم کا ذہنی دباؤ اس کی جان لے سکتا ہے۔۔۔۔ اس لیے آپ کو بہت سنبھل کر "اس سچویشن کو ہینڈل کرنا ہو گا۔۔۔

نعمان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔اس لمحے شدت سے دل چاہا کے یا تو خود مر جائے یا ان لوگوں کو مار دے جنھوں نے اس کی بیوی کو موت کے منہ تک پہنچا دیا ہے۔۔۔۔

وہ پہلے بھی کہاں نارمل تھی؟؟۔۔بیچاری کو اکثر پینک اٹیک آتے تھے۔۔۔وہ ہی جانتا ہے کتنی مشکل سے اس لڑکی کو خود سے اور عرشمان سے مانوس کروایا۔۔۔۔

معاملہ مزید سنگین ہو گیا تھا۔۔۔اب تو بات جان پر ہی بن آئی ی تھی۔۔۔وہ سر نہ پکڑے تو کیا کرے۔۔۔آخر کون تھے وہ لوگ جو انعم کو اغواہ کر کے۔۔۔ ہسپتال سے لے گ ئی ے۔۔۔۔ حتی کے اس کے نام پر

ایک جھوٹا خط بھی لکھ ڈالا۔۔اگر اسے انعم کی ہینڈ رائی ٹنگ کی پہچان نہ ہوتی تو یقیناوہ یہی گمان کرتا۔۔۔کے وہ اسے خود چھوڑ کر چلی گ ئی۔۔۔

اَن گنت سوالات چل رہے تھے ذہن میں۔۔۔۔کے اگران سب کے پیچھے اس کے والدین نہیں۔۔۔تو پھر کون؟؟۔۔کون ہے وہ شخص جو اس کی خوشیوں کا دشمن بنا ہوا ہے؟؟۔۔آخر چاہتا کیا ہے اس سے؟؟۔۔۔۔کیوں پیچھے پڑا ہے؟؟۔۔۔

وہ ڈاکٹرنی سے مزید کچھ باتیں کرنے کے بعد انعم کے روم میں چلا آیا۔۔۔

روم میں داخل ہوتے ہی۔۔۔آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

آپ لوگ یہاں؟؟۔۔۔"ولید صاحب و آمنہ بیگم انعم کے پاس ہی"
کھڑے تھے۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔وہ حیرت سے سوال کیے بغیر نہ رہ
سکا۔۔۔۔۔۔

اپنی بہو کو دیکھنے آئے تھے۔۔۔۔۔"آمنہ بیگم کے منہ سے انعم کے لیے"
بہو کا لفظ سن۔۔۔۔اسے زبردست شاکڈ لگا۔۔۔۔

یقین نہیں آیا اپنے کانوں پر۔۔۔کیا سورج مشرق کی جگہ مغرب سے نکل آیا
تھا آج؟؟۔۔۔۔

تم نے بتایا کیوں نہیں ہمیں۔۔۔کے یہ رخسار نہیں۔۔۔۔"ابھی وہ"
حیرت کے عالم میں ہی کھڑا تھا۔۔۔کے آمنہ بیگم تیزی سے بولیں۔۔۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ویسے بھی انعم رخسار کی ہی چھوٹی بہن ہے"
ہے۔۔۔وہی اسٹیٹس ہے اس کا بھی جو رخسار کا تھا۔۔۔" وہ لاپرواہی سے
بولا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے رخسار و انعم میں فرق کیا ہے؟؟۔۔۔وہ ہی
ذات۔۔۔وہ ہی باپ۔۔۔۔وہ ہی خاندان۔۔۔وہ ہی اسٹیٹس۔۔۔۔

فرق ہے۔۔۔بہت بڑا فرق ہے۔۔۔وہ الگ بات ہے تمھاری غیرت مر"
گ ئی ہے محبت کا کلمہ رٹتے رٹتے۔۔۔۔ایک جسم فروش عورت اور ایک
شریف گھریلو لڑکی کیسے برابر ہو گ ئی ے؟" ولید صاحب جو سرخ چہرہ
لیے کھڑے تھے۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔واضح الفاظ میں گہرا طنز کیے
بغیر نہ رہ سکے۔۔۔

اگر آپ لڑنے آئی یں ہیں تو پلیز چلے جائی یں۔۔۔میں ہاتھ جوڑتا ہوں" آپ لوگوں کے آگے۔۔۔میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مزید پریشان نہ کریں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ ہار ماننے والے انداز میں۔۔۔چہرے کی سید تک اونچا کر کے جوڑتے ہوئے۔۔۔۔بے زاریت کی انتہا کو چھوتا۔۔۔۔دبے دبے غصے میں بولا۔۔۔۔

عرشمان کو ہوش آگیا ہو گا۔۔۔یہ جانتا تھا وہ۔۔۔مگر انعم کو اس حال میں چھوڑ کر کیسے جا سکتا تھا۔؟؟۔۔

پھر دوسری جانب۔۔۔اس کا جگری یار۔۔الگ ہسپتال میں پڑا تھا۔۔۔جسے وہ دیکھنے تک نہیں جا سکا۔۔۔۔

اس کے تینوں پیارے۔۔ تین الگ الگ ہسپتال میں ایڈمٹ تھے۔۔

نعمان ولید کی تو پوری دنیا ہی بکھرئی ی پڑئی ی تھی۔۔۔ایسے میں وہ کسی سے لڑنا تو دور۔۔۔بات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔ہم یہاں صلح کے لیے آئے ہیں۔۔۔اس لیے بد تمیزی مت" کرؤ۔۔۔الیکشن سر پر کھڑے ہیں۔۔۔اور تمھاری بے وقوفیوں کی بدولت پوری دنیا سمجھ رہی ہے کے ہم نے اپنی غریب بہو کو اغواہ کروادیا ہے۔۔۔"آمنہ بیگم فوراہی دبی دبی غراہٹ کے ساتھ ولید صاحب کے آگے آتے ہوئے۔۔۔نعمان کو بغور دیکھ۔۔۔سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔۔

تو ابھی بھی آپ لوگ سودے بازی کرنے آئی یں ہیں۔۔" وہ ایک گہرا" سانس لے کر۔۔۔بے یقینی سے طنزیہ مسکراتے۔۔دل جلے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

جو چاہے سمجھو۔۔۔یہ تماشہ تم نے شروع کیا ہے۔۔۔اب تم ہی ختم" کرؤ۔۔۔کچھ دنوں کے لیے اپنی بیوی بچے کے ساتھ ہمارے گھر شفٹ ہو جاؤ۔۔۔۔میڈیا پر دیا اپنا بیان واپس لو۔۔۔۔کہو کے ہماری مخالف پارٹی نے تمھاری بیوی کو اغواہ کر کے۔۔۔تم سے زبردستی ہمارے خلاف بیان دلوایا۔۔۔ہو سکے تو مگر مچھ کے آنسو بھی بہا لینا۔۔۔۔" ولید صاحب اپنے رعب دار انداز میں ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کرنے لگا؟؟" وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔کڑوے تیوروں کے" ساتھ پوچھنے لگا۔۔۔

کیونکے یہ رائتاسارا تمھارا پھیلایا ہوا ہے۔۔۔اب جو کہانی گھڑنی ہے"
گھڑو۔۔۔ مگر ہمارا نام صاف کر کے نکال دو۔۔۔ سمجھے۔۔۔ورنہ جس الزام
میں تم نے میرا اور میری بیوی کا نام خراب کیا ہے۔۔۔وہ الزام بہت جلد سچ
کر کے دیکھادوں گا تمھیں۔۔۔یاد رکھنا میری دوشمنی بہت مہنگی پڑئے گی
تمھیں۔۔۔۔" ولید صاحب انگارے چباتے ہوئے دھاڑے۔۔۔۔

ان کا لہجہ دھمکی آمیز تھا۔۔۔

"کل تک کا وقت ہے تمھارے پاس۔۔۔۔اپنی بیوی کو لے کر ہمارے گھر
شفٹ ہو جاؤ۔۔ورنہ پھر جو ہو گا اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے
نعمان۔۔۔اب جب جنگ چھیڑ ہی دی ہے تو یہ مت سمجھنا کے میں باپ

ہوں تو لحاظ کر جاؤں گا۔۔"۔۔اُن کے آخری جملے پر وہ بے اختیار ہی طنزیہ مسکرا دیا۔۔۔

مجھے کسی لحاظ کی آپ سے امید ہے بھی نہیں۔۔۔"وہ نخوست سے کہتا منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

چلو آمنہ یہاں سے۔۔۔"ولید صاحب غصے سے جز بز ہو کر۔۔۔کمرے سے لمبے قدم بھرتے باہر چلے گ ئی ے تھے۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟۔۔۔ہم والدین ہیں تمھارے۔۔۔دشمن" تھوڑی۔۔۔۔اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔"آمنہ بیگم نے اس کا بازو پکڑ کر روہانسہ لہجے کے ساتھ کہا۔۔۔پھر اسے اپنی جانب موڑنے لگیں۔۔۔

میری طرف دیکھو تو صحیح،، نعمان ان کے زبردستی اپنی جانب موڑنے پر مڑ،، ضرور گیا تھا۔۔۔ مگر نظر جھکالی۔۔۔ وہ اپنی ماں کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کی فیملی۔۔۔ ہسپتال کے بیڈ پر تھی۔۔۔ اس کے باوجود ماں باپ کی سفاکیت کا حال یہ تھا کے انھیں اپنی کرسی کی پڑئی ی تھی۔۔۔ جیسے وہ دونوں ان کے تو کچھ لگتے ہی نہ ہوں۔۔۔۔

دیکھو تو صحیح۔۔۔،، بڑی محبت سے اس کے چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔ خود کو،، دیکھنے پر مجبور کیا۔۔۔

میری جان۔۔ مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔ یقین جانو میرے لیے صرف تم،، اہمیت رکھتے ہو۔۔۔۔ صرف تمھاری خاطر میں رخسار کے لیے بھی نہ

صرف خود راضی ہوئی ی تھی بلکے تمھارے ڈیڈ کو بھی کیا تھا۔۔۔اگر اس کا قتل نہ ہوا ہوتا تو آج وہ میری بہو ہوتی اور صرف میری جان تمھاری خاطر میں اسے ہاتھوں کا چھالا بنا کر رکھتی۔۔۔۔کیوں تم مجھ سے نفرت کرنے لگے ہو؟؟۔۔میں ماں ہوں تمھاری۔۔۔تمھاری خاطر تو میں تمھارے ڈیڈ سے بھی لڑ جاؤں۔۔۔"انکی محبت سے لبریز گفتگو سننے کے باوجود بھی۔۔۔اس وجیہہ مرد کی آنکھوں میں کوئی جذبہ نہ ابھرا۔۔۔

کوئی ی اپنائیت نہیں۔۔۔کوئی ی محبت نہیں۔۔۔

یقیناوہ اعتبار نہیں کرتا تھاان پر۔۔۔۔

اس کی بے اعتبار آنکھیں آمنہ بیگم کا دل جلا رہی تھیں۔۔۔ان کی اکلوتی اولاد ایک معمولی سی لڑکی کی خاطر سالوں سے ان سے منہ پھیرے بیٹھی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ جلتیں؟؟۔۔۔کیسے نہ کڑھتیں؟؟۔۔۔

"اس طرح بے اعتباری سے نہ دیکھو۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔ماں ہوں تمھاری نعمان۔۔۔" وہ چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔بہت ٹوٹا سہ لہجہ تھا ان کا۔۔۔اس قدر ٹوٹا کے نعمان کو احساسِ شرمندگی ہوا۔۔۔لگا جیسے وہ غلط سلوک کر رہا ہے اپنی ماں کے ساتھ۔۔۔

"پلیز بس ایک بار اپنی ماں پر اعتبار کر لو۔۔۔۔دیکھنا۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گی۔۔۔۔بس انعم کو اور میرے پوتے کو لے کر گھر آجاؤ۔۔۔وہ میرا پوتا ہے۔۔۔میرے بیٹے کا بیٹا۔۔۔تم باپ بیٹے کی لڑائی میں، میں پس رہی ہوں۔۔۔۔ایسا نہ کرؤ میرے ساتھ۔۔۔مجھے کس بات کی سزا دے رہے

ہو میرے پوتے و بہو سے دور رکھ کر۔؟؟۔۔۔۔کیا تم نہیں چاہتے وہ اپنی دادی کی گود میں کھیلے۔۔اپنے دادا سے ناز اٹھوائے۔۔۔وہ ہمارا پوتا ہے۔۔۔جب تک علم نہیں تھا۔۔یقین کرؤ کوئی ی جذبہ نہیں تھا مگر جب سے پتا چلا۔۔دل تڑپ رہا ہے اپنے پوتے کو دیکھنے کے لیے۔۔اسے اپنے سینے سے لگانے کے لیے۔۔۔" وہ خاصہ جذباتی لہجے میں۔۔۔نعمان کا سیدھا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر۔۔۔بولے چلی جا رہی تھیں۔۔۔کے اچانک پیچھے سے دھیمی سی آواز آئی ی۔۔۔

نعمان۔۔۔"انعم کو ہوش آگیا تھا۔۔"

نعمان کا ہاتھ آمنہ بیگم کے ہاتھ میں تھا۔۔۔جیسے ہی نعمان نے دیکھا کے وہ دشمنِ جاں ہوش میں آ رہی ہے۔۔۔وہ تیزی سے اپنی ماں سے بے دیھانی میں ہاتھ چھڑا کر۔۔انعم کی جانب بڑھا۔۔۔

مانااس کا یہ عمل اپنی ماں کا دل دکھانے کے لیے دانستہ طور پر نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود آمنہ بیگم اپنا خالی ہاتھ دیکھ۔۔ جل بھن کر سامنے لیٹی لڑکی کو خار کی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔ میں ہوں تمھارے پاس۔۔۔"اس کی آنکھ کھلی تو" اپنے محافظ کا چہرہ دیکھ۔۔۔ دل کو اطمینان آیا۔۔۔

نعمان نے اس کا نازک ہاتھ مضبوطی سے اپنے دونوں ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں بھی ہے تو میں کر دوں گا۔۔ یقین" رکھو مجھ پر۔۔۔ مانا مشکل ہے۔۔۔ مگر پلیز یقین رکھو۔۔۔ کچھ نہیں ہونے

دوں گا تمھیں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔یقیناوہ ابھی بھی صدمے کی حالت سے دوچار تھی۔۔۔

انعم الجھی ہوئی ی تھی۔۔کے وہ ہسپتال میں کیسے پہنچی؟؟۔۔۔احتشام ابرار کے لوگ کہاں گ ئی ے؟؟۔۔۔انھوں نے اسے چھوڑ کیسے دیا؟۔۔۔

ذہن اس قدر سوالوں میں الجھا ہوا تھا کے نعمان کے ہونٹ ہلتے ہوئے نظر تو آرہے تھے مگر وہ حسین نوجوان کیا بول رہا تھا۔۔۔وہ نہیں سن پا رہی تھی۔۔۔۔

انعم بیٹا۔۔۔"اچانک کسی نے بڑی میٹھی آواز میں اسے مخاطب" کیا۔۔۔اس نے نظر آواز کی سمت کی۔۔۔تو سامنے نعمان کی والدہ کو کھڑا پایا۔۔۔

انھیں ٹی۔وی پر ہی دیکھا تھا آج تک۔۔۔ریل لائف میں تو پہلی بار ہی دیکھ رہی تھی۔۔

پہلی ہی نگاہ میں انعم کو وہ بہت خوبصورت لگیں۔۔۔بلاشبہ نعمان خوبصورتی میں ان پر ہی گیا تھا۔۔۔۔

پھر اچانک اپنی ماں کے کہے آخری جملے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔"نعمان ولید کا سگا ماموں ہے احتشام ابرار۔۔۔۔اور اب تم بھی وہ رخسار والی غلطی دوہرا رہی ہو۔۔۔ڈرؤ اس وقت سے جب نعمان کی ماں اپنے بھائی ی کو تمھارے پیچھے لگائے۔۔۔کیونکے احتشام ابرار وہ بلا ہے جس سے شیطان بھی پناہ مانگے۔۔۔"

بس ان جملوں کا یاد آنا تھا وہ ڈر کر تیزی سے اٹھی۔۔۔

نعمان نے اس کے پھرتی سے کیے عمل پر حیرت سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر دوبارا انعم کی گرے آنکھوں کو۔۔۔جن میں خوف کا راج تھا۔۔۔

کیا انعم مام سے ڈر رہی ہے؟؟؟"۔۔نعمان نے یہی سوچتے" ہوئے۔۔۔۔اپنی ماں کی جانب مشکوک نگاہ سے دیکھا۔۔۔

ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے؟؟۔۔۔میں تمھاری ساس ہوں۔۔۔اور ساس تو" ماں جیسی ہوتی ہے۔۔۔۔"آمنہ بیگم نے جب نعمان کی نگاہوں کو مشکوک دیکھا تو فوراہی اس کے بیڈ کے پاس آکر۔۔۔اس کے نزدیک چی ئی رپر

بیٹھتے ہوئے۔۔۔لال و گرم رخسار پر نرمی سے ہاتھ رکھ۔۔۔اپنائیت سے گویا ہوئی یں۔۔

"میرا بیٹا تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔پھر میرے بیٹے کے بچے کی ماں ہو تم۔۔۔تم سے ملنے نہ آتی تو دل کو قرار کیسے آتا؟؟۔۔۔یقین جانو۔۔جب سے تمھارے اور اپنے پوتے کے بارے میں پتا چلا ہے۔۔۔میں تو بے چین سی ہو گئی ہوں۔۔۔تم بھی ایک ماں ہو انعم۔۔تم تو سمجھ سکتی ہو ناں میرے جذبات کو؟؟۔۔۔۔میرا ایک پوتا ہے اور مجھے اتنی بڑی خوشی سے محروم رکھا گیا۔۔۔۔تم خود بتاؤ۔۔۔کیا یہ ایک دادی کے ساتھ ناانصافی نہیں؟؟۔۔ارے پوتے تو دادی کی جان ہوتے ہیں۔۔۔پھر میرے کون سے تین چار بیٹے ہیں۔۔۔۔تم ہی سمجھاؤ اِسے۔۔۔۔ایک ماں اپنی اولاد پر کس قدر جان نچھاور کرتی ہے۔۔ناجانے یہ کیوں مجھ سے ناراض ہوئے بیٹھا ہے؟؟۔۔۔مانا اس کے ڈیڈ اپنی سیاسی وجوہات کی بنا پر اسے واپس گھر بلا رے

ہیں۔۔۔ مگر میں تو ماں ہوں ناں۔۔۔ وجہ کچھ بھی ہو۔۔۔ میرا بیٹا گھر آئے وہ کی بھی اپنی بیوی بچے کے ساتھ۔۔۔ تو اس سے زیادہ میرے لیے اور خوشی بات کیا ہو گی۔۔۔ پلیز بیٹا۔۔۔ گھر چلو ہمارے ساتھ۔۔۔" انھوں نے انعم کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ نہایت جذباتی انداز میں منت کی۔۔۔ ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے وہ آنسو بھی بہاتی نظر آ رہی تھیں۔۔۔

انعم ایک عام سی لڑکی تھی۔۔۔۔ ان کے آنسو دیکھ۔۔۔ وہ پگھلنے لگی۔۔ جبکے نعمان سخت تاثرات چہرے پر سجائے۔۔۔ ان کے اک اک عمل پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

انعم کنفیوز ہو کر کبھی انھیں دیکھتی تو کبھی نعمان کو۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔کے رومیسا خاتون نے جو آمنہ بیگم کے متعلق بتایا ۔۔کیا وہ جھوٹ تھا؟؟۔۔۔

وہ رومیسا ہی تھی جس نے اسے رخسار کے قتل کیس میں پھنسایا تھا۔۔۔اس مکار عورت پر اندھا اعتماد نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔

لیکن نا جانے کیوں آمنہ بیگم سے ایک انجانا خوف محسوس ہو رہا تھا اسے۔۔۔۔

مام۔۔۔میری بیوی کو اس وقت آرام کی سخت ضرورت ہے۔۔۔اس " لیے پلیز۔۔۔۔آپ یہاں سے چلی جائیں یہی بہتر رہے گا۔۔۔۔"نعمان نے انعم کے چہرے پر الجھاپن و خوف کے اثار دیکھ۔۔۔فورا ہی دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔اپنی ماں کی جانب متوجہ ہو کر سختی سے کہا۔۔۔۔

آمنہ بیگم کچھ دیر وہاں بیٹھ کر آنسو بہانے کے بعد چلی گ ئی یں
تھیں۔۔۔جاتے جاتے انھوں نے پھر ایک بار انعم پر زور دیا۔۔۔کے نعمان
اور ان کے پوتے کو لے کر ہسپتال سے چھٹی کے بعد۔۔۔ان کے گھر
آئے۔۔۔۔

ان کی باتوں پر زیادہ توجہ نہ دو۔۔۔میں دیکھ لوں گا انھیں۔۔۔"انعم بہت"
الجھی و پریشان سی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔اس خوبرو نوجوان نے اس سے لگ
کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ کو اس کے گرد حائ ل
کر۔۔۔نازک وجود کو خود سے لگا کر۔۔۔نرمی سے حوصلہ دیا۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس کی خاطر صرف ایک رات میں نا جانے کتنے ہی
طاقتور لوگوں کی دشمنیاں مول لی تھیں اس خوبرو نوجوان نے۔۔۔۔

عرشمان۔۔۔وہ کہاں ہے؟؟۔۔۔میں نے اس کی آواز سنی تھی۔۔۔"وہ" اپنے بیٹے کو دیکھنے کی چاہ میں تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

"اسے ہوش آگیا ہے۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے بالکل۔۔۔جب تم دوائی یوں کے زیرِاثر تھیں تو میں نے ویڈیو کال پر اسے تمھیں دیکھایا تھا۔۔۔تب وہ تمھیں آوازیں دے کر جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔شاید وہ ہی سنیں ہوں تم نے۔۔۔"وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔

صرف ایک دن اور ایک رات گزرئی ی تھی۔۔۔جبکے انعم کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ایک صدی جی کر آئی ی ہے۔۔۔۔

اس کا ذہن ابھی بھی سن سی کیفیت میں تھا دوائی یوں کے سبب۔۔۔

عرشمان کے پاس کون ہے؟؟۔۔"اس نے فکر مند لہجے میں استفسار" کیا۔۔۔

الماس۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔"اس کی پیشانی کو شدتِ" الفت سے چومتے ہوئے۔۔۔پر اعتماد انداز میں کہا۔۔۔۔۔

انعم نے غور نہیں کیا۔۔۔نعمان کی قربت آج اسے تحفظ کا احساس دے رہی تھی۔۔۔۔

اسکے پیشانی چومنے پر وہ ذرا بھی نہ جھنجھلائی ی۔۔۔

میں یہاں کیسے آئی ی؟؟۔۔"اس نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔"

آخری چیز جو اسے بے ہوش ہونے سے قبل یاد تھی۔۔۔وہ تھا سیل کا رنگ ہونا۔۔۔

اس کے سوال پر۔۔۔ نعمان الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔

نعمان ولید زندگی میں پہلی بار ایک لڑکی سے بات کرنے میں ڈر محسوس کر رہا تھا۔۔۔کے کہیں کچھ ایسا نہ بول دے جس پر وہ پینک کر جائے۔۔۔۔۔

تم روڈ پر بے ہوش حالت میں ملی تھیں۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں" جواب دیا۔۔۔

وہ۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ کہتی۔۔۔۔کے نعمان نے تیزی سے اس کے "
خشک لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہی۔۔۔انعم نے اپنے پورے جسم میں برقی رو
کی طرح بجلی دوڑتی محسوس کی۔۔۔

اس کی پیاسی نگاہیں ان خشک ہونٹوں پر ٹکی تھیں۔۔

کیا میں تمھیں قریب سے محسوس کر سکتا ہوں؟؟۔۔۔۔مجھے ایسا لگ رہا"
ہے۔۔۔کے میری مکھن ملائی ی مجھ سے بہت دور ہو گ ئی
ہے۔۔۔پلیز۔۔۔"اس نے انگلی ہونٹوں سے ہٹا کر۔۔۔۔اپنا ہاتھ اس کی
گھنی زلفوں میں الجھایا۔۔۔

اپنا چہرہ اس کے حسین چہرے کے قریب لا کر۔۔۔ بھرائی ی آواز و منتی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ہم ہسپتال میں ہیں'' وہ لچکدار انداز میں احتجا جا بولی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے'' خشک ہونٹ پر زبان پھیری

اسکی سیاہ آنکھیں رومانیت برسا رہی تھیں۔۔۔۔ جنھیں دیکھ اس کا گلا مکمل خشک ہوا۔۔۔۔

ہسپتال کو چھوڑو اپنی بتاؤ۔۔۔۔ تم راضی ہو؟؟۔۔''مزید نزدیکی'' بڑھاتے۔۔۔۔ ہلکی سی ابرو اچکا کر۔۔۔۔ان گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں انعم کے چہرے کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔

نعمان دانستہ طور پر اس کا دماغ بٹا رہا تھا۔۔۔تاکے وہ ذہنی طور پر مکمل سکون میں آجائے۔۔۔

وہ غشی کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔جب ایک مدھم سی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

وہ آواز عرشمان کی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ پہچانتی۔۔۔

پھر اتنی ہی مدھم مگر محبت سے لبریز۔۔۔ نعمان کی آوازیں کانوں تک رسائی ی حاصل کرنے لگیں۔۔۔۔

ڈر لاحق تھا کے آنکھ کھلے گی تو یہ آوازیں آنا بند ہو جائی یں گی۔۔۔ شاید وہ خواب تھا۔۔۔ مگر خواب میں عرشمان آئے تو سمجھ آتا ہے۔۔۔ وہ بیٹا تھا۔۔۔ اس کی چاہ تھی۔۔۔ مگر نعمان کی آوازیں کیوں؟؟۔۔۔ کیا دل کو اس کی بھی چاہ تھی؟؟۔۔۔۔

کیا واقعی اس کا دل اب نعمان کی چاہ رکھنے لگا تھا؟؟۔۔۔۔

آواز کے ساتھ ساتھ محسوس ہوا جیسے کوئی ی اس کا ہاتھ چھو رہا ہو۔۔۔

اس لمس کو باخوبی پہچانتی تھی وہ۔۔

مانے یانہ مانے اس لمس کی چاہ و طلب تھی اسے۔۔۔۔

مگر ایسا کیسے ممکن تھا کے نعمان اس کے پاس ہو؟؟۔۔۔وہ تو ان ظالم درندو کی قید میں تھی۔۔

ذہن آہستہ آہستہ کام کرنے لگا۔۔۔۔

جسم کو ٹھنڈک کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔وہ ٹھٹرنے لگی۔۔۔پھر محسوس ہوا ۔۔۔جیسے کسی نے کوئی ی نرم و گرم چیز اس کے وجود پر ڈالی ہو۔۔۔جس سے سردی کا احساس کم ہوا۔۔۔

دماغ کام کر رہا تھا۔۔۔ مگر آنکھیں نہیں کھل رہیں تھیں۔۔۔ یا شاید وہ خود ہی اس قدر خوفزدہ تھی کے جاگنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ کافی دیر اِسی حالت میں رہی۔۔۔

انعم۔۔۔ ''اپنے گالوں پر اپنے شوہر کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر۔۔۔ اس'' نے ڈرتے ڈرتے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔۔

آخر کار وہ مکمل ہوش میں آگ ئی تھی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی جو پہلا چہرہ نظر آیا۔۔۔ اسے دیکھ۔۔۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟۔۔"اس کی محبت و فکر مندی سے بھری آنکھیں"
دیکھ۔۔۔وہ جذباتی ہو گئی۔۔۔اس قدر جذباتی۔۔۔کے تیزی سے اٹھ کر اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

وہ اتنی گرم جوشی سے سینے سے چمٹی تھی کے نعمان ہکا بکا ہوا۔۔۔

پہلی بار نعمان نے نہیں۔۔۔اس دشمنِ جاں نے نعمان کو اپنے حصار میں جکڑا تھا۔۔۔

ایسے جکڑا۔۔۔جیسے اب کبھی جدا نہیں ہونا چاہتی اس سے۔۔۔

ایک منٹ تو وہ خاوشی سے لپٹی رہی۔۔۔ابھی تک اسے یقین نہیں آرہا تھا کے وہ واقعی اپنے شوہر کے پاس ہے۔۔۔اپنے محافظ کے پاس۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔میں ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔میں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمھیں۔۔۔" وہ اس کی کمر کو نرمی سے سہلاتے ہوئے دلاسہ دینے لگا۔۔۔

اس کے حوصلہ وطاقت دینے والے جملے سنتے ہی۔۔۔وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی۔۔۔

وہ بچوں کی طرح رونے لگی تھی۔۔۔

ان کچھ گھنٹوں میں اس پر کیا کیا قیامتیں ٹوٹی ہیں نعمان کو ذرا خبر نہیں۔۔۔۔

وہ بس روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

بس۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔"اس نازک وجود کو"
اپنے سینے سے ہٹا کر۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے پوروں سے
۔۔۔اس کی آنکھوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔بڑی محبت سے گویا
ہوا۔۔

اس کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔

کتنے سوال تھے اس نوجوان کے ذہن میں۔۔۔۔مگر انعم کی حالت دیکھ
۔۔۔اس نے نہ پوچھے۔۔۔۔

وہ ڈر گیا تھا۔۔۔ڈر۔۔۔کہیں کچھ غلط تو نہیں ہو گیا اس کے ساتھ۔۔۔

جس طرح وہ رو رہی تھی نعمان کی جگہ کوئی ی بھی ہوتا تو ڈر جاتا۔۔۔

وہ پھر سے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر نرس نے اسے پُر سکون کرنے کے لیے۔۔۔
انجیکشن لگا دیا۔۔۔ جس کے لگتے ہی وہ چند لمحوں میں واپس نیند کی آغوش
میں لوٹ گ ئی۔۔۔

نعمان نے بہت آہستگی سے اسے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

وہ انعم کے بے رنگ ونڈھال چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

(ماضی)

مسٹر ولید و مسز ولید ہم آپ کو مسز نعمان ولید کے اغواہ اور ان کے گواہ پر" جان لیوا حملہ کرنے پر اریسٹ کرتے ہیں۔۔۔"پولیس آفسر نے آگے بڑھ کر ہتھکڑی ولید صاحب کے آگے کی۔۔۔تو انھوں نے لہو رنگ آنکھوں سے نعمان کو دیکھا۔۔۔

ہزاروں شکوے و شکایات سے بھرپور تھیں وہ آنکھیں۔۔۔۔

ابھی دوسرا پولیس والا آمنہ بیگم کی جانب بڑھا ہی تھا کے وہ لال پیلی ہو کر۔۔۔غراہٹ کے ساتھ بولیں۔۔۔

وہیں رک جاؤ۔۔۔مجھے اریسٹ کرنے کے لیے کسی لیڈی" آفیسر۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھیں۔۔کے نعمان کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اس نے پینٹ کی جیب سے نکال کر سیل کی اسکرین دیکھی۔۔۔تو اسکرین پر ایک اَن نون نمبر چمک رہا تھا۔۔۔

اس نے کال ریسیو کی۔۔۔اور سیل کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا مسٹر نعمان سے بات ہو سکتی ہے؟؟۔۔"وہ کسی انجان شخص" کی آواز تھی۔۔۔جو وہ پہلی بار سن رہا تھا۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔"

میں نے آپ کی نیوز دیکھی تھی۔۔۔۔میں نائی ٹ شفٹ کر کے گھر لوٹ" رہا تھا۔۔۔تو راستے میں آپ کی وائی ف سڑک کے بیچ و بیچ بے ہوش پڑئی ی

نظر آئی یں۔۔ان کے پاؤ وں سے خون بھی رس رہا تھا۔۔۔۔۔میں انھیں ہسپتال لے آیا ہوں مگر یہ ہسپتال والے ایڈمٹ نہیں کر رہے۔۔۔۔۔اس لیے آپ جلدی آجائی یں یہاں۔۔"اس شخص نے پھولے پھولے سانس لیتے ہوئے۔۔۔ عجلت سے اپنی بات کہی۔۔۔

نعمان کو محسوس ہوا۔۔ جیسے وہ ڈرا ہوا ہو۔۔۔

آج کل پاکستان کے حالات ہی ایسے ہیں کے یہاں لوگ کسی کی مدد کرنے سے ڈرتے ہیں۔۔۔کے کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائی یں۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔۔ نعمان کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

ہسپتال کا نام بولو جلدی۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔"نعمان تیزی سے باہر کی" جانب لپکتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی وہ بات کرتے کرتے باہر نکلتا۔۔۔اس سے قبل ہی ولید صاحب نے "اسے زور سے آواز دی۔۔۔"نعمان۔۔۔

جس پر اس کے قدم رکے۔۔۔۔اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

مل گ ئی تمھاری بیوی؟؟؟۔۔"ولید صاحب تیزی سے طنزیہ لہجے میں" پوچھنے لگے۔۔۔

ان کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں۔۔۔۔کے بس نہ چلتا ہوا اپنے بیٹے کا اپنے ہاتھ سے گلا دبا دیں۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے تمھاری بیوی کے غائب ہونے"
سے۔۔۔یقین جانو اگر ہمیں اسے غائب کرانا ہوتا تو وہ تمھیں یوں زندہ
واپس نہ ملتی۔۔۔اب تو یقین کرو۔۔۔ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ان سب
میں۔۔۔۔"آمنہ بیگم آنکھوں میں آنسو بھرے۔۔زکام بھری آواز میں
چیخیں۔۔۔۔

اس لمحے نعمان بہت شرمندہ سہ ہوا۔۔۔کیا واقعی اس نے جلد بازی کر دی
تھی ان پر الزام لگانے میں؟؟۔۔

مگر اس کے والدین نہیں تو پھر کون؟؟۔

کون تھا وہ شخص جس نے اس قدر پلاننگ سے انعم کو ہسپتال سے غائب
کیا؟؟۔۔۔

اس کے پاس وقت نہیں تھا۔۔۔ناجانے انعم کس حال میں تھی۔۔۔

وہ پولیس کو اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔۔ان پولیس والوں نے ولید صاحب کے ہاتھوں کو ہتھ کڑی سے آزاد کیا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔ولید صاحب و آمنہ بیگم نے ایمبولینس کی آواز سنی۔۔۔۔

زوبیر کے خون آلود وجود کو اسٹکچر پر لیٹا کر۔۔۔وہ لوگ تیزی سے اپنے ساتھ لے گ ئ ے تھے۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔کیا۔۔۔اس کے ساتھ۔۔۔مطلب۔۔۔"وہ الفاظ بھی ادا" نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس حسین نوجوان کا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔۔۔

کیسے پوچھے۔۔۔کے اس کی بیوی کے ساتھ کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔اس کی عزت۔۔۔کوئی ی بھی مرد اپنی بیوی پر کسی کی گندی نگاہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔وہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتا تھا کے کوئی ی اس کی عزت سے کھلواڑ کر کے۔۔۔اسے تباہ و برباد کر گیا ہے ان چند گھنٹوں میں۔۔۔

یہ تصور بھی جان لیوا تھا۔۔۔

انعم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کی اوپری کھال غائب تھی جس کے سبب اس کے پاؤوں سے خون رس رہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ وہ ایک سڑک پر پڑی ی ملی تھی۔۔۔

مانا کپڑے سلامت تھے۔۔۔ مگر دوپٹہ نہ تھا۔۔۔

ہوش میں آنے کے بعد جس طرح وہ روئی ی۔۔۔ نعمان کی روح فنا کر گ ئی۔۔۔۔

پہلی بار شدت سے احساس ہوا۔۔۔کے عزت کس چیز کا نام ہے۔۔۔۔۔

آج سمجھ آیا تھا کے عورت کی عزت کیا شہ ہے۔۔۔۔

کیا کبھی سوچا تھا اس نے۔۔۔ایک دن اس لڑکی کی عزت اس سے کہیں زیادہ اسے محبوب ہو جائے گی۔

اتنی محبوب۔۔۔کے لگ رہا تھا جان نکل جائے گی اگر ڈاکٹر نی نے ٹیسٹ کے بعد تصدیق کر دی۔۔اس کے لاحق خوف کی تو۔۔۔۔

اس نے انعم کا مکمل ٹیسٹ کروایا تھا۔۔۔۔ لیکن اب رزلٹ سننے سے ڈر رہا تھا۔۔۔

جتنی دیر میں انعم کے ٹیسٹ ہوئے اور رپورٹس آئی یں۔۔۔۔وہ پورا دورانیہ۔۔۔۔کس قدر اذیت میں گزرا تھا بس وہ نوجوان ہی جانتا ہے۔۔۔

رخسار کا ریپ کیا گیا تھا قتل سے پہلے۔۔۔۔یہ بات یاد آتے ہی وہ مزید خوفزدہ ہوا۔۔۔

اتنا خوفزدہ کے ہسپتال کے اس چھوٹے سے کمرے میں جا پہنچا۔۔جو نماز کے لیے مخصوص تھا۔۔۔

ظہر کی نماز کا وقت بھی قضا ہونے کے قریب تھا۔۔۔۔

وہ بیٹھ گیا۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں۔۔۔بہت تھکی ہوئی ی حالت میں۔۔۔

اگر وہ اپنی بیوی کی عزت ہی نہ بچا سکا تو اب کیا باقی رہ گیا تھا زندگی میں ؟؟۔۔

وہ سر سجدے میں گرا کر۔۔بلک بلک کر رونے لگا۔۔۔

الفاظ ختم ہو گئ ے تھے۔۔۔۔۔

پہلے اس کی محبت اور اب اسکی بیوی۔۔۔

کوئ ی بھی مرد ٹوٹ جائے۔۔۔۔وہ بھی ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔

کتنا عجیب ہے کے اس کی عزت لوٹنے والا ہی تیرے در پر اس کی عزت کی ”
حفاظت کی دعا مانگنے آیا ہے۔۔۔مالک۔۔۔۔تو نے اس کی عزت کو میری

عزت بنادیا۔۔۔آج اس سے کہیں زیادہ میں تڑپ رہا ہوں اس خوف سے کے کچھ ہو نہ گیا ہو۔۔۔۔یہ خوف میری جان لے رہا ہے۔۔۔بے شک تو کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔یا میرے مالک۔۔۔میں خطا کار ہوں۔۔۔بد کار ہوں۔۔۔بہت گناہ کیے ہیں میں نے۔۔۔مگر اس لڑکی نے نہیں کیے۔۔وہ تو مظلوم ہے۔۔۔پہلے ہی بہت کچھ سہہ چکی ہے وہ۔۔۔۔مالک۔۔۔رحم کر۔۔۔۔تیری رحمت بہت بڑی ہے۔۔۔میرے گناہوں کی طرف نہ دیکھ۔۔۔۔اپنی رحمت کی طرف نگاہ کر۔۔۔بے شک تو معاف کرنے والا ہے۔۔۔بے شک صرف تو ہی ہے جو میرے دل کا حال مجھ سے بہتر جانتا ہے۔۔۔مالک اگر تیری رحمت صرف نیک لوگوں کے لیے ہوئی ی تو مجھ جیسا بد کار کہاں جائے گا۔۔۔تو صرف نیکوں کا تو خدا نہیں ناں۔۔۔تو میرا بھی تو رب ہے۔۔۔۔تو کرم کر۔۔۔میرے خوف کو حقیقت کا روپ نہ دے۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔۔

"مجھے پتا ہے وہ بھی مر جائے گی۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔پیشنٹ کے ساتھ کوئی زیادتی یا زبردستی نہیں کی" گئی۔۔۔"ایک لمحہ لگا تھا لیڈی ڈاکٹر کو اس کی بات سمجھنے میں۔۔۔۔

لیکن وہ اگلے ہی لمحے تیزی سے مطمئن انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔جسے سن۔۔۔نعمان کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔لگا جیسے منو بوجھ ہٹا ہو سینے سے۔۔۔۔

اس نے ایک گہرا سکھ کا سانس بھرا۔۔۔۔

تو پھر وہ ایسے کیوں رو رہی تھی جیسے کوئی قیامت آکر گزری ہو اس پر۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔ہلکے سے بڑبڑایا۔۔۔

کیاہواتھااس کے ساتھ ان چند گھنٹوں میں ؟؟۔۔۔یہی سوال اب اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کے پاؤں کے ناخنوں کو جڑ سے کھینچ کر کسی آلے سے نکالا گیا"
ہے۔۔۔اور جس طرح ہوش میں آنے کے بعد وہ روئی ہے۔۔۔یقیناً اسے ذہنی طور پر ٹاچر کا نشانا بنایا گیا ہے۔۔۔اب ٹھیک طرح تو خود انعم ہی بتا سکتی ہے کے اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔ لیکن میرا آپ کو مشورہ یہی ہے۔۔۔ کے ابھی اسے ذہنی طور پر مکمل نارمل ہو جانے دیں۔۔۔۔کسی بھی قسم کا ذہنی دباؤ اس کی جان لے سکتا ہے۔۔۔۔اس لیے آپ کو بہت سنبھل کر اس سچویشن کو ہینڈل کرنا ہو گا۔۔۔"

نعمان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔اس لمحے شدت سے دل چاہا کے یا تو خود مر جائے یا ان لوگوں کو مار دے جنھوں نے اس کی بیوی کو موت کے منہ تک پہنچا دیا ہے۔۔۔۔

وہ پہلے بھی کہاں نارمل تھی؟؟۔۔بیچاری کو اکثر پینک اٹیک آتے تھے۔۔۔وہ ہی جانتا ہے کتنی مشکل سے اس لڑکی کو خود سے اور عرشمان سے مانوس کروایا۔۔۔۔

معاملہ مزید سنگین ہو گیا تھا۔۔۔اب تو بات جان پر ہی بن آئی ی تھی۔۔۔وہ سر نہ پکڑے تو کیا کرئے۔۔۔آخر کون تھے وہ لوگ جو انعم کو اغواہ کر کے۔۔۔ ہسپتال سے لے گ ئی ے۔۔۔۔ حتی کے اس کے نام پر ایک جھوٹا خط بھی لکھ ڈالا۔۔اگر اسے انعم کی ہینڈ رائی ٹنگ کی پہچان نہ ہوتی تو یقینا وہ یہی گمان کرتا۔۔۔کے وہ اسے خود چھوڑ کر چلی گ ئی۔۔۔

اَن گنت سوالات چل رہے تھے ذہن میں۔۔۔۔کے اگر ان سب کے پیچھے اس کے والدین نہیں۔۔۔تو پھر کون؟؟۔۔کون ہے وہ شخص جو اس کی خوشیوں کا دشمن بنا ہوا ہے؟؟۔۔آخر چاہتا کیا ہے اس سے؟؟۔۔۔۔کیوں پیچھے پڑا ہے؟؟۔۔۔

وہ ڈاکٹر نی سے مزید کچھ باتیں کرنے کے بعد انعم کے روم میں چلا آیا۔۔۔ روم میں داخل ہوتے ہی۔۔۔آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

آپ لوگ یہاں؟؟۔۔۔"ولید صاحب و آمنہ بیگم انعم کے پاس ہی" کھڑے تھے۔۔۔جنھیں دیکھ۔۔۔وہ حیرت سے سوال کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔۔۔

اپنی بہو کو دیکھنے آئے تھے۔۔۔۔۔"آمنہ بیگم کے منہ سے انعم کے لیے" بہو کا لفظ سن۔۔۔۔اسے زبردست شاکڈ لگا۔۔۔۔

یقین نہیں آیا اپنے کانوں پر۔۔۔کیا سورج مشرق کی جگہ مغرب سے نکل آیا تھا آج؟؟۔۔۔۔

تم نے بتایا کیوں نہیں ہمیں۔۔۔کے یہ رخسار نہیں۔۔۔۔"ابھی وہ" حیرت کے عالم میں ہی کھڑا تھا۔۔۔کے آمنہ بیگم تیزی سے بولیں۔۔۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ویسے بھی انعم رخسار کی ہی چھوٹی بہن" ہے۔۔۔وہی اسٹیٹس ہے اس کا بھی جو رخسار کا تھا۔۔۔"وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے رخسار وانعم میں فرق کیا ہے؟؟۔۔۔وہ ہی ذات۔۔۔وہ ہی باپ۔۔۔۔وہ ہی خاندان۔۔۔وہ ہی اسٹیٹس۔۔۔۔

"فرق ہے۔۔۔بہت بڑا فرق ہے۔۔۔وہ الگ بات ہے تمھاری غیرت مر گ ئی ہے محبت کا کلمہ رٹتے رٹتے۔۔۔۔ایک جسم فروش عورت اور ایک شریف گھریلو لڑکی کیسے برابر ہو گ ئی ے؟" ولید صاحب جو سرخ چہرہ لیے کھڑے تھے۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔واضح الفاظ میں گہرا طنز کیے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔

"اگر آپ لڑنے آئی یں ہیں تو پلیز چلے جائی یں۔۔۔میں ہاتھ جوڑتا ہوں آپ لوگوں کے آگے۔۔۔میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مزید پریشان نہ کریں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ ہار ماننے والے انداز میں۔۔۔چہرے کی سید تک

اونچا کر کے جوڑتے ہوئے۔۔۔۔بے زاریت کی انتہا کو چھوتا۔۔۔۔دبے دبے غصے میں بولا۔۔۔۔

عرشمان کو ہوش آگیا ہو گا۔۔۔یہ جانتا تھا وہ۔۔۔مگر انعم کو اس حال میں چھوڑ کر کیسے جا سکتا تھا۔؟؟۔۔

پھر دوسری جانب۔۔۔اس کا جگری یار۔۔الگ ہسپتال میں پڑا تھا۔۔۔جسے وہ دیکھنے تک نہیں جا سکا۔۔۔۔

اس کے تینوں پیارے۔۔ تین الگ الگ ہسپتال میں ایڈمٹ تھے۔۔

نعمان ولید کی تو پوری دنیا ہی بکھرئی ی پڑئی ی تھی۔۔۔ایسے میں وہ کسی سے لڑنا تو دور۔۔۔بات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔ہم یہاں صلح کے لیے آئے ہیں۔۔۔اس لیے بد تمیزی مت کرؤ۔۔۔الیکشن سر پر کھڑے ہیں۔۔۔اور تمھاری بے وقوفیوں کی بدولت پوری دنیا سمجھ رہی ہے کے ہم نے اپنی غریب بہو کو اغواہ کروادیا ہے۔۔۔"آمنہ بیگم فوراہی دبی دبی غراہٹ کے ساتھ ولید صاحب کے آگے آتے ہوئے۔۔۔نعمان کو بغور دیکھ۔۔۔سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔۔

تو ابھی بھی آپ لوگ سودے بازی کرنے آئی یں ہیں۔۔"وہ ایک گہرا" سانس لے کر۔۔۔بے یقینی سے طنزیہ مسکراتے۔۔دل جلے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

جو چاہے سمجھو۔۔۔یہ تماشہ تم نے شروع کیا ہے۔۔۔اب تم ہی ختم" کرؤ۔۔۔کچھ دنوں کے لیے اپنی بیوی بچے کے ساتھ ہمارے گھر شفٹ ہو جاؤ۔۔۔۔میڈیا پر دیا اپنا بیان واپس لو۔۔۔۔کہو کے ہماری مخالف پارٹی نے تمھاری بیوی کو اغواہ کر کے۔۔۔تم سے زبردستی ہمارے خلاف بیان دلوایا۔۔۔ہو سکے تو مگر مچھ کے آنسو بھی بہا لینا۔۔۔۔"ولید صاحب اپنے رعب دار انداز میں ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کرنے لگا؟؟؟" وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔کڑوے تیوروں کے" ساتھ پوچھنے لگا۔۔۔

کیونکے یہ رائتا سارا تمھارا پھیلایا ہوا ہے۔۔۔اب جو کہانی گھڑنی ہے" گھڑو۔۔۔مگر ہمارا نام صاف کر کے نکال دو۔۔۔سمجھے۔۔۔ورنہ جس الزام میں تم نے میرا اور میری بیوی کا نام خراب کیا ہے۔۔۔وہ الزام بہت جلد سچ

کر کے دیکھادوں گا تمھیں۔۔۔یاد رکھنا میری دوشمنی بہت مہنگی پڑے گی تمھیں۔۔۔۔"ولید صاحب انگارے چباتے ہوئے دھاڑے۔۔۔۔

ان کا لہجہ دھمکی آمیز تھا۔۔۔

"کل تک کا وقت ہے تمھارے پاس۔۔۔۔اپنی بیوی کو لے کر ہمارے گھر شفٹ ہو جاؤ۔۔ورنہ پھر جو ہو گا اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے نعمان۔۔۔اب جب جنگ چھیڑ ہی دی ہے تو یہ مت سمجھنا کے میں باپ ہوں تو لحاظ کر جاؤں گا۔۔"۔۔اُن کے آخری جملے پر وہ بے اختیار ہی طنزیہ مسکرا دیا۔۔۔

"مجھے کسی لحاظ کی آپ سے امید ہے بھی نہیں۔۔۔"وہ نخوست سے کہتا منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

چلو آمنہ یہاں سے۔۔۔" ولید صاحب غصے سے جز بز ہو کر۔۔۔ کمرے "
سے لمبے قدم بھرتے باہر چلے گ ئ ے تھے۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟۔۔۔ ہم والدین ہیں تمھارے۔۔۔ دشمن "
تھوڑی۔۔۔۔ اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔" آمنہ بیگم نے اس کا بازو پکڑ کر
روہانسہ لہجے کے ساتھ کہا۔۔۔ پھر اسے اپنی جانب موڑنے لگیں۔۔۔

میری طرف دیکھو تو صحیح"، نعمان ان کے زبردستی اپنی جانب موڑنے پر مڑ "
ضرور گیا تھا۔۔۔ مگر نظر جھکا لی۔۔۔ وہ اپنی ماں کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتا
تھا۔۔۔

اس کی فیملی۔۔۔ ہسپتال کے بیڈ پر تھی۔۔۔اس کے باوجود ماں باپ کی سفاکیت کا حال یہ تھا کے انھیں اپنی کرسی کی پڑئی ی تھی۔۔۔ جیسے وہ دونوں ان کے تو کچھ لگتے ہی نہ ہوں۔۔۔۔

دیکھو تو صحیح۔۔۔" بڑی محبت سے اس کے چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔خود کو" دیکھنے پر مجبور کیا۔۔۔

میری جان۔۔مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔یقین جانو میرے لیے صرف تم" اہمیت رکھتے ہو۔۔۔۔ صرف تمھاری خاطر میں رخسار کے لیے بھی نہ صرف خود راضی ہوئی ی تھی بلکے تمھارے ڈیڈ کو بھی کیا تھا۔۔۔اگر اس کا قتل نہ ہوا ہوتا تو آج وہ میری بہو ہوتی اور صرف میری جان تمھاری خاطر میں اسے ہاتھوں کا چھالا بنا کر رکھتی۔۔۔۔کیوں تم مجھ سے نفرت کرنے لگے ہو؟؟۔۔میں ماں ہوں تمھاری۔۔۔ تمھاری خاطر تو میں تمھارے ڈیڈ

سے بھی لڑ جاؤں۔۔۔"انکی محبت سے لبریز گفتگو سننے کے باوجود بھی۔۔۔
اس وجیہہ مرد کی آنکھوں میں کوئی جذبہ نہ ابھرا۔۔۔

کوئی ی اپنائیت نہیں۔۔۔کوئی ی محبت نہیں۔۔۔

یقیناوہ اعتبار نہیں کرتا تھاان پر۔۔۔۔

اس کی بے اعتبار آنکھیں آمنہ بیگم کادل جلارہی تھیں۔۔۔ان کی اکلوتی اولاد
ایک معمولی سی لڑکی کی خاطر سالوں سے ان سے منہ پھیرے بیٹھی
تھی۔۔۔وہ کیسے نہ جلتیں؟؟۔۔۔کیسے نہ کڑتیں؟؟۔۔۔

اس طرح بے اعتباری سے نہ دیکھو۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔ماں ہوں"
تمھاری نعمان۔۔۔"وہ چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے

بولیں۔۔۔۔بہت ٹوٹا سہ لہجہ تھا ان کا۔۔۔اس قدر ٹوٹا کے نعمان کو احساسِ شرمندگی ہوا۔۔۔۔لگا جیسے وہ غلط سلوک کر رہا ہے اپنی ماں کے ساتھ۔۔۔

"پلیز بس ایک بار اپنی ماں پر اعتبار کر لو۔۔۔۔دیکھنا۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گی۔۔۔۔بس انعم کو اور میرے پوتے کو لے کر گھر آ جاؤ۔۔۔وہ میرا پوتا ہے۔۔۔میرے بیٹے کا بیٹا۔۔۔تم باپ بیٹے کی لڑائی میں، میں پس رہی ہوں۔۔۔۔ایسا نہ کرؤ میرے ساتھ۔۔۔مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہو میرے پوتے و بہو سے دور رکھ کر۔؟؟۔۔۔۔۔کیا تم نہیں چاہتے وہ اپنی دادی کی گود میں کھیلے۔۔اپنے دادا سے نازا ٹھوائے۔۔۔وہ ہمارا پوتا ہے۔۔۔جب تک علم نہیں تھا۔۔یقین کرؤ کوئی جذبہ نہیں تھا مگر جب سے پتا چلا۔۔دل تڑپ رہا ہے اپنے پوتے کو دیکھنے کے لیے۔۔اسے اپنے سینے سے لگانے کے لیے۔۔۔" وہ خاصہ جذباتی لہجے میں۔۔۔نعمان کا سیدھا

ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر۔۔۔بولے چلی جارہی تھیں۔۔۔کے اچانک پیچھے سے دھیمی سی آواز آئی ی۔۔۔

نعمان۔۔۔"انعم کو ہوش آگیا تھا۔۔"

نعمان کا ہاتھ آمنہ بیگم کے ہاتھ میں تھا۔۔۔جیسے ہی نعمان نے دیکھا کے وہ دشمنِ جاں ہوش میں آرہی ہے۔۔۔وہ تیزی سے اپنی ماں سے بے دیھانی میں ہاتھ چھڑا کر۔۔انعم کی جانب بڑھا۔۔۔

مانا اس کا یہ عمل اپنی ماں کا دل دکھانے کے لیے دانستہ طور پر نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود آمنہ بیگم اپنا خالی ہاتھ دیکھ۔۔جل بھن کر سامنے لیٹی لڑکی کو خار کی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔میں ہوں تمھارے پاس۔۔۔"اس کی آنکھ کھلی تو" اپنے محافظ کا چہرہ دیکھ۔۔۔دل کو اطمینان آیا۔۔۔

نعمان نے اس کا نازک ہاتھ مضبوطی سے اپنے دونوں ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔نہیں بھی ہے تو میں کر دوں گا۔۔یقین" رکھو مجھ پر۔۔۔مانا مشکل ہے۔۔۔مگر پلیز یقین رکھو۔۔۔کچھ نہیں ہونے دوں گا تمھیں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔یقیناوہ ابھی بھی صدمے کی حالت سے دوچار تھی۔۔۔

انعم الجھی ہوئی ی تھی۔۔کے وہ ہسپتال میں کیسے پہنچی؟؟۔۔۔احتشام ابرار کے لوگ کہاں گ ئی ے؟؟۔۔۔انھوں نے اسے چھوڑ کیسے دیا؟۔۔۔

ذہن اس قدر سوالوں میں الجھا ہوا تھا کے نعمان کے ہونٹ ہلتے ہوئے نظر تو آرہے تھے مگر وہ حسین نوجوان کیا بول رہا تھا۔۔۔وہ نہیں سن پا رہی تھی۔۔۔۔

النعم بیٹا۔۔۔"اچانک کسی نے بڑی میٹھی آواز میں اسے مخاطب" کیا۔۔۔اس نے نظر آواز کی سمت کی۔۔۔تو سامنے نعمان کی والدہ کو کھڑا پایا۔۔۔

انھیں ٹی۔وی پر ہی دیکھا تھا آج تک۔۔۔ریل لائف میں تو پہلی بار ہی دیکھ رہی تھی۔۔

پہلی ہی نگاہ میں انعم کو وہ بہت خوبصورت لگیں۔۔۔بلاشبہ نعمان خوبصورتی میں ان پر ہی گیا تھا۔۔۔۔

پھر اچانک اپنی ماں کے کہے آخری جملے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔"نعمان ولید کا سگا ماموں ہے احتشام ابرار۔۔۔۔اور اب تم بھی وہ رخسار والی غلطی دوہرا رہی ہو۔۔۔ڈرؤ اس وقت سے جب نعمان کی ماں اپنے بھائی ی کو تمھارے پیچھے لگائے۔۔۔کیونکے احتشام ابرار وہ بلا ہے جس سے شیطان بھی "پناہ مانگے۔۔۔

بس ان جملوں کا یاد آنا تھا وہ ڈر کر تیزی سے اٹھی۔۔۔

نعمان نے اس کے پھرتی سے کیے عمل پر حیرت سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر دوبارا انعم کی گرے آنکھوں کو۔۔۔جن میں خوف کا راج تھا۔۔۔

کیا انعم مام سے ڈر رہی ہے؟؟؟"۔۔نعمان نے یہی سوچتے" ہوئے۔۔۔۔اپنی ماں کی جانب مشکوک نگاہ سے دیکھا۔۔۔

ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے؟؟۔۔۔میں تمھاری ساس ہوں۔۔۔اور ساس تو" ماں جیسی ہوتی ہے۔۔۔۔"آمنہ بیگم نے جب نعمان کی نگاہوں کو مشکوک دیکھا تو فوراہی اس کے بیڈ کے پاس آکر۔۔۔اس کے نزدیک چی ئی رپر بیٹھتے ہوئے۔۔۔لال و گرم رخسار پر نرمی سے ہاتھ رکھ۔۔۔اپنائیت سے گویا ہوئی یں۔۔

میرا بیٹا تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔پھر میرے بیٹے کے بچے کی ماں ہو" تم۔۔۔تم سے ملنے نہ آتی تو دل کو قرار کیسے آتا؟؟۔۔۔یقین جانو۔۔جب سے تمھارے اور اپنے پوتے کے بارے میں پتا چلا ہے۔۔۔میں تو بے چین سی ہو گ ئی ہوں۔۔۔تم بھی ایک ماں ہو انعم۔۔تم تو سمجھ سکتی ہو ناں میرے جذبات کو؟؟۔۔۔۔میرا ایک پوتا ہے اور مجھے اتنی بڑی خوشی سے محروم رکھا گیا۔۔۔۔تم خود بتاؤ۔۔۔کیا یہ ایک دادی کے ساتھ ناانصافی نہیں؟؟۔۔ارے پوتے تو دادی کی جان ہوتے ہیں۔۔۔پھر میرے کون سے تین چار بیٹے ہیں۔۔۔۔تم ہی سمجھاؤ اِسے۔۔۔۔ایک ماں اپنی اولاد پر کس قدر جان نچھاور کرتی ہے۔۔ناجانے یہ کیوں مجھ سے ناراض ہوئے بیٹھا ہے؟؟۔۔۔مانا اس کے ڈیڈ اپنی سیاسی وجوہات کی بنا پر اسے واپس گھر بلا رہے ہیں۔۔۔مگر میں تو ماں ہوں ناں۔۔۔وجہ کچھ بھی ہو۔۔۔میرا بیٹا گھر آئے وہ کی بھی اپنی بیوی بچے کے ساتھ۔۔۔تو اس سے زیادہ میرے لیے اور خوشی بات کیا ہو گی۔۔۔پلیز بیٹا۔۔۔گھر چلو ہمارے ساتھ۔۔۔"انھوں نے انعم کا

ہاتھ پکڑ کر۔۔۔نہایت جذباتی انداز میں منت کی۔۔۔ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے وہ آنسو بھی بہاتی نظر آرہی تھیں۔۔۔

انعم ایک عام سی لڑکی تھی۔۔۔۔ان کے آنسو دیکھ۔۔۔وہ پگھلنے لگی۔۔جبکے نعمان سخت تاثرات چہرے پر سجائے۔۔۔ان کے اک اک عمل پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

انعم کنفیوز ہو کر کبھی انھیں دیکھتی تو کبھی نعمان کو۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔کے رومیسا خاتون نے جو آمنہ بیگم کے متعلق بتایا ۔۔کیا وہ جھوٹ تھا؟؟۔۔۔

وہ رومیسا ہی تھی جس نے اسے رخسار کے قتل کیس میں پھنسایا تھا۔۔۔اس مکار عورت پر اندھا اعتماد نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔

لیکن ناجانے کیوں آمنہ بیگم سے ایک انجانا خوف محسوس ہو رہا تھا اسے۔۔۔۔

مام۔۔۔میری بیوی کو اس وقت آرام کی سخت ضرورت ہے۔۔۔اس لیے پلیز۔۔۔۔آپ یہاں سے چلی جائیں یہی بہتر رہے گا۔۔۔۔" نعمان نے انعم کے چہرے پر الجھاپن و خوف کے اثار دیکھ۔۔۔فوراہی دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔اپنی ماں کی جانب متوجہ ہو کر سختی سے کہا۔۔۔۔

آمنہ بیگم کچھ دیر وہاں بیٹھ کر آنسو بہانے کے بعد چلی گ ئیں تھیں۔۔۔جاتے جاتے انھوں نے پھر ایک بار انعم پر زور دیا۔۔۔کے نعمان

اوران کے پوتے کو لے کر ہسپتال سے چھٹی کے بعد۔۔۔ان کے گھر آئے۔۔۔۔

ان کی باتوں پر زیادہ توجہ نہ دو۔۔۔میں دیکھ لوں گا انھیں۔۔۔"انعم بہت" الجھی وپریشان سی نظر آرہی تھی۔۔۔۔اس خوبرو نوجوان نے اس سے لگ کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ کو اس کے گرد حائل کر۔۔۔نازک وجود کو خود سے لگا کر۔۔۔نرمی سے حوصلہ دیا۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس کی خاطر صرف ایک رات میں ناجانے کتنے ہی طاقتور لوگوں کی دشمنیاں مول لی تھیں اس خوبرو نوجوان نے۔۔۔۔

عرشمان۔۔۔وہ کہاں ہے؟؟۔۔۔میں نے اس کی آواز سنی تھی۔۔۔"وہ" اپنے بیٹے کو دیکھنے کی چاہ میں تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

اسے ہوش آگیا ہے۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے بالکل۔۔۔جب تم دوائی یوں کے" زیرِاثر تھیں تو میں نے ویڈیو کال پر اسے تمھیں دیکھایا تھا۔۔۔تب وہ تمھیں آوازیں دے کر جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔شاید وہ ہی سنیں ہوں تم نے۔۔۔"وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔

صرف ایک دن اور ایک رات گزرئی ی تھی۔۔۔جبکے انعم کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ایک صدی جی کر آئی ی ہے۔۔۔۔

اس کا ذہن ابھی بھی سن سی کیفیت میں تھا دوائی یوں کے سبب۔۔۔

عرشمان کے پاس کون ہے؟؟؟۔۔"اس نے فکر مند لہجے میں استفسار" کیا۔۔۔

الماس۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔"اس کی پیشانی کو شدتِ"
الفت سے چومتے ہوئے۔۔۔پر اعتماد انداز میں کہا۔۔۔۔۔

انعم نے غور نہیں کیا۔۔۔نعمان کی قربت آج اسے تحفظ کا احساس دے رہی
تھی۔۔۔۔

اسکے پیشانی چومنے پر وہ ذرا بھی نہ جھنجھلائی ی۔۔۔

میں یہاں کیسے آئی ی؟؟۔۔"اس نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔"

آخری چیز جو اسے بے ہوش ہونے سے قبل یاد تھی۔۔۔وہ تھا سیل کا رنگ
ہونا۔۔۔

اس کے سوال پر۔۔۔ نعمان الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔

نعمان ولید زندگی میں پہلی بار ایک لڑکی سے بات کرنے میں ڈر محسوس کر رہا تھا۔۔۔کے کہیں کچھ ایسا نہ بول دے جس پر وہ پینک کر جائے۔۔۔۔۔

تم روڈ پر بے ہوش حالت میں ملی تھیں۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں" جواب دیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ کہتی۔۔۔۔کے نعمان نے تیزی سے اس کے" خشک لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہی۔۔۔انعم نے اپنے پورے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑتی محسوس کی۔۔۔

اس کی پیاسی نگاہیں ان خشک ہونٹوں پر ٹکی تھیں۔۔

کیا میں تمھیں قریب سے محسوس کر سکتا ہوں؟؟۔۔۔۔مجھے ایسا لگ رہا ہے۔۔۔کے میری مکھن ملائی ی مجھ سے بہت دور ہو گ ئی ہے۔۔۔پلیز۔۔۔"اس نے انگلی ہونٹوں سے ہٹا کر۔۔۔۔اپنا ہاتھ اس کی گھنی زلفوں میں الجھایا۔۔۔

اپنا چہرہ اس کے حسین چہرے کے قریب لا کر۔۔۔بھرائی ی آواز و منتی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"ہم ہسپتال میں ہیں" وہ لچکدار انداز میں احتجاجا بولی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے خشک ہونٹ پر زبان پھیری

اسکی سیاہ آنکھیں رومانیت برسا رہی تھیں۔۔۔۔ جنھیں دیکھ اس کا گلا مکمل خشک ہوا۔۔۔۔

"ہسپتال کو چھوڑو اپنی بتاؤ۔۔۔۔تم راضی ہو؟؟؟۔۔"مزید نزدیکی" بڑھاتے۔۔۔۔ہلکی سی ابرو اچکا کر۔۔۔۔ان گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں انعم کے چہرے کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔

نعمان دانستہ طور پر اس کا دماغ بٹار ہا تھا۔۔۔تا کے وہ ذہنی طور پر مکمل سکون میں آجائے۔۔۔

وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر کر نہیں پا رہی تھی۔۔مقابل کی آنکھوں میں محبت کے طوفان اٹھتے دیکھ۔۔۔زبان پر قفل سہ لگتا محسوس ہوا۔۔۔۔

تم میرے بچے کی ماں ہو انعم۔۔۔ایک مرد اپنی اولاد ہر ایری غیری عورت" کو پیدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔۔۔۔سوائے اس عورت کے جس پر اسے یقین ہو۔۔۔اور مجھے شروع سے تمھاری پاکیزگی پر یقین رہا ہے۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔ تمھاری زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہوں میں۔۔۔مگر شاید تم یہ نہیں جانتیں میں پہلے کے ساتھ ساتھ واحد بھی رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"انعم اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا اچانک وہ اس طرح کی باتیں کیوں کر رہا ہے اس سے۔۔۔

اور سمجھ بھی کیسے آتا۔۔۔وہ دوائی یوں کے زیرِاثر تھی۔۔۔

وہ زیادہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی اس لمحے۔۔۔

انعم نہیں جانتی۔۔۔۔ٹیسٹ کروانے اور ان کا رزلٹ آنے تک نعمان کس قیامت سے گزرا ہے۔۔۔۔کیسے کیسے وسوسوں نے اسے گھیرا ہوا تھا۔۔۔

شاید اسی خوف کے زیرِاثر۔۔۔۔یہ جملے ادا کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمھاری اس بات کا؟؟۔۔"وہ ہلکا سا پیچھے منہ کرتے ہوئے۔۔۔الجھی نگاہ سے مقابل کو تک۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

یہی۔۔۔کے جب جیل جاؤں گا۔۔تو کیا میرا تھوڑا انتظار کر لوں"
گی؟؟۔۔۔"انعم کی الجھی آنکھیں دیکھ۔۔۔اسے شدت سے احساس
ہوا۔۔۔وہ اپنے خوف کو انعم کے سامنے عیاں کر گیا ہے۔۔۔۔

فوراً ہی بات کا رخ دوسری سمت موڑا۔۔۔۔

تھوڑا؟؟۔۔۔۔"وہ طنزیہ بول اٹھی۔۔۔۔تیس سال جیل کی سزا ہونی"
تھی اسے۔۔۔

تیس سال کا عرصہ بڑا طویل ہوتا ہے۔اور وہ چاہتا تھا کے اس کا انتظار
کرئے۔۔۔یہ تو خوابوں میں بھی ممکن نہ تھا۔۔۔

وہ کون سہ محبت سے بندھی تھی اس سے؟؟۔۔۔۔

ان کے درمیان تو صرف جبر انکاح ہوا تھا اس کے نزدیک۔۔۔۔

تم چاہتے ہو میں تیس سال تمھارا انتظار کرؤں؟؟۔۔۔مزاق کر رہے ہے" ہو؟؟" وہ بے یقینی سے پوچھ اٹھی۔۔۔ساتھ ساتھ تیس سال کے الفاظ پر خاصہ زور بھی دیا۔۔۔

جیسے واضح کر کے یاد دلایا ہو۔۔۔کتنا طویل عرصہ ہے یہ۔۔۔۔

اتنا طویل عرصہ بھلا کیوں وہ اس کا انتظار کرنے لگی؟؟۔۔۔عجیب بات تو یہ لگی۔۔۔کے سوچا بھی کیسے۔۔۔۔کے وہ انتظار کرئے گی؟؟۔۔۔

انتظار محبت میں ہوتا ہے قید میں تھوڑی۔۔۔

نکاح تو اپنی اصل صورت میں مکمل حصارِ محبت ہے۔۔۔ مگر مردوں نے اسے عورت کے لیے دو صورتوں میں ڈھال دیا ہے آج کل۔۔۔
مرد محبت و توجہ دے تو حصار لگتا ہے نہ دے تو صرف قید و ذمہ داری۔۔۔۔

میں نے تو صرف اپنی معصومانہ خواہش ظاہر کی ہے۔۔"اس کی گرے" آنکھوں میں جھلکتی حیرت نے اسے جھما و شرمندہ سہ کر دیا۔۔۔۔ تیزی سے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

اتنی خطرناک معصومانہ خواہش۔۔۔"وہ بے ساختہ ہی منہ بسورتے ہوئے" بولی۔۔۔

خطرناک کی کیا بات ہے ؟۔۔۔اگر تم نہ ملتیں تو میں زندگی بھر تمھیں ”
ڈھونڈتا رہتا۔۔۔یہاں تک کے ڈھونڈتے ڈھونڈتے ایک دن مر جاتا
۔۔۔۔اور تم بے وفا عورت۔۔۔میرا تیس سال انتظار نہیں
کر سکتیں ؟؟۔۔“ وہ ذرا خفگی سے بولا۔۔۔۔

اور اگر پتا چلتا کے میں ایک ایسے دلدل میں پھنس گ ئی ہوں۔۔۔جہاں ”
سے صرف لوگوں کی موت ہی انھیں آزادی دیتی ہے تو پھر کیا
کرتے ؟؟“۔۔۔اچانک ہی اس نے بلا کی پریشانی چہرے پر
سجائے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اس کا سوال بے موقع محل لگا مقابل کو۔۔۔۔

مگر ساتھ ساتھ ڈرا بھی گیا تھا۔۔۔۔

انعم کی پوری زندگی اس کے سامنے تھی۔۔وہ نہیں جانتی سائے کی طرح رہا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔پھر یہ کون سہ دلدل آگیا۔۔۔جس کی اسے خبر نہیں۔۔۔

اس لمحے ان گرے آنکھوں میں نمی سی اتر آئی ی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتا؟؟؟۔۔

صرف اس لڑکی کی آنکھوں کی نمی نے اسے اُحساس دلایا۔۔۔یہ سوال بے وجہ نہیں۔۔۔۔

تم ابھی جانتی کہاں ہو نعمان ولید کو۔۔۔میں اس دلدل کو ہی صاف کروا"
دوں گا جو میری بیوی کو خود میں پھنسانے کی کوشش کرئے۔۔۔"ایک جنون
سہ اتر آیا تھا آنکھوں میں۔۔۔

انعم نے اس کی سیاہ آنکھوں کو شعلے برساتے دیکھا۔۔۔۔

جلال سے اس کا سفید چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

ہمارے دھندے کی لڑکیاں صرف ہماری ہوتی ہیں وہ کسی کی بیوی، ماں یا"
بیٹی نہیں ہوتیں۔۔۔وہ صرف ہمارے مہمانوں کی دل لگی کا سامان ہوتی ہیں
تو بھی ان ہی میں سے ایک ہے بس۔۔۔"ارتسام کے بولے سخت جملے
۔۔۔کانوں میں گونجتے سنائی دینے لگے۔۔۔

یہ صرف جملے نہیں تھے۔۔۔ نشتر تھے۔۔۔جو روح میں پیوست ہو گئ ے تھے۔۔۔۔

دیکھو ان کی خریدی ہوئی لڑکیاں صرف دھندا کرتی ہیں وہ کسی کی بیوی یا ماں نہیں ہوتیں۔۔۔اور تم ان کی لڑکی ہو۔۔۔" پھر اپنی ماں کے بولے تلخ جملے یاد آنے لگے۔۔۔

اس حسین نوجوان کو نہیں خبر۔۔۔آج اس کا بیوی کا لفظ پُر اعتمادی و اپنائیت سے ادا کرنا مقابل کے دل کو جھکا رہا تھا۔۔۔ گھائ ل کر رہا تھا۔۔۔ مجبور کر رہا تھا کے اسے چاہے۔۔۔ایسے چاہے جیسے ایک بیوی اپنے شوہر کو چاہتی ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھلکتی محبت و لفظوں کے سحر نے نا جانے کیا جادو کیا۔۔۔وہ اک لمحے کے لیے بے خود سی ہوئی ی۔۔۔

دل نے شدت سے چاہا کے آج اس کی قربت کو محسوس کرئے۔۔۔۔

وہ از خود اس کے عنابی لبوں کے قریب اپنے ہونٹ لائی ی۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کو چھو کر گویا اپنے آپ کو اعتبار دلانا چاہتی تھی کے بیوی ہے اس کی۔۔۔کوئی ی دھندے والی نہیں۔۔۔۔

نعمان ابھی حیرت سے اسے خود کے نزدیک آتے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل نے اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چوما۔۔۔۔

مانا صرف اک لمحے کا عمل تھا۔۔۔ مگر نعمان ولید کی۔۔ پورے دل کی دنیا زیروزبر کر گیا۔۔۔

خود کو بھروسہ دلانے کے چکر میں وہ حسین دلربا نعمان کو سرتاپاؤں ہلا گ ئی تھی۔۔۔۔

نزدیکی بڑھاتو دی تھی۔۔۔ مگر اگلے لمحے۔۔ جب اس کی حیرت سے پھٹی آنکھیں دیکھیں۔۔۔ پھر خیال آیا۔۔۔ کے کیا کر بیٹھی ہے۔۔۔۔

فوراہی گھبرا کر پھرتی سے پیچھے ہونے لگی۔۔۔ مگر دور ہو پاتی اِس سے قبل ہی مقابل نے اس کی گردن کی پشت کو پکڑ کر۔۔۔۔ اسکے چہرے کو ایک جھٹکے سے واپس اپنے نزدیک کیا۔۔۔

اس کے اچانک عمل پر سانس رکی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"بھرائی ی آواز میں کہتا۔۔۔۔وہ پھر اس پر جھکا۔۔۔۔"

عمل میں شدت تھی اس کے۔۔۔

بلا کی محبت۔۔۔۔

وہ حسین لڑکی نہیں جانتی اس کے صرف اک لمحے کے عمل نے اس نوجوان کی روح کو کس قدر پر سکون کر دیا تھا۔۔۔۔جیسے پوری دنیا اک لمحے میں اسے دے دی ہو۔۔۔۔

اس بار انعم نے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش نہ کی۔۔۔۔

جتنی دیر اس کا شوہر اس پر محبت نچھاور کرتا رہا۔۔اتنی دیر اس کے ذہن میں ایک ہی بات چلتی رہی۔۔۔"میں دھندے والی گندی عورت نہیں۔۔۔میں ایک پاکیزہ عورت ہوں۔۔مجھے ہر کوئی نہیں چھو سکتا مجھے صرف میرا شوہر چھوتا ہے۔۔۔میں کسی کے دل بہلانے کا کھلونا نہیں ۔۔۔میں صرف اپنے رب کے حکم سے اپنے شوہر کا دل خوش کرنے والی عورت ہوں۔۔۔۔"

گویا وہ خود کو بار بار تسلی دے رہی تھی۔۔۔کے وہ دھندے والی نہیں۔۔۔۔وہ نعمان کی بیوی ہے۔۔۔۔وہ ایک پاکیزہ عورت ہے۔۔۔۔

تم۔۔ ٹھیک۔۔۔۔۔ہوناں؟؟۔۔" وہ دونوں ہی گہرے گہرے سانس "
بھر رہے تھے۔۔۔جب نعمان اس کی جانب دیکھ۔۔۔ فکر مند لہجے میں
استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

مجھے تمھیں کچھ بتانا ہے۔۔۔" وہ ایک گہرا سانس بھر کر۔۔۔ عجلت مگر "
گمبھیر لہجے میں بولی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ ہوئی ی ہر بات بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

مگر دل کو شدید ڈر لاحق تھا کے نا جانے اس کا ری۔ایکشن کیا ہو گا۔۔۔۔

کیا وہ اعتبار کرئے گا کے اس کی محبوبہ جس پر وہ آج بھی جان نچھاور کرتا ہے
۔۔۔جسے ہمیشہ اس میں تلاش کرتا ہے۔۔جو مر کر بھی اس کے دل میں زندہ

ہے۔۔۔وہ اپنا جسم بیچنے والی لڑکی تھی۔۔۔یہاں تک کے۔۔۔وہ آزادی کی چاہ میں۔۔۔اسے احتشام ابرار کو بیچ آئی ی تھی اپنے عوض۔۔۔

نعمان پریشان و فکر مند ہوا کے اِس وقت اسے بات کرنے دے یا نہیں۔۔۔

ڈر جو لاحق تھا اس حسین دشمنِ جاں کی صحت کو لے کر۔۔۔

ڈاکٹر نے تاکید کی تھی کے اسے پہلے مکمل طور پر ذہنی پُر سکون و نارمل ہونے دیا جائے۔۔۔۔

وہ مسلسل اپنے نیچے کا ہونٹ بے دردی سے چباتی ہوئی ی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

"ہم گھر جا کر بات۔۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے دروازے پر دستک ہوئی ی۔۔۔

کمنگ۔۔۔"اجازت ملنے پر۔۔۔۔نرس دروازہ کھول کر اندر داخل" ہوئی ی۔۔۔

"سر مجھے میم کے کپڑے چینج کروانے ہیں۔۔۔کیا پلیز آپ باہر جائی یں گے؟؟"نرس کے نہایت شگفتہ انداز میں پوچھتے ہی۔۔۔اس نے توقع کے برعکس فورا انکار کیا۔۔۔

"میں خود۔۔۔بلکے مجھے دے دو۔۔۔میں ہسبینڈ ہوں ان کا۔۔۔۔ چینج کروادوں گا۔۔۔"وہ بھرم سے بولا۔۔۔

نرس منہ کھلے کنفیوز ہو کر کبھی اس حسین نوجوان کو دیکھتی۔۔۔تو کبھی انعم کو۔۔۔۔

اس نرس کے گال مکمل سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔ایک تو وہ نوجوان اس قدر خوبصورت تھا کے اس پر سے نگاہ نہ ہٹے۔۔۔اوپر سے بے باکی کا عالم۔۔۔۔۔

نعمان باہر جاؤ۔۔۔"انعم نرس کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات پڑھتے" ہوئے۔۔۔۔نعمان کو دیکھ۔۔۔گھور کر بولی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔"اس نے ابرو اچکا کر سوالیہ انداز میں برابر بیٹھی حسینہ کو" دیکھ۔۔۔نا سمجھی و بھولے پن سے پوچھا۔۔۔

میں نے کہاناں۔۔۔یہاں رکھ کے چلی جاؤ۔۔۔"پھر نہایت نروٹھے پن" سے نروس کو دیکھ حکم صادر کیا۔۔

نرس انعم کو جس نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ خاصہ شرمگی محسوس کرنے لگی۔۔۔

کتنی بے شرمی سے نعمان نے اس سے کہ دیا تھا کے وہ کپڑے چینج کرادے گا۔۔۔

نعمان۔۔۔"وہ نعمان کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگی اب۔۔۔"

تھوڑی شرم کرلو۔۔۔" وہ کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔دبے دبے غصے میں "
گویا ہوئی ی۔۔۔

تو میں جاؤں میم؟؟۔۔۔"نرس نے لچکدار انداز میں جانے سے قبل ایک "
بار انعم کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔یہ جا رہے ہیں۔۔"اس نے نعمان کو آنکھیں دیکھاتے "
ہوئے۔۔۔باہر جانے کا کہا۔۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے۔۔۔تھکے و مرئے قدم لیتا کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

نرس نے اس کے جاتے ہی دروازہ اندر سے لاک کیا۔۔

انعم نے بھی اس کے عمل پر کچھ نہ کہا۔۔۔ظاہر سی بات ہے وہ کپڑے چینج کرانے والی تھی روم تو لاک کرئے گی۔۔۔

ویسے مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔میں خود چینج کر سکتی۔۔۔"ابھی وہ حسین" گرے آنکھوں والی گڑیا بول ہی رہی تھی۔۔۔کے نرس نے اپنے یونیفارم کی جیب سے ایک سیل نکال کر اس کے آگے کیا۔۔۔

بات کرؤ۔۔۔"اس نرس کا یکدم لہجہ بدلا۔۔۔"

ساتھ ساتھ وہ اپنی گردن کے پشت پر اپنا الٹا ہاتھ لے جا کر۔۔۔مسلنے لگی۔۔۔۔

کیا؟"انعم نا سمجھی سے۔۔۔"

سمجھ نہیں آیا۔۔۔ بات کر۔۔ جلدی۔۔۔"اس بار وہ نرس ذرا روکھے و" سخت لہجے میں حکم صادر کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

اس کا لہجہ احتشام ابرار کے کتوں کی یاد دلا گیا تھا انعم کو۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔ایسے دیدے پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہی ہے؟؟۔۔۔ جلدی پکڑ" ۔۔۔ تیرا ناٹک دیکھنے کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔"اس نے سیل زبردستی انعم کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے۔۔۔ عجلت سے کہا۔۔۔

اس کے ہاتھ لرزنے لگے تھے۔۔۔

کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ سیل کان سے لگایا۔۔۔

ہیلوانعم۔۔۔"دوسری جانب سے بھاری بھرکم آواز کانوں کی سماعت سے"
ٹکرائی ی۔۔۔۔وہ بنادیکھے بھی اس آواز کو پہچان سکتی تھی۔۔۔

ارتسام۔۔۔"اس نے ان لوگوں کوایک دوسرے کے نام لیتے سنا"
تھا۔۔۔پھر خود کو شدید اذیت پہنچانے والے کانام کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

بے ساختہ ہی وہ اس کانام بڑبڑانے لگی۔۔۔

پورے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گ ئی۔۔۔

میری بات کان کھول کر سن۔۔۔۔ہم تجھے ایک موقع دے رہے ہیں"
۔۔۔۔یہ تیرا پہلا اور آخری موقع ہے۔۔۔اگر تو نے ہماری بات نہ مانی تو

تیرے بچے کو اٹھا کر لے جائیں گے۔۔۔ہاتھ پاؤں توڑ کر یا تو بھیک منگائیں گے اس سے یا پھر دھندا کروائیں گے۔۔آج کل ویسے بھی کم سن بچوں کی ڈیمانڈ عورتوں سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔۔۔"ان ظالموں نے فرعونیت کی انتہا کی تھی۔۔۔۔

مانا خوف سے پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔لیکن بات اس کی نہیں اس کے بچے پر آگ ئی تھی۔۔۔

تم میرے بچے کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے سمجھے۔۔۔"وہ حلق کے بل سرخ" انگارے ہوتے چہرے کے ساتھ چیخی۔۔۔۔

آواز آہستہ رکھ۔۔۔ورنہ۔۔یہیں بھیجا اڑا دوں گی تیرا۔۔۔"اس کے" چیخنے پر۔۔ کہیں باہر آواز نہ چلی جائے۔۔۔اس خوف سے اس لڑکی نے

تیزی سے اپنے دوپٹے کے نیچے سے گن نکال کر۔۔۔اس کی روشن و پسینے سے شرابور پیشانی سے لگادی۔۔۔۔

اس لڑکی کے گن سر پر رکھتے ہی۔۔۔انعم کی آنکھوں میں وہ خونی منظر چلنے لگا۔۔۔جس میں رومیسا کو گولی ماری تھی ان ظالموں نے۔۔۔

ان کا تڑپتے ہوئے زمین پر گرنا۔۔۔آنکھوں میں گھومتا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

سن۔۔۔۔زیادہ آواز نہ کر۔۔۔تو جانتی نہیں اس وقت میں اپنے ساتھیوں" کے ساتھ کہاں کھڑا ہوں۔۔۔روم نمبر چار۔۔۔۔۔سیکنڈ فلور۔۔۔۔۔اے آر ہاسپٹل۔۔۔۔صرف ایک لڑکی اور چار گارڈز ہیں۔۔۔تجھے لگتا ہے وہ

ہمیں روک سکتے ہیں تیرے بیٹے کو اٹھالے جانے سے ؟؟۔۔۔"انعم کی آواز اس کی بات سن خوف کی شدت سے حلق میں ہی کہیں دبی۔۔۔۔

لگا جیسے جسم سے جان نکال لی ہو اس ظالم نے۔۔۔

وہ لوگ اس وقت اس کے بیٹے کو نشانا بنائے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ صرف میرا بیٹا نہیں۔۔۔وہ نعمان ولید کا بھی بیٹا ہے۔۔۔۔ تمھیں کیا" لگتا ہے اتنا آسان ہے اسے اٹھا کر لے جانا؟؟۔۔اس کا باپ جان سے مار دے گا تم سب کو۔۔۔ابھی جانتے نہیں ہو تم اس کے جنون کو۔۔جو وہ اپنے بیٹے کے لیے رکھتا ہے۔۔۔" یہ ہمت و حوصلہ جو اچانک آواز و لہجے میں ابھرا ۔۔یقینا یہ اس مہربان کی محبت و توجہ و اہمیت کے سبب تھا۔۔۔

نعمان عرشمان کی خاطر زمین آسمان ایک کر سکتا ہے۔۔۔اس بات کا یقین تھا اسے۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بھرم سے بولی۔۔۔

تو شاید بھول گ ئی یہ وہ ہی نعمان ولید ہے جس کی ناک کے نیچے اس کی" محبوبہ اپنا جسم بیچتی رہی۔۔۔اور اسے کچھ خبر نہیں۔۔ہم نے اس کی منگیتر کو گھر میں گھس کر مار دیا وہ تب بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکا۔۔یہ وہ ہی نعمان ولید ہے جس کی ناک کے نیچے سے ہم تجھے باآسانی اٹھالائے۔۔۔ مگر وہ ہمارے خلاف کچھ نہ کر سکا۔۔۔ حتی کہ ایک ایف آئی آر تک درج نہ کرواسکا ۔۔۔۔تجھے اب بھی یقین ہے کے وہ تیرے بیٹے کو ہم سے بچا سکتا ہے؟؟۔۔۔"اس ظالم کا پُر اعتماد لہجے میں کیا سوال۔۔۔اس حسین گڑیا کی آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔۔

یقین ڈگمگا گیا۔۔۔

نعمان لاکھ کوششوں کے بعد بھی آج تک رخسار کے قاتلوں تک نہیں پہنچ سکا تھا۔۔۔یہ خیال آتے ہی وہ ڈر گ ئی۔۔۔

"ان سب میں میرے بچے کو کیوں گھسیٹ رہے ہو؟؟۔۔"اس نے دبے دبے غصے میں پوچھا۔۔۔۔

"جلدی بول۔۔۔۔کرے گی ہمارا کام؟؟۔۔۔یا تیرے بیٹے کو اٹھا لے جائیں۔۔۔۔"اس کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں عجلت سے استفسار کیا۔۔۔

میرے بچے کو کچھ نہ کرنا۔۔۔تم لوگ جو بولو گے میں کرنے کے لیے" تیار ہوں۔۔۔" وہ بلک کر روتے ہوئے۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں بولی۔۔۔

شاباش۔۔۔ صحیح فیصلہ کیا۔۔۔اب کان کھول کر سن تیرا پہلا کام کیا" ہے۔۔۔۔پروجیکٹ اسٹار لائٹ کے نام سے ایک فائل ہو گی نعمان کے یاس۔۔۔۔ضروری ڈاکومنٹس ہیں اس میں۔۔۔وہ ڈاکومنٹس کسی بھی طرح ہم تک پہنچا۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔اور اگر کوئی چالاکی کرنے یا نعمان کو بتانے کی کوشش کی۔۔۔تو یاد رکھ۔۔۔۔اپنا یہ آخری موقع بھی کھو دے گی آزادی "کا۔۔۔۔

آزادی؟"اس لفظ سے جیسے خوف آرہا تھا۔۔۔"

اسے یاد تھا کے یہ وہ چیز ہے جس کی چاہ میں اس کی بہن وماں مرئے۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔احتشام ابرار کے کتے موت کو آزادی کا نام دیتے ہیں۔۔۔

ہاں آزادی۔۔۔۔اگر تو نے ہمارے دو تین چھوٹے موٹے کام کر دیے" ۔۔۔تو ہم تجھے اور تیرے بیٹے کو ہمیشہ کے لیے آزاد کر دیں گے۔۔۔" وہ جیسے اسے اعتماد میں لینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اور میں کیسے یقین کر لوں کے تم لوگ میرے بچے کو کوئی ی نقصان نہیں" پہچاؤ گے؟؟"

تو نہ کر ہم پر یقین۔۔جو دل میں آئے وہ کر۔۔ مگر بعد میں رونا نہیں کیونکے ''
ہم بار بار موقع نہیں دیتے۔۔تو خوش نصیب ہے جو تجھے اس دھندے سے
نکلنے کا موقع ہم خود دے رہے ہیں۔۔۔'' وہ سخت لہجے میں کہتے
ہوئے۔۔۔کال منقطع کر گیا۔۔۔۔

لے یہ نمبر اچھی طرح یاد کر لے۔۔۔۔ساری انفارمیشن اسی نمبر پر واٹس''
ایپ کر دینا۔۔۔'' وہ نرس اسے ایک نمبر سیل کی اسکرین پر دیکھاتے ہوئے
بولی۔۔۔

انعم نے اس نمبر کو ایک جھلک دیکھا۔۔۔اچانک ہی ذہن کے پردوں پر ایک
پرانی یاد لہرا گ ئی۔۔۔

آپی۔۔۔آپی۔۔۔میری پونی باندھ دو۔۔۔مجھے اسکول کی دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔" وہ کنگھی ہاتھ میں لیے بے دھڑک ہی رخسار کے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔تب رخسار کسی کو میسج کر رہی تھی۔۔۔

اچانک ہی نظر پڑنے پر وہ اسکرین پر ابھرا ہوا نمبر دیکھ بیٹھی۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی رخسار نے تیزی سے سیل کی اسکرین اف کر کے۔۔۔سیل سائیڈ میں رکھا۔۔۔

وہ بہت پریشان دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

یہ وہ ہی نمبر تھا۔۔۔۔

اس کا مطلب۔۔۔امی کی سنائی ی اس کہانی میں کہیں ناں کہیں سچائی ی" موجود ہے۔۔"انعم آہستگی سے اس نمبر کو دیکھ بڑبڑائی ی۔۔۔

اس نمبر کا رخسار کے سیل پر ہونا یقینا اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی تھا کے وہ ان گھٹیا لوگوں سے رابطے میں تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کپڑے چینج نہیں کیے؟؟۔۔"وہ نرس باہر گ ئی۔۔۔تو نعمان فورا ہی" اندر آیا۔۔وہ بہت کھوئ ی کھوئ ی سی دیکھائ ی دے رہی تھی۔۔۔۔

نعمان کے سوال پر۔۔۔وہ چونکی۔۔۔جیسے کسی گہری سوچ سے باہر نکلی ہو۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"اس کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔جسے اپنے جیب میں" سے رومال نکال کر۔۔۔بڑی نرمی سے صاف کرتے۔۔وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔"

"کپڑے چینج نہیں کیے؟؟"

"وہ۔۔۔میں نے منع کر دیا تھا۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

میں نے کہا۔۔میں خود کرلوں گی۔۔۔"وہ نظریں چراتے ہوئے
۔۔۔آہستگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

تو پھر اتنی دیر دروازہ بند کر کے کیا کرتی رہی ہے وہ نرس؟؟۔۔"نعمان کو"
یہ بات شدید کھٹکی۔۔۔وہ ایک ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔۔وہ نرس لڑکی تھی۔۔۔لڑکا نہیں۔۔جو اتنے سوال"
کر رہے ہو۔۔۔میں نے منع کیا۔۔تو وہ یہیں بیٹھ کر اپنا سیل چلانے
لگی۔۔۔۔کہنے لگی باہر کیمرے لگے ہیں اس لیے باہر نہیں چلا
سکتی۔۔۔۔اسے اپنے بیٹے سے کوئی ضروری بات کرنی تھی"وہ ڈرئی ی
ہوئی ی تھی کے کہیں نعمان کو شک نہ ہو جائے۔۔۔اس لیے خاصہ
جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔جو ذہن میں آیا وہ بہانا بنا دیا۔۔

اس حسین گرے آنکھوں والی لڑکی کی آنکھوں ولہجے سے جھلکتی جھنجھلاہٹ دیکھ۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو محسوس ہوا۔۔۔کے شاید وہ کچھ زیادہ ہی overprotective ہو رہا ہے۔۔۔

"وہ شادی شدی تھی؟؟۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی وہ بے ساختہ ہی حیرت کے سبب پوچھ اٹھا۔۔۔

وہ کم عمر نرس کہیں سے بھی شادی شدہ نہیں لگی تھی نعمان کو۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔دل ٹوٹ گیا تمھارا؟۔۔۔۔دکھ ہو رہا ہے کے اتنی خوبصورت لڑکی شادی شدہ نکلی۔۔۔"وہ جلے بھونے انداز میں بولی۔۔۔۔تو مقابل الجھی نگاہ سے اسے تکنے لگا۔۔۔۔

پھر اگلے ہی لمحے آنکھیں بے زاری سے موند کر۔۔ سر ہار ماننے والے انداز میں جھٹکتے۔۔۔اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

ہو رہا تھا تو مقابل بھی کوئی ی overprotective اگر وہ اسے لے کر over possessive ہونے کا کم نہ تھی۔۔۔۔وہ بھی اس کے لیے مظاہرہ کرتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہے اس کی possessive نعمان واقف تھا اسے لے کر بہت بیوی۔۔۔ مگر اس بات کا اقرار مرتے دم تک نہ کرئے گی۔۔۔۔

نعمان کو اپنے برابر میں بیٹھتا ہوا دیکھ۔۔۔فوراہی منہ پھیر کر لیٹ گ ئی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے پیچھے سے اپنی باہوں کے حصار میں اس کے نازک وجود کو جکڑا۔۔۔

اس لمحے وہ دیکھا نہیں رہی تھی۔۔۔ مگر ضرورت تھی اسے نعمان کے ساتھ کی۔۔۔۔

اس نے حصار میں باندھا تو تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔۔۔۔

مگر اپنے بیٹے کے لیے دل ابھی بھی بے چین تھا۔۔۔

نعمان۔۔۔۔ مجھے عرشمان کے پاس لے چلو پلیز۔۔۔۔ مجھے اس کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔" آہستگی سے منتی انداز میں درخواست کی۔۔۔۔

صبح لے چلوں گا۔۔۔ابھی تو وہ بھی سو رہا ہو گا۔۔۔"نعمان نے نرمی سے"
اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا کر۔۔۔آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مگر مجھے ابھی جانا ہے۔۔"اس کے حصار کو اپنے ہاتھوں سے کھول"
کر۔۔ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ۔۔۔ضدی انداز میں کہا۔۔۔

انعم۔۔۔وہ سو رہا ہو گا۔۔۔پھر تمھیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔۔۔"وہ"
اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

مجھے آرام اپنے عرشو کو دیکھ کر ہی آئے گا اب۔۔۔"۔"

"ہسپتال والے چھٹی نہیں دیں گے تمھیں ابھی۔۔۔"

یہ میرا سر درد نہیں۔۔مجھے نہیں پتا۔۔بس میرے بیٹے کے پاس لے کر" چلو مجھے۔۔۔"لاکھ سمجھانے کے باوجود وہ میں نہ مانو بنی رہی۔۔۔۔۔۔تو مجبورا۔۔۔اس کی ممتا کا خیال کرتے۔۔۔وہ ہسپتال سے اسے تھوڑی دیر کی چھٹی دلا کر۔۔۔۔ عرشمان کو دیکھانے پہنچا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان کی مام۔۔۔"وہ ہسپتال کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔جس" میں عرشمان ایڈمٹ تھا۔۔۔۔

انھیں داخل ہوتے دیکھ۔۔۔۔۔چھوٹی گرے آنکھوں میں جگنو جگمگا اٹھے۔۔۔

وہ کھنک بھرے لہجے میں پکار اٹھا۔۔۔انعم فوراہی تیز قدم لیتی اس تک پہنچی۔۔۔

اسے سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

ہمارے دھندے کی لڑکیاں صرف ہماری ہوتی"
ہیں وہ کسی کی بیوی،ماں یا بیٹی نہیں ہوتیں۔۔۔وہ صرف ہمارے مہمانوں کی دل لگی کا سامان ہوتی ہیں تو بھی ان ہی میں سے ایک ہے بس۔۔۔"ارتسام کے بولے سخت جملے کانوں میں پھر گونجنے لگے۔۔۔۔۔۔جو اس کی روح کو چھلی کر رہے تھے۔۔۔۔

دیکھو ان کی خریدی ہوئی ی لڑکیاں صرف دھندا کرتی ہیں وہ کسی کی بیوی یا" ماں نہیں ہوتیں۔۔۔اور تم ان کی لڑکی ہو۔۔۔"پھر اپنی ماں کے بولے تلخ

جملے یاد آئے۔۔۔ جن کے یاد آتے ہی وہ عرشمان کو مزید اپنی باہوں کے حصار میں جکڑنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں دھندے والی نہیں۔۔۔ میں نعمان کی بیوی و عرشمان کی ماں ہوں۔۔ میں کوئی ی دل لگی کا کھلونا نہیں۔۔۔ میں اپنے شوہر کی عزت و اپنے بیٹے کی جنت ہوں۔۔" وہ دل ہی دل یہ جملے بار بار دوہرانے لگی۔۔۔ جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو۔۔۔ کے وہ دھندے والی عورت نہیں۔۔۔۔

انعم ظاہر نہیں کر رہی تھی مگر ذہنی طور پر وہ شدید دباؤ کا شکار ہو گئی تھی ارتسام سے بات کرنے کے بعد۔۔۔

وہ بچوں کی طرح ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔ وہ وجیہہ مرد خاصہ پریشان ہوا۔۔۔

انعم بس کرؤ۔۔۔طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری۔۔۔عرشمان بالکل ٹھیک ہے۔۔۔" وہ فوراہی اس کی کمر سہلاتے ہوئے۔۔۔فکر مند لہجے میں سمجھانے لگا۔۔۔۔

ہاں مام۔۔۔عرشمان ٹھیک ہے اب۔۔۔آپ مت رو۔۔۔"اس ننھے شہزادے کے چہرے پر بھی فکر کے اثار جھلک آئے تھے۔۔۔۔

وہ بھی تیزی سے بولا۔۔۔

عرشمان آپ کی مام کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔اب آپ ہی سمجھاؤ انھیں۔۔۔"نعمان نے انعم کو چپ کرانے کی ذمہ داری عرشمان کے نازک

کندھوں پر ڈالی۔۔۔جانتا جو تھا کے ایک وقت اس کی نہ سنے مگر عرشمان کی ضرور سنے گی۔۔

مام۔۔۔پلیز نہ روئی یں۔۔ورنہ کہیں آپ کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔۔۔۔"وہ بڑے پیار سے بول رہا تھا۔۔۔

مگر انعم اپنی باہوں کے حصار سے اسے آزاد نہیں کر رہی تھی۔۔۔

انعم۔۔۔کیا ہو گیا یے؟؟۔۔ سنبھالو خود کو۔۔۔اب تو اللہ کا شکر ہے۔۔۔" عرشمان مکمل خطرے سے باہر ہے پھر یہ رو رو کر ندیاں کیوں بہا رہی ہو؟؟۔۔۔"نعمان نے بہت آہستگی سے اس کی باہوں کے حصار کو کھول کر عرشمان کو ہٹایا۔۔۔ورنہ نا جانے کتنی دیر وہ اور رونے والی تھی۔۔۔

پانی۔۔۔"الماس پانی کا گلاس اس کے آگے بڑھانے لگی۔۔۔"

رونے کے سبب اس کا سر بھاری ہونے لگا۔۔۔اس نے اک نگاہ الماس کے دھندلے دکھتے سراپے کو دیکھا۔۔۔۔۔پھر وہ بے ست سی ہو کر۔۔ ہسپتال کے بیڈ پر گر گ ئی۔۔۔۔

آنکھیں کھلی ہوئی ی تھیں اس کی۔۔۔۔مگر سانس نہیں لے یا رہی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹ سوکڑ گ ئی ے۔۔۔ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہونے لگے۔۔۔۔

انعم انعم۔۔۔۔"۔۔۔۔"

جس چیز کا ڈر تھا وہ سامنے آ ہی گ ئی تھی اس خوبرو نوجوان کے۔۔۔

ذہنی دباؤ کے سبب انعم کی حالت بگڑ گ ئی تھی۔۔۔۔

نعمان والماس تیزی سے اس کے ہاتھ پاؤں مسلنے لگے۔۔۔۔

انعم۔۔۔انعم نہ کرؤ یار۔۔۔۔پلیز ایسا نہ کرؤ میرے"
ساتھ۔۔۔اٹھو۔۔۔اٹھو انعم۔۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔۔۔"اس کی
آنکھوں سے آنسو جھر جھر موتی بن کر بہنے لگے۔۔۔

اسے انعم کی حالت دیکھ اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

الماس اس لمحے حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔یقین نہ آیا اپنی آنکھوں
پر۔۔۔۔

سامنے موجود نوجوان وہ ہی رعب دار و بردبار نعمان ولید ہے جس سے دنیا ڈرتی ہے۔۔۔وہ تو کوئی ی سولہ سالا لڑکا لگا جو اپنی محبوبہ کو کھونے کے ڈر کے سبب چیخ رہا تھا۔۔۔۔

اسے صدائی یں دے رہا تھا۔۔۔

بتا رہا تھا کے مر جائے گا اس کے بن۔۔۔

مام۔۔۔مام اٹھیں۔۔" وہ ننھا شہزادہ بھی اپنی ماں کی بگڑتی حالت دیکھ " رونے لگا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جب میں نے آپ کو پیشنٹ کی حالت کے متعلق اچھی طرح سمجھا دیا تھا تو" پھر آپ نے انھیں ذہنی دباؤ کیوں دیا؟؟۔۔کیوں ملانے لے کر گ ئی ے اس کے بیمار بیٹے سے۔۔۔۔کیا آپ کو نہیں علم عورت زیادہ جذباتی ہوتی ہے مرد کے مقابلے۔۔۔۔کیا مارنا چاہتے ہیں اسے؟؟۔"انعم کی ڈاکٹرنی اس نوجوان پر غصے سے لال پیلی ہو کر بگڑ ئی ی۔۔۔۔

نعمان ولید اس لمحے الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

انعم کی حالت اسے شدید خوفزدہ کر گ ئی تھی۔۔۔وہ اپنی محبوبہ کو کھونے کا درد سہہ چکا تھا۔۔۔مگر انعم۔۔۔وہ لڑکی تو محبوبہ سے بھی کہیں درجے بلند مقام پر فائز تھی اس کے دل میں۔۔وہ اس کی بیوی تھی۔۔اس کی شریک

حیات۔۔۔اس کے بچے کی ماں۔۔۔وہ اسے کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ڈاکٹرنی سے اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔انعم کو دوائی یاں دے دی گ ئی یں تھیں۔۔۔جس کے بعد وہ دنیا جہاں سے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔جبکے اس خوبرو نوجوان کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ دور بیٹھا انعم کے بے ست بیڈ پر لیٹے ہوئے وجود کو بغور تک رہا تھا۔۔۔بہت کچھ چل رہا تھا اس کے ذہن میں۔۔۔

انعم اس نرس کے کمرے میں آنے سے پہلے تک بالکل نارمل تھی۔۔۔لیکن اس کے جانے کے بعد نہ لگی۔۔۔

کیا کچھ ایسا تھا جسے وہ اپنی پریشانیوں والجھنوں میں نظر انداز کر گیا۔۔۔

پھر اس نے سیل جیب سے نکالا۔۔۔اور کال ملائی ی۔۔۔

کچھ پتا چلا؟؟"نہایت کر خنگی ور عب دار انداز میں استفسار کیا۔۔۔"

دوسری جانب سے پھر وہ ہی مایوس کن جواب ملا۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کچھ دنوں بعد۔۔۔۔

انعم و عر شمان گھر واپس آگ ئی ے تھے۔۔۔

جبکے نعمان زوبیر کو دیکھنے ہسپتال گیا ہوا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔"نعمان نے پھولوں کا گلدستہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے" ہوئے۔۔۔۔سب سے پہلے معذرت کی۔۔۔۔

جسے سن۔۔۔بیڈ پر لیٹا نوجوان مسکرایا۔۔۔۔

معافی کس بات کی؟؟۔۔۔مجھ پر گولی چلانے کی یا مجھے ہسپتال میں ایک بار" دیکھنے تک نہ آنے کی؟" وہ آخری جملہ شکوتا استفسار کرنے لگا۔۔۔جسے

سن۔۔۔مقابل نوجوان شرمسار ہوا۔۔۔مگر اگلے ہی پل سر جھٹک کر۔۔۔اس کے پاس چیئر لگا کر بیٹھتے ہوئے مسکرانے لگا۔۔۔

دونوں کی سمجھ لو۔۔۔۔"وہ آہستگی سے بولا۔۔"

گولی تو چلو ٹھیک ہے۔۔تیرا باپ میرا استعمال کرئے اس سے کہیں بہتر" سمجھتا ہوں کے تیرے کام آؤں۔۔۔۔مگر کم از کم ہسپتال تو ملنے آتا۔۔۔اکیلے بیڈ پر لیٹے لیٹے حال یہ ہے کے ہر آتی جاتی نرس کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہوں۔۔۔کے کچھ ٹائم پاس ہی ہو جائے۔۔۔"وہ تھوڑا خفا سہ معلوم ہوا۔۔۔

انعم کی طبیعت بگڑ گ ئی تھی۔۔۔اس لیے اسے اکیلا نہیں چھوڑ رہا" تھا۔۔۔" وہ نہیں جانتا یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔اس کے چہرے پر کس قدر اذیت ورنج امٹ آیا تھا۔۔۔

"او۔۔۔اللہ بہتر کرے گا۔۔۔۔ویسے کچھ بتایا بھابھی نے؟؟"

نہیں۔۔۔اور نہ ہی میں نے پوچھا۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان گمبھیر لہجے" میں سر نفی میں ہلاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

چلو بھابھی صحیح سلامت لوٹ آئی یں یہی بہت بڑی بات ہے۔۔۔"نعمان" نے محسوس کیا آج پہلی بار زوبیر انعم کے لیے بھابھی کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔" وہ فقط اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔"

کیا ہوا؟؟۔۔۔کوئی پریشانی ہے؟؟"اس نے نعمان کو اس سے پہلے کبھی" اتنا کھویا کھویا نہیں دیکھا۔۔۔جتنا وہ آج نظر آرہا تھا۔۔۔

نہایت فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔اور تو میری فکر نہ کر۔۔۔بس آرام کر۔۔۔اور جلدی ٹھیک" ہو کر واپس کام پر آ۔۔۔۔اس وقت مجھے بہت ضرورت ہے تیری۔۔۔"اس وجیہہ نوجوان کے جملے سنتے ہی۔۔۔۔زوبیر کا حیرت سے منہ کھلا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ اپنی زندگی میں اس کی اہمیت جتا رہا تھا۔۔۔

یقیناوہ گولی جواسنے بغیر کسی شکوے و شکایت کے اپنے سینے پر
کھائی ی۔۔۔وہ نعمان ولید کواس پر اندھا اعتبار دلا گ ئی تھی۔۔۔

اتنے وفادار ساتھی قسمت والوں کو ملتے ہیں جو اسے نصیب ہوا تھا۔۔۔اس
لیے وہ قدر دان تھاز وبیر کا۔۔۔۔

شر مندہ تھااسے گولی مار کر۔۔۔۔ مگر اپنے والدین کو پھنسانے کے لیے ز وبیر
کااستعمال کرنااس وقت مجبوری تھااس کی۔۔۔اگر وہ استعمال نہ کرتا تو یقینا
ولید صاحب اپنی عادت کے مطابق کرتے۔۔۔۔

اگر وہ اس وقت ز وبیر کااستعمال کر لیتے اسے ڈرانے کے لیے۔۔۔تو وہ
نوجوان کمزور پڑ جاتا۔۔۔اور شاید انعم بھی واپس نہ ملتی۔۔۔

عین ان کی گرفتاری کے وقت انعم کامل جانا نعمان کے شک کو یقین میں بدل گیا تھا کے انعم کے غائب ہونے ور خسار کے قتل کے پیچھے اس کے والدین کا ہاتھ ہے۔۔۔

ابھی تک اس نے اپنا بیان واپس نہیں لیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے ولید صاحب اسے مسلسل پریشرائی زکر رہے تھے۔۔۔۔

دوسری جانب اسے میراج صاحب کا بھی ڈر تھا۔۔

وہ اتنا بڑا بزنس مین اتنی خاموشی سے کیسے بیٹھا ہوا ہے اب تک۔۔۔ یہ بات نعمان کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

علشبہ کی جانب سے بھی کوئی ی بیان نہیں آیا تھا اب تک۔۔۔۔

کیا یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی؟؟۔۔۔۔

اسٹار لائٹس پروجیکٹ کو لے کر اب وہ کافی فکر مند تھا۔۔۔یہ وہ پروجیکٹ تھا جسے ملنے کے بعد اسے میراج صاحب یا کسی اور سے کاروباری دنیا میں مدد یا سہارے کی ضرورت باقی نہیں رہنے والی تھی۔۔۔

یہ پروجیکٹ اس کے لیے کاروباری دنیا میں قدم جمانے اور آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔۔۔۔

پہلے میراج صاحب کا داماد ہونے کے ناطے سو فیصد یقین تھا کے یہ پروجیکٹ اسے ہی ملے گا۔۔۔ مگر اب معاملات بہت مختلف صورت اختیار

کر گ ئی ے تھے۔۔۔اب میر اج صاحب جیسا بڑا بزنس مین اس کی مخالف سمت کھڑا تھا۔۔۔ مگر وہ نوجوان ڈر کر پیچھے ہٹ جانے والوں میں سے کہاں تھا۔۔۔۔۔

کہاں کھو جاتے ہو ہر دو منٹ بعد؟'' وہ ابھی اپنی سوچوں کے دریاں میں'' غوطہ زن تھا کے مقابل اس کے ہاتھ کو ہلکے سے ہلاتے۔۔۔ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔ تم آرام کرؤ۔۔۔''اس کے ہاتھ ہلانے پر جیسے حواسوں'' میں لوٹا۔۔۔ پھر اک گہرا سانس بھر کر۔۔۔اپنی چی ئی رسے کھڑا ہوتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔نرمی سے بولا۔۔۔

اور تمھاری بوریت دور کرنے کے لیے انتظام کرتا ہوں کوئی ی۔۔۔" وہ"
شوخی سے آنکھ مار کر کہتا ہوا۔۔۔ مسکرا کر چل دیا۔۔۔۔

اس کی شوخی بھری نگاہیں زوبیر کو الجھا گ ئی یں۔۔۔۔ وہ اس کی پشت
نظروں سے اوجھل ہو جانے تک تکتا رہا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر لوٹا۔۔۔ تو حسب معمول خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔

آج آفس سے واپسی پر کافی دیر ہو گ ئی تھی اسے۔۔۔

انعم و عرشمان سوگ ئی ے ہوں گے یہ سوچ... اسٹڈی روم کا رخ کیا۔۔۔ کچھ کام باقی تھا اس کا۔۔۔۔ سوچا وہ ہی مکمل کر لے۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔ جب اسٹڈی کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

کمنگ۔۔۔" فائی ل پر نگاہ جمائے۔۔۔ اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔"

چائے۔۔۔" اچانک آنے والی نرم و خوبصورت آواز پر اس نے چونک کر" نگاہ اٹھائی ی۔۔۔۔

اتنی رات کو اس حسین دشمنِ جاں کی چائے لانے کی امید ہر گز نہ تھی۔۔۔ وہ خاصہ حیران ہوا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔ خود کو نارمل کرتے۔۔۔ واپس نگاہ فائی ل پر جمائی ی۔۔۔

وہ کب سے اس کے ناز اٹھانے لگی؟؟۔۔کب سے اس کی فکر کرنے لگی؟؟۔۔۔کب سے عام بیویوں کی طرح چائے بنانے لگی؟؟۔۔۔

بمشکل ہی ان سوالوں کے ذہن میں آنے پر اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی ی۔۔۔

ناز اٹھوانے کا کوئی ی شوق نہ تھا اس سے۔۔۔۔لیکن اگر قسمت مہربان ہو رہی تھی تو کوئی ی مذائی قہ بھی نہ تھا۔۔۔۔

کہاں رکھوں؟؟۔۔۔"اس نے نعمان کی فائی ل میں جھانکتے" ہوئے۔۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

جاگ کیوں رہی ہو اب تک ؟؟۔۔۔"بغیر نظر اٹھائے۔۔۔۔ سنجیدگی سے"
پوچھا۔۔۔

نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔"نعمان کو لگا وہ اسے دیکھ رہی ہے۔۔۔جبکے اس"
لڑکی کی نگاہ کا مرکز تو ٹیبل پر بکھری ہوئی فائلز تھیں۔۔۔

اس نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔۔

اور چائے کیوں بنائی ؟؟۔۔"دل میں ابھرتا سوال لبوں پر تیزی سے"
آیا۔۔۔

اپنے لیے بنا رہی تھی تو سوچا تمھارے لیے بھی بنا دوں۔۔۔"وہ اپنے لہجے"
کو خاصہ نارمل رکھنے کی کوشش کرتے۔۔۔۔لاپرواہی سے بولی۔۔۔

تو تمھاری سوچ میں آتا ہوں میں ؟؟۔۔۔" نظر اٹھا کر اسے "
دیکھ۔۔۔۔خاصہ تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

نہیں پینی تو بتا دو۔۔۔چلی جاتی ہوں لے کر۔۔۔" مقابل کے سوال کو "
مکمل اگنور کر۔۔۔۔خاصہ نروٹھے لہجے میں کہا۔۔۔جس پر وہ اسے اک دو
ثانیوں کے لیے خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔

جیسے کوئی ی پہیلی ہو وہ لڑکی۔۔۔جسے سمجھنے کی کوشش میں لگا ہو۔۔۔۔

"پھر اچانک اپنا کام چھوڑ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔"لاؤ۔۔۔

وہ بیٹھ کر بھی تو چائے لے سکتا تھا پھر کھڑے ہو کر کیوں مانگی۔۔۔ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔کے مقابل اپنی ٹیبل کے پاس سے نکل کر۔۔۔اس کی جانب چلتا ہوا آیا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے چائے لے کر۔۔۔ایک گھونٹ پیا۔۔۔

تمھیں پتا ہے رات میں چائے پی لوں تو نیند نہیں آتی۔۔۔" پھر اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔مدھم مگر بھرائی ی آواز میں سرگوشی کی۔۔۔۔

جسے سن۔۔مقابل کو الرٹ آلارم بجتا محسوس ہوا۔۔۔

گلے میں بمشکل تھوک نگلتے۔۔۔وہ ایک قدم بجلی کی پھرتی سے پیچھے ہوئی۔۔۔

تم اپنا کام کرؤ میں چلتی ہوں۔۔۔"وہ نظر جھکائے۔۔۔ہڑ بڑا کر کہتی" ہوئی ابھی جانے ہی لگی تھی کے مقابل نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

اب کام نہیں ہو گا مجھ سے۔۔۔۔"اس کے ہاتھ مضبوطی سے تھامتے" ہی۔۔۔اس حسین دلربا نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔جس پر وہ بے بسی و بے چارگی والا چہرہ بنائے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں بولا۔۔۔

انعم اس کی بات کا مطلب سمجھتے۔۔۔فوراہی گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔

اس دن جو ہسپتال میں ہوا۔۔۔اس کے بعد یہ مت سمجھو جو دل چاہے گا" کرؤ گے میرے ساتھ۔۔۔"وہ بگڑتے ہوئے تیزی سے بولی۔۔۔

کیا ہوا تھا ہمارے درمیان ہسپتال میں ؟۔۔۔"دنیا جہاں کی معصومیت" چہرے پر سجائے۔۔۔اس دشمن جاں کے قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔بھولے پن کی انتہا کو چھوتے ہوئے۔۔۔انجان لہجے میں استفسار کیا۔۔۔ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑا کپ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔

اس کے سوال پر انعم کے گال دہکنے لگے۔۔۔

صرف ایک لمحے میں وہ مکمل سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس خوبرو نوجوان کی نزدیکی ذہن مفلوج کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

نروس ہونے کے سبب۔۔۔اس نے اپنے نیچے کے ہونٹ کو بے دردی سے چبانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

بولوناں رس ملائی ی کیا ہوا تھا ہسپتال میں ؟؟"مزید نزدیکی"
بڑھاتے۔۔۔اس کے سرخ ہونٹوں پر پیاسی نگاہیں جمائے۔۔۔پھر سوال کیا۔۔۔

ک۔۔۔کچھ۔۔ نہیں۔۔"اس کی نزدیکی کے سبب۔۔۔ہڑ بڑا کر پیچھے کی" جانب قدم لیتے ہوئے بولی۔۔۔

ویسے مجھے کچھ کچھ یاد آرہا ہے۔۔اگر تم تھوڑی رشوت دے دو تو شاید وہ یاد" ذہن سے مٹ جائے۔۔۔"اس کی جانب اپنے قدم بڑھاتے ہوئے
۔۔۔۔وہ اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

انعم جتنا فاصلہ بڑھا رہی تھی۔۔ نعمان اتنی ہی تیزی سے اس فاصلے کو دونوں کے درمیان سے مٹا رہا تھا۔۔۔

رشوت؟؟۔۔ کیسی رشوت؟؟۔۔" وہ الجھ کر۔۔"

نعمان ولید جس کے پاس دنیا کی ہر نعمت پہلے سے موجود ہے وہ اس جیسی معمولی و عام سی لڑکی سے رشوت مانگ رہا ہے۔۔۔ یہ بات اسے الجھا گئی تھی۔۔۔

وہ وجیہہ نوجوان پہلے ہی اس کی ہر چیز حتی کے جسم تک پر قابض تھا۔۔۔ پھر اب کیا چاہیے تھا اسے؟؟۔۔۔

وہ بغیر دیکھے پیچھے کی جانب قدم لیتے ہوئے۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔بس اس دن جو ہسپتال میں میٹھا سہ کچھ کیا تھا وہ ایک ''
بار پھر دوہرا دو۔۔۔۔پھر میں پکا بھول جاؤں گا۔۔''وہ خاصہ شرافت کا
مظاہرہ کرتے۔۔۔۔اس کی پیدا کی دوری تیزی سے مٹاتے۔۔۔۔ مسکراتے
ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

تمھیں یاد ہے۔۔زیادہ کھیل مت کھیلو میرے ساتھ۔۔۔''نادل''
دھڑک رہا تھا اس کا۔۔۔ پیچھے قدم لیتے۔۔۔۔دانت پیس۔۔۔۔مقابل کی
آنکھوں میں جھانکتے ہوئے برہمی سے بولی۔۔۔

وہ عمل انعم کے نزدیک۔۔۔صرف اسکی اک بے وقوفانہ غلطی کے سوا کچھ نہ
تھا۔۔۔۔

جبکے مقابل کے لیے وہ اس لڑکی کی سالوں پرانی چھپی محبت کا اظہار
تھا۔۔۔جب وہ اظہار کر ہی چکی تھی تو پھر پیچھے قدم لینے یا جھٹلانے کا کیا
مطلب؟؟۔۔۔۔

اچانک اس کی کمر کسی سخت چیز سے جا ملی۔۔۔مڑ کر تیزی سے دیکھا۔۔۔تو
اس کے پیچھے شیشے کا خوبصورت بک شیل تھا۔۔۔۔

وہ بک شیل پوری دیوار کو گھیرے ہوئے نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

ان گنت کتابیں اس میں سجی تھیں۔۔۔

یاد تو ہے۔۔۔ مگر تمھاری طرح پکی یادداشت نہیں ہے میری۔۔۔اگر" رشوت دے دو تو پکا ہے بھول جاؤں گا۔۔ورنہ میں سمجھوں گا کے تم بھی چاہتی ہو کے میں اس لمحے کو یادرکھوں۔۔۔۔"بک شیل پر ایک ہاتھ ٹکا کر۔۔راستہ مکمل بلاک کرتے۔۔۔۔مقابل حسینہ کے نازک و مرمری سراپے پر شرارت سے بھرپور نگاہ جمائے۔۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

اس لڑکی کے سرخ گال۔۔دعوت دیتے معلوم ہوئے۔۔۔جس پر مسکراہٹ گہری ہوئی ی۔۔۔

غلطی کی تمھارے لیے چائے لا کر۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے۔۔بگڑ کر" بولی۔۔۔

ایسی پیاری پیاری غلطیاں روز کیا کرؤ۔۔۔"اس کے گال پر ابھی جھکا ہی تھا" اپنی محبت لوٹانے۔۔۔کے وہ تیزی سے رخ پھیر گ ئی۔۔۔۔۔۔۔

اس کا منہ پھیر جانا۔۔۔ناجانے کیوں آج دل کو لگا۔۔۔۔

وہ تو ایسی ہی تھی۔۔۔۔ کبھی اقرار نہ کرنے والی۔۔۔ کبھی اظہار نہ کرنے والی۔۔۔ کبھی قبول نہ کرنے والی۔۔۔۔

اسے تو عادت تھی دھتکارے جانے کی اس لڑکی کی جانب سے۔۔۔۔۔پھر یہ تکلیف کیوں؟؟۔۔۔پھر یہ آج اذیت کیوں؟؟۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔انعم نے اسے ایک قدم پیچھے ہٹتے دیکھا۔۔۔۔

وہ شاکڈ ہوئی ی۔۔۔ نعمان اک بار قریب آجائے تو پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔۔۔

مگر آج بس یوں ہی ہٹ گیا۔۔۔۔

نعمان کا اچانک خود سے دور ہونا اس نے شدت سے محسوس کیا۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں جھانکا تو سوائے سنجیدگی کے اب کچھ نہ تھا وہاں۔۔

وہ شوخی و شرارت جو چند لمحوں پہلے آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔اب وہ ایسے غائب تھی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔۔

اپنے دل کو عجیب سی کیفیت میں پایا۔۔۔ جیسے کوئی ی گہری چوٹ لگی ہو۔۔۔

دروازہ بند کرتی جانا۔۔۔"کچھ نہ کہا۔۔۔جبکے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔"

چاہتا تھا کے بولے۔۔۔بلکے شکوہ کرئے۔۔۔شکایات کرئے اسکی بے مروتی و ظلم کی۔۔۔جو وہ اس کی جان پر ڈھاتی ہے۔۔۔جب دل چاہتا ہے اس کے قریب آجاتی ہے۔۔۔اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے۔۔ فکر جتاتی ہے۔۔۔۔ناز اٹھاتی ہے۔۔۔۔اور جب دل چاہتا ہے منہ پھیر لیتی ہے۔۔۔۔دوری قائم کر لیتی ہے۔۔۔ایسی دوری جسے وہ چاہ کر بھی مٹا نہیں پاتا۔۔ایک اجنبیت کی دیوار حائل کرتی ہے۔۔۔ایسی اجنبیت کی دیوار جو سارے جذبات کو لمحہ بھر میں توڑ مروڑ کر رکھ دیتی ہے۔۔۔۔وہ بھی انسان ہے۔۔۔اس کی بھی تمنائیں ہیں آرزوہیں ضروریات ہیں۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر۔۔۔ایک محبت کرنے والی شریک حیات کی خواہش ہے۔۔۔ جنھیں وہ لڑکی اپنے پاؤں تلے ہر بار روند دیتی ہے۔۔۔۔

وہ اپنے ماضی سے کسی صورت نکلنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔جبکے اس کا آج خوشیوں کی باہیں پھیلائے اس کا منتظر ہے۔۔۔۔

شاید وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔یا شاید جسے دیکھنا چاہتی ہے۔۔۔وہ شخص وہ نہیں۔۔۔

کر خفگی سے کہتے۔۔۔وہ اپنی فائی لیں سمیٹ کر۔۔۔۔سامنے دیوار پر لگے لاکر کا پاسورڈ لگانے لگا۔۔۔۔

انعم بغور اس کی لمبی لمبی وسفید انگلیوں کو بٹنوں پر پھرتی سے ناچتے۔۔۔۔دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جس غرض سے وہ آئی ی تھی۔۔۔وہ مکمل ہو گ ئی تھی۔۔۔اب اس کا یہاں کوئی ی کام نہ تھا۔۔۔ مگر نا جانے کیوں دل عجیب سے طرز میں دھڑ کتا محسوس ہوا۔۔۔

جیسے اس وجیہہ نوجوان کی خفگی اثر انداز ہوئی ی ہو۔۔۔

وہ خاموشی سے اسٹڈی روم سے نکل گ ئی۔۔۔۔اس کے جاتے ہی نعمان نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

انعم جا چکی تھی۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔ایک دل جلی مسکراہٹ چہرے پر بکھر آئی ی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بیڈ پر بے ست سہ لیٹا ہوا تھا۔۔۔کے اچانک دروازہ ہلکا سہ نوک ہوا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔" بے دلی سے اجازت دے کر وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔"

توقع تھی کے ڈاکٹر چیک۔اپ کرنے یا نرس کوئی ی انجکشن لگانے آئی ی ہو گی۔۔۔اس لیے دیکھنے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔

زوبیر۔۔۔" بہت مدھم سی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔مگر" اس آواز کا ٹکرانا جیسے اس بے ست سے جسم میں ن ئی روح پھونک گیا تھا۔۔۔۔

فورا آنکھیں کھول کر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتے۔۔۔

تیزی سے حیرت و بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔۔۔"آپ ۔۔۔؟؟؟"

آنکھوں پر اعتبار نہیں آرہا تھا۔۔۔کے فائزہ کراچی سے اسلام آباد ۔۔۔اس کے ہسپتال حتی کے اس کے کمرے میں آئی ی ہے۔۔۔۔

کیسی طبیعت ہے تمھاری؟؟۔۔اور یہ سب کیسے ہوا؟؟۔۔۔تم کب چھوڑو" گے اپنی نوکری؟؟۔۔ایسا پیسہ کس کام کا جس میں ہر وقت جان پر بنی رہے؟؟۔۔۔پتا ہے کتنی دعائیں پڑھتی آئی یں ہوں پورے راستے تمھارے لیے۔۔۔کتنا ڈر گئی تھی میں۔۔۔۔"وہ جذبات میں بہہ کر بولے چلی جارہی تھی۔۔۔۔

ان کے لہجے سے پہلی بار زوبیر کو محبت جھلکتی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

فائزہ پہلی شخص تھی اس کی زندگی میں۔۔۔ جس نے پیسوں پر اس کی جان کو فوقیت دی۔۔۔۔

ولید صاحب اس کے والد کے سامنے اسے بیلٹ سے مارتے تھے اور طرح طرح کی اذیت دیتے۔۔۔ مگر اس مار پیٹ کے عوض جو پیسہ ملتا تھا وہ اتنا محبوب تھا اس کے باپ کو۔۔۔ کے کبھی کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔۔

اس کی ماں و بہنیں جانتے تھے اس کے کام کے متعلق۔۔۔ مگر کبھی کسی نے جھوٹے منہ تک نہ کہا۔۔ کے چھوڑ دو۔۔۔ پیسہ تم سے بڑھ کر تھوڑی۔۔۔

آج تک اپنی زندگی کھونے کا خوف نہیں تھا۔۔۔کیونکے کوئی ی تھا ہی نہیں جس کے لیے سنبھال کر رکھے۔۔۔جس کے لیے اس کے طویل ہونے کی چاہ رکھے۔۔۔مگر فائی زہ کے محبت سے لبریز و فکر میں ڈوبے الفاظ سننے کے بعد۔۔۔لگا کے جینا چاہتا ہے۔۔۔

کوئی ہے دنیا میں جس کے لیے صرف وہ خاص ہے۔۔۔اس سے حاصل ہونے والا پیسہ نہیں۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا میرے بارے میں؟''لاکھ چاہا کے آنسو نہ آئی یں'' آنکھوں میں۔۔۔مرد روتا تھوڑی ہے۔۔۔مگر دل کو لگا تھا اس عورت کا اپنی فکر کرنا۔۔۔اس قدر لگا کے آنکھیں خوشی سے آنسو بہانے لگیں۔۔۔۔

ہسپتال سے کال آئی ی تھی۔۔۔کے تمھیں گولی لگی ہے۔۔۔بہت ”
سیر س حالت میں ہو۔۔۔گھر والوں سے رابطہ نہیں ہو پارہا اس لیے مجھے
کال کی ہے۔۔۔۔“فائی زہ کی بات سنتے ہی۔۔۔چہرے پر گہری مسکراہٹ
بکھر ئی ی۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا یہ نعمان کا کام ہے۔۔۔۔

سیر س حالت تب نہیں تھی اب ہو گ ئی ہے۔۔“اپنے دل کے مقام پر ”
ہاتھ رکھ۔۔۔فائی زہ کے سراپے کو گہری بولتی نگاہ سے تکتے۔۔محبت بھری
طرز میں کہا۔۔۔۔

پھر اگلے ہی لمحے مقابل کی کلائی ی پکڑ کر اپنی جانب کھینچی۔۔۔کیونکے وہ حملے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے بے جان گڑیا کی مانند کھینچی چلی آئی ی تھی۔۔۔

اگلے پل۔۔۔اپنے وجود کو اس کم سن نوجوان کے سینے سے لگا پایا۔۔۔۔

خود کو سنبھال کر اٹھنے ہی لگی تھی کے اسکی محبت بھری نگاہوں سے آنکھیں چار ہوئی یں۔۔۔

اپنا عمل بھول۔۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں محو ہو کر رہ گ ئی تھی۔۔۔

شادی کریں گی مجھ سے ؟؟۔۔۔"اس لمحے اپنے کانوں کی سماعت پر یقین" نہ آیا۔۔

ہاں؟؟۔۔" بے ساختہ ہی منہ سے نکلا"

کوئی ی میتھ کا سوال تو نہیں پوچھا جو سمجھ نہیں آرہا۔۔۔" وہ ہلکا سہ مسکرا" کر۔۔۔اس کے چہرے پر آتی آوار الٹ کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔۔ مضحکہ خیز مگر محبت سے بھرپور انداز میں بولا۔۔۔

اس کا لمس فائی زہ کے پورے جسم کے روئی یں کو کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

یہ۔۔یہ غلط ہے۔۔۔" ایک لمحے کے لیے وہ سکون سے آنکھیں موند" گ ئی۔۔۔۔اس کا لمس جیسے کوئی ی جادو بکھیر تا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل اسے اپنی وزوبیر کی عمر کے درمیان کا بڑا سہ فرق یاد آیا۔۔۔ جس کے یاد آتے ہی وہ فوراسیدھی ہو کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

کیوں غلط ہے بھلا؟؟۔۔۔میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور مجھے پتا ہے" آپ بھی میرے لیے اپنے دل میں جذبات رکھتی ہیں۔۔۔پھر نکاح میں کیا برائی ہے؟؟۔۔۔کوئی گناہ کی دعوت تو نہیں دے رہا آپ کو۔۔۔اپنے ساتھ نکاح کے مقدس رشتے میں باندھ کر ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں پھر یہ غلط کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔"اس کا زخم بہت گہرا تھا۔۔۔۔روزانہ کی بنیاد پر سینے کی پٹی ہوتی۔۔۔۔یہ تو شکر ہے کے نعمان کا نشانا پکا تھا ورنہ یقیناً فائزہ اس وقت ہسپتال میں نہیں قبرستان میں ملنے آئی ہوتی۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ۔۔۔مقابل کی اعتراضی نگاہوں کا جواب دیتے ہوئے ۔۔۔۔سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

تم ابھی صرف ایک جذباتی جذبے کے تحت یہ بول رہے ہو۔۔۔جب یہ" جذبات و محبت کا بھوت اترے گا تو تم اور تمھارا دل دونوں مجھ سے بھاگنے لگیں گے۔۔پھر میری عمر بھی نظر آئے گی اور دوسری کم عمر لڑکیوں کی خوبصورتی بھی۔۔۔"وہ تیزی سے سخت لہجے میں بولیں۔۔

زوبیر کا دل ٹوٹا تھا ان کی سرد مہری دیکھ۔۔۔وہ شادی کے لیے پرپوز کر رہا تھا اور مقابل اس کی محبت و سچے جذبے کو جذباتی فیصلے کے سوا کچھ نہیں مان رہی تھی۔۔۔۔

'ابھی وہ مزید کچھ کہتا۔۔۔کے ثنا کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔

وہ دونوں ہی اسے دیکھ کر خاموش ہو گ ئی ے۔۔۔

زوبیر کسی تیسرے کے سامنے کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ منہ بورستے ہوئے واپس لیٹ گیا۔۔۔۔
جبکے ثنا نے کمرے میں سوگوار خاموشی کو محسوس کیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

موقع ملتے ہی وہ نعمان کے اسٹڈی روم میں آئی ی۔۔۔۔

نعمان ولید ایک کے بعد ایک کامیابی۔۔۔بزنس کی دنیا میں حاصل کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ن ئی ے دوست نہیں بنائے۔۔۔مگر دشمن ان گنت بنا لیے تھے۔۔۔نا جانے کتنے ہی لوگ اس کی تباہی کی چاہ رکھے ہوئے تھے۔۔۔مگر

کوئی کمزوری ہاتھ نہیں لگ رہی تھی اس نوجوان کی۔۔۔۔لیکن انعم بجائے اس کی طاقت بننے کے کمزوری بن کر اس کے دشمنوں کے سامنے ابھرئی ی۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کو بچانے کے چکر میں نعمان کو کس قدر نقصان پہچانے والی تھی۔۔۔۔اسے اس بات کا ذرا اندازہ نہ تھا۔۔۔

لوگ منتظر تھے اس بہادر و ذہین لڑکے کی تباہی دیکھنے کے۔۔۔۔جو وقت کا ستارہ بن کے آسمان پر چمک اٹھا تھا۔۔۔۔اور بہت جلد کاروباری دنیا کو اپنی مٹھی میں کر لینے کے لیے کوشاں تھا۔۔۔

ہر چیز اس کے پلان کے مطابق چل رہی تھی۔۔۔اس نے کبھی اپنے خدا کے بعد اپنی ذات کے علاوہ کسی پر اتنا یقین نہ کیا کے اسے اپنی اسٹڈی میں آنے

دے۔۔۔اوراس کے سامنے اپنے لاکر کا پاس ورڈ لگائے۔۔۔ مگرانعم کے سامنے کیا۔۔۔کیونکے شاید وہ خود بھی نہیں جانتا وہ اعتبار کرنے لگا تھا اس لڑکی پر۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتا تھا کے وہ لڑکی جو ایک بار دیکھ لے وہ کبھی بھولتی نہیں۔۔۔۔پھر وہ بھروسہ نہیں تو اور کیا تھا۔۔۔کے اپنا لاکر۔۔۔جس میں اس کے سارے ضروری ڈاکومنٹس تھے۔۔۔اسے انعم کے سامنے کھولا۔۔۔۔

مگرانعم اس کے بھروسے کا مان نہ رکھ سکی۔۔۔۔

اس کے لاکر سے فائلز تیزی سے نکال کر۔۔انھیں ٹیبل پر رکھا۔۔۔نعمان کو کمرے میں سوتا ہوا چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔

پہلی بار زندگی میں کوئی ی غلط کام کر رہی تھی۔۔ جس کے سبب پورا وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔

وہ خاصہ ہڑ بڑاتے ہوئے فائی لز الٹ پلٹ کرنے لگی۔۔۔۔

صبح کا انتظار نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔

کیونکے نعمان کو دونوں سے اسٹار لائی ٹس پر وجیکٹ کی فائی ل اپنے ساتھ آفس لے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے جلد سے جلد اپنے اور اپنے بیٹے کے سر سے اس بلا کو ٹالنا تھا۔۔۔۔ جو ہر وقت کسی تلوار کی طرح اس کے سر پر لٹک رہی تھی۔۔۔۔

فائ ل ملی تو تیزی سے اپنا سیل نکال کر اس کی تصویریں بنالیں۔۔۔

کام ہو جانے پر۔۔۔اپنے دوپٹے سے چہرے پر آتا پسینہ صاف کیا۔۔۔اور تیزی سے لا کر میں ترتیب سے فائ لز رکھ دیں۔۔۔

اسٹڈی سے باہر آتے ہی اس نے اپنے پیچھے بلکل آہستہ سے دروازہ بند کیا۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔اسی لمحے الماس وہاں سے گزر رہی تھی۔۔۔جب اس کی نگاہ انعم کے پسینوں سے شرابور سراپے پر پڑ ئ ی۔۔۔

انعم اس قدر ڈر ئ ی ہوئ ی تھی کے اس نے نگاہ تک نہ اٹھائ۔۔۔۔۔

اپنے سیل پر نگاہیں جمائے۔۔۔ تیزی سے اسٹڈی سے نکل کر سیڑھیاں اتر گ ئی۔۔۔جبکے الماس اس کی حالت دیکھ الجھی۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آتے ہی ٹھنڈک کا احساس ہوا۔۔۔

کمرے کا اے۔ سی فل اسپیڈ میں چل رہا تھا۔۔۔

اس کی نگاہ بیڈ پر سوتے ہوئے اس خوبرو نوجوان پر گ ئی۔۔۔جو دو دن سے خاصہ خفا خفا رہا تھا۔۔۔

اسے اپنا آپ کوئی ی چور لگا۔۔۔۔

وہ شرمندہ سی ہوئی ی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔اس نرس کے روپ میں آئی ی احتشام ابرار کی لڑکی کے دیے ہوئے نمبر پر ساری تصاویر واٹس ایپ کر دیں۔۔۔

دوسری جانب سے فوری ریسیو ہوئی یں۔۔۔کیونکے ٹِک بلو ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔

اب میر ااور میرے بیٹے کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔" یہ جملہ لکھ کر۔۔۔سینڈ" کیا۔۔۔پھر سب ڈیلیٹ کر کے۔۔۔نعمان کے برابر میں آکر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

وہ پھولے پھولے سانس لے رہی تھی۔۔۔دل میں ایک طوفان بر پا تھا۔۔۔

احتشام ابرار کے لوگ اگر موت کے سوداگر تھے تو نعمان ولید کون سہ کم تھا۔۔۔اگر اسے پتا چلا کے اس نے دھوکا دیا ہے۔۔۔تو وہ موت سے کم شاید کسی سزا پہ راضی نہ ہو۔۔۔

مگر ان سب میں عرشمان سیف رہے گا۔۔یہ سوچ۔۔۔ایک گہرا سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

ان لوگوں کی جانب سے کوئی ی میسج بھی نہیں آیا تھا۔۔۔شاید یہی سبب تھا کے وہ تھوڑا سکون میں آگ ئی تھی۔۔۔کے کم از کم اس کا بیٹا اب سیف ہے۔۔۔۔

وہ سونا چاہتی تھی۔۔مگر نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

نعمان ولید کا خوف اس کی دی پرانی سزائیں آنکھوں کے آگے فلم کی طرح چلنے لگیں۔۔۔۔

جس پر آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی نعمان اسے کیا سزا دے گا۔۔۔جب اسے اِس دھوکے کی خبر کا علم ہو گا۔۔۔۔

سوری۔۔۔"وہ روتے ہوئے نعمان کے سوتے ہوئے وجود کو دیکھ" بڑبڑائی ی۔۔۔

وہ آئی ینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔جب وہ پیچھے کف کے بٹن لگاتا ہوا۔۔۔آئی ینے کے سامنے آیا۔۔۔

نعمان آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔۔وہ بے دیھانی و جلد بازی میں ہی آئی ینے کے سامنے آیا تھا۔۔۔لیکن جیسے ہی آئی ینے کے عکس میں اس گرے آنکھوں والی گڑیا کو اپنے ساتھ کھڑا دیکھا۔۔۔فوراہی منہ پھیر کر چلا گیا۔۔۔۔

آج تیسرا دن ہو گیا تھا۔۔۔بات کرنا تو دور وہ سنگ دل تو نظر اٹھا کر دیکھنے تک کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

مرد ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔ کبھی نہیں لگتا تو کچھ بھی کہتے رہو۔۔۔اسے کچھ برا نہیں لگتا۔۔۔اور کبھی لگ جائے۔۔تو اتنی معمولی و چھوٹی بات بھی بری لگ جاتی ہے۔۔۔۔کے جس کا کوئی ی اندازہ بھی نہ لگا سکے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو اچانک دھانس لگی۔۔۔

انعم والماس دونوں نے ہی فکر مند ہو کر اس کے آگے پانی کا گلاس کیا۔۔

انعم برابر میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔جبکے الماس سامنے۔۔۔۔

وہ قریب تھی بانسبت الماس کے۔۔۔تو ظاہر سی بات ہے گلاس بھی اسی کا قریب ہونا تھا۔۔۔مگر نعمان نے الماس کا گلاس لیا۔۔

اور منہ سے لگا کر پانی پینے لگا۔۔۔۔

کہنے کو یہ اس کا چھوٹا سہ عمل تھا۔۔۔شاید اس نے بے دیھانی میں کیا ہو۔۔۔۔

مگر اس کے باوجود اس لمحے انعم نے اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

وہ تکلیف کے وقت بھی اس کی مدد لینے کے لیے تیار نہ ہوا۔۔۔یہ بات اس کی بیوی ہونے کے ناطے۔۔۔۔اسے کیسے اذیت نہ دیتی؟؟۔۔۔۔

لاکھ کہ لے۔۔۔ نہیں مانتی اپنا شوہر۔۔۔ مگر ہے۔۔۔اور یقین جانو یہ ہونے کا احساس ہی کافی ہوتا ہے۔۔۔۔ جس پر عورت مر مٹ جاتی ہے۔۔۔۔

یہی وجہ ہے عورت جان دے سکتی ہے مگر اپنا شوہر نہیں دے سکتی کسی دوسری عورت کو۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

وہ لاونج میں بیٹھ کر عرشمان کے ساتھ لیپ ٹائی پ پر یوٹیوب کی ویڈیوز دیکھ رہا تھا۔۔۔انعم اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر سیب کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

کے اچانک نعمان کی نظر لیپ ٹائی پ کی اسکرین کے سائی ڈ میں آتے نو ٹیفکیشن پر پڑ ئی ی۔۔جو نیوز چینل کا تھا۔۔۔

اس پر چلنے والی ہیڈ لائی ن پڑھ۔۔۔ نعمان کے ہوش اڑ ئے۔۔۔

نعمان نے تیزی سے اس نو ٹیفکشن پر کلک کیا۔۔۔اور لا ونج میں کارٹون کی جگہ نیوز چینل کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔

نعمان کا چہرہ یکدم سرخ پڑ گیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ۔۔۔ سیل کان سے لگاتا۔۔۔۔گھر سے نکل گیا۔۔۔جبکے پیچھے انعم خوف کے مارے سیب کی جگہ اپنی ہی انگلی پر چھری چلا گ ئی تھی۔۔۔

آہ۔۔"اس کی سسکی ہوا میں بلند ہوئی ی۔۔۔"

نعمان کے اسٹار لائی ٹس پر وجیکٹ کی ساری انفار میشن لیک ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

میں نے تمھیں پر وجیکٹ کی فائی ل دے کر صاف الفاظ میں کہا تھا کے یہ" آصف صاحب کے پاس ہوٹل زوم کے روم نمبر ۳۲ میں پہنچانی ہے۔۔۔تو پھر یہ انفار میشن لیک کیسے ہوئی ی؟؟۔۔۔کیا آپ مجھے سمجھا سکتی ہیں مس عطیہ؟؟"پر وجیکٹ کی فائی ل پہنچانے کا کام جس لڑکی کو سونپا گیا تھا۔۔۔نعمان اس پر آگ بگولہ ہو کر برسنے لگا۔۔۔۔

حتی کے اسے دھوکا دینے و بزنس کو شدید نقصان پہنچانے کے جرم میں تھانے تک میں ڈلوا آیا۔۔۔اس بات سے انجان کے اصل مجرم تو اس کے گھر میں تھا۔۔۔

فوراہی ہنگامی میٹنگ بیٹھی۔۔۔۔

نعمان پورے دن گھر نہ لوٹ سکا۔۔۔جبکے انعم کی جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔

اسے یقین تھا کے اب تک نعمان کو پتا چل گیا ہو گا کے یہ کام اس کا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ خاصہ پریشانی کے عالم میں دیر رات کو گھر لوٹا۔۔۔ گمان تھا کے سب سو رہے ہوں گے۔۔۔

مگر انعم کو لاونج میں اپنا منتظر بیٹھا پایا۔۔۔ نظر پھیر کر چلا جاتا۔۔۔ اگر نظر اس کی انگلی پر بندھی پٹی پر نہ پڑتی۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔" اپنی ساری ناراضگی سائیڈ میں رکھ۔۔۔ وہ تیزی سے اس کے پاس آکر۔۔۔ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

اس کا ہاتھ تھاما تو وہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔۔۔

"اتنی ٹھنڈی کیوں ہو۔۔۔" ابھی وہ پوچھ ہی رہا تھا کے اس نے انعم کا دوسرا ہاتھ لرزتے دیکھا۔۔۔ ساتھ ساتھ اس کی پیشانی پر چمکتا پسینہ بھی۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔اور یہ چوٹ تو سیب کاٹتے وقت" لگ گ ئی تھی۔۔۔"اسے لگا تھا نعمان اس کی جان نکال لے گا۔۔۔۔ مگر وہ تو فکر مند نظر آرہا تھا۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔ تھوڑی جان میں جان آئی ی۔۔۔

اس کا مطلب صاف تھا وہ نہیں جانتا کے یہ کام اس نے کیا ہے۔۔۔

وہ تیزی سے کہ کر۔۔۔ہاتھ چھڑاتی ہوئی ی۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

اس کے ٹھنڈے کپکپاتے ہاتھ و پیشانی پر آتا پیسنہ۔۔۔۔ نعمان کے ذہن کو کھٹکا گ ئی ے۔۔۔

اسے انعم کا اپنے اسٹڈی روم میں چائے لانا یاد آیا۔۔۔۔

یہ نہیں ہو سکتا'' وہ بے یقینی سے اپنے ذہن میں آنے والے خیال پر اعتراضا''
بول اٹھا۔۔۔

کیا وہ لڑکی اپنی نفرت میں اس قدر آگے بڑھ گ ئی تھی۔۔۔۔کے اسے
نقصان پہنچانے پر اتر آئی۔۔۔۔

اس لمحے عطیہ کا رونا و بلک بلک کر اپنی صفائی ی دینا یاد آیا۔۔۔۔

نعمان اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

نہ صرف اسے اپنے بزنس میں شدید نقصان ہوا تھا بلکے ایک معصوم کو وہ اس کے نہ کردا گناہ کی سزا میں جیل میں ڈلوا آیا تھا۔۔۔

پھر سے ایک معصوم اس کی جلد بازی میں دی گ ئی سزا کی نظر ہو گ ئی۔۔۔

اس نے فورا سیل کان سے لگا کر۔۔پولیس اسٹیشن کال کر کے۔۔۔۔عطیہ کو چھوڑ دینے کا حکم صادر کیا۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اپنا سر پکڑے بیٹھا رہا۔۔۔

اپنا گھر دنیا میں سب سے محفوظ مقام ہوتا ہے۔۔۔اور بیوی سب سے اعتبار والی عورت۔۔۔ مگر اس کے کیس میں دونوں ہی چیزیں الٹ گ ئی تھیں۔۔۔۔وہ کیسے بیچارہ اپنا سر نہ پکڑتا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کمرے کی جانب آیا۔۔۔دل پھٹ رہا تھا اس کا درد کی شدت سے۔۔۔۔

نہیں پوچھ سکتا تھا۔۔۔کے کیوں کیا۔۔۔۔جواب سننے سے ڈر جو رہا تھا۔۔۔۔

یقیناوہ اس رشتے سے فرار ہونے کی متلاشی تھی۔۔۔۔

اتنا کاروبار میں نقصان ہونے کا غم نہ تھا جتنا اپنی بیوی کے ہاتھوں دھوکا کھانے کا تھا۔۔۔

پوری دنیا کے سامنے وہ اسے اپنی بیوی مان چکا تھا۔۔۔اس کے باوجود اس کا دھوکا دینا۔۔۔انفارمیشن چوری کر کے لیک کرنا۔۔۔یہ سب چیزیں از خود گواہ تھیں کے وہ ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو وہ سامنے ہی کھڑی تھی۔۔۔اسے دیکھتے ہی نظریں چورا کر۔۔۔نائی ٹ ڈریس الماری سے نکالنے کے لیے بڑھی۔۔۔۔

ڈریس الماری سے نکال کر پلٹی ہی تھی۔۔۔کے نعمان کو اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ چونک کر۔۔۔ڈر کے مارے پیچھے ہونے لگی۔۔۔

ابھی وہ پیچھے ہوتی اس سے قبل ہی مقابل کھڑا وہ خوبرو نوجوان یکدم اس قدر گرم جوشی سے گلے آلگا کے سانس جو اوپر تھی وہ اوپر رہ گ ئی۔۔اور جو نیچے تھی وہ نیچے۔۔

اس لمحے وہ بہت تکلیف میں تھا۔۔۔وہ دشمنِ جاں واحد تھی پوری دنیا میں جس کے گلے لگ کر کچھ لمحوں کے لیے ہی صحیح۔۔۔سکون پانا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے مرمری سراپے کو خود میں اس قدر بھینچا۔۔۔جیسے سمو لینا چاہتا ہو۔۔۔۔

اپنی تکلیف میں اس نے محسوس نہیں کیا۔۔۔انعم نے ایک بار بھی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش نہ کی۔۔۔۔

بہت شرمندہ تھی وہ۔۔۔اس سے زیادہ ٹوٹی و بکھرئی ی۔۔۔۔

نہیں جانتی تھی وہ لوگ نعمان کو نقصان پہنچانے والے ہیں اس کے ذریعے۔۔۔کیا احتشام ابرار نعمان کا ماموں نہیں تھا؟؟۔۔پھر اپنے ہی بھانجے کو اتنا بڑا نقصان کیوں پہنچایا؟؟۔۔۔وہ الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اس کے نازک وجود کو اپنے حصار میں جکڑے کھڑا رہا۔۔۔۔

پھر اچانک اس لڑکی کی دبی دبی سی سسکیوں کی آواز آنے لگی۔۔۔

اس کا کندھا بھیگنے لگا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی مزید اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر سکی۔۔۔

اگلے پل اس نے اپنی کمر پر اس دشمنِ جاں کے نرم ہاتھوں کے لمس کو محسوس کیا۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔ بھلا خود تکلیف پہنچا کر۔۔۔ خودی رونے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔

اگر پتا چلتا کے میں ایک ایسے دلدل میں پھنس گ ئی ہوں۔۔۔ جہاں " سے صرف لوگوں کی موت ہی انھیں آزادی دیتی ہے تو پھر کیا کرتے؟؟"۔۔۔"اچانک اس کے بولے جملے کانوں میں گونجتے سنائی ی دیے۔۔۔

پھر اسے انعم کی ڈاکٹر کی بات یاد آئی ی۔

جب میں نے آپ کو پیشنٹ کی حالت کے متعلق اچھی طرح سمجھا دیا تھا تو"
"پھر آپ نے انھیں ذہنی دباؤ کیوں دیا؟۔۔

عرشمان سے مل کر کیسا ذہنی دباؤ ؟؟۔۔۔۔

جب وہ بیمار تھا اور یہ بات انعم کو پتا چلی تھی۔۔تب تو اسے کوئی ی اٹیک نہیں آیا تھا۔۔۔اس کا آپریشن ہوا۔وہ تب بھی ٹھیک تھی۔۔۔پھر عرشمان کے صحت یاب ہو جانے کے بعد کیسا ذہنی دباؤ ؟؟۔۔اور کس بات کا؟؟۔۔۔۔

وہ کمینے میری انعم کا استعمال کر رہے ہیں۔۔۔" وہ زیرِ لب دانت پیستے"
ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔۔"اس کے نازک وجود کو آہستگی سے خود سے "
ہٹا کر۔۔۔اس کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے۔۔پُر اعتماد انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ نا سمجھی سے اسے بھیگی پلکوں کے ساتھ دیکھنے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔ نہیں بھی ہے تو میں کر دوں گا۔۔بس بھروسہ "
رکھنا۔۔۔۔"اس نے تو کچھ نہ کہا۔۔۔پھر وہ کس متعلق بات کر رہا تھا
؟؟۔۔انعم یہی سوچ الجھی۔۔۔

مگر جس طرح وہ حسین نوجوان اعتماد و بھروسہ دلا رہا تھا۔۔کے وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔لگا جیسے بن کہے سب سمجھ گیا ہو۔۔۔جیسے آنسوؤں کی زبان جانتا ہو۔۔۔۔

دل کو ڈھارس ملی تھی اس کے ادا کیے جملے سن۔۔۔۔

نعمان کے گلے لگتے ہی اس کے ہاتھ سے نائ ٹ ڈریس گر گیا تھا۔۔۔۔

اس نے جھک کر وہ ڈریس اٹھا کر۔۔۔انعم کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔

جاؤ۔۔۔جا کر منہ ہاتھ دھو۔۔۔۔۔"آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔مگر لہجہ "خاصہ نرم۔۔۔۔

وہ اپنی بیوی پر کس بات کا غصہ کرئے۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب وہ جان گیا تھا۔۔۔کے اس کی بیوی کو پریشر ائی زکیا جارہا ہے اسے نقصان پہنچانے کے لیے۔۔۔یا شاید ان کے درمیان لڑائی یوں کو جنم دینے کے لیے۔۔۔دوری پیدا کرنے کے لیے۔۔۔۔مقصد جو بھی ہو دشمن کا۔۔۔۔مگر اس کی بیوی کا استعمال کر کے اس شیر کی عزت کو للکارا تھا۔۔۔۔

اب بات اس کی عزت پر بنی تھی۔۔۔اور جب بات ایک غیرت مند مرد کی عزت پر آجائے۔۔۔تو وہ پوری دنیا کو آگ لگا دینے تک کا حوصلہ رکھتا ہے۔۔۔۔

انعم کے جاتے ہی۔۔۔وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

جب وہ واپس آئی تو وہ کمرے میں موجود نہ تھا۔۔۔ مگر اس کا لمس ابھی بھی اپنے گرد محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ صبح اٹھی تو اپنی گردن پر کسی کی گرم سانس محسوس کی۔۔۔ آنکھ کھلی تو وہ دشمنِ جاں۔۔۔ وہ حسین نوجوان۔۔۔ جو نا جانے کتنے دلوں کی دھڑکن تھا۔۔۔ وہ نوجوان اس کی گردن میں منہ چھپائے۔۔۔ اس کے نازک سراپے پر اپنے بھاری بھرکم وجود کا وزن ڈالے۔۔۔۔ دنیا سے بے خبر۔۔۔ اپنی ہی جنت میں سو رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ لڑکی اب اس کی جنت تھی۔۔ ایسی جنت جسے کھونے کا ڈر سانسیں روک دینے والا تھا۔۔۔۔ اور وہ اپنی جنت کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑے۔۔۔ پُر سکون سو رہا تھا۔۔۔۔

اس کے حسین و سفید چہرے کو اتنے قریب سے دیکھ۔۔۔دل کو شدت سے کچھ ہوا۔۔۔کیا؟؟۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔

ہسپتال والا سین۔۔وہ میٹھی سی مہک والا لمس۔۔۔دل کو باغی بنانے لگا۔۔۔جذبات ابھارنے لگا۔۔۔وہ جذبات جنھیں قبول کرنے کے لیے وہ لڑکی ہر گز تیار نہ تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔اسے اپنا سانس بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

دل کی بغاوت اپنے زور و شور پر تھی۔۔۔ہاتھ از خود اس کی سیاہ زلفیں میں الجھنے لگے۔۔۔۔

اس کے ریشمی بال۔۔۔انگلیوں کو عجیب سہ سکون بخش رہے تھے۔۔۔مزا آنے لگا تھا۔۔۔

تھی۔۔۔ناک الگ ہی چکنائی ی آجائے کے سبب oily skin اس کی چمک رہی تھی۔۔۔وہ اس کے چہرے کے اک اک نقش کو بغور دیکھنے لگی۔۔۔

وہ کس قدر خوبصورت تھا۔۔۔اس کا احساس اسے آج ہو رہا تھا۔۔۔کالی شرٹ میں اس کا رنگ مزید کھلتا محسوس ہوا انعم کو۔۔۔

انگلیاں کب بالوں سے سفر طے کرتے اسکے رخسار تک پہنچیں۔۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔

آج بھول جانا چاہتی تھی کے دشمن ہے اس کا۔۔۔

کیا کیا کیا ہے اس نے۔۔۔اس سے کہیں زیادہ دماغ صرف یہ بتا رہا تھا کے وہ کر کیا رہا ہے۔۔

کیا اور کر میں ماضی و حال کا فرق ہے۔۔۔۔آج پہلی بار وہ حال میں جی رہی تھی۔۔۔اور بس اسی کو جینا چاہتی تھی۔۔۔۔

اپنے گالوں پر اس دلربا کی انگلیوں کا لمس محسوس کر۔۔۔ان نے آنکھ کھولی۔۔۔

ایک بے یقینی سہ منظر آنکھوں کے آگے پایا۔۔۔۔وہ دشمنِ جاں بھاری سانسیں بھرتے ہوئے اس کے رخسار پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔

اس نے فوراہاتھ پکڑا۔۔۔

تووہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

جھٹکے سے ہاتھ چھڑاکر۔۔۔اپنی بھاری ہوتی سانسوں کونارمل کرنے کی سعی کرتی۔۔۔فورابیڈ سے اترگئی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔چارم کچھ زیادہ ہی چڑھ گیا؟؟"۔۔۔اس کی حالت " دیکھ۔۔۔نعمان کے چہرے پرایک گہری مگر محظوظانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔

جس کے بعداسنے ایک آنکھ دباکر مزید چھیڑا۔۔۔

مسٹر نعمان ولید آپ کچھ زیادہ ہی خوش فہم ہیں۔۔ل۔۔۔"چاہ کر بھی"
اپنی سانسوں کو نارمل نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔خاص طور پر اس کی حسین
چہرے پر بکھری ی قاتلانہ مسکراہٹ دیکھ۔۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی اور ہوتی تو یقینا مر مٹ جاتی۔۔۔

اپنا بھرم قائم رکھنے کی کوشش کرتے۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈال ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے پھرتی سے اس کی زلفوں میں
اپنی لمبی انگلیاں لے جا کر۔۔۔۔اس کی گردن کی پشت کو مضبوطی سے دبوچ
۔۔۔تیزی سے اپنے چہرے کی سید تک جھکایا۔۔

اب بولو کیا بول رہی تھیں۔۔۔"اپنی سیاہ نشیلی آنکھوں میں ڈائی ریکٹ" جھانکنے پر مجبور کر۔۔۔ بھرم سے کہا۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھیں سو کر اٹھنے کے سبب۔۔۔۔ نشیلی نشیلی سی ہو رہی تھیں۔۔۔یقیناوہ ان میں مقابل کو آج ڈوبا دینے کا ارادہ لیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کی ڈیشنگ پر سنیلٹی سے نزدیکی پہلے ہی قیامت تھی۔۔۔۔پھر اس کی سانسوں کی مہک۔۔۔وہ اس کی نشیلی آنکھوں میں ڈائی ریکٹ دیکھنے کی تاب نہیں لا پا رہی تھی۔۔۔اس لیے نظر جھکائی ی۔۔۔پر کمبخت اس کے عنابی لبوں پر جا ٹھری۔۔۔

وہ پھر گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔

اس کے سرخ ہوتے چہرے و غیر ہوتی حالت سے خاصہ محظوظ
ہوتے۔۔۔وہ اپنے نیچے کے ہونٹوں کو دانستہ طور پر پلے فل انداز میں چبانے
لگا۔۔۔

کہو مجھے چاہتی ہو۔۔۔کہو تمھیں میری طلب ہے۔۔۔صرف"
میری۔۔۔اس درندے نعمان ولید کی۔۔۔" گردن کو جھنجھوڑ
کر۔۔۔واپس اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے۔۔۔بھرائی ی آواز میں
۔۔۔اس کے چہرے پر گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔" وہ بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس کی سیاہ آنکھوں میں خود"
کو ڈوبتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

کیا صرف تھوڑے وقت کے لیے تم نہیں بھول سکتیں کے میں کون ''
ہوں۔۔۔میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔تم کون ہو۔۔۔تم نے کیا سہا
ہے۔۔۔۔یاد رکھو تو صرف اتنا۔۔۔کے تم مجھے چاہتی ہو۔۔۔۔'' وہ رومانیت
سے کہتے ہوئے۔۔۔درمیان کا فاصلہ مٹانے ہی لگا تھا۔۔۔کے مقابل تیزی
سے بول اٹھی۔۔۔

صرف میں بھولوں؟؟۔۔۔تم کچھ نہیں بھولو گے؟؟۔۔تم بھی تو کہو کبھی ''
۔۔۔کے صرف مجھے چاہتے ہو۔۔۔۔'' کیا یہ ناانصافی نہیں؟؟۔۔کے اس
سے چاہے وہ سب بھول کر اسے اپنائے۔۔۔اور نہ صرف اپنائے۔۔۔اسے
بولے بھی۔۔۔۔اسے اعتماد بھی دے۔۔۔کے پوری دنیا میں واحد ہے
وہ۔۔۔۔۔جسے وہ چاہتی ہے۔۔۔مگر خود کا کیا؟؟۔۔۔کیا خود بھولنے کے
لیے تیار تھا ر خسار کو؟؟اپنی پرانی محبت کو۔۔۔۔کیوں نہیں کہتا۔۔۔چاہتا

ہے اسے ؟؟۔۔کیوں اسے اعتماد نہیں دے رہا؟؟۔۔۔مانا کہتی نہیں۔۔مگر اعتماد اسے بھی چاہیے تھا۔۔۔۔

تم چاہتی ہو کے میں تمھیں چاہوں ؟؟۔۔۔"اس کی سیاہ آنکھیں چمکی" تھیں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔اس کے ہونٹوں کو نرمی سے اپنے انگوٹھے سے مسلتے۔۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

وہ نعمان ولید تھا۔۔۔اپنے حق میں باتوں کو پھیر لینا اسے باخوبی آتا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر وہ بوکھلائی ی۔۔اسطرح کے سوال کی امید نہ تھی اسے۔۔۔

اس نے منہ کھولا جواب دینے کے لیے۔۔۔مگر سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا جواب دے۔۔

اس خوبرو نوجوان نے پھنسا دیا تھا اسے۔۔۔نہ اقرار کر سکتی تھی نہ انکار۔۔۔

جواب دیے بغیر منہ بند کر لیا۔۔۔اور سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔

انا اڑے آ رہی تھی۔۔۔۔اور یہ انا بڑی بری چیز ہے۔۔۔۔

جواب نہیں دیا۔۔۔میں انتظار کر رہا ہوں۔۔"وہ پلے فل مسکراہٹ" ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔"کیا وہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔اسے دقت پیش آ رہی تھی" سوال کا جواب دیتے۔۔۔۔

ہاں کرئے تو انا جائے۔۔نہ کرئے تو اپنی ہی بات کا وزن۔۔

عجیب کشمکش میں مبتلا تھی۔۔۔

ہونٹ ہلکے سے لرزے۔۔۔مقابل کی قوتِ برداشت کی انتہا ہوئی ی۔۔۔اس دشمنِ جاں کو اتنا قریب رکھ کر۔۔۔خود کو روک سکے۔۔۔ابھی اتنا بھی اسٹیمینانہ تھا۔۔۔۔

دفع کرؤ۔۔۔ سمجھو نہ میں نہ پوچھا۔۔نہ تم نے سنا۔۔۔جہاں اتنے جرم" ہیں مجھ پر۔۔۔اتنے جبر کے الزامات ہیں۔۔۔وہاں اک اور صحیح۔۔۔" جانتا تھا مزید تنگ کرئے گا۔۔۔تو صبر جواب دے جائے گا اس لڑکی کا

بھی۔۔۔مگر اس دشمنِ جاں کی انا کو دوام بخشا۔۔۔خود کو جھکا لیا۔۔۔اس کے سامنے بھی اور اس کی انا کے سامنے بھی۔۔۔

اس پر جھکا۔۔۔تو مقابل کی جانب سے بہت کمزور سہ احتجاج بلند ہوا۔۔۔اتنا کمزور کے جیسے وجود ہی نہ رکھتا ہو۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میرے کان خراب ہو گئے ہیں یا سورج مشرق کی جگہ مغرب سے" نکل آیا ہے؟؟۔۔"وہ آج خود میں سمٹ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

کوئی ی گالی نہیں۔۔کوئی ی بد دعا نہیں۔۔۔۔

جس پر مقابل اپنی حیرت ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

وہ جواب دینے تک کے لیے نہ پلٹی۔۔۔۔تو چہرے پر اطمینان بھری پُر سکون مسکراہٹ بکھرئی۔۔۔

آفس جانے کے لیے لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اس کے برابر میں پر سکون انداز میں لیٹے۔۔۔۔اس کی زلفوں کو چھیڑتا رہا۔۔۔۔

کیا وہ پھر سے محبت کرنے لگی ہے؟؟۔۔یا صرف اپنے کیے پر گِلٹ کے سبب.... اپنے قریب آنے دے رہی ہے؟؟۔"اچانک ہی اس سوال کے ذہن میں ابھرنے پر۔۔۔اس کی انگلیاں جو مقابل کی لمبی گھنی زلفوں میں الجھی تھیں وہ رکیں۔۔۔۔

جسے اس لڑکی نے بھی محسوس کیا۔۔۔۔

علم تھا کے پوچھے گا تو جواب نہ دے گی۔۔۔اس لیے خاموشی سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

واپس آیا تو انعم سو چکی تھی۔۔۔۔

تیار ہو کر بریف کیس اٹھاتے ہوئے۔۔۔دانستہ طور پر انعم کا سیل بھی اٹھا لیا۔۔۔اور اپنے سیل کو دیوار پر زور سے دے مارا۔۔

جانتا تھا نیند کی کس قدر پکی عورت ہے وہ۔۔۔۔کے ایٹم بم بھی کان پر پھوٹ جائے تو آنکھ نہ کھلے۔۔۔اس لیے بے فکر ہو کر اپنا سیل توڑا۔۔۔۔

سیل کے ٹکڑے اٹھا کر ڈریسنگ پر رکھ کر۔۔۔انعم کا سیل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر باہر چل دیا۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

زوبیر اپنے گھر آگیا تھا۔۔۔گھر کیا تھا چھوٹا سہ دو کمروں کا اپارٹمنٹ تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کی سخت تلقین کی تھی۔۔۔مگر وہ جانتا تھا نعمان کو اس کی کتنی ضرورت ہے۔۔۔

نعمان نے کافی عرصے بعد اس پر اپنا بھروسہ ظاہر کیا تھا۔۔۔جسے وہ کسی صورت توڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

نعمان کا میسج موصول ہوتے ہی۔۔۔۔۔نہادھو کر۔۔۔۔معمول کے مطابق کپڑے پہن۔۔۔ڈیوٹی پر جانے کے لیے گھر سے نکلا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

شکر ہے تم نے فون اٹھالیا۔۔۔حد ہوتی ہے خون سفید ہونے کی۔۔۔۔پتا'' ہے کتنی فکر مند رہتی ہوں میں تمھارے لیے۔۔۔۔کہاں غائب ہو گئی ہو؟؟۔۔اور یہ میرا نمبر بلاک لسٹ میں کیوں ڈالا ہے؟؟۔۔۔مجھے لگ ہی رہا تھا تم نے مجھے بلاک کر دیا ہے تب ہی آج ثنا کے سیل سے ٹرائے کیا۔۔۔اور دیکھو پہلی ہی کال میں۔۔تم نے کال ریسیو کر لی۔۔۔۔۔۔''ان نون نمبر سے کال آتی دیکھ۔۔۔نعمان نے فوراً پک کر لی۔۔۔

دوسری جانب محترمہ فائزہ تھیں۔۔۔جو کال ریسیو ہوتے ہی اس پر بن موسم برسات کی طرح برسنا شروع ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان ان کی بات سن کچھ لمحوں کے لیے الجھا۔۔۔انعم نے اپنی ہی پھوپھو کو بلاک کر رکھا تھا۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔

پھوپھو میں نعمان بات کر رہا ہوں۔۔۔صبح میرا سیل ٹوٹ گیا تھا تو" جلد بازی میں انعم کا لے آیا۔۔۔میں گھر پہنچ کر اس سے آپ کی بات کراتا ہوں۔۔۔فکر نہ کریں وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے اطمینان بخش انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

او۔۔۔تو تم ہو۔۔۔۔کیا مجھے بتانا پسند کرؤ گے میری بچی کے ساتھ کیا" کر رہے ہو تم؟؟۔۔۔اچانک تمھارے ماں باپ نے اسے کیوں اٹھوایا

تھا؟؟۔۔۔بلکے مجھے اپنا ایڈریس دو۔۔۔مجھے اپنی بچی سے ملنا ہے۔۔۔۔ تمھارے کراچی والے گھر کے چکر کاٹ کاٹ کے تھک گ ئی ہوں۔۔۔ مگر تمھارا یا میری بچی کا کچھ پتا نہیں چلتا۔۔۔۔ تمھارے وہ ملازم میری ایک نہیں سنتے حتی کے تم سے میرا رابطہ تک کروانے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔ نعمان ولید اگر تم نے میری بھتیجی سے میری ملاقات نہیں کروائی تو یقین جانو میں ابھی کے ابھی پولیس اسٹیشن چلی جاؤں گی۔۔ سمجھے تم۔۔۔۔" محترمہ فائزہ آگ بگولہ ہو کر اس پر برس رہی تھیں۔۔۔

ان کا آخری بار انعم سے رابطہ پکنک پر ہوا تھا۔۔۔جب اس نے بتایا تھا کے نعمان اسے کل کی واپس لے کر کراچی لوٹ رہا ہے۔۔۔ساتھ ساتھ علشبہ سے دوسری شادی کا بھی بتا دیا تھا۔۔۔

انعم نعمان کی دوسری شادی کو لے کر اس قدر ڈسٹرب تھی کے اس نے ایک ماہ تک اپنی پھوپھو کی کال ریسیو نہ کی۔۔وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جب انعم کے اغواہ ہونے کی خبر نیوز چینل پر چلی۔۔تو ان کا دل دہل گیا۔۔۔وہ بارہا نعمان کے کراچی والے گھر کے چکر لگانے لگیں۔۔ مگر کچھ پتا نہ چلا۔۔۔

جب نیوز میں اس کے مل جانے کی خبر ملی۔۔تو وہ بیچاری انعم سے رابطہ کی ہر ممکنہ کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔ مگر ہو نہ سکا۔۔۔ہوتا بھی کیسے ؟؟۔۔۔احتشام ابرار کے کتوں نے جب انعم کو عرشمان کو لے کر بلیک میل کیا تو وہ بہت ڈر گ ئی۔۔۔اور اپنی اکلوتی خونی رشتے کی حفاظت کی خاطر۔۔۔ان کے نمبر کو بلاک لسٹ میں ڈال دیا۔۔

نعمان نے کچھ باتیں سیل کان سے لگا کر۔۔۔اور کچھ کان سے ہٹا کر سنیں۔۔پھر نہایت تحمل سے استفسار کیا۔۔۔"آپ کہاں ہیں اس وقت۔۔مجھے ایڈریس دیں۔۔میں اپنے بندے کو آپ کو لینے کے لیے بھیجتا ہوں۔۔۔"

اس کی بات سن۔۔وہ تیزی سے پتا بتانے لگیں۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تھوڑا ویٹ کریں۔۔۔میں ابھی کسی کو بھیجتا ہوں"انھیں اعتماد میں لینے کے بعد کال منقطع کی۔۔۔

"یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔۔انٹی کو دیکھ کر۔۔وہ بہت خوش ہو جائے گی۔۔۔ چلو نعمان ولید۔۔۔ایک اچھا داماد بن کر۔۔اپنی پھوپھیا ساس کے

ویلکم کی تیاری کرؤ۔۔کیونکے بیگم کے دل کا راستہ سسرالیوں کی خوشی سے ہو کر گزرتا ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔کام جلدی سے ختم کرنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے پین کی انگلیوں نے سختی محسوس کی۔۔۔۔تو اس دشمنِ جاں کی سلکی زلفیں یاد آئی یں۔۔۔۔جن کے یاد آنے پر دل بے قابو سہ ہوا۔۔۔

افف۔۔۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔"وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ابھی دو گھنٹے" بھی نہیں گزرے تھے اور وہ اسے شدت سے یاد آنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

پین ہے نعمان۔۔۔ظاہر سی بات ہے سخت تو ہو گا ناں۔۔۔تم بھی جیسے" بہانے تلاش کر رہے ہو اسے یاد کرنے کے۔۔۔"اپنے سر پر پین ٹک سے مارتے۔۔۔۔ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

بہت سارے سامان کے ساتھ.... وہ اچھے داماد ہونے کا ثبوت دیتے ... مہمانوں کے آنے سے قبل گھر آگیا تھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔الماس و عرشمان کھلونوں سے کھیلتے نظر آئے۔۔۔جبکے انعم صوفے کے کنارے سے لگ کر بیٹھی۔۔۔ نیند کے جھونکے بھر رہی تھی۔۔

ڈیڈ۔۔۔" ملازمہ کو سارا سامان پکڑا کر۔۔۔۔وہ لاونج میں آیا۔۔۔تو" عرشمان خوشی سے اپنی چھوٹی بائی یک سے اتر کر۔۔۔ تیزی سے اسکی جانب آیا۔۔۔ نعمان نے بھی جھک کر۔۔۔اسے گود میں اٹھا کر۔۔۔۔سینے سے لگا لیا۔۔۔

انعم۔۔۔اوسو تو عورت۔۔۔۔"اسکے سر پر کھڑے ہو کر کچھ ثانیوں تک" اسے جھونکے لیتے دیکھتا رہا۔۔۔ عرشمان اپنے منہ پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔ بمشکل اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔ کس قدر کیوٹ لگ رہی تھی وہ مقابل کو۔۔۔۔

"ایک تو پہلے ہی ذہن سے نکل نہیں رہی۔۔ پھر اس پر اتنی کیوٹ بن بن کر سامنے آئی ی گی۔۔۔ تو بندہ کام پر فوکس کیا خاک کرے گا؟۔۔۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے دل میں بڑبڑایا۔۔۔

پھر اسے نرمی مگر بلند آواز سے پکارا۔۔۔۔۔۔

سونے دوں ناں۔۔۔ نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔"اک نگاہ اسے دیکھ"
۔۔۔۔بے زاری سے بولی۔۔۔۔

تمھاری پھوپھو آرہی ہیں۔۔۔اس لیے اٹھا رہا تھا۔۔۔سامان لے آیا ہوں"
کھانے کا۔۔۔۔ایک نظر دیکھ لو۔۔۔۔کچھ کم لگے تو بتاؤ میں خود جا کر لے
آؤں گا۔۔۔"محترمہ فائزہ آرہی ہیں۔۔یہ سنتے ہی اس کی نیند
اڑ ئی ی۔۔۔

وہ فوراہی اٹھ کر سیدھی کھڑی ہوئی ی۔۔۔

یکدم ان گنت سوال ابھرے۔۔۔وہ ڈر رہی تھی۔۔۔انھیں خود سے دور
رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں چاہتی تھی۔۔۔کے احتشام ابرار کے غنڈوں کو اس کی پھوپھو کی خبر ہو۔۔۔۔

وہ ایک طلاق یافتہ عورت تھیں اور بالکل اکیلے رہتی تھیں۔۔۔وہ کیسے ان کی فکر نہ کرتی۔۔۔

ارے واہ۔۔۔چھوٹی نانی آرہی ہیں عرشمان کی۔۔۔"عرشمان کے لہجے میں" مسرت جھلک رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟۔۔خوشی نہیں ہوئی ی سن کر؟؟۔"۔انعم کے چہرے کے یکدم" سب رنگ اڑے۔۔۔

اس کے چہرے پر ابھرے تاثرات کو پڑھتے۔۔۔وہ آنکھیں چھوٹی کر۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

بہت خوشی ہوئی ی۔۔۔ مگر یوں اچانک ؟۔۔۔"وہ الجھ کر تیزی سے" پوچھنے لگی۔۔۔۔

میرا سیل ٹوٹ گیا تھا صبح۔۔۔تو تمھارا اٹھا کر لے گیا۔۔۔۔ایک ان نون" نمبر سے کال آئی ی تو ریسیو کی۔۔۔ پھر تو جیسے میرے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔اتنی تو کبھی میری مام نے مجھے نہ سنائی ی جتنی تمھاری پھوپھو نے سنا دی۔۔۔۔۔۔"وہ آخری جملہ۔۔اپنے کان میں انگلی ڈال کر ہلاتے۔۔۔۔دنیا جہاں کی بے زاری اپنے لہجے میں سموئے۔۔۔اسے بتانے لگا۔۔۔۔

تم نے انھیں بلاک کیوں کیا ہے بھئی؟۔۔" وہ سیدھی آنکھ کی ابرو"
اچکا کر۔۔۔ کسی تفتیشی افسران کی طرح پوچھ تاچھ کرتا معلوم ہوا مقابل
کو۔۔۔

غلطی سے ہو گیا ہو گا۔۔۔ میں بھلا اپنی ہی پھوپھو کے نمبر کو کیوں بلاک"
کرنے لگی۔۔" انعم نظریں چرا کر کہتی ہوئی ی۔۔۔ عرشمان کے گال کو
نرمی سے چومتی۔۔۔ کچن کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔ گھر میں ٹوپی والے برقعہ پہنیں۔۔۔ پتلی دبلی دو عورتیں
داخل ہوئی یں۔۔۔

جنھیں دیکھ انعم الجھی۔۔۔

مگر جب نقاب ہٹا۔۔۔تو حیران و خوش دونوں ہوئی۔۔۔۔

برقعے میں محترمہ فائزہ وثنا نکلے تھے۔۔۔

انعم کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔۔۔۔وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے اپنی پھوپھو کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

ارے بس کرؤ۔۔۔خواہ مخواہ کیوں انھیں پریشان کر رہی ہو" محترمہ " فائزہ مسلسل انعم کو چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔مگر وہ چپ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ پھوپھو تھوڑی تھیں اس کی۔۔۔وہ تو اس کی ماں جیسی تھیں۔۔۔

جب سے اسلام آباد آئی ی تھی اپنی ماں تک سے نہیں مل سکی تھی۔۔۔

جو کچھ اس پر گزرئی ی تھی وہ سب انھیں بتا کر دل ہلکا کرنا چاہتی تھی۔۔بتانا چاہتی تھی کے رخسار نے اس کی جان پر کیسا ظلم ڈھایا ہے۔۔وہ بہن ہو کر اسے جسم فروشی کے دھندے میں پھنسا کر چلی گ ئی ہے۔۔۔۔جس کے سبب جو اس کے لیے محبت تھی دل میں وہ اب شدید کدورت میں بدل چکی ہے۔۔۔

نعمان اس دشمن جاں کو مسلسل آنسو بہاتا دیکھ۔۔۔۔اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر محترمہ فائی زہ سے جدا کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کچھ دیر تک ماحول پر شکوؤں کا راج رہا۔۔۔۔

پھر باتیں شروع ہوئی یں۔۔۔

آپ یہ برقعہ پہن کر کیوں آئی یں؟؟؟" وہ پوچھے بغیر رہ نہ سکی تھی۔۔۔"

وہ ڈرائی یور۔۔۔۔جو ہمیں لینے آیا تھا اسنے دیا تھا۔۔۔کہنے لگا کے نعمان" نے آرڈر دیا ہے کے اسے پہن کر ساتھ چلیں۔۔۔"ان کی بات سن ۔۔۔انعم نے نا سمجھی سے نگاہ اٹھا کر۔۔۔سامنے بیٹھے نعمان کو دیکھا۔۔۔۔جو اس کا سیل ہاتھ میں لیے۔۔۔ناجانے اس میں کیا کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

وہ دل ہی دل شکر ادا کر رہی تھی کے اس نے ارتسام کو جو میسجز و تصاویر سینڈ کر کے انفارمیشن دی تھی۔۔۔وہ سب ڈیلیٹ کر دیے تھے اسی وقت۔۔۔۔

لیکن اگر ان لوگوں نے دوبارا رابطہ کیا تو؟؟۔۔۔"اس خیال کے آنے پر" گلے میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی ی۔۔۔

اسے نعمان سے اپنا سیل کسی بھی صورت جلد سے جلد واپس لینا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کچن میں کھانے کی تیاری کر رہی تھی کے پیچھے سے اچانک کسی نے پیٹ پر حصار باندھا۔۔۔ مگر وہ چونکی نہیں۔۔۔اس کے پرفیوم کی مہک بتانے کے لیے کافی تھی۔۔۔کے وہ آیا ہے۔۔۔۔

پہلے یہی مہک اسے خوفزدہ کر دیتی تھی۔۔۔ مگر آج۔۔۔حالات بہت مختلف تھے۔۔۔۔

میں کچھ مدد کرائوں ؟۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اس کے نازک کندھے پر اپنی ٹھوڑی جماتے۔۔۔کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میرا سیل واپس کرؤ۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔"

میرا سیل اچانک سے ٹوٹ گیا آج۔۔۔صرف اس لیے تمھارا لیا۔۔۔۔تم" ویسے بھی کون سہ خاص یوز کرتی ہو۔۔۔"خاصہ لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔۔

میں یوز کرؤں یا نہ کرؤں یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔تم میرا سیل واپس" کرؤ۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔

اچھا بھئی کر دوں گا۔۔۔ ویسے بھی اتنا تھکا ہوا موبائل ہے۔۔۔ میں تو" صرف اپنا کام نکال رہا ہوں۔۔۔ ابھی ایک دو دن میں نیا لے لوں گا۔۔۔ تو تمھارا واپس کر دوں گا۔۔ بلکے سوچ رہا ہوں تمھیں بھی نیا دلا دوں۔۔۔ آخر مسز نعمان ولید ہیں آپ۔۔۔ اتنا تھکا ہوا سیل لے کر باہر گھومیں گی تو میری کیا عزت رہ جائے گی۔۔۔" وہ اس کے نرم و ملائم گال سے اپنے گال کو ہلکے ہلکے رگڑتے۔۔۔ محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

اس کی ہلکی سی بیرڈ انعم کو چبھ رہی تھی۔۔۔ مگر اسکے باوجود اس نے کچھ نہ کہا۔۔

اس دشمنِ جاں کا خود سے دور نہ کرنا۔۔۔ نعمان کو یقین دلا گیا تھا وہ بہت گلٹ میں ہے۔۔۔ اسی وجہ سے اسے کچھ نہیں کہہ رہی۔۔۔۔

اس خیال کے آنے پر وہ خود ہی پیچھے ہٹا۔۔۔

آخر مسز نعمان ولید ہیں آپ۔۔۔اتنا تھکا ہوا سیل لے کر باہر گھومیں گی تو" میری کیا عزت رہ جائے گی" وہ خوبرو نوجوان نہیں جانتا۔۔۔اس کے یہ جملے۔۔دل میں گھر کر گ ئی ے تھے۔۔۔وہ اب کسی گناہ کی طرح چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔بلکے پوری دنیا جانتی تھی۔۔کے وہ اس کی بیوی واس کے بچے کی ماں ہے۔۔۔

وہ لڑکا کیا جانے۔۔۔۔اس کا دیا میڈیا پر بیان۔۔۔انعم بار بار سنتی۔۔۔۔اور جب سنتی۔۔۔دل میں سکون اترتا محسوس کرتی۔۔۔اس قدر سکون۔۔۔۔کے لگے جیسے پوری دنیا اس انسان نے۔۔۔اسکے قدموں میں رکھ دی۔۔۔

کسی بھی لڑکی کو عزت لوٹ جانے کے بعد۔۔۔ غم سے کہیں زیادہ خوف ہوتا ہے۔۔ معاشرے کا خوف۔۔ خوف کے لوگ کیا کہیں گے ؟؟۔۔۔۔لوگ ۔۔جو ریپ وکٹم لڑکی کا ایک وقت انصاف دلانے میں بھرپور ساتھ دینے کے لیے۔۔۔۔ ضرور کھڑے ہو جاتے ہیں مگر وہ ہی لوگ اپنے گھر کے بیٹوں سے ایسی لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے۔۔۔

کیوں سمجھ نہیں آتا اس معاشرے کو۔۔۔اس بیچاری کو صرف انصاف نہیں چاہیے۔۔۔

کیونکے انصاف کے بعد ایسا تو نہیں کے زندگی جنت بن گ ئی۔۔۔ یہ کوئی ی فلم تھوڑی۔۔۔کے مجرم کو سزا دلائی ی۔۔اور ہیپی اینڈ نگ ہو گ ئی۔۔۔۔ پھر بلیک آوٹ۔۔۔۔ نہیں۔۔زندگی تو جاری رہتی ہے۔۔۔۔ فلم اور ریل لائی ف میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔۔

اسے سہارے کے ساتھ ساتھ واپس اپنا آپ پانے کے لیے کسی کی والہانہ محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔کسی کی توجہ کی۔۔۔۔۔

یہ توجہ و محبت۔۔۔۔زندگی گزر جاتی ہے مگر نہیں ملتی۔۔۔لوگ ایک وقت ترس کھا لیتے ہیں۔۔۔محبت نہیں دیتے۔۔۔اپنے گھر کی ایسی لڑکی کو عزت نہیں بناتے۔۔۔۔پاکستان جیسے ملک میں ان لڑکیوں کا فیوچر تباہ ہو جاتا ہے۔۔۔کوئی ی شہزادہ نہیں آتا جو کہے تم پاک ہو وہ کمینا ناپاک ہوا ہے صرف۔۔۔جس نے اپنی ہوس کا تمھیں نشانا بنایا۔۔۔۔

یہی وجہ ہے اکثر والدین انصاف دلانے کے بجائے۔۔۔گھر و شہر چھوڑ کر کہیں دور جا بستے ہیں اپنی ریپ و کٹم بیٹی کو لے کر۔۔۔وہاں اسے بیوہ مشہور

کر دیتے ہیں۔۔ پھر جو پہلا اچھا رشتہ آئے۔۔ بھلے دو بچے کے باپ کا ہو یا تین۔۔۔۔ اس سے اپنی بیٹی بیا کر اس کا فیوچر و اپنی عزت بچا لیتے ہیں۔۔۔۔

ایسا نہیں۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ کے ریپ ہونے کے بعد اس لڑکی کی کوئی ی خواہش نہیں بچتی۔۔۔۔ یہ صرف ڈراموں فلموں میں دیکھایا جاتا ہے۔۔۔ حقیت میں ایسا کچھ نہیں۔۔۔

وہ عام انسان حتی کے عام لڑکیوں جیسے ارمان ہی رکھتی ہے۔۔۔ اس کی روح و جسم زخمی ہوتا ہے۔۔۔ مرتا تھوڑی ہے۔۔۔۔ مر جانے و زخمی ہونے میں زمین آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔۔۔۔

جسم کے زخم دوائی یوں سے اور روح کے والہانہ محبت سے بھر جاتے ہیں۔۔۔۔

پاکیزہ محبت۔۔۔جو شوہر کی جانب سے سارے عیب جانتے ہوئے ملے ۔۔۔وہ خدا کی کسی عزیم نعمت سے کم نہیں۔۔۔۔

اور یہ نعمت اسے ملی تھی۔۔۔۔اسے لگتا تھا اس کی زندگی تباہ ہو گ ئی اس ریپ کے بعد۔۔۔۔وہ خون کے آنسو روئی ی تھی۔۔۔۔کے اب کوئی ی اسے اپنی عزت نہیں بنائے گا۔۔۔۔کوئی ی اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔اس کی کوئی ی فیملی نہیں ہو گی۔۔۔۔مگر اس نوجوان نے نہ صرف اپنے گناہ کی معافی مانگی بلکے پوری دنیا کے سامنے اسے اپنی عزت بھی قرار دیا۔۔۔اس کے بیٹے کو اپنا نام دیا۔۔۔۔اس کی خاطر اپنے والدین تک سے لڑ گیا۔۔۔۔

سوائے اس کی پھوپھو کے کوئی ی اسے ریپ وکٹم کے طور پر نہیں جانتا تھا
۔۔۔کوئی ی اسے ترس بھری نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔اور دیکھتا بھی
کیوں۔۔۔لوگوں کی نگاہوں میں آج اش بھرا تھا اس لڑکی کے
لیے۔۔۔۔وہ ایک ریپ وکٹم نہیں نعمان ولید کی بیوی واس کے بچے کی ماں
تھی۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر۔۔۔۔پورے گھر کو دیکھا۔۔۔آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔یہ
محل جیسا گھر۔۔۔اس کا تھا۔۔۔۔

اس کی پھوپھو اس کے گھر اس سے ملنے آئی یں تھیں۔۔۔وہ کسی پر بوجھ نہیں
تھی آج۔۔۔۔

سب کچھ اس کے لیے ایک خوبصورت خواب جیسا تھا۔۔۔اس کا گھر
۔۔۔اس کا شوہر۔۔۔اس کا بیٹا۔۔۔۔سب تو تھا آج اس کے پاس۔۔۔۔

کہاں کھوئی ہوئی ہو؟؟۔۔کھانا تو شروع کرو۔۔۔"وہ اپنی ہی"
سوچوں میں مگن تھی۔۔۔کے نعمان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے
۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔ہاں۔۔۔اچھا۔۔۔"وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔"

جس پر مقابل مسکرا کر کھانا شروع کرنے لگا۔۔۔

اس نے بھی مسکراتے ہوئے۔۔۔کھانا پلیٹ میں نکالنا چاہا۔۔۔تو دیکھا
۔۔۔۔پلیٹ پہلے سے نعمان نے بھر دی تھی۔۔۔۔

ارے تم یہاں ؟۔۔۔" وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔۔۔کے زوبیر کو"
دیکھ۔۔۔فائزہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

زوبیر بھی خاصہ حیران ہوا انھیں دیکھ۔۔۔اسے علم نہیں تھا کے فائزہ ابھی
تک اسلام آباد میں ہی ہے۔۔۔ حتی کے نعمان کے گھر میں۔۔۔

انعم نے خاصہ الجھ کر دیکھا۔۔۔زوبیر وفائزہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں
؟؟۔۔۔ مگر کیسے ؟؟۔۔

سر آپ کا کام ہو گیا۔۔۔۔" فائزہ کو دیکھ کر بھی اگنور کرتے۔۔۔اس"
نے نعمان کی جانب دیکھ۔۔۔ تیزی سے اطلاع دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ کھڑے کیوں ہو؟؟۔۔۔آجاؤ۔۔۔ساتھ کھانا" کھاؤ۔۔۔"نعمان نے اسے شوخی سے مسکراتے ہوئے دعوت دی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ اپنی فیملی کے ساتھ لنچ کریں۔۔۔میں باہر ویٹ کر رہا" ہوں۔۔۔"وہ نعمان کے اشارے سمجھتے۔۔۔ بمشکل اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے۔۔۔۔ تہذیب بھرے لہجے میں کہتا۔۔۔باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔۔

زوبیر آجاؤ ناں۔۔۔تم بھی فیملی جیسے ہی ہو۔۔۔"انعم تیزی سے" بولی۔۔۔۔

لواب تو تمھاری بھابھی نے بھی کہ دیا۔۔اب تو آجاؤ۔۔۔۔"نعمان نے" مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر وہ دعوت قبول کرتے نعمان کے برابر والی چیر پر آکر بیٹھا۔۔۔۔

جبکے انعم اس وجیہہ مرد کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔پہلی بار بھابھی کا لفظ استعمال ہو رہا تھا اس کے لیے۔۔۔۔۔

فائزہ کو آج پتا چلا تھا کے زوبیر نعمان کے لیے کام کرتا ہے۔۔۔وہ حیرت سے زوبیر کو تک رہی تھیں۔۔۔۔ مگر مقابل نے اسے مکمل اگنور کیا۔۔۔

پھوپھو آپ زوبیر کو کیسے جانتی ہیں؟؟۔۔"انعم نے فوری سوال کیا۔۔۔"

وہ۔۔میں نے بتایا تھاناں ایک لڑکے نے میری مدد کی تھی۔۔جب نعمان" وتمھارا نکاح تھا۔۔۔وہ یہ ہی تو تھا۔۔۔یہی تو لایا تھا مجھے وہاں۔۔" یہ بات سنتے ہی انعم نے تیزی سے ترچھی نگاہ۔سے اپنے برابر میں بیٹھے اس خوبرو نوجوان کو گھورا۔۔۔۔

نعمان ولید کب کہاں اور کیا کرتا ہے۔۔۔خود اسکے سوا کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔

اس کے گھورتے ہی۔۔نعمان نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔

تم نے میری پھوپھو کو دانستہ طور پر ہماری لڑائی ی میں شامل کیا؟؟۔۔" وہ" کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔دبے دبے غصے میں پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔زوبیر پسند کرتا ہے انھیں۔۔۔"خود کو بچانے کے لیے زوبیر کو" بَلی کا بکرا بنا کر پیش کر دیا۔۔۔اس غصے سے بھری شیرنی کے آگے۔۔۔

بس یہ سننا تھا۔۔۔انعم کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔سارا غصہ اک لمحے میں چھو منتر ہوا۔۔۔۔۔

واقعی؟؟؟۔۔"سوال کرتے وقت۔۔۔نعمان نے اس کے لہجے میں خوشی" کی کھنک محسوس کی۔۔۔

خود دیکھ لو۔۔۔"وہ اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔کہتا ہوا سیدھا" ہو کر بیٹھا۔۔۔

ثناء بریانی پاس کرنا۔۔۔"زوبیر کے کہتے ہی ثناء نے اثبات میں سر "
ہلا کر۔۔۔ بریانی اسے پاس کی۔۔۔

پھر وہ اور ثناء باتیں کرنے لگے۔۔۔۔ایک بات ختم نہ ہوتی کے زوبیر دوسرا
ٹاپک چھیڑ دیتا۔۔۔۔

آپ بہت فنی ہیں۔۔"ثناء ہستے ہوئے بولی۔۔۔"

اس لمحے انعم نے اپنی پھوپھو کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔جو نظر جھکائے
۔۔۔کھانے میں مشغول تھیں۔۔۔

ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔یقیناوہ زوبیر کے انھیں نظر انداز کرنے اور اپنی ہم عمر لڑکی سے خوب ہنس ہنس کر بات کرنے پر۔۔۔بری طرح جل رہی تھیں۔۔۔

مانا باتیں وہ ثناء سے کر رہا تھا۔۔۔مگر آنکھوں کے کنارے اپنی محبت پر ہی ٹکے تھے۔۔۔جو سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔

وہ صبح اٹھی تو اپنی گردن پر کسی کی گرم سانس محسوس کی۔۔۔۔آنکھ کھلی تو وہ دشمنِ جاں۔۔۔وہ حسین نوجوان۔۔۔جو نا جانے کتنے دلوں کی دھڑکن تھا۔۔۔۔وہ نوجوان اس کی گردن میں منہ چھپائے۔۔۔اس کے نازک سراپے پر اپنے بھاری بھر کم وجود کا وزن ڈالے۔۔۔۔دنیا سے بے خبر۔۔۔اپنی ہی جنت میں سو رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ لڑکی اب اس کی جنت تھی۔۔ایسی جنت جسے کھونے کا ڈر سانسیں روک دینے والا تھا۔۔۔۔اور وہ اپنی جنت کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑے۔۔۔پُر سکون سو رہا تھا۔۔۔۔

اس کے حسین و سفید چہرے کو اتنے قریب سے دیکھ۔۔۔دل کو شدت سے کچھ ہوا۔۔۔کیا؟؟۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔

ہسپتال والا سین۔۔وہ میٹھی سی مہک والا لمس۔۔۔دل کو باغی بنانے لگا۔۔۔جذبات ابھارنے لگا۔۔۔وہ جذبات جنھیں قبول کرنے کے لیے وہ لڑکی ہر گز تیار نہ تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔اسے اپنا سانس بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

دل کی بغاوت اپنے زور و شور پر تھی۔۔۔ہاتھ از خود اس کی سیاہ زلفیں میں الجھنے لگے۔۔۔۔

اس کے ریشمی بال۔۔۔۔انگلیوں کو عجیب سہ سکون بخش رہے تھے۔۔۔۔مزا آنے لگا تھا۔۔۔

اس کی oily skin ناک الگ ہی چکنائی ی آجائے کے سبب تھی۔۔۔۔چمک رہی تھی۔۔۔وہ اس کے چہرے کے اک اک نقش کو بغور دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ کس قدر خوبصورت تھا۔۔۔اس کا احساس اسے آج ہو رہا تھا۔۔۔۔کالی شرٹ میں اس کا رنگ مزید کھلتا محسوس ہوا انعم کو۔۔۔

انگلیاں کب بالوں سے سفر طے کرتے اسکے رخسار تک پہنچیں۔۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔۔

آج بھول جانا چاہتی تھی کے دشمن ہے اس کا۔۔۔

کیا کیا کیا ہے اس نے۔۔۔اس سے کہیں زیادہ دماغ صرف یہ بتا رہا تھا کے وہ کر کیا رہا ہے۔۔

کیا اور کر میں ماضی و حال کا فرق ہے۔۔۔۔آج پہلی بار وہ حال میں جی رہی تھی۔۔۔اور بس اسی کو جینا چاہتی تھی۔۔۔۔

اپنے گالوں پر اس دلربا کی انگلیوں کا لمس محسوس کر۔۔۔ان نے آنکھ کھولی۔۔۔

ایک بے یقینی سہ منظر آنکھوں کے آگے پایا۔۔۔وہ دشمنِ جاں بھاری سانسیں بھرتے ہوئے اس کے رخسار پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔

اس نے فوراہاتھ پکڑا۔۔۔

تووہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کر۔۔۔اپنی بھاری ہوتی سانسوں کو نارمل کرنے کی سعی کرتی۔۔۔فورابیڈ سے اترگئی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔چارم کچھ زیادہ ہی چڑھ گیا؟؟"۔۔۔اس کی حالت "
دیکھ۔۔۔نعمان کے چہرے پر ایک گہری مگر محظوظانہ مسکراہٹ نمودار
ہوئی ی۔۔

جس کے بعد اسنے ایک آنکھ دبا کر مزید چھیڑا۔۔۔

مسٹر نعمان ولید آپ کچھ زیادہ ہی خوش فہم ہیں۔۔ل۔۔۔"چاہ کر بھی "
اپنی سانسوں کو نارمل نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔خاص طور پر اس کی حسین
چہرے پر بکھرئی ی قاتلانہ مسکراہٹ دیکھ۔۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی اور ہوتی تو یقینا مر مٹ جاتی۔۔۔

اپنا بھرم قائم رکھنے کی کوشش کرتے۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے پھرتی سے اس کی زلفوں میں اپنی لمبی انگلیاں لے جا کر۔۔۔۔اس کی گردن کی پشت کو مضبوطی سے دبوچ ۔۔۔ تیزی سے اپنے چہرے کی سید تک جھکایا۔۔

اب بولو کیا بول رہی تھیں۔۔۔"اپنی سیاہ نشیلی آنکھوں میں ڈائی ریکٹ" جھانکنے پر مجبور کر۔۔۔ بھرم سے کہا۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھیں سو کر اٹھنے کے سبب۔۔۔۔ نشیلی نشیلی سی ہو رہی تھیں۔۔۔یقیناوہ ان میں مقابل کو آج ڈوبا دینے کا ارادہ لیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کی ڈیشنگ پرسنیلٹی سے نزدیکی پہلے ہی قیامت تھی۔۔۔۔پھر اس کی سانسوں کی مہک۔۔۔وہ اس کی نشیلی آنکھوں میں ڈائی ریکٹ دیکھنے کی تاب

نہیں لا پا رہی تھی۔۔۔اس لیے نظر جھکائی ی۔۔۔پر کمبخت اس کے عنابی لبوں پر جا ٹھری۔۔۔

وہ پھر گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔

اس کے سرخ ہوتے چہرے و غیر ہوتی حالت سے خاصہ محظوظ ہوتے۔۔۔وہ اپنے نیچے کے ہونٹوں کو دانستہ طور پر پلے فل انداز میں چبانے لگا۔۔۔

کہو مجھے چاہتی ہو۔۔۔۔ کہو تمھیں میری طلب ہے۔۔۔ صرف " میری۔۔۔۔اس درندے نعمان ولید کی۔۔۔" گردن کو جھنجھوڑ کر۔۔۔واپس اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے۔۔۔ بھرائی ی آواز میں ۔۔۔اس کے چہرے پر گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔" وہ بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس کی سیاہ آنکھوں میں خود"
کو ڈوبتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

کیا صرف تھوڑے وقت کے لیے تم نہیں بھول سکتیں کے میں کون"
ہوں۔۔۔میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔تم کون ہو۔۔۔تم نے کیا سہا
ہے۔۔۔۔یاد رکھو تو صرف اتنا۔۔۔کے تم مجھے چاہتی ہو۔۔۔۔" وہ رومانیت
سے کہتے ہوئے۔۔۔درمیان کا فاصلہ مٹانے ہی لگا تھا۔۔۔کے مقابل تیزی
سے بول اٹھی۔۔۔

صرف میں بھولوں؟؟۔۔۔تم کچھ نہیں بھولو گے؟؟۔۔تم بھی تو کہو کبھی"
۔۔۔کے صرف مجھے چاہتے ہو۔۔۔۔" کیا یہ ناانصافی نہیں؟؟۔۔کے اس
سے چاہے وہ سب بھول کر اسے اپنائے۔۔۔اور نہ صرف اپنائے۔۔۔اسے

بولے بھی۔۔۔اسے اعتماد بھی دے۔۔۔کے پوری دنیا میں واحد ہے وہ۔۔۔۔۔جسے وہ چاہتی ہے۔۔۔مگر خود کا کیا؟؟۔۔۔کیا خود بھولنے کے لیے تیار تھا خسار کو؟؟اپنی پرانی محبت کو۔۔۔۔کیوں نہیں کہتا۔۔۔چاہتا ہے اسے؟؟۔۔کیوں اسے اعتماد نہیں دے رہا؟؟۔۔۔مانا کہتی نہیں۔۔مگر اعتماد اسے بھی چاہیے تھا۔۔۔۔

تم چاہتی ہو کے میں تمھیں چاہوں؟؟۔۔۔"اس کی سیاہ آنکھیں چمکی" تھیں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔اس کے ہونٹوں کو نرمی سے اپنے انگوٹھے سے مسلتے۔۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

وہ نعمان ولید تھا۔۔۔اپنے حق میں باتوں کو پھیر لینا اسے باخوبی آتا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر وہ بوکھلائی ی۔۔اسطرح کے سوال کی امید نہ تھی اسے۔۔۔

اس نے منہ کھولا جواب دینے کے لیے۔۔۔ مگر سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا جواب دے۔۔

اس خوبرو نوجوان نے پھنسا دیا تھا اسے۔۔۔نہ اقرار کر سکتی تھی نہ انکار۔۔۔

جواب دیے بغیر منہ بند کر لیا۔۔۔اور سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔

انا اڑے آرہی تھی۔۔۔۔اور یہ انا بڑی بری چیز ہے۔۔۔۔

جواب نہیں دیا۔۔۔میں انتظار کر رہا ہوں۔۔" وہ پلے فل مسکراہٹ" ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔"کیاوہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔اسے دقت پیش آرہی تھی"
سوال کاجواب دیتے۔۔۔۔

ہاں کرئے تواناجائے۔۔نہ کرئے تواپنی ہی بات کاوزن۔۔

عجیب کشمکش میں مبتلا تھی۔۔۔

ہونٹ ہلکے سے لرزے۔۔۔مقابل کی قوتِ برداشت کی انتہا
ہوئی ی۔۔۔اس دشمنِ جاں کواتناقریب رکھ کر۔۔۔خود کوروک
سکے۔۔۔ابھی اتنا بھی اسٹیمینانہ تھا۔۔۔۔

دفع کرؤ۔۔۔ سمجھو نہ میں نہ پوچھا۔۔نہ تم نے سنا۔۔۔جہاں اتنے جرم"
ہیں مجھ پر۔۔۔اتنے جبر کے الزامات ہیں۔۔۔وہاں اک اور صحیح۔۔۔"جانتا
تھا مزید تنگ کرے گا۔۔۔تو صبر جواب دے جائے گا اس لڑکی کا
بھی۔۔۔۔مگر اس دشمنِ جاں کی انا کو دوام بخشا۔۔۔خود کو جھکا لیا۔۔۔۔اس
کے سامنے بھی اور اس کی انا کے سامنے بھی۔۔۔

اس پر جھکا۔۔۔تو مقابل کی جانب سے بہت کمزور سہ احتجاج بلند ہوا۔۔۔اتنا
کمزور کے جیسے وجود ہی نہ رکھتا ہو۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میرے کان خراب ہو گئے ہیں یا سورج مشرق کی جگہ مغرب سے"
نکل آیا ہے؟؟۔۔"وہ آج خود میں سمٹ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

کوئی ی گالی نہیں۔۔کوئی ی بد دعا نہیں۔۔۔۔

جس پر مقابل اپنی حیرت ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

وہ جواب دینے تک کے لیے نہ پلٹی۔۔۔۔تو چہرے پر اطمینان بھری پُر سکون مسکراہٹ بکھرئی۔۔۔

آفس جانے کے لیے لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔مگر پھر بھی اس کے برابر میں پر سکون انداز میں لیٹے۔۔۔۔اس کی زلفوں کو چھیڑتا رہا۔۔۔۔

کیا وہ پھر سے محبت کرنے لگی ہے؟؟۔۔یا صرف اپنے کیے پر گِلٹ کے سبب.... اپنے قریب آنے دے رہی ہے؟؟۔"اچانک ہی اس سوال کے

ذہن میں ابھرنے پر۔۔۔اس کی انگلیاں جو مقابل کی لمبی گھنی زلفوں میں الجھی تھیں وہ رکیں۔۔۔۔

جسے اس لڑکی نے بھی محسوس کیا۔۔۔۔

علم تھا کے پوچھے گا تو جواب نہ دے گی۔۔۔اس لیے خاموشی سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

واپس آیا تو انعم سو چکی تھی۔۔۔۔

تیار ہو کر بریف کیس اٹھاتے ہوئے۔۔۔دانستہ طور پر انعم کا سیل بھی اٹھا لیا۔۔۔اور اپنے سیل کو دیوار پر زور سے دے مارا۔۔

جانتا تھا نیند کی کس قدر پکی عورت ہے وہ۔۔۔کے ایٹم بم بھی کان پر پھوٹ جائے تو آنکھ نہ کھلے۔۔۔اس لیے بے فکر ہو کر اپنا سیل توڑا۔۔۔

سیل کے ٹکڑے اٹھا کر ڈریسنگ پر رکھ کر۔۔۔انعم کا سیل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر باہر چل دیا۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

زوبیر اپنے گھر آگیا تھا۔۔۔گھر کیا تھا چھوٹا سہ دو کمروں کا اپارٹمنٹ تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کی سخت تلقین کی تھی۔۔۔مگر وہ جانتا تھا نعمان کو اس کی کتنی ضرورت ہے۔۔۔

نعمان نے کافی عرصے بعد اس پر اپنا بھروسہ ظاہر کیا تھا۔۔۔جسے وہ کسی صورت توڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

نعمان کا میسج موصول ہوتے ہی۔۔۔۔۔نہا دھو کر۔۔۔۔معمول کے مطابق کپڑے پہن۔۔۔ڈیوٹی پر جانے کے لیے گھر سے نکلا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

شکر ہے تم نے فون اٹھالیا۔۔۔حد ہوتی ہے خون سفید ہونے کی۔۔۔۔پتا" ہے کتنی فکر مند رہتی ہوں میں تمھارے لیے۔۔۔۔کہاں غائب ہو گئی ہو؟؟۔۔اور یہ میرا نمبر بلاک لسٹ میں کیوں ڈالا ہے؟؟۔۔۔مجھے لگ ہی رہا تھا تم نے مجھے بلاک کر دیا ہے تب ہی آج ثنا کے سیل سے ٹرائے

کیا۔۔۔اور دیکھو پہلی ہی کال میں۔۔ تم نے کال ریسیو کرلی۔۔۔۔۔۔"ان نون نمبر سے کال آتی دیکھ۔۔۔ نعمان نے فوراپک کرلی۔۔۔

دوسری جانب محترمہ فائزہ تھیں۔۔۔جو کال ریسیو ہوتے ہی اس پر بن موسم برسات کی طرح برسنا شروع ہوگئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان ان کی بات سن کچھ لمحوں کے لیے الجھا۔۔۔انعم نے اپنی ہی پھوپھو کو بلاک کرر کھا تھا۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔

پھوپھو میں نعمان بات کررہاہوں۔۔۔ صبح میرا سیل ٹوٹ گیا تھاتو" جلد بازی میں انعم کا لے آیا۔۔۔۔میں گھر پہنچ کر اس سے آپ کی بات کراتا ہوں۔۔۔ فکر نہ کریں وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے اطمینان بخش انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

او۔۔۔تو تم ہو۔۔۔۔کیا مجھے بتانا پسند کرؤ گے میری بچی کے ساتھ کیا" کر رہے ہو تم؟؟۔۔۔اچانک تمھارے ماں باپ نے اسے کیوں اٹھوایا تھا؟؟۔۔۔بلکے مجھے اپنا ایڈریس دو۔۔۔مجھے اپنی بچی سے ملنا ہے۔۔۔۔ تمھارے کراچی والے گھر کے چکر کاٹ کاٹ کے تھک گ ئی ہوں۔۔۔ مگر تمھارا یا میری بچی کا کچھ پتا نہیں چلتا۔۔۔۔ تمھارے وہ ملازم میری ایک نہیں سنتے حتی کے تم سے میرا رابطہ تک کروانے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔ نعمان ولید اگر تم نے میری بھتیجی سے میری ملاقات نہیں کروائی تو یقین جانو میں ابھی کے ابھی پولیس اسٹیشن چلی جاؤں گی۔۔ سمجھے تم۔۔۔۔" محترمہ فائزہ آگ بگولہ ہو کر اس پر برس رہی تھیں۔۔۔

ان کا آخری بار انعم سے رابطہ پکنک پر ہوا تھا۔۔۔جب اس نے بتایا تھا کے نعمان اسے کل کی واپس لے کر کراچی لوٹ رہا ہے۔۔۔ساتھ ساتھ علشبہ سے دوسری شادی کا بھی بتا دیا تھا۔۔۔

انعم نعمان کی دوسری شادی کو لے کر اس قدر ڈسٹرب تھی کے اس نے ایک ماہ تک اپنی پھوپھو کی کال ریسیو نہ کی۔۔وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جب انعم کے اغواہ ہونے کی خبر نیوز چینل پر چلی۔۔تو ان کا دل دہل گیا۔۔۔وہ بارہا نعمان کے کراچی والے گھر کے چکر لگانے لگیں۔۔مگر کچھ پتا نہ چلا۔۔۔

جب نیوز میں اس کے مل جانے کی خبر ملی۔۔تو وہ بیچاری انعم سے رابطہ کی ہر ممکنہ کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔مگر ہو نہ سکا۔۔۔ہوتا بھی کیسے؟؟۔۔۔احتشام ابرار کے کتوں نے جب انعم کو عرشمان کو لے کر بلیک میل کیا تو وہ بہت ڈر گئی۔۔۔اور اپنی اکلوتی خونی رشتے کی حفاظت کی خاطر۔۔۔ان کے نمبر کو بلاک لسٹ میں ڈال دیا۔۔

نعمان نے کچھ باتیں سیل کان سے لگا کر۔۔۔اور کچھ کان سے ہٹا کر سنیں۔۔پھر نہایت تحمل سے استفسار کیا۔۔۔"آپ کہاں ہیں اس وقت۔۔مجھے ایڈریس دیں۔۔میں اپنے بندے کو آپ کو لینے کے لیے بھیجتا ہوں۔۔۔"

اس کی بات سن۔۔وہ تیزی سے پتا بتانے لگیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تھوڑا ویٹ کریں۔۔۔ میں ابھی کسی کو بھیجتا ہوں" انھیں "
اعتماد میں لینے کے بعد کال منقطع کی۔۔۔

یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔۔۔ انٹی کو دیکھ کر۔۔ وہ بہت خوش ہو جائے "
گی۔۔۔۔ چلو نعمان ولید۔۔۔ ایک اچھا داماد بن کر۔۔ اپنی پھوپھیا ساس کے
ویلکم کی تیاری کرؤ۔۔ کیونکے بیگم کے دل کا راستہ سسرالیوں کی خوشی سے
ہو کر گزرتا ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔ کام جلدی سے ختم
کرنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے پین کی انگلیوں نے سختی محسوس کی۔۔۔۔ تو اس دشمنِ جاں
کی سلکی زلفیں یاد آئی یں۔۔۔۔ جن کے یاد آنے پر دل بے قابو سہ ہوا۔۔۔

افف۔۔۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔" وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ابھی دو گھنٹے "
بھی نہیں گزرے تھے اور وہ اسے شدت سے یاد آنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

پین ہے نعمان۔۔۔ظاہر سی بات ہے سخت تو ہو گا ناں۔۔۔تم بھی جیسے "
بہانے تلاش کر رہے ہو اسے یاد کرنے کے۔۔۔" اپنے سر پر پین ٹک سے
مارتے۔۔۔۔ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

بہت سارے سامان کے ساتھ.... وہ اچھے داماد ہونے کا ثبوت دیتے
... مہمانوں کے آنے سے قبل گھر آ گیا تھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔الماس و عرشمان کھلونوں سے کھیلتے نظر آئے۔۔۔جبکے انعم صوفے کے کنارے سے لگ کر بیٹھی۔۔۔ نیند کے جھونکے بھر رہی تھی۔۔

ڈیڈ۔۔۔" ملازمہ کو سارا سامان پکڑا کر۔۔۔۔وہ لاونج میں آیا۔۔۔تو" عرشمان خوشی سے اپنی چھوٹی بائی یک سے اتر کر۔۔۔ تیزی سے اسکی جانب آیا۔۔۔ نعمان نے بھی جھک کر۔۔۔اسے گود میں اٹھا کر۔۔۔۔سینے سے لگا لیا۔۔۔

انعم۔۔۔اوسو تو عورت۔۔۔۔"اسکے سر پر کھڑے ہو کر کچھ ثانیوں تک" اسے جھونکے لیتے دیکھتا رہا۔۔۔ عرشمان اپنے منہ پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔ بمشکل اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔ کس قدر کیوٹ لگ رہی تھی وہ مقابل کو۔۔۔۔

ایک تو پہلے ہی ذہن سے نکل نہیں رہی۔۔ پھر اس پر اتنی کیوٹ بن بن کر" سامنے آئی ی گی۔۔۔ تو بندہ کام پر فوکس کیا خاک کرے گا؟۔۔۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے دل میں بڑبڑایا۔۔۔

پھر اسے نرمی مگر بلند آواز سے پکارا۔۔۔۔۔۔

سونے دوں ناں۔۔۔ نیند آ رہی ہے مجھے۔۔۔" اک نگاہ اسے دیکھ" ۔۔۔۔۔ بے زاری سے بولی۔۔۔۔

تمھاری پھوپھو آ رہی ہیں۔۔۔ اس لیے اٹھا رہا تھا۔۔۔ سامان لے آیا ہوں" کھانے کا۔۔۔۔ ایک نظر دیکھ لو۔۔۔۔ کچھ کم لگے تو بتاؤ میں خود جا کر لے

آؤں گا۔۔۔" محترمہ فائزہ آرہی ہیں۔۔یہ سنتے ہی اس کی نیند اڑ ئی ی۔۔۔

وہ فوراہی اٹھ کر سیدھی کھڑی ہوئی ی۔۔۔

یکدم ان گنت سوال ابھرے۔۔۔وہ ڈر رہی تھی۔۔۔انھیں خود سے دور رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔کے احتشام ابرار کے غنڈوں کو اس کی پھوپھو کی خبر ہو۔۔۔۔

وہ ایک طلاق یافتہ عورت تھیں اور بالکل اکیلے رہتی تھیں۔۔۔۔وہ کیسے ان کی فکر نہ کرتی۔۔۔

ارے واہ۔۔۔ چھوٹی نانی آرہی ہیں عرشمان کی۔۔۔"عرشمان کے لہجے میں" مسرت جھلک رہی تھی۔۔۔

کیاہوا؟۔۔خوشی نہیں ہوئی ی سن کر؟؟۔"۔انعم کے چہرے کے یکدم" سب رنگ اڑ ئے۔۔۔

اس کے چہرے پر ابھرے تاثرات کو پڑھتے۔۔۔۔وہ آنکھیں چھوٹی کر۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

بہت خوشی ہوئی ی۔۔۔ مگر یوں اچانک ؟۔۔۔"وہ الجھ کر تیزی سے" پوچھنے لگی۔۔۔۔

میرا سیل ٹوٹ گیا تھا صبح۔۔۔تو تمھارا اٹھا کر لے گیا۔۔۔ایک ان نون" نمبر سے کال آئی تو ریسیو کی۔۔۔پھر تو جیسے میرے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔اتنی تو کبھی میری مام نے مجھے نہ سنائی ی جتنی تمھاری پھوپھو نے سنا دی۔۔۔۔۔۔"وہ آخری جملہ۔۔اپنے کان میں انگلی ڈال کر ہلاتے۔۔۔۔دنیا جہاں کی بے زاری اپنے لہجے میں سموئے۔۔۔اسے بتانے لگا۔۔۔۔

تم نے انھیں بلاک کیوں کیا ہے بھئی؟۔۔"وہ سیدھی آنکھ کی ابرو" اچکا کر۔۔۔۔کسی تفتیشی افسران کی طرح پوچھ تاچھ کرتا معلوم ہوا مقابل کو۔۔۔

غلطی سے ہو گیا ہو گا۔۔۔میں بھلا اپنی ہی پھوپھو کے نمبر کو کیوں بلاک" کرنے لگی۔۔"انعم نظریں چرا کر کہتی ہوئی ی۔۔۔عرشمان کے گال کو نرمی سے چومتی۔۔۔کچن کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔گھر میں ٹوپی والے برقعہ پہنیں۔۔۔پتلی دبلی دو عورتیں داخل ہوئی یں۔۔۔

جنھیں دیکھ انعم الجھی۔۔۔

مگر جب نقاب ہٹا۔۔۔تو حیران و خوش دونوں ہوئی۔۔۔۔

برقعے میں محترمہ فائزہ وثنا نکلے تھے۔۔۔

انعم کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔۔۔وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے اپنی پھوپھو کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

ارے بس کرؤ۔۔۔خواہ مخواہ کیوں انھیں پریشان کر رہی ہو" محترمہ" فائزہ مسلسل انعم کو چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔مگر وہ چپ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ پھوپھو تھوڑی تھیں اس کی۔۔۔وہ تو اس کی ماں جیسی تھیں۔۔۔

جب سے اسلام آباد آئی ی تھی اپنی ماں تک سے نہیں مل سکی تھی۔۔۔

جو کچھ اس پر گزرئی ی تھی وہ سب انھیں بتا کر دل ہلکا کرنا چاہتی تھی۔۔بتانا چاہتی تھی کے رخسار نے اس کی جان پر کیسا ظلم ڈھایا ہے۔۔وہ بہن ہو کر

اسے جسم فروشی کے دھندے میں پھنسا کر چلی گ ئی ہے۔۔۔۔جس کے سبب جو اس کے لیے محبت تھی دل میں وہ اب شدید کدورت میں بدل چکی ہے۔۔۔

نعمان اس دشمن جاں کو مسلسل آنسو بہاتا دیکھ۔۔۔۔۔اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر محترمہ فائزہ سے جدا کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کچھ دیر تک ماحول پر شکوؤں کا راج رہا۔۔۔۔

پھر باتیں شروع ہوئی یں۔۔۔

آپ یہ برقعہ پہن کر کیوں آئی یں؟؟؟"وہ پوچھے بغیر رہ نہ سکی تھی۔۔۔"

وہ ڈرائی یور۔۔۔۔جو ہمیں لینے آیا تھا اسنے دیا تھا۔۔۔کہنے لگا کے نعمان" نے آرڈر دیا ہے کے اسے پہن کر ساتھ چلیں۔۔۔"ان کی بات سن ۔۔۔انعم نے نا سمجھی سے نگاہ اٹھا کر۔۔۔سامنے بیٹھے نعمان کو دیکھا۔۔۔۔جو اس کا سیل ہاتھ میں لیے۔۔۔ناجانے اس میں کیا کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

وہ دل ہی دل شکر ادا کر رہی تھی کے اس نے ارتسام کو جو میسجز و تصاویر سینڈ کر کے انفارمیشن دی تھی۔۔۔وہ سب ڈیلیٹ کر دیے تھے اسی وقت۔۔۔۔

لیکن اگر ان لوگوں نے دوبارا رابطہ کیا تو؟؟۔۔۔"اس خیال کے آنے پر" گلے میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی ی۔۔۔

اسے نعمان سے اپنا سیل کسی بھی صورت جلد سے جلد واپس لینا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کچن میں کھانے کی تیاری کر رہی تھی کے پیچھے سے اچانک کسی نے پیٹ پر حصار باندھا۔۔۔ مگر وہ چونکی نہیں۔۔۔اس کے پرفیوم کی مہک بتانے کے لیے کافی تھی۔۔۔کے وہ آیا ہے۔۔۔۔

پہلے یہی مہک اسے خوفزدہ کر دیتی تھی۔۔۔ مگر آج۔۔۔حالات بہت مختلف تھے۔۔۔۔

میں کچھ مدد کراؤں ؟۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اس کے نازک کندھے" پر اپنی ٹھوڑی جماتے۔۔۔کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میرا سیل واپس کرؤ۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔"

میرا سیل اچانک سے ٹوٹ گیا آج۔۔۔صرف اس لیے تمھارا لیا۔۔۔۔تم" ویسے بھی کون سہ خاص یوز کرتی ہو۔۔۔"خاصہ لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔۔

میں یوز کرؤں یا نہ کرؤں یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔تم میرا سیل واپس" کرؤ۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔

اچھا بھئی کر دوں گا۔۔۔ویسے بھی اتنا تھکا ہوا موبائل ہے۔۔۔میں تو" صرف اپنا کام نکال رہا ہوں۔۔۔ابھی ایک دو دن میں نیا لے لوں گا۔۔۔تو تمھارا واپس کر دوں گا۔۔بلکے سوچ رہا ہوں تمھیں بھی نیا دلا دوں۔۔۔آخر مسز نعمان ولید ہیں آپ۔۔۔اتنا تھکا ہوا سیل لے کر باہر گھومیں گی تو میری

کیا عزت رہ جائے گی۔۔۔" وہ اس کے نرم و ملائم گال سے اپنے گال کو ہلکے ہلکے رگڑتے۔۔۔ محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

اس کی ہلکی سی بیرڈ انعم کو چبھ رہی تھی۔۔۔ مگر اسکے باوجود اس نے کچھ نہ کہا۔۔

اس دشمنِ جاں کا خود سے دور نہ کرنا۔۔۔ نعمان کو یقین دلا گیا تھا وہ بہت گلٹ میں ہے۔۔۔ اسی وجہ سے اسے کچھ نہیں کہ رہی۔۔۔۔

اس خیال کے آنے پر وہ خود ہی پیچھے ہٹا۔۔۔۔

آخر مسز نعمان ولید ہیں آپ۔۔۔ اتنا تھکا ہوا سیل لے کر باہر گھومیں گی تو" میری کیا عزت رہ جائے گی" وہ خوبرو نوجوان نہیں جانتا۔۔۔ اس کے یہ

جملے۔۔دل میں گھر کر گ ئی ے تھے۔۔۔وہ اب کسی گناہ کی طرح چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔بلکے پوری دنیا جانتی تھی۔۔کے وہ اس کی بیوی واس کے بچے کی ماں ہے۔۔۔

وہ لڑکا کیا جانے۔۔۔۔اس کا دیا میڈیا پر بیان۔۔۔انعم بار بار سنتی۔۔۔۔اور جب سنتی۔۔۔دل میں سکون اترتا محسوس کرتی۔۔۔اس قدر سکون۔۔۔۔کے لگے جیسے پوری دنیا اس انسان نے۔۔۔اسکے قدموں میں رکھ دی۔۔۔

کسی بھی لڑکی کو عزت لوٹ جانے کے بعد۔۔۔ غم سے کہیں زیادہ خوف ہوتا ہے۔۔معاشرے کا خوف۔۔خوف کے لوگ کیا کہیں گے ؟؟۔۔۔۔لوگ ۔۔جو ریپ وکٹم لڑکی کا ایک وقت انصاف دلانے میں بھرپور ساتھ دینے

کے لیے۔۔۔ضرور کھڑے ہو جاتے ہیں مگر وہ ہی لوگ اپنے گھر
کے بیٹوں سے ایسی لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے۔۔۔

کیوں سمجھ نہیں آتا اس معاشرے کو۔۔۔اس بیچاری کو صرف انصاف نہیں
چاہیے۔۔۔

کیونکے انصاف کے بعد ایسا تو نہیں کے زندگی جنت بن گ ئی۔۔۔یہ
کوئی ی فلم تھوڑی۔۔۔کے مجرم کو سزا دلائی ی۔۔اور ہیپی اینڈ نگ
ہو گ ئی۔۔۔۔پھر بلیک آوٹ۔۔۔۔نہیں۔۔زندگی تو جاری رہتی
ہے۔۔۔۔فلم اور ریل لائ ف میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔۔

اسے سہارے کے ساتھ ساتھ واپس اپنا آپ پانے کے لیے کسی کی والہانہ
محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔کسی کی توجہ کی۔۔۔۔۔

یہ توجہ و محبت۔۔۔۔زندگی گزر جاتی ہے مگر نہیں ملتی۔۔۔لوگ ایک وقت ترس کھا لیتے ہیں۔۔۔ محبت نہیں دیتے۔۔۔اپنے گھر کی ایسی لڑکی کو عزت نہیں بناتے۔۔۔۔پاکستان جیسے ملک میں ان لڑکیوں کا فیوچر تباہ ہو جاتا ہے۔۔۔کوئی ی شہزادہ نہیں آتا جو کہے تم پاک ہو وہ کمینا ناپاک ہوا ہے صرف۔۔۔ جس نے اپنی ہوس کا تمھیں نشانا بنایا۔۔۔۔

یہی وجہ ہے اکثر والدین انصاف دلانے کے بجائے۔۔۔گھر و شہر چھوڑ کر کہیں دور جا بستے ہیں اپنی ریپ و کٹم بیٹی کو لے کر۔۔۔وہاں اسے بیوہ مشہور کر دیتے ہیں۔۔ پھر جو پہلا اچھا رشتہ آئے۔۔ بھلے دو بچے کے باپ کا ہو یا تین۔۔۔۔اس سے اپنی بیٹی بیا کر اس کا فیوچر و اپنی عزت بچا لیتے ہیں۔۔۔۔

ایسا نہیں۔۔ہر گز نہیں۔۔۔کے ریپ ہونے کے بعد اس لڑکی کی کوئی ی خواہش نہیں بچتی۔۔۔۔یہ صرف ڈراموں فلموں میں دیکھایا جاتا ہے۔۔۔ حقیت میں ایسا کچھ نہیں۔۔۔

وہ عام انسان حتی کے عام لڑکیوں جیسے ارمان ہی رکھتی ہے۔۔۔اس کی روح و جسم زخمی ہوتا ہے۔۔۔مرتا تھوڑی ہے۔۔۔۔مر جانے وزخمی ہونے میں زمین آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔۔۔۔

جسم کے زخم دوائی یوں سے اور روح کے والہانہ محبت سے بھر جاتے ہیں۔۔۔۔

پاکیزہ محبت۔۔۔جو شوہر کی جانب سے سارے عیب جانتے ہوئے ملے ۔۔۔وہ خدا کی کسی عزیم نعمت سے کم نہیں۔۔۔۔

اور یہ نعمت اسے ملی تھی۔۔۔اسے لگتا تھا اس کی زندگی تباہ ہو گ ئی اس ریپ کے بعد۔۔۔وہ خون کے آنسو روئی ی تھی۔۔۔کے اب کوئی ی اسے اپنی عزت نہیں بنائے گا۔۔۔کوئی ی اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔اس کی کوئی ی فیملی نہیں ہو گی۔۔۔مگر اس نوجوان نے نہ صرف اپنے گناہ کی معافی مانگی بلکے پوری دنیا کے سامنے اسے اپنی عزت بھی قرار دیا۔۔۔اس کے بیٹے کو اپنا نام دیا۔۔۔اس کی خاطر اپنے والدین تک سے لڑ گیا۔۔۔۔

سوائے اس کی پھوپھو کے کوئی ی اسے ریپ وکٹم کے طور پر نہیں جانتا تھا ۔۔۔کوئی ی اسے ترس بھری نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔اور دیکھتا بھی کیوں۔۔۔لوگوں کی نگاہوں میں آج اش بھرا تھا اس لڑکی کے

لیے۔۔۔وہ ایک ریپ وکٹم نہیں نعمان ولید کی بیوی واس کے بچے کی ماں تھی۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر۔۔۔پورے گھر کو دیکھا۔۔۔آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔یہ محل جیسا گھر۔۔۔اس کا تھا۔۔۔۔

اس کی پھو پھو اس کے گھر اس سے ملنے آئی یں تھیں۔۔۔وہ کسی پر بوجھ نہیں تھی آج۔۔۔۔

سب کچھ اس کے لیے ایک خوبصورت خواب جیسا تھا۔۔۔اس کا گھر ۔۔۔اس کا شوہر۔۔۔اس کا بیٹا۔۔۔۔سب تو تھا آج اس کے پاس۔۔۔۔

کہاں کھوئی ی ہوئی ی ہو؟؟۔۔کھانا تو شروع کرؤ۔۔۔"وہ اپنی ہی" سوچوں میں مگن تھی۔۔۔کے نعمان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔ہاں۔۔۔اچھا۔۔۔"وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔"

جس پر مقابل مسکرا کر کھانا شروع کرنے لگا۔۔۔

اس نے بھی مسکراتے ہوئے۔۔۔کھانا پلیٹ میں نکالنا چاہا۔۔۔تو دیکھا ۔۔۔۔پلیٹ پہلے سے نعمان نے بھر دی تھی۔۔۔۔

ارے تم یہاں؟۔۔۔"وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔۔۔کے زوبیر کو" دیکھ۔۔۔فائزہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

زوبیر بھی خاصہ حیران ہوا انھیں دیکھ۔۔۔اسے علم نہیں تھا کے فائزہ ابھی تک اسلام آباد میں ہی ہے۔۔۔ حتی کے نعمان کے گھر میں۔۔۔

انعم نے خاصہ الجھ کر دیکھا۔۔۔زوبیر وفائزہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں ؟؟۔۔۔ مگر کیسے ؟؟۔۔

سر آپ کا کام ہو گیا۔۔۔۔"فائزہ کو دیکھ کر بھی اگنور کرتے۔۔۔اس" نے نعمان کی جانب دیکھ۔۔۔ تیزی سے اطلاع دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ کھڑے کیوں ہو ؟؟۔۔۔آجاؤ۔۔۔ساتھ کھانا" کھاؤ۔۔۔"نعمان نے اسے شوخی سے مسکراتے ہوئے دعوت دی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ اپنی فیملی کے ساتھ لنچ کریں۔۔۔میں باہر ویٹ کر رہا" ہوں۔۔۔"وہ نعمان کے اشارے سمجھتے۔۔۔بمشکل اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے۔۔۔۔تہذیب بھرے لہجے میں کہتا۔۔۔باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔۔

زوبیر آجاؤ ناں۔۔۔تم بھی فیملی جیسے ہی ہو۔۔۔"انعم تیزی سے" بولی۔۔۔۔

لواب تو تمھاری بھابھی نے بھی کہ دیا۔۔اب تو آجاؤ۔۔۔۔"نعمان نے" مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر وہ دعوت قبول کرتے نعمان کے برابر والی چیر پر آکر بیٹھا۔۔۔۔

جبکے انعم اس وجیہہ مرد کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔پہلی بار بھابھی کا لفظ استعمال ہو رہا تھا اس کے لیے۔۔۔۔۔

فائزہ کو آج پتا چلا تھا کے زوبیر نعمان کے لیے کام کرتا ہے۔۔۔وہ حیرت سے زوبیر کو تک رہی تھیں۔۔۔۔مگر مقابل نے اسے مکمل اگنور کیا۔۔۔

پھوپھو آپ زوبیر کو کیسے جانتی ہیں؟؟۔۔"انعم نے فوری سوال کیا۔۔۔"

وہ۔۔میں نے بتایا تھا ناں ایک لڑکے نے میری مدد کی تھی۔۔جب نعمان" وتمھارا نکاح تھا۔۔۔وہ یہ ہی تو تھا۔۔۔یہی تو لایا تھا مجھے وہاں۔۔" یہ بات سنتے ہی انعم نے تیزی سے ترچھی نگاہ۔سے اپنے برابر میں بیٹھے اس خوبرو نوجوان کو گھورا۔۔۔۔

نعمان ولید کب کہاں اور کیا کرتا ہے۔۔۔خود اسکے سوا کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔

اس کے گھورتے ہی۔۔ نعمان نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔

"تم نے میری پھوپھو کو دانستہ طور پر ہماری لڑائی ی میں شامل کیا؟؟۔۔" وہ کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔دبے دبے غصے میں پوچھنے لگی۔۔۔

"خود کو بچانے کے لیے زوبیر کو نہیں۔۔۔زوبیر پسند کرتا ہے انھیں۔۔۔" بَلی کا بکرا بنا کر پیش کر دیا۔۔۔اس غصے سے بھری شیرنی کے آگے۔۔۔

بس یہ سننا تھا۔۔۔انعم کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔سارا غصہ اک لمحے میں چھو منتر ہوا۔۔۔۔۔

"واقعی؟؟؟۔۔"سوال کرتے وقت۔۔۔نعمان نے اس کے لہجے میں خوشی کی کھنک محسوس کی۔۔۔

"خود دیکھ لو۔۔۔"وہ اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔کہتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

"ثناء بریانی پاس کرنا۔۔۔"زوبیر کے کہتے ہی ثناء نے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔بریانی اسے پاس کی۔۔۔

پھر وہ اور ثناء باتیں کرنے لگے۔۔۔ایک بات ختم نہ ہوتی کے زوبیر دوسرا ٹاپک چھیڑ دیتا۔۔۔

آپ بہت فنی ہیں۔۔"ثناء ہستے ہوئے بولی۔۔۔"

اس لمحے انعم نے اپنی پھوپھو کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔جو نظر جھکائے ۔۔۔کھانے میں مشغول تھیں۔۔۔

ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔یقیناوہ زوبیر کے انھیں نظر انداز کرنے اور اپنی ہم عمر لڑکی سے خوب ہنس ہنس کر بات کرنے پر۔۔۔بری طرح جل رہی تھیں۔۔۔

مانا باتیں وہ ثناء سے کر رہا تھا۔۔۔ مگر آنکھوں کے کنارے اپنی محبت پر ہی ٹکے تھے۔۔۔ جو سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔" زوبیر نے اس کے آگے ایک چھوٹا سہ سفید لفافہ "
کیا۔۔۔۔ جس میں یو ایس بی تھی۔۔۔۔

نعمان نے تیزی سے اسے اپنی جیب میں ڈال کر۔۔۔ فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تھوڑی دیر یہاں رک سکتا ہوں؟؟۔۔۔" زوبیر نے اپنی پیشانی کے " سائیڈ میں ہلکے سے کھجاتے۔۔۔۔ نظر چرا کر پوچھا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔" مقابل خاصہ انجان بنتے ہوئے۔۔۔"

کیونکے میں محبت کرتا ہوں۔۔۔اور مجھے پتا ہے وہ بھی کرتی ہیں۔۔۔بس" اقرار کے لیے تیار نہیں۔۔۔" وہ مطمئن انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔

پھوپھی بھتیجی ایک جیسی ہی ہیں۔۔۔۔میں بھگت رہا ہوں اس لیے اچھے" سے جانتا ہوں۔۔۔چند گھنٹوں میں کچھ نہیں ہونا تمھارا۔۔۔۔پھر بھی بیسٹ اف لک۔۔۔۔" وہ دل جلا۔۔۔اپنے تجربے سے اسے نصیحت کرتے۔۔۔پیٹھ پر تھپکی دیتا ہوا۔۔۔وہاں سے تیزی سے اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نعمان کہاں ہیں؟۔۔۔دوپہر سے نظر نہیں آئے" بے دیھانی میں منہ سے "
نکلا۔۔۔پھر اگلے ہی لمحے جیسے خود پر حیرت ہوئی ی۔۔۔

میں کب سے نعمان ولید کو اتنی عزت دینے لگی؟؟۔۔(ہیں)۔۔۔اور وہ "
بھی نعمان ولید کے لیے۔۔۔نووے۔۔۔لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے
میرا۔۔۔" وہ خودی میں الجھی تھی۔۔۔کے کیونکر بے دیھانی میں اسے
عزت دے بیٹھی۔۔۔

مگر شاید وہ نہیں جانتی۔۔۔عزت کا بہت گہرا تعلق ہے محبت سے۔۔۔دلی
جھکاؤ سے۔۔۔۔من کی پسندیدگی سے۔۔۔۔جن کے آگے دل جھکنے لگا ہو
...ان کے لیے زبان پر از خود عزت کے کلمات آجاتے ہیں۔۔۔جیسے اس
کے آگ ئی ے تھے۔۔۔۔اور آنے تو تھے۔۔۔جو بن کہے آپ کی بات

سمجھے۔۔۔وہ کوئی ی عام تو نہیں ہو سکتا۔۔۔یقیناً اس سے دل کا رشتہ تھا۔۔۔اور دل کے رشتے یوں ہی نہیں بن جاتے۔۔۔۔

فائزہ بیگم جانے کی کہنے لگیں۔۔۔تو انعم نے رات کے کھانے کے لیے روکا۔۔۔۔

فائزہ کی نگاہیں بار بار گھوم پھر کر لاونج میں آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے ثناء وزوبیر پر جا رہی تھیں۔۔۔۔

ان دونوں کا خوب ہنس ہنس کر باتیں کرنا دل جلا رہا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی اطمینان سے نہیں بیٹھ پا رہی تھیں۔۔۔

رات کا کھانا لگا۔۔۔تو اس بار ثناء زوبیر کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔باقی سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے نعمان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

نعمان کے آتے ہی سب نے کھانا شروع کیا۔۔۔۔

انٹی جب آپ آہی گ ئی ہیں تو اب عرشمان کی سالگرہ کر کے ہی واپس جائیے گا۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے کہتے ہی۔۔۔انعم، عرشمان، الماس و زوبیر چاروں نے ایک ساتھ الجھی نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔۔

عرشمان کی سالگرہ؟؟۔۔"عرشمان بے ساختہ الجھے لہجے میں پوچھ اٹھا۔۔۔"

ہاں بیٹا۔۔۔ویسے تو میں سرپرائی زدینے کی سوچ رہا تھا۔۔۔مگر۔۔۔" کیونکے میں شہر کی سب سے بڑی پارٹی رکھ رہا ہوں تو آپ سے چھپائے رکھنا

مشکل ہو گا۔۔۔اس لیے آپ کو پہلے سے بتا رہا ہوں۔۔"نعمان نے مفاہمانہ انداز میں اسے سمجھایا۔۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ بہت عقلمند تھا۔۔۔اپنے باپ کے چہرے کی سنجیدگی کو پڑھ چکا تھا۔۔۔

فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ارے واہ عرشمان کی سالگرہ۔۔۔پھر تو ہم ضرور رکیں گے۔۔۔ہے ناں" انٹی۔؟؟۔۔"ثناء خاصہ ایکسائیٹڈ ہو کر۔۔۔فائزہ کو دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔

بالکل۔۔۔عرشمان کی سالگرہ ہو اور اسکی نانی نہ ہوں یہ کیسے ہو سکتا"
ہے۔۔۔" وہ فوراہی مسکرا کر۔۔۔عرشمان کے گال کو جھک
کر۔۔۔۔چومتے ہوئے بولیں۔۔۔

زوبیر۔۔۔آج سے ہی تیاریاں شروع کرواؤ۔۔۔۔تین دن ہیں صرف" تمھارے پاس۔۔۔"اس نے خاصہ گمبھیر لہجے میں زوبیر کو دیکھ۔۔۔ حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

یادرکھنا تیاریوں میں کسی قسم کی بھی کوئی ی کمی نہ رہے۔۔۔بہت بڑے" بڑے لوگ آنے والے ہیں۔۔۔میں چاہتا ہوں اتنی گرینڈ پارٹی ہو کے لوگ زندگی بھر نہ بھول سکیں۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔وہ ایک گہری سانس لیتے ہوئے گویا ہوا

اوکے سر۔۔۔میں سمجھ گیا۔۔۔"زوبیر نے اس کی مفاہمانہ بات کا مطلب" سمجھتے۔۔۔فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان کی سالگرہ میں تو ابھی وقت ہے پھر یہ اچانک پارٹی؟؟۔۔"وہ سیل" کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔جب انعم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

انعم نے بات کرنا چاہی۔۔۔تو اس نے اپنی شہادت کی انگلی سے ایک منٹ کا اشارہ دیتے۔۔۔اسے روکا۔۔۔

جب وہ کال سے فارغ ہوا۔۔۔تو وہ پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔اشارے سے پوچھا۔۔۔کے کیا ہوا؟؟۔۔جس پر وہ تیزی سے الجھے ہوئے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

تمھیں پتا تو ہے بزنس میں ابھی بہت لوس ہو کر چکا ہے مجھے۔۔۔۔پھر" میری سیڑھیاں بھی اپنے اپنے ہاتھ کھینچ چکی ہیں۔۔۔۔ایسے میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو نہیں بیٹھ سکتا ناں۔۔۔۔یہ پارٹی صرف میری لیے ن ئی ڈیلز حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔۔۔"وہ لڑکی باخوبی واقف تھی سیڑھیاں سے اس کی مراد ولید و میراج ہیں۔۔۔جن سے صرف اس کی خاطر وہ اعلانِ جنگ کر چکا ہے۔۔جس کے سبب اسے کاروباری دنیا میں بہت لوس ہو رہا ہے۔۔۔

انعم خاصہ شرمندگی محسوس کرنے لگی۔۔۔

بہت پریشان ہو تم؟؟۔۔"اپنی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے نظریں جھکائے "
۔۔۔پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے۔۔۔اس کے آگے "
اپنا ہاتھ کر۔۔۔رنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اسکا جواب سن۔۔۔دل شدید غمزدہ ہوا۔۔۔اپنا آپ اس کا مجرم معلوم
ہوا۔۔۔

نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر اس کے اپنی جانب بڑھے ہوئے ہاتھ کو رد نہ
کر سکی۔۔اس کی ہتھیلی پر آہستگی سے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

جسے مقابل نے فورا مضبوطی سے تھام کر۔۔اپنی جانب آہستگی سے کھینچا۔۔۔وہ بھی خاموشی سے۔۔۔بغیر کسی احتجاج کے۔۔۔ کھینچی چلی آئی ی۔۔۔یہاں تک کے اس نے اپنے پاؤں پر بیٹھایا۔۔۔۔

اپنا سر اس حسین دشمنِ جاں کے نازک کندھے پر ٹکا کر۔۔۔اس کے وجود کو اپنے دونوں ہاتھوں سے حصار میں جکڑتے۔۔۔ سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ ایسے بیٹھی رہی۔۔۔۔کچھ نہ کہا۔۔۔کے کہیں اس کے سکون میں خلل نہ ہو۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"ہیلو۔۔۔۔"

ہیلو۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔۔"خاصہ محبت بھرے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

بہتر۔۔۔۔اور آپ؟؟۔۔"نعمان مسکراتے ہوئے۔۔۔ "

میں تو پہلے جیسا فٹ فاٹ۔۔۔۔سنا ہے تم نے شادی کر لی ہے۔۔۔کتنی"
غلط بات ہے نعمان۔۔۔اپنے سگے ماموں کو دعوت دینا بھی ضروری نہ
سمجھا۔۔۔"احتشام ابرار شکوہ کر اٹھا تھا۔۔۔۔

جس پر مقابل کے چہرے پر بکھرئی ی مسکراہٹ گہری ہوئی ی۔۔۔۔۔۔۔

مام ڈیڈ خلاف تھے اس لیے۔۔"وہ لچکدار انداز میں۔۔۔"

میں تو نہیں تھاناں۔۔۔مجھے تو بلاتے۔۔"مقابل تیزی سے اپنی بھاری" "بھر کم آواز کے ساتھ خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

چلیں اب بلا لیتا ہوں۔۔۔اپنے بیٹے عرشمان کی سالگرہ کر رہا ہوں تین دن" "بعد۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو گی اگر آپ آئیں۔۔۔۔

کیوں نہیں آؤں گا بھلا۔۔نعمان بلائے اور اس کا ماموں نہ آئے ایسا ہو سکتا" "ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے لگا تھا آپ مام کی وجہ سے شاید نہ آئیں۔۔۔"

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔آمنہ کو بھی ہمارے رشتے کے درمیان آنے کی" اجازت نہیں دیتا میں اور یہ بات تم باخوبی جانتے ہو۔۔۔۔" مقابل جتاتے ہوئے بول اٹھا۔۔۔جس پر وہ خوبرو نوجوان فقط اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔میں آپ کا انتظار کرؤں گا اپنے بیٹے کی سالگرہ" پر۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔رسمی بات چیت کرنے کے بعد۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔

ابھی وہ بات کر کے مڑا ہی تھا کے اس کی نگاہ آئی ینے کے عکس پر۔۔۔۔اپنے بال سوارتی ہوئی ی اس دشمنِ جاں پر پڑئی ی۔۔۔۔

وہ کھوئی ی کھوئی ی سی نظر آرہی تھی۔۔۔۔چہرے کا رنگ پیلا پڑتا محسوس ہوا۔۔۔۔

کیاہوا؟۔۔۔کیاسوچ رہی ہو؟؟۔۔"اس کے سوال پر۔۔۔۔وہ دشمنِ" جاں حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔

وہ نعمان کواحتشام ابرار سے بات کرتا دیکھ بہت ڈر گ ئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے ماموں کو بھی عرشمان کی سالگرہ میں انوائٹ کیاہے یہ بات اسے پریشان وخوفزدہ کر گ ئی۔۔

جن لوگوں سے وہ بچ کر بھاگ رہی تھی نعمان انجانے میں ہی صحیح انھیں گھر بلا رہا تھا۔۔۔

کچھ۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔" وہ نظر جھکا کر۔۔۔ تیزی سے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بولی۔۔۔

ویسے انعم۔۔۔کیا تم جانتی ہو رخسار کہاں جاب کیا کرتی تھی؟؟۔۔۔"اس" کے اچانک کیے سوال پر۔۔۔انعم کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

وہ نعمان کے منفی ری۔ایکشن سے بہت ڈرتی تھی۔۔۔۔

اس کے نزدیک نعمان نے شروع سے صرف رخسار سے محبت کی۔۔۔اور اس میں بھی اپنی محبت کو ہی ڈھونڈتا ہے۔۔۔اگر اسے پتا چلا کے اس کی محبوبہ ایک جسم فروش لڑکی تھی تو کیا وہ محبت قائ م رہ سکے

گی؟؟۔۔۔نہیں۔ہر گز نہیں۔۔۔۔وہ نفرت کرنے لگے گا۔۔۔۔پھر اس کا کیا ہو گا؟؟۔۔۔وہ تو ر خسار کی محبت کا صدقہ ہی پاتی ہے۔۔۔

یقیناوہ اسے بھی غلط سمجھے گا۔۔۔ سمجھے گا کے وہ سب جانتے بوجھتے اسے دھوکا دیتی آئی ہے۔۔۔۔جیسے اس کی بہن دے رہی تھی۔۔۔وہ اس سے نفرت کرئے گا۔۔۔یہی سوچ۔۔۔اس لڑکی کا دم خشک ہوا۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔"وہ تیزی سے نفی کرنے لگی۔۔۔اس کے چہرے پر" جھلکتا خوف مقابل پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"بغیر کوئی جواب دیے وہ کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔۔وہاں سے" جانے لگا۔۔۔

تم۔۔۔تم نے کیوں کیا اچانک یہ سوال؟؟۔۔۔"وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی"
تھی۔۔۔۔

تمھاری امی کی ہسپتال کی فیس بھری تھی صبح۔۔۔تو بس ایسے ہی خیال"
کرتی تھی اتنی بڑی رقم۔۔۔۔"اس afford آیا۔۔۔کے رخسار کیسے
لڑکی کے سوال پر۔۔۔نعمان نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔سرسری
سہ جواب دیا۔۔۔۔

می۔۔میں چھوٹی تھی مجھے نہیں پتا۔۔۔"وہ نظر چرا کر کہتی۔۔۔تیزی سے"
کنگھا سنگار دان پر رکھتی ہوئی ی۔۔۔۔الماری کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

پتا ہے مجھے۔۔۔"نعمان نے آہستگی سے کہا۔۔۔پھر باہر چلا گیا۔۔۔۔"

اگر احتشام ابرار نے نعمان کو میرے اور رخسار کے بارے میں سب کچھ بتا" دیا تو؟؟۔۔۔پھر میں کیا کرؤں گی؟؟۔۔۔کیا نعمان مجھ پر یقین کرئے گا کے مجھے کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔یا اللہ میرے سر سے اس مصیبت کو ٹال دے۔۔۔" وہ نم آنکھوں کے ساتھ دل ہی دل دعا کر رہی تھی۔۔۔۔کے سب ٹھیک سے ہو جائے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چلو انعم۔۔۔میں تمھیں مال لے چلتا ہوں۔۔۔وہاں اپنے لیے ڈریس خود" پسند کر لینا۔۔۔" کل عرشمان کی سالگرہ تھی۔۔۔۔

پورے گھر میں پارٹی کی تیاریاں اپنے عروج پر چل رہی تھیں۔۔۔

نعمان اس پارٹی میں کسی بھی قسم کی کوئی ی کمی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

سوائے اپنے والدین کے۔۔۔اس نے اپنے قریبی سارے رشتے داروں و کزنز و ملک کے تمام نامور سیاسی و کاروباری شخصیات کو خود دعوت دے کر مدعو کیا تھا۔۔۔۔یہ پورے سال کی سب سے گرینڈ پارٹی ہونے والی تھی۔۔۔۔

وہ عرشمان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب نعمان نے اسے دیکھ۔۔۔ تیزی سے کہا۔۔۔

وہ حیرت سے نعمان کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

ان گرے آنکھوں میں حیرت سے کہیں زیادہ بے یقینی تھی۔۔۔

آج وہ پہلی بار اس گھر سے مسز نعمان ولید بن کر نکلنے والی تھی۔۔۔۔یہ بات اس کے لیے بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔

اسے لگتا تھا نعمان کبھی بھی اسے دنیا کے سامنے نہیں اپنائے گا۔۔۔ کبھی اسے اور اس کے بیٹے کو لوگوں کے سامنے اپنا نام نہیں دے گا۔۔۔وہ انھیں اپنے کسی گناہ کی طرح چھپا کر رکھے گا ہمیشہ۔۔۔ مگر اس نوجوان کا ہر عمل اس کی توقع کے بالکل برعکس تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ جھم جاتی تھی اس کے آگے۔۔۔ جھک جاتی تھی اس کے آگے۔۔۔۔۔اور یہ جھکنا و جھمنا اسے دلی خوشی دینے لگا تھا۔۔۔

اور ڈیڈ۔۔۔ عرشمان کا ڈریس؟؟۔۔" عرشمان فوراہی نیچے کے ہونٹ کو" تھوڑاسہ پھولا کر۔۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔۔ خفگی بھرے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

اوناراض کیوں ہوتے ہو چیم۔۔۔ ڈیڈ نے ابھی تک اپنا ڈریس کون سہ لیا" ہے۔۔۔ مام لڑکی ہیں ناں۔۔۔ یہ ایک ڈریس لینے میں ہی دیکھنا پورا دن لگا دیں گی۔۔۔ آپ اور میں تو رات کو آٹھ بجے بھی جائیں گے ڈریس لینے ۔۔ تو ایک گھنٹے میں دونوں لے کر آجائیں گے۔۔۔ اس لیے پہلے مام کو لے کر جارہا ہوں۔۔۔ سمجھا کرؤ چیم۔۔۔ ورنہ یہ پوری پارٹی میں منہ پھولائے پھریں گی۔۔۔" آخری جملہ۔۔ نعمان نے اس شہزادے کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔ رازدارنہ انداز میں سرگوشی کی۔۔۔

ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔پہلے مام کو دلا لائی یں۔۔۔وہ لڑکی ہیں ناں۔۔۔" جسے " سن۔۔ عرشمان منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

گڈ بوائے۔۔۔اب اٹھ بھی جاؤ سست عورت۔۔۔۔پورا دن نہیں ہے " میرے پاس۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے مسکراتے ہوئے اس شہزادے کے بال سہلائے۔۔۔ساتھ ساتھ انعم کو دیکھ۔۔۔بے زاریت چہرے پر سجائے۔۔۔ عجلت سے کہا۔۔۔

انعم تو ابھی بھی بے یقینی سی کیفیت میں تھی۔۔۔۔

وہ پہلی بار مسز نعمان ولید بن کر باہر جا رہی تھی۔۔۔اس لیے اپنی الماری کا سب سے اچھا سوٹ نکال کر زیب تن کیا۔۔۔

گھنی زلفیں کھلی چھوڑ دیں۔۔۔ گرے آنکھوں کو کاجل سے
سجایا۔۔۔ ہونٹوں پر بے بی پنک لپ۔اسٹک لگا کر۔۔۔ پرس ہاتھ میں لیے
باہر نکلی۔۔۔ تو نعمان اسے دیکھ۔۔ پانی پیتے پیتے رکا۔۔۔۔

وہ سادگی میں بھی۔۔۔ قیامت ڈھ رہی تھی اس کے دل پر۔۔۔

لائی ٹ پنک قمیض شلوار اس پر خاصہ جچتے معلوم ہوئے مقابل کو۔۔۔
ہلکا سہ چہرے پر مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔ کڑی دھوپ میں اچانک سایہ
آجانے پر جیسا سکون ملتا ہے۔۔۔ اس لڑکی کو نہیں خبر۔۔۔ اس کا دیدار بھی
نعمان کو ایسا ہی سکون بخشنے لگا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔ ”اس نے روبرو آکر۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔ ”

اتنا پیارا ڈریس ہے تو تمھارے پاس۔۔۔یہ پہن لیتی کل۔۔۔۔اتنا پیارا الگ" رہا ہے۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔ جیسے حواس بحال ہوئے۔۔۔گلاس کا بچا ہوا پانی۔۔۔ایک سانس میں پیتے۔۔۔اس کی جانب فدا فدا نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔ بڑی پارٹی کے حساب سے یہ تھوڑا لائی ٹ ہو جائے گا"
سر۔۔"الماس جو وہیں کھڑی تھی۔۔اپنی رائے دیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

اچھا۔۔۔ چلو پھر۔۔۔ویسے مجھے تو یہی اچھا لگ رہا ہے۔۔ سادہ و" خوبصورت۔۔۔"جن بے تاب و گہری نگاہوں سے وہ اسے تک رہا تھا۔۔۔انعم جرأت ہی نہ کر سکی نگاہ اٹھا کر اسے جواب دینے کی۔۔

وہ خالی گلاس الماس کو پکڑاتے۔۔۔اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر کہتے ہوئے۔۔۔ باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

چابی مجھے دے دو۔۔۔" نعمان نے ڈرائی یور کو اتار دیا تھا۔۔۔انعم کو بیٹھا" کر۔۔۔وہ خود ڈرائی یونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کا نرم ہاتھ تھاما۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔" وہ پھر سے تعریف کرنے لگا۔۔۔۔"

شکریہ۔۔۔"اس نے کھڑکی کی جانب رخ کر۔۔۔۔آہستگی سے"
کہا۔۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔گاڑی کے اچانک بریک لگنے پر۔۔۔وہ چونک کر
اپنے برابر میں بیٹھے۔۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

اتنا روکھا سوکھا سہ شکریہ۔۔۔مزا نہیں آیا۔۔۔۔"نعمان تیزی سے کسی"
کالی گھٹا کی طرح اس پر چھاتے۔۔۔۔سانس روکنے پر مجبور کر۔۔۔۔شوخی
بھری نگاہوں سے مقابل کو تکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

ناجانے کیوں اب اس کی نزدیکی کراہت کا احساس نہیں جگاتی تھی۔۔۔۔۔

نہیں جانتی کب کیسے کس طرح وہ اپنا لگنے لگا۔۔۔ایسا اپنا۔۔۔کے اس کے علاوہ پوری دنیا پرائی لگنے لگی۔۔۔۔

وہ اس کی رومانیت جھلکاتی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔۔۔

جو بہت آہستگی کے ساتھ اس پر جھکتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔۔نرمی سے اس کی پیشانی پھر ناک پھر ہونٹ و ٹھوڑی کو چوم۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔"عرشمان کی سالگرہ ہو جائے۔۔۔۔پھر میں تمھیں بہت بڑا سرپرائی زدوں گا۔۔تم خوش ہو جاؤ گی اور مجھے یقین ہے "اس کے بعد تمھاری ساری ناراضگیاں ختم ہو جائیں گی مجھ سے۔۔

انعم نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔تجسس بھری نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیسا سرپرائی ز؟؟۔۔"نعمان کی طرح اس کا سانس بھی بھاری ہو رہا" تھا۔۔۔وہ تیزی سے بھاری سانس کے ساتھ استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

ابھی بتادوں گا تو سرپرائی ز کیسا۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کہتا۔۔۔پھر" سے اس کی ٹھوڑی کو چومنے لگا۔۔۔۔

اتنا تیار ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔اب میرا دل ہی نہیں چاہ رہا" گاڑی ڈرائی یو کرنے کا۔۔"وہ شکوئے بھرے لہجے میں۔۔۔اس کی کھلی آبشار سے اپنی انگلیوں سے کھیلتے۔۔۔بچوں کی طرح منہ بگاڑ کر۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔

وہ انعم کی سانسوں تک پر قابض تھا اس وقت۔۔۔وہ کچھ بولنے کی حالت میں نہ تھی۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں انعم کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔

انعم کا خوبصورت چہرہ سرخ پڑ رہا تھا مگر مجال ہے اس نوجوان کو رحم آجائے۔۔۔

کبھی اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑتا۔۔۔۔تو کبھی سرخ گال سے۔۔

وہ خود تو بہک ہی رہا تھا ساتھ ساتھ انعم کی حالت بھی غیر کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔۔ہم گاڑی۔۔میں ہیں۔۔۔کوئی دیکھ لے گا۔۔۔''بھرائی ی'' آواز کے ساتھ بمشکل اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ جما کر۔۔۔خود سے دور کرتے۔۔۔۔احتجاج بلند کیا۔۔۔۔

اس جنگل میں کون دیکھے گا۔۔۔"اس کے ہاتھوں کو۔۔جو سینے پر"
تھے۔۔۔انھیں نرمی سے اپنے ہاتھوں میں تھام کر۔۔۔۔ایک ایک کر کے
چومتے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

اس وجیہہ مرد کے کہتے ہی جیسے اسے یاد آیا۔۔کے جب وہ پہلی بار اس فارم
ہاوس پر خان بابا کے ساتھ آئی ی تھی۔۔۔تو کتنا وحشت زدہ کر رہا تھا یہ
جنگل اور یہاں کا سناٹا اسے۔۔۔۔۔۔ مگر آج وہ ہی فارم ہاوس اسے اپنا گھر
لگتا۔۔۔اور یہ جنگل۔۔۔اپنا سیف زون۔۔۔۔

چلو۔۔۔ جلدی سے تمھیں کپڑے دلا دیتا ہوں۔۔اور ہاں۔۔"

اپنے لیے نیا سیل بھی لے لو آج ہی۔۔۔۔"اسے ٹھیک ٹھاک تنگ کرنے کے بعد۔۔۔گاڑی دوبارا اسٹارٹ کر۔۔۔سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم میرا سیل واپس نہیں کرؤ گے؟؟؟۔"وہ تیزی سے فکر مند لہجے میں پوچھ" اٹھی۔۔

نہیں۔۔۔تمھیں نیا دلا رہا ہوں ناں۔۔۔اس تھکے ہوئے کا پیچھا چھوڑ دو" اب۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔توانعم سوچ میں پڑھی۔۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔مجھے یہی پسند ہے۔۔۔"اپنے ہونٹوں کو چباتے۔۔۔۔آہستگی سے" بولی۔۔۔

کسی کا نمبر ہے اس میں ؟؟۔۔۔تو بتادو۔۔۔۔دے دیتا ہوں۔۔"نعمان کا" چہرہ اچانک ہی سرخ ہوا۔۔۔نہایت کرختگی سے کہتے۔۔۔وہ سیل اپنی جیب سے نکال کر ڈیش بورڈ پر پٹک چکا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے رنگ اتنی تیزی سے بدلتے دیکھ۔۔۔انعم کی ہمت ہی نہ ہوئی اپنا سیل اٹھانے کی۔۔۔

"تم جانتے ہو مجھے کسی کا نمبر یاد رکھنے کے لیے سیل کی ضرورت نہیں۔۔۔۔مجھے بس عادت ہے اس کی۔۔۔اس لیے بول رہی تھی۔۔۔"نعمان غلط مطلب اخذ کر رہا ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔وہ لڑکی اپنی بات کی صفائی لچکدار انداز میں دینے لگی۔۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔ابھی تک کوئی ی میسج نہیں پڑھا تمھارا۔۔۔اور نہ ہی" پڑھنے کا کوئی ی ارادہ ہے۔" وہ گاڑی چلاتے۔۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے ۔۔۔بے مروتی کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

اب تم بات بڑھا رہے ہو۔۔۔ نہیں چاہیے یہ سیل مجھے۔۔رکھو اپنے" پاس۔۔۔" وہ غصے سے لال ہو کر کہتی ہوئی ی۔۔۔رخ موڑ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

جبکے نعمان تیزی سے سیل اٹھا کر اپنی جیب میں رکھنے لگا۔۔۔

دانستہ طور پر۔۔۔۔ سخت الفاظوں کا استعمال کیا ہی اس لیے تھا۔۔۔کے وہ پھر اپنا سیل نہ مانگے۔۔۔۔

مال پہنچے۔۔۔۔تو وہ دشمنِ جاں خفا خفا سی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔ہاتھ پکڑنا چاہا تو اس نے پکڑنے نہ دیا۔۔۔۔جس پر اس نوجوان نے آنکھیں میچیں۔۔۔۔

موڈ ٹھیک کرؤ اپنا۔۔۔۔۔"دوبارا اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے" ۔۔۔مسکرا کر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔مگر نعمان نے پہلے سے زیادہ مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔سوری۔۔۔۔کچھ زیادہ ہی بول گیا۔۔۔اب کپڑوں پر تو غصہ" نہ نکالو۔۔۔"وہ اسے کپڑے دیکھا رہا تھا۔۔۔مگر مجال ہے وہ نگاہ بھی اٹھا کر دیکھ لے۔۔۔۔

اس کی خاموشی اس کی ناراضگی کا اظہار تھی۔۔

دشمنِ جاں کے آگے آکر۔۔۔دونوں کندھوں کو نرمی سے
تھامتے۔۔۔۔منہ لٹکائے۔۔۔شرمندگی سے معذرت کی۔۔۔۔

اچھالو۔۔۔اپنے کان بھی پکڑ لیے۔۔۔اب تو مان جاؤ مکھن"
ملائی ی۔۔۔"اپنے سیدھے ہاتھ سے کان کی لو کو پکڑ کر۔۔دنیا جہاں کی
معصومیت اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔۔پھر کوشش کی اس روٹھی لڑکی کو
منانے کی۔۔۔۔

کب سوچا تھا اس لڑکی نے۔۔۔کے ان کے درمیان کبھی روٹھنا منانا بھی ہو گا
جیسے عام میاں بیوی میں ہوتا ہے۔۔۔۔

اس کی ناراضگی اہمیت رکھتی ہے نعمان ولید کے لیے۔۔۔یہ بات دل ہی دل اسے بہت خوشی دے رہی تھی۔۔۔۔

ارے یہ تو نعمان ولید ہے ناں۔۔۔"اچانک قریب کھڑی ایک لڑکی کی" دبی دبی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

ہاں یار۔۔۔ریل میں تو بہت ہی ہینڈسم ہے۔۔۔"دوسری لڑکی کی بات" سن۔۔۔انعم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

ایک تو وہ پہلے ہی ڈاک پیلے رنگ کی شرٹ میں خاصہ جچ رہا تھا۔۔۔اوپر سے سونے پر سہاگہ چہرے پر چھائی ی معصومیت کر رہی تھی۔۔۔

کیاسامنے ایک کان پکڑے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کاہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام سے لگائے کھڑا شخص نعمان ولید تھا؟؟۔۔۔اگر تھا بھی تو اسے تو نہ لگا۔۔۔

نعمان سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔یہ سب مت کرؤ۔۔۔اور چلو یہاں" سے۔۔۔"اس کاہاتھ تیزی سے کان سے ہٹا کر۔۔دبی دبی آواز میں کہتی ۔۔۔۔اسے اپنے ساتھ دوسری شاپ میں لے گ ئی۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔یہ اچھا لگے گا تم پر۔۔۔"وہ ایک کے بعد ایک سوٹ اس پر لگا" کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

انعم نے کوئ ی دلچسپی ظاہر نہ کی۔۔۔وہ الگ بات ہے دلی طور پر وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔

خوشی اس بات کی نہیں تھی کے کپڑے دلا رہا تھا۔۔۔خوشی اس بات کی تھی کے دنیا کے سامنے اپنی بیوی بنا کر لا یا تھا۔۔۔۔

شاپنگ کے بعد۔۔۔۔نعمان اسے گھومانے لے گیا۔۔۔

عرشمان انتظار کر رہا ہو گا ہمارا۔۔۔" وہ گاڑی سے اترتے ہوئے ۔۔۔۔فکر مند لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں کر رہا ہو گا۔۔۔میں اسے پہلے ہی سمجھا کر آیا ہوں۔۔۔کے مام لڑکی " ہیں انھیں شاپنگ کرنے میں پورا دن لگے گا۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے ۔۔۔بتانے لگا۔۔۔

تو یہ باتیں کر رہے تھے تم اس کے کان میں۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں"
کر۔۔۔ بگڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اب پلیز اس چھوٹی سی بات پر منہ پھولا کر مت بیٹھ جانا۔۔۔ میں آج کا دن"
ساتھ گزارنا چاہتا ہوں ہنسی خوشی۔۔۔ نہ کے معمول کی طرح روٹھنے منانے
میں۔۔۔" وہ بے زاری سے کہتے۔۔۔ اس کا ہاتھ تھام کر آگے چلنے لگا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔ آج کچھ خاص ہے؟؟۔۔" انعم نے محسوس کیا تھا۔۔۔ آج"
اس کا رویہ کافی الگ تھا۔۔۔۔

تم ساتھ ہو تو ہر لمحہ خاص ہے۔۔۔" اس کی گرے آنکھوں میں"
جھانکتے۔۔۔ رومانیت بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔ جسے سن۔۔۔ وہ نظر
جھکا گئی۔۔۔۔

ریسٹورینٹ میں کھانا کھانے کے بعد۔۔۔وہ اسے فلم دیکھانے لے گیا۔۔۔۔

واپسی پر وہ تھکن کے سبب گاڑی میں ہی سوگ ئی تھی۔۔۔۔نعمان نے بھی اسے نہ جگایا۔۔۔بس محبت سے تکتا رہا۔۔۔۔

گھر پہنچے۔۔۔تو اسے باہوں کے حصار میں اٹھا کر اپنے کمرے میں لایا۔۔۔۔

اُس خوبصورت گڑیا کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔خود دروازہ بند کرنے چلا گیا۔۔۔۔

واپس آکر۔۔۔بغیر کپڑے چینج کرۓ۔۔۔اس کے برابر میں لیٹ گیا۔۔۔۔

اس کی گھنی زلفوں کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔بڑی حسرت و محبت سے اس کے چہرے کو آنکھوں میں بسانے لگا۔۔۔۔

کاش میں وقت کو روک سکتا۔۔۔تو اس وقت کو روک دیتا مکھن"
ملائی ی۔۔۔تم نہیں جانتیں۔۔۔۔یہ گزرتا اک اک لمحہ میرے لیے کتنا خاص ہے۔۔۔پتا نہیں پھر کبھی میری زندگی میں ایسی خوبصورت رات آئے گی یا نہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں یہ جملے ادا کرتے وقت نمی اتر آئی ی تھی۔۔۔۔نہایت محبت سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔پھر اس کے خوبصورت چہرے کو آنکھوں میں سمانے لگا۔۔۔

پوری رات صرف اس کے خوبصورت چہرے کو تکتے ہوئے کاٹی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سورج کی پہلی کرن آنکھوں پر پڑی ی۔۔۔تو آنکھیں مسلتی وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

نعمان اس کے نازک وجود پر کسی کالی گھٹا کی طرح مکمل چھایا ہوا تھا۔۔۔۔یہ بات اس کے لیے کوئی ی ن ئی نہ تھی۔۔۔

"تمھیں تو تمیز سے سونا بھی نہیں آتا۔۔۔اپنی جگہ پر سوناں۔۔۔روزانہ مجھ پر آجاتے ہو۔۔۔" وہ چڑھ کر اس کے سوتے وجود کو خود سے الگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"انعم کو دیکھتے دیکھتے کب اس کی آنکھ لگی۔۔۔اسے کچھ صبح ہو گ ئی کیا؟" خبر نہیں۔۔۔۔

اس لڑکی کی چِک چِک کی آواز پر آنکھ کھلی۔۔۔تو اسے دیکھ۔۔۔۔حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"بالکل ہو گ ئی۔۔۔۔اب ہٹو۔۔۔میں ذرا عرشمان کو دیکھ کر آؤں۔۔۔کل سے میں نے اپنے بچے کو دیکھا نہیں ہے۔۔"انعم تیزی سے بیڈ سے اتر کر کہتی ہوئی ی۔۔عرشمان کو دیکھنے چلی گ ئی۔۔۔

جبکے نعمان فوراہی فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"یہ لو۔۔۔۔"زوبیر نے اس کے آگے ایک چھوٹا سہ سفید لفافہ کیا۔۔۔۔جس میں یو ایس بی تھی۔۔۔۔

نعمان نے تیزی سے اسے اپنی جیب میں ڈال کر۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"تھوڑی دیر یہاں رک سکتا ہوں؟؟۔۔۔"زوبیر نے اپنی پیشانی کے سائیڈ میں ہلکے سے کھجاتے۔۔۔۔ نظر چرا کر پوچھا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔"مقابل خاصہ انجان بنتے ہوئے۔۔۔

"کیونکے میں محبت کرتا ہوں۔۔۔اور مجھے پتا ہے وہ بھی کرتی ہیں۔۔۔بس اقرار کے لیے تیار نہیں۔۔۔"وہ مطمئن انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔

"پھوپھی بھتیجی ایک جیسی ہی ہیں۔۔۔۔میں بھگت رہا ہوں اس لیے اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔چند گھنٹوں میں کچھ نہیں ہونا تمھارا۔۔۔۔پھر بھی

بیسٹ اف لک۔۔۔۔" وہ دل جلا۔۔۔اپنے تجربے سے اسے نصحیت کرتے۔۔۔پیٹھ پر تھپکی دیتا ہوا۔۔۔وہاں سے تیزی سے اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نعمان کہاں ہیں؟۔۔۔دوپہر سے نظر نہیں آئے" بے دیھانی میں منہ سے" نکلا۔۔۔پھر اگلے ہی لمحے جیسے خود پر حیرت ہوئی ی۔۔۔

میں کب سے نعمان ولید کو اتنی عزت دینے لگی؟؟۔۔(ہیں)۔۔۔اور وہ" بھی نعمان ولید کے لیے۔۔۔نووے۔۔۔لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے میرا۔۔۔" وہ خودی میں الجھی تھی۔۔۔کے کیونکر بے دیھانی میں اسے عزت دے بیٹھی۔۔۔

مگر شاید وہ نہیں جانتی۔۔۔عزت کا بہت گہرا تعلق ہے محبت سے۔۔۔دلی جھکاؤ سے۔۔۔۔من کی پسندیدگی سے۔۔۔۔جن کے آگے دل جھکنے لگا ہو ...ان کے لیے زبان پر از خود عزت کے کلمات آجاتے ہیں۔۔۔جیسے اس کے آگ ئی ے تھے۔۔۔۔اور آنے تو تھے۔۔۔جو بن کہے آپ کی بات سمجھے۔۔۔۔وہ کوئی ی عام تو نہیں ہو سکتا۔۔۔۔یقیناً اس سے دل کا رشتہ تھا۔۔۔۔اور دل کے رشتے یوں ہی نہیں بن جاتے۔۔۔۔

فائزہ بیگم جانے کی کہنے لگیں۔۔۔۔تو انعم نے رات کے کھانے کے لیے روکا۔۔۔۔

فائزہ کی نگاہیں بار بار گھوم پھر کر لاونج میں آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے ثناء وزوبیر پر جا رہی تھیں۔۔۔۔

ان دونوں کا خوب ہنس ہنس کر باتیں کرنا دل جلا رہا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی اطمینان سے نہیں بیٹھ پا رہی تھیں۔۔۔

رات کا کھانا لگا۔۔۔تو اس بار ثناء زوبیر کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔باقی سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے نعمان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

نعمان کے آتے ہی سب نے کھانا شروع کیا۔۔۔۔

انٹی جب آپ آہی گ ئی ہیں تو اب عرشمان کی سالگرہ کر کے ہی واپس" جائیے گا۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے کہتے ہی۔۔۔انعم، عرشمان، الماس و زوبیر چاروں نے ایک ساتھ الجھی نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔۔

عرشمان کی سالگرہ؟؟۔۔"عرشمان بے ساختہ الجھے لہجے میں پوچھ اٹھا۔۔۔"

ہاں بیٹا۔۔۔ویسے تو میں سرپرائی زدینے کی سوچ رہا تھا۔۔۔مگر۔۔۔"
کیونکے میں شہر کی سب سے بڑی پارٹی رکھ رہا ہوں تو آپ سے چھپائے رکھنا
مشکل ہو گا۔۔۔اس لیے آپ کو پہلے سے بتا رہا ہوں۔۔"نعمان نے مفاہمانہ
انداز میں اسے سمجھایا۔۔۔۔

وہ ننھا شہزادہ بہت عقلمند تھا۔۔۔۔اپنے باپ کے چہرے کی سنجیدگی کو پڑھ چکا
تھا۔۔۔

فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ارے واہ عرشمان کی سالگرہ۔۔۔پھر تو ہم ضرور رکیں گے۔۔۔ہے ناں"
انٹی۔؟؟۔۔"ثناء خاصہ ایکسائیٹڈ ہو کر۔۔۔فائزہ کو دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔

بالکل۔۔۔۔عرشمان کی سالگرہ ہو اور اسکی نانی نہ ہوں یہ کیسے ہو سکتا"
ہے۔۔۔"وہ فوراہی مسکرا کر۔۔۔عرشمان کے گال کو جھک
کر۔۔۔۔چومتے ہوئے بولیں۔۔۔

زوبیر۔۔۔آج سے ہی تیاریاں شروع کرواؤ۔۔۔۔تین دن ہیں صرف"
تمھارے پاس۔۔۔"اس نے خاصہ گمبھیر لہجے میں زوبیر کو دیکھ۔۔۔
حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

یاد رکھنا تیاریوں میں کسی قسم کی بھی کوئی ی کمی نہ رہے۔۔۔بہت بڑے"
بڑے لوگ آنے والے ہیں۔۔۔میں چاہتا ہوں اتنی گرینڈ پارٹی ہو کے

لوگ زندگی بھر نہ بھول سکیں۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔وہ ایک گہری سانس لیتے ہوئے گویا ہوا

اوکے سر۔۔۔میں سمجھ گیا۔۔۔"زوبیر نے اس کی مفاہمانہ بات کا مطلب" سمجھتے۔۔۔فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عرشمان کی سالگرہ میں تو ابھی وقت ہے پھر یہ اچانک پارٹی؟؟؟۔۔"وہ سیل" کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔جب انعم کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔

انعم نے بات کرنا چاہی۔۔۔تو اس نے اپنی شہادت کی انگلی سے ایک منٹ کا اشارہ دیتے۔۔۔اسے روکا۔۔۔

جب وہ کال سے فارغ ہوا۔۔۔تو وہ پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔اشارے سے پوچھا۔۔۔کے کیا ہوا؟؟۔۔جس پر وہ تیزی سے الجھے ہوئے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

تمھیں پتا تو ہے بزنس میں ابھی بہت لوس ہو کر چکا ہے مجھے۔۔۔۔پھر ”میری سیڑھیاں بھی اپنے اپنے ہاتھ کھینچ چکی ہیں۔۔۔۔ایسے میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو نہیں بیٹھ سکتا ناں۔۔۔۔یہ پارٹی صرف میری لیے ن ئی ڈیلز حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔۔۔“ وہ لڑکی باخوبی واقف تھی سیڑھیاں سے اس کی مراد ولید و میراج ہیں۔۔۔جن سے صرف اس کی خاطر وہ اعلانِ

جنگ کر چکا ہے۔۔ جس کے سبب اسے کاروباری دنیا میں بہت لوس ہو رہا ہے۔۔۔

انعم خاصہ شرمندگی محسوس کرنے لگی۔۔۔

بہت پریشان ہو تم؟؟۔۔"اپنی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے نظریں جھکائے" ۔۔۔پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے۔۔۔اس کے آگے" اپنا ہاتھ کر۔۔۔رنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

اسکا جواب سن۔۔۔دل شدید غمزدہ ہوا۔۔۔اپنا آپ اس کا مجرم معلوم ہوا۔۔۔

نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر اس کے اپنی جانب بڑھے ہوئے ہاتھ کو رد نہ کر سکی۔۔اس کی ہتھیلی پر آہستگی سے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

جسے مقابل نے فورا مضبوطی سے تھام کر۔۔اپنی جانب آہستگی سے کھینچا۔۔۔۔وہ بھی خاموشی سے۔۔۔بغیر کسی احتجاج کے۔۔۔ کھینچی چلی آئی ی۔۔۔یہاں تک کے اس نے اپنے پاؤں پر بیٹھایا۔۔۔۔

اپنا سر اس حسین دشمنِ جاں کے نازک کندھے پر ٹکا کر۔۔۔اس کے وجود کو اپنے دونوں ہاتھوں سے حصار میں جکڑتے۔۔۔ سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ ایسے بیٹھی رہی۔۔۔۔کچھ نہ کہا۔۔۔کے کہیں اس کے سکون میں خلل نہ ہو۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"ہیلو۔۔۔۔"

ہیلو۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔۔"خاصہ محبت بھرے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

بہتر۔۔۔۔اور آپ؟؟۔۔"نعمان مسکراتے ہوئے۔۔۔ "

میں تو پہلے جیسا فٹ فاٹ۔۔۔سنا ہے تم نے شادی کر لی ہے۔۔۔کتنی" غلط بات ہے نعمان۔۔۔اپنے سگے ماموں کو دعوت دینا بھی ضروری نہ سمجھا۔۔۔"احتشام ابرار شکوہ کرا اٹھا تھا۔۔۔

جس پر مقابل کے چہرے پر بکھرئی ی مسکراہٹ گہری ہوئی ی۔۔۔۔۔۔۔

مام ڈیڈ خلاف تھے اس لیے۔۔"وہ لچکدار انداز میں۔۔۔"

میں تو نہیں تھاناں۔۔۔مجھے تو بلاتے۔۔"مقابل تیزی سے اپنی بھاری" بھر کم آواز کے ساتھ خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

چلیں اب بلا لیتا ہوں۔۔۔اپنے بیٹے عرشمان کی سالگرہ کر رہا ہوں تین دن" "بعد۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو گی اگر آپ آئی یں۔۔۔۔

کیوں نہیں آؤں گا بھلا۔۔ نعمان بلائے اور اس کا ماموں نہ آئے ایسا ہو سکتا" ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے لگا تھا آپ مام کی وجہ سے شاید نہ آئی یں۔۔۔"

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ آمنہ کو بھی ہمارے رشتے کے درمیان آنے کی" اجازت نہیں دیتا میں اور یہ بات تم باخوبی جانتے ہو۔۔۔" مقابل جتاتے ہوئے بول اٹھا۔۔۔ جس پر وہ خوبرو نوجوان فقط اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کا انتظار کرؤں گا اپنے بیٹے کی سالگرہ" پر۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔ رسمی بات چیت کرنے کے بعد۔۔۔ کال منقطع کر دی۔۔۔

ابھی وہ بات کر کے مڑا ہی تھا کے اس کی نگاہ آئی ینے کے عکس پر۔۔۔۔اپنے بال سوارتی ہوئی ی اس دشمنِ جاں پر پڑئی ی۔۔۔۔

وہ کھوئی ی کھوئی ی سی نظر آرہی تھی۔۔۔۔چہرے کا رنگ پیلا پڑتا محسوس ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا؟۔۔۔کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔"اس کے سوال پر۔۔۔۔وہ دشمنِ" جاں حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔

وہ نعمان کو احتشام ابرار سے بات کرتا دیکھ بہت ڈر گ ئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے ماموں کو بھی عرشمان کی سالگرہ میں انوائٹ کیا ہے یہ بات اسے پریشان وخوفزدہ کر گئی۔۔

جن لوگوں سے وہ بچ کر بھاگ رہی تھی نعمان انجانے میں ہی صحیح انھیں گھر بلا رہا تھا۔۔۔

"کچھ۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔" وہ نظر جھکا کر۔۔۔ تیزی سے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بولی۔۔۔

"اس کے اچانک کیے سوال پر۔۔۔انعم کی آنکھیں حیرت سے بڑی ویسے انعم۔۔۔کیا تم جانتی ہو رخسار کہاں جاب کیا کرتی تھی؟؟۔۔۔"
ہوئی یں۔۔۔۔

وہ نعمان کے منفی ری۔ایکشن سے بہت ڈرتی تھی۔۔۔۔

اس کے نزدیک نعمان نے شروع سے صرف رخسار سے محبت کی۔۔۔اور اس میں بھی اپنی محبت کو ہی ڈھونڈتا ہے۔۔۔اگر اسے پتا چلا کے اس کی محبوبہ ایک جسم فروش لڑکی تھی تو کیا وہ محبت قائی م رہ سکے گی؟؟۔۔۔۔نہیں۔ہر گز نہیں۔۔۔۔وہ نفرت کرنے لگے گا۔۔۔۔پھر اس کا کیا ہو گا؟؟۔۔۔وہ تو رخسار کی محبت کا صدقہ ہی پاتی ہے۔۔۔

یقیناوہ اسے بھی غلط سمجھے گا۔۔۔سمجھے گا کے وہ سب جانتے بوجھتے اسے دھوکا دیتی آئی ی ہے۔۔۔۔جیسے اس کی بہن دے رہی تھی۔۔۔وہ اس سے نفرت کرئے گا۔۔۔یہی سوچ۔۔۔اس لڑکی کا دم خشک ہوا۔۔۔

"نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ تیزی سے نفی کرنے لگی۔۔۔اس کے چہرے پر جھلکتا خوف مقابل پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔" بغیر کوئی ی جواب دیے وہ کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔۔وہاں سے جانے لگا۔۔۔

"تم۔۔۔تم نے کیوں کیا اچانک یہ سوال؟؟۔۔۔" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی تھی۔۔۔۔

"تمھاری امی کی ہسپتال کی فیس بھری تھی صبح۔۔۔تو بس ایسے ہی خیال کرتی تھی اتنی بڑی رقم۔۔۔۔" اس afford آیا۔۔۔کے رخسار کیسے لڑکی کے سوال پر۔۔۔ نعمان نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔ سرسری سہ جواب دیا۔۔۔۔

"می۔۔میں چھوٹی تھی مجھے نہیں پتا۔۔۔"وہ نظر چرا کر کہتی۔۔۔تیزی سے کنگھا سنگار دان پر رکھتی ہوئی ی۔۔۔۔الماری کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

پتا ہے مجھے۔۔۔"نعمان نے آہستگی سے کہا۔۔۔پھر باہر چلا گیا۔۔۔۔"

"اگر احتشام ابرار نے نعمان کو میرے اور رخسار کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تو؟؟۔۔۔پھر میں کیا کرؤں گی؟؟۔۔۔کیا نعمان مجھ پر یقین کرئے گا کے مجھے کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔یا اللہ میرے سر سے اس مصیبت کو ٹال دے۔۔۔"وہ نم آنکھوں کے ساتھ دل ہی دل دعا کر رہی تھی۔۔۔۔کے سب ٹھیک سے ہو جائے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چلو انعم۔۔۔میں تمھیں مال لے چلتا ہوں۔۔۔وہاں اپنے لیے ڈریس خود" پسند کر لینا۔۔۔"کل عرشمان کی سالگرہ تھی۔۔۔۔

پورے گھر میں پارٹی کی تیاریاں اپنے عروج پر چل رہی تھیں۔۔۔

نعمان اس پارٹی میں کسی بھی قسم کی کوئی ی کمی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

سوائے اپنے والدین کے۔۔۔اس نے اپنے قریبی سارے رشتے داروں و کزنز و ملک کے تمام نامور سیاسی و کاروباری شخصیات کو خود دعوت دے کر مدعو کیا تھا۔۔۔یہ پورے سال کی سب سے گرینڈ پارٹی ہونے والی تھی۔۔۔۔

وہ عرشمان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب نعمان نے اسے دیکھ۔۔۔ تیزی سے کہا۔۔۔

وہ حیرت سے نعمان کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

ان گرئے آنکھوں میں حیرت سے کہیں زیادہ بے یقینی تھی۔۔۔

آج وہ پہلی بار اس گھر سے مسز نعمان ولید بن کر نکلنے والی تھی۔۔۔۔یہ بات اس کے لیے بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔

اسے لگتا تھا نعمان کبھی بھی اسے دنیا کے سامنے نہیں اپنائے گا۔۔۔ کبھی اسے اور اس کے بیٹے کو لوگوں کے سامنے اپنا نام نہیں دے گا۔۔۔وہ انھیں اپنے کسی گناہ کی طرح چھپا کر رکھے گا ہمیشہ۔۔۔ مگر اس نوجوان کا ہر عمل اس کی

توقع کے بالکل برعکس تھا۔۔۔جس کے سبب وہ جھم جاتی تھی اس کے آگے۔۔۔جھک جاتی تھی اس کے آگے۔۔۔۔۔اور یہ جھکنا و جھمنا اسے دلی خوشی دینے لگا تھا۔۔۔

اور ڈیڈ۔۔۔عرشمان کا ڈریس؟؟۔۔"عرشمان فوراہی نیچے کے ہونٹ کو" تھوڑاسہ پھولا کر۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔۔خفگی بھرے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

اوناراض کیوں ہوتے ہو چیم۔۔۔ڈیڈ نے ابھی تک اپنا ڈریس کون سہ لیا" ہے۔۔۔مام لڑکی ہیں ناں۔۔۔یہ ایک ڈریس لینے میں ہی دیکھنا پورا دن لگا دیں گی۔۔۔آپ اور میں تو رات کو آٹھ بجے بھی جائیں گے ڈریس لینے ۔۔تو ایک گھنٹے میں دونوں لے کر آجائیں گے۔۔۔اس لیے پہلے مام کو لے کر جارہا ہوں۔۔۔ سمجھا کرؤ چیم۔۔۔ورنہ یہ پوری پارٹی میں منہ پھولائے

پھریں گی۔۔۔"آخری جملہ۔۔نعمان نے اس شہزادے کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔راز دارنہ انداز میں سرگوشی کی۔۔۔

ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔پہلے مام کو دلا لائی یں۔۔۔وہ لڑکی ہیں ناں۔۔۔" جسے " سن۔۔عرشمان منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

گڈ بوائے۔۔۔اب اٹھ بھی جاؤ سست عورت۔۔۔۔پورا دن نہیں ہے " میرے پاس۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے مسکراتے ہوئے اس شہزادے کے بال سہلائے۔۔۔ساتھ ساتھ انعم کو دیکھ۔۔۔بے زاریت چہرے پر سجائے۔۔۔عجلت سے کہا۔۔۔

انعم تو ابھی بھی بے یقینی سی کیفیت میں تھی۔۔۔۔

وہ پہلی بار مسز نعمان ولید بن کر باہر جا رہی تھی۔۔۔اس لیے اپنی الماری کا سب سے اچھا سوٹ نکال کر زیب تن کیا۔۔۔

گھنی زلفیں کھلی چھوڑ دیں۔۔۔ گرے آنکھوں کو کاجل سے سجایا۔۔۔ہونٹوں پر بے بی پنک لپ۔اسٹک لگا کر۔۔۔پرس ہاتھ میں لیے باہر نکلی۔۔۔تو نعمان اسے دیکھ۔۔پانی پیتے پیتے رکا۔۔۔۔

وہ سادگی میں بھی۔۔۔ قیامت ڈھا رہی تھی اس کے دل پر۔۔۔

لائی ٹ پنک قمیض شلوار اس پر خاصہ جچتے معلوم ہوئے مقابل کو۔۔۔

ہلکاسہ چہرے پر مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔کڑی دھوپ میں اچانک سایہ آجانے پر جیسا سکون ملتا ہے۔۔۔اس لڑکی کو نہیں خبر۔۔۔اس کا دیدار بھی نعمان کو ایسا ہی سکون بخشنے لگا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔"اس نے روبرو آکر۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔"

اتنا پیارا ڈریس ہے تو تمھارے پاس۔۔۔یہ پہن لیتی کل۔۔۔۔اتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔جیسے حواس بحال ہوئے۔۔۔گلاس کا بچا ہوا پانی۔۔۔ایک سانس میں پیتے۔۔۔اس کی جانب فدا فدا نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔بڑی پارٹی کے حساب سے یہ تھوڑا لائی ٹ ہو جائے گا"
سر۔۔"الماس جو وہیں کھڑی تھی۔۔اپنی رائے دیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

اچھا۔۔۔ چلو پھر۔۔۔ ویسے مجھے تو یہی اچھا لگ رہا ہے۔۔ سادہ و"
خوبصورت۔۔۔" جن بے تاب و گہری نگاہوں سے وہ اسے تک رہا
تھا۔۔۔ انعم جرأت ہی نہ کر سکی نگاہ اٹھا کر اسے جواب دینے کی۔۔

وہ خالی گلاس الماس کو پکڑاتے۔۔۔ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر کہتے
ہوئے۔۔۔ باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

چابی مجھے دے دو۔۔۔" نعمان نے ڈرائی یور کو اتار دیا تھا۔۔۔ انعم کو بیٹھا"
کر۔۔۔ وہ خود ڈرائی یونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس کا نرم
ہاتھ تھاما۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔" وہ پھر سے تعریف کرنے لگا۔۔۔"

شکریہ۔۔۔" اس نے کھڑکی کی جانب رخ کر۔۔۔آہستگی سے" کہا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔ گاڑی کے اچانک بریک لگنے پر۔۔۔وہ چونک کر اپنے برابر میں بیٹھے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

اتنا روکھا سوکھا سہ شکریہ۔۔۔مزا نہیں آیا۔۔۔" نعمان تیزی سے کسی" کالی گھٹا کی طرح اس پر چھاتے۔۔۔سانس روکنے پر مجبور کر۔۔۔شوخی بھری نگاہوں سے مقابل کو تکتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

ناجانے کیوں اب اس کی نزدیکی کراہت کا احساس نہیں جگاتی تھی۔۔۔۔۔

نہیں جانتی کب کیسے کس طرح وہ اپنا لگنے لگا۔۔۔ایسا اپنا۔۔۔کے اس کے علاوہ پوری دنیا پرائی ی لگنے لگی۔۔۔۔

وہ اس کی رومانیت جھلکاتی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔۔۔

جو بہت آہستگی کے ساتھ اس پر جھکتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔۔نرمی سے اس کی پیشانی پھر ناک پھر ہونٹ و ٹھوڑی کو چوم۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔"عرشمان کی سالگرہ ہو جائے۔۔۔۔پھر میں تمھیں بہت بڑا سرپرائی زدوں گا۔۔تم خوش ہو جاؤ گی اور مجھے یقین ہے "اس کے بعد تمھاری ساری ناراضگیاں ختم ہو جائی یں گی مجھ سے۔۔

انعم نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ تجسس بھری نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"کیسا سرپرائی ز؟؟۔۔" نعمان کی طرح اس کا سانس بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے بھاری سانس کے ساتھ استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"ابھی بتادوں گا تو سرپرائی ز کیسا۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہتا۔۔۔ پھر سے اس کی ٹھوڑی کو چومنے لگا۔۔۔۔

"اتنا تیار ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ اب میرا دل ہی نہیں چاہ رہا گاڑی ڈرائی یو کرنے کا۔۔" وہ شکوئے بھرے لہجے میں۔۔۔ اس کی کھلی آبشار سے اپنی انگلیوں سے کھیلتے۔۔۔ بچوں کی طرح منہ بگاڑ کر۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔۔

وہ انعم کی سانسوں تک پر قابض تھا اس وقت۔۔۔وہ کچھ بولنے کی حالت میں نہ تھی۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں انعم کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔

انعم کا خوبصورت چہرہ سرخ پڑ رہا تھا مگر مجال ہے اس نوجوان کو رحم آجائے۔۔۔

کبھی اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑتا۔۔۔تو کبھی سرخ گال سے۔۔

وہ خود تو بہک ہی رہا تھا ساتھ ساتھ انعم کی حالت بھی غیر کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔ہم گاڑی۔۔میں ہیں۔۔۔کوئی دیکھ لے گا۔۔۔"بھرائی ی" آواز کے ساتھ بمشکل اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ جما کر۔۔۔خود سے دور کرتے۔۔۔۔احتجاج بلند کیا۔۔۔۔

اس جنگل میں کون دیکھے گا۔۔۔"اس کے ہاتھوں کو۔۔جو سینے پر" تھے۔۔۔انھیں نرمی سے اپنے ہاتھوں میں تھام کر۔۔۔۔ایک ایک کر کے چومتے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

اس وجیہہ مرد کے کہتے ہی جیسے اسے یاد آیا۔۔کے جب وہ پہلی بار اس فارم ہاوس پر خان بابا کے ساتھ آئی ی تھی۔۔۔تو کتنا وحشت زدہ کر رہا تھا یہ جنگل اور یہاں کا سناٹا اسے۔۔۔۔۔۔ مگر آج وہ ہی فارم ہاوس اسے اپنا گھر لگتا۔۔۔اور یہ جنگل۔۔۔اپنا سیف زون۔۔۔۔

چلو۔۔۔ جلدی سے تمھیں کپڑے دلا دیتا ہوں۔۔اور ہاں۔۔"
اپنے لیے نیا سیل بھی لے لو آج ہی۔۔۔۔"اسے ٹھیک ٹھاک تنگ کرنے
کے بعد۔۔۔گاڑی دوبارا اسٹارٹ کر۔۔۔سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے
کہا۔۔۔

تم میرا سیل واپس نہیں کرؤ گے؟؟؟۔"وہ تیزی سے فکر مند لہجے میں پوچھ "
اٹھی۔۔

نہیں۔۔۔ تمھیں نیا دلا رہا ہوں ناں۔۔۔اس تھکے ہوئے کا پیچھا چھوڑ دو"
اب۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔تو انعم سوچ میں
پڑھی۔۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔مجھے یہی پسند ہے۔۔۔"اپنے ہونٹوں کو چباتے۔۔۔آہستگی سے" بولی۔۔۔

کسی کا نمبر ہے اس میں؟؟۔۔۔تو بتادو۔۔۔۔دے دیتا ہوں۔۔"نعمان کا" چہرہ اچانک ہی سرخ ہوا۔۔۔نہایت کرختگی سے کہتے۔۔۔وہ سیل اپنی جیب سے نکال کر ڈیش بورڈ پر پٹک چکا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے رنگ اتنی تیزی سے بدلتے دیکھ۔۔۔انعم کی ہمت ہی نہ ہوئی اپنا سیل اٹھانے کی۔۔۔

تم جانتے ہو مجھے کسی کا نمبر یاد رکھنے کے لیے سیل کی ضرورت" نہیں۔۔۔۔مجھے بس عادت ہے اس کی۔۔۔اس لیے بول رہی

تھی۔۔۔"نعمان غلط مطلب اخذ کر رہا ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔وہ لڑکی اپنی بات کی صفائی ی لچکدار انداز میں دینے لگی۔۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔ابھی تک کوئی ی میسج نہیں پڑھا تمھارا۔۔۔اور نہ ہی" پڑھنے کا کوئی ی ارادہ ہے۔"وہ گاڑی چلاتے۔۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے ۔۔۔بے مروتی کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

اب تم بات بڑھا رہے ہو۔۔۔نہیں چاہیے یہ سیل مجھے۔۔رکھو اپنے" پاس۔۔۔"وہ غصے سے لال ہو کر کہتی ہوئی ی۔۔۔رخ موڑ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

جبکے نعمان تیزی سے سیل اٹھا کر اپنی جیب میں رکھنے لگا۔۔۔

دانستہ طور پر۔۔۔۔ سخت الفاظوں کا استعمال کیا ہی اس لیے تھا۔۔۔کے وہ پھر اپنا سیل نہ مانگے۔۔۔۔

مال پہنچے۔۔۔۔تو وہ دشمنِ جاں خفا خفا سی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔ہاتھ پکڑنا چاہا تو اس نے پکڑنے نہ دیا۔۔۔۔ جس پر اس نوجوان نے آنکھیں میچیں۔۔۔۔

موڈ ٹھیک کرؤ اپنا۔۔۔۔۔" دوبارا اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے "
۔۔۔ مسکرا کر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔ مگر نعمان نے پہلے سے زیادہ مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔ سوری۔۔۔۔ کچھ زیادہ ہی بول گیا۔۔۔اب کپڑوں پر تو غصہ نہ نکالو۔۔۔" وہ اسے کپڑے دیکھا رہا تھا۔۔۔ مگر مجال ہے وہ نگاہ بھی اٹھا کر دیکھ لے۔۔۔۔

اس کی خاموشی اس کی ناراضگی کا اظہار تھی۔۔

دشمنِ جاں کے آگے آکر۔۔۔دونوں کندھوں کو نرمی سے تھامتے۔۔۔۔منہ لٹکائے۔۔۔شرمندگی سے معذرت کی۔۔۔۔

اچھالو۔۔۔اپنے کان بھی پکڑ لیے۔۔۔اب تو مان جاؤ مکھن"
ملائی ی۔۔۔" اپنے سیدھے ہاتھ سے کان کی لو کو پکڑ کر۔۔دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔۔پھر کوشش کی اس روٹھی لڑکی کو منانے کی۔۔۔۔

کب سوچا تھا اس لڑکی نے۔۔۔کے ان کے درمیان کبھی روٹھنا منانا بھی ہو گا جیسے عام میاں بیوی میں ہوتا ہے۔۔۔۔

اس کی ناراضگی اہمیت رکھتی ہے نعمان ولید کے لیے۔۔۔یہ بات دل ہی دل اسے بہت خوشی دے رہی تھی۔۔۔۔

"ارے یہ تو نعمان ولید ہے ناں۔۔۔"اچانک قریب کھڑی ایک لڑکی کی دبی دبی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

"ہاں یار۔۔۔ریل میں تو بہت ہی ہینڈسم ہے۔۔۔"دوسری لڑکی کی بات سن۔۔۔انعم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

ایک تو وہ پہلے ہی ڈاک پیلے رنگ کی شرٹ میں خاصہ جج رہا تھا۔۔۔اوپر سے سونے پر سہاگہ چہرے پر چھائی ی معصومیت کر رہی تھی۔۔۔

کیا سامنے ایک کان پکڑے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام سے لگائے کھڑا شخص نعمان ولید تھا؟؟۔۔۔اگر تھا بھی تو اسے تو نہ لگا۔۔۔

نعمان سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔یہ سب مت کرؤ۔۔۔اور چلو یہاں" سے۔۔۔"اس کا ہاتھ تیزی سے کان سے ہٹا کر۔۔دبی دبی آواز میں کہتی ۔۔۔۔اسے اپنے ساتھ دوسری شاپ میں لے گ ئی۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔یہ اچھا لگے گا تم پر۔۔۔"وہ ایک کے بعد ایک سوٹ اس پر لگا" کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

انعم نے کوئی ی دلچسپی ظاہر نہ کی۔۔۔وہ الگ بات ہے دلی طور پر وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔

خوشی اس بات کی نہیں تھی کے کپڑے دلا رہا تھا۔۔۔خوشی اس بات کی تھی کے دنیا کے سامنے اپنی بیوی بنا کر لا یا تھا۔۔۔۔

شاپنگ کے بعد۔۔۔۔نعمان اسے گھومانے لے گیا۔۔۔

عرشمان انتظار کر رہا ہو گا ہمارا۔۔۔"وہ گاڑی سے اترتے ہوئے" ۔۔۔۔فکر مند لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں کر رہا ہو گا۔۔۔میں اسے پہلے ہی سمجھا کر آیا ہوں۔۔۔کے مام لڑکی"
ہیں انھیں شاپنگ کرنے میں پورا دن لگے گا۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے
۔۔۔بتانے لگا۔۔۔

تو یہ باتیں کر رہے تھے تم اس کے کان میں۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں"
کر۔۔۔ بگڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اب پلیز اس چھوٹی سی بات پر منہ پھولا کر مت بیٹھ جانا۔۔۔میں آج کا دن"
ساتھ گزارنا چاہتا ہوں ہنسی خوشی۔۔۔نہ کے معمول کی طرح روٹھنے منانے
میں۔۔۔"وہ بے زاری سے کہتے۔۔۔اس کا ہاتھ تھام کر آگے چلنے لگا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔آج کچھ خاص ہے؟؟۔۔"انعم نے محسوس کیا تھا۔۔۔آج"
اس کا رویہ کافی الگ تھا۔۔۔۔

تم ساتھ ہو تو ہر لمحہ خاص ہے۔۔۔"اس کی گرئے آنکھوں میں"
جھانکتے۔۔۔رومانیت بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ نظر
جھکا گ ئی۔۔۔۔

ریسٹورینٹ میں کھانا کھانے کے بعد۔۔۔وہ اسے فلم دیکھانے لے گیا۔۔۔۔

واپسی پر وہ تھکن کے سبب گاڑی میں ہی سو گ ئی تھی۔۔۔۔نعمان نے بھی
اسے نہ جگایا۔۔۔بس محبت سے تکتا رہا۔۔۔۔

گھر پہنچے۔۔۔تو اسے باہوں کے حصار میں اٹھا کر اپنے کمرے میں لایا۔۔۔۔

اُس خوبصورت گڑیا کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔خود دروازہ بند کرنے چلا گیا۔۔۔۔

واپس آکر۔۔۔بغیر کپڑے چینج کرئے۔۔۔اس کے برابر میں لیٹ گیا۔۔۔۔

اس کی گھنی زلفوں کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔بڑی حسرت و محبت سے اس کے چہرے کو آنکھوں میں بسانے لگا۔۔۔۔

کاش میں وقت کو روک سکتا۔۔۔تو اس وقت کو روک دیتا مکھن" ملائی ی۔۔۔تم نہیں جانتیں۔۔۔۔یہ گزرتا اک اک لمحہ میرے لیے کتنا خاص ہے۔۔۔پتا نہیں پھر کبھی میری زندگی میں ایسی خوبصورت رات آئے گی یا نہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں یہ جملے ادا کرتے وقت نمی اتر آئی ی تھی۔۔۔۔نہایت محبت سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔پھر اس کے خوبصورت چہرے کو آنکھوں میں سمانے لگا۔۔۔

پوری رات صرف اس کے خوبصورت چہرے کو تکتے ہوئے کاٹی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سورج کی پہلی کرن آنکھوں پر پڑی ی۔۔۔تو آنکھیں مسلتی وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

نعمان اس کے نازک وجود پر کسی کالی گھٹا کی طرح مکمل چھایا ہوا تھا۔۔۔۔یہ بات اس کے لیے کوئی ی ن ئی نہ تھی۔۔۔

تمھیں تو تمیز سے سونا بھی نہیں آتا۔۔۔اپنی جگہ پر سوناں۔۔۔روزانہ مجھ" پر آجاتے ہو۔۔۔" وہ چڑھ کر اس کے سوتے وجود کو خود سے الگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

صبح ہو گ ئی کیا؟" انعم کو دیکھتے دیکھتے کب اس کی آنکھ لگی۔۔۔اسے کچھ" خبر نہیں۔۔۔۔

اس لڑکی کی چِک چِک کی آواز پر آنکھ کھلی۔۔۔تو اسے دیکھ۔۔۔۔حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

بالکل ہو گ ئی۔۔۔۔اب ہٹو۔۔۔میں ذرا عرشمان کو دیکھ کر" آؤں۔۔۔کل سے میں نے اپنے بچے کو دیکھا نہیں ہے۔۔" انعم تیزی سے بیڈ سے اتر کر کہتی ہوئی ی۔۔ عرشمان کو دیکھنے چلی گ ئی۔۔۔

جبکے نعمان فوراہی فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھا۔۔۔

وہ آئی ینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔جب وہ پیچھے کف کے بٹن لگاتا ہوا۔۔۔آئی ینے کے سامنے آیا۔۔۔

نعمان آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔۔وہ بے دیھانی و جلد بازی میں ہی آئی ینے کے سامنے آیا تھا۔۔۔لیکن جیسے ہی آئی ینے کے عکس میں اس گرے آنکھوں والی گڑیا کو اپنے ساتھ کھڑا دیکھا۔۔۔فوراہی منہ پھیر کر چلا گیا۔۔۔۔

آج تیسرا دن ہو گیا تھا۔۔۔۔بات کرنا تو دور وہ سنگ دل تو نظر اٹھا کر دیکھنے تک کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

مرد ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔ کبھی نہیں لگتا تو کچھ بھی کہتے رہو۔۔۔اسے کچھ برا نہیں لگتا۔۔۔اور کبھی لگ جائے۔۔تو اتنی معمولی و چھوٹی بات بھی بری لگ جاتی ہے۔۔۔۔کے جس کا کوئی ی اندازہ بھی نہ لگا سکے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو اچانک دھانس لگی۔۔۔

انعم والماس دونوں نے ہی فکر مند ہو کر اس کے آگے پانی کا گلاس کیا۔۔

انعم برابر میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔جبکے الماس سامنے۔۔۔۔

وہ قریب تھی بانسبت الماس کے۔۔۔تو ظاہر سی بات ہے گلاس بھی اسی کا قریب ہونا تھا۔۔۔مگر نعمان نے الماس کا گلاس لیا۔۔

اور منہ سے لگا کر پانی پینے لگا۔۔۔۔

کہنے کو یہ اس کا چھوٹا سہ عمل تھا۔۔۔شاید اس نے بے دیھانی میں کیا ہو۔۔۔۔

مگر اس کے باوجود اس لمحے انعم نے اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

وہ تکلیف کے وقت بھی اس کی مدد لینے کے لیے تیار نہ ہوا۔۔۔یہ بات اس کی بیوی ہونے کے ناطے۔۔۔۔اسے کیسے اذیت نہ دیتی؟؟۔۔۔۔

لا کھ کہ لے۔۔۔ نہیں مانتی اپنا شوہر۔۔۔ مگر ہے۔۔۔اور یقین جانو یہ ہونے کا احساس ہی کافی ہوتا ہے۔۔۔۔ جس پر عورت مر مٹ جاتی ہے۔۔۔۔

یہی وجہ ہے عورت جان دے سکتی ہے مگر اپنا شوہر نہیں دے سکتی کسی دوسری عورت کو۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

وہ لاونج میں بیٹھ کر عرشمان کے ساتھ لیپ ٹائی پ پر یوٹیوب کی ویڈیوز دیکھ رہا تھا۔۔۔انعم اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر سیب کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

کے اچانک نعمان کی نظر لیپ ٹائی پ کی اسکرین کے سائی ڈ میں آتے نو ٹیفکیشن پر پڑ ئی ی۔۔جو نیوز چینل کا تھا۔۔۔

اس پر چلنے والی ہیڈ لائی ن پڑھ۔۔۔ نعمان کے ہوش اڑ ئے۔۔۔

نعمان نے تیزی سے اس نو ٹیفکشن پر کلک کیا۔۔۔اور لا ونج میں کارٹون کی جگہ نیوز چینل کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔

نعمان کا چہرہ یکدم سرخ پڑ گیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ۔۔۔ سیل کان سے لگاتا۔۔۔۔گھر سے نکل گیا۔۔۔جبکے پیچھے انعم خوف کے مارے سیب کی جگہ اپنی ہی انگلی پر چھری چلا گ ئی تھی۔۔۔

آہ۔۔"اس کی سسکی ہوا میں بلند ہوئی ی۔۔۔"

نعمان کے اسٹار لائی ٹس پر وجیکٹ کی ساری انفار میشن لیک ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

میں نے تمھیں پر وجیکٹ کی فائی ل دے کر صاف الفاظ میں کہا تھا کے یہ" آصف صاحب کے پاس ہوٹل زوم کے روم نمبر ۳۲ میں پہنچانی ہے۔۔۔تو پھر یہ انفار میشن لیک کیسے ہوئی ی؟؟۔۔۔کیا آپ مجھے سمجھا سکتی ہیں مس عطیہ؟؟"پر وجیکٹ کی فائی ل پہنچانے کا کام جس لڑکی کو سونپا گیا تھا۔۔۔نعمان اس پر آگ بگولہ ہو کر برسنے لگا۔۔۔۔

حتی کے اسے دھوکا دینے و بزنس کو شدید نقصان پہنچانے کے جرم میں تھانے تک میں ڈلوا آیا۔۔۔اس بات سے انجان کے اصل مجرم تو اس کے گھر میں تھا۔۔۔

فوراہی ہنگامی میٹنگ بیٹھی۔۔۔۔

نعمان پورے دن گھر نہ لوٹ سکا۔۔۔جبکے انعم کی جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔

اسے یقین تھا کے اب تک نعمان کو پتا چل گیا ہو گا کے یہ کام اس کا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ خاصہ پریشانی کے عالم میں دیر رات کو گھر لوٹا۔۔۔ گمان تھا کے سب سو رہے ہوں گے۔۔۔

مگر انعم کو لاونج میں اپنا منتظر بیٹھا پایا۔۔۔ نظر پھیر کر چلا جاتا۔۔۔ اگر نظر اس کی انگلی پر بندھی پٹی پر نہ پڑتی۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔" اپنی ساری ناراضگی سائیڈ میں رکھ۔۔۔ وہ تیزی سے اس کے پاس آکر۔۔۔ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

اس کا ہاتھ تھاما تو وہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔۔۔

"اتنی ٹھنڈی کیوں ہو۔۔۔" ابھی وہ پوچھ ہی رہا تھا کے اس نے انعم کا دوسرا ہاتھ لرزتے دیکھا۔۔۔ ساتھ ساتھ اس کی پیشانی پر چمکتا پسینہ بھی۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔اور یہ چوٹ تو سیب کاٹتے وقت" لگ گ ئی تھی۔۔۔"اسے لگا تھا نعمان اس کی جان نکال لے گا۔۔۔۔ مگر وہ تو فکر مند نظر آرہا تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔ تھوڑی جان میں جان آئی ی۔۔۔

اس کا مطلب صاف تھا وہ نہیں جانتا کے یہ کام اس نے کیا ہے۔۔۔

وہ تیزی سے کہ کر۔۔۔ہاتھ چھڑاتی ہوئی ی۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

اس کے ٹھنڈے کپکپاتے ہاتھ و پیشانی پر آتا پیسنہ۔۔۔۔ نعمان کے ذہن کو کھٹکا گ ئی ے۔۔۔

اسے انعم کا اپنے اسٹڈی روم میں چائے لانا یاد آیا۔۔۔۔

یہ نہیں ہو سکتا'' وہ بے یقینی سے اپنے ذہن میں آنے والے خیال پر اعتراضا''
بول اٹھا۔۔۔

کیا وہ لڑکی اپنی نفرت میں اس قدر آگے بڑھ گ ئی تھی۔۔۔۔کے اسے
نقصان پہنچانے پر اتر آئی۔۔۔۔

اس لمحے عطیہ کا رونا و بلک بلک کر اپنی صفائی ی دینا یاد آیا۔۔۔۔

نعمان اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

نہ صرف اسے اپنے بزنس میں شدید نقصان ہوا تھا بلکے ایک معصوم کو وہ اس کے نہ کردا گناہ کی سزا میں جیل میں ڈلوا آیا تھا۔۔۔

پھر سے ایک معصوم اس کی جلد بازی میں دی گ ئی سزا کی نظر ہو گ ئی۔۔۔

اس نے فورا سیل کان سے لگا کر۔۔پولیس اسٹیشن کال کر کے۔۔۔۔عطیہ کو چھوڑ دینے کا حکم صادر کیا۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اپنا سر پکڑے بیٹھا رہا۔۔۔

اپنا گھر دنیا میں سب سے محفوظ مقام ہوتا ہے۔۔۔اور بیوی سب سے اعتبار والی عورت۔۔۔ مگر اس کے کیس میں دونوں ہی چیزیں الٹ گ ئی تھیں۔۔۔۔وہ کیسے بیچارہ اپنا سر نہ پکڑتا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کمرے کی جانب آیا۔۔۔دل پھٹ رہا تھا اس کا درد کی شدت سے۔۔۔۔

نہیں پوچھ سکتا تھا۔۔۔کے کیوں کیا۔۔۔۔جواب سننے سے ڈر جو رہا تھا۔۔۔۔

یقیناوہ اس رشتے سے فرار ہونے کی متلاشی تھی۔۔۔۔

اتنا کاروبار میں نقصان ہونے کا غم نہ تھا جتنا اپنی بیوی کے ہاتھوں دھوکا کھانے کا تھا۔۔۔

پوری دنیا کے سامنے وہ اسے اپنی بیوی مان چکا تھا۔۔۔اس کے باوجود اس کا دھوکا دینا۔۔۔انفارمیشن چوری کر کے لیک کرنا۔۔۔یہ سب چیزیں از خود گواہ تھیں کے وہ ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو وہ سامنے ہی کھڑی تھی۔۔۔اسے دیکھتے ہی نظریں چورا کر۔۔۔نائی ٹ ڈریس الماری سے نکالنے کے لیے بڑھی۔۔۔۔

ڈریس الماری سے نکال کر پلٹی ہی تھی۔۔۔کے نعمان کو اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ چونک کر۔۔۔ڈر کے مارے پیچھے ہونے لگی۔۔۔

ابھی وہ پیچھے ہوتی اس سے قبل ہی مقابل کھڑا وہ خوبرو نوجوان یکدم اس قدر گرم جوشی سے گلے آلگا کے سانس جو اوپر تھی وہ اوپر رہ گ ئی۔۔اور جو نیچے تھی وہ نیچے۔۔

اس لمحے وہ بہت تکلیف میں تھا۔۔۔وہ دشمنِ جاں واحد تھی پوری دنیا میں جس کے گلے لگ کر کچھ لمحوں کے لیے ہی صحیح۔۔۔سکون پانا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے مرمری سراپے کو خود میں اس قدر بھینچا۔۔۔جیسے سمو لینا چاہتا ہو۔۔۔۔

اپنی تکلیف میں اس نے محسوس نہیں کیا۔۔۔انعم نے ایک بار بھی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش نہ کی۔۔۔۔

بہت شرمندہ تھی وہ۔۔۔اس سے زیادہ ٹوٹی و بکھرئی ی۔۔۔۔

نہیں جانتی تھی وہ لوگ نعمان کو نقصان پہنچانے والے ہیں اس کے ذریعے۔۔۔کیا احتشام ابرار نعمان کا ماموں نہیں تھا؟؟۔۔پھر اپنے ہی بھانجے کو اتنا بڑا نقصان کیوں پہنچایا؟؟۔۔۔وہ الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اس کے نازک وجود کو اپنے حصار میں جکڑے کھڑا رہا۔۔۔۔

پھر اچانک اس لڑکی کی دبی دبی سی سسکیوں کی آواز آنے لگی۔۔۔

اس کا کندھا بھیگنے لگا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی مزید اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر سکی۔۔۔

اگلے پل اس نے اپنی کمر پر اس دشمنِ جاں کے نرم ہاتھوں کے لمس کو محسوس کیا۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔ بھلا خود تکلیف پہنچا کر۔۔۔ خودی رونے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔

اگر پتا چلتا کے میں ایک ایسے دلدل میں پھنس گ ئی ہوں۔۔۔ جہاں " سے صرف لوگوں کی موت ہی انھیں آزادی دیتی ہے تو پھر کیا کرتے؟؟"۔۔۔"اچانک اس کے بولے جملے کانوں میں گونجتے سنائی ی دیے۔۔۔

پھر اسے انعم کی ڈاکٹر کی بات یاد آئی ی۔

جب میں نے آپ کو پیشنٹ کی حالت کے متعلق اچھی طرح سمجھا دیا تھا تو"
"پھر آپ نے انھیں ذہنی دباؤ کیوں دیا؟۔۔

عرشمان سے مل کر کیسا ذہنی دباؤ ؟؟۔۔۔۔

جب وہ بیمار تھا اور یہ بات انعم کو پتا چلی تھی۔۔تب تو اسے کوئی ی اٹیک نہیں آیا تھا۔۔۔اس کا آپریشن ہوا۔وہ تب بھی ٹھیک تھی۔۔۔پھر عرشمان کے صحت یاب ہو جانے کے بعد کیسا ذہنی دباؤ ؟؟۔۔اور کس بات کا؟؟۔۔۔۔

وہ کمینے میری انعم کا استعمال کر رہے ہیں۔۔۔" وہ زیرِ لب دانت پیستے"
ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔۔"اس کے نازک وجود کو آہستگی سے خود سے "
ہٹا کر۔۔۔اس کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے۔۔پُر اعتماد انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ نا سمجھی سے اسے بھیگی پلکوں کے ساتھ دیکھنے لگی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔ نہیں بھی ہے تو میں کر دوں گا۔۔بس بھروسہ "
رکھنا۔۔۔۔"اس نے تو کچھ نہ کہا۔۔۔پھر وہ کس متعلق بات کر رہا تھا
؟؟۔۔انعم یہی سوچ الجھی۔۔۔

مگر جس طرح وہ حسین نوجوان اعتماد و بھروسہ دلا رہا تھا۔۔کے وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔لگا جیسے بن کہے سب سمجھ گیا ہو۔۔۔جیسے آنسوؤں کی زبان جانتا ہو۔۔۔۔

دل کو ڈھارس ملی تھی اس کے ادا کیے جملے سن۔۔۔۔

نعمان کے گلے لگتے ہی اس کے ہاتھ سے نائ ٹ ڈریس گر گیا تھا۔۔۔۔

اس نے جھک کر وہ ڈریس اٹھا کر۔۔۔انعم کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔

جاؤ۔۔۔جا کر منہ ہاتھ دھو۔۔۔۔۔"آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔مگر لہجہ "خاصہ نرم۔۔۔۔

وہ اپنی بیوی پر کس بات کا غصہ کرئے۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب وہ جان گیا تھا۔۔۔کے اس کی بیوی کو پریشر ائی زکیا جارہا ہے اسے نقصان پہنچانے کے لیے۔۔۔یا شاید ان کے درمیان لڑائی یوں کو جنم دینے کے لیے۔۔۔دوری پیدا کرنے کے لیے۔۔۔۔مقصد جو بھی ہو دشمن کا۔۔۔۔مگر اس کی بیوی کا استعمال کر کے اس شیر کی عزت کو للکارا تھا۔۔۔۔

اب بات اس کی عزت پر بنی تھی۔۔۔اور جب بات ایک غیرت مند مرد کی عزت پر آجائے۔۔۔تو وہ پوری دنیا کو آگ لگا دینے تک کا حوصلہ رکھتا ہے۔۔۔۔

انعم کے جاتے ہی۔۔۔وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

جب وہ واپس آئی ی تو وہ کمرے میں موجود نہ تھا۔۔۔ مگر اس کا لمس ابھی بھی اپنے گرد محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یہاں اکیلے کیوں کھڑی ہیں؟؟۔۔۔" وہ گارڈن میں سجاوٹ کروا رہا" تھا۔۔۔ کے نظر اوپر ٹیرس پر کھڑی فائزہ پر گئی۔۔۔۔

وہ کام نمٹا کر۔۔۔ تیزی سے اوپر آیا۔۔۔۔

فائزہ اس لمحے اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔ دل شدید رنجیدہ تھا اس کا۔۔۔۔

وہ پیچھے سے آکر۔۔۔ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ آہستگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

تم؟؟۔۔تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا؟؟۔۔"اس کا ارادہ ڈرانے کا ہر گز نہ" تھا۔۔۔مگر وہ اپنی سوچوں میں اس قدر مگن تھی کے دنیا کی کوئی ی خبر ہی نہ تھی۔۔اسے نہیں علم۔۔۔کب زوبیر اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے۔۔۔ایک گہرا سانس لیتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کے آپ ڈر جائیں گی۔۔۔سوری۔۔"وہ مسکرا کر کہتا" ہوا۔۔۔اسے دیکھنے لگا۔۔۔جو سامنے ڈھلتے سورج کو تکنے لگی تھی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔"ڈھلتے سورج کی زرد کرنیں نیلے آسمان پر پھیلی ہوئی ی" تھیں۔۔۔۔اندھیرا ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا۔۔مگر ان کا دل مکمل اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔۔۔۔

کیاہواہے؟؟۔۔اتنی اداس کیوں ہیں؟؟۔۔"وہ پڑھ سکتا تھا۔۔اس" چہرے پر چھائی ی اداسی ورنج کو۔۔۔

اداس؟؟۔۔نہیں تو۔۔۔میں کیوں اداس ہونے لگی۔۔۔سب توہے" میرے پاس۔۔۔میری انعم آج اپنے گھر میں خوش وآبادہے۔۔۔مجھے اور کیاچاہیے بھلااس زندگی سے؟؟۔۔"وہ بہت کوشش کررہی تھی۔۔۔کے لہجے میں کرب نہ جھلکے۔۔۔۔مگر وہ جھلک ہی آیا تھا۔۔آنکھیں نم ہوہی گ ئی یں تھیں۔۔۔

کسے بتائے اپنادکھ؟؟۔۔

کس سے کہے۔۔۔بہت تنہارہ گ ئی ہے وہ؟؟۔۔

شادی کے صرف ایک سال بعد اس کا شوہر اسے چھوڑ کر باہر ملک چلا گیا تھا کام کرنے۔۔۔۔پوری زندگی جیسے تنہا ہی گزارئی ی تھی۔۔۔ مگر تب ایک آس تھی۔۔۔۔ایک اچھی زندگی کی آس۔۔۔خوشحال زندگی کی آس۔۔۔ مگر اب۔۔اب تو کچھ نہ بچا تھا۔۔۔وہ ظالم اسے طلاق دے کر ۔۔۔بغیر طلاق کی کوئی ی وجہ بتائے۔۔ہمیشہ کے لیے تنہا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

اسے لگتا تھا وہ آرام سے تنہا زندگی گزار لے گی۔۔۔ مگر نا جانے کہاں سے زوبیر اس کی زندگی میں چلا آیا۔۔۔

ایک عورت پہلی ہی نگاہ میں بھاپ لیتی ہے مرد کی نگاہ کو۔۔۔وہ بھی بہت پہلے ہی زوبیر کی آنکھیں پڑھ چکی تھی۔۔

عمر کا فرق اس قدر تھا ان کے درمیان۔۔۔کے وہ خود بھی زوبیر کی جانب راغب ہوئے اپنے دل کو۔۔اپنے جذبات کو۔۔۔اپنے احساسات کو قبول نہیں کر پا رہی تھی اب تک۔۔۔۔

جب سے زوبیر نے شادی کے لیے پرپوز کیا تھا۔۔تب سے تو جیسے تنہائی ی کاٹنے کو دوڑنے لگی تھی۔۔

روح و جسم میں بڑا فرق ہوتا ہے۔۔۔ہمارا جسم عمر کے بڑھنے کے ساتھ تغیرات کا شکار ہوتا ہے۔۔۔۔ مگر روح۔۔۔وہ نہیں بدلتی۔۔۔وہ بوڑھی نہیں ہوتی۔۔۔اس کا چلبلا پن وچاہے جانے کی خواہش ختم نہیں ہوتی۔۔۔

شاید اپنے لیے ایک ساتھی۔۔۔" دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں " ڈالے۔۔۔سرسری سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اس کے جواب پر۔۔۔وہ حیرت سے اس کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

ثنایے میرے ساتھ۔۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔"

کب تک رہے گی ؟۔۔"ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ گمبھیر لہجے"
میں۔۔۔۔سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

"جب تک اس کی شادی نہ ہو جائے۔۔"

"اس کے بعد کیا؟؟۔۔۔"

سوچ رہی ہوں جہلم چلی جاؤں۔۔اپنا کیفے پھر سے اسٹارٹ کرؤں"
گی۔۔۔دل لگا رہتا تھا اس سے۔۔۔"ہوا سے اڑتے ہوئے اپنے بالوں کو کان
کے پیچھے کر۔۔۔زبردستی مسکان چہرے پر سجائے بولی۔۔۔

تب دل کسی کی چاہ میں نہیں تھا۔۔۔اس لیے بہل جاتا تھا۔۔۔اب اسے چاہ"
لگی ہے۔۔۔اب نہیں لگے گا۔۔۔"اس کی بات پر۔۔۔وہ اسے بے یقینی سے
دیکھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

کتنی سادگی سے اس لڑکے نے کہہ دیا تھا کے وہ جانتا ہے دل اس سے لگا ہوا
ہے۔۔۔اب کہیں لگے گا نہیں۔۔۔۔

لگ جائے گا۔۔۔میں لگالوں گی۔۔۔"ایک لمحے کے لیے دونوں کی "
آنکھیں ملیں۔۔۔۔زوبیر کی آنکھوں سے جھلکتی محبت۔۔۔اسے اپنی جانب
مقناطیسی طاقت کی طرح کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

زوبیر ایک قدم قریب ہوا۔۔۔تو وہ تیزی سے ایک قدم پیچھے ہو کر۔۔۔ نظر
چرا کر۔۔۔ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔۔

وہ تو جبر ہو گا پھر۔۔۔۔رضا تھوڑی۔۔۔۔کب تک جبر کر سکتی ہیں "
آپ؟؟۔۔۔"وہ ایک قدم اس کی جانب لیتے۔۔۔سوالیہ انداز میں استفسار
کرنے لگا۔۔۔۔

وہ قریب آنے لگا۔۔۔تو اس نے نگاہ اٹھائی۔۔۔

پھر آنکھیں ملیں۔۔۔اور اس بار وہ پلٹنا بھول گ ئی۔۔۔

زوبیر کی آنکھیں اس لمحے فائزہ کو قاتلانہ لگیں۔۔۔۔جو دل پر وار کر رہی تھیں ڈائریکٹ۔۔۔

زوبیر بس کر دو پلیز۔۔میں اور نہیں لڑ سکتی۔۔۔"حالتِ بے بسی" سے۔۔۔۔وہ رونے لگی تھی۔۔۔۔بے بسی بھی تو بلا کی تھی۔۔۔وہ بہت چھوٹا تھا عمر میں۔۔۔ڈر لگتا تھا۔۔۔کہیں آگے جا کر وہ منہ نہ موڑ لے۔۔۔ایک بار پھر ٹوٹنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔

کون لڑ رہا ہے؟؟۔۔۔"وہ اس کے دونوں بازوؤں کو مضبوطی سے پکڑ" کر۔۔انجان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

میں لڑ رہی ہوں۔۔۔خود سے۔۔۔اپنے جذبات سے۔۔اپنے احساسات" سے۔۔۔۔اپنے خیالات سے۔۔۔پلیز مت کرؤ۔۔۔مجھے ٹوٹنے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

انکار تو کر دیا تھا۔۔۔مگر زوبیر کو ثنا کے ساتھ دیکھ نہیں پا رہی تھی
وہ۔۔۔جانتی تھی زوبیر دانستہ طور پر جلا رہا ہے۔۔اگنور کر رہا ہے۔۔۔۔
مگر پھر بھی دل برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس کی بے رخی۔۔۔اس کا کسی اور کو توجہ دینا۔۔۔۔اس کا کسی اور کے ساتھ ہنسا مسکرانا۔۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے۔۔آپ یقین نہیں کر رہی مجھ پر۔۔۔میں ٹوٹنے نہیں" دوں گا۔۔۔ایک بار یقین تو کر کے دیکھیں۔۔۔۔" وہ اعتبار دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں اس کے صدق جذبات کی عکاسی کرتی معلوم ہوئی یں مقابل کو۔۔۔

تم بدل جاؤ گے۔۔۔مجھے پتا ہے۔۔۔جب مجھ سے شادی کے بعد دوسری" "لڑکیوں کو دیکھو گے تو تمھارا دل بھاگے گا مجھ سے۔۔۔۔

ابھی اندھا ہوں؟؟۔۔۔۔ابھی نظر نہیں آرہیں کیا؟؟۔۔۔"وہ جھنجھلا کر" پوچھ اٹھا۔۔۔

دیکھو فائی زہ بند کرؤ خود کو اور مجھ کو یوں تکلیف دینا۔۔۔۔۔میں تم سے" بہت محبت کرتا ہوں اور اس سے کہیں زیادہ تمھاری عزت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ تمھیں تو اندازہ بھی نہیں۔۔۔۔میرے دل میں تمھارا مقام کتنا اونچا ہے۔۔۔مجھے جینے کی کوئی ی خواہش نہیں تھی اس لیے موت سے

ڈر نہیں لگتا تھا۔۔۔بے فکر ہو کر موت کے کنویں میں چھلانگ لگا سکتا تھا مگر اب نہیں۔۔۔کیونکے جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں جینا چاہتا ہوں۔۔۔اپنی فیملی بنانا چاہتا ہوں۔۔۔میری آنکھیں بند و کھلے ہونے کا حساب نہیں رکھتیں یہ بس خواب دیکھتی ہیں۔۔۔تمھارے خواب۔۔۔تم نہیں سمجھ سکتی۔۔۔جس انسان نے ہر رشتے کے ہوتے لاوارثوں کی طرح زندگی گزارئی ہے اس کے لیے ایک ایسی عورت کیا معنی رکھتی ہے جو اس کی فکر کرتی ہے۔۔۔اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کرتی ہے۔۔۔اس کے لیے دعا کرتی ہے۔۔اس کے وجود کو ہر شے پر اہمیت دیتی ہے۔۔۔اس کے پر اپنے شہر سے دوسرے شہر دوڑے چلی آتی لیے صرف ایک فون ہے۔۔۔تمھیں شاید میری ضرورت نہ ہو مگر مجھے تمھاری ضرورت ہے۔۔۔میرے دل کو دھڑکنے کے لیے تمھارے دیدار کی ضرورت ہے۔۔۔مجھے خوش رہنے کے لیے تمھارے ساتھ کی ضرورت

ہے۔۔پلیز۔۔میرا ہاتھ تھام لو۔۔۔مجھے تھام لو۔۔۔۔۔"اس کے ہاتھ کو اپنے دل کے مقام پر رکھ۔۔۔اپنی محبت کا والہانہ اظہار کیا۔۔۔۔

لیکن لوگوں کا کیا؟؟۔۔وہ تو یہیں کہیں گے انٹی نے بچہ پھنسالیا۔۔۔"اپنا" ہاتھ اس کے دل کے مقام سے ہٹانے کی کوشش کرتے۔۔۔جو دل کا خوف تھا بیان کرنے لگی۔۔۔

غلط نہیں تھی وہ۔۔۔۔نہ اس کا خوف بے وجہ تھا۔۔۔

ہم بڑے منہ پھٹ ہوتے ہیں۔۔۔ذرا بڑی عمر کی عورت کو کم عمر کے لڑکے کے ساتھ دیکھا۔۔۔تو مس میچ کا خطاب دے ڈالتے ہیں۔۔۔ہوتا کیا ہے یہ پرفیکٹ میچ؟؟۔۔۔کون بتا سکتا ہے فیوچر میں کتنی عمر کا مرد کتنی عمر کی عورت

کے لیے بہتر ثابت ہونے والا ہے۔۔۔ہم عمر جوڑوں کی شادیوں کے ٹوٹنے کی خبر بھی تو سنتے ہی ہیں ناں۔۔۔یعنی پرفیکٹ میچ تو ہم عمر ہونا بھی نہیں۔۔۔

پرفیکٹ میچ صرف وہ ہے جسے خدا نے بنایا۔۔۔اور یہ وہ ہی بہتر جاننے والا ہے کے اس نے کس جان کو کس جان کے لیے پیدا کیا۔۔۔اس لیے اپنی عقل کے گھوڑے اس میدان میں نہ دوڑائی یں جو آپ کے لیے ہے ہی نہیں۔۔۔

مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں۔۔۔ہماری امی حضور خضرت خدیجہ رضی اللہ" عنہ حضور اکرم ﷺ سے عمر میں بڑی تھیں۔۔۔لیکن اس کے باوجود میرے حضور ان سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔اس سے ثابت ہوتا ہے محبت عمر نہیں دیکھتی۔۔۔میرے حضور اکرم ﷺ وخضرت خدیجہ کی شادی بہترین مثال ہے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے۔۔۔کے مرد کا عمر

میں عورت سے چھوٹا ہونا شادی کے لیے کوئی ی معیوب بات نہیں ۔۔۔"وہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے کسی صورت تیار نہ تھا۔۔۔۔

اس کے صدق جذبات کو بار بار ٹھکرا سکے۔۔۔اتنی ہمت نہیں تھی فائی زہ میں۔۔۔

وہ سر جھکا کر رونے لگی۔۔۔توزوبیر نے اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر۔۔۔اس کی انگلی میں بڑے حق سے پہنا دی۔۔۔

اس کا اچانک عمل۔۔۔فائی زہ کو حیران کر گیا تھا۔۔۔۔

ایک منٹ نہ لگایا اس لڑکے نے اسے خود سے منسوب کرنے میں۔۔۔

منگنی مبارک۔۔۔ذرا تھوڑے کام سے فارغ ہو جاؤں۔۔۔پھر نکاح" کر کے آپ کو اپنے اپارٹمنٹ لے جاؤں گا۔۔۔میں مزید آپ سے دوری برداشت نہیں کر سکتا۔۔اس زندگی کا بھروسہ نہیں ہے ناں۔۔۔۔۔اس لیے آپ کو نکاح کر کے جلد سے جلد اپنا کر لینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ولیمے کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق دعوت رکھ لوں گا۔۔۔" وہ تو ولیمے تک کا پلان بنا چکا تھا۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔وہ پُر نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی۔۔۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا اپنی قسمت پر۔۔۔۔

جیسے دامن آج خوشیوں سے بھر گیا ہو۔۔۔خدا نے اس کے صبر کا پھل دنیا میں ہی دے دیا ہو۔۔۔۔

اچھی لگی؟۔۔۔میں نے پہلی بار کسی لڑکی کے لیے انگوٹھی خریدی تھی اس لیے تھوڑا نروس ہوں کے پتا نہیں آپ کو پسند آئے یا نہیں۔۔۔"اس کے استفسار پر۔۔۔وہ مسکرادی۔۔۔

بہت اچھی ہے۔۔۔۔"فائزہ تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔"

شکر۔۔۔آپ کو پسند آگئی۔۔۔"وہ شکر ادا کرتے ہوئے۔۔۔فائزہ" کے وجود کو گہری بولتی نگاہ سے تکنے لگا۔۔۔۔

جس پر وہ جھیپ کر نظر جھکا گئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنی ساڑھی میں الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔جب نعمان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

کیوں دلائی ی تم نے مجھے یہ ساڑھی ؟؟۔۔۔اب دیکھو۔۔۔مجھے سیٹ کرنا" ہی نہیں آرہی۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کو دیکھتے ہی وہ بگڑی۔۔۔

لال رنگ کی ساڑھی میں الجھی وہ لڑکی۔۔ نعمان کے دل کی اسپیڈ بڑھ اگ ئی تھی۔۔۔اندازہ تھا کے اچھی لگے گی اس پر۔۔۔ مگر اتنی اچھی کے دل باولا ہو جائے۔۔۔یہ خبر نہ تھی۔۔۔

اس کے نازک سے وجود پر وہ لال رنگ کی ساڑھی خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔۔

ان گرے آنکھوں سے جھلکتی جھنجھلاہٹ تو اس نے دیکھی ہی نہیں۔۔۔ نظر اس کے خوبصورت سراپے سے ہٹتی تو دیکھتا ناں۔۔۔

اپنے ہاتھ میں پکڑی ی فائی ل سائی یڈ ٹیبل پر رکھتے۔۔۔ تیزی سے اس کی جانب آیا۔۔۔

مجھے قریب بلانے کے بہانے بنانا بند کرؤ سوفٹ کینڈی۔۔بہت بیزی" ہوں میں آج۔۔۔"اسکی بات کا من چاہا مطلب اخذ کرتے۔۔۔کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ بھرائی ی آواز میں شوخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

واٹ۔۔۔"وہ بے ساختہ ہی منہ بسور کر۔۔احتجاجی نگاہوں سے اسے تکتے" ہوئے بولی۔۔۔

کیا؟؟۔۔اتنی معصوم نہ بنو سب سمجھتا ہوں میں۔۔۔"اس کے کھلے بالوں"
کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔۔چھوٹی آنکھوں سے مقابل کو گھورتے ہوئے
کہا۔۔۔جیسے واقعی اس کی چوری پکڑی ہو۔۔۔

افف نعمان۔۔۔تم اور تمھاری خوش فہمیاں۔۔اتنے کوئی حور پرے"
نہیں ہو تم۔۔کے تمھاری قربت کے لیے تڑپوں۔۔۔"وہ
جھنجھلا کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔مغرور لہجے میں طنزیہ بول اٹھی۔۔۔

واقعی؟؟؟۔۔تو اب تک دور جانے کا کیوں نہیں کہا؟۔۔"وہ ایک ابرو"
اچکا کر۔۔۔پلے فل انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہٹو۔۔۔میں بس بولنے ہی والی تھی۔۔۔"اس کے ٹوکتے ہی۔۔۔اگلے ہی" پل سرخ ہوتے گال کے ساتھ فوراً اس کے سینے پر ایک ہاتھ مار کر خود سے دور کیا۔۔۔

اس کے ٹوکنے پر وہ تھوڑی شرمگی میں مبتلا ہوئی ی تھی۔۔۔

یہ بات اس کے لیے خود بھی حیران کن تھی کے اس نے نعمان کو خود سے دور کرنے کی کوشش تک نہ کی۔۔۔۔

جبکے مقابل مسکراتے ہوئے سائی یڈ ٹیبل پر رکھا اس کا نیا سیل اٹھا کر۔۔۔ساڑھی سیٹ کرنے کا طریقہ سرچ کرنے لگا۔۔۔

پھر ایک ویڈیو چلا کر۔۔۔سنگاردان سے سیل لگا دیا۔۔۔۔

نیٹ کا زمانہ ہے مسز نعمان ولید۔۔۔پھر کہتی ہو قربت کے لیے نہیں" تڑپتی۔۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے۔۔مفاہمانہ انداز میں گہرا طنز کر۔۔۔اپنے عنابی لبوں کے کناروں پر اسمارٹ مسکراہٹ سجائے۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

اس لمحے انعم کو خود ی پر بڑا غصہ آیا۔۔۔کے یہ آئی یڈیا اسے کیوں نہیں سوجھا۔۔۔۔

میری جان۔۔۔میں واقعی بہت بیزی ہوں آج۔۔۔سوری۔۔ورنہ خوشی" خوشی پارٹی قبول کرتا۔"اس کی زلفوں میں اپنی چار انگلیاں الجھا کر۔۔۔انگوٹھا رخسار پر نرمی سے رگڑتے۔۔۔ایک آنکھ دبا کر ۔۔۔شرارت سے ذو معنی انداز میں کہا۔۔۔

مجھے خیال ہی نہیں آیا نیٹ سے ویڈیو دیکھنے کا۔۔۔تم زیادہ خوش فہمی کا شکار" نہ ہو۔۔کے قریب بلانے کے لیے بہانا بنا رہی تھی۔۔۔۔"ایک ہاتھ سے پلو پکڑے۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کی کمزور سی کوشش کرتے۔۔خاصہ جتا کر بولی۔۔۔

جو بھی ہے۔۔۔میں بتا دوں۔۔آج رات میں میسر نہیں ہوں۔۔اس لیے" کوئی ی ارمان مت جگانا۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔انعم نا سمجھی سے اسے تکنے گی۔۔۔

کیوں؟۔۔کہیں۔۔۔"ابھی وہ پوچھنے ہی لگی تھی کے مقابل اس پر" جھکا۔۔۔اور مزید الفاظ اس لڑکی کے منہ میں ہی کہیں دم توڑ گ ئی ے۔۔۔۔

اس کے عمل میں آج بلا کی شدت تھی۔۔۔ جیسے ہر آتی جاتی سانس کو بھی اپنے نام کر لینا چاہتا ہو۔۔۔۔

وہ اسے الماری سے چپکا چکا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ دور ہوا۔۔۔ تو انعم گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔

مگر وہ حیران ہوئی ی یہ دیکھ۔۔ کے نعمان ایک لمحے کے لیے بھی وہاں نہ رکا۔۔۔ تیزی سے اس کی جانب اپنی پشت کر۔۔۔ پھرتی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

آج اس کا رویہ کچھ الگ تھا یا اسے لگا۔۔ وہ یہی سوچتے ہوئے۔۔۔ سنگاردان کے پاس واپس کھڑی ہوئی ی۔۔۔

آئی ینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔۔تو لپ اسٹک ہونٹوں کے بجائے چہرے پر پھیلی نظر آئی ی۔۔۔۔جس کے سبب چہرہ عجیب ہی نقشہ پیش کر رہا تھا۔۔۔

اور کوئی ی کہ رہا تھا کے وہ بہت بیزی ہے۔۔۔"وہ سر جھٹک کر طنزیہ" بولتی۔۔۔بے اختیار ہی مسکرادی۔۔۔۔

پھر ویڈیو روک کر۔۔۔پہلے اپنا میک۔اپ ٹھیک کیا۔۔۔پھر ساڑھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مام آپ کو پتا ہے آج ڈیڈ نے عرشمان کی دلی خواہش پوری"
کر دی۔۔۔"عرشمان انعم کو دیکھ مسرت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔جب وہ اس کے چہرے پر کریم لگا رہی تھی۔۔

دلی خواہش؟؟۔۔وہ کیا؟؟۔۔" وہ انجان لہجے میں تجسس سے پوچھنے لگی۔۔ساتھ ساتھ پاوڈر تھوڑا سہ ہاتھ میں نکال کر۔۔اس کے چہرے پر لگایا۔۔۔

بڑی سی برتھ ڈے پارٹی۔۔جس میں عرشمان کی مام ہوں ڈیڈ" ہوں۔۔۔الماس آنی ہوں۔۔۔نانی ہوں اور بہت سارے مہمان۔۔۔۔" وہ اپنے ننھے ہاتھوں کو پھیلا کر۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں بتانے لگا۔۔۔

او۔۔۔اچھا۔۔۔۔" انعم کو اچھا لگتا تھا اس ننھے شہزادے کی باتیں" سننا۔۔۔وہ نون اسٹاپ اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔دونوں ہی ماں بیٹے بہت خوش تھے۔۔۔

چیم تیار ہو گ ئی ے؟" نعمان خود تیار ہو کر۔۔۔اپنے کالر کا بٹن لگاتے "
۔۔۔ عجلت سے پوچھتے ہوئے عرشمان کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔ عرشمان تو بالکل تیار ہے۔۔۔" انعم اسے مکمل تیار کر چکی "
تھی۔۔۔بس جوتے پہنانا باقی تھا۔۔۔

وہ جوتے پہنانے لگی۔۔تو نعمان پر نظر پڑئی ی۔۔۔جو جلد بازی کے سبب
اپنے کالر کے بٹن سے الجھتا دیکھائی دیا۔۔۔

عرشمان ون منٹ۔۔۔" وہ عرشمان سے کہتی۔۔۔ کھڑے "
ہو کر۔۔۔ نعمان کے پاس آئی ی۔۔۔

ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔میں لگادوں۔۔۔"اس کے ہاتھ پر ہلکی سی دھپ مار کر"
ہٹاتے۔۔۔خود تھوڑا سہ اوچک کر۔۔۔اس کے کالر کا بٹن لگانے لگی۔۔۔

اس کے پرفیوم کی میٹھی سی مہک نے ایک دوثانیوں کے لیے اسے اپنے حصار
میں جکڑا۔۔۔

لیکن نعمان نے اس کی جانب نگاہ نہ کی۔۔۔جیسے اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا
ہو۔۔۔

بٹن لگاتے وقت۔۔اس کی گرم سانسیں نعمان اپنے وجود پر محسوس کرنے
لگا۔۔۔

مانا نگاہیں عرشمان پر ٹکی تھیں۔۔۔ مگر ذہن۔۔اپنی بیوی کی مہک میں ہی الجھا پڑا تھا۔۔۔

دیکھو۔۔۔آرام سے ہو گیا۔۔۔اپنی جلد بازی وغصے میں تم ہمیشہ بنتا کام بگاڑ'' دیتے ہو۔۔۔''اس نے تو یوں ہی کہہ دیا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی۔۔۔ نعمان نے اسے طنز گمان کیا۔۔۔

جو اس کے دل کو چوٹ کر گیا۔۔۔

ٹھیک کہا تم نے۔۔۔۔میں ہمیشہ اپنی جلد بازی وغصے میں کام بگاڑ دیتا'' ہوں۔۔ مگر اس بار نہیں۔۔۔''اس نے خاصہ گمبھیر لہجے میں اسے تکتے ہوئے کہا۔۔۔ پھر آگے بڑھ کر۔۔۔ عرشمان کو جوتے پہنا کر۔۔۔اپنی گود میں اٹھا کر لے جانے لگا۔۔۔۔

انعم اس کے ادا کیے جملے کے مطلب کو سمجھنے میں لگی تھی۔۔۔جب دروازے پر جا کر۔۔۔اس نے مڑ کر۔۔۔ منجمد کھڑی اس دشمنِ جاں کو دیکھا۔۔۔

وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔ مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں۔۔۔"اس" خوبرو نوجوان کی بلند آواز پر۔۔وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔۔

میں تو تیار ہوں کب سے۔۔۔۔"وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر۔۔۔۔ تیزی" سے اس کے پیچھے آئی ی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تقریباسارے مہمان آچکے تھے۔۔۔لیکن اس کے باوجود انعم محسوس کررہی تھی کے نعمان کی نظریں دروازے پر ہی ٹکی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

"کسی کاانتظار کررہے ہو؟؟۔۔۔"انعم اس کے قریب آکر۔۔۔آہستگی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔اپنے ماموں کا۔۔۔وہ آجائیں پھر کیک کاٹتے ہیں۔۔۔"وہ اس کاہاتھ نرمی سے پکڑ۔۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گویاہوا۔۔۔

"ہیلو مسز نعمان۔۔۔نائس ٹومیٹ یو۔۔۔"ایک خوبصورت لیڈی انعم کے پاس آکر۔۔۔مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے۔۔۔مسکراکر بولی۔۔۔

ہیلو۔۔۔" وہ عورت نہیں جانتی۔۔اس کا مسز نعمان کہہ کر مخاطب "
کرنا۔۔۔انعم کے دل کو کس قدر خوشی سے سرشار کر گیا تھا۔۔۔

اس عورت کی آنکھیں ستائی شی تھیں انعم کو دیکھتے وقت۔۔۔۔

انعم رسمی بات چیت ابھی کر ہی رہی تھی اس عورت سے۔۔۔جو خود کو نعمان
کی رشتے کی پھوپھو بتا رہی تھی۔۔۔کے اچانک وہ بات کرتے کرتے
رکی۔۔۔

اس کی آنکھیں سامنے کی جانب۔۔۔ منجمد ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔انعم نے
اس کی نظروں کا تعاقب کرتے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔تو ایک چالیس سالہ
وجیہہ مرد بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس۔۔۔ہول کمرے میں داخل

ہوا۔۔۔اس کے چلنے کا انداز ہی بتانے کے لیے کافی تھا کے وہ کوئی ی عام بندہ نہیں۔۔۔

اس کی شخصیت میں بلا کا رعب تھا۔۔۔ایسا رعب و دبدبا کے انعم اسے ناجاننے کے باوجود بھی اس سے عجیب سہ خوف محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر اگلے ہی پل آنکھیں خوف سے پھیلیں۔۔۔جب اس کے پیچھے ارتسام سمیت چار لڑکوں کے گروپ کو آتے دیکھا۔۔۔۔

انھیں دیکھتے ہی خوف کے مارے وہ ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔

اس کی نگاہیں اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے لگیں۔۔

عرشمان الماس کے ساتھ غباروں سے کھیلتا دیکھائی دیا۔۔۔وہ تیزی سے اپنے بیٹے کی جانب دوڑی۔۔۔

اس نے عرشمان کو گود میں اٹھا کر سینے سے لگالیا تھا۔۔۔

اس نے بہت دعائیں کی تھیں خدا سے۔۔۔کے احتشام ابرار پارٹی میں آہی نہ سکے۔۔۔۔اسے یقین تھا اس کی دعا ضرور قبول ہو گی اور احتشام ابرار پارٹی میں آہی نہیں سکے گا۔۔ مگر وہ تو آچکا تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔ جسم سے روح خوف کی شدت سے نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

کبھی کبھار ہم وہ دعا کرتے ہیں جس میں ہمیں اپنی بہتری نظر آتی ہے۔۔۔ مگر وہ دعا قبول نہیں ہوتی۔۔۔۔کیونکے ضروری نہیں جسے ہم بہتر گمان کر کے مانگ رہے ہیں وہ واقعی ہمارے لیے بہتر ہو۔۔۔۔

وہ لڑکی کیا جانے جتنی شدت سے وہ احتشام ابرار کے نہ آنے کی دعا کرتی رہی ہے۔۔اس سے کہیں زیادہ شدت سے نعمان نے اپنے خدا سے اس کے آنے کی دعا کی ہے۔۔۔۔

الماس اس کے اچانک عمل پر اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔اتنا ڈرئی ی ہوئی ی کیوں ہیں آپ؟؟۔۔"اس کی پیشانی" پر پسینہ جھلک رہا تھا۔۔۔جبکے سانسیں پھولی پھولی۔۔۔۔کوئی ی بھی دیکھتا تو سمجھ جاتا۔۔۔وہ ڈرئی ی ہوئی ی ہے۔۔ مگر کس سے؟؟۔۔الماس یہی سوچتے ہوئے۔۔۔پریشان و فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

انعم۔۔۔"ابھی وہ جواب دیتی۔۔۔اس سے قبل ہی پیچھے سے آواز"
آئی ی۔۔۔۔

وہ مڑی۔۔۔تو پیچھے نعمان کھڑا تھا۔۔۔

انعم۔۔۔ان سے ملو۔۔۔میرے ماموں جان احتشام ابرار۔۔۔"نعمان"
کے سامنے وہ اپنا خوف ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

احشام ابرار نے ہلکی سی مسکان چہرے پر رسمی طور پر سجائے۔۔۔اس کے
آگے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

ہی۔۔۔ہیلو۔۔"کیا نعمان واقعی نہیں دیکھ پا رہا تھا کے انعم احتشام ابرار"
سے ڈر رہی ہے؟؟۔۔۔الماس دل ہی دل سوچنے لگی۔۔۔

انعم نے نظر جھکائے کہا۔۔۔

اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ نمایا تھی۔۔۔

"تھوڑی شرمیلی ہے۔۔۔ برامت مانیے گا۔۔۔" انعم کی کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائل کر۔۔اسے خود سے لگاتے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

جس پر احتشام ابرار نے بغیر اک لمحے کی تاخیر کے اثبات میں سر ہلاتے۔۔اپنا انعم کے آگے بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔

"اوکے۔۔۔اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔" اس نے خاصہ رسمی انداز میں کہا۔۔۔

انعم کو محسوس ہوا۔۔۔اس کے پاؤں خوف کی شدت سے کپکپا رہے ہیں۔۔۔وہ مزید کھڑی نہ رہ سکے گی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ برتھ ڈے بوائے۔۔۔"احتشام ابرار نے اپنی بھاری آواز میں" عرشمان کو مخاطب کیا۔۔۔جو انعم کی گود میں تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔"عرشمان نے اپنے ننھے چہرے پر پیاری سی مسکان سجائے جواب" دیا۔۔۔۔

یہ میرے۔۔۔"ابھی نعمان احتشام کا الگ سے عرشمان سے تعارف کرا ہی" رہا تھا کے انعم تیزی سے بیچ میں بولی۔۔۔

"عرشمان کو پیاس لگی ہے۔۔میں اسے پانی پلا کر لاتی ہوں۔۔۔"

مگر عرشمان کو تو پیاس نہیں لگی۔۔۔"عرشمان اپنی معصومیت میں۔۔۔" تیزی سے رد میں بول پڑا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ کو لگی ہے۔۔۔ابھی آپ نے کہاناں مجھ سے۔۔۔مام پانی" پینا ہے۔۔۔"انعم نے خاصہ ٹھوس لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں عرشمان۔۔۔ابھی تو آپ مام سے پانی کی کہ رہے تھے۔۔۔ چلیں میم" ۔۔میں ساتھ چلتی ہوں۔۔۔"الماس نے انعم کی حالت کو سمجھتے۔۔۔۔فورا اس کا ساتھ دیا۔۔۔

وہ دونوں عرشمان کو پانی پیلانے کے بہانے احتشام ابرار کے پاس سے ہٹ گ ئی یں تھیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انعم۔۔۔تم تو بہت چلاک نکلیں۔۔۔"عرشمان نعمان کی گود میں" تھا۔۔۔۔

نعمان برتھ ڈے بوائے کو سارے مہمانوں سے ملوا رہا تھا۔۔۔اس نے انعم سے بھی کہا کے وہ ساتھ آئے۔۔۔ مگر انعم تھکنے کا بہانا بنا کر۔۔۔سائیڈ میں ایک چیر پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

ارتسام کی آواز پر اس نے نگاہ اٹھائی ی۔۔۔

وہ دانت پیس کر۔۔۔ کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

کی ؟۔۔ کیا؟۔۔۔ کیا کیا ہے میں ؟؟۔۔"وہ لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ" پوچھنے لگی۔۔۔

تم نے اپنی سم نعمان کو دے دی۔۔۔او۔۔۔"ابھی وہ دبی دبی آواز میں" بول ہی رہا تھا کے پیچھے سے اس کے کندھے پر کسی نے بھاری ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ پلٹا۔۔۔تو پیچھے نعمان غراتے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے تکتا ملا۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"خاصہ سخت لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

نعمان کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔۔جسے ابھی اسے مارنا شروع کر دے گا۔۔۔۔

انعم کی سم نعمان کے پاس ہے یہ بات احتشام ابرار کے بندوں کو کیسے پتا نہ چلتی۔۔۔نعمان نے اسی کے نمبر سے تو احتشام ابرار کو کال کر کے دعوت دی تھی۔۔۔

میں تو بس میم سے پوچھ رہا تھا کے ان کی کوئی ی جڑواں بہن" ہے۔۔۔۔کیونکے میری ایک کلاس فیلو بالکل ان کے جیسی دکھتی تھی۔۔۔"وہ نعمان سے ڈر کر۔۔۔فوری بہانا بنانے لگا۔۔۔

تم اسکول بھی گ ئی ے ہو کبھی ؟؟۔۔ حیرت ہے۔۔۔"نعمان نے انعم کا"
ہاتھ پکڑ کر۔۔ کھڑا کر کے۔۔۔ خود سے لگاتے۔۔۔ مقابل کو منہ پر ذلیل
کیا۔۔۔۔

فلحال۔۔۔ میری وائی ف کی کوئی ی بہن نہیں۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے"
خاصہ چبھتے ہوئے لہجے میں جواب دے کر۔۔اسے جانے کا اشارہ دیا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔ سوری آپ کو تنگ کیا میم۔۔"وہ معذرت کرتے ہوئے"
تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

میرے ساتھ رہو تم۔۔۔"انعم نے نوٹ کیا تھا۔۔وہ اس سے کبھی کچھ"
نہیں پوچھتا تھا۔۔ایسا لگتا تھا جیسے بن کہے سب سمجھ جاتا ہے۔۔۔اور اس کی
یہی خاصیت انعم کو آہستہ آہستہ اپنا گرویدہ کر رہی تھی۔۔۔

اس کی کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائی ل کر۔۔۔اسے خود سے لگاتے ہوئے۔۔۔ بڑی نرمی مگر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ جوس کا گلاس منہ سے لگائے۔۔ہلکا سہ مڑا۔۔۔تو برابر سے گزرتے شخص سے اس کا سینہ مس ہوا۔۔۔ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے ''اپنا وعدہ یاد رکھنا نعمان ولید۔۔۔'' ویٹر کے لباس میں۔۔ پیچھے سے گزرتے شخص نے اس کے کان میں بلوٹوتھ لگائی ی۔۔۔یہ عمل اتنی تیزی سے ہوا تھا کے نعمان خود بھی اس شخص کو نہ دیکھ سکا۔۔۔

بے فکر رہیں۔۔۔"اس نے آہستگی سے مطمئن لہجے میں کہا۔۔۔وہ الگ "
بات ہے۔۔۔۔اپنے کوٹ میں ڈلے ہاتھ کی انگلیوں کو کراس کر لیا تھا اس
نے۔۔۔۔

سارے مہمان آ چکے ہیں۔۔۔کیک کاٹیں؟؟۔۔"زوبیر نے قریب "
آ کر۔۔۔آہستگی سے اس کے کان کے پاس منہ لا کر پوچھا۔۔۔جس پر اس
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

چلو کیک کاٹتے ہیں چیم۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔ڈیڈ آپ سے بہت پیار کرتے "
ہیں۔۔۔اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔۔۔اوکے۔۔۔"زوبیر اس کا اشارہ ملتے
ہی وہاں سے چلا گیا۔۔۔

نعمان نے عرشمان کی پیشانی چومتے ہوئے۔۔۔ بڑے جذباتی انداز میں اپنی محبت کا اظہار کیا۔۔۔

انعم اس کا سرخ پڑتا چہرہ ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔

اس نے نیچے اکڑوں بیٹھ کر۔۔۔ عرشمان کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔اور چند ثانیوں کے لیے آنکھیں موند لیں۔۔۔

وہ حسین گڑیا اس کے ہر عمل کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے زندگی جینے کا مقصد دینے کے لیے تمھارا بہت شکریہ۔۔۔"اس نے" اپنے بکھرتے جذبات کو کنٹرول کیا۔۔۔ عرشمان کو گود میں اٹھا کر۔۔۔وہ انعم کی پیشانی چومتے ہوئے۔۔۔ بڑی محبت سے کہہ کر۔۔ مسکرانے لگا۔۔۔۔

مگر وہ مسکراہٹ بہت رنجیدہ سی تھی۔۔

ویلکم۔۔۔"وہ اور کیا کہتی۔۔۔رسمی جواب دے کر۔۔ مسکرانے لگی۔۔۔"

کچھ الگ تھا۔۔۔ عجیب۔۔۔ مگر کیا؟؟۔۔۔وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔ مگر تھا ضرور۔۔۔اس کی نگاہوں میں۔۔۔اس کی باتوں میں۔۔اس کے انداز میں۔۔۔اس کے رویے میں۔۔۔ حتی کے اس کی مسکراہٹ تک میں۔۔۔۔

وہ عرشمان کو لے کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھ ڈے ڈئیر عرشمان۔۔۔ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔"خوب تالیوں میں اس ننھے شہزادے نے کیک کاٹا۔۔۔

کیک کٹتے ہی نعمان نے کیک کا الگ سے پیس کاٹ کر۔۔۔اپنے ماموں کے آگے کیا۔۔۔

احتشام ابرار نے مسکراتے ہوئے۔۔۔اپنے بھانجے کے ہاتھ سے کیک کھایا۔۔۔

نعمان نے کیک کھلاتے ہی۔۔ہلکا سہ اپنے کان کے پاس کھجایا۔۔۔جو ایک اشارہ تھا۔۔۔

اشارہ ملتے ہی۔۔۔۔زوبیر تیزی سے اس ہجوم سے نکل گیا۔۔۔۔

انعم۔۔میری بات غور سے سنو۔۔۔لائی ٹ اف ہوتے ہی۔۔۔عرشمان" کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ۔۔۔باہر زوبیر کی گاڑی تیار کھڑی ہے۔۔۔"نعمان نے اسے کیک کھلاتے۔۔۔۔کان کے پاس منہ لا کر آہستگی سے کہا۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ رکھو۔۔۔کسی کو محسوس نہیں ہونا چاہیے ہم کیا بات" کر رہے ہیں۔۔۔سیل اف کر دینا اپنا۔۔بے فکر رہو تمھیں اور تمھارے بیٹے کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔بس مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔بھروسہ۔۔۔کے میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔۔اور ہاں۔۔۔تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو آج۔۔۔"وہ کیا بول رہا تھا۔۔۔اور کیوں؟؟۔۔انعم کو اس لمحے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

کتنے سوال تھے ذہن میں۔۔۔ کتنی الجھنیں۔۔۔ مگر وہ نہیں پوچھ سکتی تھی۔۔۔

آخری جملہ ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے ادا کیا۔۔۔ پھر گال کو نرمی سے چومتے ہلکا سہ دور ہٹا۔۔۔۔

اس کا بس ایک قدم دور ہٹنا تھا۔۔۔ کے لائی ٹس اف ہو گ ئی یں۔۔۔۔

وہ ڈر گ ئی تھی۔۔۔۔ اس قدر گھپ اندھیرا۔۔۔ کے ہاتھ کو ہاتھ سجھائی ی نہیں دے رہا تھا۔۔ وہ تو اچھا تھا کے اس نے عرشمان کا ہاتھ پہلے سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔

مگر اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔خدا کے بعد اپنے شوہر پر بھروسہ کرتے۔۔اک لمحے کی دیری کیے بغیر۔۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو گود میں لے کر۔۔۔لوگوں سے ٹکراتی ہوئی ہول کمرے سے نکل گ ئی۔۔۔۔

لائی ٹ جاتے ہی شور مچ گیا۔۔

"یہ لائی ٹ کیسے چلی گ ئی؟؟۔۔"

"کوئی ی لائی س اون کرؤ جلدی۔۔۔"

ڈیم۔۔۔لائی ٹ اون کرؤ۔۔۔"ایک شخص زور سے چیخا۔۔۔جس کے " بعد۔۔ہول کمرا واپس روشن ہوا۔۔۔

لیکن اب۔۔۔نہ تو نعمان تھانہ اس کی فیملی۔۔۔ حتی کے احتشام ابرار اور اس کے ساتھی بھی غائب تھے۔۔۔

ڈیمٹ۔۔۔ نعمان ولید کھیل گیا۔۔۔" ویٹر کی ڈریس میں موجود شخص" کان پر لگے بلوٹوتھ پر انگلی جمائے۔۔۔غصے سے بپھر کر بولا۔۔۔

انٹیلیجنس بیورو (آئی ی بی) پاکستان کی بہترین خفیہ ایجنسیوں میں سے ایک۔۔۔جو پارٹی میں بھیس بدل کر موجود تھی۔۔۔۔۔ مکمل الرٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نعمان ولید۔۔۔تم اپنا وعدہ نہیں توڑ سکتے۔۔۔"اس نوجوان کے کان میں" لگے بلوٹوتھ پر جب یہ آواز آئی ی۔۔۔تو وہ مفاہمانہ انداز میں مسکرادیا۔۔۔۔

وہ کسی بڑے سے ہول کمرے میں موجود ون سٹ صوفے پر پاؤں پر پاؤں رکھے شاہانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے سامنے والی کرسی پر۔۔۔احتشام ابرار حالت بے ہوشی میں رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔۔۔

اس کے کتوں کو نعمان کے بندے گن پوائی نٹ پر رکھے ہوئے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔جن میں سب سے آگے ارتسام کھڑا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یہ سب کیا ہو رہا ہے زوبیر؟؟۔۔۔ہم کہاں جا رہے ہیں اور" کیوں؟؟۔۔"انعم کے ذہن میں ان گنت سوالات چل رہے تھے۔۔۔وہ عرشمان کو اپنے سینے سے لگائے۔۔۔پیسنجر سیٹ پر بیٹھی۔۔۔ڈرائی یو کرتے ہوئے زوبیر کو دیکھ۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

"پلیز بھابھی مجھ سے کچھ نہ پوچھیں۔۔۔مجھے اجازت نہیں ہے آپ کو کچھ بھی بتانے کی۔۔۔بس اتنا جان لیں۔۔۔وہ نعمان ولید ہے۔۔وہ صرف کہتا نہیں ہے کے آپ کی خاطر پوری دنیا سے لڑ جائے گا۔۔۔یقین کریں وہ لڑ گیا ہے آج۔۔۔"زوبیر نے اس کی جانب منہ کر۔۔۔جو جواب دیا۔۔۔وہ انعم کا دل ہلا گیا۔۔۔

دل عجیب ہی طرز میں دھڑکا۔۔۔

ارتسام اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔بس اس کا ایک اشارہ اور وہ موت سے ہمکنار ہو جاتا۔۔۔ مگر اتنی آسان موت نہیں دینا چاہتا تھا وہ اسے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم رہا تھا۔۔۔جب اس نے آئی ی بی سے رابطہ کیا۔۔۔پہلے صرف اسے شک تھا کے رخسار کی موت کے پیچھے اس کے والدین کا ہاتھ ہے۔۔ لیکن صرف شک کی بناء پر وہ اپنے ہی خاندان کے پیچھے آئی ی بی کو نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔ لیکن جس دن انعم کو اغواہ کیا گیا۔۔۔۔اور اس کے والدین کی عین گرفتاری کے وقت اس کے مل جانے کی خبر آئی ی۔۔۔یہ کوئی ی اتفاق نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

پھر انعم کا اسٹار لائی ٹس پر وجیکٹ کی انفار میش لیک کرنا۔۔۔۔

اس کی بیوی کا استعمال۔۔۔اس کی غیرت کو للکار گیا تھا۔۔۔اس بار وہ چپ نہ رہا۔۔۔

اس نے آئی ی بی سے رابطہ کیا۔۔اور انعم کے اغواہ ور خسار کے قتل کیس میں اپنے فیملی واپنے سگے ماموں پر شک ظاہر کیا۔۔

آئی ی بی کے ممبر بھیس بدل کر احتشام ابرار کی گینگ میں شامل ہوئے۔۔۔۔

اور صرف چند ہی دنوں میں انھوں نے نعمان کو ایک یو ایس بی بھیجی۔۔۔۔

نعمان زوبیر سے وہ یو ایس بی لے کر اپنی اسٹڈی میں چلا آیا۔۔۔

یو ایس بی کو اپنے لیپ ٹائی پ سے کنیکٹ کیا۔۔۔

اس یو ایس بی میں ان ساری لڑکیوں کی انفارمیشن تھی جنھیں احتشام ابرار کی گینگ کی جانب سے کسی کے آرڈر پر قتل کیا گیا تھا۔۔۔۔

نعمان کو یقین تھا ان لڑکیوں میں اسے رخسار کی انفارمیشن ضرور ملے گی۔۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔پانچ منٹ بعد۔۔۔

آخر کار۔۔۔۔۔۔اسکی تلاش اختتام کو پہنچی۔۔۔

لیپ ٹائی پ کی اسکرین پر اب رخسار کی تصویر رونما تھی۔۔۔کتنے سال ہوئے اس نے وہ مسکراتا چہرہ نہیں دیکھا۔۔۔

اس کا ہاتھ یک دم رکا۔۔۔

آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔دل میں شدید درد کی ٹھس اٹھی۔۔۔

تو اس کا شک صحیح نکلا تھا۔۔۔رخسار کے قتل کے پیچھے احتشام ابرار کی گینگ کا ہاتھ تھا۔۔۔

اس کے سگے ماموں نے مارا تھا اس کی محبت کو۔۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔اس بیچاری نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟؟۔۔وہ تو کتنی معصوم سی لڑکی تھی۔۔۔۔ان گنت سوالات ذہن میں ابھرئے تھے صرف ان دو تین لمحوں میں۔۔۔

اس کی انگلیاں لرزنے لگیں تھیں۔۔۔

پہلی بار اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

بڑی ہمت جمع کی اس کی انفارمیشن پڑھنے کے لیے۔۔۔۔

اسکرول کر کے نیچے آیا۔۔۔۔تو آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔۔

گروہ کا رکن۔۔۔۔اسکے نام کے ساتھ واضح طور پر لکھا ہوا تھا۔۔جسے پڑھتے ہی۔۔۔وہ بے یقینی کے عالم میں اک دو ثانیوں کے لیے ساکت ہوا۔۔۔

یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں۔۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔" کچھ ثانیوں بعد جیسے "
اپنے شاکڈ کی کیفیت سے باہر نکلا۔۔۔۔

اس کی ڈیٹیل پڑھنا شروع کی۔۔۔۔

اس سے ملنے سے کہیں ماہ پہلے ہی رخسار دھندے میں شامل ہو چکی تھی۔۔۔

اسے کس ہوٹل میں بھیجا گیا۔۔۔کس کلائنٹ کے ساتھ بھیجا گیا
۔۔۔۔کتنے پیسے طے ہوئے۔۔۔۔۔اک اک انفارمیشن درج تھی اس
میں۔۔۔۔

اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا۔۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔

نعمان وہ تمھارے قابل نہیں ہے وہ ایک وحشیہ ہے۔۔۔ایک جسم فروش" لڑکی۔۔وہ چالاک لڑکی پھنسا رہی ہے تمھیں اپنی جھوٹی محبت کے جال میں۔۔۔اور آج میں اس بات کا ثبوت بھی لے کر آئی ہوں۔۔یہ ویڈیو اپنی آنکھوں سے خود دیکھو تم۔۔۔"آمنہ بیگم بڑی جذباتی انداز میں اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔

ان دنوں رخسار نے اس سے بات چیت مکمل بند کر دی تھی۔۔۔

صاف الفاظ میں اس کے پرپوزل کو ٹھکرا دیا۔۔۔

وہ پہلے ہی رخسار کی جدائی میں پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا اسے۔۔۔کیوں انکار کیا اس نے ؟۔۔جب کے اس کی آنکھیں از خود بتاتی ہیں کے محبت کرتی ہے وہ بھی۔۔

رخسار سے والہانہ محبت کے سبب وہ اس انکار کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اوپر سے اس کے والدین سخت مخالفت پر اترے ہوئے تھے اس رشتے کی۔۔۔

اس کی ماں نے اپنا سیل ایک ویڈیو دیکھانے کے لیے آگے کیا۔۔۔تو وہ غصے سے بپھر اٹھا۔۔۔۔

رخسار اگر گندی لڑکی ہوتی تو یقیناوہ خود اسکے قریب آتی۔۔۔۔اسے اپنا آپ تھالی میں رکھ کر پیش کر دیتی۔۔ مگر ایسا تو کچھ نہ تھا۔۔۔۔جہاں یونی کی اور

لڑکیاں اس پر شہد کی مکھیوں کی طرح چھائی ی رہتی تھیں وہیں وہ گرے آنکھوں والی پاکیزہ سی لڑکی۔۔۔اسے دیکھتے ہی اپنی نگاہ جھکا کر راہ بدل لیتی تھی۔۔۔اس نے تو شادی کا پرپوزل تک ٹھکرا دیا تھا۔۔۔۔

ایسے میں وہ اپنی ماں کی بات پر کیسے یقین کر لیتا۔۔۔اس ویڈیو کو اک نگاہ دیکھنا بھی اسے اپنے پاکیزہ عشق کی توہین لگی۔۔۔

اس نے بڑی سچی انس لگائی ی تھی اس گرے آنکھوں والی پری نما لڑکی سے ۔۔۔اور یہ سچی انس اکثر عاشقوں کو اندھا کر دیتی ہے۔۔۔۔

اس نے سیل ایک جھٹکے میں جھپٹنے والے انداز میں لے کر۔۔۔سامنے دیوار پر زور سے دے مارا۔۔۔۔

کرنا مجھے بھی آتا Edit مام میں کوئی ی بچہ نہیں ہوں۔۔۔ویڈیو"
ہے۔۔۔یہ سب کر کے آپ صرف اسے میری نظروں سے گرانے کی
کوشش کر رہی ہیں۔۔جو ممکن نہیں۔۔۔وہ کتنی پاک دامن لڑکی ہے میں
اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔اس کی تو آنکھیں حیا کے مارے نہیں
اٹھتیں۔۔اور آپ اس پر اتنے گندے الزام لگا رہی ہیں۔۔۔"وہ بپھر کر
چنگھاڑا۔۔۔

میں کوئی ی الزام نہیں لگا رہی اس پر۔۔۔۔میں تمھیں کیسے یقین دلاؤں"
یہ ویڈیو ریل تھی۔۔اور۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھیں۔۔۔کے نعمان
نے خاصہ جھنجھلا کر۔۔۔سامنے ٹیبل پر رکھی چھری ی ہاتھ میں اٹھالی۔۔۔

وہ رخسار کے عشق میں جنون کی حد تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

ضرور آپ نے ہی کچھ کہا ہو گا اسے۔۔۔دھمکایا ہو گا مجھ سے دود جانے"
پر۔۔۔تب ہی مجھ سے محبت ہوتے ہوئے بھی۔۔اس نے پرپوزل میرے
منہ پر ٹھکرا دیا۔۔۔میری زندگی ہے وہ۔۔۔۔اور جب وہ نہیں تو میں اس
زندگی کا کیا کرؤں۔۔۔آپ کو آپ کی چال بازیاں مبارک۔۔۔اگر آپ
لوگ اس سے میری شادی نہیں کرائی یں گے تو میں اپنی جان اپنے ہاتھوں
سے لے لوں گا۔۔۔"

نعمان چھری ہے۔۔نیچے رکھو۔۔۔لگ جائے گی۔۔۔"آمنہ بیگم کی جان"
نکلی تھی۔۔۔۔وہ قریب آنے کی کوشش کرتے۔۔۔زور سے چیخیں۔۔۔

نعمان۔۔۔بچپنہ بند کرؤ۔۔۔وہ لڑکی ہمارے خاندان کا حصہ بننے کے"
قابل نہیں۔۔۔۔"آمنہ بیگم کی چیخ وپکار سن کر۔۔۔۔ولید صاحب تیزی
سے اپنے کمرے سے نکل کر۔۔۔۔۔بھاگتے ہوئے نیچے آئے تھے۔۔۔۔

انھوں نے سخت لہجے میں سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔تو وہ کم سن لڑکا جنونِ عشق میں بکھر گیا۔۔۔۔

تو آپ لوگ نہیں کرائیں گے میری اس سے شادی؟۔۔۔" وہ سرخ" ڈورئی یں آنکھوں میں سجائے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے چھری اپنی کلائی ی کی نس پر رکھ لی تھی۔۔۔

اسکا لہجہ دھمکی آمیز تھا۔۔

نہیں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔وہ وحشیہ ہمارے خاندان کا حصہ کبھی نہیں بن" سکتی۔۔۔۔"ولید صاحب سمجھے وہ صرف ڈرا رہا ہے۔۔۔خود کو مارنے کی ہمت نہیں اس میں۔۔مگر وہ غلط تھے اس بار۔۔۔

عشق کی طاقت کو نظر انداز کر کے انھوں نے غلطی کی تھی۔۔۔

وحشیہ نہیں ہے وہ۔۔۔۔وہ میری محبت ہے۔۔۔میری پاک" محبت۔۔۔"وہ حلق کے بل اعلانیہ چیخا تھا۔۔۔۔اس کی نسیں ابھر آئی یں تھیں۔۔۔چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس نے اپنی نس کاٹ لی۔۔۔۔

ولید صاحب و آمنہ بیگم نے اپنی اکلوتی اولاد کو اس لڑکی کے پیچھے موت کو سینے سے لگاتے دیکھا۔۔۔۔

نعمان۔۔۔میرے بچے یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔"آمنہ بیگم پاگل سی" ہوگ ئی یں تھی اس لمحے۔۔۔ان کا اکلوتا بیٹا۔۔۔ان کے سامنے فرش پر گرا ہوا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھوں سے خون تیزی سے بہنے لگا۔۔۔۔

اس خودکشی کی کوشش کے بعد نہ صرف رخسار بلکے اس کے گھر والے بھی اس رشتے کے لیے خاموشی سے رضامند ہوگ ئی ے تھے۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

تومام ڈیڈ سچ کہ رہے تھے۔۔۔رخسار واقعی۔۔"ہزاروں موتیں اک اک" لمحے میں مر رہا تھا وہ۔۔۔۔

اس کی زبان تو جملہ بھی پورا نہ کر سکی۔۔۔کیسے بول دیتا اسے وحشیہ۔۔جس پر مرتا تھا۔۔۔جس کی خاطر سب سے لڑ گیا تھا۔۔۔جس کی پاکیزگی کی گواہی دیتے ہوئے خودکشی تک کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

اس نے کانپتی انگلیوں کے ساتھ مزید نیچے سکرول کیا۔۔۔

رخسار کا دیا دھوکا اس کے دل کو شدید زخمی کر گیا تھا۔۔۔۔اگر یہ حقیقت چند سال پہلے پتہ چلی ہوتی تو یقیناوہ صدمے سے ہی مر جاتا۔۔۔۔

نیچے اس کی قتل کی تاریخ لکھی ہوئی ی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اسے قتل کروانے والے کا نام بھی۔۔۔

اس کالم میں آمنہ کا نام پڑھتے ہی۔۔۔اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔۔۔

وہ اندازہ رکھتا تھا یہ کام اس کے ماں باپ میں سے کسی کا ہے۔۔۔ مگر آج یہ معما حل ہو گیا تھا۔۔۔اس کی تلاش مکمل ہو گ ئی تھی۔۔۔اس کی مجرم اس کی اپنی ماں نکلی تھی۔۔۔۔

آمنہ بیگم کے آرڈر پر اسے قتل کیا گیا تھا۔۔۔۔

ڈیتھ لفظ کے ساتھ ایک لنک اٹیچ تھا۔۔۔جسے کلک کرنے سے قبل اسے خوف آنے لگا۔۔۔جتنے شاکڈ اسے مل چکے تھے اس کے بعد۔۔۔وہ ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔

لرزتے ہاتھوں کے ساتھ لنک کلک کیا۔۔۔۔

"تم لوگ جلدی آگ ئے۔۔۔"اس نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔وہ رخسار تھی۔۔۔۔اس کی رخسار۔۔۔

یہ ہائی ٹ کیمرے سے بنائی ی ہوئی ی ویڈیو تھی۔۔۔

کیمر اارتسام کی شرٹ پر لگے پین میں تھا۔۔ڈارک ورلڈ کے اپنے ہی اصول ہوتے ہیں۔۔۔۔۔جس نے پیسہ دیا ہے مارنے کا۔۔۔اسے باقاعدہ لائی ف

ویڈیو دیکھائی ی جاتی ہے اگر وہ ڈیمانڈ کرے۔۔۔ورنہ قتل کی ویڈیو بنا کر اسے بھیج دی جاتی ہے ثبوت کے طور پر۔۔۔۔کے اس کے ارڈر کے مطابق اسی اوزار سے اور اسی طرح قتل کیا گیا ہے جس طرح وہ چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈرئی ی ہوئی ی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

آج اسے دیکھتے ہی۔۔۔ عجیب سہ احساس ہوا۔۔۔۔ نفرت یا محبت۔۔وہ خوبرو نوجوان نہیں جانتا۔۔۔۔

وہ لڑکی کتنے دھڑلے سے دھوکا دے رہی تھی اسے۔۔۔۔

نعمان ولید تڑپ اٹھا۔۔۔اس کی روح چیخ رہی تھی۔۔ماتم کر رہی تھی۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا اس نے ایک دھوکے باز و جسم فروش لڑکی کے لیے اپنی زندگی خطرے میں ڈالی تھی کبھی۔۔۔۔

جو اسکے پیٹھ پیچھے کیا کچھ کرتی پھر رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں۔۔اور بھی کام ہے ہمارے پاس۔۔۔"ارتسام اپنا چشمہ جو ناک پر پھسل آیا تھا۔۔۔آنکھوں پر ٹکاتے۔۔۔۔ سختی سے بولا۔۔۔

"وہ اوپر ہے۔۔۔میں نے اسے نشے کی دوائی دودھ میں ملا کر دی تھی۔۔وہ سو چکی ہے۔۔۔تم اسے لے جاؤ۔۔۔ذرا جلدی کرؤ۔۔۔"وہ گھبرائی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

نعمان اس کی بات سن الجھا۔۔۔

چل کیا رہا تھا وہاں؟؟۔۔۔

وہ کس کی بات کر رہی تھی؟؟۔۔

لے جائیں گے۔۔۔۔اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔"ارتسام کا ایک ساتھی" لاونج میں رکھے صوفے پر پھیل کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔اطمینان بخش انداز میں بولا۔۔۔

ان کی آنکھوں میں شیطانیت ناچ رہی تھی۔۔۔

وہ ڈرئی سہمی ایک سائیڈ میں کھڑی ہو گئی۔۔۔

اچھا۔۔۔کام چھوڑنے سے پہلے تھوڑا مزا ہی دے دے۔۔۔وہ کیا ہے ناں"
بہت تعریف سنی ہے تیری۔۔۔"ارتسام اس کے قریب آکر۔۔۔اس کا
دوپٹہ کھینچ کر۔۔۔ایک جھٹکے سے اس کے وجود سے اتار کر پھینکتے
ہوئے۔۔۔خباثت سے مسکرا کر۔۔زبان ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے۔۔۔۔
کہنے لگا۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔یہ کام چھوڑ دیا ہے میں نے۔۔۔اور اپنی چھوٹی بہن کو"
تمھارے حوالے کر رہی ہوں ناں میں۔۔۔تو پھر کیوں رال ٹپکا رہے
ہو۔۔۔۔دور ہٹو مجھ سے۔۔۔"وہ بپھر کر۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ ارتسام کے
سینے پر مار کر۔۔خود سے دور دھکیل کر۔۔۔۔غراتے ہوئے۔۔۔۔گویا
ہوئی ی۔۔۔

جس پر ارتسام بجائے دور ہونے کے مفاہمانہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اس کے قریب آنے لگا۔۔۔

دیکھو ارتسام ہمارا معائدہ ہوا ہے۔۔۔ تم لوگوں نے وعدہ کیا تھا اگر میں" اپنی چھوٹی بہن اپنے عوض اس دھندے کے لیے دے دوں گی تو تم لوگ مجھے کبھی تنگ نہیں کرؤ گے۔۔ میرا راستہ چھوڑ دو گے۔۔۔۔ مجھے ازاد کر دو گے اس کام سے۔۔۔۔ پھر اب ان گھٹیا حرکتوں کا کیا مطلب؟؟۔۔ چپ

"چاپ اسے لو اور جاؤ یہاں سے

رخسار نے ان کی آنکھوں میں ابھرتی حیوانیت پڑھ لی تھی۔۔۔ جس کے سبب وہ ڈر کر پیچھے قدم لیتے ہوئے۔۔ ان درندوں کو معائدہ یاد دلانے لگی۔۔۔

رخسار کے جملے تھے یا ایٹم بم۔۔۔ نعمان پورا ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔

لگا جیسے رخسار نے آج اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔۔۔

وہ معصوم دکھنے والی لڑکی اس قدر سفاکیت کا مظاہرہ کرے گی یہ تو کبھی تصور میں بھی نہ گزرا تھا۔۔

اس لڑکی نے اپنی آزادی کے عوض اپنی چھوٹی بہن کو جسم فروشی کے دھندے میں ڈال دیا تھا۔۔۔ کیا واقعی وہ اس کی رخسار تھی؟؟۔۔۔

آج لگا رخسار گر گئی۔۔۔ وہ جس اونچے مقام پر فائز تھی دل میں۔۔۔۔ وہ اب باقی نہ رہا۔۔۔۔

جب بھرم ٹوٹتا ہے ناں۔۔۔تو انسان بھی ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔اس کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے حقیقت اتنی بھیانک نکل کر آئے گی۔۔۔۔کے اس کی روح تک کانپ اٹھے گی۔۔۔

"اوئے۔۔۔سن رہا ہے۔۔۔اس تتلی کو لگتا ہے یہ اڑ سکتی ہے۔۔۔اور ہم اتنے شریف ہیں کے اسے اڑنے دیں گے۔۔۔"ارتسام اپنے دوستوں کی جانب دیکھ۔۔۔استہزائی یہ انداز میں بولا۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ دونوں ایسے ہنسے۔۔۔۔۔جسے کوئی ی لطیفہ سن لیا ہو۔۔۔

"میری بات سن۔۔۔تجھے شاید پتا نہیں۔۔۔ہمارے دھندے میں آنے کے بہت راستے ہیں۔۔۔مگر باہر جانے کا ایک بھی نہیں۔۔۔"اس کے

نازک بازو کو دبوچ کر اپنے قریب کر۔۔۔ارتسام اس کے ہونٹوں پر جھکتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ تیزی سے اسے دھکادے کر سیڑھیوں کی جانب بھاگی۔۔۔

اسے محسوس ہو گیا تھا ان لوگوں کے ارادے ٹھیک نہیں۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔"ابھی پہلی سیڑھی پر ہی اس نے" قدم رکھا تھا کے ارتسام نے اس کا پاؤں تیزی سے پکڑ لیا۔اور نیچے کی جانب کھینچا۔۔۔۔۔۔وہ بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے مذمت بھی کی۔۔۔ مگر ارتسام اسے پاؤں سے پکڑ کر کھینچتا ہوا۔۔۔۔واپس لاونج میں لے آیا تھا۔۔۔

میں نعمان ولید کی منگیتر ہوں۔۔۔اگر مجھے کچھ ہوا تو وہ تم لوگوں کو" چھوڑے گا نہیں۔۔۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتی۔۔۔اپنے پاؤں ارتسام سے چھڑانے کی کوشش میں لگی تھی۔۔۔

اسے تو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔تجھے کیا لگتا ہے احتشام ابرار کے سگے" بھانجے کی منگیتر کو ہم بغیر کسی پلان کے مارنے چلیں آئیں گے۔۔نو نو بے بی۔۔۔اس زخمی شیر کے سامنے تیری چھوٹی بہن کو چھوڑ دیں گے ہم۔۔۔ تیرے قتل کا الزام اس پر لگے گا۔۔۔کیونکے کوئی ی تو چاہیے ناں اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے۔۔۔۔ نعمان اسے نہیں چھوڑے گا۔۔یا تو مار دے گا یا پھر زندگی بھر کے لیے جیل میں ڈلوا دے گا۔۔۔مار دے تو تیری چھوٹی بہن کے لیے اچھا ہے۔۔۔ورنہ جیل سے ہم بعد میں اسے نکلوا کر۔۔۔ باہر ملک بھیج دیں گے۔۔۔۔وہ وہاں دھندا کرے گی۔۔۔۔ مطلب ہمارا فائدہ۔۔۔۔دونوں ہی صورتوں میں تیرا کیس بند۔۔۔۔وہ کبھی ہم

تک نہیں پہنچ سکے گا۔۔۔"ارتسام کا ساتھی (عاشر) صوفے سے اٹھ کر۔۔۔اس کے قریب آکر اکڑو بیٹھتے۔۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے اپنا پلان بتانے لگا۔۔۔۔۔۔

رخسار جان نکلی تھی اس کی باتیں سن۔۔۔

ہمارا معائدہ ہوا ہے۔۔۔پھر کیوں مجھے مارنے کی باتیں کر رہے" ہو؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھ اٹھی تھی۔۔۔

اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔

نعمان کے ساتھ خوشحال زندگی گزارنے کے لیے اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ۔۔۔لیکن نتیجہ اس کی جان پر بن آئے گا یہ تو خوابوں میں بھی نہ گزرا تھا۔۔۔

کیونکے سپاری مل گ ئی ہے تیرے نام کی۔۔۔ہم تجھے کبھی نہ ''
مارتے۔۔۔ہمارا پلان تو تجھے بابر ملک بیچ دینے کا تھا اور تیرے بدلے یہاں
تیری بہن سے دھندا کراتے۔۔۔۔۔۔ہم اپنی عورتوں کو چھوڑتے نہیں ہیں
کتنی بار بتائی یں تجھے۔۔مگر تیری قسمت میں موت لکھی ہے۔۔۔ہم چاہ کر
بھی تجھے بچا نہیں سکتے۔۔۔''ارتسام کے جملے اس کی روح فنا کر گ ئی ے
تھے۔۔۔

وہ دھندے سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔جو ممکن نہ تھا۔۔۔جب اس
دھندے کی لڑکیاں کام چھوڑنے کی کوشش کرتی ہیں تو انھیں مار پیٹ
کر۔۔۔یا نشہ آور ادویات دے کر۔۔۔۔باہر ملک بیچ دیا جاتا۔۔۔۔اسکے
ساتھ بھی یہی کیا جاتا۔۔۔کیونکے وہ چڑیا پر پھیلا رہی تھی۔۔۔

آمنہ بیگم کسی صورت رخسار جیسی لڑکی کو نعمان کی زندگی میں آنے دینے کے لیے تیار نہ تھیں۔۔۔انھوں نے اپنے بھائی سے اسے خاموشی سے مار دینے کا کہا۔۔۔

یہی وجہ تھی کے احتشام ابرار نے اپنے خاص بندوں کو اسے مارنے بھیجا۔۔۔۔

"دور ہٹو۔۔۔" وہ ارتسام کے منہ پر اپنی لات مارتی ہوئی۔۔ تیزی سے اٹھ کر اوپر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

اسکا سیل اسکے کمرے میں تھا۔۔۔

اچانک منہ پر پڑنے والی لات کے سبب۔۔۔اس کا چشمہ نیچے گر گیا۔۔۔۔

ارتسام غصے سے لال پیلا ہو کر۔۔۔اس کے پیچھے آیا۔۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ تیزی سے بند کرنے لگی۔۔۔کے ارتسام نے اپنا جوتا آڑایا۔۔۔

پوری طاقت لگائی ی۔۔۔ساتھ ساتھ نگاہ پیچھے بیڈ پر رکھے اپنے سیل کی جانب کی۔۔۔۔

وہ نعمان کو کال کر کے مدد کے لیے بلانا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا وہ نعمان کو اپنی حقیقت بتادے گی آج۔۔۔۔

ارتسام نے ایک جھٹکے سے طاقت لگا کر پورا دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ پیچھے کی جانب گرئی ی۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنا سیل اٹھایا۔۔۔اور واش روم کی جانب بھاگی۔۔۔اپنی زندگی بچانے کے لیے وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ واش روم تک پہنچ پاتی اس سے قبل ہی ارتسام نے اس کا بازو اپنی جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔زمین پر گرایا۔۔۔اور اس پر چھا گیا۔۔۔۔

شروع سے بہت اچھی لگتی تھی تو مجھے۔۔۔مگر موقع آج ملا ہے تجھے حاصل" کرنے کا۔۔۔اب سمجھ آیا وہ گورے کیوں صرف تیری ڈیمانڈ کرتے ہیں۔۔" وہ اپنی جنونی گرفت میں اسکے نازک وجود پر قابض ہوئے۔۔منہ کے پاس اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے۔۔۔۔۔سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

وہ بن پانی کی مچھلی طرح مچلی۔۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی۔۔اس نے بہت کوشش کی کے ارتسام کو اپنے وجود سے اتار دے۔۔۔ مگر وہ نازک صف نہ کر سکی۔۔۔۔

وہ اس کا ریپ کر کے۔۔۔۔فاتحانہ انداز میں کھڑا ہوا۔۔۔

وہ بے حال کیفیت میں اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔اٹھ کر بھاگتی۔۔۔۔ اس سے قبل ہی ارتسام کا ساتھی عاشر اندر کمرے میں آیا۔۔۔۔

یہ چھری دیکھ رہی ہے۔۔۔یہ خاص تیرے لیے بھیجی ہے تیری ہونے" والی ساس نے۔۔۔۔۔۔"عاشر چھری اس کی آنکھوں کے آگے لہراتے ہوئے۔۔شیطانیت سے مسکرا کر بولا۔۔۔

کوی بچاؤ۔۔۔کوئی ی ہے۔۔۔نعمان۔۔۔نعمان بچاؤ۔۔۔نعمان"
۔۔۔"وہ حلق کے بل چینخنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کی چیخیں نعمان کی روح فنا کر رہی تھی۔۔۔

کتنا چیخی تھی وہ۔۔۔کتنی ہی بار اس کا نام لے کر مدد کے لیے پکارا تھا۔۔۔

ارتسام نے پیچھے سے آکر۔۔۔اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔اس کی آواز دبائی ی۔۔۔

اگلے ہی پل عاشر نے اس کے پیٹ میں چھری گھونپ دی۔۔۔۔

اس کی خوبصورت گرے آنکھیں اس وار کی تکلیف کی شدت کے سبب پھٹیں۔۔۔۔لگا جیسے باہر نکل آئی یں گی۔۔۔۔

نعمان کی آنکھوں سے جھر جھر موتی بہنے لگے۔۔۔۔

نعمان نے اس چھری کو بغور دیکھا۔۔۔۔وہ چھری جو اس کی ماں نے رخسار کو مارنے کے لیے بھیجی تھی۔۔۔

یہ وہ ہی چھری تھی جس سے نعمان نے اپنی نس کاٹ کر خودکشی کی کوشش کی تھی۔۔۔

ظلمیت کی انتہا کی تھی اس کی ماں نے۔۔۔رخسار کو اسی چھری سے قتل کروا کر۔۔۔۔۔۔

ویڈیو ختم ہونے کے بعد۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔۔

اسکی چیخیں اب تک کان میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔

کاش تم نے مجھے سب بتادیا ہوتا۔۔۔جہاں میں اپنی زندگی ختم کر سکتا تھا" وہاں تمھاری خاطر ان لوگوں سے بھی لڑ لیتا۔۔۔مگر تم نے۔۔۔تم نے سب تباہ کر دیا۔۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر رو رہا تھا۔۔۔۔

اب ہمت نہ تھی مزید فائل دیکھنے کی۔۔۔مگر رخسار کے نیچے انعم کی تصویر دیکھ۔۔۔وہ مجبور ہوا۔۔۔

اس کے نام کے ساتھ بھی (گروہ کارکن) لکھا ہوا تھا۔۔۔۔

نعمان ولید نے قتل کر دیا۔۔۔"اس کی کوئی ی اور ڈیٹیل نہیں تھی سوائے" ڈیتھ کے کالم میں لکھے ایک جملے کے۔۔۔۔

لیکن ساتھ ساتھ اسی کے نیچے ری۔اوپن لکھا ہوا تھا۔۔۔

نعمان نے اسے دنیا کی نظر میں جب مارا تھا تو اس گینگ کی فائی ل میں بھی انعم کو مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔۔۔

ہر چیز اتنی پلاننگ سے کی گ ئی تھی کے نعمان کبھی نہ جان پاتا کے انعم ے گناہ ہے۔۔اور یقیناوہ انعم کو مار دیتا اپنے غصے وبدلے کی آگ میں۔۔۔۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکے۔۔۔۔

رخسار نے تو کبھی نہ سوچا ہو گا انعم کو بیچتے وقت۔۔۔کے جس معصوم کو اپنی آزادی کے عوض بیچ کر آئی ی ہے وہ۔۔۔ایک دن اس کی جگہ وہ نعمان ولید کی بیوی بنے گی۔۔۔اس کے بچے کی ماں۔۔۔وہ بھی پوری دنیا کے سامنے۔۔۔

ارتسام اور اس کے ساتھیوں کو صرف رخسار کو قتل کرنے اور انعم کو پھسانے کا آرڈر ملا تھا۔۔۔لیکن ارتسام اپنی خراب نیت کے سبب۔۔۔رخسار کو اپنی ہوس کا نشانا بنا بیٹھا۔۔اس کے نزدیک ایک وحشیہ کا ریپ کوئی ی معنی نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

آمنہ بیگم کو جب وہ ویڈیو ملی۔۔۔تو ان کا کلیجہ بڑا ٹھنڈا ہوا۔۔

ان کے نزدیک ارتسام نے رخسار کا ریپ کر کے۔۔۔اسے اس کی اوقات یاد دلائی ی تھی۔۔اس پر انھوں نے خاصہ خوش ہو کر۔۔ارتسام کو ترقی بھی دلوائی ی۔۔۔

اور پوسٹ مارٹم رپورٹ بھی نہ بدلوائی ی۔۔۔کیونکے وہ چاہتی تھیں کے نعمان جانے کے وہ کوئی ی کنواری لڑکی نہیں تھی۔۔۔وہ ایک وحشیہ تھی ۔۔۔دوسرے مردوں سے تعلق میں تھی وہ۔۔۔

مگر وہ بھول گ ئی تھی شاید۔۔۔۔نعمان نے کبھی ان کی بات پر یقین نہیں کیا تھا۔۔۔اور آخری بار رخسار کے ساتھ جو ہوا۔۔۔وہ ریپ تھا۔۔۔۔نہ کے اس کی مرضی۔۔۔۔

رخسار نے خود کو بچانے کے لیے ہاتھ پیر مارے تھے۔۔۔۔

اس کی کمر پر گھسیٹے جانے کے نشانات تھے۔۔۔۔اور ایک ماہ سے زیادہ ہو چکا تھا اسے کام چھوڑے۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے جسم پر صرف ایک انسانی داغ (ڈی این اے) ملا۔۔۔۔

اور بس یہی ایک غلط فیصلہ انعم کی بے گناہی کا واحد و پختہ ثبوت بن گیا۔۔۔۔

کیا رخسار نے کبھی سوچا ہو گا کے اس کی ڈیتھ باڈی ہی انعم کی حفاظت کا ذریعہ بنے گی۔۔۔۔

انعم بیچاری صرف رخسار کی ہی نہیں بلکے احتشام ابرار کے بھی نشانے پر تھی۔۔۔ مگر نعمان ولید اس کی ڈھال بن گیا۔۔۔

مانا اسنے بھی چھوڑا نہیں اسے۔۔۔انعم نے بہت اذیت سہی۔۔۔ مگر ہزاروں کا نوچنا ایک کے نوچنے سے کہیں بہتر تھا۔۔۔

اگر بلفرض نعمان اپنی محبوبہ کے قتل کے جرم میں جیل میں ڈلوا دیتا اسے۔۔۔تو وہ بیچاری وہاں بھی کون سہ سیف تھی۔۔۔وہ لوگ جرم عائد ہونے کے بعد۔۔۔اسے جیل سے غائب کر دیتے۔۔

وہ بیچاری تو بے موت ہی ماری جا رہی تھی ہر طرف سے۔۔۔۔

یہ ایک کرامت نہ تھی تو اور کیا تھا۔۔۔۔۔کے جس زخمی شیر کے سامنے اسے مارنے کے لیے چھوڑا گیا۔۔وہ ہی شیر اس کا محافظ بن بیٹھا۔۔۔۔ محافظ بھی ایسا کے پوری دنیا سے لڑ جائے۔۔۔۔

وہ نا جانے کتنے ہی گھنٹے وہاں بیٹھا سوگ مناتا رہا۔۔۔یقین کرنے کی کوشش کرتا رہا کے رخسار اتنی بھی پتھر دل ہو سکتی ہے کے اپنی ہی چھوٹی بہن کو کتوں کے آگے ڈال دے۔۔۔

اس کے پاس وقت نہیں تھا زیادہ۔۔۔انعم کی فائل ری۔اوپن ہو چکی تھی۔۔۔اس کا مطلب صاف تھا دشمن اب اس کی بیوی کے پیچھے ہیں۔۔۔

نعمان نے دانستہ طور پر عرشمان کی سالگرہ رکھی۔۔کیونکے وہ اس کا بیٹا تھا۔۔۔اور رشتے کے اعتبار سے دیکھا جائے۔۔۔تو احتشام ابرار جذباتی و خونی طور پر اس کے بیٹے سے جڑا ہوا تھا۔۔۔۔

نعمان نے احتشام ابرار کو ایموشنلی بلیک میل کیا تھا پارٹی میں آنے کے لیے۔۔۔۔

نعمان کا ایجنسی سے وعدہ تھا کے وہ احتشام ابرار کو زندہ حالت میں ان کے حوالے کرئے گا۔۔۔

احتشام ابرار بہت وقت سے انڈر گراؤنڈ تھا۔۔۔کوئی ی نہیں جانتا تھا وہ کہاں ہے۔۔۔اسے باہر لانا اوپر سے پاکستان لانا سب سے بڑا ٹاسک تھا۔۔۔جو کوئی ی عام بندہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

احتشام ابرار کو پاکستان بلانے کا کام کوئی ی اس کا بھروسے مند آدمی ہی کر سکتا تھا۔۔۔جیسے کے نعمان ولید۔۔۔اس کا سگا بھانجا۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا کیا انعم رخسار کے کام کے متعلق آگاہی رکھتی تھی۔۔۔۔

اس لیے اس نے ڈائی ریکٹ سوال کیا۔۔۔

ویسے انعم۔۔۔ کیا تم جانتی ہو رخسار کہاں جاب کیا کرتی تھی؟؟۔۔۔" اس" کے اچانک کیے سوال پر۔۔۔ انعم کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی حیرانگی۔۔۔ نعمان کو بتانے کے لیے کافی تھی کے وہ علم رکھتی ہے۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ تیزی سے نفی کرنے لگی۔۔۔ اس کے چہرے پر" جھلکتا خوف مقابل پڑھ چکا تھا۔۔۔ دل چاہا خود پر طنزیہ ہنسے۔۔۔۔ پوری دنیا کو خبر تھی کے رخسار کیا کام کرتی ہے۔۔۔ نہیں تھی تو بس اسے ہی نہیں تھی۔۔۔۔

کتنا اندھا تھا وہ عشق میں۔۔۔اتنا اندھا۔۔۔کے کبھی دیکھ ہی نہ
سکا۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے کیسے کھیل چل رہے تھے۔۔۔

Husny Kanwal

اس کا وعدہ تھا آئی ی بی سے۔۔۔کے احتشام ابرار کو ان کے حوالے کر دے
گا۔۔۔اور اسے قانون کے مطابق سزا دلوائے گا۔۔۔۔

مگر آئی ی بی والے پہلے ہی چوکنا و محتاط تھے۔۔۔کیونکے نعمان ولید احتشام
ابرار کا سگا بھانجا ہے۔۔۔اور کون نہیں جانتا احتشام ابرار کی اپنی ہی ایک
عدالت ہے۔۔۔۔وہاں سزا و جزا کے فیصلے وہ خود کرتا ہے۔۔۔نعمان ولید
اس کی روش پر چل کر قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے لے یہ ڈر انھیں پہلے ہی

لاحق تھا۔۔۔اس لیے نعمان ولید کو بارہاان کی جانب سے اس کا کیاوعدہ یاد دلایاجارہاتھا۔۔۔

میں نے جھوٹ نہیں کہاتھا۔۔۔کے میں قانون کے مطابق سزادلواؤں'' گا۔۔۔میں دلواؤں گا۔۔ضرور دلواؤں گا۔۔۔۔مگر یہ الگ بات ہے کے میری قانون سے مراد۔۔۔میں خود تھا۔۔۔۔آج تم لوگوں کے لیے میں ہی قانون ہوں اور میں ہی عدالت۔۔۔۔بہت شوق ہے ناں تجھے میری بیوی کو ڈرانے کا۔۔۔میری منگیتر پر نظر رکھنے کا۔۔۔تو دیکھ۔۔۔۔میں تجھے اتنی بھیانک سزادوگا کے توخود موت کی بھیک مانگے۔۔''نعمان نے اپنے کوٹ سے گن نکال کر۔۔۔اس کے پاؤں پر بے دھڑک فائر کرتے۔۔۔۔کدورت بھری نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔"نعمان کی آنکھوں کے آگے وہ منظر گھومنے لگا تھا۔۔۔جب "
ارتسام رخسار کا پاؤں پکڑ کر۔۔اس کے نازک وجود کو کھینچتے ہوئے سیڑھیوں
سے لاونج تک لایا تھا۔۔۔

اس کے پاؤں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

وہ حلق کے بل تکلیف کی شدت سے چیختے ہوئے گرا۔۔۔۔

سامنے دیکھ رہا ہے۔۔۔وہ کبھی ایک زندہ آدمی تھا۔۔۔اس نے میری انعم "
پر گندی نگاہ ڈالی تھی۔۔۔۔میں نے اسے بھوکا پیاسا یہاں قید کر دیا۔۔۔۔وہ
تڑپتا رہا۔۔۔ حتی کے اس کے گوشت کو کرسی کی دیمک نے کھانا شروع
کر دیا۔۔۔وہ چیختا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ۔۔۔وہ موت کی بھیک مانگتے مانگتے مر
گیا۔۔۔اور اب تیرا بھی یہی حال ہو گا۔۔۔تو خود موت کی بھیک مانگے

گا۔۔۔مگر ملے گی نہیں۔۔۔۔"نعمان کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں
۔۔ایسے انگارے جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دیں۔۔۔

ارتسام و باقی تینوں نے ڈرتے ڈرتے اپنی دائیں جانب دیکھا۔۔۔جہاں
ایک لکڑی کی کرسی رکھی تھی۔۔۔۔جس پر ایک کنکال رکھا تھا فقط۔۔۔۔

یہ کنکال جمیل کا تھا۔۔۔جو فائزہ کا سابقہ شوہر تھا۔۔۔۔

وہ چاروں ہی شدید خوفزدہ ہو کر۔۔نعمان کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔جو
انھیں اس لمحے موت کے فرشتے سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

جلدی بول۔۔۔اگر تو نہیں چاہتا کے تیرا پاؤں بھی اس حال میں"
پہنچے۔۔کیوں اغواہ کیا تھا میری بیوی کو؟؟۔۔۔اور کیا کیا تھا اس کے

ساتھ؟؟۔۔۔"وہ بھرم سے بیٹھانوجوان۔۔۔آنکھوں میں سرخ دوڑئی یں سجائے۔۔۔ایک ایک لفظ چاچبا کر پوچھنے لگا۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا اسکی بیوی پر کیا کیا قیامتیں ڈھائی ی تھیں ان ظالموں نے۔۔۔

آخر اس کا بھی تو حساب کرنا تھا۔۔۔۔

عاشر پسینوں سے شرابور حالت میں۔۔مارے خوف کے ارتسام کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو زمین پر گرا۔۔۔اپنا پاؤں پکڑ کر تکلیف کی شدت سے چیخ رہا تھا۔۔۔

لگتا ہے تجھے اپنی جان پیاری نہیں۔۔۔"اس نے اپنے بندے کو اشارہ" کیا۔۔۔تو عاشر کو گن پوائنٹ پر رکھے نوجوان نے۔۔جو کالی وردی میں ملبوس تھا۔۔۔فوراً گن لوڈ کی۔۔

اس کی گن لوڈ کرتے ہی۔۔۔عاشر مارے خوف کے تیزی سے بولنے لگا۔۔۔

"انعم کو رخسار نے بیچا تھا ہمیں۔۔۔۔مگر۔۔۔"ابھی وہ بولنا شروع ہی ہوا تھا کے نعمان کی آنکھوں پر نظر پڑی ی۔۔وہ سیاہ آنکھیں اسے کچا کھا جانے والی ہوئی یں۔۔۔

یقیناً اسے نعمان ولید کے سامنے بڑا محتاط ہو کر بولنے کی ضرورت تھی۔۔

وہ انعم کا نام لاپرواہی سے ادا نہیں کر سکتا تھا۔۔کیسے کر لیتا؟؟۔۔۔۔وہ سامنے بیٹھی موت۔۔۔اس پر جھپٹ نہ پڑتی۔۔۔۔اپنی بیوی کا نام ہر ایرے غیرے کو اجازت نہیں دی تھی اس نے لینے کی۔۔۔۔

اس نے فوراہی اپنی زبان سنبھالی۔۔۔۔"میرا مطلب آپ کی وائی ف کو ۔۔۔۔ان کی بڑی بہن نے خود ہمارے دھندے میں دیا تھا۔۔۔جب ہمیں پتا چلا کے وہ زندہ ہیں تب یہ نہیں خبر تھی کے وہ آپ کی بیوی ہیں۔۔۔ہم نے تو اپنے نزدیک اس لڑکی کو اٹھایا تھا جو ہمارے دھندے کی تھی۔۔۔وہ شور مچانے لگی ہوش میں آتے ہی۔۔۔ساتھ ساتھ خودکشی کی کوشش بھی کی۔۔تو اسے ڈرانے کے لیے ارتسام نے۔۔۔"وہ آگے بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

ارتسام نے کیا؟؟۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے "
۔۔۔اسے اپنا جملہ مکمل کرنے پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ارتسام نے ان کے پیروں کے ناخن جڑوں سے کھینچ ڈالے۔۔۔جس کے "
بعد وہ بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔ہم اسے ہوٹل لے کر جانے ہی لگے تھے
۔۔۔کے ارتسام کو اوپر سے کال آئی ی۔۔۔اور سخت آرڈر ملے کے اسے
واپس چھوڑ دیں کیونکے آپ نے پوری دنیا کے سامنے اعلان کر دیا تھا کے وہ
آپ کی وائی ف ہے۔۔۔اسی وقت ہی۔۔۔ہم اسے ایک روڈ پر ڈال کر
بھاگ گ ئی ے۔۔۔" عاشر نے اپنی موت کے خوف سے فورا ہی سب
اگل دیا تھا۔۔

وہ انعم کو اپنے دھندے کی لڑکی ہونے کے سبب اٹھا لے گ ئی ے
تھے۔۔۔۔تب انھیں خبر نہیں تھی کے وہ نعمان ولید کی بیوی ہے۔۔۔

انعم چیخ چیخ کر بار بار وارن کر رہی تھی۔۔۔کے وہ کوئی ی عام لڑکی نہیں۔۔۔ نعمان ولید کی بیوی واس کے بچے کی ماں ہے۔۔۔ مگر ان لوگوں نے اس کی بات پر یقین نہ کیا۔۔۔اور کرتے بھی کیسے ؟؟۔۔۔۔پوری دنیا کے سامنے تو نعمان کی بیوی علشبہ میراج تھی۔۔۔

انھیں لگا وہ بچنے کے لیے جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔

ماضی۔۔۔

رخسار کو قتل کرنے کے بعد۔۔ابھی وہ سارے ثبوت مٹا رہے تھے کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔اور عاشر کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی ی۔۔۔

وہ رومیسا کے انتظار میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔عاشر نے دروازہ کھولا۔۔۔تو رومیسا حیرت وخوف کی ملی جھلی کیفیت میں اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اندر آؤ۔۔"عاشر نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔۔"

وہ ڈرتے ڈرتے اندر آئی ی۔۔۔

ان لوگوں نے اس کے سر پر گن رکھ دی۔۔۔۔
وہ عورت شدید ڈر گ ئی تھی۔۔۔

عاشر نے اسے دھمکایا اور کہا کے نعمان کے سامنے اسے رخسار کے قتل کا الزام انعم پر لگانا ہے۔۔۔اور اسے سو فیصد یقین دلانا ہے کے یہ قتل انعم نے کیا ہے۔۔۔اگر اس نے ایسا نہ کیا۔۔تو وہ لوگ اسے بھی مار دیں گے۔۔۔

وہ بہت ڈرگ ئی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیسے نعمان کو یقین دلائے کے انعم نے رخسار کا قتل کیا ہے۔۔تب اچانک ذہن میں انعم کی ڈائری کا خیال آیا۔۔۔۔جو رخسار نے روتے ہوئے اسے دیکھائی ی تھی۔۔۔اور بتایا تھا کے انعم اس سے اس کا نعمان چھیننا چاہتی ہے۔۔۔

رخسار اپنی ہر بات ان سے شیئر کرتی تھی۔۔۔

انعم کو پھسانے کے لیے وہ ڈائری بہترین ذریعہ تھی۔۔۔اور نعمان کو یقین بھی آگیا تھا۔۔۔

کیونکے کہیں ناں کہیں ڈر لاحق تھا کے نعمان رومیسا سے سچ اگل وانہ لے۔۔۔اس لیے رومیسا کو ان لوگوں نے اپنے پاس قید کر لیا۔۔۔اور اس

بیچاری عورت کو بھی دھندے پر بیٹھا دیا۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ نفرت کرتی تھی رخسار سے۔۔۔۔

وہ اکثر روتے ہوئے یہی کہتی۔۔۔کے کاش رخسار نے سب کو زہر کھلا کر مار دیا ہوتا بجائے اس گندے دلدل میں پھنسنے کے۔۔۔۔

ارتسام کو ایک دن اچانک کراچی کے مال میں رخسار نظر آئی ی۔۔۔جسے دیکھ۔۔وہ کوئی ی روح گمان کر۔۔۔خوفزدہ ہو کر بھاگا۔۔۔۔

جبکے وہ رخسار نہ تھی۔۔۔۔وہ انعم تھی۔۔۔

جب ارتسام نے اپنے ساتھیوں کو یہ بات بتائی ی۔۔۔تو سب اس کا مزاق اڑانے لگے۔۔۔کیونکے ارتسام کے نزدیک وہ رخسار کی روح تھی جو بدلا لینے آئی ی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھیوں نے اوپر سے اجازت لے کر۔۔۔۔رخسار کی تلاش شروع کر دی۔۔۔

ارتسام کو یقین تھا رخسار اپنی ماں کو دیکھ کر جہاں بھی چھپی ہے باہر ضرور آئے گی۔۔۔اسی لیے ان لوگوں نے رومیسا کو جھوٹی امید دلائی ی کے اگر وہ رخسار کو انھیں زندہ پکڑوا دے تو اسے ہمیشہ کے لیے آزاد کر دیں گے۔۔۔۔

اس آزادی کی چاہ میں وہ اسے پکڑوانے کے لے راضی ہوئی یں۔۔۔۔

مگر رخسار تو نہ ملی۔۔۔ لیکن نعمان ولید کا سیکرٹری وگارڈز وبیر ضرور اس کے پیچھے پڑ گیا۔۔۔ جسے ان لوگوں نے دانستہ طور پر جان سے مارنے کی کوشش کی۔۔تاکے نعمان کے کانوں تک یہ بات نہ پہنچ سکے کے رومیسا کو کراچی میں دیکھا گیا ہے۔۔۔۔

قسمت سے زوبیر ان کے ہاتھ سے اس رات بچ کر نکل گیا۔۔۔ تو انھوں نے رمیسا کو اسلام آباد شفٹ کیا۔۔۔۔

وہ اسلام آباد میں اپنے کام پر تھی جب ایک کلائنٹ نے اس کے کندھے پر نشے کی حالت میں کانچ کا گلاس مارا۔۔۔۔ وہ زخمی ہوئی ی تھی۔۔۔ اسے ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔

کافی گہری چوٹ آنے کی وجہ سے وہ تین چار دنوں تک روز ہسپتال آکر پٹی کرواتی۔۔۔جب آخری دن تھا۔۔۔تو اس نے انعم کو ایک کمرے میں جاتے دیکھا۔۔۔وہ شاکڈ ہوئی ی تھی انعم کو دیکھ۔۔۔۔

وہ فوراہی پیچھے آئی ی۔۔۔

اس نے نعمان اور ایک بچے کو انعم کے ساتھ دیکھا۔۔۔

انعم اب بڑی ہو چکی تھی۔۔۔اور بہت حد تک وہ اپنی بڑی بہن میں جھلک مار رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی اندر جھانک کر انعم کو دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے دروازہ کھلا۔۔۔اور ایک لڑکی نکلی۔۔۔۔

الماس کو دیکھ وہ فورا بھاگی۔۔۔ مگر اب وہ جان چکی تھی کے رخسار نہیں انعم زندہ ہے۔۔۔اور وہ نعمان ولید کے پاس ہے آج بھی۔۔۔

اس نے ارتسام کو کال کر کے فورا اطلاع دی۔۔کے نعمان ولید نے انعم کو آج بھی اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔۔۔

ارتسام فورا ہی ہسپتال آ گیا تھا اسے دیکھنے۔۔۔۔وہ تو رخسار سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔۔یہی سبب تھا کے اس کی ہوس انعم کو دیکھ پھر جاگی۔۔۔۔۔

وہ اسے نعمان ولید کی دل لگی کا کوئی ی کھلونا سمجھ رہے تھے۔۔۔جسے اس نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا آج تک۔۔۔پھر کون سوچ سکتا تھا۔۔۔کے نعمان

ولید اپنی محبوبہ کے قاتل سے ہی بیاہ رچالے گا۔۔۔اس بیچاری کو تو نعمان کے سامنے چھوڑا ہی اس نیت سے گیا تھا کے اپنی محبوبہ کے قتل کا جتنا غصہ و بھڑاس ہے۔۔۔وہ اس لڑکی پر نکالے اور کبھی اصلی قاتلوں تک نہ پہنچ سکے۔۔۔

وہ اس معصوم کو ہی اصل قاتل سمجھ کر سزا دیتا رہے۔۔۔۔مگر بساط پوری الٹی پڑ جائے گی یہ کب سچا تھا انھوں نے۔۔۔

انھوں نے انعم کو ہسپتال سے اٹھالیا۔۔۔اور نعمان کے نام ایک پرچی چھوڑ دی۔۔۔ان کا گمان تھا اتنے سالوں بعد جب کے وہ شادی کر چکا ہے۔۔اور بہت خوشحال زندگی گزار رہا ہے اپنی بیوی کے ساتھ۔۔۔۔تو یقینا اسے فرق نہیں پڑے گا اس لڑکی کے خود سے چلے جانے پر۔۔۔

مگران کی توقع کے بر عکس۔۔۔۔ نعمان ولید نے تو چند گھنٹوں میں اس لڑکی کی خاطر پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔۔۔۔

پوری میڈیا کے سامنے اس کا تعارف اپنی بیوی کہ کر کیا۔۔۔

فوراہی اوپر سے کال آئی ی۔۔۔ جس کی ارتسام کو ذرا بھی امید نہ تھی۔۔۔

احتشام ابرار کا سب سے خاص بندہ تھا ارتسام۔۔۔۔

کراچی و اسلام آباد کے سارے دھندے اسی کے انڈر چلتے تھے۔۔۔ انعم کو اٹھانے کا فیصلہ اس نے خود کیا۔۔۔

کیونکے انعم کو دیکھتے ہی اس کی پرانی ہوس جاگ گ ئی تھی۔۔۔۔

اسے کیا خبر تھی اس کی ہوس ہی اس بار اسکے گلے کا پھندا بن جائے گی۔۔۔۔

وہ نادان لڑکی کہاں جانتی تھی کے نعمان پاس نہ ہو کر بھی اس کی حفاظت کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنی بیوی بتا کر پوری دنیا کے سامنے۔۔۔یہ اعلان کر دیا تھا کے کیا مقام ہے اس لڑکی کا۔۔۔

انعم کو اٹھا لے جانا آسان تھا مگر نعمان ولید کی بیوی کو۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔

وہ کوئی ی عام لڑکا تھوڑی تھا۔۔۔وہ مشہور سیاست دان ولید صاحب و آمنہ بیگم کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔ساتھ ساتھ وہ خود بھی آج بزنس فیلڈ میں اپنا ایک اونچا مقام رکھتا تھا۔۔۔۔

جب آمنہ بیگم کو جیل میں ڈلوانے نعمان ان کے گھر پہنچا۔۔۔تو انھوں نے فورا اپنے بھائی ی کو کال کی۔۔۔

کیا انعم کو تمھارے لوگوں نے اٹھوایا ہے؟۔۔۔وہ غصے سے لال پیلی ہو کر پوچھ رہی تھیں۔۔۔

"کون انعم؟؟۔۔۔"

"نعمان کی بیوی انعم۔۔۔۔"

مگر نعمان کی بیوی کا نام تو علشبہ میراج ہے ناں؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔وہ ناٹک تھا صرف۔۔۔علشبہ سے شادی نہیں کی اس"
نے۔۔۔علشبہ نے بڑے دعوے کیے تھے میرے سامنے۔۔۔کے وہ نعمان
کو اپنی محبت میں گرفتار کر کے انعم سے اس کا پیچھا چھڑا دے گی۔۔۔غلطی کی
اس پر یقین کر کے۔۔فلحال ابھی ان باتوں کا وقت نہیں۔۔۔نعمان نیچے
پولیس لے کر آیا ہوا ہے۔۔۔جلدی بتاؤ کیا انعم تمھارے بندوں کے پاس
ہے؟؟۔۔" وہ خاصہ عجلت سے پوری کہانی مختصر سی بتا کر۔۔۔پھر سے اپنا
سوال دوہرانے لگیں۔۔۔۔

مجھے کچھ اندازہ نہیں۔۔۔میں معلوم کرتا ہوں۔۔"احتشام ابرار باہر ملک"
میں بیٹھا اپنی ڈیل کر رہا تھا۔۔۔جب اسے کال آئی۔۔۔وہ واقعی اس وقت

نہیں جانتا تھا کے انعم نعمان کی بیوی ہے۔۔۔اور اسے اغواہ کیا گیا ہے اسی کے بندوں کی جانب سے۔۔۔۔

یہ اغواہ گری ولڑکیاں اٹھانے جیسے چھوٹے موٹے کام اس کا سیکرٹری دیکھتا تھا۔۔۔اس نے اپنی سیکرٹری سے پوچھا۔۔۔تو اس نے فورا اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"کیا تم جانتے ہو میرے بھانجے کی بیوی ہے؟؟۔۔"احتشام ابرار زور سے چیختے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

"نہیں سر۔۔۔ایسی تو کوئی ی انفارمیشن نہیں ہمارے پاس۔۔۔"وہ نظر جھکائے۔۔ڈرے سہمی لہجے میں بولا۔۔۔

ابھی فون لگاؤ۔۔۔اور کہو جہاں سے اٹھایا ہے اسے ابھی کے ابھی وہیں ''
چھوڑ کر آئی یں بغیر اسے ہاتھ لگائے۔۔۔''اس نے خاصہ بپھر کر آرڈر جاری
کیا۔۔۔۔

ارتسام نے فوراہی فون پر معافی مانگی۔۔۔اور احتشام کے سیکرٹری کے کہنے پر
۔۔۔انعم کو ہسپتال کے پیچھے والے روڈ کے قریب ڈال آئے۔۔۔۔

آمنہ بیگم کو پہلی بار ہتھ کڑی لگنے والی تھی وہ بھی صرف ایک معمولی سی لڑکی
کے اغواہ کے جرم میں۔۔۔اور یہ ہتھکڑی لگوانے والا کوئی اور نہیں ان کا اپنا
بیٹا تھا۔۔۔۔

ان کی انا کو شدید ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔

پہلے توانھوں نے علشبہ پر نعمان کی زندگی سے انعم کو نکالنے کا کام چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ مگر اب۔۔۔اب وہ خود نکالنے کا پلان بنا چکی تھیں۔۔۔

انھوں نے دانستہ طور پر انعم سے نعمان کی انفارمیشن لیک کرائی ی۔۔۔وہ جانتی تھیں کے ان کا بیٹا کتنا ذہین و شارپ بزنس مین ہے۔۔زیادہ وقت نہیں لگے گا اسے یہ جاننے میں کے یہ کام انعم نے کیا ہے۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی کے درمیان لڑائی ی جھگڑے کروانا چاہتی تھیں۔۔۔ نعمان کو بد ظن کرنا چاہتی تھیں انعم سے۔۔۔۔۔ مگر ان کی چاہت، چاہت ہی رہ گ ئی۔۔۔ نعمان الٹا الرٹ ہو گیا۔۔۔اس نے اور مردوں کی طرح اپنی بیوی سے سوال جواب نہیں کیے۔۔۔ حتی کے اتنی خاموشی سے ان لوگوں کے چنگل سے نکال دیا۔۔۔کے اس لڑکی کو خبر تک نہ ہوئی ی۔۔۔

ان لوگوں کے پاس انعم سے رابطے کا واحد ذریعہ اس لڑکی کا سیل تھا۔۔۔ نعمان نے وہ ہی اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کو اندازہ تھا۔۔۔ اگر سیل انعم کے پاس رہا۔۔۔ تو وہ لوگ پھر رابطہ کر کے۔۔ کوئی نہ کوئی الٹا سیدھا کام کروائیں گے اس سے۔۔۔۔

حال۔۔۔

عاشر کی پوری بات سنتے ہی اس کا غصہ سوا نیزے پر تھا۔۔۔

ان ظالم درندوں نے اس کی بیوی کے ناخن جڑ سے کھینچ ڈالے تھے۔۔۔وہ کتنی اذیت میں ہو گی اس لمحے۔۔۔یہ سوچ کر ہی دل ڈوب رہا تھا۔۔۔۔

اس کی سرخ انگارے بھری آنکھیں اس کے غصے کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔اس نے اندھا دھن ارتسام کے پاؤں پر فائر کر دیے۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح تڑپ تڑپ کر چیخنے لگا۔۔۔۔

تکلیف کی شدت سے ارتسام کچھ لمحوں میں ہی بے ہوش ہو گیا۔۔۔

قبر کھود رکھی ہے تیری۔۔۔۔اتنی آسان موت نہیں مر سکتا"
تو۔۔۔"نعمان کی اسٹڈی روم میں جو دیوار پر بک شیل تھا۔۔۔دراصل وہ

ایک راستہ تھا۔۔۔اسے کھسکا کر ہٹایا جائے۔۔۔تو پیچھے کی جانب سیڑھیاں نکلتی تھیں۔۔جو ڈائی ریکٹ بیسمنٹ میں آتیں۔۔۔

نعمان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

باقی ہوش میں موجود تینوں لڑکوں کی روح فنا ہوئی ی۔۔

تو صرف میرا گناہگار ہوتا تو شاید میں تجھے معاف کر دیتا۔۔۔اور چپ چاپ پولیس کے حوالے بھی۔۔۔۔ مگر تم لوگ تین ارواح پر ظلم ڈھانے والے ظالم ہو۔۔ایک رخسار پر۔۔۔ایک میری بیوی پر۔۔۔اور ایک میرے بچے پر۔۔۔۔میری بیوی کتنے سالوں سے اذیت میں جی رہی ہے صرف تم لوگوں کی وجہ سے۔۔۔۔تم لوگوں نے مجھ سے وہ گناہ کروایا جس کی سزا میری معصوم اولاد تک نے بھگتی۔۔۔وہ دل میں سوراخ لے کر پیدا ہوا۔۔۔وہ بنا

ماں کے پلا۔۔۔میری بیوی کو پینک آٹیک آتے ہیں۔۔۔اس کی جان پر بنی رہتی ہے۔۔۔اور یہ سب صرف تم لوگوں کی وجہ سے۔۔۔"قبر پہلے ہی کھودی پڑئی ی تھی۔۔۔

اس نے اپنے مجرموں کی سزا پہلے ہی تیار کرر کھی تھی۔۔۔

نعمان نے اس کے منہ پر پانی ڈلوایا۔۔۔وہ چاہتا تھا کے جب اسے زمین میں گاڑھا جائے تو وہ اس دردناک منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھے۔۔۔

اس کا چشمہ جب اسے ہاول میں بے ہوش کیا گیا۔۔۔تب وہیں گر گیا تھا۔۔۔لیکن اس کی آنکھیں اتنی کمزور نہ تھیں کے بغیر چشمے کے اپنی موت نہ دیکھ سکے۔۔۔

ہوش میں آتے ہی وہ پھر چیخنے لگا۔۔۔ نعمان نے اس کی شرٹ کا کالر پشت کی جانب سے پکڑ کر گھسیٹا۔۔۔اور اسے کھودی ہوئی قبر تک لے آیا۔۔۔۔ پھر اس کے زخمی وجود کو قبر میں پھینکا۔۔۔وہ بری طرح چیخنے لگا۔۔۔۔ مگر اس کے پاؤں کام نہیں کر رہے تھے۔۔۔ ساتھ ساتھ اوپر سے گرنے کے سبب جسم کی ہڈیاں ٹوٹ گ ئی یں ہوں۔۔کچھ ایسا محسوس ہوا۔۔۔۔

قبر اس قدر گہری کھودی تھی۔۔۔کے اگر وہ کھڑا بھی ہو جائے۔۔تو اوپر نہ آسکے۔۔۔۔

ڈالو مٹی سالے پر۔۔۔"اس کی آنکھوں میں بدلے کی آگ جل رہی" تھی۔۔۔ جس کے بھڑکتے شعلے ارتسام دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اس حسین نوجوان کے نزدیک ارتسام جیسے گھٹیا لوگوں کو زندہ ہی زمین میں گاڑھ دینا چاہیے۔۔۔

اس کے حکم پر ان تینوں کے سامنے ہی ارتسام پر مٹی ڈالنا شروع کر دی گئی۔۔

مجھے معاف کر دو نعمان۔۔پلیز۔۔۔مجھے ایک موقع دو۔۔" وہ اب معافی" کی صدائی یں لگا رہا تھا۔۔۔۔

عاشر اور باقی دو اس کا حال دیکھ۔۔۔پل پل مر رہے تھے۔۔۔وہ لمحے ان کے لیے موت سے زیادہ تکلیف دہ تھے۔۔۔

وہ عاشر تھا جس نے بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔اور اپنے پیچھے کھڑے گارڈ کو ایک زوردار کونی مار کر۔۔۔خود کو آزاد کرایا۔۔۔اور تیزی سے بھاگا۔۔۔

مگر جاتا تو جاتا کہاں؟؟۔۔۔وہاں تو چھپنے کی کوئی ی جگہ نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

نعمان نے اسے بھاگتے دیکھ۔۔۔فوراہی اپنی گن کا نشانا اس کے دماغ کا لیا۔۔۔اگلے ہی پل گولی پیچھے سے داخل ہو کر۔۔۔چیر پھاڑ کرتی ہوئی ی۔۔۔اگے کی جانب (دونوں آئی ی بروکے درمیانی حصے) سے باہر نکلی۔۔۔اور اگلے لمحے۔۔۔وہ دھڑم سے زمین پر گرا۔۔۔

باقی بچے دو کو بھی نعمان نے اسی وقت اپنی گولیاں سے بھون ڈالا۔۔۔

گھر سے ایک ہی وقت میں تین گاڑیاں ایک ہی رنگ کی باہر نکلی تھیں۔۔۔

اس کے بعد وپہلے دونوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج غائب تھی۔۔۔

ایجنسی والوں کو احتشام ابرار زندہ حالت میں واپس چاہیے تھا۔۔۔۔وہ نعمان ولید کو قانون ہاتھ میں نہیں لینے دے سکتے تھے۔۔۔۔

لائٹ جب اف ہوئی ی تھی اس وقت کی فوٹیج نہیں ہے اس" میں۔۔۔"ان میں سے ایک جو ویٹر کے یونیفارم میں تھا وہ چیخا۔۔۔۔

نعمان ولید کی فیملی کو ڈھونڈو۔۔۔۔وہ بھی جلد سے جلد۔۔۔اس کی بیوی'' بچے ہی ہمیں احتشام ابرار کو زندہ واپس دلوا سکتے ہیں۔۔۔'' وہ اس کی فیملی کو یوس کر کے۔۔۔ نعمان کو مجبور کرنے والے تھے کے وہ احتشام ابرار کو صحیح سلامت ان کے حوالے کرئے۔۔۔۔ مگر نعمان ولید ان سے دو قدم آگے نکلا تھا یہاں بھی۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کی فیملی اس کی کمزوری کے طور پر استعمال کی جائے گی۔۔۔۔اس لیے نعمان نے پہلے ہی زوبیر کے ساتھ انھیں چلتی گاڑی میں روانا کر دیا تھا۔۔۔۔

گاڑی میں سیل اف تھے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے لوکیشن ٹریس کرنا ممکن نہ تھا۔۔۔ساتھ ساتھ چلتی ہوئی ی گاڑی تھی۔۔۔وہ کہیں رکے نہیں تھے۔۔۔اور نہ ہی زوبیر کو رکنے کا آرڈر تھا۔۔۔

ایجنسی والے اب انعم و عرشمان کے پیچھے تھے۔۔۔انہیں یقین تھا کہ انعم بیوی ہے نعمان کی۔۔۔اسے ضرور خبر ہو گی کہ نعمان احتشام ابرار کو کہاں لے کر گیا ہے۔۔۔۔

کوئی بھی شخص جنگ میں بیوی بچے کو شامل نہیں کرتا۔۔۔اس لیے انھیں یقین تھا کے نعمان کے بیوی بچے اس کے ساتھ نہیں ہیں۔۔۔۔

اس کا سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اپنے ارد گرد گرج دار آوازیں سنیں۔۔۔آنکھیں کھولنا چاہیں مگر کھول نہ سکا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب آنکھ کھلی تو سامنے اپنا بھانجا نظر آیا۔۔۔

جو دو ننگے تاروں کو پکڑے کھڑا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں ربڑ کے دستانے تھے۔۔۔

"نعمان۔۔۔"وہ ہوش میں آتے ہی اس کا نام پکارنے لگا۔۔۔"

"یہیں ہوں ماموں جان۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔اس کے لفظ مانا میٹھے تھے مگر لہجہ نہایت کڑوا کسیلا۔۔۔۔

"آپ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔تو جلدی بتائیں۔۔۔۔کیا آپ جانتے تھے کے میں رخسار سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اور اس کے باوجود آپ نے اس کے نام کی سپاری لی؟؟۔۔۔"

نعمان کھولو مجھے" وہ اب مکمل ہوش میں آچکا تھا۔۔۔ہوش میں آتے ہی"
اس نے اپنے پورے وجود کو کرسی سے بندھا ہوا محسوس کیا۔۔۔جسے اپنی
طاقت لگا کر کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔اپنے رعب دار انداز میں
نعمان کو دیکھ حکم صادر کیا۔۔۔۔۔

اس نوجوان کے سوال نے اسے سمجھا دیا تھا کے وہاں چل کیا رہا ہے۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔۔۔۔ چلیں آپ میرے ماموں"
ہیں۔۔۔اس لیے آپ کو ایک موقع اور دیتا ہوں۔۔۔۔کیا آپ جانتے تھے
کے میں رخسار سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اور اس کے باوجود آپ نے اس کے
نام کی سپاری لی؟؟۔۔۔"اس نے پھر اپنا سوال۔۔۔کدورت سے اس کے
وجود کو دیکھتے ہوئے دوہرایا۔۔۔

اس نوجوان کی آنکھیں احتشام ابرار کو شعلے برساتی معلوم ہوئی یں۔۔

نعمان کا یہ روپ اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

ایک معمولی سی وحشیہ کے لیے تم اپنے ماموں سے لڑو گے ؟؟۔۔ہوش" میں تو ہو تم ؟؟۔۔۔" وہ خونخوار حد تک غصہ ہوتے۔۔۔ بگڑ کر پوچھنے لگا۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔۔۔"اس رعب دار شخص کے غصے کو اپنے" جوتے کی نوک پر رکھ۔۔۔وہ قریب آیا۔۔۔اور ہاتھ میں پکڑے دونوں ننگے تاروں کو۔جو ایک لال۔۔اور دوسرا کالے رنگ کا تھا۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں پر ہلکا سہ مس کیا۔۔۔

یہ کیا کر رہے۔۔۔۔آہہہ۔۔۔"ابھی وہ بے یقینی کے عالم میں نعمان کو"
دیکھ۔۔۔پوچھ ہی رہا تھا۔۔۔کے نعمان نے اس کے وجود میں 220 وولٹ
کا کرنٹ دوڑا دیا۔۔۔جس کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے۔۔۔وہ زور
سے چیخا۔۔۔

اس کا پورا وجود ایک لمحے میں ہی کپکپا اٹھا تھا۔۔۔۔۔جس کے سبب احتشام
ابرار کی بے ساختہ ہی چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔۔

کیک میں بے ہوشی کی دوا ڈالی تھی تم نے؟؟؟۔۔"وہ کرنٹ"
کھا کر۔۔۔نعمان کو دیکھ۔۔۔غراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب وہ خود کو اتنا بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس نے خود کو کھولنے کے لیے پھر طاقت لگائی ی۔۔۔ مگر کرسی اس کی طاقت برداشت نہ کرتے ہوئے پیچھے گرئی ی۔۔۔

جسے نعمان کے بندوں نے فورا اٹھا کر۔۔۔پہلے والی حالت میں نعمان کے سامنے پیش کر دیا۔۔۔

اس وقت میں آپ کی نہیں۔۔۔آپ میری عدالت میں بیٹھے ہوئے ”
ہیں۔۔۔اس لے سوال پوچھنے کا حق صرف مجھے ہے۔۔۔پھر پوچھتا
ہوں۔۔۔۔کیا آپ جانتے تھے کے میں رخسار سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اور
اس کے باوجود آپ نے اس کے نام کی سپاری لی؟؟۔۔۔“زندگی میں پہلی
بار احتشام ابرار کو وحشت ہو رہی تھی کسی سے۔۔۔ حیران کن بات یہ تھی
کے وہ کوئی ی غیر نہیں۔۔۔اس کا اپنا سگا بھانجا تھا۔۔۔

نعمان کی لہو رنگ آنکھیں مجبور کر رہی تھیں اسے۔۔۔کے قبول کرئے اپنا گناہ۔۔۔

نعمان اس کے منہ سے اس کا کیا گناہ قبول کروانا چاہتا تھا۔۔تا کے وہ ہر رشتے کا لحاظ بالائے طاق رکھ کے۔۔۔اسے سزا دے سکے۔۔۔

ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں ڈیمٹ۔۔۔" وہ غصے سے چیخا۔۔۔"

ہاں یا نہ؟؟۔۔"نعمان نے اس کی بات کو مکمل اگنور کر۔۔۔اپنے سوال پر" زور دیا۔۔۔

نعمان یہ کوئی ی طریقہ نہیں ہے اپنے بڑے ماموں سے بات کرنے"
کا۔۔۔کیا تم بھول گ ئی ے ہو میں کون ہوں؟؟۔۔میں صرف تمھاری
محبت میں اتنی دور آیا۔۔جبکے مجھے خطرہ تھا مگر میں نے اپنی جان کی پرواہ نہ
کی۔۔۔تم نے مجھے کیک کھلایا اور میں نے بغیر کسی شک کے کھا
لیا۔۔۔کیونکے مجھے اعتبار تھا تم پر۔۔۔تم نے میرا اعتبار توڑ دیا ہے
آج۔۔۔جس کا مجھے شدید دکھ ہو رہا ہے۔۔۔اب بچوں والے کھیل بند کرؤ
اور کھولو مجھے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر۔۔۔خود کو رسی سے آزاد کرانے کی کوشش
کرتے ہوئے پھر چیخا۔۔۔

ہاں یا نہ ماموں جان؟؟۔۔"اس کی کسی بات کا نعمان پر کوئی اثر نہیں"
تھا۔۔۔وہ پھر اپنا سوال دوہرانے لگا۔۔۔

نعمان۔۔۔"مقابل سرخ چہرے کے ساتھ غرایا۔۔۔"

ہاں یا نہ؟؟۔۔آپ جانتے تھے یا نہیں؟؟۔۔۔"وہ پریشرائی زکرنے" لگا۔۔۔۔

"ہاں یا نہ؟؟۔۔جواب دیں۔۔۔"

وہ مسلسل بولے چلے جارہا تھا۔۔۔۔

احتشام ابرار کو ذہنی دباؤ دینے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔جانتا تھا میں۔۔۔"احتشام ابرار شروع سے بہت غصے والا" تھا۔۔۔اور اس کا یہی غصہ انڈر ورلڈ میں بہت خطرناک مانا جاتا۔۔۔مگر آج اپنے ہی بھانجے کے سامنے وہ بہت بے بس تھا۔۔۔

نعمان کے حد سے زیادہ پریشر ائی زکرنے پر وہ بول پڑا۔۔اس کے بولتے ہی نعمان کی آنکھوں میں شدید کدورت ابھر ئی ی۔۔۔اور اسنے پھر سے بغیر اک لمحے کی دیری کے وہ ننگے بجلی کے تار اس کے ہاتھوں پر لگائے۔۔۔

آہہہہہ" وہ بے ساختہ چیخا۔۔۔اس کے پورے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا"

وہ پورا ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔اس کا دماغ دوسری بار کرنٹ کھانے کے سبب سن ہو گیا۔۔۔

جو دو منٹ بعد جا کر کام کرنا شروع ہوا۔۔۔

مانا نعمان نے صرف دو لمحوں کے لیے یہ عمل کیا تھا۔۔۔ مگر کرنٹ کا دیا جھٹکا اتنا شدید تھا کے دو لمحے ہی احتشام ابرار کو ہلا کر رکھ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

دوسروں کی سانسیں بے رحمی سے چھین لینے والے نے۔۔۔ آج زندگی میں پہلی بار سانسوں کی اہمیت کو جانا۔۔۔۔ جانا اک اک لمحہ کتنا بھاری ہو جاتا ہے جب سر پر موت کھڑی ہو۔۔۔

بھروسہ اس نوجوان کا بھی ٹوٹا تھا۔۔۔ آخر سگا ماموں تھا اس کا۔۔۔ غیر کرئے تو پھر صبر آجاتا ہے۔۔۔ کے وہ غیر ہے۔۔۔ اسے ہماری تکلیف سے کیا لین دین۔۔۔ مگر اس لڑکے کے کیس میں اس کے اپنے ہی اس کے سب سے بڑے دشمن نکلے۔۔۔ وہ کتنا ٹوٹا ہوا تھا یہ بس وہ اور اس کا خدا جانتا ہے۔۔۔۔

دوسرا و آخری سوال۔۔۔کیا آپ جانتے تھے کے انعم میری بیوی ہے" اس کے باوجود آپ نے اسے اپنے بندوں سے پریشرائز کروایا میری اسٹار لائی ٹس پروجیکٹ کی انفارمیشن لیک کرنے پر؟؟۔۔"اس کا اگلا سوال سنتے ہی۔۔۔احتشام ابرار غصے سے چیخنے لگا۔۔۔

میں ماموں ہوں تمھارا۔۔۔کم از کم اسی کا لحاظ رکھ لو۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔نعمان نے اپنے ہونٹ سو کیڑے۔۔۔پھر ان عنابی لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔جیسے احتشام ابرار سے وہ مسکراہٹ کہ رہی ہو۔۔۔تم نے کوئی ی لحاظ رکھا؟؟۔۔جو مجھے رکھنے کا کہ رہے ہو۔۔۔۔

ہاں یا نہ؟؟۔۔"وہ پھر طوطے کی طرح اپنا سوال رٹنے لگا۔۔۔"

شاید تم جانتے نہیں۔۔۔ تمھاری سابقہ منگیتر رخسار نے خود بیچا تھا اس لڑکی کو میرے بندوں کو۔۔ تم اچھے سے جانتے ہو ہم اپنی عورتوں کو نہیں چھوڑتے۔۔ مگر اس کے باوجود اس لڑکی کو کچھ نہیں کیا۔۔۔ صرف اس لیے کیونکے وہ تمھاری بیوی تھی۔۔۔" وہ جذباتی ہو کر بولا۔۔۔۔ جیسے بتا رہا ہو کتنا لحاظ رکھا ہے اس نے۔۔۔ کے اپنے اصول تک توڑ ئے۔۔۔

ہاں۔۔۔ تب ہی ڈیتھ فائ ل میں ری۔ اوپن لکھا ہے۔۔۔" نعمان طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ دوبدو جواب دہ ہوا۔۔۔

احتشام ابرار کے جذباتی جال میں وہ لڑکا نہیں پھنسنے والا تھا۔۔۔ آخر کو بات اس کی بیوی یعنی کے اس کی عزت پر آن پہنچی تھی۔۔۔

فلحال یہ جذباتی باتیں بعد میں کریں گے۔۔۔پہلے بتائیں۔۔۔کیا آپ" جانتے تھے کے انعم میری بیوی ہے اس کے باوجود آپ نے اسے اپنے بندوں سے پریشرائز کروایا میری اسٹارلائی ٹس پروجیکٹ کی انفارمیشن لیک کرنے پر؟؟۔۔"وہ پھر سوال دوہرانے لگا۔۔۔

میں باہر تھا۔۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔"احتشام منہ پھیر کر۔۔۔جھنجھلاتے" ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔

غلط جواب۔۔۔"نعمان نے یہ کہتے ہی۔۔۔پھر سے ننگے تار۔۔۔اس کے" ہاتھوں پر لگائے۔۔۔پھر فضا میں اس کی چیخیں گونجیں۔۔۔۔

آہ"ہہہ

اس کی آنکھیں پھٹی پھٹی سی تھیں۔۔۔وہ کرنٹ کے شاکڈ کے سبب سن سے جسم کے ساتھ تین چار منٹ تک بس نعمان کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

پھر پوچھتا ہوں۔۔۔اس بار غلط جواب نہ دیجیے گا۔۔۔ورنہ مجھے مجبوراً پھر" آپ کو سزا دینی پڑے گی۔۔۔اور یقین کریں مجھے تکلیف ہو رہی ہے آپ کو تکلیف دے کر۔۔۔کیا کرؤں آپ لوگوں کی طرح پتھر دل نہیں ہو سکا آج تک۔۔۔"شدید اذیت و تکلیف دینے والا اگر ہما وقت محبت کا اظہار بھی کرتا رہے تو یقیناً یہ جلے پر نمک چھڑکنے کہ قائم مقام ہوتا ہے۔۔۔نعمان اس لمحے وہ ہی عمل کر رہا تھا۔۔۔۔

احتشام تلملا اٹھا تھا اس کی بات سن۔۔۔

رخسار نے بیچا تھا اسے۔۔۔۔وہ ہماری۔۔۔۔"احتشام ابرار سرخ انگارے" ہو کر۔۔۔۔ حلق کے بل۔۔۔ نعمان کو دیکھ دھاڑ ہی رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنا جملہ مکمل کر پاتا اس سے قبل ہی نعمان آگ بگولہ ہو کر اس کی بات بیچ میں کاٹتے۔۔۔۔چنگھاڑا۔۔۔"رخسار ہوتی کون ہے میری بیوی کو بیچنے والی۔۔۔۔وہ مسز نعمان ولید ہے۔۔۔۔میری بیوی میرے بچے کی ماں۔۔۔"

اگلے ہی لمحے وہ گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا۔۔۔۔غصے میں بولنے کے بعد۔۔۔اسے احساس ہوا۔۔۔آج اس کے لہجے میں رخسار کے لیے کوئی ی اپنائیت نہیں۔۔۔کوئی ی محبت نہیں۔۔۔۔ حتی کے کوئی ی ہمدردی تک نہیں۔۔۔۔

اس لڑکی نے اپنا مقام کھو دیا تھا جو اس کے دل میں تھا۔۔۔۔

آج اس کے دل میں سوائے اس کی بیوی کے کوئی نہ تھا۔۔۔۔ جس کی خاطر وہ جان دے بھی سکتا تھا اور لے بھی سکتا تھا۔۔۔

اگر آج بالفرض رخسار زندہ ہوتی۔۔۔ تو وہ رخسار کو اپنی بیوی کو جسم فروشی کے دھندے میں بیچنے کے جرم کی پوری سزا دیتا۔۔۔ اور خود دیتا۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔

اسے پانے کی چاہ جو ہر وقت دل میں مچلا کرتی تھی وہ اب باقی نہ رہی۔۔۔ کیونکے وہ اسکی معصومیت و پاکیزگی پر مرتا تھا۔۔۔ اس کی سادگی پر مرتا تھا۔۔۔ مگر وہ سب تو صرف دھوکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اتنی پتھر دل عورت تھی کے اپنی ہی چھوٹی بہن کو درندوں کے حوالے کر گ ئی۔۔۔

حال تو یہ تھا کے اب اپنے دل کو اس کے خیال سے بھی جھنجھلاتا ہوا پا رہا تھا۔۔۔

اگر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا تو شاید کبھی یقین نہ کرتا کے رخسار اتنی بے رحم و پتھر دل تھی۔۔۔

وہ شروع سے انعم میں رخسار کو تلاش کرتا آیا تھا۔۔۔ مگر اب اور نہیں۔۔۔ رخسار و انعم میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔ انعم اس سے نفرت کرتی تھی اس کے باوجود جب اس نے علشبہ سے شادی کا ناٹک کیا سب کے سامنے۔۔ اور وہ عرشمان کو فیس کرنے سے ڈر رہا تھا کے کہیں وہ سوال نہ کرئے کے میری ماں پر دوسری عورت کیوں لائے۔۔۔ تب انعم نے اس کے

وقار کی حفاظت کی جو اس کے بیٹے کی نظر میں تھا۔۔۔اسے پتا تک چلنے نہ دیا جبکے وہ چاہتی تو اس کے بیٹے کے دل میں زہر بھر سکتی تھی۔۔۔۔

انعم کبھی بھی اپنے دل میں موجود نفرت کا اظہار کرنے سے نہیں چکتی تھی لیکن اس کے باوجود اسے اسٹار لائی ٹس پر وجیکٹ میں مجبوراً نقصان پہنچا کر۔۔۔خود اس کے سینے سے لگ کر روئی ی۔۔۔وہ اتنے صاف دل کی مالکن تھی کے دشمن کا نقصان کر کے بھی روئے۔۔۔

جبکے رخسار۔۔۔اس کی سفاکیت و ظلم کی تو کوئی ی انتہا ہی نہ تھی۔۔۔وہ اپنی ہی چھوٹی بہن اپنی آزادی کے عوض بیچ آئی ی۔۔۔

آج اپنے دل میں سوائے نفرت کے رخسار کے لیے کوئی ی اور جذبہ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

میرے صبر کا امتحان نہ لیں۔۔۔کس نے بیچا کس نے خریدا۔۔۔یہ سب بے کار باتیں ہیں۔۔۔بس اتنا بتائی یں۔۔۔آپ جانتے تھے یا نہیں؟؟۔۔۔" وہ حسین نوجوان۔۔۔انگارے بھری آنکھیں لیے۔۔۔مقابل کے چہرے کے مقام تک جھک کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں تار دیکھ۔۔۔احتشام کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی ی محسوس ہوئی یں۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے مجھے مار دینا اتنا آسان ہے؟؟۔۔اب تک تو پورے ملک میں میرے اغوا کی خبر پھیل گ ئی ہو گی۔۔۔میرے بندے آتے ہی ہوں گے وہ۔۔۔" ابھی وہ نعمان کی کالی سیاہ غراتی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے۔۔دھمکی آمیز لہجے میں بول ہی رہا تھا۔۔کے مقابل بات کاٹتے
ہوئے۔۔۔ ”تب ہی تو کہ رہا ہوں ٹائم نہیں ہے آپ کے پاس
“زیادہ۔۔۔ جلدی بولیں۔۔۔۔ہاں یا نہ ؟؟۔۔۔آپ کو پتا تھا یا نہیں ؟

نعمان باخوبی واقف تھا کے وہ کس آگ کے گولے کو ہاتھ میں لیے بیٹھا
ہے۔۔۔اب تک تو باہر کی دنیا میں تہلکا مچ چکا ہو گا۔۔۔۔
نہ صرف پولیس وایجنسی والے بلکے احتشام ابرار کے گتے بھی اسے ڈھونڈنے
نکل پڑئی یں ہوں گے۔۔۔ مگر وہ ان سب کے لیے پہلے سے ہی تیار تھا۔۔۔

اس نے یہ بیسمنٹ اپنی بیوی و بچے کی سیفٹی کے لیے خوفیہ طور پر پہلے سے
بنوا کر رکھا تھا۔۔۔ مگر اب اسے خود استعمال کر رہا تھا۔۔۔کیونکے علم تھا
ایجنسی والے ہوں یا پولیس یا احتشام کے کتے۔۔۔۔ڈھونڈیں گے اسے سب

باہر ہی۔۔کسی کو بھی اس کے گھر کا خیال نہیں آئے گا۔۔۔پھر ان کا دھیان بٹانے کے لیے تین گاڑیوں کو ایک ساتھ گھر سے نکالا تھا اس نے۔۔۔۔۔

احتشام ابرار نے اس کے مفہوم سے بھرے الفاظوں پر غور نہیں کیا۔۔۔وہ نوجوان یہ نہیں کہ رہا تھا کے اس کے پاس وقت نہیں۔۔۔اس نے کہا۔۔۔ آپ کے پاس ٹائم نہیں۔۔۔

ہاں یا نہ ماموں جان؟۔۔"وہ جواب دینے پر زور دینے لگا۔۔۔"

خاموش رہنے سے کچھ نہیں ہو گا ماموں جان۔۔۔۔اس لیے جواب" دیں۔۔۔آپ کو دینا ہی ہو گا۔۔۔۔بتائیں۔۔۔۔کیا آپ جانتے تھے کے انعم میری بیوی ہے اس کے باوجود آپ نے اسے اپنے کتوں سے پریشرائز

کروایا میری اسٹار لائی ٹس پر وجیکٹ کی انفارمیشن لیک کرنے
"پر؟؟۔۔بولیں۔۔۔میں آپ کا جواب سننا چاہتا ہوں۔۔۔

وہ احتشام کو کافی دیر تک پریشرائی زکرتا رہا۔۔۔

خاموش نہیں ہو رہا تھا ایک لمحے کے لیے بھی۔۔۔

"ہاں یا نہ۔۔۔؟؟۔۔"

تم یہ بہت غلط کر رہے ہو نعمان۔۔۔۔تم اپنی موت کو خود دعوت دے"
رہے ہو۔۔۔یقین کرؤ میں رحم نہیں کھاؤں گا چاہے آمنہ میرے پاؤں ہی
کیوں ناں پکڑ لے۔۔۔ابھی بھی وقت ہے ہاتھ کھول دو میرے۔۔۔میں
تمھارے اس عمل کو کوئی ی نادانی و کم عقلی سمجھ کر بھول جاؤں

گا۔۔۔۔آخری موقع دے رہا ہوں تمھیں۔۔۔کھولو میرے ہاتھ۔"وہ لال ہوتے چہرے اور دماغ پر ابھرتی نسوں کے ساتھ۔۔۔سامنے کھڑے نوجوان کو آخری وارننگ دینے لگا۔۔۔

مگر وہ سر پھرا عاشق کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔سر پر کفن باندھ چکا تھا وہ۔۔۔

یہ دھمکیاں اس کے لیے بے مطلب سی تھیں۔۔۔

میں بھی آپ کو آخری موقع دے رہا ہوں۔۔۔جلدی جواب" دیں۔۔۔۔اگر اب آپ نے جواب نہ دیا تو میں آپ کی خاموشی کو ہاں سے تعبیر کرؤں گا۔۔۔۔اور آپ کے مقدر میں سزا کے سوا کچھ نہیں بچے

گا۔۔۔"وہ خاصہ گمبھیر لہجے میں۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"تمھاری اتنی ہمت۔۔کے اس دو کوڑی کی لڑکی کے لیے تم احتشام ابرار کو دھمکی دو اور سزا سناؤ۔۔۔۔۔میں چاہتا تو اس معمولی سی لڑکی کو اسی دن اٹھوا لیتا اپنے لڑکوں سے جس دن اس کی بہن نے اس کا سودا کیا تھا۔۔۔اور اٹھا کر اپنے لڑکوں کے آگے ڈال دیتا۔۔۔وہ اس کے نازک جسم کا پور پور نوچ ڈالتے۔۔۔کیا کر لیتے تم؟؟۔۔۔۔اور پھر اسے دھندے پر بیٹھا دیتا۔۔۔ہر روز ایک نیا آدمی اس کا جسم نوچتا۔۔۔کیا کر لیتے تم۔۔بلکے تب ہی کیوں؟؟۔۔۔۔میں چاہوں تو آج۔۔ابھی۔۔۔اسی وقت تیری بیوی کو اٹھا لوں۔۔۔اور اٹھا کر۔۔۔۔"احتشام ابرار غصے سے بپھر کر اپنے منہ سے غلاظت اگلنے لگا۔۔۔

اس کے سخت ترین جملے جو وہ اسکی پاکیزہ بیوی کے لیے ادا کر رہا تھا۔۔۔ نعمان کا صبر ختم کر گ ئ ے۔۔۔اس کا غصہ سوا نیزے پر آن پہنچا۔۔۔۔

"شٹ۔اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ۔اپ۔۔۔۔ تجھ جیسے جانور کو آج تک ماموں بلاتا رہا اس بات کا شدید غم ہے مجھے۔۔۔تم جیسے لوگ کسی رشتے کے قابل نہیں۔۔۔۔بلکے تم جیسے گھٹیا لوگوں سے رشتوں کا لحاظ رکھنے کی امید رکھنا اپنے آپ میں ایک بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں۔۔"نعمان نے تار پھینک کر۔۔۔اس کے منہ پر پے در پے مکے برسانا شروع کر دیے۔۔۔

وہ اسے جنونی انداز میں مارے چلے جا رہا تھا۔۔۔۔بس مارے چلا جا رہا تھا۔۔کے دیکھنے والوں کا لگا۔کے وہ مار مار کر ہی اسے دنیائے فانی سے کوچ کرا دے گا آج۔۔۔۔

کاش انعم اس وقت یہاں ہوتی تو دیکھتی کیسے اس کے خلاف بولنے والوں کی زبان وہ نوجوان گدی سے کھینچ لیتا ہے۔۔۔چاہے وہ کوئی عام کتا ہو یا انڈر ورلڈ کا بادشاہ احتشام ابرار۔۔۔۔

ہاتھ باندھ کر تو کاہل وڈرپوک مارتے ہیں۔۔۔ہمت ہے تو ہاتھ کھول کر مار۔۔۔"احتشام ابرار کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔مگر آواز میں درد کہیں نہ تھا۔۔۔وہ ڈھٹائی سے طنزیہ مسکراتے ہوئے۔۔۔نعمان کو دیکھ بولا۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔۔

مام عرشمان کو ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔ڈیڈ کہاں ہیں؟؟۔۔" وہ بچہ ڈرا سہما اپنی ماں کے سینے سے ہلکا سہ ہٹ کر۔۔اس کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"ڈرنے کی کوئی ی بات نہیں ہے عرشو۔۔۔مام ہیں ناں آپ کے ساتھ۔۔۔ڈیڈ جلدی آجائی یں گے۔۔۔۔آپ دیکھنا۔۔۔آپ سو جاؤ۔۔۔" انعم اسے حوصلہ دینے لگی۔۔۔جبکے وہ خود اس لمحے بہت ڈرئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اسے سلادینا چاہتی تھی۔۔۔تاکے وہ پر سکون رہے۔۔۔۔اور یہ مشکل وقت جوان پر آن پڑا ہے وہ گزر جائے۔۔۔۔

"عرشمان کو نیند نہیں آئے گی۔۔۔" وہ تیزی سے رد میں بولا۔۔۔"

عرشمان سو جاؤ بیٹا۔۔۔مام صحیح کہ رہی ہیں۔۔جب آپ صبح اٹھو گے تو ڈیڈ" آپ کے سامنے ہوں گے یہ وعدہ ہے میرا آپ پاس سے۔۔۔آپ کے زوبیر انکل کا وعدہ۔۔۔۔"زوبیر گاڑی ڈرائی یو کرتے ہوئے۔۔۔ان دونوں ماں بیٹے کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

اس نے بیک ویو مرر سے عرشمان کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ بڑی محبت سے وعدہ کیا۔۔۔جبکے وہ خود نہیں جانتا تھا۔۔۔کے وہ وعدہ وفا کر پائے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔

انعم کی ہر سانس دعا گو تھی کے نعمان صحیح سلامت واپس آجائے۔۔۔

زوبیر کے وعدے پر بھروسہ کرتے۔۔۔ عرشمان اپنی ماں سے چپک کر سو گیا تھا۔۔۔۔

اپنے سارے خبری پھیلادو۔۔۔راستوں کو بلاک کرؤ۔۔۔ہائی وے" پر کوئی گاڑی بغیر چیک کیے جانے نہ دی جائے۔۔۔میں بھی دیکھتا ہوں نعمان ولید کب تک چھپا رہے گا۔۔۔"ایجنسی کا آفیسر۔۔۔اپنی بھرم دار آواز میں حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

"اگر سر نعمان نے احتشام ابرار کو مار دیا تو؟؟۔۔۔"

تو یقینا پھر وہ قانون سے بچ کر پاکستان سے بھاگنے کی کوشش کرے" گا۔۔ایک کام کرؤ ائی یر پورٹ پر بھس بدل کر پولیس کو بیٹھاؤ۔۔۔نعمان

ولید اپنی فیملی کے ساتھ وہاں خود آئے گا۔۔۔" وہ گمبھیر لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔

ہر طرف نعمان واس کی فیملی کو تلاش کیا جارہا تھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

اونو۔۔۔" زوبیر نے سامنے کی جانب پولیس کو گاڑی کی چیکنگ کرتے" دیکھا۔۔۔تو سمجھ گیا۔۔یہ ان ہی کے لیے ہورہی ہے۔۔۔اس نے فوراگاڑی گھوما کر۔۔۔۔روڈ سے نیچے کی جانب کچے راستے پر اتار دی۔۔۔۔

نعمان جلدی کرؤ۔۔۔یہ بلی چوہے کا کھیل زیادہ دیر نہیں چل سکے"
گا۔۔۔"وہ بیک ویو مرر سے انعم کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ کس قدر
خوفزدہ تھی یہ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا۔۔۔

اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔زوبیر دل ہی دل تصوراتی طور پر نعمان سے ہمکلام
ہوا...

♥*Husny Kanwal*♥

نہیں۔۔۔کہاناں ٹائم نہیں ہے تیرے پاس۔۔ تجھ سے اپنی بہادری کا"
سرٹیفکیٹ لینے کی کوئی ضرورت نہیں مجھے۔۔میرے بیوی بچے اس
وقت خطرے میں ہیں۔۔"نعمان جانتا تھا وہ صرف وقت کھینچنے کی کوشش
رہا ہے۔۔۔تاکے ایجنسی والے یا اس کی گینگ نعمان تک پہنچ سکے۔۔۔۔

ملک میں رہتے ہوئے اس کے بیوی بچے زیادہ وقت آئی ی بی اور احتشام ابرار کے بندوں سے بچے نہیں رہ سکیں گے۔۔۔اسے یہ سب جلد سے جلد ختم کرنا تھا۔۔۔

ہاں یا نہ؟؟۔۔۔"وہ پھر اپنا کلمہ رٹنے لگا۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔جانتا تھا میں۔۔۔"وہ غراتے ہوئے ڈھٹائی سے قبول کرنے لگا۔۔۔۔"

اور بس اس کا قبول کرنا تھا کے نعمان نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّ-اِلَیۡہِ رَاجِعونَ پڑھ کر۔۔۔نیچے زمین پر پڑے دونوں تارا اٹھا کر۔۔۔اپنے بندے کو اشارہ کیا۔۔۔۔

اس کا اشارہ ملتے ہی تاروں میں 220 وولٹ کا بجلی کا کرنٹ پھر چھوڑ دیا گیا۔۔۔اور نعمان نے وہ تار اس کے ہاتھ پر رکھ دیے۔۔۔۔

وہ پورا پورا ہل رہا تھا۔۔۔

کرنٹ اس کی جان کو کچھ ہی لمحوں میں نچوڑ گیا۔۔۔پہلے تو وہ چیخ رہا تھا۔۔۔پھر اس کی زبان باہر لٹک آئی۔۔۔

نعمان نے تار ہٹا کر نیچے پھینکے۔۔۔۔وہ مرا نہیں تھا ابھی۔۔۔

بس شاکڈ کے سبب مکمل سن پڑ گیا تھا۔۔۔۔

نعمان نے اس کی قبر بھی پہلے سے کھود رکھی تھی۔۔۔۔۔

اس کے اشارہ ملتے ہی۔۔۔اس کے بندے احتشام کے بے ست جسم کو رسیوں سے آزاد کر کے قبر میں پھینک آئے۔۔۔پھر اسکی کھلی آنکھوں کے سامنے ہی اس پر مٹی ڈالنا شروع کر دی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سر نعمان کے بیوی بچے کو اس کے سیکرٹری کے ساتھ پکڑ لیا گیا"
ہے۔۔۔۔"جیسے ہی یہ اطلاع ملی۔۔۔آفیسر چمکتی آنکھوں کے ساتھ اٹھا۔۔۔

پوچھااس سے نعمان کہاں ہے؟؟۔۔"وہ تیزی سے استفسار کرنے"
لگا۔۔۔

سر۔۔۔ابھی خبر ملی ہے۔۔۔۔باقی دو گاڑیاں خالی نکلی تھیں یہاں"
سے۔۔۔۔۔اس کا مطلب نعمان ولید یہیں کہیں چھپا ہوا ہے"تیسرا بندہ جو
ویٹر کے لباس میں ملبوس تھا۔۔۔فوراً آکر اطلاع دینے لگا۔۔۔۔جسے
سن۔۔۔۔فوراہی کتے منگائے گ ئی ے۔۔۔

جو نعمان کی مہک سونگھ کر اس تک پہنچائی یں۔۔۔

کتے سونگھتے سونگھتے۔۔۔اسٹڈی کی ایک دیوار کے پاس آکر رکے۔۔۔

وہ لوگ سمجھ گ ئی ے۔۔۔اس بک شیل کے پیچھے کچھ ہے۔۔۔

فوراہی اسے ہٹانے کی کوشش کی جانے لگی۔۔۔

اس کے ہٹتے ہی وہ سیڑھیوں کے رستے سے بیسمنٹ میں پہنچے۔۔۔

جہاں نعمان سامنے ہی ایک کرسی پر بیٹھا نظر آیا۔۔۔۔

اس نے خودی اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا۔۔۔

قانون ہاتھ میں لے کر تم نے اچھا نہیں کیا نعمان ولید۔۔۔"ان میں سے" ایک غصے سے جز بز ہو کر بولا۔۔۔۔

وہاں تین لاشیں پڑی ی تھیں۔۔۔ لیکن نعمان کے علاوہ کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔

اپنے وفادار بندوں کو نعمان نے پیچھے کے راستے سے نکال دیا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تو خود بھی نکل سکتا تھا۔۔۔۔ مگر وہ نہ گیا۔۔۔

وہ وہاں اس لیے نہیں رکا تھا کے احتشام ابرار یا اس کے کتوں کو مارنے کے جرم میں اپنا آپ سرنڈر کرے گا۔۔۔ بلکے وہ اپنی بیوی سے کیا وعدہ نبھا رہا تھا۔۔۔ وہ جیل جا رہا تھا۔۔۔ تیس سال کی سزا بھگتنے۔۔۔۔

دوسری جانب پولیس آمنہ بیگم کو اچانک گرفتار کرنے پہنچ چکی تھی۔۔۔

بیسمنٹ میں موجود قبروں سے احتشام وارتسام کی لاشوں کو نکال لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نعمان کی وکیل یسری۔۔۔جو پاکستان کی نمبرون وکیلوں میں سے ایک تھی۔۔۔وہ خاصہ برہم ہو کر انعم سے ملنے آئی ی۔۔۔۔۔

میں تو تھک گ ئی ہوں مسٹر نعمان کو سمجھا سمجھا کر۔۔۔۔ مگر وہ بندہ عجیب" رٹ لگائے بیٹھا ہے۔۔۔۔میں عدالت میں ان کے جرم کی سزا کم کروا کر دس سال کروا سکتی ہوں۔۔۔کیونکے جنھیں نعمان نے مارا وہ سب مجرم تھے۔۔۔ لیکن وہ بندہ اڑا بیٹھا ہے کے میں عدالت میں تیس سال کی سزا کرواؤں اسے۔۔۔ بھلا یہ کیا بات ہوئی ی؟؟۔۔۔وہ تیس سال کی سزا کو کیا مزاق سمجھ رہا ہے؟؟۔۔ولید صاحب مجھے پریشر ائی ز کر رہے ہیں کے ان

کے بیٹے کو جتنا ہو سکے اتنی کم سزا کراؤں وہیں دوسری طرف ان کا بیٹا عجیب وغریب رٹ لگائے بیٹھا ہے۔۔۔آپ ان کی بیوی ہیں بات کریں ان سے۔۔۔ سمجھائیں انھیں۔۔۔۔ تیس سال کی سزا کم نہیں ہوتی۔۔۔۔یہ تو عمر قید جیسا ہی ہو گیا۔۔۔۔پھر کیوں چاہیے اسے تیس سال کی سزا۔۔۔ جنھیں اس نے مارا وہ کون سہ ملک و قوم کی بھلائی ی کا کام کر رہے تھے۔۔۔۔''ان کی بات سن۔۔۔انعم خاموش رہی۔۔۔

وہ جانتی تھی نعمان کیوں تیس سال کی سزا پر اٹکا ہے۔۔۔۔

یہ اس کی والہانہ محبت نہ تھی تو اور کیا تھا کہ وہ سزا بھی بھگت رہا ہے تو اتنے پردے میں۔۔۔کہ کسی کو بھی اس کی بیوی کے عیب کی خبر نہ ہو۔۔۔۔

ماناریپ اس لڑکی کا عیب نہیں۔۔وہ تو مظلوم تھی بیچاری۔۔۔ مگر ہمارے معاشرے میں بد قسمتی سے یہ ایک عیب ہی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔۔۔۔ لوگ انصاف دلانے کھڑے ہو جاتے ہیں ایسی لڑکیوں کو مگر اپنے گھر کی بہو بنانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کمرا عدالت میں سارے ثبوت پیش کیے گ ئ ے۔۔۔

نعمان نے قبول کیا۔۔۔کے اس نے احتشام ابرار اور اس کے چار ساتھیوں کو اکیلے قتل کیا ہے۔۔۔

ساتھ ساتھ آمنہ بیگم کو رخسار کو قتل کرانے کے جرم میں تاعمر قید کی سزا ہوئی۔۔۔۔

آخر کار وہ رخسار کے قاتلوں وانعم کے مجرموں کو خود سمیت سزا دلانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔" وہ ننھا شہزادہ رو رہا تھا۔۔۔جب نعمان کو پولیس کے ساتھ" جاتے دیکھا۔۔

نعمان عرشمان کو دیکھ رکا۔۔۔بہت مشکل تھا اپنے بیٹے کو اس لمحے فیس کرنا۔۔۔۔

عرشمان کے ڈیڈ نے کیوں کیا قتل ؟؟۔۔۔اب عرشمان کے ڈیڈ کیا عرشمان" کے ساتھ نہیں رہیں گے ؟۔۔"وہ گرے آنکھوں میں نمکین موتی سجائے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

چیم۔۔۔میں جارہاہوں۔۔۔آج سے اپنااور اپنی مام کا بہت خیال" رکھنا۔۔۔ان کی حفاظت کرنا۔۔۔۔اوکے۔۔۔"وہ کیا بولتا۔۔۔کیا بتاتا اپنے بیٹے کو۔۔۔وہ کون سے جرم میں جیل جارہاہے۔۔اس کے سوالوں کے جواب نہیں تھے اس کے پاس۔۔۔۔اس لیے جھک کر اس کی پیشانی شدتِ محبت سے چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"عرشمان اسکے پاؤں سے چمٹ کر رونے لگا۔۔۔"

انعم خاموشی سے کھڑی تھی۔۔۔

یہ تو معائی دہ تھا۔۔۔اسے تو جیل جانا ہی تھا۔۔۔۔

زوبیر اسے لے جاؤ۔۔۔"اس کا دل پھٹ رہا تھا عرشمان سے جدا ہوتے" وقت۔۔۔۔ مگر یہ تو کرنا ہی تھا۔۔۔۔اس نے زوبیر کو دیکھ۔۔۔آہستگی سے کہا۔۔۔

زوبیر اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے نعمان کے پاوں سے ہٹانے لگا۔۔۔ مگر وہ جتنا ہٹاتا۔۔ عرشمان اتنا ہی زیادہ چپکتا۔۔۔۔

عرشمان چیخ چیخ کر رونے لگا۔۔۔کوئی ی اس بچے سے پوچھے اس کا کیا جا رہا تھا۔۔۔۔اس کی دنیا جا رہی تھی۔۔۔اس کا باپ جا رہا تھا۔۔۔وہ باپ جو اس

کاایک آنسوتک گرنے نہیں دیتا تھا۔۔۔جو کہتاہی یہ تھاوہ جی نہیں سکتااس کے بغیر۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔مزید اختیار نہیں رہا تھا اس کااپنے آنسوؤں پر۔۔۔

وہ دشمنِ جاں اب بھی خاموش تھی۔۔۔

جیسے کوئی ی پتھر کی مورت ہو۔۔۔

الماس زوبیر فائی زہ ثناسب رونے لگے تھے۔۔۔مگر نہ روئی ی تووہ لڑکی نہ روئی ی۔۔۔

نعمان نے جھک کر۔۔۔اس بار اسے سینے سے لگایا۔۔۔۔

چیم۔۔۔ڈیڈ کے لیے سب کچھ اور مشکل نہ کرؤ۔۔۔آپ ڈیڈ کی طاقت ہو کمزوری تھوڑی۔۔۔"اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔

پھر الگ ہوا۔۔۔تو اس ننھے شہزادے کی ناک و آنکھیں مکمل لال ہو رہی تھیں۔۔۔

زوبیر۔۔۔"اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔زوبیر اس بار تیزی سے اسے گود" میں اٹھا کر وہاں سے باہر لے گیا۔۔۔الماس فائزہ شناسب ساتھ ہی چلے گئے۔۔۔

انعم نظر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

آج سے میری سزا شروع اور جزا ختم۔۔۔"اس نے رنجیدہ سی مسکان" چہرے پر سجائے کہا۔۔۔اس کے یہ جملے کافی تھے انعم کو بتانے کے لیے ۔۔۔کے وہ یہ جیل صرف چودہ سالہ انعم کے ریپ کرنے کے جرم میں جا رہا ہے۔۔۔۔

اسے تو جیل جانا ہی تھا۔۔۔اس لیے ہر اس شخص کو مار دیا۔۔۔جو اس کی بیوی ور خسار کا مجرم تھا۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔"وہ انتظار کر رہا تھا شاید وہ دشمنِ جاں" کچھ بولے۔۔اسے تیس سال کی جیل ہوئی ی تھی۔۔

تیس سال کون جیا کون مرا۔۔۔کون جانے۔۔۔۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ نظر جھکائے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔"

میں اپنی سزا بھگتنے جارہا ہوں اپنے وعدے کے مطابق۔۔۔امید کرتا" ہوں اس کے بعد تم مجھے معاف کردو گی۔۔ عرشمان کا بہت خیال رکھنا۔۔۔اس کا تمھارے علاوہ اب اس دنیا میں کوئی ی نہیں۔۔۔"اسے ضرورت نہیں تھی انعم کو یہ بتانے کی۔۔۔ مگر پھر بھی باور کرارہا تھا۔۔۔کیونکے جانتا تھا جو آگے کہنے والا ہے اس کے بعد سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

پھر وہ اس حسین گرے آنکھوں والی گڑیا سے کچھ بھی کہنے کا حق کھو دے گا۔۔۔

انعم نے پھر فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

نظر اب بھی نہ اٹھائی ی۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اسے ہی ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے۔۔۔

اس نے اچانک اس کے نرم ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔۔۔

"میں جا رہا ہوں۔۔۔اب تو بتا دو۔۔وہ ڈائری تمھاری تھی ناں؟؟۔۔۔۔میں اسی خوشی کے سہارے باقی سال گزار لوں گا کے تم جیسی خوبصورت لڑکی کی پہلی پسند میں تھا۔۔۔۔ کبھی میں اتنا خوش نصیب بھی تھا

کے تم مجھے پانے کی چاہ رکھتی تھیں۔۔۔"کیا وہ نہیں جانتا تھا کے ڈائی ری انعم کی تھی۔۔۔یقیناوہ جانتا تھا۔۔ مگر پھر بھی اس کے منہ سے اقرار چاہتا تھا۔۔۔

اسی خوشی کے ساتھ وداع لیناچاہتا تھا۔۔کے کبھی وہ اُس دشمن جاں کی خواہش کا محور تھا۔۔۔وہ اسے پاناچاہتی تھی۔۔۔۔یہ احساس اتناخوبصورت تھا کے اسے لگاوہ زندگی آرام سے گزار لے گااس جاہے جانے کے احساس کے ساتھ۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے صاف انکار کیا۔۔ مگراب بھی نظر نہ اٹھائی۔۔"

وہ ڈائی ری انعم کے نزدیک۔۔۔اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔۔

اگراس نے وہ اپنے بچپنے میں نہ لکھی ہوتی تو رخسار کبھی اس سے نفرت نہ کرتی۔۔۔نہ اسے بیچتی۔۔۔اور نہ آج وہ یہ دن دیکھتی۔۔۔۔

نعمان اس کا انکار سن ٹوٹا۔۔۔ہونٹوں کے کناروں پر بے اختیار رنجیدہ سی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

ٹھیک۔۔۔"ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔وہ کرب بھرے لہجے و سر اثبات" میں ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نعمان ولید تمھیں تین طلاقوں کا اختیار دیتا ہوں۔۔۔تم پوری زندگی" میں جب چاہے اپنے نفس کو اختیار کرؤ۔۔۔میں تمھیں پورا اختیار دیتا

ہوں۔۔۔"اس کے الفاظ تھے یا ایٹم بم۔۔۔انعم نے مارے شاکڈ کے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ اسے تین طلاقوں کا اختیار سونپ چکا تھا۔۔۔وہ زندگی میں جب چاہے خود کو نعمان کے نکاح سے مکمل آزاد کر سکتی تھی اب۔۔۔

اس کی آنکھیں پھٹیں۔۔۔

وہ بے اعتباری سے مقابل کو دیکھنے لگی۔۔۔

نعمان نے پہلے ہی فتوی لے لیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ تیس سال کے لیے جیل ضرور جائے گا۔۔۔۔

وہ علم رکھتا تھا اتنی طاقت نہیں اس میں کے وہ اپنی جان سے پیاری بیوی کو خود طلاق دے سکے۔۔۔ مگر اسے نکاح میں باندھ کر تیس سال کے لیے جیل چلے جانا یہ بھی غلط تھا۔۔۔وہ جوان لڑکی تھی۔۔اس کی بھی جسمانی ضروریات تھیں۔۔۔۔ نفس سب کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔۔اس کے لیے زندگی کو مشکل بنا کر نہیں چھوڑ کر جانا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے فتوی لیا۔۔

"اگر ایک شخص کو عمر قید یا تیس سال کی سزا ہو تو کیا وہ اپنی بیوی کو ہمیشگی کے ساتھ تین طلاقوں کے اختیار کا مالک بنا سکتا ہے۔۔۔جو شوہر کے پاس ہوتا ہے۔۔تاکے وہ جب چاہے اپنا نفس اختیار کرئے اور خود کو اس نکاح سے آزاد کر کے گناہوں سے بچ جائے۔۔۔۔؟؟"

اور فتوی میں اس بات کی اجازت ملی۔۔۔۔

کیونکے ہر انسان کے ساتھ اس کا نفس لگا ہے۔۔۔جو اسے گناہوں کی جانب تیزی سے راغب کرتا ہے۔۔۔ایک نوجوان لڑکی کو تیس سال یا عمر بھر کے لیے انتظار میں بیٹھا دینا یقینا یہ اس کے نفس پر شدید بھاری عمل ہے۔۔۔ قوی امکان ہے وہ بیچاری گناہوں میں پڑ جائے۔۔۔۔

وہ جو پتھر کی مورت بنے کھڑی تھی۔۔۔اسے بے یقینی سے تکنے لگی۔۔۔آنسو بے اختیار آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔۔

اس کا دماغ سن ہو گیا تھا۔۔۔

نعمان نے اسے ہمیشگی کے ساتھ اختیار دینے کے بعد۔۔آہستگی سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے جدا کیے۔۔۔۔

اس لمحے ذہن مکمل سن تھا۔۔ارد گرد سوائے اس حسین نوجوان کے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اب۔۔۔۔

اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھوٹتے دیکھ۔۔۔دھک دھک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔۔۔وہ اس لڑکی کا دل تھا۔۔

وہ کمرا عدالت میں کھڑی تھی۔۔۔اس کے ارد گرد کس قدر شور برپا تھا مگر وہ تو صرف اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز سن رہی تھی۔۔۔

نعمان اس کے خوبصورت سراپے کو آنکھوں میں بساتا ہوا۔۔۔آہستگی سے ہاتھ جدا کرنے لگا۔۔۔

لگا جیسے وقت تھم گیا۔۔۔وہ صرف ان مردانہ سخت ہاتھوں کو دیکھنے لگی جو آہستگی کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے جدا ہو رہے تھے۔۔۔

وہ صرف ہاتھ نہیں تھے۔۔۔وہ اس کا سائبان تھے۔۔۔۔

نعمان کو پورا یقین تھا وہ بہت پتھر دل ہے اس کے حوالے سے۔۔۔مر جائے گی کبھی قبول نہیں کرے گی کے چاہتی ہے اسے۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ حسین گڑیا آزاد ہو جائے گی اس کے نکاح کی قید سے۔۔۔۔جو وہ ہمیشہ سے ہونا چاہتی تھی۔۔

اور یہ خیال آتے ہی اس کا دل شدت کرب سے تڑپا۔۔۔وہ رونا نہیں چاہتا تھا۔کم از کم اس کے سامنے تو بالکل نہیں۔۔۔۔اس لیے ہاتھ چھوڑ کر ۔۔۔تیزی سے پلٹ کر چل دیا۔۔۔۔

انعم اسے خود سے دور جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

دھک دھک۔۔۔۔دھک دھک۔۔۔اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔جہاں شدید کرب محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

لگا سینہ پھٹ جائے گا تکلیف سے۔۔۔مگر کیسی تکلیف؟؟۔۔۔وہ تو ہمیشہ سے اپنے مجرم کو جیل بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔آج جب وہ واقعی اپنے کیے گناہ کی سزا بھگتنے جا رہا تھا تو یہ باولا دل مچل اٹھا۔۔۔۔

وہ باقاعدہ سن سی کیفیت میں کھڑی صرف اپنے دل کا احتجاج سن رہی تھی۔۔۔

اس حسین نوجوان نے سارے اختیار اسے دے دیے۔۔۔۔اب وہ جب چاہے اس کے نکاح سے آزاد ہو سکتی تھی۔۔۔

#رائٹر : #حُسنِ_کنول

#ناول : #قلبی_محبت

#episode :45

PART :3

Last❤️

وہ کیا گیا...لگا جیسے جسم سے روح جدا ہوگئی...

ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی...مگر بس وہ نہیں تھا...اور وہ نہیں تھا...تو سب کچھ ہوکر بھی بےمعنی سہ تھا...

کچھ ماہ ایسے ہی گزرے...

عرشمان کی سالگرہ پر فائزہ بیگم کے ساتھ کراچی شفٹ ہوگئی۔۔۔اسلام آباد کا فارم ہاوس اسے کاٹنے کو جو دوڑتا تھا۔۔۔وہاں اس دشمن جاں کی اتنی یادیں بسی تھیں کے ہر چیز ایسا لگتا تھا روتی ہو۔۔۔اس کے غم میں تڑپتی ہو۔۔

یہ پہلی سالگرہ تھی جو عرشمان نے اپنے باپ کے بغیر منائی۔۔۔۔اپنی ماں کے سامنے تو وہ چہرے پر زبردستی کی مسکان سجائے ۔۔۔کیک کاٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔مگر اپنے کمرے میں جاکر۔۔ اپنے باپ کی یاد میں تنہائی میں وہ ننھا شہزادہ بڑا رویا۔۔۔

انعم نے دیکھ لیا تھا اسے روتے۔۔۔مگر ہمت نہ کرسکی اسے چپ کرانے جانے کی۔۔۔۔

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے چھ ماہ گزر گئے۔۔۔

💔Husny Kanwal💔

”کل میری شادی ہے۔۔۔“زوبیر نعمان سے ملنے جیل آیا تھا۔۔۔

اس نے بتایا تو مقابل ہلکا سہ مسکرا دیا۔۔۔

زوبیر نے اس کی آنکھوں کو سرخ پایا۔۔۔اس قدر سرخ جیسے لہو برسا رہی ہوں۔۔۔

”اپنی شادی پر اسے بلانا مت بھولنا۔۔۔“وہ مفاہمانہ انداز میں اسے حکم صادر کرنے لگا۔۔۔

”مت کرؤ ایسا۔۔تم برداشت نہیں کرسکتے ۔۔۔“زوبیر اسکے فیصلے پر بالکل بھی رضامند نہ تھا۔۔تیزی سے احتجاجا بول اٹھا۔۔۔

”یہ میری سزا ہے۔۔۔انعم کی نہیں۔۔۔“وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔تو زوبیر کا دل چاہا اس سے لڑے۔۔۔کیوں خود کو اتنی اذیت دے رہا ہے وہ۔۔۔

”دیکھو نعمان۔۔۔پلیز ایسا نہ کرؤ۔۔۔اپنی محبت کسی کی جھولی میں ڈالنا کھیل نہیں ہے۔۔۔“وہ رنجیدہ لہجے میں۔۔۔سمجھانے کی سعی کرنے لگا۔۔۔

”انعم کی محبت ہے وہ۔۔۔۔بقول اس کے اگر میں نے اسے گندہ نہ کیا ہوتا تو آج وہ بلال کی بیوی ہوتی۔۔۔“ایک بار انعم نے لڑائی میں کہے تھے یہ جملے۔۔۔وہ تو بول کر بھول گئی مگر نعمان نہ بھول سکا آج تک۔۔۔اور نہ ہی بھول سکتا تھا۔۔۔

”محبت تھی ---ہے نہیں---تھی اور ہے میں بہت فرق ہوتا ہے---وہ بیوی ہے تمھاری اس وقت..کیسے بے غیرت مرد ہو تم ----“زوبیر جذباتی ہوکر بولا..آخری جملہ غیرت جگانے کے لیے دانت پیستے ہوئے جماؤ کے ساتھ ادا کیا---

وہ بہت غصہ تھا نعمان پر---اور اس کے خود کو اذیت پہنچانے والے فیصلوں پر---

”بے غیرت نہیں---درندہ---وہ درندہ کہتی ہے مجھے---تم نہیں سمجھ سکتے ---تم پر بیتی نہیں ناں---“اس کے جملے و آنکھیں اس قدر کرب بھری تھیں کے زوبیر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے---

وہ دیکھاتا تھا کے اسے تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔مگر سچ تو یہ تھا کے اسے بہت تکلیف ہوتی تھی۔۔۔اس قدر تکلیف کے لگے کوئی جسم کا پورپور تیز دھار چھری سے کاٹ رہا ہو ۔۔۔وہ بھی بے‌دردی سے۔۔۔۔

اسے انعم سے معافی کی کوئی امید نہیں تھی۔۔بلکے یقین تھا وہ بہت جلد اس کے نکاح سے خود کو آزاد کرلے گی۔۔۔ویسے بھی وہ فارم ہاوس چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

زوبیر مزید بات نہ کرسکا۔۔اسے سمجھانا عبث معلوم ہوا۔۔۔وہ نوجوان فیصلہ کرچکا تھا۔۔۔اب وہ بدلنے والا نہیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

زوبیر کی شادی پر بہت کم لوگ آئے تھے۔۔

نکاح تو نعمان کے جیل جانے کے پانچ دن بعد ہی ہوگیا تھا۔۔۔مگر رخصتی نعمان کے پلان کے سبب روکنی پڑئی۔۔۔

فائزہ و زوبیر دونوں ہی بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔۔۔انعم سارے مہمانوں کا خصوصی خیال رکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے آج پھر وہ ہی لال رنگ کی ساڑھی زیب تن کی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ۔۔۔۔کوئی اسے دیکھ کر نہیں کہ سکتا تھا کے وہ ایک بچے کی ماں ہے۔۔۔وہ ایک نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

”ارے ارے ۔۔۔سنبھل کر۔۔۔ابھی لگ جاتی۔۔۔“عرشمان غباروں سے کھیل رہا تھا۔۔۔کے اچانک گیس کا غبارہ ہاتھ سے چھوٹ کر چھت پر جا لگا۔۔۔اسے واپس پکڑنے کے لیے وہ اچھل اچھل کر غبارے کا دھاگہ پکڑنے کی کوشش کرنے لگا ۔۔۔مگر پکڑ نہیں پارہا تھا۔۔تو اس ننھے شہزادے نے ایک کرسی لگائی۔۔۔اور اس پر کھڑا ہوگیا۔۔۔

وہ کرسی پر اچھل کر غبارے کا دھاگہ پکڑنے کا ارداہ رکھتا تھا۔۔۔

جس لمحے وہ ننھا شہزادہ کرسی پر چڑھا۔۔اسی لمحے انعم نے اسے دیکھا۔۔

عرشمان جیسے ہی اچھلا۔۔کرسی پیچھے سے گر گئی۔۔اور وہ واپس زمین پر گرنے لگا۔۔ابھی وہ زمین پر گرتا ۔۔اس سے قبل ہی ایک حسین سفید پینٹ کوٹ میں ملبوس نوجوان نے اسے تھام لیا۔۔

انعم فورا بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔مگر اس تک پہنچتی اس سے پہلے ہی وہ نوجوان عرشمان کو بچا چکا تھا۔۔

انعم نے جب نوجوان کو دیکھا۔۔تو ایک لمحے کے لیے مکمل ساکت ہوئی۔۔

یہ کیسا اتفاق تھا۔۔

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔اس کے سامنے اس کی پہلی محبت کھڑی تھی۔۔۔

وہ بہت بدلا بدلا سہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔اس کے کپڑے اس کے جوتے ہر چیز برینڈڈ تھی۔۔جو دیکھنے سے ہی کافی مہنگی معلوم ہورہی تھی۔۔۔

"لگی تو نہیں چیم؟؟۔۔"بلال عرشمان کو گود میں لیے ۔۔فکرمند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

اس کا چیم کہنا ۔۔۔عرشمان و انعم۔۔۔دونوں کو نعمان کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

دونوں کو ایک ہی لمحے میں نعمان شدت سے یاد آیا۔۔۔

”نہیں۔۔۔عرشمان ٹھیک ہے۔۔۔“

”گڈ۔۔۔لاو میں اتار دیتا ہوں تمھارا غبارہ ۔۔۔“بلال نے اسے نیچے اتارا۔۔۔پھر اس کے غبارے کا دھاگہ پکڑ کر۔۔۔اسے دیا۔۔۔جس پر وہ مسکرانے لگا۔۔۔

بلال بہت سادہ شخصیت کا مالک تھا مگر سادگی بھی ایسی کے دل میں گھر کر جائے۔۔۔

”انعم۔۔۔“وہ سیدھا کھڑا ہوا۔تو سامنے ہی لال ساڑھی میں ملبوس گرئے آنکھوں والی گڑیا پر نظر پڑئی۔۔۔

وہ حیرت و بےیقینی کے عالم میں بڑبڑایا۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔۔کتنے وقت بعد دیکھا تھا آج اسے۔۔۔

”بلال۔۔۔“انعم کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی جانب قدم بڑھانے لگے۔۔۔

یہ۔منظر زوبیر خاموشی سے دور کھڑے دیکھ۔۔۔کڑ رہا تھا۔۔۔مگر اس کے ہاتھ بندھے تھے۔۔۔وہ نہیں روک سکتا تھا کچھ بھی۔۔۔

انعم و بلال دونوں اسے محض ایک اتفاق گمان کررہے تھے۔۔۔مگر وہاں کچھ بھی اتفاقی نہ

تھا۔۔سب پلان تھا پہلے سے ہی۔۔نعمان ولید کا پلان۔۔

"کیسی ہو؟؟۔۔"بلال کی آنکھیں مسرت برسا رہی تھیں۔۔کتنا ترسا تھا وہ اس خوبصورت سراپے کو دیکھنے کے لیے۔۔۔

جو اچانک ہی اس کی زندگی سے کہیں غائب ہوگئی تھی۔۔۔

"اللہ کا ہر حال میں بڑا کرم ہے۔۔آپ کیسے ہیں؟؟۔۔"عرشمان ان دونوں کے بیچ میں کھڑا ۔۔ان کی آنکھیں دیکھنے لگا۔۔

وہ دونوں ہی دیکھنے سے ایسا لگ رہا تھا کے ابھی رو دیں گے۔۔۔

”اب لگ رہا ہے کے زندہ ہوں...“اس کا جواب محبت میں ڈوبا ہوا تھا...

کون نہیں جانتا تھا کے نعمان ولید کو اپنے ہی ماموں احتشام ابرار کو قتل کرنے کے جرم میں تیس سال کی جیل ہوئی ہے..یقینا وہ بھی جانتا تھا...

”مام..“عرشمان بیچ میں انعم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا...

”یہ تمھارا بیٹا ہے؟..“بلال نے نیوز میں سنا تھا کے نعمان کا ایک بیٹا بھی ہے ...مگر دیکھا آج پہلی بار تھا...

”جی۔۔“انعم اس لمحے الجھی۔۔۔

بلال اسے بہت پہلے سے جانتا تھا۔۔جبکے نعمان و اس کی شادی کو صرف ایک سال گزرا تھا۔۔ایک سال کی شادی میں سات سال کا بیٹا ہونا یہ تو ناممکن سی بات ہے۔۔۔وہ کیا سوچے گا اس کے متعلق۔۔۔یہی سوچ ۔۔وہ اثبات میں سر ہلاکر ۔۔۔تیزی سے عرشمان کو لے کر وہاں سے چل دی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے بلال مزید عرشمان کو لے کر کوئی سوال پوچھے۔۔۔۔

عرشمان نے محسوس کیا۔۔اس کی ماں کے ہاتھوں میں پسینہ آرہا تھا۔۔۔۔

”مام ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں ناں؟؟۔۔“عرشمان نے فکرمند لہجے میں پوچھا۔۔

”ہاں بالکل۔۔۔بس وہاں تھوڑی گرمی لگ رہی تھی۔“وہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے بولی۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی۔۔۔نہیں چاہتی تھی کے بلال کو علم ہو ۔۔عرشمان کی سچائی کا۔۔۔اس کی زندگی کی تلخ حقیقت کا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ اپنے بستر پر لیٹ کر۔۔۔اس لال ساڑھی والی گڑیا کو یاد کررہا تھا۔۔۔دو دن گزر چکے تھے اس ملاقعات کو۔۔۔مگر وہ اپنے ذہن سے چاہ کر بھی انعم کی یادوں کو نکال نہیں پارہا تھا۔۔۔

آج اس کے پاس سب کچھ تھا۔۔پیسہ گاڑی بنگلہ۔۔۔مگر نہیں تھی تو بس اس کی محبت نہ تھی۔۔۔

اس کے شوہر کو تیس سال کی جیل ہوچکی ہے۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ فکرمند ہوا۔۔۔

اس کا دل شدید احتجاج کرنے لگا کے وہ کیوں اپنی محبت کو اکیلا چھوڑ رہا ہے۔۔۔جبکے جانتا ہےاب وہ تنہا ہے۔۔۔

سات سال کے بچے کو وہ بیچاری نازک جان اکیلے کیسے سنبھالے گی۔۔۔۔

”مجھے اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔“وہ دل میں گویا ہوا۔۔۔۔

بلال کی محبت بہت سچی تھی انعم کو لے کر....

اس گرے آنکھوں والی دشمن جاں کے جانے کے بعد کبھی کسی کی چاہ دل نے نہ کی...دل آج بھی اسی میں اٹکا ہوا تھا...وہ شادی شدہ تھی ...اس کا ایک سات سالہ بیٹا تھا...اس کے باوجود وہ اپنے دل کو اس کے خیالات سے آزاد نہیں کرپارہا تھا....

اس کے نزدیک عرشمان صرف نعمان کا بیٹا تھا ....

انعم اس سے محبت کرتی تھی پھر اچانک اس نے ایک بچے کے باپ سے کیوں شادی کرلی؟؟ وہ یہ پہیلی بوجھ نہیں پاتا تھا...یقینا نعمان ولید نے ہی اسے فورس کیا ہوگا...وہ یہی سوچ رہا تھا اس

لمحے---یعنی انعم جبراً اس کے نکاح میں بندھی ہوئی ہے--یہ خیال آتے ہی---پرانی محبت جوش مارنے لگی----

”تیس سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے ..میں کیوں اپنی محبت کو ایک بچے کے باپ کے انتظار کے لیے بوڑھا ہونے کے لیے چھوڑوں---یہ بالکل صحیح وقت ہے انعم کو نعمان ولید کے جبرا نکاح سے آزاد کرانے کا---شاید اسی لیے قسمت نے ہمیں دوبارا ملایا ہے---“وہ دل ہی دل گویا ہوا----

❤️*Husny Kanwal*❤️

ولید صاحب آمنہ بیگم سے ملنے جیل آئے----

وہ دونوں آمنے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

”آمنہ ...نعمان بیٹا ہے تمہارا۔۔۔تم کیا چاہتی ہو وہ زندگی بھر اس جیل میں سڑتا رہے؟؟۔۔پلیز احتشام کے قتل کا مجھ سے قصاص لے لو۔۔۔اور نعمان کو معاف کردو۔۔۔“ولید صاحب سکون سے نہیں بیٹھے تھے۔۔وہ اب بھی نعمان کو جیل سے نکلوانے کی ہر ممکنہ کوشش کررہے تھے۔۔۔

”میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔“ان کا جملہ سنتے ہی ولید صاحب کے چہرے پر اطمینانی چھائی۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ تیزی سے بولیں۔۔”مگر صرف ایک شرط پر۔۔۔“

”کون سی شرط؟؟۔۔“وہ تجسس سے پوچھ اٹھے۔۔۔

”نعمان کی بیوی انعم سے کہیں کے وہ مجھ سے رخسار کے قتل کا قصاص لے کر۔۔۔مجھے جیل سے نکلوائے۔۔۔“آمنہ بیگم نے گمبھیر لہجے میں اپنی شرط بتائی۔۔

”مجھے یقین نہیں آتا ۔۔تم اپنے بیٹے کو جیل سے نکلوانے کے لیے شرائط عائد کررہی ہو۔۔۔“ولید صاحب اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔بے یقینی کے عالم میں بولے۔۔۔

”آپ کو صرف اپنے بیٹے کی پڑئی ہے۔۔۔۔میری کوئی پرواہ نہیں۔۔۔نعمان کو ایک بار میں نے جیل سے نکلوا دیا تو آپ و نعمان مجھے کبھی دیکھنے تک اس جہنم میں واپس نہیں آئیں گے میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔کیا میں نہیں جانتی یہ جو آپ ہر دس دن بعد چکر لگا رہے ہیں یہ

صرف نعمان کے لیے ہے۔۔۔ورنہ آپ تو مجھے پوچھنے تک نہ آتے۔۔۔"وہ آخری جملے خاصہ شکوتا ادا کرنے لگیں۔۔۔

وہ خاصہ دکھی نظر آرہی تھیں۔۔۔اور اس بلا کی گرمی سے بےحال بھی۔۔۔

انھیں آسائشوں و سہولتوں کی عادت تھی۔۔۔جبکے جیل میں انھیں اچھا کھانا تک نصیب نہیں ہورہا تھا۔۔۔

مانا وہ اپنے بیٹے سے محبت کرتی تھیں لیکن انھیں باخوبی اندازہ تھا کے ایک بار نعمان کو جیل سے نکلوا دیا تو یہ باپ بیٹے کبھی اسے پلٹ کر بھی نہیں دیکھیں گے۔۔۔

وہ اپنی پوری زندگی اس تاریک جیل میں نہیں گزارنا چاہتی تھی۔۔اس لیے یہ شرط عائد کی۔۔یقین جو تھا کے ولید صاحب اپنے بیٹے کو جیل سے نکلوانے کے لیے انعم کو کسی ناں کسی طرح ضرور مجبور کردیں گے قصاص لے کر اسے معاف کرنے پر۔۔۔

انھیں علم تھا آج نہیں تو کل ۔۔نعمان نے جیل سے نکلنا ضرور ہے۔۔ مگر ان کا کیا؟؟۔۔انھیں عمر قید کی سزا ہوئی تھی۔۔ان کی تو پوری زندگی اس جیل میں گزرنی تھی اب۔۔۔

وہ پاگل ہوئے جارہی تھیں بغیر اے۔سی اور دیگر سہولیات زندگی کے۔۔۔

انھیں بس کسی بھی طرح اس دوزخ سے نکلنا تھا۔۔۔

”ایسی بات نہیں ہے۔۔۔“ولید صاحب آمنہ کو اعتماد میں لینے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔کیونکے انھیں اپنا بیٹا جلد سے جلد جیل سے نکالنا تھا۔۔۔

ان کے نزدیک نعمان کبھی احتشام و اس کےساتھیوں کو قتل نہ کرتا اگر آمنہ نے اس کی منگیتر کو قتل نہ کروایا ہوتا۔۔۔

سب آمنہ کی غلطی تھی۔۔۔جو ان کا بیٹا آج قاتل بن گیا تھا۔۔۔

وہ کبھی ظاہر نہیں کرتے تھے مگر نعمان پر بڑا فخر تھا انھیں۔۔۔اس نے بہت چھوٹی عمر میں بغیر ان کے نام کا استعمال کرئے اپنا ایک الگ نام و پہچان بنائی تھی۔۔۔

کون سہ باپ نہیں چاہے گا کے اپنے بیٹے کو
کامیابی کے راستے پر خود سے آگے جاتا
دیکھے۔۔۔

وہ ہمیشہ سے نعمان پر اسی لیے سختی کرتے
تھے کیونکے وہ اسے بہت مضبوط اعصاب کا
مالک بنانا چاہتے تھے۔۔۔اور آج وہ بن چکا تھا۔۔۔

وہ اپنے لخت جگر کو ۔۔۔جو وقت کا چمکتا ستارہ
تھا ۔۔۔ان جیل کی تاریکیوں میں گم نہیں ہونے دے
سکتے تھے۔۔۔

”ایسی ہی بات ہے۔۔۔کیا آپ کو نظر آرہا ہے میرا
یہ کالا رنگ۔یہ چہرے پر پیپ والے دانے۔۔۔یہ
آنکھوں کے نیچے کے حلقے۔۔۔یہ میرا تیزی سے

گھٹتا وزن۔۔۔یہ میری بےحالی ۔یہ میرے الجھے روکھے بال۔۔۔نہیں آپ کو کچھ نظر نہیں آرہا۔۔۔آپ کو صرف اپنا بیٹا پیارا ہے مجھ سے اتنے سالوں کی شادی کے باوجود آپ کو کوئی محبت نہیں۔۔۔"وہ بہت رنجیدہ ہوکر۔۔اپنی حالت پر رحم دلاتی ۔روہانسہ لہجے میں بولیں۔۔۔

"میں نے کہا تھا کے رخسار کو قتل کرواؤ؟؟۔۔۔تم نے بہت غلط کیا۔۔۔"

"ہوگئی غلطی۔۔۔آپ تو ایسے بول رہے ہیں جیسے خود دودھ کے دھلے ہیں۔۔۔۔میں نہ مرواتی تو کیا آپ چھوڑ دیتے اسے؟؟۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔غصے سے پوچھنے لگی۔۔

"ہاں چھوڑ دیتا۔۔۔تمھاری طرح بےوقوف نہیں ہوں میں اور نہ اپنے پیچھے بھائی کی طاقت کے نشے

میں چور۔۔۔میں دیکھ سکتا تھا اس وقت نعمان کس قدر جنونی تھا اس لڑکی کے پیچھے۔۔۔تب ہی میں نے رضامندی دے دی تھی۔۔۔کچھ کرنے کی ضرورت تھی ہی نہیں ہمیں۔۔۔شادی کی پہلی ہی رات وہ خود جان جاتا کے وہ لڑکی اتنی پاکیزہ نہیں جتنی وہ سمجھتا ہے۔۔ساری محبت کی اندھی پٹی پہلی رات ہی کھل جاتی۔۔۔بلکے وہ خود ہاتھ پکڑ کر اسے گھر سے باہر کا راستہ دیکھاتا۔۔۔ساری غلطی تمھاری بےصبری و طاقت کے نشے کی ہے۔۔اگر تم تھوڑا سہ دماغ سے کام لے لیتیں تو اس وقت جیل میں نہ ہوتیں۔۔۔اور نہ ہی تمھارا بیٹا تم سے نفرت کرتا۔۔۔اور نہ اس وقت ہمارا نعمان جیل میں سڑ رہا ہوتا۔۔۔کم از کم بندہ کچھ کرنے سے پہلے مشورہ کرلیتا ہے مگر تم تو اپنے بھائی کی طاقت کے آگے کسی کو کچھ سمجھتی ہی نہیں تھیں۔۔۔۔"ولید صاحب ان پر ٹھیک ٹھاک برس پڑے تھے۔۔۔

”فلحال ۔۔میں آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔تم نعمان کو باہر نکلواؤ گی یا میں کوئی اور رستہ ڈھونڈوں؟؟۔۔“وہ اپنی کرسی سے کھڑے ہوتے۔۔۔بے تاثر لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

”میں اپنی شرط سے پیچھے نہیں ہٹنے والی۔۔۔“وہ قطعی لہجے میں بولیں۔۔تو ولید صاحب دانت کچکچاتے ۔۔۔وہاں سے تیز قدم لیتے باہر نکل گئے۔۔۔جبکے آمنہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

نعمان سے ملنے زوبیر آیا ہوا تھا۔۔۔باتوں ہی باتوں میں اس نے نعمان کو بتایا ۔۔کے اس نے انعم و بلال کو اس کے حکم کے مطابق ملوا دیا ہے۔۔۔

”ہمم۔۔پلیز آج کے بعد مجھے انعم کے متعلق کوئی انفارمیشن مت دینا۔۔۔“وہ نظر جھکائے ۔۔۔رنجیدہ سی مسکان چہرے پر سجائے بولا۔۔۔

وہ نہیں جاننا چاہتا تھا کے انعم کب اس کے نکاح سے آزاد ہوئی۔۔۔کیونکے ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔مگر ڈر تھا کے زوبیر بہت جلد یہ نیوز سنا دے گا کے انعم اس کے نکاح سے خود کو آزاد کر کے بلال سے شادی کرچکی ہے۔۔۔اور وہ اتنا بڑا دل نہیں رکھتا تھا کے یہ دل دہلا دینے والی خبر سن سکے۔۔۔۔اس لیے زوبیر کو پہلے ہی منع کردیا کے اب انعم کے متعلق اسے کوئی انفارمیشن نہ دے ۔۔۔۔

”چلو میں چلتا ہوں۔۔۔“وہ یہ کہ کر۔۔۔کھڑا ہوکر اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

زوبیر نے محسوس کیا وہ بہت کرب میں ہے مگر بول نہیں رہا...

نعمان لاک۔اپ میں ایک دیوار سے ٹیک لگاکر بیٹھ گیا...

اس کی آنکھیں از خود آنسو بہانے لگیں...وہ خون کے آنسو رو رہا تھا...آخر اپنی محبت کو اس کی محبت سے جو ملا آیا تھا...

انعم اس کے نکاح سے اب جلد آزاد ہوجائے گی یہ سوچ...دل مارے غم و کرب کی شدت سے بند ہونے لگا...

وہ اپنے سینے پر مکے مار رہا تھا۔۔تاکے اس درد و تکلیف کو برداشت کرسکے۔۔۔ جو دل میں اٹھ رہا تھا۔۔مگر وہ درد برداشت نہیں ہورہا تھا۔۔بس یہ اس کی انتہا تھی۔۔وہ اپنے بال نوچتے ہوئے زور زور سے چیخنے لگا۔۔۔

پہلے رخسار اور اب انعم۔۔۔سچی محبت کا خوشنودی سے حصول شاید اس کے نصیب میں تھا ہی نہیں۔۔یہ سوچ وہ مزید رنجیدہ ہوکر رونے لگا۔۔۔اب یہ اندھیری جیل ہی اس کا مقدر تھی۔۔۔

اس کی سانسیں پھولنے لگی تھیں۔۔وہ اپنے سر کو پکڑ کر پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا۔۔۔

یہ چیخیں اس کے اندر موجود کرب کو ختم نہیں کرپارہی تھیں۔۔۔وہ تھک چکا تھا اس زندگی سے۔۔۔۔تھک چکا تھا اپنی سزاؤں سے۔۔۔

دنیا کی نظر میں اسے ابھی کچھ ماہ پہلے جیل ہوئی تھی ...مگر صرف وہ ہی جانتا ہے وہ تو کب سے اپنے ضمیر کی ملامت کی سزا بھگت رہا تھا...

❤️*Husny Kanwal*❤️

انعم نے کراچی کے بڑے اسکول میں عرشمان کا داخلہ کروایا....

وہ بہت خوش تھی...کے اس کا بیٹا عام بچوں کی طرح اسکول جارہا ہے...انعم نے اس کا داخلہ ڈائریکٹ پانچویں جماعت میں کروایا...کیونکے وہ عام بچوں کے مقابلے بہت ذہین تھا...اور اس کی ذہانت کا نمونہ جب اسکول ایڈمشن ٹیسٹ میں ظاہر

ہوا۔تو اسکول کی ہیڈ ماسٹر تک حیران رہ گے
۔۔ان کا مشورہ تھا انعم کو ۔۔کے اسے آرمی پبلک
اسکول میں داخلہ دلوائے۔۔۔

جس پر انعم نے اسکا داخلہ آرمی اسکول میں
کروا دیا۔۔۔اِس سارے پروسس میں وہ شدت سے
نعمان کی کمی کو محسوس کررہی تھی۔۔۔

"آپ؟؟۔۔"گھر میں بیٹھے بیٹھے وہ بور ہورہی
تھی۔۔۔اپنی تنہائی و اکیلے پن کے احساس سے
نجات کے لیے اس نے جاب ڈھونڈنا شروع کی۔۔۔

وہ انٹرویو دینے پہنچی ۔۔۔تو کمپنی کے باس کو
دیکھ۔۔۔اس کی حیرت کی انتہاء نہ رہی۔۔۔

”کیوں میں اس قابل نہیں کے اس کمپنی کا مالک ہو سکوں؟؟۔“وہ حسین نوجوان مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

”بالکل ہیں۔۔۔میں تو بس۔۔۔“وہ اپنی حیرت پر ذرا شرمندہ ہوئی۔۔۔

جس پر مقابل مسکراتے ہوئے بولا۔۔”یہ سب میرے رب کا کرم ہے بس۔۔۔“

”جی۔۔۔“انعم واقعی بہت حیران تھی ۔۔۔

ایک سال پہلے تک تو اس کے پاس جاب تک نہ تھی ۔۔۔اور آج اتنی بڑی کمپنی کا مالک۔۔۔انعم کیا کوئی بھی اس کی جگہ ہوتا تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ پاتا۔۔۔

انعم کی قابلیت بلال سے بہتر کون جانتا تھا۔۔وہ ٹیچر رہا تھا ایک وقت اس کا۔۔

اس نے انعم کو جاب پر رکھ لیا۔۔۔

بلال بہت خوش تھا۔۔اور یہ خوشی اس کے چہرے سے جھلکتی تھی۔۔۔

💔*Husny Kanwal*💔

وہ آفس سے تھکی ہاری لوٹی تو اپنے دروازے پر ولید صاحب کو اپنا منتظر کھڑا پایا۔۔۔

انعم ڈر گئی تھی انھیں اچانک دیکھ۔۔"جی؟؟۔۔"بڑی ہمت جمع کی ۔۔۔ان سے بات کرنے کے لیے۔۔۔

"اندر چل کر بات کریں۔۔۔"انھوں نے خاصہ سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں اکیلی ہوں۔۔۔مجھے مناسب نہیں۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے ولید صاحب اس کی بات بیچ میں کاٹتے تیزی سے بول پڑے۔۔۔"تمھیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بیٹا۔۔۔میں نعمان کا باپ ہوں اور تمھارا سسر۔۔۔"ان کے جملے سن ۔۔۔انعم ایک دو لمحوں کے لیے بےیقینی سے ان کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔

پھر بغیر کچھ کہے ۔۔۔چابی سے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر۔۔۔اندر داخل ہوئی۔۔اور ان کے لیے رستہ ہموار کیا۔۔

ولید صاحب کے ساتھ دو گارڈز بھی موجود تھے۔۔۔مگر وہ گھر میں داخل نہ ہوئے۔۔۔ولید صاحب نے انھیں دروازے پر ہی روک دیا تھا۔۔۔

وہ اندر آئے۔۔تو گھر میں خاموشی چھائی محسوس ہوئی۔۔۔

"اکیلے کیسے تم؟؟۔۔عرشمان کہاں ہے؟؟۔۔"وہ اپنے پوتے کے بارے میں پوچھے بغیر رہ نہ سکے۔۔۔

انھیں نفرت رخسار سے تھی ۔۔۔اس کے کام سے تھی۔۔۔انعم کو وہ شروع سے رخسار سمجھ رہے تھے۔۔۔یہ معمہ تو عدالت میں حل ہوا کے وہ انعم ہے ۔۔۔رخسار کی چھوٹی بہن۔۔نہ کے رخسار ۔۔۔

انھیں انعم سے کوئی خاص مسئلہ نہیں۔۔اوپر سے وہ ان کے پوتے کی ماں تھی۔۔۔

اگر نعمان اپنی تیس سال جیل کی ضد پر اڑا رہا۔۔تو سوائے اپنے پوتے کے ان کے پاس تو کچھ بھی باقی نہ رہا تھا۔۔

ہر انسان دولت و نام اپنی اولاد کو اچھی زندگی دینے کے لیے کماتا ہے ۔۔مگر جب اولاد ہی جیل میں جاکر بیٹھ جائے تو بندہ کس کے لیے کمائے۔۔کس کے لیے دنیا داری نبھائے۔۔

اولاد کی اولاد سے بےپناہ محبت ہوتی ہے۔۔کیونکے اسی سے ہستی باقی رہتی ہے۔۔۔ نام باقی رہتا ہے۔۔نسل چلتی ہے۔۔۔یہ خون کے رشتے

ہیں۔۔یہ جوش مار ہی جاتے ہیں۔۔جیسے ان کے ساتھ ہورہا تھا۔۔۔

”وہ میری پھوپھو و زوبیر کے ساتھ پکنک پر گیا ہے آج۔۔واپسی پر وہ لوگ اسے چھوڑتے ہوئے چلیں جائیں گے۔۔“عرشمان کو خوش رکھنے کے لیے جہاں انعم اپنی ہر ممکنہ کوشش کررہی تھی وہیں زوبیر و فائزہ بھی پیچھے نہیں تھے۔۔۔

مگر اتنی کوششوں کے باوجود وہ ننھا شہزادہ بہت اداس رہتا۔۔بہت خاموش ۔۔۔

نعمان ولید بھلے ہی ایک وقت لوگوں کے لیے انسان اچھا نہ ہو۔۔مگر وہ اپنی فیملی کے لیے دنیا کا سب سے اچھا مرد تھا۔۔۔

”اچھا۔۔“وہ جواب سن۔۔۔کچھ دیر خاموش رہے۔۔۔

”میں چائے لاؤں آپ کے لیے؟؟۔۔“انعم نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔

”نہیں۔۔تم بس سامنے بیٹھ جاؤ۔۔۔مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔“وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

انعم اثبات میں سر ہلاتی ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

”میں عرشمان کو کسی صورت آپ کو نہیں دینے والی۔۔۔“ان کا عرشمان کے متعلق سوال کرنا۔۔۔انعم کے دل میں خوف برپا کرگیا تھا۔۔

نعمان کے بعد سب کچھ عرشمان کا تھا۔۔اسے ڈر لاحق ہوا کے وہ عرشمان کو اس سے چھیننے چلے آئیں ہیں۔۔۔

"میں عرشمان کو لینے آیا بھی نہیں ہوں۔۔"وہ تیزی سے اس کی غلط فہمی دور کرنے لگے۔۔

ان کا جواب سن۔۔۔کچھ جان میں جان آئی۔۔

"تو پھر کیا بات کرنی ہے آپ کو مجھ سے؟؟"وہ تجسس سے پوچھ اٹھی۔۔

"آمنہ۔۔۔میری بیوی۔۔۔رخسار کی قاتل ہے ۔۔۔یعنی تمھاری بہن کی۔۔۔تمھاری خونی رشتہ ہے رخسار سے۔۔۔"

”تو؟۔“انعم ناسمجھی سے۔۔۔

”احتشام آمنہ کا بھائی تھا علم ہوگا تمھیں۔۔“

”جی۔۔۔“

”آمنہ چاہے تو احتشام کے خون کا قصاص لے کر ۔۔۔۔ نعمان کو معاف کرسکتی ہے۔۔۔اور کل ہی نعمان کو جیل سے نکلوا سکتی ہے۔۔۔“ان کی بات سن ۔۔۔اس لڑکی کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

”واقعی؟؟۔۔“وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔۔مگر دل کو عجیب طرز کی خوشی میں مبتلا پارہی تھی۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی اس کے جملے میں کس قدر خوشی امڈ آئی تھی۔۔۔

”ہاں واقعی۔۔۔مگر آمنہ صرف ایک ہی شرط پر نعمان کو معاف کرنے کے لیے تیار ہے۔۔۔“

”وہ کیا؟۔۔“انعم کو خاصہ عجیب لگا تھا یہ سن۔۔کے آمنہ بیگم ایک ماں ہوکر ۔۔۔۔ اپنے ہی بیٹے کو جیل سے چھڑوانے کے لیے شرط عائد کررہی ہیں۔۔۔

”کے تم رخسار کا قتل اس پر معاف کردو۔۔۔بھلے ہی مجھ سے قصاص لے لو اس کے بدلے۔۔“وہ گمبھیر لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگے۔۔۔

انعم ان کی شرط سن۔۔بے ساختہ بول اٹھی۔۔۔”ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔۔۔“

”کیوں نہیں ہوسکتا؟؟۔کیا لڑکی تمھیں اپنا شوہر پیارا نہیں؟؟۔۔۔تم کس کے لیے لڑ رہی ہو مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا؟؟۔۔۔اس بہن کے لیے جو تمھیں بیچ کر آ گئی تھی۔۔۔اگر وہ زندہ ہوتی تو کیا تم آج وہ مقام پاتیں جہاں تم آج موجود ہو؟؟۔۔۔۔“اس کا انکار سنتے ہی ولید صاحب بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

”انھوں نے میری بہن کو صرف اس لیے مروایا کیونکے وہ ان کے بیٹے سے محبت کرتی تھی۔۔اور غریب ہونے کے باوجود اس کے ساتھ شادی کے خواب دیکھ رہی تھی ۔۔۔کیا گارنٹی ہے کے وہ عورت مجھ پر حملہ نہیں کروائے گی؟۔۔۔انھیں باہر جیل سے نکلوانا ایسا ہے جیسے اپنے پاؤں پر خود کلھاڑی مارنا۔۔۔۔“انعم نے تیزی سے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

”وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تم سے۔۔۔“ولید صاحب اسے اعتماد دلانے لگے۔۔۔

”سوری۔۔۔میرے ہسبینڈ نے بڑی مشکل سے اس عورت کو جیل میں ڈلوایا ہے۔۔۔“نعمان شروع سے رخسار سے محبت کرتا تھا۔۔۔

انعم کے نزدیک ۔۔۔۔نعمان نے اپنی محبت کے قتل کا بدلا لیا تھا اپنی ماں سے۔۔۔

وہ کب سے رخسار کے قاتلوں کو ڈھونڈ رہا تھا کیا انعم نہیں جانتی۔۔۔اس نے بہت مشکل سے رخسار کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا تھا۔۔اب ماسٹر مائنڈ کو چند ماہ بعد ہی جیل سے نکلوا لینا یقینا نعمان کی سالوں کی محنت کو رائگا کرنا تھا۔۔۔

اگر وہ آمنہ بیگم کو آزاد کرائے گی تو نعمان اسے کبھی معاف نہیں کرئے گا۔۔۔یہ سوچ۔۔اس نے ولید صاحب کو صاف انکار کیا۔۔۔

آمنہ ایک بہت خطرناک عورت تھی۔۔۔جس نے اس کی بہن کو بے۔دردی سے قتل کروایا ۔۔۔وہ لڑکی کیسے یقین کرلے کے وہ عورت اسے نہیں کروائے گی۔۔۔

"تمھارا یہ آخری فیصلہ ہے؟؟۔۔"ولید صاحب خاصہ برہمی سے استفسار کرنے لگے۔۔۔

"جی بالکل۔۔۔"انعم سپاٹ و قطعی لہجے میں بولی۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلاکر اٹھ کر باہر چل دیے۔۔۔

💔*Husny Kanwal*💔

وقت کو تو جیسے پر لگے ہوں۔۔۔دو سال دیکھتے ہی دیکھتے گزر گئے۔۔۔

مگر وقت ہر کسی کے لیے ایک جیسا نہیں گزر رہا تھا۔۔۔

وہ سو رہی تھی جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

نیند میں ہی سیل کان سے لگایا۔۔۔"ہیلو۔۔۔"

"سو گئی کیا ؟؟۔۔"دوسری جانب سے نروس حالت میں سوال کیا گیا۔۔۔

”سر آپ؟؟۔۔کوئی کام تھا مجھ سے؟؟۔۔“وہ بلال کی آواز سن۔۔۔فورا ہی اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

”ہاں ۔۔بہت ضروری کام تھا۔۔۔کیا تم دروازہ کھول سکتی ہو میرے لیے؟؟۔۔أس کے لچکدار انداز میں پوچھے سوال پر وہ الجھی۔۔۔

”دروزاہ ؟؟۔۔۔کیا آپ میرے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے ہیں؟؟۔۔“وہ تیزی سے بستر سے اٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

”نہیں۔۔۔تمھارے دل کے باہر۔۔۔“اس کا جواب سن۔۔۔وہ جو اپنے بیڈ سے تیزی سے اتر کر کھڑی ہوئی تھی ۔۔۔اپنی جگہ منجمد ہوئی۔۔۔

”کیا؟؟---میں سمجھی نہیں---“اسے واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا یا وہ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی--بلال یہی سوچ رہا تھا اس لمحے---

”پلیز انعم میرے لیے سب اور مشکل نہ بناؤ--میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں--کیا تم پھر سے اپنے دل کے دروازے میرے لیے کھول سکتی ہو؟؟---یقین کرؤ میں تمھیں بہت خوش رکھوں گا---میں جانتا ہوں تمھارا شوہر جیل میں ہے ---وہ بھی پورے تیس سال کے لیے---اتنا لمبا عرصہ تم اس کے انتظار میں نہیں گزار سکتیں---تیس سال بہت ہوتے ہیں---تم عرشمان کی فکر نہ کرؤ---ہم دونوں مل کر اسے سنبھال لیں گے---بلکے جیسے تم اس کی سگی ماں نہ ہوتے ہوئے بھی اسے سگی ماں سے زیادہ پیار دیتی ہو ---ویسے ہی میں بھی سگے باپ سے زیادہ پیار دوں گا اسے---ہم تینوں بہت خوشحال زندگی بسر کریں گے--پلیز میرا ہاتھ تھام لو---میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں

آج بھی انعم...پلیز تم نعمان سے خلع لے لو"وہ خاصہ جذباتی ہوکر اسے پرپوز کررہا تھا...ساتھ ساتھ اسے نعمان سے خلع لینے پر زور دینے لگا...

انعم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے....

دھک دھک ...دھک دھک ....وہ اپنے دل کو زور زور سے دھڑکتا محسوس کررہی تھی....

❤️💗*Husny Kanwal*💗❤️

وہ اکیلا بیٹھا...ایک جھری سے آتی دھوپ کی کرنیں دیکھ رہا تھا....

اچانک انعم چھم سے آنکھوں کے سامنے آگئی۔۔۔وہ رنجیدہ سہ مسکرا دیا۔۔۔پھر اپنے بیٹے کا چہرہ دکھا۔۔۔جس پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

دوسال بہت لمبا عرصہ ہوتا ہے۔۔۔وہ اب موت کی دعائیں دن رات کرنے لگا۔۔۔اسے یقین تھا اب تک تو وہ دشمنِ جاں اس کے نکاح سے خود کو آزاد کرکے اپنی نئی زندگی کا آغاز کرچکی ہوگی۔۔۔۔

اور یہ خیال ہی اس قدر جان لیوا تھا۔۔کے آنکھیں پھر بھر آئیں۔۔۔اس نے چھت کی جانب دیکھا۔۔مراد خدا کی برتری تھا۔۔۔وہ جو ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔

”مجھے موت دے دے ۔۔مجھ سے یہ اذیت اب برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ناجانے کتنی ہی موتیں صرف اِس ایک خیال کے آنے سے مرتا ہوں میں۔۔۔کے وہ میرے نکاح میں نہیں رہی ہوگی اب۔۔۔اب وہ

کسی اور کی ہوچکی ہوگی۔۔۔میں گناہگار ہوں۔۔۔میں
مانتا ہوں میرا گناہ معافی کے قابل نہیں۔۔۔مگر
مالک انسان ہوں۔۔۔خطا کا پتلا۔۔۔ہوجاتے ہیں
گناہ۔۔۔نہ چاہوں تو بھی ہوجاتے ہیں۔۔۔میں فرشتہ
نہیں مالک جو معصوم ہوتے ہیں جن سے کوئی
گناہ سرزد نہیں ہوتا۔۔۔میں تو انسان ہوں۔۔بدکار
انسان۔۔۔ہوگئی خطا۔۔۔اب کیا کرؤں؟؟۔۔۔معافی مانگ
مانگ کر تھک گیا مگر تیری بندی مجھے معاف
نہیں کرتی۔۔۔مجھے یہ جیل اتنا نہیں کاٹتی جتنا یہ
خیال کاٹتا ہے کے وہ مجھے چھوڑ چکی
ہوگی۔۔۔میں نے خود نہیں کی اس سے محبت۔۔۔تو
نے کرائی۔۔تو نے اس کے خیال کو میرے دل میں
ایسے ڈال دیا کے مجھ میں اب میں ہوں ہی نہیں
وہ ہی وہ باقی ہے۔۔۔۔نکاح کے پانی میں ناجانے
کیسی تاثیر رکھ دی تو نے۔۔۔ کے میں ناچاہتے
ہوئے بھی اس کی جانب کھینچتا چلا گیا۔۔۔اب وہ
میری سانسوں میں بسی ہے ایسے کے اب
سانسیں رکیں تو اس کا خیال رکے۔۔۔معاملہ میرے

بس میں نہیں رہا ہے میرے مالک۔اب تو ہی کچھ کر۔۔یا تو آر کر۔۔یا تو پھر پار کر۔۔یا تو اپنی بندی سے مجھے معافی دلوا دے۔۔یا اس گناہگار نعمان ولید کے وجود سے اس زمین کو پاک کردے۔۔۔۔"وہ روتا رہا۔۔۔بس روتا رہا۔۔۔

لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

جب تمہیں لگے کہ بس اب تمہاری برداشت ختم ہونے کو ہے۔۔۔تو جان لو کے آزمائش اپنے اختتام پر ہے۔۔ کیونکے اللہ کا وعدہ ہے کے وہ برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔❤️

❤️*Husny Kanwal*❤️

ولید صاحب بارہا کوشش کرتے کرتے تھک گئے تھے اس لڑکے سے۔۔۔جو اپنی سزا کم کرانے کے لیے کسی صورت راضی نہ تھا۔۔۔

ایک سال اور گزر گیا۔۔۔

تین سال ۔۔۔بہت کچھ بدل گیا ہوگا باہر۔۔۔وہ نوجوان یہی سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔

ایک دن زوبیر اس سے ملنے آیا۔۔۔

"انکل بہت پریشان ہیں نعمان۔۔۔کیوں اپنی ضد نہیں چھوڑ رہے تم؟؟۔۔۔تم اپنی ضد چھوڑو تو وہ بیچارے کچھ کریں ناں۔۔۔"زوبیر خاصہ جھنجھلاکر بول رہا تھا۔۔۔سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا وہ بھی اب۔۔۔

یہ اس کی سزا کا وقت تھا۔اور وہ اپنی سزا سے بھاگ نہیں سکتا تھا۔۔۔

وہ خاموش رہا۔۔۔۔

”یہ لو۔۔۔“اچانک زوبیر نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس کے آگے کیا۔۔۔

وہ الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔

”کیا ہے یہ؟؟۔۔“

”خود دیکھ لو۔۔“زوبیر نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔۔

اور پھر چپ ہوکر بیٹھ گیا...

نعمان نے خط کھولا...تو رائٹنگ دیکھ کر ہی چونک گیا...وہ اس دشمنِ جاں کے ہاتھ سے لکھا خط تھا...وہ بغیر نام پڑھے ہی یہ بات بتا سکتا تھا...

ان تین سالوں میں یہ پہلی بار تھا جب اس دشمنِ جاں نے کوئی خط بھیجا ہو...

"اَلسَلامُ عَلَیْکُم ..نعمان میں نے تمھیں معاف کیا...میں نئی زندگی شروع کرنے جارہی ہوں۔میں نہیں چاہتی کے اس میں پرانی زندگی کا کوئی سایہ ہو...مجھے اب تم سے کوئی شکوہ شکایت نہیں...ولید انکل باربار میرے گھر آ رہے

ہیں۔انھیں اندازہ ہوگیا ہے کے تیس سال کی تمھاری اس سزا کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔۔۔میں نہیں چاہتی وہ پھر سے میرے گھر آئیں۔تم پر تمھارے والد کا حق ہے نعمان ۔۔۔۔تم سمجھ رہے ہو ناں۔۔۔پلیز اپنی ضد چھوڑ دو۔۔۔۔فقط۔۔انعم۔۔۔"جہاں پہلا جملہ پڑھ کر اس کی آنکھیں چمکی تھیں ۔۔۔وہیں دوسرا جملہ پڑھتے ہی ان آنکھوں میں تاریکی چھا گئی۔۔۔

وہ نئی زندگی شروع کرنے جارہی تھی۔۔یہ سوچ۔۔۔ دل بند ہونے لگا۔۔۔

اس خط پر بےضبط ہوکر ۔۔۔آنسو گرنے لگے۔۔۔

وہ تو صرف عرشمان کی ماں بناکر لایا تھا اپنی زندگی میں۔۔۔مگر وہ کب بیوی سے جان بنی۔۔۔اسے خود خبر نہیں۔۔۔

آسماں کو زمین ---یہ ضروری نہیں
---جاملے---جاملے----
عشق سچا وہ ہی---جس کو ملتی
نہیں---منزلیں---منزلیں----

💔*Husny Kanwal*💔

انعم نے اسے معاف کردیا تھا----

وہ نوجوان اس کی بات کا مان رکھتے--- اپنی تیس سال کی سزا کم کرانے پر راضی ہوا----

کچھ دنوں بعد ہی اسے جیل سے رہائی مل گئی---

اسے صرف اپنے بیٹے سے تین سال بعد ملنے کی خوشی تھی۔۔۔باقی تو جیل میں رہے یا باہر ۔۔۔اب کیا فرق پڑتا تھا۔۔۔

وہ جس دن باہر آیا۔۔۔زوبیر ولید صاحب و عرشمان اسے ویلکم کرنے کے لیے باہر کھڑے تھے۔۔۔

اب عرشمان پہلے سے زیادہ لمبا ہوگیا تھا۔۔۔

اپنے باپ کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ روتے ہوئے گلے لگا۔۔۔نعمان کی بےچین روح کو بھی جیسے سکون میسر آیا ہو۔۔۔

عرشمان اس کے لیے ہر درد کی دوا کی مانند تھا۔۔۔

ولید صاحب و زوبیر ان باپ بیٹے کو گلے لگ کر خوشی و غمی کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار ہوتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

”اگر تم باپ بیٹے کا ملنا ملانا ہوگیا ہو تو بیٹھو گاڑی میں۔۔۔گھر چلنا ہے۔۔۔“ولید صاحب اپنے رعب دار انداز میں بولے۔۔۔

ہر باپ گلے سے لگاکر محبت کا اظہار کرے یہ ضروری نہیں۔۔۔۔

جس دن سے نعمان جیل گیا تھا۔اس رات سے اس کا باپ سویا نہیں تھا آرام سے۔یہ ان کی محبت نہ تھی تو اور کیا تھا۔۔۔

نعمان جانتا تھا وہ ظاہر نہیں کرتے مگر محبت بڑی کرتے ہیں۔۔۔

وہ از خود ہی اپنے باپ کے گلے آ لگا۔۔۔

اک لمحے کے لیے وہ ساکت ہوئے۔۔۔انھیں حیرت ہوئی تھی نعمان کے اچانک عمل پر۔۔۔

زندگی میں وہ پہلی بار ان کے گلے لگا تھا۔۔۔

اس کی کمر پر ہلکا سہ سہلا کر۔۔۔چلو خیر ہے۔۔۔کہتے وہ اسے ہٹاکر۔۔فورا گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔

"مجھ سے بھی مل لو۔۔۔میں بھی کچھ لگتا ہوں تمھارا۔۔۔"زوبیر نے مسکرا کر شکوئے بھرے

لہجے میں کہا...تو نعمان چہرے پر مسکان سجائے ...اس کے گلے لگا....

"شکریہ..."وہ محبت سے شکریہ ادا کرنے لگا....

"چلیں ..."وہ تینوں گاڑی میں بیٹھے....

عرشمان پہلے سے بہت بدل گیا تھا...بہت خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا وہ...نعمان نے بھی زیادہ بات نہ کی..

ولید صاحب اسے اپنے گھر لے آئے تھے....

❤*HusnY Kanwal*❤

ابھی تک وہ اپنے کمرے میں نہیں گیا تھا۔۔

لاونج میں گم سم سہ بیٹھا رہا۔۔

"آمنہ انٹی کو باہر ملک بھیج دیا ہے سر۔۔"ولید صاحب پہلی بار اپنے بیٹے و پوتے کے ساتھ کھانا کھارہے تھے۔۔۔جب زوبیر کو ایک کال موصول ہوئی۔۔جس کے فورا بعد وہ انھیں اطلاع دینے چلا آیا تھا۔۔۔

"کیا؟؟۔۔وہ باہر کیسے نکلیں؟؟۔۔"نعمان خاصہ الجھ کر زوبیر کو اور پھر ولید صاحب کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔انعم نے قصاص لے کر معاف کردیا اسے۔۔۔اور اس کے بدلے میں اس نے تمھیں معاف

کردیا۔۔تب ہی تم باہر نکلے ہو۔۔ورنہ پانچ سال سے کم نہیں ہورہی تھی تمھاری سزا۔"ولید صاحب کے کہتے ہی۔۔اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔

"مگر انعم نے ایسا کیوں کیا؟؟۔۔"اس نے خاصہ برہمی سے پوچھا۔۔اسے لگا ولید صاحب نے اسے فورس کیا ہے یہ سب کرنے کے لیے۔۔۔

"کیونکے وہ تمھیں نکلوانا چاہتی تھی۔۔۔"ولید صاحب بھرم سے گویا ہوئے۔۔

پھر ولید صاحب نے نعمان کو آمنہ کی شرط کا بتایا۔۔۔جس پر وہ لال پیلا ہوکر رہ گیا۔۔۔کیونکے اب تو وہ آزاد ہوچکی تھیں۔۔۔

صرف خونی رشتوں کے پاس حق ہوتا ہے ---اور
وہ حق انعم کے پاس تھا---جو اس نے نعمان کو
باہر نکلوانے کے لیے استعمال کیا---اور آمنہ بیگم
کی شرط مانتے-- انھیں آزاد کرا دیا جیل سے---

آمنہ بیگم بہت خطرناک عورت ہیں یہ بات کون
نہیں جانتا تھا---اس لیے ولید صاحب نے انھیں باہر
ملک بھیج دیا تھا---پاکستان سے بہت دور---تاکے
وہ کسی کو چاہ کر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں---

"آپ لوگوں کو ان کی شرط نہیں ماننی چاہیے
تھی---"نعمان جھنجھلاکر ---اپنا سر پکڑے ---بول
اٹھا---

" چپ چاپ کھانا کھاؤ بیٹھ کر تم---بھولو
مت---تمھارا باپ زندہ ہے ابھی---آمنہ کو میں

سنبھال لوں گا۔۔"ولید صاحب اسے دیکھ۔۔برہمی سے بولے۔۔

جس پر وہ غصے سے پانی کا گلاس منہ سے لگا گیا۔۔۔

"دادا۔۔نمک دیجیے گا عرشمان کو۔۔"عرشمان کے لاپرواہی سے کہتے ہی ولید صاحب نے اسے نمک پاس کیا۔۔۔

نعمان کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں تھیں یہ منظر دیکھ۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔

”نمک ٹھیک تو ہے بیٹا۔۔“ولید صاحب اس شہزادے کی پلیٹ میں سے سالن چکتے ہوئے بولے۔۔

وہ دادا پوتے کب اتنا قریب آئے؟؟۔۔

ولید صاحب جیسا سخت مزاج شخص کس قدر نرمی سے عرشمان سے مخاطب تھا۔۔ یہ دیکھ۔۔۔نعمان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔۔

نعمان کے لیے یہ منظر دل کو چھو لینے والا تھا۔۔

جس طرح وہ ایک دوسرے سے بات چیت کررہے تھے ۔۔نعمان کو محسوس ہوا وہ کافی وقت سے ساتھ ہیں۔۔

”عرشمان تم یہاں اپنے دادا کے گھر کیسے ؟؟۔۔“وہ اشتیاق کے سبب۔۔ پوچھے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کے انعم عرشمان کو لے کر کراچی شفٹ ہوگئی تھی۔۔

”میں اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔۔“ولید صاحب سنجیدگی سے بولے۔۔

”انعم نے آپ کے ساتھ آنے دیا؟؟۔۔“اس کے لہجے میں حیرانگی جھلک رہی تھی یہ سوال کرتے وقت۔۔

”کھانا کھاتے وقت زیادہ بات نہیں کرتے۔۔۔یہ سارے سوال تم بعد میں کرلینا۔ابھی کھانا کھاؤ۔۔“ولید صاحب ڈپٹ بھرے لہجے میں بولے۔۔

”کیا انعم نے اپنی نئی زندگی شروع کرنے کے لیے عرشمان کو ڈیڈ کے ساتھ بھیج دیا؟؟۔۔“نعمان یہی سوچتے ہوئے۔۔پانی چھوڑ کر چیئر سے اٹھا۔۔

اپنے دل پر شدید بھاری پن محسوس کررہا تھا وہ۔۔۔

اس لیے سیڑھیاں چڑھ کر۔۔ڈائریکٹ اپنے کمرے کی جانب آیا۔۔۔

دروازہ بے دھڑک کھول کر۔۔۔جیسے ہی اندر داخل ہوا۔۔سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

”تم آگئے...“اک دلفریب مسکراہٹ نے اس کا ویلکم کیا۔جس کی اسے ہرگز توقع نہ تھی۔۔۔

وہ لال ساڑھی میں الجھی نظر آرہی تھی۔۔۔

اس حسین نوجوان کو دیکھ۔ اسکی گرے آنکھیں چمکیں۔۔وہ مسرت بھرے لہجے میں کہتی فورا اس کی جانب آنے لگی۔۔۔

نعمان کو تین سال بعد دیکھ رہی تھی وہ آج۔۔

وہ کافی دبلا ہوگیا تھا۔۔مگر چہرے پر داڑھی آ گئی تھی۔۔جو اس کے چہرے پر خاصہ ججتی معلوم ہوئی۔۔۔

اسے دیکھنے کی خوشی میں اس قدر ایکسائٹڈ ہوئی کے بھول گئی کے اس کی ساڑھی ابھی سیٹ نہیں ہوئی ہے---

جیسے ہی دو قدم اسکی جانب بڑھائے---ساڑھی ہیل میں اٹک گئی---اور وہ منہ کے بل نیچے گرنے لگی---

"آہ"اس نے ڈر کر تیزی سے آنکھیں میچ لیں---

مگر اگلے پل اسے محسوس ہوا۔جیسے اسے کسی نے تھاما ہو---

آنکھ کھولی---تو نعمان کے دونوں ہاتھ اسے آگے سے تھامے ہوئے تھے---اور اس کی نگاہیں اس دشمنِ جاں کو بےیقینی سے تک رہی تھیں---

”سوری ۔۔میں تمھیں سرپرائز دینا چاہتی تھی ۔۔۔تمھیں یہ ساڑھی بہت پسند آئی تھی ناں مجھ پر۔۔۔اس لیے ۔۔۔اب یہ مت کہنا کے نیٹ کا زمانہ ہے ۔۔۔کیونکے نیٹ کا ایشو آرہا ہے صبح سے۔۔۔اس لیے باندھ ہی نہیں پارہی۔۔۔“وہ روتو سہ منہ بناکر بولی۔۔۔جبکے نعمان اپنی آنکھوں پر یقین کرنے کی کوشش میں لگا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے لیے تیار ہورہی تھی۔۔۔واقعی۔۔۔انعم۔۔۔نعمان ولید کے لیے سج سور رہی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔۔۔

”کیا؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟۔۔۔“اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔وہ بھولے پن سے پوچھنے لگی۔۔۔

”آ۔۔۔“اچانک ہی نعمان نے اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ مس کیے۔۔

انعم نے اس کے ہاتھ کو اپنے زلفوں میں الجھتے محسوس کیا۔۔۔

اس کے عمل میں شدت تھی۔۔۔بلا کی شدت۔۔۔

وہ تو مقابل کی سانسوں تک پر قابض ہوجانا چاہتا تھا آج۔۔۔

”تم واقعی یہاں موجود ہو؟؟...“وہ ہلکا سہ دور ہٹ کر..اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھ ...مسرت و حیرت کے ملے جھلے لہجے میں استفسار کرنے لگا...

وہ گہرے سانس لے رہی تھی...کے نعمان کی بات سن مسکرائی....

”ہاں تو...تمھیں کیا لگا تھا نعمان ولید..اتنی آسانی سے جان چھوڑ دوں گی میں تمھاری..“وہ چھوٹی آنکھیں کر...ایک ابرو اچکاکر ...استفسار کرنے لگی...ساتھ ساتھ اپنی باہیں نعمان کے کندھے پر ڈالیں...

”تو پھر وہ نئی زندگی شروع کرنا؟؟..وہ سب کیا تھا؟..“وہ الجھ کر پوچھ اٹھا...

”وہ تو میں تمھیں ڈرا رہی تھی تاکے تم جلدی سے باہر آجاؤ۔“وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

”اگر تمھارے ڈرانے کے چکر میں ، میری جان نکل جاتی تو۔۔۔“اس کے نازک کمر کے گرد بائیں ڈال کر خود سے لگاتا۔۔ان گرئے رنگ آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ۔۔جزبز ہوکر پوچھنے لگا۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔وہ جان ہی نہیں سکتی۔۔کیا تھی وہ اس کے لیے۔۔اس کا سکون۔۔ اس کا چین۔۔اس کی والہانہ محبت۔۔۔جس کے لیے وہ جان دے بھی سکتا تھا اور لے بھی سکتا تھا۔۔۔

اس کی خوشیوں کی خاطر اسے چھوڑ بھی دے۔۔محبت اس مقام پر آن پہنچی تھی اس

کی---چاہے پھر خود تڑپتا رہے---بلکتا رہے ---روتا رہے---

ماضی---

جب ولید صاحب کو اس گھر کی تنہائی کاٹنے لگی تو وہ کچھ ماہ پہلے اپنی بہو و پوتے کو کراچی لینے پہنچ گئے---

انعم اس گھر میں آنے کے لیے تیار نہ تھی-کیونکے یہ وہی گھر تھا---جہاں نعمان نے اسے اپنی زیادتی کا نشانہ بنایا تھا---

اسکا دل کسی صورت اس گھر میں آنے کے لیے راضی نہ تھا---

اس لیے اس نے صاف انکار کیا۔۔

لیکن ولید صاحب کچھ دنوں بعد پھر چلے آئے۔۔۔اس بار انکا کہنا تھا۔۔۔ کے وہ صرف اپنے پوتے سے ملنے آئیں ہیں۔۔۔۔

عرشمان ان کے ساتھ فورا ہی گھل مل گیا۔۔۔جبکے انعم نے نوٹ کیا تھا جب سے نعمان جیل گیا تھا عرشمان پہلے جیسا بالکل نہیں رہا۔۔۔وہ بہت خاموش ہوگیا تھا۔۔۔ایک دیوار سی بنالی تھی اس نے باہر کے لوگوں کے لیے۔۔۔۔وہ خود میں مگن رہتا۔۔۔کسی کو اپنے ساتھ کھلاتا تک نہیں۔۔۔

نعمان کے جانے کے کچھ دنوں بعد ہی الماس بھی اپنے گاؤں چلی گئی۔۔۔کیونکے اس کی ماں رشتہ طے کرچکی تھی اس کا۔۔۔۔

اک دم دو اپنوں کی دوری اس ننھے شہزادے کے لیے ناقابل برداشت تھی۔۔

وہ سوائے اپنی ماں، زوبیر و فائزہ کے کسی سے زیادہ بات نہ کرتا۔۔بلال نے بہت کوشش کی اس کا دوست بننے کی ۔۔مگر عرشمان نے اپنا دل اس کے لیے نہ کھولا۔۔۔لیکن ولید صاحب کے ساتھ اس کا معاملہ بالکل الگ تھا۔۔۔شاید یہ خون کی کشش تھی ۔۔۔کے صرف دو تین بار ان کے گھر آنے پر۔۔۔عرشمان انھیں دادا بلانے لگا۔۔۔

انعم نے محسوس کیا۔۔اگر وہ اپنی ضد پر قائم رہی تو دادا پوتے الگ ہوجائیں گے پھر سے۔۔۔۔اس کا بیٹا پھر سے اپنی جڑوں سے دور ہوجائے گا۔۔۔اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔

اگر خدانخواستہ اسے اچانک کچھ ہوجائے تو اس کے بعد کوئی تو ہوگا عرشمان کا خیال رکھنے کے لیے---

ولید صاحب زیادہ باتیں نہیں کرتے تھے---لیکن اس کے باوجود ان کے گھر میں ہونے کا عجیب ہی رعب و دبدبا تھا---ان کے ہونے سے سیفٹی کا احساس ہوتا انعم کو----

وہ اب ہر ہفتے آنے لگے تھے---اور ہر بار ایک ہی بات کہ کر واپس جاتے---کے میری بہو و پوتے کے لیے میرا گھر منتظر ہے--

ایک دن انعم بلال سے کام کے سلسلے میں بات کررہی تھی کے باتوں ہی باتوں میں اس کے اچانک امیر ہوجانے کا ٹاپک چھڑ گیا----

”پتا ہے انعم تمھیں شاید سن کر عجیب لگے ...مگر جب سے میں جیل سے آزاد ہوا ہوں...مجھے ایسا لگتا ہے کوئی میری مدد کرتا ہے...“اس کے کہتے ہی ...انعم الجھ کر اسے دیکھنے لگی...

وہ دونوں اس وقت بلال کے کیبن میں موجود تھے...اور آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے...

بلال انعم کو ان دنوں بہت زیادہ پریشرائز کررہا تھا اس کے پرپوزل کا جواب دینے پر...مگر وہ اس معاملے میں بالکل خاموش تھی...

”کیا؟؟..“

رائٹر : #حُسنِ_کنول#

ناول : #قلبی_محبت#

#episode :45

PART :3

Last💔

وہ کیا گیا...لگا جیسے جسم سے روح جدا ہوگئی...

ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی۔۔۔مگر بس وہ نہیں تھا۔۔۔اور وہ نہیں تھا۔۔۔تو سب کچھ ہوکر بھی بے معنی سہ تھا۔۔۔۔

کچھ ماہ ایسے ہی گزرے۔۔۔۔

عرشمان کی سالگرہ پر فائزہ بیگم کے ساتھ کراچی شفٹ

ہوگئی---اسلام آباد کا فارم
ہاوس اسے کاٹنے کو جو
دوڑتا تھا---وہاں اس دشمن
جاں کی اتنی یادیں بسی تھیں
کے ہر چیز ایسا لگتا تھا روتی
ہو---اس کے غم میں تڑپتی
ہو--

یہ پہلی سالگرہ تھی جو
عرشمان نے اپنے باپ کے

بغیر منائی---اپنی ماں کے
سامنے تو وہ چہرے پر
زبردستی کی مسکان سجائے
...کیک کاٹ کر بیٹھ گیا...مگر
اپنے کمرے میں جاکر.. اپنے
باپ کی یاد میں تنہائی میں وہ
ننھا شہزادہ بڑا رویا...

انعم نے دیکھ لیا تھا اسے
روتے...مگر ہمت نہ کرسکی
اسے چپ کرانے جانے کی....

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا
تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے
چھ ماہ گزر گئے...

❤️Husny Kanwal❤️

کل میری شادی ہے---"زوبیر"
نعمان سے ملنے جیل آیا
تھا....

اس نے بتایا تو مقابل ہلکا سہ
مسکرا دیا....

زوبیر نے اس کی آنکھوں کو
سرخ پایا...اس قدر سرخ
جیسے لہو برسا رہی ہوں...

اپنی شادی پر اسے بلانا مت"
بھولنا..."وہ مفاہمانہ انداز میں
اسے حکم صادر کرنے لگا...

مت کرؤ ایسا...تم برداشت"
نہیں کرسکتے ...."زوبیر

اسکے فیصلے پر بالکل بھی
رضامند نہ تھا...تیزی سے
احتجاجا بول اٹھا....

یہ میری سزا ہے...انعم کی"
نہیں..."وہ گمبھیر لہجے میں
گویا ہوا...تو زوبیر کا دل چاہا
اس سے لڑے...کیوں خود کو
اتنی اذیت دے رہا ہے وہ....

دیکھو نعمان۔۔۔پلیز ایسا نہ"
کرؤ۔۔۔اپنی محبت کسی کی
جھولی میں ڈالنا کھیل نہیں
ہے۔۔۔"وہ رنجیدہ لہجے
میں۔۔۔سمجھانے کی سعی
کرنے لگا۔۔۔

انعم کی محبت ہے"
وہ۔۔۔۔بقول اس کے اگر میں
نے اسے گندہ نہ کیا ہوتا تو

آج وہ بلال کی بیوی
ہوتی..."ایک بار انعم نے
لڑائی میں کہے تھے یہ
جملے...وہ تو بول کر بھول
گئی مگر نعمان نہ بھول سکا
آج تک...اور نہ ہی بھول سکتا
تھا....

محبت تھی ...ہے نہیں...تھی"
اور ہے میں بہت فرق ہوتا

ہے---وہ بیوی ہے تمھاری
اس وقت..کیسے بے غیرت
مرد ہو تم ----"زوبیر جذباتی
ہوکر بولا..آخری جملہ غیرت
جگانے کے لیے دانت پیستے
ہوئے جماؤ کے ساتھ ادا کیا...

وہ بہت غصہ تھا نعمان
پر---اور اس کے خود کو اذیت
پہنچانے والے فیصلوں پر---

بے غیرت نہیں...درندہ...وہ"
درندہ کہتی ہے مجھے...تم
نہیں سمجھ سکتے ...تم پر
بیتی نہیں ناں..."اس کے
جملے و آنکھیں اس قدر کرب
بھری تھیں کے زوبیر کی
آنکھوں میں آنسو بھر آئے....

وہ دیکھاتا تھا کے اسے
تکلیف نہیں ہوتی---مگر سچ
تو یہ تھا کے اسے بہت
تکلیف ہوتی تھی----اس قدر
تکلیف کے لگے کوئی جسم کا
پورپور تیز دھار چھری سے
کاٹ رہا ہو ---وہ بھی
بےدردی سے----

اسے انعم سے معافی کی
کوئی امید نہیں تھی---بلکے
یقین تھا وہ بہت جلد اس کے
نکاح سے خود کو آزاد کرلے
گی---ویسے بھی وہ فارم
ہاوس چھوڑ کر جا چکی
تھی---

زوبیر مزید بات نہ
کرسکا..اسے سمجھانا عبث

معلوم ہوا...وہ نوجوان فیصلہ کرچکا تھا....اب وہ بدلنے والا نہیں...

💔*Husny Kanwal*💔

زوبیر کی شادی پر بہت کم لوگ آئے تھے..

نکاح تو نعمان کے جیل جانے
کے پانچ دن بعد ہی ہوگیا
تھا...مگر رخصتی نعمان کے
پلان کے سبب روکنی پڑئی...

فائزہ و زوبیر دونوں ہی بہت
خوش نظر آرہے تھے....انعم
سارے مہمانوں کا خصوصی
خیال رکھ رہی تھی...

اس نے آج پھر وہ ہی لال
رنگ کی ساڑھی زیب تن کی
تھی---

بہت خوبصورت لگ رہی تھی
وہ.....کوئی اسے دیکھ کر
نہیں کہ سکتا تھا کے وہ ایک
بچے کی ماں ہے---وہ ایک
نازک سی گڑیا لگ رہی تھی---

ارے ارے ...سنبھل"
کر...ابھی لگ
جاتی..."عرشمان غباروں
سے کھیل رہا تھا...کے اچانک
گیس کا غبارہ ہاتھ سے
چھوٹ کر چھت پر جا
لگا...اسے واپس پکڑنے کے
لیے وہ اچھل اچھل کر
غبارے کا دھاگہ پکڑنے کی
کوشش کرنے لگا ...مگر پکڑ

نہیں پارہا تھا۔تو اس ننھے
شہزادے نے ایک کرسی
لگائی۔۔۔اور اس پر کھڑا
ہوگیا۔۔۔

وہ کرسی پر اچھل کر غبارے
کا دھاگہ پکڑنے کا ارداہ رکھتا
تھا۔۔۔

جس لمحے وہ ننھا شہزادہ
کرسی پر چڑھا...اسی لمحے
انعم نے اسے دیکھا...

عرشمان جیسے ہی
اچھلا...کرسی پیچھے سے گر
گئی...اور وہ واپس زمین پر
گرنے لگا...ابھی وہ زمین پر
گرتا ...اس سے قبل ہی ایک
حسین سفید پینٹ کوٹ میں

ملبوس نوجوان نے اسے تھام لیا...

انعم فورا بھاگتی ہوئی آئی تھی...مگر اس تک پہنچتی اس سے پہلے ہی وہ نوجوان عرشمان کو بچا چکا تھا...

انعم نے جب نوجوان کو
دیکھا...تو ایک لمحے کے
لیے مکمل ساکت ہوئی...

یہ کیسا اتفاق تھا...

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ
آیا...اس کے سامنے اس کی
پہلی محبت کھڑی تھی....

وہ بہت بدلا بدلا سہ دیکھائی
دے رہا تھا۔۔اس کے کپڑے
اس کے جوتے ہر چیز برینڈڈ
تھی۔۔جو دیکھنے سے ہی
کافی مہنگی معلوم ہورہی
تھی۔۔۔

لگی تو نہیں چیم؟؟۔۔"بلال"
عرشمان کو گود میں لیے

...فکرمند لہجے میں پوچھنے لگا....

اس کا چیم کہنا ...عرشمان و انعم...دونوں کو نعمان کی یاد دلا گیا تھا....

دونوں کو ایک ہی لمحے میں نعمان شدت سے یاد آیا....

"نہیں...عرشمان ٹھیک ہے..."

گڈ...لاو میں اتار دیتا ہوں"
تمھارا غبارہ ..."بلال نے
اسے نیچے اتارا...پھر اس
کے غبارے کا دھاگہ پکڑ
کر...اسے دیا...جس پر وہ
مسکرانے لگا...

بلال بہت سادہ شخصیت کا
مالک تھا مگر سادگی بھی
ایسی کے دل میں گھر کر
جائے...

انعم..."وہ سیدھا کھڑا"
ہوا..تو سامنے ہی لال ساڑھی
میں ملبوس گرئے آنکھوں
والی گڑیا پر نظر پڑئی...

وہ حیرت و بے یقینی کے عالم
میں بڑبڑایا...

یقین نہیں آرہا تھا اپنی
آنکھوں پر...کتنے وقت بعد
دیکھا تھا آج اسے...

بلال..."انعم کی آنکھیں بھر"
آئیں...

وہ دونوں ایک دوسرے کی
جانب قدم بڑھانے لگے...

یہ منظر زوبیر خاموشی سے
دور کھڑے دیکھ...کڑ رہا
تھا...مگر اس کے ہاتھ بندھے
تھے...وہ نہیں روک سکتا تھا
کچھ بھی....

انعم و بلال دونوں اسے محض
ایک اتفاق گمان کررہے
تھے...مگر وہاں کچھ بھی
اتفاقی نہ تھا...سب پلان تھا
پہلے سے ہی...نعمان ولید کا
پلان..

کیسی ہو؟؟.."بلال کی"
آنکھیں مسرت برسا رہی
تھیں...کتنا ترسا تھا وہ اس

خوبصورت سراپے کو
دیکھنے کے لیے---

جو اچانک ہی اس کی زندگی
سے کہیں غائب ہوگئی تھی---

اللہ کا ہر حال میں بڑا کرم"
ہے---آپ کیسے
ہیں؟؟--"عرشمان ان دونوں

کے بیچ میں کھڑا ...ان کی
آنکھیں دیکھنے لگا...

وہ دونوں ہی دیکھنے سے
ایسا لگ رہا تھا کے ابھی رو
دیں گے....

اب لگ رہا ہے کے زندہ"
ہوں..."اس کا جواب محبت
میں ڈوبا ہوا تھا...

کون نہیں جانتا تھا کے نعمان
ولید کو اپنے ہی ماموں
احتشام ابرار کو قتل کرنے
کے جرم میں تیس سال کی
جیل ہوئی ہے۔یقینا وہ بھی
جانتا تھا۔۔۔

مام۔"عرشمان بیچ میں انعم"
کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

یہ تمھارا بیٹا ہے؟۔"بلال"
نے نیوز میں سنا تھا کے
نعمان کا ایک بیٹا بھی ہے
...مگر دیکھا آج پہلی بار تھا...

جی۔"انعم اس لمحے"
الجھی...

بلال اسے بہت پہلے سے
جانتا تھا...جبکے نعمان و اس
کی شادی کو صرف ایک سال
گزرا تھا...ایک سال کی شادی
میں سات سال کا بیٹا ہونا یہ
تو ناممکن سی بات ہے...وہ
کیا سوچے گا اس کے
متعلق...یہی سوچ ..وہ اثبات
میں سر ہلاکر ...تیزی سے
عرشمان کو لے کر وہاں سے

چل دی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی
کے بلال مزید عرشمان کو لے
کر کوئی سوال پوچھے۔۔۔۔

عرشمان نے محسوس
کیا۔۔۔اس کی ماں کے ہاتھوں
میں پسینہ آرہا تھا۔۔۔۔

مام ...آپ ٹھیک ہیں"
ناں؟؟.."عرشمان نے فکرمند
لہجے میں پوچھا..

ہاں بالکل...بس وہاں تھوڑی"
گرمی لگ رہی تھی۔"وہ
مصنوعی مسکان چہرے پر
سجائے بولی...

وہ ڈر گئی تھی---نہیں چاہتی
تھی کے بلال کو علم ہو
..عرشمان کی سچائی کا...اس
کی زندگی کی تلخ حقیقت کا...

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ اپنے بستر پر لیٹ کر....اس
لال ساڑھی والی گڑیا کو یاد
کررہا تھا....دو دن گزر چکے

تھے اس ملاقعات کو...مگر وہ
اپنے ذہن سے چاہ کر بھی
انعم کی یادوں کو نکال نہیں
پارہا تھا....

آج اس کے پاس سب کچھ
تھا...پیسہ گاڑی بنگلہ....مگر
نہیں تھی تو بس اس کی
محبت نہ تھی...

اس کے شوہر کو تیس سال
کی جیل ہوچکی ہے---یہ
سوچ---وہ فکرمند ہوا---

اس کا دل شدید احتجاج کرنے
لگا کے وہ کیوں اپنی محبت
کو اکیلا چھوڑ رہا
ہے---جبکے جانتا ہےاب وہ
تنہا ہے---

سات سال کے بچے کو وہ
بیچاری نازک جان اکیلے
کیسے سنبھالے گی....

مجھے اسے اکیلا نہیں"
چھوڑنا چاہیے..."وہ دل میں
گویا ہوا....

بلال کی محبت بہت سچی تھی
انعم کو لے کر....

اس گرے آنکھوں والی دشمن
جاں کے جانے کے بعد کبھی
کسی کی چاہ دل نے نہ
کی....دل آج بھی اسی میں اٹکا
ہوا تھا...وہ شادی شدہ تھی
...اس کا ایک سات سالہ بیٹا
تھا...اس کے باوجود وہ اپنے
دل کو اس کے خیالات سے
آزاد نہیں کرپارہا تھا....

اس کے نزدیک عرشمان
صرف نعمان کا بیٹا تھا ....

انعم اس سے محبت کرتی تھی
پھر اچانک اس نے ایک بچے
کے باپ سے کیوں شادی
کرلی؟؟ وہ یہ پہیلی بوجھ نہیں
پاتا تھا....یقینا نعمان ولید نے
ہی اسے فورس کیا ہوگا...وہ

یہی سوچ رہا تھا اس
لمحے۔۔۔یعنی انعم جبراً اس
کے نکاح میں بندھی ہوئی
ہے۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔پرانی
محبت جوش مارنے لگی۔۔۔۔

تیس سال بہت بڑا عرصہ"
ہوتا ہے ۔۔میں کیوں اپنی
محبت کو ایک بچے کے باپ
کے انتظار کے لیے بوڑھا

ہونے کے لیے چھوڑوں---یہ
بالکل صحیح وقت ہے انعم کو
نعمان ولید کے جبرا نکاح
سے آزاد کرانے کا...شاید اسی
لیے قسمت نے ہمیں دوبارا
ملایا ہے..."وہ دل ہی دل گویا
ہوا....

❤️*Husny Kanwal*❤️

ولید صاحب آمنہ بیگم سے
ملنے جیل آئے....

وہ دونوں آمنے سامنے
کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے....

آمنہ ...نعمان بیٹا ہے"
تمھارا....تم کیا چاہتی ہو وہ
زندگی بھر اس جیل میں سڑتا
رہے؟؟...پلیز احتشام کے قتل

کا مجھ سے قصاص لے
لو۔۔۔اور نعمان کو معاف
کردو۔۔۔۔"ولید صاحب سکون
سے نہیں بیٹھے تھے۔۔وہ اب
بھی نعمان کو جیل سے
نکلوانے کی ہر ممکنہ کوشش
کررہے تھے۔۔۔۔

میں کرنے کے لیے تیار"
ہوں۔۔۔"ان کا جملہ سنتے ہی

ولید صاحب کے چہرے پر
اطمینانی چھائی...مگر اگلے
ہی پل وہ تیزی سے
بولیں..”مگر صرف ایک شرط
“پر...

کون سی شرط؟؟..“وہ”
تجسس سے پوچھ اٹھے....

نعمان کی بیوی انعم سے"
کہیں کے وہ مجھ سے
رخسار کے قتل کا قصاص لے
کر...مجھے جیل سے
نکلوائے..."آمنہ بیگم نے
گمبھیر لہجے میں اپنی شرط
بتائی۔۔

مجھے یقین نہیں آتا ...تم"
اپنے بیٹے کو جیل سے

نکلوانے کے لیے شرائط عائد
کررہی ہو۔۔۔"ولید صاحب اپنی
پیشانی مسلتے
ہوئے۔۔۔بے یقینی کے عالم میں
بولے۔۔۔

آپ کو صرف اپنے بیٹے کی"
پڑئی ہے۔۔۔۔میری کوئی پرواہ
نہیں۔۔۔نعمان کو ایک بار میں
نے جیل سے نکلوا دیا تو آپ

و نعمان مجھے کبھی دیکھنے
تک اس جہنم میں واپس نہیں
آئیں گے میں اچھے سے
جانتی ہوں۔۔۔کیا میں نہیں
جانتی یہ جو آپ ہر دس دن
بعد چکر لگا رہے ہیں یہ
صرف نعمان کے لیے
ہے۔۔۔ورنہ آپ تو مجھے
پوچھنے تک نہ آتے۔۔۔"وہ

آخری جملے خاصہ شکوتا ادا کرنے لگیں...

وہ خاصہ دکھی نظر آرہی تھیں...اور اس بلا کی گرمی سے بےحال بھی...

انھیں آسائشوں و سہولتوں کی عادت تھی...جبکے جیل

میں انھیں اچھا کھانا تک
نصیب نہیں ہورہا تھا....

مانا وہ اپنے بیٹے سے محبت
کرتی تھیں لیکن انھیں باخوبی
اندازہ تھا کے ایک بار نعمان
کو جیل سے نکلوا دیا تو یہ
باپ بیٹے کبھی اسے پلٹ کر
بھی نہیں دیکھیں گے...

وہ اپنی پوری زندگی اس
تاریک جیل میں نہیں گزارنا
چاہتی تھی۔۔اس لیے یہ شرط
عائد کی۔۔یقین جو تھا کے ولید
صاحب اپنے بیٹے کو جیل
سے نکلوانے کے لیے انعم
کو کسی ناں کسی طرح ضرور
مجبور کردیں گے قصاص لے
کر اسے معاف کرنے پر۔۔۔

انھیں علم تھا آج نہیں تو کل
...نعمان نے جیل سے نکلنا
ضرور ہے.. مگر ان کا
کیا؟؟..انھیں عمر قید کی سزا
ہوئی تھی...ان کی تو پوری
زندگی اس جیل میں گزرنی
تھی اب....

وہ پاگل ہوئے جارہی تھیں بغیر
اے۔سی اور دیگر سہولیات
زندگی کے۔۔۔

انھیں بس کسی بھی طرح اس
دوزخ سے نکلنا تھا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔"ولید"
صاحب آمنہ کو اعتماد میں
لینے کی کوشش کرنے

لگے...کیونکے انھیں اپنا بیٹا جلد سے جلد جیل سے نکالنا تھا....

ان کے نزدیک نعمان کبھی احتشام و اس کے ساتھیوں کو قتل نہ کرتا اگر آمنہ نے اس کی منگیتر کو قتل نہ کروایا ہوتا....

سب آمنہ کی غلطی تھی۔۔۔جو
ان کا بیٹا آج قاتل بن گیا تھا۔۔۔

وہ کبھی ظاہر نہیں کرتے
تھے مگر نعمان پر بڑا فخر
تھا انھیں۔۔۔اس نے بہت
چھوٹی عمر میں بغیر ان کے
نام کا استعمال کرئے اپنا ایک
الگ نام و پہچان بنائی تھی۔۔۔

کون سہ باپ نہیں چاہے گا
کے اپنے بیٹے کو .کامیابی
کے راستے پر خود سے آگے
جاتا دیکھے....

وہ ہمیشہ سے نعمان پر اسی
لیے سختی کرتے تھے
کیونکے وہ اسے بہت مضبوط
اعصاب کا مالک بنانا چاہتے

تھے---اور آج وہ بن چکا
تھا---

وہ اپنے لخت جگر کو ---جو
وقت کا چمکتا ستارہ تھا ---ان
جیل کی تاریکیوں میں گم
نہیں ہونے دے سکتے
تھے----

ایسی ہی بات ہے...کیا آپ کو"
نظر آرہا ہے میرا یہ کالا
رنگ..یہ چہرے پر پیپ والے
دانے...یہ آنکھوں کے نیچے
کے حلقے...یہ میرا تیزی سے
گھٹتا وزن...یہ میری بے حالی
..یہ میرے الجھے روکھے
بال...نہیں آپ کو کچھ نظر
نہیں آرہا...آپ کو صرف اپنا
بیٹا پیارا ہے مجھ سے اتنے

سالوں کی شادی کے باوجود
آپ کو کوئی محبت
نہیں۔۔۔"وہ بہت رنجیدہ
ہوکر۔۔اپنی حالت پر رحم دلاتی
۔روہانسہ لہجے میں بولیں۔۔۔

میں نے کہا تھا کے رخسار"
کو قتل کرواؤ؟؟۔۔۔تم نے بہت
"غلط کیا۔۔۔

ہوگئی غلطی۔۔۔آپ تو ایسے"
بول رہے ہیں جیسے خود
دودھ کے دھلے ہیں۔۔۔۔میں نہ
مرواتی تو کیا آپ چھوڑ دیتے
اسے؟؟۔۔"وہ دانت پیستے
ہوئے۔۔۔غصے سے پوچھنے
لگی۔۔

ہاں چھوڑ دیتا۔۔۔تمھاری"
طرح بےوقوف نہیں ہوں میں

اور نہ اپنے پیچھے بھائی کی
طاقت کے نشے میں
چور...میں دیکھ سکتا تھا اس
وقت نعمان کس قدر جنونی تھا
اس لڑکی کے پیچھے....تب
ہی میں نے رضامندی دے دی
تھی...کچھ کرنے کی ضرورت
تھی ہی نہیں ہمیں...شادی کی
پہلی ہی رات وہ خود جان جاتا
کے وہ لڑکی اتنی پاکیزہ نہیں

جتنی وہ سمجھتا ہے۔۔ساری
محبت کی اندھی پٹی پہلی رات
ہی کھل جاتی۔۔۔بلکے وہ خود
ہاتھ پکڑ کر اسے گھر سے
باہر کا راستہ دیکھاتا۔۔۔ساری
غلطی تمھاری بے صبری و
طاقت کے نشے کی ہے۔۔اگر
تم تھوڑا سہ دماغ سے کام
لے لیتیں تو اس وقت جیل میں
نہ ہوتیں۔۔۔اور نہ ہی تمھارا

بیٹا تم سے نفرت کرتا...اور نہ
اس وقت ہمارا نعمان جیل میں
سڑ رہا ہوتا...کم از کم بندہ
کچھ کرنے سے پہلے مشورہ
کرلیتا ہے مگر تم تو اپنے
بھائی کی طاقت کے آگے کسی
کو کچھ سمجھتی ہی نہیں
تھیں....."ولید صاحب ان پر
ٹھیک ٹھاک برس پڑے
تھے...

فلحال ..میں آخری بار پوچھ"
رہا ہوں..تم نعمان کو باہر
نکلواؤ گی یا میں کوئی اور
رستہ ڈھونڈوں؟؟.."وہ اپنی
کرسی سے کھڑے
ہوتے...بے تاثر لہجے میں
پوچھنے لگا....

میں اپنی شرط سے پیچھے "
نہیں ہٹنے والی۔۔۔"وہ قطعی
لہجے میں بولیں۔۔تو ولید
صاحب دانت کچکچاتے ۔۔۔وہاں
سے تیز قدم لیتے باہر نکل
گئے۔۔۔جبکے آمنہ بیگم پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

نعمان سے ملنے زوبیر آیا ہوا
تھا...باتوں ہی باتوں میں اس
نے نعمان کو بتایا ..کے اس
نے انعم و بلال کو اس کے
حکم کے مطابق ملوا دیا ہے...

ہمم..پلیز آج کے بعد مجھے"
انعم کے متعلق کوئی
انفارمیشن مت دینا..."وہ نظر

جھکائے ...رنجیدہ سی مسکان
چہرے پر سجائے بولا...

وہ نہیں جاننا چاہتا تھا کے
انعم کب اس کے نکاح سے
آزاد ہوئی...کیونکے ہمت ہی
نہیں تھی...مگر ڈر تھا کے
زوبیر بہت جلد یہ نیوز سنا
دے گا کے انعم اس کے نکاح
سے خود کو آزاد کر کے بلال

سے شادی کرچکی ہے---اور
وہ اتنا بڑا دل نہیں رکھتا تھا
کے یہ دل دہلا دینے والی خبر
سن سکے----اس لیے زوبیر
کو پہلے ہی منع کردیا کے اب
انعم کے متعلق اسے کوئی
انفارمیشن نہ دے ----

چلو میں چلتا ہوں۔۔۔"وہ یہ"
کہ کر۔۔۔کھڑا ہوکر اندر کی
جانب چل دیا۔۔۔۔

زوبیر نے محسوس کیا وہ
بہت کرب میں ہے مگر بول
نہیں رہا۔۔۔

نعمان لاک۔اپ میں ایک دیوار
سے ٹیک لگاکر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کی آنکھیں از خود آنسو
بہانے لگیں...وہ خون کے
آنسو رو رہا تھا...آخر اپنی
محبت کو اس کی محبت سے
جو ملا آیا تھا...

انعم اس کے نکاح سے اب
جلد آزاد ہوجائے گی یہ

سوچ...دل مارے غم و کرب
کی شدت سے بند ہونے لگا...

وہ اپنے سینے پر مکے مار
رہا تھا...تاکے اس درد و
تکلیف کو برداشت کرسکے....
جو دل میں اٹھ رہا تھا...مگر
وہ درد برداشت نہیں ہورہا
تھا...بس یہ اس کی انتہا
تھی...وہ اپنے بال نوچتے

ہوئے زور زور سے چیخنے
لگا...

پہلے رخسار اور اب
انعم...سچی محبت کا
خوشنودی سے حصول شاید
اس کے نصیب میں تھا ہی
نہیں...یہ سوچ وہ مزید رنجیدہ
ہوکر رونے لگا...اب یہ

اندھیری جیل ہی اس کا مقدر تھی---

اس کی سانسیں پھولنے لگی تھیں..وہ اپنے سر کو پکڑ کر پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا...

یہ چیخیں اس کے اندر موجود کرب کو ختم نہیں کرپارہی تھیں...وہ تھک چکا تھا اس

زندگی سے....تھک چکا تھا
اپنی سزاؤں سے...

دنیا کی نظر میں اسے ابھی
کچھ ماہ پہلے جیل ہوئی تھی
...مگر صرف وہ ہی جانتا ہے
وہ تو کب سے اپنے ضمیر کی
ملامت کی سزا بھگت رہا
تھا...

Husny Kanwal

انعم نے کراچی کے بڑے
اسکول میں عرشمان کا داخلہ
کروایا....

وہ بہت خوش تھی...کے اس
کا بیٹا عام بچوں کی طرح
اسکول جارہا ہے...انعم نے
اس کا داخلہ ڈائریکٹ پانچویں

جماعت میں کروایا۔۔۔کیونکے
وہ عام بچوں کے مقابلے
بہت ذہین تھا۔۔اور اس کی
ذہانت کا نمونہ جب اسکول
ایڈمشن ٹیسٹ میں ظاہر
ہوا۔تو اسکول کی ہیڈ ماسٹر
تک حیران رہ گے ۔۔۔ان کا
مشورہ تھا انعم کو ۔۔۔کے
اسے آرمی پبلک اسکول میں
داخلہ دلوائے۔۔۔

جس پر انعم نے اسکا داخلہ
آرمی اسکول میں کروا
دیا...اِس سارے پروسس میں
وہ شدت سے نعمان کی کمی
کو محسوس کررہی تھی...

آپ؟؟.."گھر میں بیٹھے"
بیٹھے وہ بور ہورہی
تھی...اپنی تنہائی و اکیلے پن

کے احساس سے نجات کے
لیے اس نے جاب ڈھونڈنا
شروع کی...

وہ انٹرویو دینے پہنچی ...تو
کمپنی کے باس کو دیکھ...اس
کی حیرت کی انتہاء نہ رہی...

کیوں میں اس قابل نہیں کے"
اس کمپنی کا مالک ہو

سکوں؟؟۔۔"وہ حسین نوجوان مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

بالکل ہیں۔۔۔میں تو بس۔۔۔"وہ" اپنی حیرت پر ذرا شرمندہ ہوئی۔۔۔

جس پر مقابل مسکراتے ہوئے
بولا...”یہ سب میرے رب کا
“کرم ہے بس...

جی...“انعم واقعی بہت”
حیران تھی ...

ایک سال پہلے تک تو اس
کے پاس جاب تک نہ تھی
...اور آج اتنی بڑی کمپنی کا

مالک...انعم کیا کوئی بھی اس کی جگہ ہوتا تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ پاتا....

انعم کی قابلیت بلال سے بہتر کون جانتا تھا...وہ ٹیچر رہا تھا ایک وقت اس کا...

اس نے انعم کو جاب پر رکھ لیا....

بلال بہت خوش تھا...اور یہ
خوشی اس کے چہرے سے
جھلکتی تھی....

❤️ *Husny Kanwal* ❤️

وہ آفس سے تھکی ہاری لوٹی
تو اپنے دروازے پر ولید

صاحب کو اپنا منتظر کھڑا پایا...

انعم ڈر گئی تھی انھیں اچانک دیکھ..."جی؟؟.."بڑی ہمت جمع کی ...ان سے بات کرنے کے لیے...

اندر چل کر بات"
کریں..."انھوں نے خاصہ
سنجیدگی سے کہا...

نہیں...میں اکیلی"
ہوں...مجھے مناسب
نہیں.."ابھی وہ بول ہی رہی
تھی کے ولید صاحب اس کی
بات بیچ میں کاٹتے تیزی سے
بول پڑے..."تمھیں مجھ سے

ڈرنے کی ضرورت نہیں
بیٹا...میں نعمان کا باپ ہوں
اور تمھارا سسر..."ان کے
جملے سن ...انعم ایک دو
لمحوں کے لیے بےیقینی
سے ان کا چہرہ تکنے لگی...

پھر بغیر کچھ کہے ...چابی
سے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول

کر...اندر داخل ہوئی..اور ان
کے لیے رستہ ہموار کیا۔

ولید صاحب کے ساتھ دو
گارڈز بھی موجود تھے...مگر
وہ گھر میں داخل نہ
ہوئے...ولید صاحب نے انھیں
دروازے پر ہی روک دیا تھا...

وہ اندر آئے۔تو گھر میں خاموشی چھائی محسوس ہوئی۔۔۔

اکیلے کیسے تم؟؟۔۔عرشمان" کہاں ہے؟؟۔۔"وہ اپنے پوتے کے بارے میں پوچھے بغیر رہ نہ سکے۔۔۔

انھیں نفرت رخسار سے تھی
...اس کے کام سے تھی...انعم
کو وہ شروع سے رخسار
سمجھ رہے تھے...یہ معمہ تو
عدالت میں حل ہوا کے وہ
انعم ہے ...رخسار کی چھوٹی
بہن..نہ کے رخسار ...

انھیں انعم سے کوئی خاص
مسئلہ نہیں...اوپر سے وہ ان
کے پوتے کی ماں تھی....

اگر نعمان اپنی تیس سال جیل
کی ضد پر اڑا رہا...تو سوائے
اپنے پوتے کے ان کے پاس
تو کچھ بھی باقی نہ رہا تھا...

ہر انسان دولت و نام اپنی اولاد
کو اچھی زندگی دینے کے
لیے کماتا ہے ...مگر جب اولاد
ہی جیل میں جاکر بیٹھ جائے
تو بندہ کس کے لیے
کمائے...کس کے لیے دنیا
داری نبھائے...

اولاد کی اولاد سے بےپناہ
محبت ہوتی ہے..کیونکے اسی

سے ہستی باقی رہتی ہے---
نام باقی رہتا ہے۔نسل چلتی
ہے----یہ خون کے رشتے
ہیں۔۔یہ جوش مار ہی جاتے
ہیں۔۔۔جیسے ان کے ساتھ
ہورہا تھا۔۔۔

وہ میری پھوپھو و زوبیر"
کے ساتھ پکنک پر گیا ہے
آج۔۔۔واپسی پر وہ لوگ اسے

چھوڑتے ہوئے چلیں جائیں گے..."عرشمان کو خوش رکھنے کے لیے جہاں انعم اپنی ہر ممکنہ کوشش کررہی تھی وہیں زوبیر و فائزہ بھی پیچھے نہیں تھے....

مگر اتنی کوششوں کے باوجود وہ ننھا شہزادہ بہت اداس رہتا...بہت خاموش ...

نعمان ولید بھلے ہی ایک وقت لوگوں کے لیے انسان اچھا نہ ہو...مگر وہ اپنی فیملی کے لیے دنیا کا سب سے اچھا مرد تھا....

"وہ جواب سن...کچھ اچھا..." دیر خاموش رہے...

میں چائے لاؤں آپ کے"
لیے؟؟۔"انعم نے آہستگی
سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔تم بس سامنے بیٹھ"
جاؤ۔۔۔مجھے بہت ضروری
بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"وہ
گمبھیر لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

انعم اثبات میں سر ہلاتی ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

میں عرشمان کو کسی" صورت آپ کو نہیں دینے والی۔۔۔"ان کا عرشمان کے متعلق سوال کرنا۔۔۔انعم کے دل میں خوف برپا کرگیا تھا۔۔

نعمان کے بعد سب کچھ
عرشمان کا تھا...اسے ڈر
لاحق ہوا کے وہ عرشمان کو
اس سے چھیننے چلے آئیں
ہیں....

میں عرشمان کو لینے آیا"
بھی نہیں ہوں..."وہ تیزی
سے اس کی غلط فہمی دور
کرنے لگے...

ان کا جواب سن....کچھ جان
میں جان آئی...

تو پھر کیا بات کرنی ہے آپ"
کو مجھ سے؟؟"وہ تجسس
سے پوچھ اٹھی...

"آمنہ...میری بیوی...رخسار
کی قاتل ہے ...یعنی تمھاری
بہن کی...تمھاری خونی رشتہ
ہے رخسار سے..."

"تو؟.."انعم ناسمجھی سے...."

"احتشام آمنہ کا بھائی تھا علم
ہوگا تمھیں.."

"جی---"

آمنہ چاہے تو احتشام کے" خون کا قصاص لے کر .... نعمان کو معاف کرسکتی ہے---اور کل ہی نعمان کو جیل سے نکلوا سکتی ہے---"ان کی بات سن ---اس لڑکی کا دل زور سے دھڑکا...

واقعی؟؟--"وہ نہیں جانتی"
کیوں....مگر دل کو عجیب طرز
کی خوشی میں مبتلا پارہی
تھی---

وہ خود بھی نہیں جانتی اس
کے جملے میں کس قدر
خوشی امٹ آئی تھی---

ہاں واقعی...مگر آمنہ صرف"
ایک ہی شرط پر نعمان کو
معاف کرنے کے لیے تیار
"ہے---

وہ کیا؟.."انعم کو خاصہ"
عجیب لگا تھا یہ سن..کے
آمنہ بیگم ایک ماں ہوکر ....
اپنے ہی بیٹے کو جیل سے

چھڑوانے کے لیے شرط عائد
کررہی ہیں---

کے تم رخسار کا قتل اس پر"
معاف کردو---بھلے ہی مجھ
سے قصاص لے لو اس کے
بدلے--"وہ گمبھیر لہجے میں
اسے دیکھتے ہوئے بتانے
لگے---

انعم ان کی شرط
سن۔۔بے ساختہ بول
اٹھی۔۔۔"ایسا ہرگز نہیں
"ہوسکتا۔۔۔

کیوں نہیں ہوسکتا؟؟۔۔کیا"
لڑکی تمھیں اپنا شوہر پیارا
نہیں؟؟۔۔۔تم کس کے لیے لڑ
رہی ہو مجھے تو یہ سمجھ
نہیں آرہا؟؟۔۔۔اس بہن کے لیے

جو تمھیں بیچ کر آ گئی
تھی---اگر وہ زندہ ہوتی تو کیا
تم آج وہ مقام پاتیں جہاں تم
آج موجود ہو؟؟----"اس کا
انکار سنتے ہی ولید صاحب
بھڑک اٹھے تھے---

انھوں نے میری بہن کو"
صرف اس لیے مروایا
کیونکے وہ ان کے بیٹے سے

محبت کرتی تھی--اور غریب
ہونے کے باوجود اس
کے ساتھ شادی کے خواب
دیکھ رہی تھی ...کیا گارنٹی
ہے کے وہ عورت مجھ پر
حملہ نہیں کروائے
گی؟...انھیں باہر جیل سے
نکلوانا ایسا ہے جیسے اپنے
پاؤں پر خود کلھاڑی

مارنا۔۔۔"انعم نے تیزی سے
اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

وہ ایسا کچھ نہیں کرے"
گی۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تم
سے۔۔۔"ولید صاحب اسے
اعتماد دلانے لگے۔۔۔

سوری۔۔۔میرے ہسبینڈ نے"
بڑی مشکل سے اس عورت

کو جیل میں ڈلوایا
ہے۔۔۔"نعمان شروع سے
رخسار سے محبت کرتا تھا۔۔۔

انعم کے نزدیک ۔۔۔۔نعمان نے
اپنی محبت کے قتل کا بدلا لیا
تھا اپنی ماں سے۔۔۔

وہ کب سے رخسار کے
قاتلوں کو ڈھونڈ رہا تھا کیا

انعم نہیں جانتی---اس نے بہت
مشکل سے رخسار کے
قاتلوں کو کیفر کردار تک
پہنچایا تھا..اب ماسٹر مائنڈ کو
چند ماہ بعد ہی جیل سے
نکلوا لینا یقینا نعمان کی
سالوں کی محنت کو رائگا
کرنا تھا....

اگر وہ آمنہ بیگم کو آزاد
کرائے گی تو نعمان اسے
کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔یہ
سوچ۔۔اس نے ولید صاحب کو
صاف انکار کیا۔۔۔

آمنہ ایک بہت خطرناک عورت
تھی۔۔۔جس نے اس کی بہن کو
بے‌دردی سے قتل کروایا ۔۔۔وہ
لڑکی کیسے یقین کرلے کے

وہ عورت اسے نہیں کروائے گی---

تمہارا یہ آخری فیصلہ" ہے؟؟--"ولید صاحب خاصہ برہمی سے استفسار کرنے لگے----

جی بالکل---"انعم سپاٹ و" قطعی لہجے میں بولی---جس

پر وہ اثبات میں سر ہلاکر اٹھ
کر باہر چل دیے---

❤️*Husny Kanwal*❤️

وقت کو تو جیسے پر لگے
ہوں---دو سال دیکھتے ہی
دیکھتے گزر گئے----

مگر وقت ہر کسی کے لیے
ایک جیسا نہیں گزر رہا تھا...

وہ سو رہی تھی جب اس کا
سیل رنگ ہوا...

نیند میں ہی سیل کان سے
"لگایا..."ہیلو...

سو گئی کیا ؟؟۔۔"دوسری"
جانب سے نروس حالت میں
سوال کیا گیا۔۔۔

سر آپ؟؟۔۔۔کوئی کام تھا"
مجھ سے؟؟۔۔"وہ بلال کی آواز
سن۔۔۔فورا ہی اٹھ کر بیٹھی
تھی۔۔۔

ہاں ۔۔بہت ضروری کام"
تھا۔۔۔کیا تم دروازہ کھول
سکتی ہو میرے لیے؟؟۔۔أس
کے لچکدار انداز میں پوچھے
سوال پر وہ الجھی۔۔۔۔

دروزاہ ؟؟۔۔۔کیا آپ میرے"
اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے
ہیں؟؟۔۔"وہ تیزی سے بستر

سے اٹھتے ہوئے پوچھنے لگی---

نہیں---تمھارے دل کے" باہر---"اس کا جواب سن---وہ جو اپنے بیڈ سے تیزی سے اتر کر کھڑی ہوئی تھی ---اپنی جگہ منجمد ہوئی---

کیا؟؟...میں سمجھی"
نہیں..."اسے واقعی سمجھ
نہیں آرہا تھا یا وہ سمجھنا
نہیں چاہ رہی تھی..بلال یہی
سوچ رہا تھا اس لمحے...

پلیز انعم میرے لیے سب"
اور مشکل نہ بناؤ..میں تم
سے شادی کرنا چاہتا ہوں..کیا
تم پھر سے اپنے دل کے

دروازے میرے لیے کھول
سکتی ہو؟؟---یقین کرؤ میں
تمھیں بہت خوش رکھوں
گا---میں جانتا ہوں تمھارا
شوہر جیل میں ہے ---وہ بھی
پورے تیس سال کے
لیے---اتنا لمبا عرصہ تم اس
کے انتظار میں نہیں گزار
سکتیں---تیس سال بہت ہوتے
ہیں---تم عرشمان کی فکر نہ

کرؤ۔۔۔ہم دونوں مل کر اسے
سنبھال لیں گے۔۔۔بلکے
جیسے تم اس کی سگی ماں
نہ ہوتے ہوئے بھی اسے سگی
ماں سے زیادہ پیار دیتی ہو
۔۔۔ویسے ہی میں بھی سگے
باپ سے زیادہ پیار دوں گا
اسے۔۔۔ہم تینوں بہت خوشحال
زندگی بسر کریں گے۔۔۔پلیز
میرا ہاتھ تھام لو۔۔۔میں تم

سے بہت محبت کرتا ہوں آج
بھی انعم...پلیز تم نعمان سے
خلع لے لو"وہ خاصہ جذباتی
ہوکر اسے پرپوز کررہا
تھا....ساتھ ساتھ اسے نعمان
سے خلع لینے پر زور دینے
لگا...

انعم کی آنکھوں سے آنسو
بہنے لگے....

دھک دھک ...دھک دھک
....وہ اپنے دل کو زور زور
سے دھڑکتا محسوس کررہی
تھی....

❤️💗*Husny
Kanwal*💗❤️

وہ اکیلا بیٹھا۔۔ایک جھری
سے آتی دھوپ کی کرنیں
دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچانک انعم چھم سے آنکھوں
کے سامنے آگئی۔۔وہ رنجیدہ
سہ مسکرا دیا۔۔۔پھر اپنے
بیٹے کا چہرہ دکھا۔۔جس پر
مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

دوسال بہت لمبا عرصہ ہوتا
ہے---وہ اب موت کی دعائیں
دن رات کرنے لگا---اسے یقین
تھا اب تک تو وہ دشمنِ جاں
اس کے نکاح سے خود کو
آزاد کرکے اپنی نئی زندگی کا
آغاز کرچکی ہوگی----

اور یہ خیال ہی اس قدر جان
لیوا تھا---کے آنکھیں پھر بھر

آئیں---اس نے چھت کی جانب
دیکھا--مراد خدا کی برتری
تھا---وہ جو ہر چیز پر قادر
ہے---

مجھے موت دے دے --مجھ"
سے یہ اذیت اب برداشت نہیں
ہوتی---ناجانے کتنی ہی موتیں
صرف اِس ایک خیال کے
آنے سے مرتا ہوں میں----کے

وہ میرے نکاح میں نہیں رہی
ہوگی اب...اب وہ کسی اور کی
ہوچکی ہوگی....میں گناہگار
ہوں...میں مانتا ہوں میرا گناہ
معافی کے قابل نہیں...مگر
مالک انسان ہوں...خطا کا
پتلا....ہوجاتے ہیں گناہ...نہ
چاہوں تو بھی ہوجاتے
ہیں...میں فرشتہ نہیں مالک
جو معصوم ہوتے ہیں جن

سے کوئی گناہ سرزد نہیں
ہوتا...میں تو انسان ہوں..بدکار
انسان....ہوگئی خطا...اب کیا
کرؤں؟؟...معافی مانگ مانگ
کر تھک گیا مگر تیری بندی
مجھے معاف نہیں
کرتی....مجھے یہ جیل اتنا
نہیں کاٹتی جتنا یہ خیال کاٹتا
ہے کے وہ مجھے چھوڑ
چکی ہوگی...میں نے خود

نہیں کی اس سے محبت...تو
نے کرائی..تو نے اس کے
خیال کو میرے دل میں ایسے
ڈال دیا کے مجھ میں اب میں
ہوں ہی نہیں وہ ہی وہ باقی
ہے.....نکاح کے پانی میں
ناجانے کیسی تاثیر رکھ دی تو
نے.... کے میں ناچاہتے ہوئے
بھی اس کی جانب کھینچتا چلا
گیا....اب وہ میری سانسوں

میں بسی ہے ایسے کے اب
سانسیں رکیں تو اس کا خیال
رکے...معاملہ میرے بس میں
نہیں رہا ہے میرے مالک..اب
تو ہی کچھ کر...یا تو آر کر...یا
تو پھر پار کر...یا تو اپنی بندی
سے مجھے معافی دلوا
دے...یا اس گناہگار نعمان
ولید کے وجود سے اس زمین

کو پاک کردے....."وہ روتا رہا....بس روتا رہا....

لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

جب تمہیں لگے کہ بس اب تمہاری برداشت ختم ہونے کو ہے...تو جان لو کے آزمائش اپنے اختتام پر ہے... کیونکے اللہ کا وعدہ ہے کے وہ

برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں
ڈالتا..

Husny Kanwal

ولید صاحب بارہا کوشش
کرتے کرتے تھک گئے تھے
اس لڑکے سے...جو اپنی سزا

کم کرانے کے لیے کسی
صورت راضی نہ تھا....

ایک سال اور گزر گیا....

تین سال ...بہت کچھ بدل گیا
ہوگا باہر...وہ نوجوان یہی
سوچ کر مسکرا دیا....

ایک دن زوبیر اس سے ملنے آیا۔۔۔

انکل بہت پریشان ہیں" نعمان۔۔۔کیوں اپنی ضد نہیں چھوڑ رہے تم؟؟۔۔۔تم اپنی ضد چھوڑو تو وہ بیچارے کچھ کریں ناں۔۔۔"زوبیر خاصہ جھنجھلاکر بول رہا

تھا....سمجھا سمجھا کر تھک
چکا تھا وہ بھی اب....

یہ اس کی سزا کا وقت
تھا..اور وہ اپنی سزا سے
بھاگ نہیں سکتا تھا...

وہ خاموش رہا....

یہ لو..."اچانک زوبیر نے"
جیب سے ایک لفافہ نکال کر
اس کے آگے کیا...

وہ الجھ کر دیکھنے لگا...

"کیا ہے یہ؟؟.."

خود دیکھ لو۔۔"زوبیر نے"
آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

اور پھر چپ ہوکر بیٹھ گیا۔۔۔

نعمان نے خط کھولا۔۔۔تو
رائٹنگ دیکھ کر ہی چونک
گیا۔۔۔وہ اس دشمنِ جاں کے
ہاتھ سے لکھا خط تھا۔۔۔وہ

بغیر نام پڑھے ہی یہ بات بتا سکتا تھا...

ان تین سالوں میں یہ پہلی بار تھا جب اس دشمنِ جاں نے کوئی خط بھیجا ہو...

اَلسَلامُ عَلَیْکُم ..نعمان میں" نے تمھیں معاف کیا....میں نئی زندگی شروع کرنے جارہی

ہوں۔میں نہیں چاہتی کے اس
میں پرانی زندگی کا کوئی
سایہ ہو۔۔۔مجھے اب تم سے
کوئی شکوہ شکایت
نہیں۔۔۔ولید انکل باربار میرے
گھر آ رہے ہیں۔۔انھیں اندازہ
ہوگیا ہے کے تیس سال کی
تمھاری اس سزا کا مجھ سے
کوئی تعلق ہے۔۔۔میں نہیں
چاہتی وہ پھر سے میرے گھر

آئیں۔۔تم پر تمہارے والد کا
حق ہے نعمان ۔۔۔۔تم سمجھ
رہے ہو ناں۔۔۔پلیز اپنی ضد
چھوڑ دو۔۔۔فقط۔۔انعم۔۔۔"جہاں
پہلا جملہ پڑھ کر اس کی
آنکھیں چمکی تھیں ۔۔۔وہیں
دوسرا جملہ پڑھتے ہی ان
آنکھوں میں تاریکی چھا
گئی۔۔۔۔

وہ نئی زندگی شروع کرنے
جارہی تھی۔۔یہ سوچ۔۔۔ دل بند
ہونے لگا۔۔۔

اس خط پر بے ضبط ہوکر
۔۔۔آنسو گرنے لگے۔۔۔

وہ تو صرف عرشمان کی ماں
بناکر لایا تھا اپنی زندگی
میں۔۔۔مگر وہ کب بیوی سے

جان بنی---اسے خود خبر
نہیں---

آسماں کو زمین ---یہ ضروری
نہیں ---جاملے----جاملے-----
عشق سچا وہ ہی---جس کو
ملتی نہیں---منزلیں----منزلیں----

❤️*Husny Kanwal*❤️

انعم نے اسے معاف کردیا تھا.....

وہ نوجوان اس کی بات کا مان رکھتے... اپنی تیس سال کی سزا کم کرانے پر راضی ہوا....

کچھ دنوں بعد ہی اسے جیل سے رہائی مل گئی...

اسے صرف اپنے بیٹے سے
تین سال بعد ملنے کی خوشی
تھی۔۔۔باقی تو جیل میں رہے
یا باہر ۔۔۔اب کیا فرق پڑتا
تھا۔۔۔

وہ جس دن باہر آیا۔۔۔زوبیر
ولید صاحب و عرشمان اسے

ویلکم کرنے کے لیے باہر
کھڑے تھے....

اب عرشمان پہلے سے زیادہ
لمبا ہوگیا تھا....

اپنے باپ کو دیکھتے ہی...وہ
روتے ہوئے گلے لگا....نعمان
کی بے چین روح کو بھی
جیسے سکون میسر آیا ہو....

عرشمان اس کے لیے ہر درد کی دوا کی مانند تھا...

ولید صاحب و زوبیر ان باپ بیٹے کو گلے لگ کر خوشی و غمی کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار ہوتا دیکھ رہے تھے....

اگر تم باپ بیٹے کا ملنا ملانا" ہوگیا ہو تو بیٹھو گاڑی میں...گھر چلنا ہے..."ولید صاحب اپنے رعب دار انداز میں بولے...

ہر باپ گلے سے لگاکر محبت کا اظہار کرئے یہ ضروری نہیں.....

جس دن سے نعمان جیل گیا تھا۔۔اس رات سے اس کا باپ سویا نہیں تھا آرام سے۔۔یہ ان کی محبت نہ تھی تو اور کیا تھا۔۔۔۔

نعمان جانتا تھا وہ ظاہر نہیں کرتے مگر محبت بڑی کرتے ہیں۔۔۔

وہ از خود ہی اپنے باپ کے گلے آ لگا....

اک لمحے کے لیے وہ ساکت ہوئے...انھیں حیرت ہوئی تھی نعمان کے اچانک عمل پر...

زندگی میں وہ پہلی بار ان کے گلے لگا تھا....

اس کی کمر پر ہلکا سہ سہلا
کر...چلو خیر ہے...کہتے وہ
اسے ہٹاکر..فورا گاڑی میں
بیٹھ گئے...

مجھ سے بھی مل لو...میں"
بھی کچھ لگتا ہوں
تمھارا..."زوبیر نے مسکرا
کر شکوئے بھرے لہجے میں
کہا...تو نعمان چہرے پر

مسکان سجائے ...اس کے گلے لگا....

شکریہ..."وہ محبت سے"
شکریہ ادا کرنے لگا....

چلیں ..."وہ تینوں گاڑی میں"
بیٹھے....

عرشمان پہلے سے بہت بدل گیا تھا...بہت خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا وہ...نعمان نے بھی زیادہ بات نہ کی..

ولید صاحب اسے اپنے گھر لے آئے تھے....

❤️*HusnY Kanwal*❤️

ابھی تک وہ اپنے کمرے میں نہیں گیا تھا...

لاونج میں گم سم سہ بیٹھا رہا...

آمنہ انٹی کو باہر ملک بھیج" دیا ہے سر..."ولید صاحب

پہلی بار اپنے بیٹے و پوتے
کے ساتھ کھانا کھارہے
تھے۔۔۔جب زوبیر کو ایک کال
موصول ہوئی۔۔جس کے فورا
بعد وہ انھیں اطلاع دینے چلا
آیا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔وہ باہر کیسے"
نکلیں؟؟۔۔"نعمان خاصہ الجھ

کر زوبیر کو اور پھر ولید
صاحب کو دیکھنے لگا....

ریلیکس....انعم نے قصاص"
لے کر معاف کردیا اسے...اور
اس کے بدلے میں اس نے
تمھیں معاف کردیا...تب ہی تم
باہر نکلے ہو...ورنہ پانچ سال
سے کم نہیں ہورہی تھی
تمھاری سزا۔"ولید صاحب

کے کہتے ہی---اس کے کان
کھڑے ہوئے---

مگر انعم نے ایسا کیوں"
کیا؟؟.."اس نے خاصہ برہمی
سے پوچھا---اسے لگا ولید
صاحب نے اسے فورس کیا
ہے یہ سب کرنے کے لیے----

کیونکے وہ تمھیں نکلوانا"
چاہتی تھی..."ولید صاحب
بھرم سے گویا ہوئے...

پھر ولید صاحب نے نعمان کو
آمنہ کی شرط کا بتایا....جس
پر وہ لال پیلا ہوکر رہ
گیا....کیونکے اب تو وہ آزاد
ہوچکی تھیں....

صرف خونی رشتوں کے پاس
حق ہوتا ہے ---اور وہ حق
انعم کے پاس تھا---جو اس نے
نعمان کو باہر نکلوانے کے
لیے استعمال کیا---اور آمنہ
بیگم کی شرط مانتے-- انھیں
آزاد کرا دیا جیل سے---

آمنہ بیگم بہت خطرناک عورت
ہیں یہ بات کون نہیں جانتا

تھا...اس لیے ولید صاحب نے
انھیں باہر ملک بھیج دیا
تھا...پاکستان سے بہت
دور....تاکے وہ کسی کو چاہ
کر بھی نقصان نہ پہنچا
سکیں....

آپ لوگوں کو ان کی شرط"
نہیں ماننی چاہیے

تھی..."نعمان جھنجھلاکر
...اپنا سر پکڑے ..بول اٹھا...

چپ چاپ کھانا کھاؤ بیٹھ کر "
تم...بھولو مت...تمھارا باپ
زندہ ہے ابھی...آمنہ کو میں
سنبھال لوں گا..."ولید صاحب
اسے دیکھ..برہمی سے
بولے...

جس پر وہ غصے سے پانی کا گلاس منہ سے لگا گیا....

دادا...نمک دیجیے گا" عرشمان کو..."عرشمان کے لاپرواہی سے کہتے ہی ولید صاحب نے اسے نمک پاس کیا....

نعمان کی آنکھیں حیرت سے
بڑی ہوئیں تھیں یہ منظر
دیکھ...

اسے یقین نہیں آرہا تھا اپنی
آنکھوں پر...

نمک ٹھیک تو ہے"
بیٹا..."ولید صاحب اس

شہزادے کی پلیٹ میں سے
سالن چکتے ہوئے بولے--

وہ دادا پوتے کب اتنا قریب
آئے؟؟...

ولید صاحب جیسا سخت مزاج
شخص کس قدر نرمی سے
عرشمان سے مخاطب تھا۔ یہ

دیکھ...نعمان کی حیرت کی
انتہا نہ رہی.....

نعمان کے لیے یہ منظر دل کو
چھو لینے والا تھا...

جس طرح وہ ایک دوسرے
سے بات چیت کررہے تھے
...نعمان کو محسوس ہوا وہ
کافی وقت سے ساتھ ہیں...

عرشمان تم یہاں اپنے دادا"
کے گھر کیسے ؟؟۔۔"وہ
اشتیاق کے سبب۔۔۔ پوچھے
بغیر رہ نہ سکا۔۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کے
انعم عرشمان کو لے کر
کراچی شفٹ ہوگئی تھی۔۔۔

میں اپنے ساتھ لے آیا"
تھا۔۔۔"ولید صاحب سنجیدگی
سے بولے۔۔۔

انعم نے آپ کے ساتھ آنے"
دیا؟؟۔۔"اس کے لہجے میں
حیرانگی جھلک رہی تھی یہ
سوال کرتے وقت۔۔۔

کھانا کھاتے وقت زیادہ بات"
نہیں کرتے۔۔۔یہ سارے سوال
تم بعد میں کرلینا۔۔ابھی کھانا
کھاؤ۔۔۔"ولید صاحب ڈپٹ
بھرے لہجے میں بولے۔۔۔

کیا انعم نے اپنی نئی زندگی"
شروع کرنے کے لیے
عرشمان کو ڈیڈ کے ساتھ
بھیج دیا؟؟۔۔"نعمان یہی

سوچتے ہوئے---پانی چھوڑ کر
چیئر سے اٹھا---

اپنے دل پر شدید بھاری پن
محسوس کررہا تھا وہ---

اس لیے سیڑھیاں چڑھ
کر---ڈائریکٹ اپنے کمرے کی
جانب آیا---

دروازہ بے دھڑک کھول
کر...جیسے ہی اندر داخل
ہوا...سیاہ آنکھیں حیرت سے
پھیلیں...

تم آگئے..."اک دلفریب"
مسکراہٹ نے اس کا ویلکم
کیا..جس کی اسے ہرگز توقع
نہ تھی....

وہ لال ساڑھی میں الجھی نظر
آرہی تھی----

اس حسین نوجوان کو دیکھ۔
اسکی گرئے آنکھیں
چمکیں---وہ مسرت بھرے
لہجے میں کہتی فورا اس کی
جانب آنے لگی---

نعمان کو تین سال بعد دیکھ
رہی تھی وہ آج---

وہ کافی دبلا ہوگیا تھا---مگر
چہرے پر داڑھی آ گئی
تھی---جو اس کے چہرے پر
خاصہ ججتی معلوم ہوئی----

اسے دیکھنے کی خوشی میں
اس قدر ایکسائٹڈ ہوئی کے

بھول گئی کے اس کی ساڑھی
ابھی سیٹ نہیں ہوئی ہے---

جیسے ہی دو قدم اسکی جانب
بڑھائے---ساڑھی ہیل میں اٹک
گئی---اور وہ منہ کے بل نیچے
گرنے لگی---

آہ"اس نے ڈر کر تیزی سے"
آنکھیں میچ لیں---

مگر اگلے پل اسے محسوس ہوا۔۔جیسے اسے کسی نے تھاما ہو۔۔۔۔

آنکھ کھولی۔۔۔تو نعمان کے دونوں ہاتھ اسے آگے سے تھامے ہوئے تھے۔۔۔اور اس کی نگاہیں اس دشمنِ جاں کو بے یقینی سے تک رہی تھیں۔۔۔

سوری ۔۔میں تمھیں سرپرائز"
دینا چاہتی تھی ۔۔۔تمھیں یہ
ساڑھی بہت پسند آئی تھی ناں
مجھ پر۔۔۔اس لیے ۔۔۔اب یہ مت
کہنا کے نیٹ کا زمانہ ہے
۔۔۔کیونکے نیٹ کا ایشو آرہا
ہے صبح سے۔۔۔اس لیے باندھ
ہی نہیں پارہی۔۔۔"وہ روتو سہ
منہ بناکر بولی۔۔۔جبکے نعمان

اپنی آنکھوں پر یقین کرنے
کی کوشش میں لگا تھا....

وہ اس کے لیے تیار ہورہی
تھی...واقعی...انعم...نعمان ولید
کے لیے سج سور رہی تھی...

اسے لگ رہا تھا وہ کوئی
خواب دیکھ رہا ہے...

کیا؟؟...ایسے کیوں دیکھ"
رہے ہو؟؟..."اس کی سیاہ
آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے...وہ بھولے پن سے
پوچھنے لگی...

آ..."اچانک ہی نعمان نے"
اس کے ہونٹوں سے اپنے
ہونٹ مس کیے..

انعم نے اس کے ہاتھ کو اپنے زلفوں میں الجھتے محسوس کیا....

اس کے عمل میں شدت تھی...بلا کی شدت...

وہ تو مقابل کی سانسوں تک پر قابض ہوجانا چاہتا تھا آج....

وہ گہرے سانس لے رہی
تھی۔۔۔کے نعمان کی بات سن
مسکرائی۔۔۔

ہاں تو۔۔۔تمھیں کیا لگا تھا"
نعمان ولید۔۔اتنی آسانی سے
جان چھوڑ دوں گی میں
تمھاری۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں
کر۔۔۔ایک ابرو اچکاکر
۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔ساتھ

ساتھ اپنی باہیں نعمان کے
کندھے پر ڈالیں...

"تو پھر وہ نئی زندگی شروع
کرنا؟؟..وہ سب کیا تھا؟.."وہ
الجھ کر پوچھ اٹھا...

"وہ تو میں تمہیں ڈرا رہی
تھی تاکے تم جلدی سے باہر

آجاؤ۔"وہ مسکراتے ہوئے
بولی۔۔۔

اگر تمھارے ڈرانے کے"
چکر میں ، میری جان نکل
جاتی تو۔۔۔"اس کے نازک
کمر کے گرد بائیں ڈال کر خود
سے لگاتا۔۔۔ان گرے رنگ
آنکھوں میں اپنا عکس

دیکھتے ---جزبز ہوکر
پوچھنے لگا...

وہ نہیں جانتی---وہ جان ہی
نہیں سکتی---کیا تھی وہ اس
کے لیے---اس کا سکون--- اس
کا چین---اس کی والہانہ
محبت---جس کے لیے وہ جان
دے بھی سکتا تھا اور لے
بھی سکتا تھا....

اس کی خوشیوں کی خاطر
اسے چھوڑ بھی دے...محبت
اس مقام پر آن پہنچی تھی اس
کی...چاہے پھر خود تڑپتا
رہے...بلکتا رہے ....روتا
رہے....

ماضی...

جب ولید صاحب کو اس گھر
کی تنہائی کاٹنے لگی تو وہ
کچھ ماہ پہلے اپنی بہو و
پوتے کو کراچی لینے پہنچ
گئے---

انعم اس گھر میں آنے کے
لیے تیار نہ تھی..کیونکے یہ
وہی گھر تھا...جہاں نعمان نے

اسے اپنی زیادتی کا نشانہ بنایا تھا...

اسکا دل کسی صورت اس گھر میں آنے کے لیے راضی نہ تھا....

اس لیے اس نے صاف انکار کیا..

لیکن ولید صاحب کچھ دنوں
بعد پھر چلے آئے...اس بار
انکا کہنا تھا.... کے وہ صرف
اپنے پوتے سے ملنے آئیں
ہیں....

عرشمان ان کے ساتھ فورا ہی
گھل مل گیا...جبکے انعم نے
نوٹ کیا تھا جب سے نعمان
جیل گیا تھا عرشمان پہلے

جیسا بالکل نہیں رہا...وہ بہت
خاموش ہوگیا تھا...ایک دیوار
سی بنالی تھی اس نے باہر
کے لوگوں کے لیے....وہ
خود میں مگن رہتا...کسی کو
اپنے ساتھ کھلاتا تک نہیں...

نعمان کے جانے کے کچھ
دنوں بعد ہی الماس بھی اپنے
گاؤں چلی گئی...کیونکے اس

کی ماں رشتہ طے کرچکی
تھی اس کا....

اک دم دو اپنوں کی دوری اس
ننھے شہزادے کے لیے ناقابل
برداشت تھی۔۔

وہ سوائے اپنی ماں، زوبیر و
فائزہ کے کسی سے زیادہ
بات نہ کرتا...بلال نے بہت

کوشش کی اس کا دوست
بننے کی ..مگر عرشمان نے
اپنا دل اس کے لیے نہ
کھولا....لیکن ولید صاحب کے
ساتھ اس کا معاملہ بالکل الگ
تھا....شاید یہ خون کی کشش
تھی ....کے صرف دو تین بار
ان کے گھر آنے پر...عرشمان
انھیں دادا بلانے لگا....

انعم نے محسوس کیا...اگر وہ
اپنی ضد پر قائم رہی تو دادا
پوتے الگ ہوجائیں گے پھر
سے....اس کا بیٹا پھر سے
اپنی جڑوں سے دور ہوجائے
گا...اور وہ ایسا نہیں چاہتی
تھی...

اگر خدانخواستہ اسے اچانک
کچھ ہوجائے تو اس کے بعد

کوئی تو ہوگا عرشمان کا خیال
رکھنے کے لیے---

ولید صاحب زیادہ باتیں نہیں
کرتے تھے---لیکن اس کے
باوجود ان کے گھر میں
ہونے کا عجیب ہی رعب و
دبدبا تھا---ان کے ہونے سے
سیفٹی کا احساس ہوتا انعم
کو---

وہ اب ہر ہفتے آنے لگے
تھے۔۔۔اور ہر بار ایک ہی بات
کہ کر واپس جاتے۔۔۔کے میری
بہو و پوتے کے لیے میرا گھر
منتظر ہے۔۔

ایک دن انعم بلال سے کام کے
سلسلے میں بات کررہی تھی
کے باتوں ہی باتوں میں اس

کے اچانک امیر ہوجانے کا
ٹاپک چھڑ گیا....

پتا ہے انعم تمھیں شاید سن"
کر عجیب لگے ....مگر جب
سے میں جیل سے آزاد ہوا
ہوں...مجھے ایسا لگتا ہے
کوئی میری مدد کرتا
ہے...."اس کے کہتے ہی

...انعم الجھ کر اسے دیکھنے لگی....

وہ دونوں اس وقت بلال کے کیبن میں موجود تھے...اور آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے...

بلال انعم کو ان دنوں بہت زیادہ پریشرائز کررہا تھا اس

کے پرپوزل کا جواب دینے
پر...مگر وہ اس معاملے میں
بالکل خاموش تھی...

"کیا؟؟؟.."

ہاں...مجھے واقعی ایسا لگتا"
ہے...پتا ہے میں ایسے ہی
کھڑا ہوا تھا بس اسٹاپ
پر...ایک لڑکا میرے برابر

میں آکر کھڑا ہوا...اور خوب
منتیں کرنے لگا کے اس کا
پرائز بانڈ خرید لوں...اسے
پیسوں کی شدید ضرورت
ہے...میرے پاس تو خود اتنے
خاص پیسے نہیں تھے...میں
نے انکار کیا...وہ اڑا رہا...ضد
کرتا رہا...حتی کے اس نے
مجھے اپنا بانڈ صرف دو سو
روپے میں بیچ دیا...اور اسی

مہینے اسی بانڈ پر مجھے دو کروڑ کا انعام لگا...کیا تم یقین کرو گی؟؟.."اس کی بات سن انعم کا حیرت سے منہ کھلا تھا...

قسمت ایسے بھی مہربان ہوتی ہے کسی پر...اس نے پہلی بار دیکھا تھا...

اتنا ہی نہیں ....مجھے ایک"
زمین خریدنی تھی ....اس کا
مالک کسی صورت بیچنے
کے لیے تیار نہیں تھا...مگر
اچانک ایک رات کال آئی اس
کی...وہ بھی خود...اور وہ
کہنے لگا کے وہ اپنی زمین
مجھے بیچنے کے لیے بالکل
تیار ہے..اتنا ہی نہیں...مجھے
جب جب کاروبارئی معاملات

میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے
خود باخود میرے کام ہوتے
چلے جاتے ہیں...اس لیے
مجھے بہت فیل ہوتا ہے
جیسے کوئی میرا ویل وشر
ہے...جو مدد کرتا ہے میری
مگر چھپ کر..."بلال کی باتیں
سن....ایک دو ثانیوں کے لیے
وہ مہبوت ہوکر رہ گئی...

شدت سے اس لمحے اپنے شوہر پر پیار آیا...جو کتنی خاموشی سے اس کی پہلی محبت اسے لوٹا کر چلا گیا تھا....

یقینا بلال کی خاموشی سے مدد کرنے والا کوئی اور نہیں اس کا نعمان تھا....

وہ شروع سے جانتا تھا کے
اسے آخر میں اپنی بیوی بچے
کو چھوڑ کر تاعمر کے لیے
جیل جانا ہے...اس لیے بلال
کو فائننشلی طور پر خاموشی
سے مضبوط کرتا
رہا...کیونکے اس کے نزدیک
انعم کی محبت تھا وہ....انعم
اسی سے شادی کرنا چاہتی
تھی----

نعمان ولید اتنی والہانہ"
محبت دینے کے بعد تم سوچ
بھی کیسے سکتے ہو میں
کسی اور کا ہاتھ تھام سکتی
ہوں؟؟۔۔"وہ دل ہی دل پوچھ
اٹھی۔۔۔تصوراتی طور پر
مخاطب نعمان ولید تھا۔۔

اس کی محبت واقعی الگ لیول
کی تھی۔۔۔جسے اتنا چاہنے
والا شوہر ملے اور وہ اس
کی قدر نہ کرے۔۔ تو یقینا یہ
اس کی پھوٹی قسمت ہے۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔کہاں کھو"
گئیں؟؟۔۔۔"بلال اسے کھویا
کھویا دیکھ۔۔۔اس کی آنکھوں

کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے
پوچھنے لگا....

وہ عجیب انداز میں
مسکرائی....

سر....میں اپنے شوہر سے "
بہت محبت کرتی ہوں...اور
اس کا شدت سے احساس
مجھے آپ کی وجہ سے

ہوا---آپ میرے لیے بہت خاص
ہیں --میں بہت عزت کرتی ہوں
آپ کی---مگر محبت---وہ اب
نہیں کرتی---تیس سال کیا -میں
اپنے شوہر کی واپسی کا
انتظار پوری عمر کرسکتی
ہوں-----سو--سوری----"بلال کا
دل اس کا صاف انکار
سن---شدید بھاری ہوا---

انعم یوں اچانک"
جواب..مطلب...تم ٹائم لے
لو...مجھے کوئی مسئلہ
نہیں..."وہ انعم کے اچانک
جواب دینے پر بوکھلا گیا
تھا...

جب تک وہ خاموش تھی امید
بندھی تھی کے اقرار کرا ہی
لے گا...مگر اچانک ہی وہ

صاف انکار کر کے کھڑی
ہوگئی تھی---

اچانک کچھ نہیں ہے---میں"
ماننا نہیں چاہتی تھی مگر سچ
یہی ہے کے مجھے اپنے
شوہر سے بہت محبت ہوگئی
ہے۔۔"اس کی آنکھیں پرنم
تھیں یہ جملے ادا کرتے
وقت۔۔

دل شدید خواہش کررہا تھا کے
بس وہ کہیں سے سامنے
آجائے---اور وہ اس کے سینے
سے لگ جائے----

میں تم سے بہت محبت کرتا"
ہوں---"بلال فورا ہی کھڑا
ہوکر بولا----

اس کی محبت اس کی آنکھوں
سے جھلک رہی تھی---وہ
جھوٹ نہیں کہ رہا تھا....

کرتے ہونگے---ضرور"
کرتے ہونگے---مگر اس
جیسی والہانہ نہیں----وہ کچھ
زیادہ ہی سرپھرا عاشق
ہے---اور مجھے عادت ہوگئی
ہے اس سرپھرے عشق

کی---سوری---مجھے معاف
کردیں---اور ہوسکے تو آپ
بھی آگے بڑھ جائیں اپنی
زندگی میں---یہی میرا جواب
ہے---"وہ انکار کر آئی---

ہاں انعم بلال کو انکار کر
آئی---وہ بھی صاف انکار----

نعمان کا اس کی پہلی محبت
اسے لوٹانا اس کے دل کو لگ
گیا تھا...وہ اس کی خوشی کے
لیے کتنا کچھ کر کے گیا
تھا..وہ کیسے قدردان نہ
ہوتی...ایسا عشق کرنے والا
شوہر ہر کسی کو تھوڑی ملا
کرتا...

بلال کو انکار کرنے کے بعد
اس کے ساتھ اب کام کرنا
اسے مشکل لگا...اس لیے
جاب چھوڑ دی۔۔

وہ ولید صاحب کے ساتھ اپنے
سسرال چلی آئی...اسلام
آباد۔۔نعمان کے گھر...یعنی
اپنے شوہر کے اصل گھر...

یہ وہ ہی گھر تھا جہاں دولہن
بن کر آنے کے خواب رخسار
دیکھا کرتی تھی....مگر یہ
قسمت کا لکھا ہے...جس کے
نصیب میں جو لکھا ہو ...وہ
مل کر رہتا ہے...کوئی اسے
بدل نہیں سکتا...کوئی اسے
چھین نہیں سکتا....

جب وہ پہلی بار نعمان کے کمرے میں آئی۔تو پرانی تلخ یادوں نے اسے گھیر لیا۔۔وہ پورا دن وہاں بیٹھ کر روتی رہی۔۔۔۔

دل چاہا بھاگ جائے۔۔۔مگر پھر نعمان کی محبت یاد آئی۔۔۔۔ وہ والہانہ محبت جو وہ اس پر ہر وقت نچھاور کرتا تھا۔۔وہ

محبت ہر اس اذیت بھرے
لمحے پر بھاری لگی---جو
اس کمرے میں گزارا تھا اس
نے کبھی---

کچھ وقت لگا اسے---مگر
آہستہ آہستہ وہ اس کمرے کو
قبول کرنے میں کامیاب
ہوئی----

اب وہ اسی کمرے میں اچھی
و میٹھی یادیں بنانا چاہتی تھی
اپنے شوہر کے ساتھ---

مزید اس کی جدائی برداشت نہ
کرسکی--اس لیے آمنہ بیگم
کی شرط مان لی---

حال---

اتنی محبت کرتے ہو مجھ"
سے ؟.."کیا وہ ان سیاہ
آنکھوں سے جھلکتی محبت
نہیں دیکھ سکتی تھی....یقینا
دیکھ سکتی تھی...مگر اس
کے منہ سے اقرار کی چاہ
تھی....

بہت....اتنی کے اب میں بیاں"
نہ کرسکوں...تم انعم ہو....میرا

انعام...مجھ پر میرا رب کا کرم
و فضل ۔میرے رب کا دیا
تحفہ...."وہ اس کی پیشانی
شدتِ الفت سے
چومتے...بھرائی آواز میں
گویا ہوا....

اس نے یہ جملے پہلے بھی
ایک بار نشے میں کہے
تھے...مگر تب یہ اتنے

خوبصورت نہ لگے تھے
جتنے آج لگ رہے تھے---

میں تو بھول ہی گیا"
تھا...کتنی نرم و ملائم...مخملی
سی گڑیا ہو تم..."اس کے
پیشانی سے اپنی پیشانی
لگاکر...اس کے نرم و دہکتے
گالوں پر اپنا انگوٹھا

مسلتے.....مدھم سی سرگوشی
کرنے والے انداز میں کہا...

اس کی نزدیکی انعم کی
سانسیں گہری کر رہی تھی....

شکریہ.....مجھے ایک موقع"
دینے کے لیے...یقین کرؤ میں
تمھیں اتنی محبت دوں گا کے
تم مطمئن ہوجاؤ گی ...کے

تمھارا فیصلہ درست
تھا۔۔"اس کے نازک کمر کے
گرد اپنا حصار باندھ کر۔۔اسے
زمین سے اٹھاکر بلند
کرتے۔۔۔محبت سے لبریز
لہجے میں شکریہ ادا کیا۔۔۔

وہ اچانک بلند ہوجانے پر
تھوڑا ڈر گئی تھی۔۔مگر اگلے
پل ۔۔نیچے اس خوبرو نوجوان

کی آنکھوں میں جھانکا ---جو
محبت برسا رہی تھیں---وہ اپنا
ڈر بھول کر---شرمگی سی
مسکراہٹ چہرے پر
سجائے---نظر جھاکر---اس کی
پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکا
گئی-----

مجھے لگ رہا ہے تم بہت"
دور ہوگئی ہو مجھ سے---میں

تمھیں قریب سے محسوس
کرنا چاہتا ہوں...کیا کرسکتا
ہوں؟؟..."وہ پہلی بار اس کی
رفاقت میں شرما رہی
تھی.....اس کے گال گلابی
ہوچکے تھے مکمل...جو
اسکی رضامندی کی از خود
دلیل تھے...کے وہ اپنی
خوشی سے اس رشتے کو
آگے بڑھانے کے لیے راضی

ہے---مگر پھر بھی اس سے
اجازت مانگی----

کیونکے وہ نہیں چاہتا تھا کے
اس بار کچھ بھی اس دشمن
جاں کی رضامندی کے خلاف
ہو---

وہ ہلکی سی پیشانی کو
جمبش دینے لگی---اس کی

گہری ہوتی سانسیں ...نعمان
اپنے چہرے پر محسوس
کررہا تھا..جو دعوت دیتی
معلوم ہوئیں....

وہ اسے یوں ہی الجھی
ساڑھی سمیت بیڈ کی جانب
لے گیا....

❤️*Husny Kanwal*❤️

کون؟؟۔۔"وقت کا پتا ہی نہیں"
چلا تھا۔۔۔رات ہوچکی تھی
اب۔۔۔

دروازے پر ہوئی دستک
پر۔۔۔وہ جھنجھلاکر پوچھنے
لگا۔۔۔۔

سر۔۔۔مہمان آنا شروع"
ہوچکے ہیں۔۔۔بڑے سر کی کال

آئی ہے ہال سے۔۔۔"ملازمہ
کی بات سن ۔۔وہ الجھا۔۔۔جب
کے انعم فورا ہی بال سمیٹتی
۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔ان سے "
کہو بس آ رہے ہیں۔۔۔"اس بار
انعم نے آواز لگائی۔۔۔جس پر
وہ ملازمہ اثبات میں سر ہلاکر
۔۔۔بمشکل اپنی مسکراہٹ

روکتی ہوئی وہاں سے چلی
گئی---

کیا چل رہا ہے؟؟--"وہ"
الجھے لہجے میں--- انعم
سے مخاطب ہوا---

تمھاریِ--ن واپسی پر ویلکم"
پارٹی رکھی ہے---عرشمان
اور میں نے مل کر---"اس

کے لہجے میں یہ بتاتے وقت
خاصہ مسرت جھلک رہی
تھی----

نعمان نے پہلی بار اپنی رفاقت
کے بعد اسے کھلتے گلاب کی
مانند پایا...

صرف وہ اس دشمنِ جاں کی
مسکراہٹ تھی جسے دیکھ
...وہ بھی مسکرانے لگا...

چلو ...اب لیٹ کیا رہے ہو"
واپس...اٹھو تیار ہو...سب
انتظار کررہے ہیں سنا
نہیں...تم گیسٹ روم میں جاکر
تیار ہوجاؤ...میں اپنے کمرے
میں ہو جاؤں گی..."اسے

واپس آرام سے لیٹتا دیکھ...وہ
فورا ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر
کھینچ کر... اٹھاکر بیٹھاتے
ہوئے ...عجلت سے بولی...

اب ایسے مسکرا مسکرا کر"
کیا دیکھ رہے ہو
؟؟..چلو.."وہ صرف اسے
ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے

ہوئے مسکرائے چلے جارہا
تھا۔۔۔

اس کی گہری بولتی آنکھیں
انعم کو نروس کررہی
تھیں۔۔۔بمشکل اپنے دھڑکتے
دل پر قابو کر۔۔۔اپنی لٹ کو
کان کے پیچھے کرتے۔۔۔وہ
جھیپ کر ۔۔۔لچکدار انداز میں
بولی۔۔۔

کب سوچا تھا اس حسین گرے
آنکھوں والی گڑیا کا یہ دلکش
روپ بھی دیکھے گا...

چلو ناں...عرشمان وہاں"
انتظار کررہا ہوگا..اور اس کے
سامنے تھوڑا حیران و
ایکسائٹڈ ہونا...وہ بہت خوش
ہوجائے گا کے تمھیں اس کا

سرپرائز پسند آیا۔۔۔"اس کے کہتے ہی اس خوبرو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

تمھارے کپڑے۔۔۔"وہ فورا" ہی الماری سے کپڑے نکال لائی تھی۔۔۔

یہ وہ ہی سوٹ تھا جو اس نے
عرشمان کی سالگرہ والے دن
پہنا تھا...

"یہ سوٹ..."

ہاں...عرشمان کا آئیڈیا تھا"
یہ....تاکے تمھیں فیل ہو...
جہاں تم چھوڑ کر گئے تھے
ہم دونوں ماں بیٹے کو...ہم آج

بھی وہیں کھڑے ہیں...تمھاری
محبت چاہت و ساتھ کے
منتظر..." قریب آکر...اس کی
گہری آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے بولی...

کیا کچھ نہیں تھا ان گرے
آنکھوں میں آج...محبت
..الفت...اپنائیت...بھروسہ...

اور سب سے بڑھ کر
...عزت....

اللہ..."اس کا دل بھر آیا "
تھا...اس نے کبھی تصور میں
بھی نہیں سوچا تھا کے سزا
کے بعد بھی کوئی جزا رکھی
گئی ہے اس کے لیے...اور وہ
جزا اتنی خوبصورت ہوگی

کے آنسو سجدۂ شکر میں از خود ادا ہونگے...

اس کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں...

انعم اس کے لیے کوئی عام لڑکی نہیں تھی...وہ اس کے لیے... کھٹن سزا کے بعد اس

کے خدا کی جانب سے دیا گیا
انمول تحفہ تھی...

اس کی پیشانی محبت سے
چومتے ہوئے ...وہ اپنی
آنکھیں رگڑتا....دوسرے ہاتھ
سے کپڑے لے کر..باہر چلا
گیا...

ا

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ پارٹی ہال میں پہنچے ...تو
مکمل اندھیرا چھایا نظر آیا۔۔

انعم بھی اس کا ہاتھ چھوڑ کر
ویٹ کا کہ کر اندر کی جانب
چلی گئی۔

ڈیڈ۔۔۔"ابھی وہ اِدھر اُدھر"
دیکھ ہی رہا تھا کے سامنے
سے آواز آئی۔۔۔اور اس آواز
کے آتے ہی۔۔۔پورے ہال کی
لائٹس اون ہوگئیں۔۔۔

سامنے مائک پکڑے عرشمان
کھڑا تھا۔۔۔

پورا ہال مہمانوں سے بھرا
نظر آیا...

اس کا ڈریس نیا تھا مگر
بالکل نعمان جیسا...یقینا وہ
اپنا پرانا ڈریس نہیں پہن سکتا
تھا...لمبا جو ہوگیا تھا..وہ
کہاں آتا اب اسے...

ڈیڈ...آپ ہیرو ہو...عرشمان"
کے ریل لائف ہیرو.. مام دادا
اور عرشمان...بس آپ سے
یہی کہنا چاہتے ہیں...کے ہم
سب آپ سے بہت پیار کرتے
ہیں...وی لو یو ڈیڈ...اینڈ
ویلکم بیک..."نعمان کی
آنکھیں جھلملا اٹھی تھیں
اپنے بیٹے کی چھوٹی مگر دل

کو چھو لینے والی اسپیچ
سن....

وہ کہتے ہی...مائک ولید
صاحب کو پکڑا کر...تیزی
سے اس کے گلے آ لگا....

ولید صاحب اپنے رعب دار
انداز میں کھڑے
تھے...جبکے انعم مسکراتے

ہوئے نم آنکھوں کے ساتھ اس
کے پیچھے آئی تھی۔۔۔

مجھے لگا تھا میرا چیم"
مجھ سے ناراض ہے۔۔"نعمان
اسے گلے لگائے آہستگی سے
اپنا خدشہ ظاہر کرنے لگا۔۔

عرشمان کیوں ناراض"
ہونے لگا ڈیڈ۔۔۔مام نے بتادیا

تھا عرشمان کو۔۔۔کے مام
اغوا ہوگئی تھیں اور وہ لوگ
انھیں بلیک میل کر کے آپ
کے کاروبار کو نقصان
پہنچانے اور آپ دونوں کو
الگ کرنے کی کوشش
کررہے تھے۔۔۔آپ پر تو ناز
ہے عرشمان کو ڈیڈ۔۔۔جس
نے کسی کی پرواہ کیے بغیر
۔۔۔اتنے بڑے ڈان سے اکیلے

لڑائی کی۔۔۔آپ عرشمان کے ہیرو ہیں۔۔۔"وہ گلے سے ذرا ہٹ کر ۔۔۔بڑی محبت سے گویا ہوا۔۔۔

پھر دوبارا اپنے باپ کے گلے لگ گیا۔۔۔

اس کا قد ان تین سالوں میں کافی لمبا ہوگیا تھا۔۔۔

اپنے ماں باپ کی طرح اس کا قد بھی لمبا تھا...جس کی وجہ سے نعمان کو زیادہ جھکنا نہیں پڑ رہا تھا گلے ملنے کے لیے...

انعم عرشمان کی کمر سہلاتے ہوئے مسکرا رہی تھی...

وہ تینوں ہی بہت خوش نظر آ رہے تھے....کیمرا مین نے ان کے مسکراتے چہروں کو تصویر میں قید کرلیا....

آخر کار عرشمان کی ہیپی فیملی کا خواب پورا ہوگیا تھا....

❤*Hsuny Kanwal*❤

مجھے بیٹی چاہیے۔۔۔"وہ"
تھک کر بستر پر لیٹی ۔۔۔تو
نعمان فورا ہی اس سے لگ
کر لیٹتے ہوئے۔۔۔۔اچانک ہی
اپنی خواہش کا اظہار کرنے
لگا۔۔۔

عرشمان آپریشن سے ہوا"
"تھا پتا ہے ناں تمھیں۔۔۔۔

تو؟"خاصہ ناسمجھی سے۔۔"

تو دوسرا بےبی بھی"
"آپریشن سے ہی ہوگا۔۔۔

تو؟؟۔۔"وہ اب بھی سمجھا"
نہیں تھا۔۔۔

تو مجھے ڈر لگتا ہے۔۔"وہ"
اٹھ کر بیٹھتے ۔۔۔بیچارگی والا
منہ بنائے بولی۔۔۔

یار کیوں میرے ارمان مار"
رہی ہو۔۔۔ایک بیٹی ۔۔۔بس۔۔۔پھر
نہیں ضد کرؤں گا۔۔۔"اس کی
کلائی پکڑ کر ۔۔۔دنیا جہاں کی
معصومیت اپنے چہرے پر

طاری کیے ---وہ منتی انداز
میں گویا ہوا----

اس لمحے اس کا خوبصورت
چہرہ دیکھ---شدت سے دل
چاہا کے ہاں کردے--مگر
اگلے ہی پل---آپریشن سے
ہونے والی تکالیف یاد آگئیں
تھیں---جس پر جھرجھری

لیتے---وہ فورا اپنا ہاتھ
چھڑانے لگی----

نہیں---اور اب چپ چاپ ہوکر"
سو جاؤ---"وہ ڈپٹ والے انداز
میں کہ کر---اپنی کلائی
چھڑانے پر زور لگارہی
تھی----

ہر گز نہیں....عرشمان ہر"
لڑائی میں تمہارے سائیڈ ہوتا
ہے...مجھے بھی اپنی ٹیم کا
ایک ممبر چاہیے...مجھے
کچھ نہیں پتا... بیٹی چاہیے
مجھے..."اس لمحے وہ
نعمان ولید نہ لگا اسے...کوئی
ضدی بچہ لگا....

اتنا کیوٹ ...کے بے اختیار وہ
اس کے گال کو چوم گئی....

اگلے ہی پل...اسے خیال آیا
...کے بہت نازک وقت پر...
غلط انسان کو چھیڑ دیا ہے
اس نے...

فورا ہی اپنے نیچے کے
ہونٹوں کو بے دردی سے

چباتی ---بھاگنے کی تیاری پکڑئی----

وہ ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کی نیت سے ابھی بیڈ سے اترتی ---اس سے قبل ہی ---نعمان اس کی کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائل کر----اس کی بھاگنے کی سعی کو ناکام بنا گیا تھا----

اگلے ہی پل اسے خود سے لگاتا۔وہ لیمپ کی لائٹس اف کرگیا۔۔۔

💔*Husny Kanwal*💔

وہ تینوں کراچی کے ہسپتال میں انعم کی والدہ سے ملنے آئے تھے۔۔۔

ساسو ماں...اٹھ بھی جائیں"
اب....دیکھیں آپ کی بیٹی امید
سے ہے اس کے باوجود میں
اسے سفر کرا کے یہاں لایا
ہوں...کیونکے ماں کی دعائیں
بہت اہم ہوتی ہیں...پلیز دعا
دیں ...اللہ ہمیں اس بار رحمت
سے نوازے..."وہ آہستگی
سے ان کے پاس بیٹھ کر

بولا... ساتھ ساتھ ان کا ہاتھ
اپنے سر پر رکھا...

عرشمان سامنے ہی کھڑا
تھا..اگلے ہی پل اس کی
آنکھیں حیرت سے پھیلیں....

ڈیڈ...نانی نے پلکیں"
جھپکائیں..."وہ تیزی سے

مسرت بھرے لہجے میں
بولا....

ان لوگوں نے فورا ڈاکٹر کو
بلایا.....

انعم بہت خوش تھی آج....اور
نعمان کی بہت زیادہ شکر
گزار...آج کتنے ہی سالوں بعد

اس کی ماں اپنے کومے کی
حالت سے باہر آئی تھی----

💔*Husny Kanwal*💔

کچھ ماہ بعد...

انعم کے گھر ننھی پری کی
ولادت ہوئی---وہ بھی آپریشن

سے .....جس کے سبب وہ اٹھ
بھی نہیں پارہی تھی بیڈ
سے....

نعمان عرشمان ولید صاحب
زوبیر فائزہ اور انعم کی والدہ
سب مل کر بھی اس ننھی پری
کو سنبھال نہیں پارہے
تھے...سب کو ہی اس نے چند

دنوں میں حال سے بے حال
کردیا تھا....

اس کی آنکھیں سیاہ تھیں
بالکل نعمان جیسی....

وہ بہت خوش تھا اپنی بیٹی
کی ولادت پر...اپنے وعدے
کے مطابق وہ آفس سے
مکمل چھٹیاں لے کر پورے

دن انعم کے پاس رہتا...اس کی خدمت کرتا....

وہ بیچاری درد کی شدت سے خود اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں پاتی تھی...اسے نعمان اپنے ہاتھ کے سہارے سے اٹھاکر بیٹھاتا...

ماں بیٹی دونوں ہی اسے
خوب ناز نخرے دیکھا رہی
تھیں...اور وہ باخوشی اٹھا رہا
تھا...

اس وقت بھی وہ سو رہے
تھے...جب اس ننھی پری نے
جھولے میں زور زور سے
رونا شروع کردیا...وہ راتوں

میں اٹھ کر ایسے ہی روتی
تھی---

نعمان---اٹھو---عائشہ رو"
رہی ہے---"انعم نے نیند میں
اس کے سینے پر تھپکی
دیتے ہوئے کہا---

رو رہی ہے ---او"
نو---ویٹ---"وہ نیند میں دھت

اٹھا...اور فورا جھولے سے
عائشہ کو نکال کر....اپنی
باہوں کے حصار میں لیا..

پھر اسے ہاتھوں کا جھولا
دینے لگا.....

شاید بھوک لگی ہے"
"اسے...

نہیں---ابھی تو فیڈ کرایا ہے"
میں نے--"وہ لیٹے ہوئے---
اس حسین نوجوان کو
دیکھتے ہوئے بولی---

داڑھی کے سبب وہ پہلے سے
زیادہ خوبصورت لگتا تھا اب
اسے----

اچھا...لگتا ہے عائشہ کو"
ڈیڈ کے ساتھ وقت گزارنے کا
دل ہے..."اس ننھی پری کو
دیکھ...وہ محبت سے چور
لہجے میں بولا...

انعم اس لمحے بےاختیار
مسکرا دی.....

عرشمان کی باری پر تو وہ
ساتھ نہیں تھی---مگر اب اسے
شدت سے احساس ہوتا تھا
کے نعمان نے کتنی مشکل
سے عرشمان کو اکیلے پالا
ہے---

یقینا بچے کو سنبھلنا کوئی
بچوں کا کھیل نہیں---

ٹوٹ کر پیار آتا تھا اس وجیہہ
مرد پر اسے....جب وہ نیند
میں اٹھ کر عائشہ کو
سنبھالتا....اس کی فیڈر بنواکر
لاتا..اسکے کپڑے چینج
کراتا....

اس نے سچ کہا تھا....کے ایک
موقع دے اسے...وہ بدل دے

گا سب کچھ---اور واقعی اس
نے سب بدل دیا تھا---

عائشہ کی رونے کی آوازیں
بڑھیں۔تو ولید صاحب اور
انعم کی والدہ بھی اپنے اپنے
کمروں سے نکل کر ان کے
کمرے میں فکرمند چہروں
کے ساتھ آن پہنچے---

اس ننھی پری نے چند ہی
منٹوں میں پورے گھر کو سر
پر اٹھا لیا تھا....

ارے ارے...عرشمان کی بہن"
کیوں رو رہی ہے...دیکھو
عائشہ آپ کا بھائی عرشمان
آگیا...اب رونے کی کوئی
ضرورت نہیں..."سب چپ
کراتے رہے مگر وہ چپ نہ

ہوئی۔۔لیکن جیسے ہی
عرشمان نے آکر اسے گود
میں لیا۔۔۔وہ فورا چپ
ہوگئی۔۔جیسے اسی کی چھوٹی
گود کے لیے سارا رونا
ہو۔۔۔باقی سب عرشمان کی
بات سن مسکرانے لگا۔۔۔

❤️*Hụsny Kanwal*❤️

وہ گھر واپس لوٹا...تو اچانک
وہ اس کے سینے سے
بھاگتے ہوئے آلگی....

فائزہ رو رہی تھی...جس کے
سبب وہ ڈر گیا...

کیا ہوا ہے؟؟..سب خیریت تو"
ہے؟؟.."وہ ڈرے و فکرمند
لہجے میں پوچھنے لگا...

ہاں۔۔۔"وہ روتے ہوئے ہی"
سینے سے ہٹ کر۔۔۔اثبات میں
سر ہلانے لگی۔

تو پھر رو کیوں رہی"
ہو؟؟۔۔"زوبیر خاصہ الجھ کر
پوچھ اٹھا۔۔۔

کیونکے---میں پریگننٹ"
"ہوں----

کیا؟"اسے شاکڈ لگا تھا"
مارے خوشی کے---پھر تعجب
ہوا---بھلا اتنی خوشی کی خبر
---وہ اسے یوں روتے ہوئے
کیوں دے رہی تھی---

ہاں۔۔۔"وہ اثبات میں"
سر ہلاتے ہوئے۔۔۔

اس کی ناک و گال مکمل سرخ
پڑ گئے تھے رونے کے
سبب۔۔۔شاید وہ کافی دیر سے
اکیلے بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔

تو یہ تو خوشی کی بات"
ہے---رو کیوں رہی ہو؟؟"وہ
الجھ کر---پوچھ رہا تھا۔

بس رونا آ رہا ہے---مجھے"
نہیں پتا کیوں---"وہ بلک کر
روتے ہوئے بولی---

وہ کیا بتاتی---اسے یقین نہیں
آرہا تھا کے خدا نے کتنے

سالوں بعد اسے یہ خوشی
دیکھائی ہے۔۔۔اولاد کی
خوشی۔۔۔۔جس کے لیے وہ کتنا
ترسی تھی۔۔

ہائے میرا بچہ۔۔۔۔چلو۔۔۔اندر"
چلو۔۔۔خوشی میں ساتھ مل کر
روئیں گے۔"بلال اس کی
حالت پر مسکرایا۔۔پھر اسے
خود سے لگاکر۔۔مضحکہ خیز

انداز میں کہتا... اندر کمرے
کی جانب لے گیا...

❤️*Husny Kanwal*❤️

کچھ سالوں بعد...

وہ پکنک منانے آئے ہوئے
تھے پوری فیملی کے ساتھ
فارم ہاوس پر۔۔۔

عرشمان عائشہ ایک ساتھ
کھیل رہے تھے۔۔۔جبکے
فائزہ کی ننھی شہزادی انعم
کی والدہ کی گود میں سو رہی
تھی۔۔۔

تم نے کبھی بتایا نہیں ...تم"
نے مجھے فائزہ کے پیچھے
کیوں لگایا تھا شروع میں"یہ
سوال زوبیر کے ذہن میں اکثر
گردش کرتا تھا...آج موقع ملا
....تو وہ پوچھے بغیر نہ رہ
سکا...

تاکے تم شادی کرلو"
..."مقابل نے سامنے کی جانب

اپنی بیوی کو دیکھتے
ہوئے۔۔سنجیدگی سے جواب
دیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔مگر تمھیں کیا فائدہ"
ہوتا اس سے؟؟۔۔۔"وہ خاصہ
حیران ہوا تھا اس کا جواب
سن۔۔۔

نعمان شروع سے ہی ان کی شادی کرنا چاہتا تھا یہ بات زوبیر کو حیرت میں ڈال گئی تھی۔۔

تم انعم کی پھوپھو کے" شوہر ہوتے۔۔۔تو ظاہر سی بات ہے تمہارے لیے اس کے گھر کے دروازے کھلتے۔۔"آگے کا جملہ وہ پوری بات سمجھتے

ہوئے تیزی سے مکمل
کرگیا۔"اور میرے ساتھ ساتھ
"میرے باس کے لیے بھی۔۔۔

رائٹ۔۔۔مگر بعد میں ،میں"
اپنے پلان سے پیچھے ہٹ گیا
تھا۔۔۔مگر تب تک تم سیرس
ہوچکے تھے۔۔۔"نگاہوں کے
تیر چلاتے۔۔۔وہ لاپرواہی سے
جواب دہ ہوا۔۔۔

اس کا دیھان کہیں اور ہی
مرکوز تھا...

زوبیر نے اس کی نگاہوں کا
تعاقب کیا...

تو علم ہوا...وہ انعم کو
اشارے دے رہا ہے..

انعم کو اشارہ کر کے...وہ فارم ہاوس کے دوسری سائیڈ کے سوئمنگ پول کی جانب آ گیا تھا...

انعم بچوں کو فائزہ و زوبیر کی نگرانی میں چھوڑ کر...سوئمنگ پول کی سائیڈ آئی...

مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا....

وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی...

مجھے ڈھونڈ رہی ہو"
سیکسی ؟؟..."اچانک ہی اس کے پیچھے سے آکر...اس

کے نازک وجود کو اپنی باہوں
کے حصار میں جکڑتے
....کان کی لو کو ہونٹوں سے
مس کر..سرگوشی کرنے
والے انداز میں پوچھا..

کیوں بلا رہے تھے"
مجھے؟؟..کوئی کام
تھا؟؟..."وہ انجان بننے کی
اداکاری کرتے ہوئے...بھولے

پن کے ساتھ استفسار کرنے
لگی...

کیوں ...کوئی کام ہوگا ...تب"
ہی ایک شوہر اپنی بیوی کو
بلا سکتا ہے؟.."وہ اس کے
وجود کو اپنی باہوں کے
حصار سے آزاد کرتے...آگے
آکر...سنجیدگی سے پوچھنے
لگا...وہ الگ بات ہے اس کی

آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔ مقابل کا دل دھڑکا۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ شرارت سے" مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

وہ اسے تنگ کرنے کی نیت لیے ہوئے تھی۔۔۔۔

اب کام ہے تو بولو...ورنہ"
میں چلی..."وہ قریب آکر..اس
کی آنکھوں میں
جھانکتے...بھرم سے بولی...

جاکر دیکھاؤ اگر ہمت ہے"
تو...سچ تو یہ ہے مسز نعمان
ولید... کے آپ بھی رہ نہیں
پاتیں میرے بغیر...اسی لیے

فورا ہی چلی آئیں میرے
بلانے پر۔۔۔"وہ اس کے کمر
کے مقام پر اپنی باہیں ڈال
کر۔۔درمیان کی دوری
مٹاتے۔۔۔مقابل کی ہی طرز
میں گویا ہوا۔۔۔

جس پر وہ جھیپ کر
مسکراتے ہوئے۔۔۔نظر
جھکاگئی۔۔۔

اسے نہیں خبر...کتنی قاتلانہ تھی اس کی شرملی سی یہ ادا...

افف...مکھن ملائی تمھارا یہ" شرمانہ...کہیں جان نہ لے لے میری..."وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھ...پیچھے کی جانب بے ست ہوکر گرا...

اگلے پل...سوئمنگ پول کا پانی اچھلا...

انعم اس کے اچانک عمل پر پہلے شاکڈ ...پھر مسکرانے لگی...

تجھے روز دیکھوں قریب سے...

میرے شوق بھی ہیں بڑے
عجیب سے
میں بہت ہی خوش ہوں جوڑ
کر..
نصیب اپنے تیرے نصیب
سے.....

جو بھی ہے سب میرا....تیرے
حوالے کردیا....